لآلی متلالی ثنا ناز فرمائی قرآن عزیز بنازد و رونق افزائی طبع
گوہر بے بہا ترجمہ تحت لفظی اردو وصاف سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کارآمد واعظان نامی
ترجمہ اردو تفسیر حسینی
جلد دوم مسمی بہ
تفسیر قادری
جسکو جناب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی مترجم کیمیاے سعادت
صفا و ضیای انطباع مطبع تاباں و متجلی ہوا
Checked
1987

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے کہ کیا نہیں کہا تھا مین نے تجھسے اول مصاحبت مین
کہ تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ قوت نہین رکھتا اور نہ سکیگا مَعِيَ میرے ساتھ اور میرے کام دیکھکر صَبْرًا ۞ صبر کرنا قَالَ کہا
موسیٰ علیہ السلام نے کہ اِنْ سَاَلْتُكَ اگر پوچھون مین تجھسے عَنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو شمار رہا ان بُرے کامون کے مثل
بَعْدَهَا بعد ایکبار کے فَلَا تُصٰحِبْنِيْ تو نہ ساتھ رکھنا تو مجھے قَدْ بَلَغْتَ تحقیق کہ پہونچ گیا تو مِنْ لَّدُنِّيْ
عُذْرًا ۝ میری طرف سے عذر کو یعنی جب تین بار مین تیری مخالفت کرچکون تو بیشک میرا ساتھ چھوڑ دینے مین تو معذور ہے
حدیث شریف مین آیا ہی کہ خدا رحمت کرے میرے بھائی موسیٰ کو کہ شرم کی راہ سے اونھون نے کہا فَاِنْ تَصٰحِبْنِيْ اگر صبر کرتے
اور اپنے ساتھی کے ساتھ دیر تک رہتے تو بہت عجیب عجیب چیزین دیکھتے فَانْطَلَقَا تو پھر آگے بڑھے اور چلے حَتّٰى
اِذَآ اَتَيَآ یہانتک کہ جب آئے اَهْلَ قَرْيَةِ ایک گاؤن والون کے پاس کہ وہ گاؤن انطاکیہ تھا یا بصرہ کا ابلہ یا آرمینیہ کا جزان
یا روم کا برقہ یا فلسطین کی زمین پر اور اوس گاؤن کے لوگون کا حال یہ تھا کہ جب شام ہوتی دروازے بند کر لیتے اور کسیکے
واسطے نہ کھولتے مغرب کی نماز کا وقت تھا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام اوس گاؤن پر پہونچے اور چاہا کہ گاؤن مین
داخل ہون کسیلیے دروازہ کھلوالا اِسْتَطْعَمَآ کھانا مانگا دونون نے اَهْلَهَا اوس گاؤن والون سے اور یہ بات کہی کہ یہان ہم
مسافرانہ آئے ہین اور بھوکے بھی ہین اگر ہمین گاؤن مین نہین آنے دیتے تو کھانا ہی ہمارے واسطے بھیجدو فَاَبَوْا پس انکار کیا اون
گاؤن والون نے اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا اس بات سے کہ اونکی ضیافت کرین رات بھر گاؤن کے باہر بھوکے پڑے رہے صبح کو
آگے کی راہ لی فَوَجَدَا پھر پائی اون دونون نے فِيْهَا اوس گاؤن کے قریب جِدَارًا دیوار ایک طرف جھکی ہوئی يُّرِيْدُ

چاہتی تھی دیوار اَنْ یَّنْقَضَّ یہ کہ گر پڑے اور جڑ سے جاتی رہے دیوار کا ارادہ مجاز ہے یعنی دیوار گر پڑنے کے قریب تھی فَاَقَامَہٗ
تو حضرت خضر نے اوسے سیدھا کر دیا اسطرح کہ اوسکی جڑ گارے اور پتھر سے مضبوط کر دی قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اس
گاؤن والون نے نہ ہمین جگہ دی نہ کھانا بھیجا پھر تمنے اونکی دیوار کیون بنا دی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ اگر چاہتا تو تو البتہ لیتا
عَلَیْہِ یہ دیوار بنا دینے پر اَجْرًا ۝ مزدوری قَالَ ھٰذَا کہا خضر علیہ السلام نے کہ یہی ہے فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ
جدائی میرے تیرے درمیان یعنی تمنے کہدیا تھا کہ اگر تیسری بار مین کچھ تمسے پوچھون تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا تو اب جدائی کا وقت آگیا
سَاُنَبِّئُکَ قریب ہے کہ آگاہ کر دون مین تجھے بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ اوسکے معنی سے کہ نہ سکا تو عَّلَیْہِ صَبْرًا ۝
جسپر صبر کرنا اور ظاہر دیکھکر اوس کام کو تو نے بُرا جانا اَمَّا السَّفِیْنَۃُ فَکَانَتْ مگر کشتی تو تھی لِمَسٰکِیْنَ محتاجون کے واسطے
کہ وہ دس بھائی تھے پانچ بیمار بیکار اور پانچ ملاح کہ معاش پیدا کرنے کو یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ کام کرتے تھے دریا مین
فَاَرَدْتُّ تو چاہا مین نے خدا کے حکم سے اَنْ اَعِیْبَھَا یہ کہ چھید کر کے عیبدار کر دون اوسے وَکَانَ اور حال یہ ہے
کہ ہے وَرَآءَھُمْ آگے اونکی راہ مین مَّلِکٌ ایک بادشاہ کہ اوسے جلندبن کرکرہ کہتے ہین یَّاْخُذُ کر لیتا ہے کُلَّ سَفِیْنَۃٍ
ہر کشتی جو ثابت ہوتی ہے غَصْبًا ۝ غصب یعنی کشتیبانون سے چھین لیتا ہے تو مین نے اوس کشتی کو عیبدار کر دیا
تاکہ وہ بادشاہ غصب نہ کرے اور محتاج لوگ بالکل محروم نہ رہ جائین بیت گر خضر در بحر کشتی را شکست ✽ صد درستی
در شکست خضر ہست ✽ وَاَمَّا الْغُلٰمُ اور مگر لڑکا مقتول فَکَانَ اَبَوٰہُ تو تھے اوسکے ماں باپ مُؤْمِنَیْنِ
ایماندار فَخَشِیْنَآ تو جانا ہمنے یا ڈرے ہم اَنْ یُّرْھِقَھُمَا یہ کہ پہونچائیگا وہ لڑکا اون دونون کو طُغْیَانًا
وَّکُفْرًا ۝ بیباکی اور کفران نعمت یعنی شاید شفقت مادری و پدری کی وجہ سے وہ دونون اوس لڑکے سے فسق
اور زیادتی مین سازش کر لین اور یہ سازش اون دونون ایمانداروں کے کفران اور طغیان کا باعث ہو جائے
فَاَرَدْنَآ تو چاہا ہمنے اَنْ یُّبْدِلَھُمَا یہ کہ بدل دے رَبُّھُمَا رب اون دونون کا خَیْرًا مِّنْہُ فرزند بہتر اوس سے زَکٰوۃً
طہارت اور پاکیزگی کی راہ سے یعنی گناہ کے لوث اور بُرے اخلاق کے شائبہ سے پاک ہو وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ اور بہت قریب ہو
رحم اور مہربانی کر کے اپنے ماں باپ پر لکھا ہے کہ اوس لڑکے کے بدلے حق تعالیٰ نے اوسکے ماں باپ کو ایک لڑکی عطا کی اور ایک
پیغمبر علیہ السلام نے اوس لڑکی کے ساتھ نکاح کیا اور ستر پیغمبر اوس لڑکی کی نسل مین پیدا ہوئے نظم آن پسر را کش خضر ببرید
حلق ✽ سر آنرا در نیابد عام خلق ✽ آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست ✽ نائب است و دست او دست خداست ✽ بس عدو تہا کہ
آن یاری بود ✽ بس خرابیہا کہ معماری بود ✽ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ اور مگر دیوار تو ہے لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ دو لڑکون
یتیم کے واسطے کہ اونکا نام اصرم اور صریم ہے اور وہ ہین فِی الْمَدِیْنَۃِ شہر مین آس سے وہی قریہ مراد ہے کہ جسکا ذکر ہوا
وَکَانَ تَحْتَہٗ اور ہے دیوار کے نیچے کَنْزٌ لَّھُمَا خزانہ اونکے واسطے اگر دیوار گر پڑتی تو خزانہ کھل جاتا اور لوگ اوٹھا لیجاتے
وَکَانَ اَبُوْھُمَا اور تھا اونکا باپ صَالِحًا ج مرد صالح اور اوسکا نام کاشح تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ اون

لڑکون اور مرد صالح کے درمیان مین سات پشتین تھین تو حق تعالی نے اوس صالح کی صلاح کی برکت سے سات پشتون کے بعد اوسکے پوتون کے واسطے خزانہ کی حفاظت فرمائی فَاَرَادَ رَبُّكَ توچاہا تیرے رب نے اَنْ يَّبْلُغَآ كہ پہونچ جائین وہ دونون اَشُدَّهُمَا اپنی قوت اور کمال بزرگی کو وَيَسْتَخْرِجَا اور نکال لین كَنْزَهُمَا ۖ اپنا خزانہ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تیرے رب کی طرف سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ اور نہین کیا مین نے جو کچھ تو نے دیکھا اپنی طرف سے بلکہ خدا کے حکم سے مین نے کیا ہے اسواسطے کہ اوسی نے چاہا کہ خزانہ مستحقون کو پہونچے لکھا ہے کہ وہ خزانہ سونے چاندی سے بھرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ علمی کتابین تھین اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ اوسمین زمرد کی ایک تختی تھی اور اوسپر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم جو شخص ایمان رکھتا ہے مجھے اوس سے تعجب ہے کہ خدا کے حکم اور تقدیر سے کیونکر غمگین ہوتا ہے اور جو خدا کی رزاقی کا ایمان لایا اوس سے تعجب کرتا ہون کہ اپنے کو کیون تکلیف اور محنت مین ڈالتا ہے اور جو موت کی تصدیق کرتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ عمر خوشی مین کیونکر بسر کرتا ہے اور جو قیامت کے دن حساب ہونے کا ایمان رکھتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ کیونکر غفلت کرتا ہے اور جو دنیا کے دلی اور اوسکے تغیر اور دنیا دارون کے حالات کے انقلاب کو جانتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ دل دنیا سے کیون لگاتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ذٰلِكَ یہ ہے تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ حقیقت اوسکی کہ نہ سکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ اوسپر صبر کرنا لکھا ہے کہ حضرت موسی اور خضر علیہما السلام نے باہم ایک دوسرے کو رخصت کیا اور ہر ایک نے اپنے مکان کی راہ لی محققون نے اس قصہ مین بہت نکتے اور بھید لکھے ہین خصوصًا صاحب بحر الحقائق نے یہ قصہ مرید صادق کے آداب اور مرشد محقق کے اشفاق کے بیان مین عبارت خوب اور تقریر مرغوب کے ساتھ لکھا ہے اور بعض نکات اور اسرار جو اسبر التفسیر مین حل سکتے ہین وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرک امتحانًا یہود کے کہنے سے عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ ذو القرنین کا حال کہ وہ مشرق سے مغرب تک کا بادشاہ تھا اور اسی جہت سے اوسے ذو القرنین کہتے ہین کہ وہ مشرق اور مغرب کے کنارے پھرا ہے یا اوسکے زمانے مین لوگون کے دو قرن گذرے یا اوسکے تاج مین دو شاخین تھین یا ہاتھ اور رکاب دونون سے حربہ کرتا تھا یا کریم الطرفین تھا یا علم ظاہر اور علم باطن دونون اوسے حاصل تھے یا دو گیسو گندھے ہوئے سر کے دونون طرف رکھتا تھا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ سکندر رومی ہے اور اسکی نبوت مین اختلاف ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ قریب ہے کہ پڑھون مین تمپر مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ اوس سے ایک خبر اور بیان اِنَّا مَكَّنَّا بیشک ممکن کیا ہمنے یعنی قدرت اور زور دیا ہمنے لَهٗ اوسکے واسطے غلبہ کے سبب سے فِي الْاَرْضِ زمین مین وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسے مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے جسکی خلق محتاج تھی یا جو چیز ملک فتح کرنے اور دشمنون سے مقابلہ کرنے مین بادشاہون کے کام آتی ہے یا جو چیز وہ ہمسے چاہتا تھا اوسکے واسطے ہمنے اوسے دی سَبَبًا ۙ ایک سبب کہ اوس سبب سے وہ چیز اوسے میسر ہو جاتی تھی لکھا ہے کہ نور اور ظلمت کو حق تعالی نے اوسکا مسخر کر دیا تھا اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ ابر کو حق تعالی نے ذو القرنین کا فرمانبردار کر دیا تھا یہانتک کہ ابر پہ سوار ہو کر جہان چاہتا جاتا جسدن روم سے نکلکر مصر کو فتح کیا اور حبشیون سے لڑکر اونپر غالب ہوا

اور مغرب کا قصد کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ تو پیچھے چلا ایک سبب کے کہ مغرب مین پہونچ سکے اور اوس سبب سے وسیلہ ڈھونڈھنا چاہتا تھا
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَغْرِبَ الشَّمْسِ آفتاب غروب ہونے کی جگہ یعنی مغرب کی آبادی کی حد پر
وَجَدَهَا تَغْرُبُ پایا اوسے یعنی آفتاب کو دیکھتے دیکھتے ڈوبتا ہی فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ چشمے مین گندلے پانی کے
جسمین مٹی ملی ہوئی تھی اور بکر نے حَمِيَةٍ پڑھا ہی یعنی گرم پانی کے چشمے مین وَّوَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا اوس چشمے کے پاس
دریاے محیط غربی کے کنارے قَوْمًا ؕ ایک گروہ کہ اوسے ناسک کہتے ہین اور وہ ایک گروہ بت پرست تھا اونکی آنکھین سبز
بال لال بدن قوی اور مہیب جانورون کی کھال پہنتے وحشی اور آبی جانورون کا گوشت کھاتے قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
کہا ہمنے کہ اے ذوالقرنین اگر وہ نبی تھے تو یہ ندا وحی کے طور پر تھی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام کے طور پر یا اونکے زمانہ کے پیغمبر کی زبانی
پھر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ یا یہ کہ عذاب کریگا تو اس قوم کو یعنی اگر ایمان نہ لائین تو تو قتل کر ڈالیگا وَاِمَّآ
اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ اختیار کریگا تو فِيْهِمْ اونکے باب مین حُسْنًا ۝ بھلائی کو اگر وہ ایمان لائے قَالَ کہا
ذوالقرنین نے کہ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی اپنے کفر پر مُصِر رہے فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ تو قریب ہی کہ عذاب
کرین ہم یعنی مین اور جو لوگ میرے ساتھ ہین اوسے قتل کر ڈالین اور یہ دنیا کا عذاب ہی ثُمَّ يُرَدُّ پھر پھیر جائیگا اِلٰى رَبِّهٖ
اپنے رب کی جزا کی طرف قیامت کے روز فَيُعَذِّبُهٗ پھر عذاب کریگا اللہ اوسکو عَذَابًا نُّكْرًا ۝ عذاب سخت اور بد کہ اوسکے
مثل عہد کیا گیا نہوگا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ اور جو کوئی ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک یعنی ایمان کے موافق فَلَهٗ تو
اوسکے واسطے ہی دونون جہان مین جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى جزا اچھی وَسَنَقُوْلُ لَهٗ اور قریب ہی کہ کہینگے ہم اوسے مِنْ اَمْرِنَا
اپنے حکم سے یعنی جو کچھ ہم حکم کرتے ہین اوسمین سے يُسْرًا ۝ کام آسان اوسکی طاقت کے موافق لکھا ہی کہ ذوالقرنین نے ظلمت یعنی تاریکی کا
لشکر قوم ناسک پر متعین کیا یہانتک کہ وہ لشکر اوس قوم کی آنکھون اور کانون مین گھس گیا اور وہ قوم پناہ مانگ کر اوسکا ایمان لائی ثُمَّ
اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر دوبارہ پیچھا کیا ایسے سبب کا کہ اوسکے توسل سے مشرق کو پہونچ سکے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیکر نور کا لشکر آگے
روانہ کیا اور تاریکی کا لشکر پیچھے رکھا اور دکھن کی طرف متوجہ ہو کر قوم ہاویل کو جو قطر الیمن مین تھی مسخر کیا اور پھر جسطرح قصہ ناسک مین مذکور
ہوا اوسی طرح مشرق کی طرف توجہ کی حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَطْلِعَ الشَّمْسِ آفتاب نکلنے کی جگہ پر یعنی وہ
مقام پر جہاں سے مشرق کی طرف آبادی شروع ہی وَجَدَهَا پایا آفتاب کو کہ ہر صبح تَطْلُعُ نکلتا ہی اور اوسکی شعاع پڑتی ہی
عَلٰى قَوْمٍ ایسی قوم پر لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ نہین پیدا کیا تھا ہمنے اونکے واسطے مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ آفتاب کے سوا
طلوع کے وقت کوئی پوشش لباس دنیا مین سے جو آفتاب اور اون لوگون کے درمیان مین آڑ اور حجاب ہو اسواسطے کہ اونکے پاس
پوشش بھی نہ تھی اور اونکی زمین اسقدر نرم تھی کہ اوسپر دیوار یا اور کسی طرح کی آڑ ٹھہر نہ سکتی تھی جب آفتاب نکلتا تو وہ لوگ تہخانون مین
چلے جاتے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوتے ہوتے ڈھل جاتا تو وہ لوگ زمین کے نیچے سے نکلتے اور مچھلیان پکڑکر آفتاب سے
بھون کے کھاتے اور یہ قوم منسک تھی كَذٰلِكَ ؕ اونکے ساتھ بھی سکندر نے ویسا ہی کیا جیسا کہ مغرب والون کے ساتھ کیا تھا

یا اوسی طرح سبب کی اتباع کی اور بائین قطر کی طرف چلا ایک قوم مین پہونچا کہ اونکو تاویل کہتے تھے اور انکے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو قوم
تاویل کے ساتھ کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا اور بیشک ہمنے گھیر رکھا بِمَا لَدَیْهِ اوس چیز کو جو اوسکے پاس تھی خُبْرًا ○ آگاہی کی
رو سے یعنی جو لشکر اور لڑائی کے ہتھیار اور ملک گیری کے اسباب اوسکے پاس جمع تھے اون سب کو ہم گھیرے ہوئے تھے اور جانتے
تھے ثُمَّ پھر اسکندر اَتْبَعَ پیچھے داخل ہوا سَبَبًا ○ ایک راہ مین کہ مشرق سے اوتر کی طرف تھی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ یہانتک
کہ جب پہونچا زمین ترک کی تمامی پر بَیْنَ السَّدَّیْنِ دو پہاڑون کے بیچ مین جنکی پشت پر یاجوج ماجوج کی زمین ہی وَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمَا تو پایا اون دونون پہاڑون کے سامنے قَوْمًا ایک گروہ کو عجیب غریب شکلون اور صورتون پر لَا
یَکَادُوْنَ نہ نزدیک تھے کم فہمی کی وجہ سے کہ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ سمجھین کوئی بات اور سکندر کے لشکر مین سے بھی
کوئی اونکی بات نہ سمجھتا تھا قَالُوْا وہ بولے یعنی جو اونکی باتون کا ترجمہ کرتا تھا وہ بولا کہ یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اے ذو القرنین اِنَّ
یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بیشک یاجوج ماجوج کی قوم مُفْسِدُوْنَ تباہی ڈالنے والے ہین فِی الْاَرْضِ ہمارے زمین مین
کہ جب ان دونون پہاڑون سے نکلتے ہین ہری گھاس کی قسم سے جو پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک چیز ہوتی ہی اپنے ساتھ
لیجاتے ہین اور ہم سب کے چارپایون کو مار کر کھا لیتے ہین اور اگر چارپائے نہین پاتے ہین تو اونکے عوض آدمیون کو کھا جاتے
ہین اور یافث بن نوح کی اولاد مین یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا اور
اونکی منی خاک مین ملی تو اونکو اس بات سے رنج ہوا حق تعالی نے اونکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومین پیدا کر دین اور جو لوگ کہتے ہین کہ
انبیا علیہم السلام کو احتلام نہین ہوتا اونکے نزدیک یہ قول ضعیف ہی اور اس قوم کے لوگون کی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اونمین سے بعضون کے قد بالشت بالشت بھر کے ہین اور بعضون کے قد بہت لمبے لمبے اور حدیث مین ہی
کہ اونمین سے ایک قسم کے لوگ درخت ارز کے مثل ہین اور ولایت شام مین یہ ایک درخت ہوتا ہی ایک سو بیس گز کا لمبا اور بعضون کا
عرض و طول برابر ہی اور ایک قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ایک کان کو اوڑھنا ایک کا بچھونا کرتے ہین انھی لوگون کی کیفیت مین کہا ہی نظم
بہ کوتاہ چشمی سگ جیفہ جوی ٭ بہ گوش دراز از خران بردہ گوی ٭ نہ شرمے و نہ بیششے دلنواز ٭ دران چشم کوتاہ و گوش دراز ٭ بہنگام خفتن
بخسپیند سیر ٭ یکے گوش بالا و دیگر بزیر ٭ شکن بر شکن چین ابروے شان ٭ کشان لیش تا زیر زانوے شان ٭ برون آمدہ اشک شان
چون گراز ٭ شکم پہن و با خرد و گردن دراز ٭ چو بوزینگان آمدہ در وجود ٭ مژہ زرد و رخ سرخ و دیدہ کبود ٭ ندارند جز خواب و خور ہیچ کار ٭
نمیرد یکے تا نزاید ہزار ٭ غرضکہ اوس گروہ نے سکندر سے یہ بات کہی کہ ہم اس قوم سے تنگ آگئے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ تو کیا کرین ہم
یعنی مقرر کر دین ہم لَکَ تیرے واسطے اور اپنے مالون مین سے ہم نکالین خَرْجًا خرچ عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ اس شرط پر
کہ کر دے تو بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ ہمارے اور اونکے درمیان سَدًّا ○ آڑ جو اونھین باہر نکلنے سے روکے قَالَ کہا
سکندر نے کہ مَا مَکَّنِّیْ فِیْهِ جو کچھ دسترس دیا ہی مجھے اوسمین رَبِّیْ میرے رب نے خَیْرٌ بہتر ہی اوس سے جو تم
مجھے دینا چاہتے ہو فَاَعِیْنُوْنِیْ تو میری مدد کرو بِقُوَّةٍ قوت سے یعنی قوی لوگون سے یا ایسی چیز سے جسکے

سبب سے اس کام مین مجھے قوت ملے اَجْعَلْ تاکہ کرون بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ تمھارے اور اونکے درمیان رَدْمًا ۝ لا
آڑ سخت کہ اوسمین سے بعض بعض پر مرکب ہو اٰتُوْنِيْ لاؤ میرے واسطے زُبَرَ الْحَدِيْدِ ط ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ
سکندر کے حکم سے لوہے کی اینٹیں بنائی گئین بیت بہ فارغ دلی جابجا تن زدند ، ہمہ روز و شب خشت آہن زدند ،
جب اینٹیں بن چکیں تو حکم کیا کہ دو پہاڑون کے درمیان کہ چار ہزار قدم کا فاصلہ ہے اوسمین ۲۵ گز چوڑی نیو کھودیں چنانچہ اتنی گہری
نیو کھودی کہ پانی نکل آیا پھر زمین کی تہ مین پانی پر پتھر کی چٹانیں رکھی اور اوسپر لوہے کی اینٹیں چنا ہین حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى
یہانتک کہ جب برابر ہوگیا یعنی کھڑا ہوگیا بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ درمیان دونون پہاڑون کے تو سکندر کے حکم سے جلانے کی
بہت سی لکڑیاں اوسپر جمع کرکے چھوڑ دئیے اور دھونکنے کی راہیں ادھر اودھر بنائیں اور قَالَ انْفُخُوْا ط کہا سکندر نے اپنے کاریگرون
کہ پھونکو لوہے کی اینٹون مین حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ یہانتک کہ جب کردیا اون لوہے کی اینٹون کو نَارًا لا آگ کے مثل تو قَالَ
اٰتُوْنِيْۤ کہا کہ لاؤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ تاکہ ڈالدون مین اس گرم لوہے پر قِطْرًا ۝ تانبا گلا ہوا فردوسی فرمایا ہے کہ بگداختند
برو روی حل کردہ می ریختند ، اور اسی طرح ڈیڑھ سو گز اونچی ایک دیوار پہاڑ کے مثل چکنی برابر ایک ڈال بن گئی فَمَا اسْطَاعُوْۤا
پھر نہ سکے یاجوج ماجوج اَنْ يَّظْهَرُوْهُ یہ کہ چڑھیں اوس سد پر اوسکی بلندی اور چکنے پن سے وَمَا اسْتَطَاعُوْا اور نہ سکے
لَهٗ نَقْبًا ۝ اوسمین سوراخ کرنا اوسکی سختی کے سبب سے قَالَ کہا ذوالقرنین نے وہ دیوار بنانے کے بعد کہ هٰذَا یہ
اور اوسے پورا کرنے کی قدرت رَحْمَةٌ رحمت ہے مِّنْ رَّبِّيْ ج میرے رب کی طرف سے اون لوگون پر جو یاجوج ماجوج کے
فتنہ سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ رَبِّيْ وعدہ میرے رب کا یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بابت تو جَعَلَهٗ
کردیگا اس سد کو دَكَّآءَ ج زمین برابر یعنی حق تعالیٰ اوس سد کو یاجوج ماجوج کی راہ مین سے اوٹھالیگا وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ
اور ہے وعدہ میرے رب کا حَقًّا ۝ ط صحیح اور درست سد کے اودھر سے یاجوج ماجوج کے گروہ کا نکلنا قیامت کی نشانیون
مین سے ایک نشانی ہے اور سورہ انبیا کے آخر مین انشاء اللہ تعالیٰ اوسکا ذکر آئیگا وَتَرَكْنَا اور چھوڑا ہوگا ہمنے بَعْضَهُمْ
بعض کو گروہ یاجوج ماجوج مین سے يَوْمَئِذٍ اوس دن یعنی جس دن وہ نکلینگے کہ ازدحام کرکے يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ
اضطراب کرینگے اور داخل ہونگے بعض و بعض مین اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کے دن تحیر اور اضطراب کی وجہ سے آدمی اور جنات
باہم ملجائینگے وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور مین قیامت قائم ہونے کے واسطے فَجَمَعْنٰهُمْ پھر جمع کرینگے ہم
تمام خلق کو جَمْعًا ۝ لا جمع کرنا حساب اور جزا کے واسطے میدان حشر مین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ اور ظاہر کردینگے ہم جہنم کو يَوْمَئِذٍ
اوس دن لِّلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے عَرْضَا ۝ لا ظاہر کرنا اور کافرون پر ہول دوزخ کو ظاہر کرنا ڈرانے اور ہول لانے کے
واسطے ہوگا الَّذِيْنَ وہ کافر جو غفلت کی زیادتی کے سبب سے كَانَتْ ہین اَعْيُنُهُمْ آنکھیں اونکے دل کی فِيْ غِطَآءٍ
پردے مین عَنْ ذِكْرِيْ میری یاد سے یعنی وہ آیتیں مشاہدہ کرنے سے جنکے سبب سے ایمان والون کے نزدیک توحید اور تعظیم کے
ساتھ مین یاد کیا جاتا ہون وَكَانُوْا اور ہین کافر حق بات نہ سننے کے سبب سے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین سکتے ہین سَمْعًا ۝

ع ۱۱ ۱۹

سننا میرے کلام کا ہم یا حجاب ہم کے سبب قرآن سننے سے اونپر پردہ پڑا رہتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی اذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا نظم چون تو قرآن خوانی ای صدرامم ۰ گوش شان را پردہ سازم از صمم ۰ چشم شان را تیر سازم چشم بند ۰ تانہ بینند و کلامت نشنوند ۰ افحسب الذین کفروا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے کفر کیا ان یتخذوا عبادی یہ کہ بنالین میرے بندون کو کہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام ہین من دونی میرے سوا اولیاء دوست یعنی معبود خلاصہ کلام یہ ہی کہ کافرون نے جو میرے بندون کو خدا ٹھہرایا کیا وہ جانتے ہین کہ وہ بندے اونکو نفع پہونچا وینگے یہ استفہام انکار کے معنی مین ہی یعنی ایک گروہ کو جو اونھون نے خدا بنایا اس سے اونھین کچھ فائدہ نہوگا انا اعتدنا جھنم بیشک ہمنے تیار کیا ہی دوزخ کو للکفرین کافرون کے واسطے نزلا ۰ اوترنے اور پھرنے کی جگہ یا ما حضر جو جلدی ہین مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اس معنی مین اس بات پر تنبیہ ہی کہ کافرون پر ایسے عذاب ہونگے کہ اونکے سامنے دوزخ حقیر چیز ہوگی قل ھل ننبئکم کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خبر دون مین تمکو بالاخسرین اعمالا ۰ بڑا نقصان پانے والے لوگون کے اعمال کی روسے الذین ضل جو لوگ کہ گم ہوا اور ضایع گیا سعیھم اونکا دوڑنا ظاہر مین نیک کامون کی طرف فی الحیوۃ الدنیا دنیا کی زندگی مین جیسے یہود و نصارا کے عابد زاہد لوگ کہ اکثر اپنے اپنے معبد مین روزہ نماز کرتے تھے اور کفر کے سبب سے اونکے سب اعمال باطل ہین اور انکا کچھ ثواب نہ ملیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس گروہ سے رافضی یا خارجی یا بدعتی یا نیک کام مین ریا کرنے والے مراد ہین اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ کافر اپنے رشتہ دارون سے میل رکھتے فقیرون کو کھانا کھلاتے لونڈی غلام آزاد کرتے تھے تو حق تعالی نے اوسکے بطلان کا علم کیا اور فرمایا کہ وھم یحسبون اور وہ گمان کرتے ہین انھم یحسنون یہ کہ وہ اچھا کرتے ہین صنعا ۰ کام اولئک وہ گروہ جسکا ذکر کیا گیا الذین کفروا وہ لوگ ہین جو کافر ہوئے بایت ربھم اپنے رب کی آیتون کے ساتھ کہ قرآن ہی یا توحید کی دلیلون کے ساتھ ولقائہ اور اوسکے دیدار کے ساتھ یعنی بعث و نشر کے ساتھ کہ اوسی وقت اہل محشر کو دیدار میسر ہوگا فحبطت اعمالھم تو حبط اور ضبط ہو گئے اونکے کام جو ظاہر مین نیک معلوم ہوتے تھے اور اون کامون کی نیک جزا نہ پاوینگے فلا نقیم لھم پھر نکھڑی کرینگے ہم اونکے اعمال کے واسطے یوم القیمۃ قیامت کے دن وزنا ۰ ترازو کہ اوسمین اونکے وہ عمل تولین اسواسطے کہ وہ عمل تو سب نیست و نابود ہو گئے یا اونکے واسطے ہم کچھ وزن نہ رکھینگے یعنی وہ کافر کچھ مقدار اور اعتبار نہ رکھینگے بلکہ ذلیل و مبتلا ہونگے ذلک یہی کام ہی جو کہا گیا کہ اونکے عمل باطل ہونگے اور اونکی کچھ قدر نہوگی جزاؤھم جھنم جزا اونکی جہنم ہی بما کفروا بسبب اوسکے کہ اونھون نے کفر کیا واتخذوا ایتی اور ٹھہرایا اونھون نے میری کتاب کی آیتون ورسلی اور میرے رسولون کو ھزوا ۰ ہنسی کیے گئے یعنی کتاب اور پیغمبر کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے ان الذین امنوا بیشک جو لوگ ایمان لائے کتاب اور رسول کا وعملوا الصلحت اور کام کیے اونھون نے اچھے کانت لھم ہین اونکے واسطے خدا کے حکم سے جنت الفردوس جنتین فردوس کی

جب تو پڑھتا ہی تو قرآن تو کر دیتے ہین ہم بیچ تجھمین اور اون لوگون بیچ جو ایمان نہین لاتے آخرت کا حجاب پردہ چھپا ہوا

یعنی ایسے باغ جنمین درخت ہونگے اور اونمین اکثر انگور کی ٹٹیان ہونگی نُزُلًا ۝ پیشکش تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہی اور دنیا کے دنون مین ہر دن کی جو مقدار ہی اسی مقدار کے ہر روز پچاس بار اوسکی طرف نظر کر کے فرماتا ہی کہ ازْدَادِی طِیْبًا وَّحُسْنًا لِاَوْلِیَائِیْ یعنی اپنا حسن و جمال اور تازگی اور پاکیزگی میرے دوستون کے واسطے زیادہ کر اور ایسی جگہ کو دوستون کا پیشکش کہتے ہین اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے کہ اون دوستون کے واسطے ایسے عطیے ہونگے کہ فردوس کی نعمتین اوسکے سامنے ایک حقیر چیز ہو سکتی ہین اور وہ عطا ہوگی مگر دولت لقا فردوس نعمت فردوس نرا ہدرا او مارا روے دوست ٭ قسمت ہر کس بقدر ہمت والاے اوست ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ جنتون مین سب سے بلند درجہ فردوس ہی اسواسطے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگو اور ایک قول یہ ہی کہ جنتون کے نامون مین سے ایک نام فردوس ہی کہ ایمان والے وہان اوترینگے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین لَا یَبْغُوْنَ نہ ڈھونڈینگے عَنْهَا اون جنتون سے حِوَلًا ۝ کوئی بدلا یا نہ ڈھونڈینگے وہان سے دوسرے مکان مین جانا اسواسطے کہ اونکے سب مطلب وہین مہیا ہونگے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ اگر ہو دریاے محیط جو زمین کو گھیرے ہوے ہی مِدَادًا روشنائی لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ میرے رب کے کلمات لکھنے کے واسطے یعنی قرآن کے معنی یا خدا کے علم مین جو چیزین ہین انہین لکھنے کو تو لَنَفِدَ الْبَحْرُ البتہ فنا ہو جائے اور نہ باقی رہے دریا کا پانی اسواسطے کہ جسم ہی اور ہر ایک جسم متناہی ہوتا ہی تو پانی نہایت کو پہونچ جائے قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ قبل اسکے کہ نہایت کو پہونچین اور نہ باقی رہین کَلِمٰتُ رَبِّیْ علم میرے رب کے اس جہت سے کہ غیر متناہی ہین تو اس روشنائی سے جو متناہی ہی کلمات نامتناہی نہ لکھے جائینگے وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ اور اگرچہ ہم لائین بھی دریاے نامتناہی کے مثل مَدَدًا ۝ مدد اوس روشنائی کی اور اوس روشنائی پر زیادہ کر دین کہتے ہین کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب یہود نے مسلمانون سے یہ بات کہی کہ تم اپنے کلام اللہ مین پڑھتے ہو کہ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اور محمد کو گمان یہ ہی کہ اونہین حکمت دی ہی تو تمہارا علم بہت ہوا اور دوبارہ تم پڑھتے ہو کہ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا تو یہ دونون باتین کیونکر جمع ہو سکتی ہین تو حق تعالی نے اس آیت مین فرمایا کہ حق تعالی کا علم بے نہایت ہی اور کسیکا علم کتنا ہی زیادہ ہو جائے علم الہی کے مقابلہ مین کم ہو سکتا ہی نظم علمہا از بحر علمش قطرۂ ٭ آن چو خورشید ست واینہا ذرۂ ٭ گر کسی در علم صد لقمان بود ٭ پیش علم کاملش نادان بود ٭ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مِّثْلُکُمْ مثل تمہارے اور کلمات الہی گھیر لینے کا دعوی نہین کرتا ہون اسقدر ہی کہ جبرئیل کی وساطت سے یُوْحٰٓی اِلَیَّ وحی کیجاتی ہی میری طرف کہ اَنَّمَآ اِلٰـهُکُمْ سوا اسکے نہین کہ تمہارا معبود اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہی ایک بے شریک فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا پھر جو کوئی امید رکھے لِقَآءَ رَبِّهٖ اپنے رب کے دیدار کی جنت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی حق تعالی کے پاس پہونچنے یعنی قیامت کے دن اوسکی طرف پھر جانے سے فَلْیَعْمَلْ تو چاہیے کہ وہ کرے عَمَلًا صَالِحًا کام اچھا یعنی پسندیدۂ خدا اور بحر مین لکھا ہی کہ عمل صالح پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور راہ سنت پر چلنا ہی ظاہر مین تو دنیا ترک کرنا فقیری اختیار کرنا ہمیشہ عبادت مین مشغول و مصروف رہنا

یعنی تفسیر بحر مواج مین

اور باطن مین خلق سے ٹوٹنا حق سے ملنا یعنی غیر خدا کو دیکھنے سے ہمت کی آنکھ بند کر لینا اور حضرت مولا کی دید کے سوا نہ کھولنا ہی جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی بیت ؎ دے از ہمہ بر تافتم و سوے تو کردم ❊ چشم از ہمہ بر بستم و دیدار تو دیدم ❊ لکھا ہی کہ جندب بن زہیر عامری رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین عمل تو خدا ہی کے واسطے کرتا ہوں مگر جب کوئی اوس پر مطلع ہوتا ہی تو میرا دل خوش ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ جس کام مین کوئی غیر شریک ہو حق تعالیٰ اوسے قبول نہین کرتا تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بات سچی کرنے کو یہ آیت بھیجی کہ وَّلَا يُشْرِكْ اور چاہیے کہ جو بندہ نیک کام کرتا ہی وہ شریک نہ ٹھہرائے بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ ع اپنے رب کی عبادت مین کسیکو یعنی دکھانے سنانے کو اور بناوٹ سے عمل نہ کرے اسواسطے کہ ریا چھوٹا شرک اور عمل کو غارت و تباہ کرنے والا ہی نعوذ باللہ من الرياء فی العمل ونخشیهم من وقوع الذلل

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مریم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھانوے ٩٨ آیتین ہین

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ مواہب الٰہی جو حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ پر اوترے اوس سے مواہب صوفیان مین مذکور ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتین ہین ایک صورت بشری جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ دوسری ملکی جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنِّي لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّي اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِي تیسری حقی جیسا خود آپنے فرمایا کہ لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اور اس سے بھی کھلی ہوئی یہ حدیث ہی کہ مَنْ رَاٰنِي فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ اور حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کو ہر صورت مین جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کلام اور ہی عبارت مین واقع ہوا ہی صورت بشری مین کب کلمے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور صورت ملکی مین حروف مفردہ جیسے کٓهٰيٰعٓصٓ وغیرہ مقطعات اور صورت حقی مین کلام مبہم کہ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى بیت ؎ در تنگنائے حرف نگنجد بیان ذوق ❊ زان سوے حرف و نقطہ حکایات دیگر است ❊ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو حروف مقطعہ حق تعالیٰ اور اوسکے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان مین ایک رمز ہی اوسی مین سے ایک کٓهٰيٰعٓصٓ ہی اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ حروف اسمار الٰہی ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ آپ بعضی دعاؤن مین کٓهٰيٰعٓصٓ یا حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھتے تھے اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ کافی اور کبیر اور کریم جو اسمار الٰہی ہین کاف انکی کنجی ہی اور ہے اسم ہادی کی طرف اشارہ ہی اور چونکہ اللہ جل شانہ کے کسی نام کی ابتدا مین یے نہین ہی تو کہتے ہین کہ یے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کی طرف اشارہ ہی اور لباب مین لکھا ہی کہ یَا مَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ کی طرف اشارہ ہی اور عین علیم عزیز عدل کا ہی اور صاد صادق کا اور شاید کہ سورت کا نام ہو اور اوسکا مابعد اوسکے ساتھ مترتب ہو یعنی یہ سورت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّآ ۝ یاد کرنا تیرے رب کا ہی مہربانی کے ساتھ اپنے بندے زکریا ابن آزر کو کہ رحیعم بن سلیمان بن داؤد علیہم السلام کی اولاد مین پیغمبر عالیشان بیت المقدس کے خادمون اور مجاورون کے سردار اور صاحب قربت یعنی مقرب درگاہ الٰہی تھے

پس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکا قصہ پڑھو اور یاد کرو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ○ جبکہ دعا کی اور پکارا اپنے رب کو بیت المقدس کی محراب مین قربانی سے تقرب حاصل کرنے کے بعد پکارنا پوشیدہ کہ یہ پکارنا اخلاص سے بہت قریب ہی یا آواز بلند دعا کرتے تھے اور قوم سے پوشیدہ تھے اسواسطے کہ اس بات سے شرم کرتے تھے کہ خود ننانوے ۹۹ برس کے بوڑھے اور بی بی صاحبہ بانجھ بوڑھی اس حال مین لوگون کے سامنے فرزند پیدا ہونے کی کیا دعا کرون یا بوڑھاپے کے سبب سے اونکی آواز ایسی ضعیف ہوگئی تھی کہ ہر چند چلا کر دعا مانگتے مگر کوئی بھی نہ سنتا اور اونکی دعا یہ تھی کہ کمال آرزو کے ساتھ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ کہا کہ ای میرے رب بیشک سست ہوگئی ہی میری ہڈی اور جب ہڈی جو تمام بدن کے اجزا مین سب سے زیادہ سخت ہوتی ہی وہ سست اور کمزور ہوگئی تو تمام بدن بطریق اولی کمزور ہوگا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اور سفید ہوگیا ہی میرا سر بوڑھاپے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی نے سفیدی کو روشنی مین آگ سے تشبیہ دی ہی اور بال سفید ہونے کو آگ کے شعلے مارنے سے تشبیہ دی ہی یعنی بوڑھاپے کے سبب سے میرا سر روشن اور چمکدار ہوگیا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ اور نہ تھا مین تجھے پکارنے سے ای میرے رب بے نصیب اور ناامید یعنی مین نے جب دعا کی تو نے قبول فرمائی اور مجھے دعا کرنے کی عادت ہوگئی وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے چچازاد بھائیون سے کہ یہ میرے قرابتدار نیک کام کرنے اور دین قائم رکھنے کے کام مین سستی کرین اور میری امت مین میری خلافت اچھی طرح نہ کرین تو میرے بعد کوئی میرا خلیفہ چاہیے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہ ہی کہ میری عورت بانجھ اور اٹھانوے برس کی بوڑھیا ہی فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ○ تو دے ڈال مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند کہ امور دین کا متولی ہو اور استحقاق کی رو سے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ جو مجھ سے میراث لے مجھ سے امامت اور نیکوکاری اور میراث لے علم اور حکمت یعقوب بن اسحاق کی یا یعقوب بن ماثان برادر عمران جو مریم کے بیٹے تھے اونکی اولاد سے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ○ اور کر میرے فرزند کو ای میرے رب نیک اور شایستہ کہ اوسکے قول فعل سے تو راضی ہو یہ دعا کرنے کے بعد سجدہ مین عاجزی اور زاری کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے کرم سے اونکی دعا قبول فرمائی اور یہ ندا آئی کہ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ ای زکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تجھے بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى ایک بیٹے کی کہ اوسکا نام یحیی ہی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ○ نہین پیدا کیا ہم نے اوسکے واسطے اوس سے پہلے کوئی ہمنام زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یحیی علیہ السلام کی فضیلت کا یہ سبب نہین ہی کہ اونسے پہلے کوئی اونکا ہمنام نہ تھا اسواسطے کہ بہتیرے آدمی ایسے پیدا ہوئے ہونگے کہ اونسے قبل اونکا ہمنام نہین پیدا ہوا ہو بلکہ اونکی فضیلت یہ ہی کہ حق تعالی نے اونکا نام رکھنا اپنے ذمے لیا اور اونکے مان باپ پر حوالہ نہین کیا امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ پہلے کا ذکر اس سبب سے فرمایا کہ اونکے بعد ایسے کسیکو پیدا کرے کہ اوسے کئی نامون کے ساتھ خاص کرے اور اوسکا اسم شریف اپنے اسم مبارک سے مشتق فرمائے وہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع الکمالات ہی شعر وشق لہ من اسمہ لیجلہ ٭ فذو العرش محمود وہذا محمد ٭ بیت ای خواجہ کہ عاقبت کار است ستہ ٭ محمود از ان شدست کہ نامت محمد ست ٭ اور بعضون نے کہا ہی

کا ہمی شبیہ یعنی اس بات میں ہمنے اوسکے مثل کسیکو نہیں پیدا کیا کہ اوس سے ہرگز نہ گناہ وقوع میں آیا نہ گناہ کا قصد کیا قَالَ رَبِّ
اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ زکریا علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب کیونکر ہوگا میرے بیٹا وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور ہے
میری عورت بانجھ وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ○ اور یقینی پہونچا ہوں میں بوڑھاپے سے تباہی اور کمزوری کو
یہ کلام علم حاصل کرنے کو کہا تعجب کی راہ سے نہیں یعنی یا اللہ کیا تو مجھے جوان کریگا یا اسی بوڑھاپے کی حالت میں اپنی قدرت
کاملہ سے مجھے فرزند دیگا قَالَ کہا فرشتے نے حکم الٰہی کے موجب کہ اے زکریا کَذٰلِکَ اسیطرح بوڑھاپے اور ناطاقتی کی
حالت میں قَالَ رَبُّکَ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام کہ فرزند پیدا کرنا ہی اس سن میں ایسے دو شخصوں سے
میری قدرت کاملہ کے سامنے آسان ہے وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ اور بیشک پیدا کیا ہمنے تجھے یحییٰ سے پہلے وَلَمْ تَکُ
شَیْئًا ○ اور نہ تھا تو کوئی چیز یعنی تو محض معدوم تھا میں نے تجھے موجود کیا تو میں جو تجھے عدم سے وجود میں لایا قادر
ہوں کہ دو بوڑھوں سے بیٹا بھی پیدا کر دوں زکریا علیہ السلام اس خوشخبری سے خوش ہوئے مگر اونھیں یہ نہ معلوم ہوا کہ عنقریب
فرزند پیدا ہوگا یا مدت کے بعد قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً کہا زکریا نے کہ اے میرے رب کر دے میرے واسطے کوئی
نشانی یعنی کوئی علامت مجھے ایسی بتا دے کہ جس سے مجھے وقت معلوم ہو جاے کہ اب وہ فرزند عنقریب پیدا ہونے والا ہے قَالَ
کہا خدا نے زکریا علیہ السلام سے کہ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ نشانی تیری یہ ہے کہ تو بات نہ کرسکیگا لوگوں سے ثَلٰثَ
لَیَالٍ سَوِیًّا ○ تین دن رات برابر یعنی یہ بات کرنے پر قادر نہ ہوگے حالانکہ صحیح اور تندرست ہوگے لکھا ہے کہ اوسی وقت
اونکی زبان منھ میں بہت موٹی ہوگئی حتی کہ اوسکو حرکت دینے کی مجال نہ تھی فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ پھر نکلا اپنے
گروہ پر اوس رات کی صبح کو جس رات اوسکی بی بی اشیاع نام حاملہ ہوئی اپنے مصلا پر سے فَاَوْحٰٓی اِلَیْهِمْ تو اشارہ کیا
اونکی طرف اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَةً وَّعَشِیًّا ○ یہ کہ نماز پڑھو یا تسبیح کرو اپنے خدا کی صبح شام غرضکہ تین دن اسی حال پر گذرے
پھر زکریا علیہ السلام اپنی حالت اصلی پر آئے اور مدت حمل گذرنے کے بعد یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے لڑکپن میں ٹاٹ پہنتے اور
ریاضت کے طور پر عبادت میں عابدوں کا ساتھ دیتے حتی کہ اونپر وحی آئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ
بِقُوَّةٍ اے یحییٰ پکڑ کتاب توریت کو کوشش اور محنت سے یا قوت دل سے وَاٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ○ اور ہمنے
دی تھی یحییٰ کو حکمت اور توریت کی سمجھ اوس حال میں کہ وہ تین یا سات برس کا لڑکا تھا لکھا ہے کہ محلے کے لڑکوں نے تین برس کی
عمر میں یحییٰ علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ آؤ کھیلیں اونھوں نے فرمایا کہ ہم کھیلنے کو نہیں پیدا ہوئے ہیں دنیا کے غفلتکدے میں
جو بیخبر لوگ اپنی عمر کو کھیل کود میں بسر کرتے ہیں اور اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ کے دام فریب میں پھنسے رہتے ہیں اونکے واسطے
اس کلام میں بڑی نصیحت ہے نظم عمر ببازیچہ بسر بردۂ + پائے ز اندازہ بدر بردۂ + بہ کہ زبازی جہان پاکنی + طفل نۂ
چند ببازی خوشی + وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَکٰوةً اور دی ہمنے یحییٰ کو رحمت اور مہربانی اور نرم دلی اپنے پاس سے
اور گناہ سے طہارت یا خلق کے سامنے تعریف وَکَانَ تَقِیًّا ○ اور تھا ڈرتا یا فرمان بردار یا گناہوں سے بچنے والا

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور بھلائی کرنے والا اپنے ماں باپ کے ساتھ یا اونکا فرمانبردار اور خدمتگذار وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝
اور نہ تھا سرکش یعنی اپنے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور اونکا حکم نہ ماننے والا اور خدا کا گناہگار نہ تھا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ اور سلام
یحیی پر ہماری طرف سے يَوْمَ وُلِدَ جس دن وہ پیدا ہوا وَيَوْمَ يَمُوتُ اور جس دن مرتا تھا وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝
اور جس روز اوٹھایا جائیگا زندہ آخرت میں اور بعضے کہتے ہیں کہ جس دن یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے اوسدن شیطان کے چھونے سے
اونکی سلامتی مراد ہے اور جس دن وفات کی اوس روز عذاب قبر سے اور قیامت کے دن اوسکے ہول سے اور یحیی علیہ السلام کے رونے
اور خوف کا قصہ بہت مشہور ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر قرآن میں قصہ مریمؑ کا جو عمران کی بیٹی تھیں اور ہمیشہ
بیت المقدس کی مسجد میں رہتیں جب عذر [illegible] ہوتا تو اپنی خالہ کے گھر جاتیں اور پاک ہونے کے بعد مسجد میں پھر آتیں ایک دفعہ اپنی
خالہ کے گھر میں تھیں اور اونھیں غسل کی حاجت ہوئی غسل کرنے کو ایک جگہ ڈھونڈھی حق تعالی اوس سے خبر دیتا ہے کہ
إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا جب دور ہو گئی مریم یا کنارہ کیا اپنے لوگوں یعنی اپنی خالہ اور اونکے لوگوں سے مَكَانًا
شَرْقِيًّا ۝ مکان میں پورب کی طرف بیت المقدس سے یا اپنی خالہ کے گھر سے نہانے کے واسطے جاڑے کے دنوں میں اور
اوس مکان کا منھ آفتاب کی طرف تھا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا پھر کرلیا مریم نے اونکے سامنے پردہ یعنی اونکی
طرف سے ایسا پردہ کرلیا کہ اوسکی آڑ میں نہائیں اور کوئی اونھیں دیکھ نہ سکے جب نہا چکیں اور کپڑے پہنے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
رُوحَنَا تو بھیجا ہمنے اونکی طرف اپنی روح کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اپنی ذات مقدس کی طرف روح کی اضافت اونکی بزرگی ظاہر
کرنے کو اور تخصیص کے واسطے ہے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پھر صورت پکڑ کر ہو گئے جبرئیلؑ مریمؑ کے واسطے آدمی پورے
یعنی جبرئیلؑ امین نے آدمی کی صورت پکڑکے اپنے کو حضرت مریمؑ پر ظاہر کیا حضرت مریمؑ نے اپنے غسلخانہ میں ایک بیگانہ مرد کو دیکھا تو
قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ کہا مریمؑ نے کہ بیشک میں پناہ مانگتی ہوں بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ خدا بڑے
بخشش کرنے والے کی تیرے شر سے اگر ہے تو پرہیزگار اپنی پاکدامنی میں کمال درجہ کا یہ مبالغہ ہے یعنی اگر تو متقی اور پرہیزگار ہے تو بھی میں تجھسے
پرہیز کرتی ہوں اور خدا کی پناہ مانگتی ہوں پھر اگر تو ایسا نہو تو کیونکر نہ پرہیز کروں اور پناہ نہ مانگوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس زمانہ میں ایک
مرد شریر عورتوں سے متعرض ہوا کرتا اوسکا نام تقی تھا اور حضرت مریمؑ نے اوسکا قصہ سنا تھا تو گمان کیا کہ یہی شریر ہے اور حق تعالی کی
پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اضطراب دیکھا تو قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا کہ سوا
اسکے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا جس سے تم پناہ مانگتی ہو مجھے اسواسطے یہاں بھیجا لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝
تاکہ بخشوں تجھے خدا کے حکم سے بیٹا پاک اور اچھا قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ کہا مریمؑ نے
کہ کیونکر ہوگا میرے بیٹا اور مجھے نہیں چھوا ہے آدمی نے یعنی مباشرت کے طور پر ابتک کسیکا ہاتھ مجھ تک نہیں پہونچا وَلَمْ أَكُ
بَغِيًّا ۝ اور نہ تھی میں نابکار اور خرابی اور برائی ڈھونڈھنے والی قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ایسا ہی ہے
جیسا تم کہتی ہو کہ کسی نے نکاح یا سفاح کے طور پر تمھیں ہاتھ نہیں لگایا مگر قَالَ رَبُّكِ فرمایا تیرے رب نے هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

یہ کام یعنی بے باپ کے بیٹا دینا مجپر آسان ہی ہم تجھے بیٹا دیتے ہین تاکہ تو اوسکے سبب سے میری قدرت پر دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ اور تا کہ کرین ہم اوسے نشانی لوگون کے واسطے کہ اوسکے حال مین غور کرکے میری قدرت پہچانین وَرَحْمَةً مِّنَّا اور
کرین اوسے رحمت اپنی طرف سے اون لوگون کے واسطے جو اونکا ایمان لاوین وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۝ اور ہی اوسکا بے باپ پیدا ہونا
کام حکم کیا گیا یعنی مقدر اور مقرر اور لوح محفوظ مین تحریر ہو چکا ہی پھر جبرئیل امین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے اور اونکی آستین
یا گریبان یا منھہ مین پھونکا فَحَمَلَتْهُ تو مریم رضی اللہ عنہا حاملہ ہوگئین اور اوسی دم عیسی علیہ السلام اونکے حمل مین آئے فَانْتَبَذَتْ
بِهٖ پھر باہر ہوئی اور دور ہوگئی شہر سے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے پیٹ مین لیکر مَكَانًا قَصِيًّا۝ ایک مکان بعید شہر سے دور تھا
اور بعضون نے کہا ہی پورب کی طرف پہاڑ پر گئین یا بیت لحم کے میدان مین کہ شہر ایلیا سے چھہ میل دور تھا اور نو یا آٹھہ مہینے کے بعد
یعنی عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ حمل رہنا اور عیسی علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک ہی ساعت مین واقع ہوا اور زاد المسیر مین
لکھا ہی کہ نو ساعت مین اور مقاتل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ایک ساعت مین اوتحظ ہوا ایک ساعت مین صورت بنی ایک ساعت مین ولادت ہوئی
پھر تقدیر جب وضع حمل کا وقت قریب پہونچا تو حضرت مریم نے کھجور کا ایک خشک درخت دیکھا کہ اوسکی شاخین کٹ گئی ہین ٹھنٹھہ کھڑا ہی فَاَجَآءَهَا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ پھر لایا اوسے درد زہ کھجور کے تنے کی طرف یعنی کہ اوس سے پیٹھہ لگاکر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ
مِتُّ قَبْلَ هٰذَا کہا مریم علیہا السلام نے کہ کاش مین مرجاتی اس حال سے پہلے وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۝ اور ہوجاتی
مین چھوڑی اور بھولی ہوئی یعنی کوئی مجھے نہ جانتا اور مجھے حساب مین نہ لاتا اور حال یہ ہی کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب مجھے جانتے
ہین اسواسطے کہ اونکے امام کی لڑکی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت مین ہون اور ابتک کنواری ہون شوہر مین نے کیا نہین
اور لڑکا جنتی ہون اور اس امر کی ندامت سے نہین جانتی کہ کیا کرونگی فردہر چند بہرے کار دمے نگر م محنت دہ چو دونے بیستم من
فَنَادٰىهَا پھر آواز دی مریم کو مِنْ تَحْتِهَاۤ اونکے نیچے سے عیسی علیہ السلام نے یا فرشتے نے کھجور کے درخت کے نیچے سے اور بکسر میم مِنْ تَحْتِهَا
پڑھا ہی یعنی آواز دی اوسنے جو اونکے نیچے یعنی اونکے پیٹ مین تھا اس سے عیسی علیہ السلام مراد ہین کہ اونھون نے اپنی مان سے بات کی
اور ندا دی اَلَّا تَحْزَنِيْ یہ کہ غمگین نہو اور موت کی تمنا نہ کرو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تحقیق پیدا کی اور جاری کردی تیرے رب نے
تَحْتَكِ تیرے قدم کے نیچے سے سَرِيًّا۝ نہر پانی کی کہ اوس مین سے پیو اور اوسکے پانی سے طہارت کرو وَهُزِّيْۤ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور ہلا اور جھکا اپنی طرف خرمے کے سوکھے درخت کے ٹھنٹھہ کو تُسٰقِطْ عَلَيْكِ تاکہ گرائے وہ درخت تجپر اور یکسر
تَسّٰقَطْ پڑھا ہی یعنی تاکہ گرپڑین تجپر رُطَبًا جَنِيًّا۝ خرمے تر و تازہ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ پھر کھا تر خرمے اور پی پانی وَقَرِّيْ
عَيْنًا ۚ اور روشن کر آنکھہ فرزند سے یا خوش ہو درخت ہرا ہونے اور پھل دینے سے کہ تیرے حال سے مناسبت رکھتا ہی اسواسطے کہ جو
اس بات پر قادر ہی کہ خشک درخت سے خرمے پیدا کرے وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ مان سے بے باپ لڑکا پیدا کردے پھر حق تعالی نے
ملائکہ کو بھیجا اور وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور جب عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو ملائکہ نے اونھین اوٹھا لیا اور نہلایا اور جنت کے
حریر مین لپیٹکر مریم علیہا السلام کی گود مین دیدیا اور آواز آئی کہ فَاِمَّا تَرَيِنَّ پھر اگر دیکھے تو مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا آدمیون مین سے

کسی کو دیکھ اور اگر تجھ سے پوچھیں کہ یہ لڑکا کہان سے آیا فَقُولِیٓ اِنِّی نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا تو کہہ کہ بیشک مین نے
نذر کیا ہی خدا بڑے مہربان کے واسطے روزہ اور اون لوگون کا روزہ یہ تھا کہ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دیتے تھے فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ
اِنْسِیًّا ج تو ہرگز نہ بات کرونگی مین آج کسی آدمی سے بلکہ ملائکہ سے مین باتین کرتی ہون اور خدا سے مناجات کر رہی ہون
اور اتنی بات کہہ دینا نذر کی خبر کرتا تھا یا اشارہ سے یہ بات کہکر نذر جتا دی لکھا ہی کہ مسجد اقصیٰ کے لوگون نے مریم علیہا السلام کو جب
محراب مین نہ پایا تو اونھین ڈھونڈھنا شروع کیا ہر جگہ ڈھونڈھتے ہر ایک سے پوچھتے یہانتک کہ کسی نے اون لوگون کو خبر دی کہ مریم کو
مین نے بیت لحم مین دیکھا ہی پس حضرت مریمؑ کی قوم وہان پہونچی جب مریم علیہا السلام نے اونھین دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
گود مین اوٹھا کر اونکی طرف متوجہ ہوئین فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ط پھر لائی مریمؑ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف اوٹھائے
ہوئے اوسے جیسے اوس گروہ کی نگاہ اونپر پڑی تو قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ بولے وہ لوگ کہ اے مریم یقینی لائی تو شَیْـًٔا
فَرِیًّا ○ چیز تعجب لانے والی یا بری کہ تیرے گھر والون مین ایسا امر نہوا تھا یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ اے بہن ہارون کی کہتے ہین اونکے
ایک بھائی کا ہارون نام تھا یا یہ کہ بنی اسرائیل مین ہارون ایک مرد صالح تھا کہ صلاحیت اور نیکبختی مین اونسے مثال دیتے یا کوئی مرد
فاسق فاسقون کے واسطے ضرب المثل تھا تو لوگون نے حضرت مریمؑ سے یہ بات کہی کہ ہارون کی ایسی عفت اور پرہیزگاری مین
یا ہارون کے مثل گناہگاری مین مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ نہ تھا تیرا باپ عمران بدکار آدمی بلکہ مسجد اقصیٰ کا امام اور
عابدون مین بہت شریف اور عالیمقام تھا وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ اور نہ تھی تیری مان حنّہ فاقود کی بیٹی بَغِیًّا ○ زنا کار اور
گنہگار ایسے مان باپ کی بیٹی ہوکر یہ باپ کا لڑکا تو نے کہانسے جنا فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ط تو اشارہ کیا مریمؑ نے عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف کہ اس سے بات کرو اور یہ جواب اوسکا دیگا قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ بولے قوم کے لوگ کہ ہم کیونکر بات کرین مَنْ كَانَ اوس سے جو
ہی فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ○ گہوارے مین یعنی گہوارے کے قابل بچہ کہ نہ بات سمجھ سکتا ہی نہ جواب دے سکتا ہی لکھا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام
دودھ پی رہے تھے جب لوگون کی یہ بات سنی تو پستان چھوڑکر قوم کی طرف پھرے اور زبان فصیح سے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ قف
کہا کہ بیشک مین بندہ اللہ کا ہون اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ دی ہی اوسنے مجھے کتاب یعنی مجھسے انجیل دینے کا حکم ازل مین کر چکا ہی
ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ تفسیر کی ہی کہ مان کے پیٹ مین مجھے انجیل تعلیم فرما چکا ہی وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ○ لا اور کیا مجکو پیغمبر اوس حال مین
عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے اور اعجاز کے طور پر بات کرتے تھے وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اور کیا مجھے برکت اور منفعت والا اَیْنَ مَا كُنْتُ
جہان مین رہون وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ اور حکم کیا مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا مَادُمْتُ حَیًّا ○
جبتک ہون زندہ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ ز اور کیا مجھے بھلائی کرنے والا میری مان کے ساتھ اور اوسپر مہربان وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا
اور نہین کیا مجکو سرکش متکبر کہ خلق کے ساتھ تکبر کرون اور اونھین رنج دون شَقِیًّا ○ بدبخت کہ اوسکا حکم نہ مانون وَالسَّلٰمُ
عَلَیَّ اور خدا کا سلام مجھ پر ہی جیسے یحییٰ علیہ السلام پر یَوْمَ وُلِدْتُّ جسدن مین پیدا ہوا وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ
حَیًّا ○ اور جسدن مرون اور جسدن اوٹھایا جاؤن زندہ ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ج یہ جسکا ذکر ہمنے کیا اور جسکا حال او وصف کیا

عیسیٰؑ ہی مریمؑ کا بیٹا وہ نہین ہی جیسے نصارا خدا کا بیٹا کہتے ہین قَوْلَ الْحَقِّ مین کہتا ہون صحیح اور درست بات الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ○ ایسا کہنا جسمین یہود شک کرتے ہین یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کہ یہود اوسے ناشایستہ باتون پر حمل کرتے ہین یا نصارا کہ اوسمین جھگڑا کرتے ہین ایک گروہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتا ہی اور بعضے خدا کا بیٹا مَا كَانَ لِلَّهِ نہین ہی اور نہ چاہیے خدا کو أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ یہ کہ پیدا کرلے فرزند اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ہمجنس ہوتا چاہیے اور ممکنات کے ساتھ ہمجنس ہونے سے حق تعالیٰ منزہ ہی سُبْحَانَهُ ط پاک ہی وہ بیٹے سے إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا جب حکم کرتا ہی اور کوئی کام کیا چاہتا ہی یعنی کوئی سی چیز پیدا کیا چاہتا ہی فَإِنَّمَا يَقُولُ تو سوا اسکے نہین کہ فرماتا ہی لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○ ط اوس چیز کو کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہی فوراً وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ اور بیشک خدا رب ہی میرا اور رب ہی تمھارا فَاعْبُدُوهُ ط تو عبادت کرو اوسکی اور اوسکے سوا کسیکی عبادت مین نہ مشغول ہو هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○ یہی سیدھی راہ کہ جنت مین پہونچاوے فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ج پھر اختلاف کیا گروہون نے آپس مین یعنی یہود و نصارا نے عیسیٰؑ علیہ السلام کے باب مین اختلاف کیا یہود نے اونھین حد سے زیادہ گھٹایا اور نصارا نے حد سے زیادہ بڑھایا یا یہ مراد ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین نصارا کے تین گروہ ہو گئے نسطوریہ نے تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یعقوبیہ نے اللہ کہا اور ملکانیہ نے تین خداؤن مین سے تیسرا خدا کہا فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا تو واے بر حال اونکے جو کافر ہوے اور تعجب مین ہے مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ حاضر ہونے سے بڑے دن مین کہ وہ قیامت کا دن ہی یا اوسدن کی ہولین مشاہدہ کرنے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ لا کیا سننے والے ہونگے کافر اور کیا دیکھنے والے يَوْمَ يَأْتُونَنَا اوس روز جب آئینگے ہمارے پاس اور دیکھنے سننے سے اونھین کچھ فائدہ نہوگا یعنی اللہ جل شانہ کے وعدے دیکھینگے اور یقین کرلینگے مگر یہ دیکھنا اور یقین کرنا اونھین کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ بات تہدید اور دھمکی کے طور پر ہی یعنی اوسدن کیا وحشت دلانے والی باتین سنینگے اور ہولون کے سبب سے کیا سختیان دیکھینگے لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ مگر ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی مین ہین وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈرا اونکو یعنی مکہ کے کافرون کو حسرت کے دن سے کہ برے آدمی حسرت کرینگے کہ ہمنے کیون برا کیا اور نیک لوگ حسرت کرینگے کہ ہمنے نیکی زیادہ کیون نکی إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ م جب پورا کیا جائیگا اور کر ڈالا جائیگا حساب اور حکم ہوگا کہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایسا دن تو سامنے ہی وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ اور وہ غفلت مین اور اوسدن سے بیخبر ہین وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ اور وہ نہین ایمان لاتے آخرت کا اور اون خبرون کا جو آخرت سے متعلق ہین إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا بیشک ہم میراث لینے والے ہین زمین کو اور اوسے جو زمین پر ہی یعنی سب فنا ہو جائینگے اور ہم باقی رہینگے وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ○ ع اور ہماری ہی طرف پھیرے جائینگے مرنے کے بعد کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہ اشارہ ہی بقاے احدیت اور فناے خلقیت کی طرف یعنی سطوت ازلی ہیبت لم یزلی کی وجہ سے جب موہوم ہستیون کے نقوش بے نیازی کی آگ سے جلا دیگا اور اغیار کا غبار قدرت کے دامن سے اوڑا دیگا تو حضرت کبریا سے ندا ہوگی کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ اور چونکہ ماسوا معدوم ہونگے تو خود ہی کمال جلال کے ساتھ جواب دیگا کہ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ نظم صرصر قہر چو

از مکمن وحدت بوزد و بخس و خاشاک تعین ہمہ را بادبرد و ہر چہ در عرصۂ امکان بوجود آمدہ بود و سیل غیرت ہمہ را تا عدم آباد ببرد ۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ ط اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے واسطے قرآن میں قصہ ابراہیم کا کہ سب ملتون والے اونکی بزرگی کے مقر ہین اور عرب کے مشرک اونکی اولاد میں ہونے کے سبب سے فخر کرتے تھے تو ابراہیم کے موحد ہونے سے ان مشرکونکو خبر دو کہ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک ابراہیم تھا سچ بولنے والا اور توحید میں مبالغہ کرنے والا یا درست کام کرنے والا اور صحیح بات کہنے والا پیغمبر خبر دینے والا یا عالی قدر اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ یاد کر اوسے کہ کہا اوسنے اپنے باپ آزر بن ناخور سے کہ يٰۤاَبَتِ اے میرے باپ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ کیون عبادت کرتا ہی تو اوسکی جو نہین سنتا تیری دعا اور آرزو وَلَا يُبْصِرُ اور نہین دیکھتا ہی تیری عاجزی اور فروتنی جو اونکے ساتھ تو رغبت سے کرتا ہی وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ اور نہین دفع کرتا تجھسے کوئی بری چیز یا ضرر دفع کرنے اور منفعت حاصل کرنے مین تجھے کچھ نفع نہین پہونچاتا يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ اے میرے باپ بیشک آیا ہی مجھے وحی کی راہ سے مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ علم جو تجھے نہین آیا فَاتَّبِعْنِيْۤ تو پیروی کر تو میری اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ تاکہ دکھاؤن تجھے راہ سیدھی کہ چلنے والے کو منزل مقصود پر جلد پہونچاوے يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ط اے میرے باپ نہ پوج شیطان کو اور اوسکی فرمانبرداری نہ کر خدا کی نافرمانی کرکے اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ بیشک شیطان ہی خدا کا گناہگار اور نافرمانبردار اور اوسکے گناہون مین سے ایک گناہ یہ ہی کہ اوسنے آدم علیہ السلام کا سجدہ نہین کیا يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ اے میرے باپ بیشک مین ڈرتا ہون یہ کہ پہونچے تجھے عذاب خدا کی طرف سے شیطان کی متابعت کے باعث اور جب تجھپر خدا کا عذاب پہونچے فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ تو ہو جائیگا تو شیطان کا دوست یعنی لعنت مین اوسکا شریک اور عذاب مین اوسکا ساتھی قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ کہا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم سے کہ کیا منھ پھیرنے والا ہی تو میرے معبودون کی پرستش سے اے ابراہیم اور اونکو تو چھوڑ دینے والا ہی لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ اگر نہ باز رہیگا تو مخالفت سے یا اونکا عیب اور مذمت کرنے سے تو لَاَرْجُمَنَّكَ ضرور گالی دونگا مین یا سنگسار کرونگا مین تجھے وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ اور جدا رہ مجھسے بہت مدت تک تاکہ میری مضرت سے بیخوف رہ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ج کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام تجھپر یعنی جاتا ہون اور رخصت کرتا ہون اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ دھمکی اور ملامت کے جواب مین حضرت ابراہیم نے اوسے سلام کیا تاکہ اوسکے دل مین اثر ہو اور وہ ایمان لاوے اور لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب جدا ہونے کا قصد کیا تو اونکے باپ نے کہا کہ جانے سے غمگین نہو کہ تو خوب خدا رکھتا ہی جسنے تجھے پیدا کیا وہ چھوڑ نہ دیگا ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے ایمان کی امید ہوئی اس سبب سے اوسپر سلام کیا اور فرمایا کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ط قریب ہی کہ مین مغفرت چاہونگا تیرے واسطے اپنے رب سے کافرون کے واسطے استغفار یہ ہی کہ خدا سے دعا کرنا کہ اونھین ایمان کی توفیق دے اسواسطے کہ ایمان ہی مغفرت کا سبب ہو سکتا ہی اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ بیشک خدا ہی میرے ساتھ مہربان اور اوسنے دعا قبول کرنے کا مجھسے وعدہ کر لیا ہی وَاَعْتَزِلُكُمْ اور کنارہ کرتا ہون تمسے مراد آزر ہی اور جو بت پرست لوگ اوسکے مثل تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین تم سب سے

جدائی اور دوری ڈھونڈھتا ہون وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اوس چیز سے جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو خدا کے سوا یعنی بتون سے بھی وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ اور پکارتا ہون اپنے رب کو اور اوسکی عبادت کرتا ہون جو وحدہ لاشریک ہے سمجھکر عَسٰٓی اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ○ چاہیے کہ مین نہ رہون اپنے خدا کو پکارنے اور پوجنے کے سبب سے ناامید اور بے بہرہ یہ تنبیہ ہے اس بات پر کہ تم اپنے بتون کو پوجنے کے سبب سے بے نصیب اور خراب ہو اور مین امید رکھتا ہون کہ حق تعالی سے ضرور بہت اچھی طرح بہرہ مند ہونگا بیت

حاجت ز کسے خواہ کہ محتاجان را ✤ بے بہرہ نگرداند از انعام عمیم ✤ تفسیر بحر البحور مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے فارس کے کوہستان مین آئے اور سات برس تک اون پہاڑون کے گرد سیر کرتے رہے جب اونکے باپ نے انتقال کیا اور اونکے چچا سے بتخانہ متعلق ہوا تو وہ پھر بابل مین آئے اور بتون کی مذمت شروع کی اس بار اونھون نے بت توڑ ڈالے اور نمرود کی آگ اونپر ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت سارہ اور حضرت لوط کے ساتھ ملک شام کا قصد کیا تو حق تعالی نے اونکی اس ہجرت کی خبر دی کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پھر جسوقت دور ہوا ابراہیم بت پرستون سے اور اونھین چھوڑ دیا وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اونھین بھی جنھین خدا کے سوا وہ پوجتے تھے وَهَبْنَا لَهٗٓ عطا کیا ہمنے اوسے سارہ سے اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ○ اور سب کو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا اور دے دی ہمنے اونھین رحمت اپنی رحمت مین سے لکھا ہے کہ رحمت سے مال اور اولاد مراد ہے کہ حق تعالی نے اونھین عطا فرمایا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ○ اور دیا ہمنے اونھین بات کہنا سچائی کے ساتھ یا نیک اور بلند ذکر لوگون مین یہ اشارہ ہے ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا قبول ہو جانے کی طرف جو اونھون نے مانگی تھی اور کہا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰٓی اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مین موسی علیہ السلام کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تھا پاک کیا ہوا میلون اور نقصانون سے وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ○ اور تھا بھیجا ہوا اللہ کا اور خبر دینے والا خلق کو خدا کی طرف سے رسول نبی پر اخص اور اعلی ہے با وصف اسکے اس آیت مین رسول کا لفظ نبی پر مقدم آیا اسکی وجہ اہل معانی نے یہ کہی ہے کہ حق تعالی نے پہلے اونھین بھیجا تو مرتبہ رسالت حاصل ہوا پھر اونھون نے خلق کو خبر دی تو نبوت حاصل ہوئی وَنَادَیْنٰهُ اور پکارا ہمنے موسی کو مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ کوہ زبیر کی جانب موسی کی داہنی طرف سے وَقَرَّبْنٰهُ اور قریب کر لیا ہمنے اوسے درگاہ قرب سے نَجِیًّا ○ اوس حال مین کہ وہ ہمسے راز کہنے والا تھا اور جس مفسر نے نجی کو بلند کیے گئے کے معنی مین رکھا ہے وہ یہ بات کہتا ہے کہ موسی علیہ السلام کو ایک آسمان پر سے دوسرے پر لیگئے اور ایک حجاب سے دوسرے اوس حجاب تک جہان اوس قلم کی آواز سنائی دیتی تھی جس سے توریت لکھی جاتی تھی اور امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ حق تعالی اور موسی علیہ السلام کے درمیان ایک ہی حجاب تھا اور صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو روش یعنی چال بھی تھی اور کشش یعنی کھینچ بھی فَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی اونکی روش کی طرف اشارہ ہے اور قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا اونکی کشش کی طرف سالک جب تک روش مین ہے خطر رکھتا ہے اور جب کشش مین آپڑا تو اوسے خطر جاتا رہا یعنی سلوک مین تفرقہ کا شائبہ ہے اور جذبہ محض جمعیت ہے نظم تا خود روی بیحاصلی چون او کشید ت واصلی ✤ رفتن کجا بردن کجا این سر بانیست این ✤ خود میروی نگذار دت او میکشد بربایدت ✤ تا او کرا

برباید ش انعام سلطانیست این ✤ وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَآ اور عطا کی ہمنے موسیٰ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ○ مدد او سکے بھائی ہارون کی وزارت اور مہمات کی تدبیر کے سبب سے اس حال مین کہ پیغمبر تھا وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ ز اور یاد کر قرآن مین اسماعیل کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ بیشک وہ تھا سچا وعدہ کا وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ○ ج اور تھا خدا کا بھیجا ہوا اوسکی طرف سے خلق کو خبر دینے والا لکھا ہی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کسی سے وعدہ کیا کہ جب تک تو نہ آئیگا مین اسی جگہہ کھڑا رہونگا اپنا وعدہ وفا کرنے کو تین روز اور ایک قول کے موافق سال بھر تک وہین کھڑے رہے یہانتک کہ وہ شخص آیا اور اس مدت مین درخت کی چھال کے سوا اور کچھ کھانے کو نہ تھا قطعہ ہر کرا زین بایہ وفا ئیش کم ست ✤ آن نہ وفا بلکہ فریب دم ست ✤ نیست بر مردم صاحب نظر ✤ صورتے از صدق و وفا خوبتر ✤ پھر دوبارہ حضرت اسماعیل کی صفت مین فرماتا ہی کہ وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ اور تھا حکم کرتا اپنے لوگون کو اور بعضون نے کہا ہی کہ اپنی تمام امت کو بِالصَّلٰوةِ نماز کا کہ سب بدنی عبادتون مین افضل ہی وَالزَّكٰوةِ ص اور زکوٰۃ کا کہ سب مالی عبادتون مین افضل ہی وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا ○ ھ اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اقوال اور افعال پر استقامت کے سبب سے وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ ز اور یاد کر قرآن مین ادریس کا قصہ حضرت ادریس حضرت شیث کے پر پوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا اونکا نام اخنوخ تھا علوم کا درس دینے کی وجہ سے ادریس لقب ہو گیا قلم سے پہلے خط اونھی نے لکھا نجوم کا حال پہلے اونھی نے بیان کیا سینا پہلے اونھی نے سیا اونپر تیس صحیفے نازل ہوئے اور جامع الاصول مین لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام کی وفات سے سو برس کے بعد پیدا ہوئے اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ○ لا بیشک وہ تھا سچا خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○ اور اوٹھایا اوسے ہمنے بلند مکان مین کہ وہ شرف نبوت اور درجہ قرب ہی یا اوسے جنت مین پہونچا دیا یا چوتھے آسمان پر اوٹھا لیا جیسا کہ معراج کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے اور حضرت ادریس سے چوتھے آسمان پر ملاقات ہوئی اور حضرت ادریس کے اوٹھ جانے کے باب مین مختلف خبرین ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ ایکدن ادریس علیہ السلام کو آفتاب کی بڑی تیزی اور گرمی معلوم ہوئی تو مناجات کی کہ الٰہی آفتاب مجھسے اسقدر دور ہی اور مین اوسکی گرمی اور تیزی سے قریب ہی کہ جل جاؤن تو جو فرشتہ آفتاب کو اوٹھائے ہوئے ہی اوسکا کیا حال ہوگا خدایا اوس فرشتے پر آفتاب کا بوجھ اور تیزی سبک کر دے اور اوسے آفتاب کی حرارت سے اپنی عنایت کے سایے مین محفوظ رکھ **بیت** از تاب آفتاب حوادث چہ غم خورد ✤ آنرا کہ سائبان عنایت پناہ اوست ✤ حق تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی جو فرشتہ آفتاب اوٹھائے ہوئے ہی اوسنے دوسرے دن اپنا بوجھ ہلکا پایا اور آفتاب کی حرارت کا اثر اپنے مین نہ دیکھا تو حق تعالیٰ سے اوسکا سبب پوچھا جواب ملا کہ میرے بندے ادریس نے تیرے حق مین دعا کی اور مین نے قبول کر لی اوس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کی زیارت کے واسطے آنے کی درخواست کی اجازت ہوئی زمین پر آیا ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور اونکی التماس کے موافق اونھین اپنے پر کے اوپر بٹھا کر آسمان پر لیگیا اور مطلع آفتاب کے قریب پہونچا دیا پھر حضرت ادریس کی استدعا کے بموجب ملک الموت سے پوچھا کہ اونکی عمر کسقدر ہی اور موت کیونکر ہی حضرت عزرائیل نے عمر ونکا دفتر دیکھا اور آفتاب کے فرشتے سے یہ بات کہی کہ تو جسکا حال پوچھتا ہی اوسکی کیفیت یہ ہی کہ ابھی مطلع

آفتاب کے قریب وفات پائیگا جب وے آفتاب کا فرشتہ پھر کر آیا تو ادریس علیہ السلام کو مردہ پایا اور ایک روایت یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام چونکہ عبادت
کثرت سے کرتے تھے تو ملک الموت اونکی زیارت کے مشتاق ہوئے اور حق تعالیٰ کے اذن سے زمین پر آئے اور اونسے ملاقات کی اور اونکی
التماس کے بموجب حق تعالیٰ کے حکم سے اونکی روح قبض کرلی اور پھر دوبارہ حق تعالیٰ نے اونھیں جان عطا کی اور حضرت عزرائیل اونکو آسمان پر
لیگئے اور اونھیں دوزخ دکھائی پھر وہان سے جنت مین گئے اور وہان سے نہ نکلے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وہ گروہ انبیا علیہم السلام جو مذکور ہوئے زکریا اور ادریس علیہما السلام وہ وہ لوگ ہین جنپر نعمتین بھیجی ہین اللہ نے دینی دنیوی ظاہری
باطنی مِّنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون مین سے ہین یہ موصول کا بیان ہی یعنی وہ لوگ پیغمبر ہین مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ق اولاد آدم
علیہ السلام مین سے کہ وہ ادریس ہین فقط ق اور باقی وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ذریت مین سے ہین اونکی جنھین ہمنے اوٹھا لیا
کشتی مین نوح کے ساتھ اور وہ ادریس علیہما السلام کے سوا ہین وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اور اولاد ابراہیم ہین وَاِسْرَآءِيْلَ
اور ذریت یعقوب مین سے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا اور اونمین سے جنھین ہمنے راہ حق دکھائی وَاجْتَبَيْنَا اور برگزیدہ کرلیا
لوگون مین نبوت کے سبب سے اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ جب پڑھی جاتی ہین اونپر خدا کی آیتین اوتاری ہوئی کتابون
تو خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○ منھ کے بل گرنے والے سجدہ کرنے والے ہین خدا کو اور رونے والے ہین اوسکے خوف سے
تلاوت کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک خاص نسبت ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن پڑھو اور روؤ اور اگر نہ روسکو تو اپنے تئین
تکلف کے ساتھ رلاؤ ایک مرد صالح نے کہا ہی کہ خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مین نے قرآن پڑھا آپنے فرمایا کہ اے صالح یہ تو
قرات ہی رونا کہان ہی دوست کا کلام شوق بڑھاتا ہی جب شوق کی آگ دل مین بھڑکتی ہی تو غم کے آنسو آنکھ سے بہتے ہین وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ نظم اے دریغا اشک من دریا بدے + تا نثار دلبر زیبا بدے + اشک کان از بہر او بارند خلق + گوہرست
اشک پندارند خلق + قرآنی سجدون مین سے یہ پانچوان سجدہ ہی حضرت شیخ عربی قدس سرہ نے اس سجدے کو سجود الانعام کہا ہی اسواسطے کہ
آیات رحمانی کی تلاوت کے سبب سے واقع ہوتا ہی اور اس سجدہ پر جو رونا آئے وہ خوشی اور فرحت کا رونا ہی اسواسطے کہ رحمانیت کی رحمت لطف
اور مہربانی چاہتی ہی اور فرحت اور مسرت کا سبب ہی تو اوسکا نتیجہ خوشی ہی رنج و تعب نہین فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پھر ہوئے پیچھے
اونکے پیچھے سے فرزند برے کہ فرط غفلت کے سبب سے اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ ضائع کی نماز یعنی ترک کردی وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ اور
پیروی کی اونھون نے نفس کی خواہشون کی اور گناہ کرنے لگے جیسے شراب خواری زناکاری اور اسکے مثل فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○
تو قریب ہی کہ دیکھین گمراہی اور تباہ کاری کی جزا یا عذاب و نقصان اور بعضے کہتے ہین کہ غی ایک کنواں ہی دوزخ مین کہ دوزخی لوگ اوس
کنوے والون کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگینگے اور بعض کا قول یہ ہی کہ غی ایک میدان ہی جہنم مین اوسکی آگ بہت تیز ہی اور اوسکا عذاب
بڑا سخت ہی کہ بے نمازون اور نفس کی آرزوؤن کی پیروی کرنے والون کو وہان لیجائینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ مگر وہ جو پھرا
ہو گناہون سے اور ایمان لایا ہو دل و زبان سے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے ہون کام اچھے فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ تو وہ گروہ توبہ کرنے والا ایمان لانے والا داخل ہوگا بہشت مین یہ ترجمہ حفص کی قرات کے موافق ہی اور بکر نے

يُدْخَلُونَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی وہ داخل کیا جائیگا جنت مین وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ اور نہ ظلم کیے جائینگے کسی چیز
اپنی چیزون مین سے یعنی اونکے اجر مین سے کچھ کم نہ کرینگے اور وہ بہشت جسمین وہ داخل ہونگے وہ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣالَّتِيْ
وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ باغ ہین اونکی اقامت کے کہ وعدہ دیا ہے خدا نے اونکا اپنے بندون کو بِالْغَيْبِ ط پوشیدگی کے
ساتھ یعنی اونسے بہشت کا وعدہ کیا اور وہ بہشت اونسے غائب ہے یا وہ اوس سے غائب ہین اور چونکہ وعدہ ہے تو اس غائب
ہونے سے کچھ باک نہین اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ بیشک ہے وعدہ خدا کا آنے والا یعنی اوسکی وعدہ کی ہوئی بہشت
سامنے آنے والی ہے اور ایمان والون کو اوسمین داخل ہونا ہے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سنینگے جنتی جنتون مین بات بیہودہ
اور خراب اِلَّا سَلٰمًا ط مگر سنینگے سلام حق تعالی سے یا فرشتون سے یا ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ اور اونکے واسطے ہے
اونکی روزی جنت کی نعمت مین سے فِيْهَا جنت مین بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ صبح اور شام یعنی اونھین جنت کی نعمتین ایک دن کے
دو طرف یعنی ابتدا انتہا کی قدر فاصلہ پر کھلائینگے جیسے امیرون کی عادت ہے کہ دن بھر مین دوبارہ کھانا کھاتے ہین یا ہمیشہ و پیہم
روزی دینا مراد ہے اور جنت مین اگرچہ نہ دن ہوگا نہ رات مگر علامتین ہونگی کہ اونسے دن رات کی مقدار پہچانینگے عین المعانی مین لکھا ہے
کہ پردے چھوٹنے اور دروازے بند کرنے سے رات کا وقت معلوم ہوگا اور پردے اوٹھنے اور دروازے کھلنے سے دن اور تبیان مین
لکھا ہے کہ شب کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا وہ بہشت
جسکا ذکر ہمنے کیا وہ ہے کہ ہم میراث دینگے اپنے بندون مین سے مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ اوسے جو ہوگا پرہیزگار لکھا ہے کہ جب حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف و ذو القرنین و روح کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا کہ کل آنا تو مین جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی
آپنے نہین فرمایا تو بارہ دن یا پندرہ یا پچیس دن تک جبریل علیہ السلام آپ پر نازل نہین ہوئے جب نازل ہوئے تو آپنے فرمایا کہ بھائی بہت
دیر کے بعد آئے مین تو تمھارا منتظر تھا جبریل علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ اور نہین نازل ہوتے ہین ہم فرشتے اِلَّا
بِاَمْرِ رَبِّكَ ج مگر تیرے رب کے حکم سے لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا اوسی کے واسطے ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے آنے والے کامون مین سے
وَمَا خَلْفَنَا اور جو کچھ ہمنے پیچھے چھوڑا ہے یعنی گذرے ہوئے امور وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ج اور جو کچھ درمیان مین ہے اوسکے جو
ہوگیا اور ہوگا یعنی جو حال مین ہوتا ہے یا اوسی کے واسطے حکم ہے ہماری ابتدا خلقت مین اور ہماری انتہا مدت مین اور ہماری زندگی مین
وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہ ہے نہ تھا نہ ہوگا تیرا رب نَسِيًّا ۝ بھولنے والا یعنی یا رسول اللہ آپکے حال سے وہ آگاہ ہے جب چاہتا ہے
ہمین آپکے پاس بھیجتا ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ ہے رب آسمانون اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ اونکے
درمیان مین ہے تو زمین آسمان پیدا کرنے والا اور اونکے درمیان جو کچھ ہے اوسکا پرورش کرنے والا نہ چاہیے کہ بھولنے والا ہو فَاعْبُدْهُ
تو اوسکی عبادت کر وَاصْطَبِرْ اور صبر کرتا رہ لِعِبَادَتِهٖ ط اوسکی عبادت کے واسطے یعنی یا رسول اللہ جب آپنے یہ بات جان لی
کہ وہ آپکو بھولا نہین تو عبادت پر ثابت رہیے اور وحی دیر کر آنے مین دلتنگ نہو جیے هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ کیا جانتا ہے
خدا کے واسطے کوئی مثل کہ اوسے معبود کہہ سکین یا ہمنام یعنی یا رسول اللہ کیا آپ جانتے ہین کہ اللہ کسیکا نام ہوا ہو ایک قہر و غلبہ الٰہی کے

انکار میں یہ بات ہی کہ کسی مشرک نے اپنے معبود باطل کو اللہ نہیں کہا بلکہ الٰہ کہتے تھے غیرت احدیت اور غیرت الوہیت نے اس نام کو
کافرون کے تصرف اور تعرض کا یہ نام رکھنے سے حفظ و امان میں رکھا اور ایمان والون کی زبان پر رنج و راحت میں جاری کر دیا نظم اللہ اللہ
یہ طرفہ نام ست این کہ حرز جان و دل تمام ست این و بس بود نزد صاحب معنی کہ حسبی اللہ گواہ این دعوی ویقول الانسان
اور کہتا ہی آدمی یعنی ایک دوسرے سے کہتا ہی یا ابی بن خلف ہڈیان چور چور کرتا ہی اور بعید سمجھکر تعجب سے کہتا ہی کہ ءاذا ما مت
کیا جب میں مر جاؤنگا تو لسوف اخرج حیا ○ ضرور جلد ہی نکالا جاؤنگا خاک سے زندہ استفہام انکار کے معنی میں ہی
یعنی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مردہ زندہ ہو اور خاک قبر سے نکلے تو حق تعالی اوسکے جواب میں فرماتا ہی کہ اولا یذکر الانسان کیا
نہیں یاد کرتا وہ آدمی انا خلقنٰہ یہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے من قبل پہلے اس سے ولم یک شیئا ○ اور نہ تھا
وہ کچھ بلکہ عدم محض تھا یعنی آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ معدوم کو موجود کرنا پراگندہ ہوئی چیز کو جمع کرنے کی بہ نسبت بڑے تعجب کی بات ہی
فوربک لنحشرنہم تو قسم ہی تیرے رب کی کہ قیامت کے دن ہم ضرور حشر کرینگے اونہیں یعنی کافرون کو والشیٰطین
شیطانون کے ساتھ یعنی اونکے قریب والے شیطانون کے ساتھ جو دنیا میں وہ رکھتے تھے ہر اوسکے ساتھی سمیت ایک ایک زنجیر میں بندھینگے
ثم لنحضرنہم پھر حاضر کرینگے ہم اونہیں اور بعض نے کہا ہی کہ سب آدمیون کو حول جہنم جثیا ○ گرداگرد
دوزخ کے سب زانو کے بل پڑے ہونگے حساب کے ہول سے اور دوزخ کے گرد اونکو حاضر کرنا اس جہت سے ہوگا تاکہ نیک لوگ جان لین
کہ کن بلاؤن سے اونھون نے نجات پائی ہی اور اونکی خوشی زیادہ ہو اور برے لوگ دوزخ میں اپنے مکان دیکھیں اور اونکا ملال بڑھے
ثم لننزعن پھر ہم نکالینگے دوزخ میں ڈالنے کو پہلے من کل شیعۃ ہر ایک گروہ سے اوسے ایہم جو ہوگا اونمیں سے
اشد بہت سخت اور بہت زیادہ علی الرحمٰن عتیا ○ خدا پر سرکشی اور جرأت کی راہ سے یعنی ہر ایک گروہ میں سے جو بڑا کافر اور
بہت نافرمان ہوگا پہلے ہم اوسی کو جدا کرینگے ثم لنحن اعلم پھر بیشک ہم بڑے جاننے والے ہیں بالذین ہم اون لوگون کو جو اولٰی
بہت لائق ہین بہا آتش دوزخ کے ساتھ صلیا ○ ڈالدیئے کی راہ سے یعنی میں جانتا ہون کہ کون پہلے آتش دوزخ میں ڈالدینے کے
قابل ہی وان منکم اور نہیں کوئی تم آدمیون میں سے الا واردہا مگر پہونچنے والا اور گذر کرنے والا دوزخ پر لیکن جب مومن
دوزخ پر گذرینگے تو آگ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہو جائیگی اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہی کہ بعضے جنتی لوگ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ کیا حق تعالی نے
ہمسے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم سب دوزخ پر گذرو گے تو یہ کیا ماجرا ہی کہ ہمنے تو آگ دیکھی ہی نہیں فرشتے کہینگے کہ تمنے تو دوزخ پر سے گذر کیا مگر
اوسکی آگ تمھارے ایمان کے نور کے سبب سے بجھ گئی تھی مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی بیت مومن فسون بداند بر آتشے بخواند سوز تش
درون نماند گردد چو نور روشن و کان اور دوزخ پر گذرنا علی ربک تیرے رب پر حتما لازم اور قطعی مقضیا ○ کام حکم
کیا ہوا یعنی ایسا وعدہ ہی کہ ضرور واقع ہوگا اور اوسمین ہرگز خلاف نہیں اور کچھ مفسر اس بات پر ہین کہ ورود دخول کے معنی میں ہی اسواسطے
کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود دخول ہی یعنی سب کو دوزخ میں حاضر
کرینگے کوئی نیک اور بد ایسا نہوگا جو دوزخ میں نہ داخل ہو مگر ایمان والون پر آگ اسطرح گل ہو جائیگی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گل

ہو گئی تھی اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ جو حق تعالی نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّي پھر نجات دینگے ہم الَّذِينَ اتَّقَوْا انھین جنھون نے پرہیز کیا
شرک سے یعنی نکال لینگے اونھین دوزخ سے وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو فِيهَا اوس مین جِثِيًّا ○
زانو کے بل گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ مشرکون پر اٰيٰتُنَا ہماری آیتین بَيِّنٰتٍ
کہ کھلی ہوئی اور ظاہر ہین اوسکے معنی یا قدرت کی دلیلین یا معجزے تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے
قریش کے سردارون مین سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین فقیر درویش مین سے یعنی امیر لوگ فقیرون سے
کہتے ہین کہ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ کون ان دونون گروہ مومن یا کافر مین سے خَيْرٌ بہتر ہی مَّقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی
ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہین اور عیش کا سب اسباب وسمین مہیا ہی اور تمھارے پاس نہ بیٹھنے کو ٹھور ہی نہ منھ کو کورا اور حقیقت مین
مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت معاش مراد ہی حاصل کلام یہ ہی کہ مشرک لوگ مومنون سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہون مین کون
بہت خوشحال ہی وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ○ اور بہتر مجلس کی رو سے یعنی کسکی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہی اسواسطے کہ ہمارے
مجمع مین سب سردار اور اشراف ہین اور تمھاری مجلس مین غلام ناتوان تو حق تعالی نے اونکی ڈینگ اور افتخار کی جڑ اوکھاڑ کر فرمایا کہ
وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہین ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے مشرکان عرب سے مِّنْ قَرْنٍ ہر ایک گروہ سے اور ہر ایک قبیلے سے کہ ایک ہی
زمانہ مین مجتمع تھے اور واقع مین تھے هُمْ وہ عرب کے کافرون سے اَحْسَنُ اَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جسکے سبب سے گھر کی
آرایش ہوتی ہی وَّرِءْيًا ○ اور بہتر اونسے ہیئت اور صورت مین غرض اونکے مال نے اونکی ہلاکت دفع کی نہ اونکے جمال نے اونسے عذاب کا
بیت بر مال و جمال خویشتن تکیہ مکن ٭ کان برابشبے بر دواین رابہ تبے ٭ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے جو مال اور جمال پر
بھروسا کیے ہین کہ گھمنڈ نہ کرو اسواسطے کہ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ جو کوئی گمراہی اور دوری مین ہی راہ حق سے فَلْيَمْدُدْ
تو چاہیے کہ مدد کرے یہ خبر ہی امر کی صورت مین یعنی مدد کرتا ہی لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکی خدا اور کھینچتا ہی اوسکی عمر مَدًّا کھینچکر یعنی اوسے
مہلت دیتا ہی اور پے در پے نعمت پہونچاتا ہی حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا اوس وقت تک کہ وہ دیکھتے ہین مَا يُوْعَدُوْنَ وہ چیز جسکے سبب سے
ڈرائے گئے تھے اِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب دنیا مین قتل اور قید کے سبب سے وَاِمَّا السَّاعَةَ یا قیامت مین انواع واقسام کی رسوائی
اور خرابی دیکھکر فَسَيَعْلَمُوْنَ تو قریب ہی کہ جانین مَنْ هُوَ شَرٌّ اوسے جو بدتر ہی اون دو گروہ مین سے مَّكَانًا مکان کی راہ سے اسواسطے
کہ ایمان والون کے لیے جنتون کے درجے ہین اور اون کافرون کے واسطے دوزخون کے درکے وَّاَضْعَفُ اور جانین اوسے جو بہت ضعیف ہی
جُنْدًا ○ سپاہ کی رو سے یعنی دوستون اور مددگارون کی طرف سے اسلیے کہ ایمان والون کو خدا اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے
یاری اور مددگاری پہونچیگی اور مشرکون کا مطلق کوئی یار مددگار نہو گا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہی خدا
دنیا مین الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اون لوگون کو جنھون نے ہدایت پائی اوسکی کتاب کے سبب سے هُدًى ہدایت یعنی جسقدر قرآن
نازل ہوا اوسکا ایمان لائے اور جو نازل ہوتا ہی اوسکی تصدیق کرتے جاتے ہین اور اونکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہی وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ
اور نیک کام باقی یا پانچون نماز یا چارون کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وغیرہ اونکے واسطے خَيْرٌ بہتر ہین عِنْدَ

رَبِّكَ تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی روسے وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور بہتر ہی بازگشت کی راہ سے یعنی دنیا مین اگر کافرون کے
واسطے جاہ ومال ہی تو آخرت مین وبال ونکال ہوگا اور مومن دنیا مین ہدایت بھی رکھتا ہی اور حمایت بھی اور آخرت مین ثواب بھی پاویگا اور
حسن مآب بھی یعنی پھرنے کی اچھی جگہ بہت بدنیا سرفراز و نامدار اندر عقبی کامدار و کامگار اند لکھا ہی کہ خباب بن حارث رضی اللہ
عنہ کا قرض عاص بن وائل پر تھا ... [illegible] ... کہا ہمارا قرض ادا کر وہ بولا کہ جب تک محمدی دین
چھوڑ کر کافر نہوگے ہرگز تمھارا قرض ادا کرونگا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ مین تو آنحضرت کے دین ہی پر ہونگا گرچہ اختیار کر و لگے
یعنی جیتے مر گئے نہ اوسدن جب پھر اوٹھایا جاؤنگا عاص بولا کہ اچھا جسدن پھر اوٹھایا جائیگا اوسدن آنا اور اپنا قرض مجھسے لیلینا اسواسطے
کہ یہ جو تم کہتے ہو اگر حق ہی تو مین وہان تمسے افضل ہونگا میرا مال اور میری اولاد بہت ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِي
كَفَرَ کیا دیکھا تمنے اوسے جو نہین ایمان لایا بِاٰيٰتِنَا میری آیتون کا یعنی قرآن کا یا میری وحدت کی نشانیون کا وَقَالَ اور بولا
یعنی عاص کہ قسم خدا کی کل قیامت کو لَاُوْتَيَنَّ البتہ دیا جاؤنگا یعنی اوسدن مجھے ضرور دینگے مَالًا وَّوَلَدًا ۝ مال اور
اولاد اَطَّلَعَ الْغَيْبَ کیا مطلع ہو گیا غیب پر اور لوح محفوظ کا مطالعہ کر کے یہ بات وہان سے کہتا ہی اَمِ اتَّخَذَ یا لیلیا ہی
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ خدا کے پاس سے کوئی عہد پیمان اس صورت پر كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ
قریب ہی کہ لکھ لین ہم یا نگاہ رکھین ہم مَا يَقُوْلُ وہ بات جو وہ کہتا ہی تاکہ اوس بات کے سبب سے اوسے ہم جزا دین یا نامہ اعمال لکھنے
والے فرشتون کو ہم حکم کر دین تاکہ وہ لکھ لین وَنَمُدُّ لَهٗ اور کھینچین ہم اوسکے واسطے مِنَ الْعَذَابِ عذاب مین سے
مَدًّا ۝ کھینچنا یعنی بڑا اور ملا ہوا کر دین ہم اوسکے واسطے عذاب کو اسطرح کہ عذاب پر عذاب اوسے ہم پہونچائین وَّنَرِثُهٗ اور میراث لین ہم
یعنی پھیر لین ہم موت کے سبب سے مَا يَقُوْلُ جو کچھ وہ کہتا ہی کہ کل مجھے دینگے یعنی مال اور اولاد وَيَاْتِيْنَا اور آئیگا ہمارے پاس موت کے وقت
یا قیامت کے روز فَرْدًا ۝ اکیلا نہ مال ہوگا اوسکے ساتھ نہ اولاد ہوگی وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرالیے قریش کے مشرکون نے مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اٰلِهَةً جھوٹے خدا جیسے بت اور فرشتے لِّيَكُوْنُوْا تاکہ ہون یہ معبود لَهُمْ عِزًّا ۝ اونکے واسطے عزت کے
سبب یعنی مشرک اون معبودون کی شفاعت کی بدولت خدا کے سامنے عزت پائین كَلَّا ایسا نہین کہ وہ عزت پائین بلکہ سَيَكْفُرُوْنَ
قریب ہی کہ کافر ہو جائین یعنی اونکے معبود انکار کرین اور اقرار نہ کرین بِعِبَادَتِهِمْ اپنی عبادت کا یا کافرون کو جب حال قیامت معلوم ہو
تو بتون کی پرستش سے انکار کرین وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اور ہون اپنے معبودون پر ضِدًّا ۝ دشمن یا اونکے معبود اونکے دشمن جانی
اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنے اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اسے کہ ہمنے بھیجا شیطانون کو عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
کافرون پر یعنی اونپر ہمنے مسلط کر دیا یا اونکا ساتھی اور رفیق کر دیا تَؤُزُّهُمْ ہلاتے ہیں اونھین اَزًّا ۝ ہلانا یعنی گناہ کرنے پر اونھین آمادہ
کرتے ہین اور وسوسے دیکر اونھین اونکی جگہہ سے لیجاتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ تو جلدی نہ کر اونپر یعنی اونپر عذاب نازل ہونے کی جلدی نکر
اِنَّمَا نَعُدُّ اسکے سوا نہین گنتے ہین ہم لَهُمْ اونکے واسطے اونکی جانون کے دن عَدًّا ۝ ایسا گننا کہ اوسمین غلطی نہین ہی جب وہ ایام تمام
ہو جائینگے تو نازل ہوگا جو کچھ مقرر ہوا ہی يَوْمَ یاد کرو وہ دن کہ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اٹھا کر لینگے ہم پرہیزگارون کو اِلَى الرَّحْمٰنِ خدا کی بہشت کی طرف

جو بخشنے والا ہی وَفۡدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ سوار ہونگے عمدہ اونٹون پر جو جنت کی سواریان ہین یعنی اونکو اسطرح جنت مین سوار کرکے لیجاینگے
جیسے عزتدار لوگون کو بادشاہ کی جناب مین سوار کرکے لیجاتے ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ بعضے تو عبادتون کے عمدہ اونٹون پر
سوار ہونگے اور بعضے ہمتون اور نیتون کی سواریون پر سوار ہونگے جو عبادتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ بہشت کے طالب ہین اونکو تو
بہشت مین لیجاینگے اور جو لوگ ہمتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ خدا کے طالب ہین اونکو قرب رحمان مین لاینگے طالبان جنت اور طالبان
رحمان مین بڑا فرق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ممشاد دینوری قدس سرہ نزع کے حال مین تھے ایک فقیر اونکے سامنے کھڑا دعا کرتا تھا کہ الٰہی اللہ
اونپر رحمت کر اور جنت انھین مرحمت فرما پس ممشاد رحمۃ اللہ علیہ اوسپر چیخے کہ او غافل تیس برس سے شرفہ اور غرفہ اور حور و قصور جنت کو
مجپر جلوہ دیتے ہین مین نے اپنی چشم ہمت کی کنکھیا بھی اوسپر نہین ڈالی اب درگاہ قرب مین جاتا ہون تو اپنی رحمت لایا ہی اور میرے واسطے بہشت
اور رحمت چاہتا ہی بیت باغ فردوس از براے دیدنش باید مرا ۞ بے جمالش روضۂ جنت چہ کار آید مرا ۞ وَنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ اور
ہنکا دینگے ہم کافرون کو اِلٰى جَهَنَّمَ وِرۡدًا ۝ دوزخ کی طرف جیسے بہائم کو بھوکا پیاسا پیادہ یا اکیلے ہوے لَا يَمۡلِكُوۡنَ
الشَّفَاعَةَ نہ قدرت رکھینگے اور نہ پاینگے نہ متقی نہ گنہگار سفارش کسی سفارشی کی اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ مگر اوسکی جسنے لیلیا ہو
عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ خدا کے پاس عَهۡدًا ۝ عہد سفارش کے واسطے اور وہ عہد توحید اور نیک کام ہی یا یہ کہ کوئی کسیکی شفاعت نکر سکیگا
مگر وہ جسنے خدا سے اجازت پائی ہو وَقَالُوا اور بولے کفار بنو ملیح کے اور یہود و نصارا نادانی کی روسے کہ اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ پیدا
کرلیا خدا نے وَلَدًا ۝ فرزند یعنی ملائکہ اور عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ لَقَدۡ جِئۡتُمۡ
بیشک تم لائے ہو شَيۡئًا اِدًّا ۝ چیز بری یعنی سخت اور بیہودہ بات تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہی کہ آسمان يَتَفَطَّرۡنَ پھٹجاوین
مِنۡهُ اوس بری بات سے وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ اور پھٹجاے زمین وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ اور گر پڑین پہاڑ هَدًّا ۝ ٹوٹکر یعنی
ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین اَنۡ دَعَوۡا اس بات سے کہ دعوی کرتے ہین لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ۝ خدا کے واسطے فرزند کا یعنی خدا کی طرف
اولاد ہونے کی نسبت کی وَمَا يَنۡۢبَغِيۡ اور نہین سزاوار اور لائق نہین لِلرَّحۡمٰنِ خدا کو اَنۡ يَّتَّخِذَ یہ کہ پیدا کرلے وَلَدًا ۝
کوئی فرزند اسواسطے کہ فرزند پیدا کرلینا چاہتا ہی کہ باپ بیٹے مین مجانست ہو اسواسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہونا چاہیے اور حق تعالی
کسیکے ہمجنس ہونے سے بری اور منزہ ہی یا اپنی ذاتی بے نیازی کے سبب سے اولاد کی مدد لینے اور اونکے ساتھ انس اور الفت کرنے کا اور اونسے
سہارا لینے اور اونکے سبب سے اپنی زینت کرنے کا محتاج نہین ہی اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ نہین ہی جو کوئی ہی
آسمانون اور زمین مین اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحۡمٰنِ مگر آنے والا ہی قیامت کے دن رحمان کی طرف عَبۡدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ آنے والا
بندہ ہوگا لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ بیشک ضرور سب کو اوسنے جانا ہی اور سب کو گھیر لیا ہی اسیطرح کہ اوسکی قدرت اور علم سے باہر نہین ہین وَعَدَّهُمۡ
اور گن لیا ہی اونکی ذاتون اور کامون کو عَدًّا ۝ گن لینے کر وَكُلُّهُمۡ اور وہ سب اٰتِيۡهِ آنے والے ہین اوسکی طرف يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
قیامت کے دن فَرۡدًا ۝ اکیلے کہ نہ کوئی تابع ساتھ ہوگا نہ کوئی یار و مددگار اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بیشک جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے سَيَجۡعَلُ قریب ہی کہ ظاہر کردے لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ اونکے واسطے خدا

وُدًّا ۝ یعنی خلق کے دلون مین یعنی اونکی محبت اونکے دلون مین ڈالدے بے سبب اور بے ذریعے کے حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست
رکھتا ہی تو جبرئیل علیہ السلام سے حکم کر دیتا ہی کہ مین فلان بندہ کو دوست رکھتا ہون تو بھی اوسے دوست رکھ پس جبرئیل علیہ السلام بھی اوسے
دوست رکھتے ہین اور اہل آسمان مین منادی کر دیتے ہین کہ حق تعالیٰ فلان بندہ کو دوست رکھتا ہی تم بھی اوسے دوست رکھو پس آسمان کے
رہنے والے اوسے دوست رکھتے ہین پھر اوس بندہ کی محبت زمین پر ڈالتے ہین یہانتک کہ زمین کے رہنے والے بھی اوسے دوست رکھتے
ہین فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ سوا اسکے نہین کہ آسان کر دیا ہمنے قرآن یا یہ کہ اوتارا ہمنے قرآن بِلِسَانِكَ تمھاری زبان پر یعنی عربی [illegible]
یا اوسکا پڑھنا تمھاری زبان پر ہمنے آسان کر دیا ہی لِتُبَشِّرَ تاکہ خوشخبری دو تم بِهِ الْمُتَّقِيْنَ اوسکے سبب سے پرہیزگارون کو جنھون نے
شرک سے کنارہ کیا ہی وَتُنْذِرَ بِهٖ اور ڈراوو اوسکے سبب سے قَوْمًا لُّدًّا ۝ گروہ جھگڑنے والے سخت عداوت رکھنے والے کو
وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کر ڈالے ہمنے قَبْلَهُمْ تمھاری قوم سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانے والون مین سے ہر ایک قرن
اور قوم مین مشرکون مین سے ہمنے ہلاک کیے ہین هَلْ تُحِسُّ کیا پاتے اور دیکھتے ہو تم مِّنْهُمْ اون ہلاک ہونے والون مین سے مِنْ
اَحَدٍ کسی کو اَوْ تَسْمَعُ یا سنتے ہو تم لَهُمْ اونکی رِكْزًا ۝ آواز پوشیدہ یعنی اونپر جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو سب نیست و نابود ہو گئے
نہ اونمین سے کوئی شخص باقی رہا کہ کوئی دیکھے نہ آواز آتی ہی کہ کوئی سنے بلکہ قہر الٰہی نے کچھ بھی نہ چھوڑا سب کو ایسا فنا کر دیا کہ گویا پیدا ہی
نہوئے تھے نظم کو فراز سروران تاج بخش ۔ کو نشان از خسروان تاجدار ۔ سوخت دیہیم شہان کامجو ۔ خاک شد تخت ملوک کامگار

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتین ہین

طٰهٰ ۝ حروف مقطعہ جو سورتون کے شروع مین ہین اونمین کسی مین اسقدر اختلاف نہین جتنا طٰہٰ مین ہی بعض اسے حروف مقطعہ جانتے ہین
اور کہتے ہین کہ قرآن کا نام ہی یا سورت کا یا اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتدا کے دو حرف ہین اور ایک گروہ
اس بات پر ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامون مین سے ایک نام ہی جیسے مزمل مدثر یٰس اور کہتے ہین کہ طٰہٰ منادیٰ ہی
اور حرف ندا اوسپر سے گرا دیا گیا ہی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ایک طالب دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہی یعنی شفاعت کے طالب
شریعت کے ہادی یا گناہون سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا اونکا دل غیر خدا سے طاہر ہی اور قرب خدا کی طرف ہادی ہین حقائق سلمی مین
لکھا ہی کہ طٰ سے اس طرف اشارہ ہی کہ سر محمدی کے صفحے سے کائنات کے نقوش طی کر دیے گئے اور ہ سے رمز ہی اس طرف کہ ہدایت مبدا
کائنات کے قرب کی طرف پائی اور بعض کے قول کے موافق یہ بات ہی کہ ان دونون حرفون کی قسم کھائی ہی اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ
ہی تبیان مین کہا ہی کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت الٰہی کی یا قسم طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تیسیر مین امام جعفر صادق علیہ السلام وعلی آبائہ الکرام سے نقل ہی کہ طٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم وہ جو اللہ نے
فرمایا ہی کہ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اور ایک قول یہ ہی کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہی اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ط سے مدینۂ طیبہ کا ہی

اور یہ ہے کہ مکہ معظمہ کی اوران دو حرفون سے حق تعالی حرمین شریفین یعنی مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کی قسم کھاتا ہی یا طٰہٰ طلب گاران کی ہی اور
یہ ہرب کافران کی یا طٰہٰ طرب اہل جنت کی ہی اور یہ ہے ہوان اہل دوزخ کی ایک گروہ اس طرف ہی کہ یہ لفظ حروف مقطعہ مین سے نہین ہی
بلکہ یا رجل کے معنا مین موضوع ہی لغت حبشی یا نبطی یا سریانی زبان مین اور اس قول پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم منادی یعنی پکارے
گئے ہونگے اور بعضی تفسیر مین لکھا ہی کہ ابجد کے حساب سے طٰہ کے نو ہین اور ہے کے پانچ مجموع چودہ ہوئے اور اکثر یہ ہی کہ چودھوین رات کو
چاند پورا ہوتا ہی تو اس معنی پر یہ بات نکلی کہ اے چودھوین رات کے چاند اور اے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اور پورا چاند ہونا
آپکے مرتبہ جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہی اور یہ بات عارفون پر پوشیدہ نہین نظم ماہ چون کامل شود انور بود زانکہ او مرات نور خور بود
گاہ ماہ بدری وگہ شاہ بدر شد صدر تو منشرح وکارت شرح صدر شد در شب تاریکی کفر و ضلال از جہت روشن شد انوار جلال اور بعضے
کہتے ہین کہ طٰہٰ اصل مین طاہا تھا ہمزے کو گرا ڈالا امر ہی وطا یطا سے اور ہا کنایہ ہی ... اور زمین کا ذکر ... ابتدا زمانہ مین جب
جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تہجد کے واسطے اوٹھتے تو ایک پاؤن پر کھڑے ہوتے اس ... پاے مبارک کی پشت پر ورم
آ جاتی تو یہ سورت نازل ہوئی اور حق تعالی نے حکم دیا کہ طا یعنی اپنے دونون پاؤن زمین پر رکھو اور بعضے کہتے ہین کہ ایک دن
ابوجہل اور اوسکے لوگون نے حضرت ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... تو کیفیت مین اہل
طعن کرتے تھے کہ محمد پر قرآن اسیواسطے اوترا ہی کہ اونکو رنج و مصیبت مین ڈالے تو یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی یعنی اے محمد
تیری طرح کسی مرد نے میدان مردی مین قدم نہین رکھا مَآ اَنْزَلْنَا نہین نازل کیا ہمنے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجھ پر قرآن
لِتَشْقٰىٓ ۝ اسواسطے کہ تو رنج کھینچے اور رات کو سویا ... پاؤن ورم کر جائین اِلَّا
تَذْكِرَةً مگر نازل کیا ہمنے تجھ پر قرآن نصیحت کرنے کے واسطے لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ اوس شخص کے ... اور وصف اسکے نصیحت
عام ہی مگر ڈرنے والے کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ نصیحت سے فائدہ پاتا ہی تَنْزِيْلًا اوتارا گیا اوتارنا مِّمَّنْ خَلَقَ
الْاَرْضَ اوسکی طرف سے جسنے پیدا کی زمین وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اور آسمان اونچے اَلرَّحْمٰنُ وہ بڑی بخشش
کرنے والا عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ عرش پر غالب ہوا اور مستولی ... اور با وصف اسکے کہ حق تعالی سب موجودات پر غالب اور
مستولی ہی پھر استیلا کی اضافت خاص عرش کے ساتھ اس جہت سے ہوسکتی ہی کہ وہ سب مخلوقات مین بڑا ہی تاویلات مین امام ماتریدی نے
فرمایا ہی کہ عرش ملک کے معنی مین آتا ہی اور حق تعالی اپنے ملک پر مستولی اور غالب ہی فتوحات مین ہی کہ شیخ قدس سرہ اس آیت مین لفظ عرش پر
وقف کرتے اور اِسْتَوٰی لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ الگ پڑھتے یعنی ثابت ہی اوسکے واسطے جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین شیخ الاسلام قدس سرہ نے
فرمایا کہ عرش پر خدا کا استوا یعنی قرار پکڑنا قرآن مین ہی اور مجھے اس بات کا ایمان ہی مین تاویل نہین ڈھونڈھتا اسلیے کہ اس باب مین
تاویل کرنا طغیان ہی ظاہر مین مین قبول کرتا ہون اور باطن مین مان لیتا ہون اسواسطے کہ سنیون کا یہی اعتقاد ہی مگر مین
جانتا ہون کہ وہ نہ مکان کا محتاج ہی نہ عرش اوسکو اوٹھائے ہوئے ہی اسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے عرش کو اوٹھائے ہوئے
اور اوسکا نگہبان ہی نظم نی مکان دریافت سوئیش نی زمان نی بیان دارد خبر زو نی عیان این ہمہ مخلوق حکم داور است

خالق عالم عالم پر تربیت ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسکے واسطے ہی جو کچھ آسمانوں مین ہی مبدعات علویہ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور جو کچھ زمینوں مین ہی مخترعات سفلیہ وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ دونون کے درمیان ہی ملائکہ اور آگ اور ہوا کے طبقے وَمَا تَحْتَ
الثَّرٰى ۝ اور جو کچھ گیلی مٹی کے طبقے کے نیچے ہی ثری زمین کے سب طبقون سے نیچے والا طبقہ ہی اور وہ جگہ ہی جیسے تفسیر تیسیر وغیرہ
تفاسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکور ہی کہ زمین کے ساتون طبقے ایک فرشتے کے کاندھے پر ہین اور اوس فرشتے کے
دونون پاؤن پتھر پر ہین اور پتھر ایک جنت کی گاے کے سینگ پر اور گاے کے پاؤن حوض کوثر کی ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہین اور مچھلی دریا پر
ثابت ہی اور دریا جہنم پر اور جہنم ہوا پر اور ہوا ایک حجاب ظلمت پر اور وہ حجاب ثری پر اور زمین آسمان والون کا علم ثری سے آگے
نہین پہونچتا اور ثری کے نیچے جو کچھ ہی اوسے حق تعالی کے سوا کوئی نہین جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ اور اگر آشکارا کہو
تم بات فَاِنَّهٗ تو بیشک وہ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ جانتا ہی پوشیدہ اور جو کچھ پوشیدہ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہی کہتے ہین
کہ سر وہ ہی جو بندہ کرتا ہی اور جانتا ہی اور چھپاتا ہی اور اخفی وہ ہی کہ جانتا ہی نہین کہ کیا کریگا یا سر وہ ہی جو کسی سے کہین اور اخفی وہ ہی
جو اپنے دل مین چھپائین اَللّٰهُ وہ ہی خداے برحق لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود پرستش کے لائق مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ۝ اوسکے واسطے ہین نام نیک یا صفتین اچھی وَهَلْ اَتٰكَ اور کیا آئی تمہارے پاس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ خبر موسی بن عمران کی اور اونکا قصہ تمھین معلوم ہوا تو سختیون پر صبر کرنے مین اوسکی اقتدا کرو اِذْ
یاد کرو جب دیکھی موسی علیہ السلام نے نَارًا آگ لکھا ہی کہ جب حضرت موسی نے شعیب علیہما السلام سے اپنے ماں باپ بھائی کو
دیکھنے کے واسطے مصر مین جانے کی اجازت چاہی تو شعیب علیہ السلام نے اونھین اجازت دی اور اونکی بی بی کو اونکے ساتھ روانہ کیا ایک رات
بڑی اندھیری اور بہت سردی تھی برف پڑ رہی تھی وہ راہ بھول گئے اور وادی ایمن کے پاس پہونچے اور حضرت صفورا حضرت شعیب کی
بیٹی جو موسی علیہ السلام کی منکوحہ تھین اونکو درد زہ شروع ہوا آگ کی حاجت پڑی موسی علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی چقماق پتھری
سے آگ نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ دیکھی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا تو بولے اپنے اہل و عیال اور خادمون سے کہ ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا بیشک مین نے دیکھی ہی آگ لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید لاؤن تمہارے واسطے مِّنْهَا بِقَبَسٍ اوس آگ مین سے لکڑی
جسکا کنارہ سلگتا ہو یا اپنی بتی روشن کر لاؤن یا کوئی لکڑی جلا لاؤن یا انگارے لے آؤن اَوْ اَجِدُ یا شاید پاؤن عَلَى النَّارِ هُدًى ۝
آگ پر راہ کہ مجھے ڈھونڈے پر لگا دے تو اپنے لوگون کو چھوڑکر اکیلے آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے اوس آگ کے پاس تو سفید
آگ سبز درخت مین جلتی دیکھی کہ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا اور اوسکے گرد کوئی نہ تھا تو متحیر ہوئے اور آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے
متعجب تھے کہ ناگاہ نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝ ندا کی گئی کہ ای موسی اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ مین ہون مین تیرا رب متکلم کی ضمیر کا مکرر لانا
تاکید اور تحقیق کے واسطے ہی یعنی کچھ شک نہ کر اور یقین جان کہ مین تیرا رب ہون فَاخْلَعْ پھر اوتار ڈال اپنے پاؤن سے نَعْلَيْكَ
اپنی دونون جوتیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ جوتیان نجس تھین گدھے کے بے دباغت کیے ہوئے چمڑے کی اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ
جوتیان گاے کے چمڑے کی پاک تھین مگر حق تعالی نے اونھین اوتارنے کا حکم دیا تاکہ حضرت موسی علیہ السلام کا قدم ارض مقدس کی خاک کو چھو جاے

اور اوسکی برکت اونکے پاؤن مین پہونچے اور محققون نے کہا ہو کہ یہ تواضع اور ادب کی تعلیم ہو اسواسطے کہ پادشاہون کے فرش پر جوتیان
نہین جاسکتے اور اسیواسطے اگلے بزرگون کے ایک گروہ نے مثل حضرت بشر حافی وغیرہ قدس سرہم کے ننگے پاؤن سیر کی ہو نظم
گفتم کہ زمین وآسمان طالب دوست ۔ چون در گہی برہنہ پایان دارند ۔ اور بعضون نے کہا ہو کہ یہ جو حکم ہوا کہ جوتیان اوتار اسکے معنی یہ ہین
کہ اپنا دل جورو لڑکون کی فکر سے فارغ رکھ امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہو کہ دونون جوتے اوتار ڈال یہ اس طرف اشارہ ہو کہ دنیا
اور آخرت کی فکر اپنے دل سے نکال ڈال یعنی عالم تفرید مین دونون جہان پر لات مار اِنَّكَ بیشک تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝
میدان پاکیزہ برکت والے مین تعریف کیے ہوئے مین ہو وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور مین نے برگزیدہ کر لیا تجھے نبوت کے واسطے
فَاسْتَمِعْ تو سن لِمَا يُوحٰى ۝ وہ چیز جو وحی کیجاتی ہو تجھ پر اور وحی یہ ہو کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہون خدا تیرا
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا نہین ہو خدا سوا میرے فَاعْبُدْنِيْ تو میری عبادت کر اور یہ وحی مقصود تھی توحید مقرر کرنے پر کہ منتہاے
علم ہو اور عبادت کے حکم پر کہ کمال عمل ہو پھر اقسام عبادت مین سے نماز کی تخصیص کر کے فرمایا کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھ نماز
لِذِكْرِيْ ۝ اسواسطے کہ تو اوسمین مجھے یاد کرتا کہ مین تجھے ثنا کے ساتھ یاد کرون اِنَّ السَّاعَةَ بیشک قیامت اٰتِيَةٌ آنے
والی ہو اَكَادُ اُخْفِيْهَا چاہتا ہون کہ چھپاؤن اوسکا وقت اسواسطے کہ اوس عذاب سے ڈرنا بہت سخت ہوتا ہو جسکا وقت معلوم
نہین اور اگر اخفا کو سلب خفا یعنی پوشیدگی اور اوٹھا لینے کے معنی مین رکھین تو یہ معنی ہین کہ قریب ہو کہ ظاہر کر دین ہم اوسے لِتُجْزٰى
آتیۃ کا متعلق ہو یعنی قیامت بیشک آنے والی ہو تاکہ بدلا دیا جاوے كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک بِمَا تَسْعٰى ۝ ساتھ اوس کام کے کہ دوڑتا ہو
اوسکی طرف اور کرتا ہو فَلَا يَصُدَّنَّكَ تو چاہیے کہ تجھے باز نہ رکھے عَنْهَا قیامت پر ایمان لانے سے مَنْ لَّا يُؤْمِنُ وہ شخص جو نہین
ایمان لاتا بِهَا اوسکے واقع ہونے کا وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہو جسنے هَوٰىهُ اپنے نفس کی خواہش کی تو ایسے شخص کے صاد ہونے
کے سبب سے راہ نہ چھوڑ کہ فَتَرْدٰى ۝ پھر تو ہلاک ہو جاوے یہ خطاب تو موسی علیہ السلام سے ہو اور مراد اونکی امت ہو امام علم الہدی
اور فقیہ ابو اللیث رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ وانا اخترتک سے یہانتک ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہین اور
اس تقدیر پر امت محمدی مراد ہو غرضکہ حضرت موسی علیہ السلام نے جب دونون جوتے پاؤن سے اوتارے اور وادی مقدس مین
ٹھہرے تو خطاب پہونچا کہ وَمَا تِلْكَ اور یہ کیا چیز ہو بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسی حضرت موسی کو
اُنس حاصل ہونے اور اونکی ہیبت دور ہونے کے واسطے حق تعالی نے اونسے کلام کیا اور یہ بات پوچھی کہ تمہارے ہاتھ مین کیا ہو
استفہام یعنی پوچھنا تنبیہ یعنی ہوشیار کرنے کو شامل ہو یعنی حاضر رہ تاکہ عجائب دیکھ قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ هِيَ عَصَايَ
یہ میرا عصا ہو اور وہ جنت کے درخت کی لکڑی کا تھا دس گز لمبا اور اوسکے اوپر والے سرے پر دو شاخین نکلی ہوئی تھین اور اوسکے نیچے
لمبی نوکدار شام لگی تھی اوسکا نام علیق تھا یا نبعہ حضرت آدم سے حضرت شعیب کو میراث مین پہونچا تھا اونھون نے حضرت موسی علیہ السلام کو
دیا تھا غرضکہ حضرت موسی نے جواب دیا اور خدا کی نعمتین شمار کرنے کو جواب پر یہ باتین اور زیادہ کین اور کہا کہ اَتَوَكَّؤُا تکیہ کرتا ہون عَلَيْهَا
اس عصے پر جب تھکجاتا ہون راہ مین یا جب بکریان چرتی ہوتی ہین اور مین اونکے پاس ہوتا ہون وَاَهُشُّ اور جھاڑتا ہون درخت کے پتے

بِهَا اس عصے کے سبب سے عَلٰی غَنَمِیْ اپنی بکریون پر وَلِیَ فِیْهَا اور میرے واسطے اس عصے مین مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○ کام اور بین
لکھا ہی کہ عصا رات مین موسیٰ علیہ السلام سے باتین کرتا اور درندے اور موذی جانورون سے اونکی حفاظت کرتا اور جس کوئین پر موسیٰ علیہ السلام
پہونچتے اوسکی لکڑی رسی اور دونون شاخین ڈول بنجاتین اور زمین مین گاڑتے تو سایہ دار درخت ہوجاتا اور جو میوہ موسیٰ علیہ السلام کو
مرغوب ہوتا وہ اوسمین پیدا ہوآتا اور اندھیری رات مین شمع اور چراغ کی طرح روشنی دیتا اور چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے مجملاً کہا کہ مجھے
اس سے بہت کام ہین تو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی ○ ڈال دے اسے ای موسیٰ تو حضرت موسیٰ سمجھے کہ جوتون کی طرح
اس عصے کو بھی دور کرنا چاہیے فَاَلْقٰهَا تو پھینک دیا اوسے اپنے پیچھے فوراً ایک بہت بڑی آواز سنی پھر کر دیکھا فَاِذَا هِیَ
تو وہین وہ عصا حَیَّةٌ سانپ تھا تَسْعٰی ○ دوڑرہا ہر طرف لکھا ہی کہ پہلے تو وہ زرد سانپ ہوگیا عصے کی مٹائی کے برابر پھر بڑھا
بڑے اونٹ کے برابر اور لمبا ہوگیا اور چھوٹے چار پیرون پر کھڑا ہو کر چلنے لگا اوسکے دونون کلپھڑون کے درمیان ستر یا چالیس گز کا
فرق تھا اور منھ مین بڑے بڑے دانت اور دونون آنکھین بجلی کی طرح چمکتی تھین بڑے بڑے پتھر جب سامنے پڑتے تو ایک لقمہ
کرجاتا بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکھاڑ کر کھاجاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسے دیکھا تو ڈر کر بھاگے تو قَالَ خُذْهَا
فرمایا خدا نے پکڑ لے اوسے وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر اوس سے سَنُعِیْدُهَا جلد ہی پھیر دینگے اور لے آئینگے ہم اوسے سِیْرَتَهَا
الْاُوْلٰی ○ پہلی ہیئت پر جو وہ رکھتا تھا یعنی اوسے ہم پھر عصا بنا دینگے جب یہ خطاب الٰہی موسیٰ علیہ السلام کو پہونچا تو اژدہے
کی طرف منھ کرکے دوڑے اور اپنا ہاتھ اوسکے منھ مین کردیا اور اوسکے دونون کلپھڑے پکڑے وہی عصے کا عصا ہوگیا دونون شاخین
ہاتھ مین آئین تو موسیٰ علیہ السلام کا دل ٹھہرا پھر ندا آئی کہ وَاضْمُمْ یَدَكَ اور ملا اور لیجا اپنا ہاتھ اِلٰی جَنَاحِكَ اپنے
پہلو کی طرف بغل کے نیچے تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَیْضَآءَ سفید روشن مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بے کسی عیب اور بیماری کے یعنی سفید
برص کی بیماری نہوگی بلکہ سفید چمکتا ہوگا بجلی کی طرح اوسکی شعاع پڑیگی اٰیَةً اُخْرٰی ○ لے معجزہ اور نشانی دوسری اپنی نبوت پر
لِنُرِیَكَ ایسا ہمنے اسواسطے کیا تاکہ دکھائین ہم تجھے مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ○ بعضی اپنی بڑی نشانیان اِذْهَبْ
اِلٰی فِرْعَوْنَ جا یہ دونون معجزے لیکر فرعون کی طرف اور بلا اوسے میری عبادت کی طرف اِنَّهٗ طَغٰی ○ بیشک وہ حد سے
گذر گیا ہی اور خدائی کا دعویٰ کرتا ہی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو دعوت کرنے پر مامور ہوئے تو اپنے دل مین سوچے کہ
مین اکیلا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتھ کیونکر مقابلہ کرونگا تو حق تعالیٰ سے تقویت چاہی اور دعا شروع کی اور عاجزی کی راہ سے
قَالَ کہا کہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ ای میرے رب کھول دے میرے واسطے صَدْرِیْ ○ میرا سینہ تاکہ جو مجھ پر وحی نازل
ہوا وہ اوسمین سمائے یا یہ کہ مجھے متحمل اور بردبار کردے تاکہ ہر بات سے دلتنگ نہون وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ اور آسان کردے
میرے لیے میرا کام کہ تبلیغ رسالت ہی وَاحْلُلْ اور کھولدے عُقْدَةً گرہ مِّنْ لِّسَانِیْ ○ میری زبان سے تاکہ یَفْقَهُوْا
قَوْلِیْ ○ سمجھین لوگ میری بات لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بچے تھے تو فرعون ایکدن اونھین گود مین لیے تھا
موسیٰ علیہ السلام نے اوسکی ڈاڑھی پر ہاتھ مارا اور کچھ نوچ لی اور کیفیت یہ تھی کہ اوسکی ڈاڑھی مین موتی وغیرہ جواہر گندھے تھے

ع ۱۴

فرعون کو غصہ آیا موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ خاتون نے عذر خواہی شروع کی اور یہ بات کہی کہ اس بچے نے جواہر چمکتے لٹکتے دیکھے اسوجہ سے داڑھی پر ہاتھ مارا اگر آگ کا انگارا دیکھے تو بھی اوسپر ہاتھ ڈالدے اس امتحان کے واسطے ایک طباق مین آگ ایک مین یاقوت بھر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے لائے اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کے انگارون کی طرف بڑھا دیا پس موسیٰ علیہ السلام نے ایک انگارا اوٹھا کر اپنے منھ مین رکھ لیا تو اونکی زبان جل گئی اور اوسمین گرہ رہگئی اونکی بات خوب سمجھ مین نہ آتی تھی تو اس جگہ درخواست کی کہ یا اللہ وہ گرہ کھلجائے اور یہ بھی عرض کی کہ وَاجْعَلْ لِّيْ اور کردے میرے واسطے یعنی مقرر کر وَزِيْرًا مدد دینے والا یا بوجھ بانٹنے والا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ میرے لوگون مین سے هٰرُوْنَ اَخِي ۝ ہارون میرا بھائی اشْدُدْ بِهٖٓ مضبوط کر اوسکے سبب سے اَزْرِيْ ۝ میری پیٹھ وَاَشْرِكْهُ اور شریک کر اوسے فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ میرے کام مین یعنی وحی اور نبوت مین میرا شریک کر دے كَيْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی بیان کیا کرین ہم تیری یا تیرے واسطے نماز پڑھا کرین ہم كَثِيْرًا ۝ بہت وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اور یاد کرین تجھے حمد و ثنا اور دعا کے ساتھ بہت اِنَّكَ كُنْتَ بیشک تو تو ہی بِنَا بَصِيْرًا ۝ ہمارا حال دیکھتا یا تو جانتا ہی وہ بات جسمین ہماری بھلائی ہی قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق دیا گیا ہی تو سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ اپنی مانگی مراد ای موسیٰ یعنی جو تمنے درخواست کی وہ مین نے تمکو عطا فرمائی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک احسان رکھا ہمنے عَلَيْكَ تمپر اور نعمت دی ہمنے تمکو مَرَّةً اُخْرٰٓى ۝ دوسرے وقت اِذْ اَوْحَيْنَآ جب وحی کی ہمنے اِلٰٓى اُمِّكَ تیری مان کی طرف مَا يُوْحٰٓى ۝ وہ جو نہین معلوم ہو سکتی مگر وحی سے یعنی اوسے ہمنے الہام کیا اوسوقت جب تمکو جنی تھی اور فرعون کے لوگ لڑکون کی تلاش مین تھے کہ جہان پائین قتل کر ڈالین اور وہ تمھارے باب مین عاجز تھی تو ہمنے ایک فرشتے کی زبانی اوسے الہام کیا نبوت کے طور پر نہین اور ہمنے یہ پیغام بھیجا اَنِ اقْذِفِيْهِ یہ کہ ڈالدے موسیٰ کو فِي التَّابُوْتِ صندوق مین روئی رکھکر اور اوسکا منھ رال لگا کر خوب بند کر دے فَاقْذِفِيْهِ پھر ڈالدے وہ صندوق فِي الْيَمِّ دریاے نیل مین فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ پھر چاہیے کہ ڈالدے دریا یعنی دریا اوسے ڈالدیگا بِالسَّاحِلِ کنارے پر يَاْخُذْهُ تاکہ لیلے اوسمین سے عَدُوٌّ لِّيْ دشمن جو میرا ہی وَعَدُوٌّ لَّهٗ اور دشمن جو اسکا بھی ہی یعنی فرعون عدو کا لفظ مکرر لانا کمال عداوت کی وجہ سے ہی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی مان نے خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریاے نیل مین ڈالدیا اور اوس دریا مین سے ایک نہر فرعون کے گھر مین جاری تھی اوس نہر کی راہ صندوق فرعون کے باغ مین آیا فرعون اپنی جورو کو ساتھ لیے ہوئے نہر کے کنارے پر تھا جب صندوق اون دونون کے سامنے گیا تو اونھون نے نکال لیا کھولا تو اوسمین ایک لڑکا چاند کی صورت سیاہ چشم نکلا بیت

ماہ زیبا ست و لے روے تو زیبا تر از وست ✤ چشم نرگس چہ کنم چشم تو رعنا تر از وست ✤

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی آنکھون مین ایسی ملاحت تھی کہ جو اونھین دیکھتا محبت کرنے لگتا آسیہ اور فرعون نے جو اونھین دیکھا تو دونون کے دل مین اونکی محبت پیدا ہو گئی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ اور ڈالدی مین نے تجھپر مَحَبَّةً محبت مِّنِّيْ اپنی طرف سے یعنی تمھاری محبت کا بیج دلون مین مین نے بو دیا تاکہ تمپر مہربان ہو جائین وَلِتُصْنَعَ اور پرورش کیا جائے تو عَلٰي عَيْنِيْ ۝ میرے

دیکھنے پر یعنی میرے علم اور ارادے کے ساتھ لکھا ہی کہ فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنا لیا اور ہنڈولا تیار کیا
انا مقرر کرنے مین مشغول ہوئے ہر چند انائین لائے موسیٰ علیہ السلام کسیکا دودھ نہ لیتے موسیٰ علیہ السلام کی مان نے اپنی بیٹی
مریم سے کہا تھا کہ دریاے نیل کے کنارے کنارے دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہان جاتا ہی جب صندوق فرعون کے باغ مین گیا تو مریم بھی
اوس باغ مین چلی گئین اور یہ حال وہان دیکھا کہ اونکا بھائی کسی انا کا دودھ نہین لیتا پس مریم نے اپنے تئین آسیہ کے پاس پہونچایا
اِذْ تَمْشِيٓ یاد کر جب جاتی تھی اُخْتُكَ تیری بہن فَتَقُوْلُ پھر بولی کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا بتادون تمکو ای لوگو عَلٰى
مَنْ يَّكْفُلُهٗ ط اوس عورت پر جو اس لڑکے کا تکفل کرے اور اسے دودھ دے آسیہ بولین کہ اگر ایسا ہو تو مین تیرے ساتھ احسان
کرون مریم باہر آئین لو اوسیوقت اپنی مان کو بلا لائین پس موسیٰ علیہ السلام کو اونکی گود مین دیدیا فَرَجَعْنٰكَ پھر پھیر دیا ہمنے تجکو
اِلٰٓى اُمِّكَ تیری مان کی طرف اور وعدہ پورا کیا ہمنے كَيْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَيْنُهَا مان کی آنکھ تیرے دیدار سے وَلَا
تَحْزَنَ ط اور تاکہ غمگین نہو تیری جدائی مین وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور مار ڈالا تونے ایک جی یعنی اوس قبطی کو جسکی نالش تجسے
بنی اسرائیل نے کی اور فرعون کے لوگون کو معلوم ہوا اور اونھون نے تمھارے قتل کا ارادہ کیا فَنَجَّيْنٰكَ پھر نجات دی ہمنے تجکو
مِنَ الْغَمِّ مار ڈالے جانے کے غم سے اور ہمنے حکم کردیا کہ مدین مین ہجرت کر جاؤ وَفَتَنّٰكَ اور آزمایا ہمنے تجکو فُتُوْنًا ۵ قف
آزمانا یعنی ہمنے تجکو بلا مین ڈالا اور صاف نجات دیدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور قبطی کے قتل اور مدین کی طرف ہجرت کرنے کا
قصہ سورۂ قصص مین مفصل آئیگا فَلَبِثْتَ پھر دیر کی تونے سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۵ برسون اہل مدین کے درمیان
اور وہ اٹھارہ یا اٹھائیس برس تھے ثُمَّ جِئْتَ پھر آیا تو اس میدان مین عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝ اوس اندازہ پر جو مقرر
کیا ہی ہمنے ای موسیٰ اور یہان تجسے ہمنے کلام کیا وَاصْطَنَعْتُكَ اور تجھے برگزیدہ اور خاص کرلیا مینے لِنَفْسِيْ ۝ اپنی
محبت کے واسطے یعنی دوست بنا لیا اِذْهَبْ اَنْتَ جا تو وَاَخُوْكَ اور تیرا بھائی بِاٰيٰتِيْ میرے معجزون سمیت
وَلَا تَنِيَا اور سستی نہ کرو فِيْ ذِكْرِيْ ۝ میرا ذکر پہونچانے مین توحید اور عبادت کے ساتھ اِذْهَبَآ جاؤ تم دونون اِلٰى
فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ۝ بیشک گناہ مین وہ حد سے گذر گیا ہی فَقُوْلَا لَهٗ پھر بات کہو اوس سے قَوْلًا
لَّيِّنًا بات کہنا نرم یعنی اوسکے ساتھ مدارا کرکے اوسے دعوت کرو مشورہ کی صورت جیسے هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ایسا نہو کہ تم سختی کرو
تو وہ تجپر غصہ کرے یا یہ کہ نرمی کے ساتھ بات کرکے اوسکی پرورش کے حق کی رعایت رکھو اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسے کنیت کے ساتھ
پکارا کرو جیسے ابو العباس اور ایک قول مین ابو الولید اور ابو مرہ بھی اوسکی کنیت کہی ہی بہر تقدیر اوسکے ساتھ سخت کلامی نکرو لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
شاید کہ وہ نصیحت مانے تمھاری بات سے اَوْ يَخْشٰى ۝ یا ڈرے خدا کے عذاب سے تذکرہ نصیبہ مستحق ہی اور خشیہ حصۂ متوہم پھر موسیٰ
علیہ السلام اسی جگہ سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر کر اپنے لوگون کے پاس نہ گئے تیسیر مین لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کے لوگ رات بھر
منتظر رہے اور وہ نہ آئے اور دن کو بھی اونکی کچھ خبر نہ ملی وہ لوگ اوس میدان مین متحیر رہے اتفاقاً اہل مدین کے لوگون کی ایک جماعت وہان
پہونچی اور حضرت صفورا کو پہچان کر اونکے باپ پاس لیگئی جب فرعون غرق ہولیا تو موسیٰ علیہ السلام کی خبر اونھین ملی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام

جب مصر کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ہارون پر وحی آئی کہ اپنے بھائی کے استقبال کے واسطے مدین کی راہ پر جا پھر دونون سے اثنا راہ مین
ملاقات ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام نے تمام حال او تخمین مفصل کہہ سنایا کہ ہمین تمھین متفق ہوکر فرعون کے پاس جانا چاہیے اور اوسے حق کی
طرف بلانا چاہیے ہارون علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰ فرعون کی شوکت اور ہیبت جو تمنے دیکھی تھی اوس سے اب زیادہ ہوگئی ہے ذرا سی
بات پر ہاتھ کاٹنے سولی دینے کا حکم کردیتا ہے پس موسیٰ علیہ السلام کو اندیشہ ہوا اور دونون بھائیون نے بالاتفاق قَالَا رَبَّنَا
کہا کہ اے رب ہمارے إِنَّنَا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا اس بات سے کہ فرعون پیشی کرے ہمپر یعنی ہمپر
سختی کرنے مین جلدی کرے اور اتنی بھی مہلت نہ دے کہ ہم اوسے معجزہ دکھائین أَوْ أَن يَطْغَىٰ ۝ یا یہ کہ زیادہ کرے اپنے
طغیان اور تیری جناب پاک مین کوئی بے ادبی کی بات کہے قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اے موسیٰ اور اے ہارون لَا تَخَافَا مت تم دونون
ڈرو اوسکی افراط اور زیادتی سے إِنَّنِي مَعَكُمَا بیشک مین تمھارے ساتھ ہون حفاظت اور نصرت کو أَسْمَعُ سنتا ہون تمھاری
دعا یا وہ بات جو وہ میری نسبت کہیگا وَأَرَىٰ ۝ اور دیکھتا ہون جو کچھ وہ تمھارے ساتھ کریگا یعنی تم خاطر جمع رکھو کہ مین دیکھنے
سننے والا ہون ایسا نہوگا کہ وہ تمکو ضرر پہونچاوے فَأْتِيَاهُ تو جاؤ تم دونون اوسکے پاس فَقُولَا پھر کہو کہ إِنَّا رَسُولَا
رَبِّكَ ہم دونون تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین فَأَرْسِلْ مَعَنَا تو بھیجدے تو ہمارے ساتھ بَنِي إِسْرَائِيلَ اولاد
یعقوب علیہ السلام کو تاکہ ارض مقدسہ مین ہم پھر جائین کہ وہ ہمارے بزرگون کے رہنے کی جگہ ہے وَلَا تُعَذِّبْهُمْ اور اونپر عذاب
کمر شکست کامون کا حکم کرکے اور ڈانڈ لیکر اور اولاد قتل کرکے قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ بیشک لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ مِّن
رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے وَالسَّلَامُ اور سلام فرشتون یعنی جنت کے خازنون کا عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝
اوسپر جو پیروی کرے ایمان کی اور سیدھی راہ چلے یا دونون جہان مین سلامتی اوسی کے واسطے ہے إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا
بیشک ہم وحی کی ہے ہماری طرف یعنی ہمارے پروردگار نے حکم فرمایا ہے أَنَّ الْعَذَابَ یہ کہ عذاب دنیا اور آخرت عَلَىٰ
مَن كَذَّبَ اوسپر ہے جو اسکی تکذیب کرے جو مین لایا ہون وَتَوَلَّىٰ ۝ اور اوسکی طرف پیٹھ پھیرے اور اوس سے منھ
موڑے پھر موسیٰ اور ہارون علیہما السلام خدا کے حکم سے فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے اور مدت کے بعد جب اوسکی ملاقات میسر ہوئی
تو اوس سے کہا کہ ہم خدا کے رسول ہین اور تجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین اور جو کلمات حق تعالیٰ نے تعلیم فرمائے تھے
کہے قَالَ بولا فرعون کہ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ۝ پھر کون ہے تمھارا رب اے موسیٰ کہ تجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو
باوجود اسکے کہ خطاب دونون بھائیون سے تھا پھر خاص کر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام ہی کو پکار کر جواب چاہا اسمین نکتہ یہ تھا
کہ فرعون جانتا تھا کہ اونکی زبان پر گرہ ہے اور وہ صاف بات نہین کر سکتے تو اونسے چاہا کہ انسے کلام کرون یہ جواب صاف تو دے
نہ سکینگے اور انکی بات خوب سمجھ مین نہ آویگی تو حاضرین کے سامنے انھین ندامت ہوگی اور اوسے اسکی خبر ہی نہ تھی کہ وہ گرہ کھل گئی ہے
پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بزبان فصیح قَالَ کہا رَبُّنَا الَّذِي ہمارا رب وہ ہے جسنے محض رحمت سے أَعْطَىٰ دی ہے كُلَّ
شَيْءٍ سب چیزون کو انواع مخلوقات مین سے خَلْقَهُ اوسکی صورت شکل اوسکے حال کے لائق اور موافق یا یہ کہ دی مخلوقات مین سے

ہر ایک کو وہ چیز کہ ہستی اور معاش مین اوسکا قیام او مستقل رہنا اوس چیز کے سبب سے ہی ثُمَّ هَدٰى ۝ پھر راہ بتائی اوسے او سے
چیز کی یعنی پہچان دیدی کہ اس سے اسطرح فائدہ حاصل کرنا چاہیے یا ہر جاندار کو اوسکی موجودی اوسی کے مثل خلقت او رصورت مین
او سیلئے اور حفاظت کرنے کی راہ اوسے بتادی اور بعضون نے کہا ہی کہ خَلْقَهٗ پہلا مفعول ہی اور تقدیر کلام یہ ہی کہ دی اپنے پیدا کیے ہوؤن کو
وہ چیز جسکی اونھین حاجت تھی اور چونکہ عطا کی ہوئی چیز کا بیان مقصود ہی تو اوسے مقدم کیا فرعون نے جو یہ کلام سنا تو ڈرا کہ ایسا
نہو کہ اوسکی قوم ایسے معبود کی عبادت کی طرف جھک پڑے تو یہ بات کا ٹکڑا اور ہی ذکر چھیڑا اور موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کرنے کے واسطے
قَالَ کہا فرعون نے کہ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ پھر کیا حال ہی اگلے زمانے کے لوگون کا جیسے نوح عاد ثمود علیہم السلام
کی قوم کا اونھون نے تو اس خدا کی پرستش نہ کی اچھا وسعادت اور دولت مین رہے یا شقاوت اور بے نصیبی مین قَالَ کہا موسیٰ
علیہ السلام نے کہ عِلْمُهَا علم اوس گروہ کے حال اور مآل کا عِنْدَ رَبِّيْ میرے رب کے پاس ہی فِيْ كِتٰبٍ لوح محفوظ مین لکھا
ہوا لَا يَضِلُّ خطا نہین کرتا اور نہین چھوڑتا رَبِّيْ میرا رب کسی چیز کو وَلَا يَنْسَى ۝ اور نہین بھولتا بلکہ اوسکا علم سب کو
گھیرے ہوئے ہی اور مین تمھاری طرح بندہ ہون مین وہی جانتا ہون جسکی خبر خدا مجھکو دے اور بعضون نے کہا ہی کہ فرعون کو قیامت کا
حال پوچھنا مقصود تھا تو بولا کہ اگلے لوگون کا کیا حال ہی کہ او ٹھائے نہین جاتے تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسے سوا خدا کے
اور کوئی نہین جانتا اور پھر اوسی پہلی بات کی طرف حضرت موسیٰ پھرے کہ حق تعالیٰ کی صفت کرنے لگے اور بولے کہ میرا رب الَّذِيْ جَعَلَ
وہ ہی جسنے کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا فرش بچھا ہوا کہ اوسپر بیٹھتے اور گھر بناتے ہو وَّسَلَكَ
لَكُمْ اور کھولدین تمھارے واسطے فِيْهَا زمین مین سُبُلًا راہین کہ اوس راہ ایک زمین سے دوسری زمین پر جاتے ہو اور اپنی
مصلحتون پر قیام کرتے ہو وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ اور نازل کیا آسمان سے پانی کہ مینھ ہی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے
اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات فرمانا کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ کردینا ہی یعنی میرے سوا اور کسیکو نکالنا ہرگز
میسر نہین مین ہی نکالتا ہون مینھ کے پانی سے اَزْوَاجًا اقسام رنگارنگ مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ اوگنے والی پراگندہ
چیزون مین سے کہ باوصف اسکے کہ زمین ایک پانی ایک مگر ہر ایک کا مزہ رنگ بو دوسرے کے مخالف ہی كُلُوْا پھر ہمنے کہدیا کہ کھاؤ
اوسمین سے جو ہمنے نکالا ہی جو کھانے کی چیز ہی پھل دانے وَارْعَوْا اور چراؤ اَنْعَامَكُمْ ؕ اپنے چارپائے چراگاہون مین تاکہ
وہ گھاس چرین جو چرنے کے لائق ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَاٰيٰتٍ البتہ راہین دکھاتا ہی خدا کی قدرت
اور وحدت کی لِّاُولِي النُّهٰى ۝ عقل والون کے واسطے اسلیے کہ اونکی عقلین باطل کی اتباع اور بری باتین کرنے سے منع
کرتی ہین مِنْهَا زمین سے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہی ہمنے تمھین یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کی اصل خلقت اور تمھارے
بدنون کا پہلا مادہ زمین کی خاک ہی تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ جہان بندہ دفن ہوگا اوس جگہ کی تھوڑی سی
خاک وہ اوٹھا لاوے او ٹھالاتا ہی اور نطفہ جو اوسکے وجود او رہستی کا مادہ ہی اوسپر وہ خاک ڈالدیتا ہی اور وہ شخص نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہی اور
پھر اوسی خاک مین دفن ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تمکو زمین سے پیدا کیا ہی وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور اوسی مین مین پھر لیجاوینگے ہم

تمکو مرنے کے بعد وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ اور اوسی زمین سے نکالینگے ہم تمکو تَارَةً أُخْرَىٰ ○ دوسری بار حساب و جزا کے واسطے
حکیم غزنوی کہتے ہین قطعہ آنکہ خاکت در آرد خداوند پاک ۔ وگر و برون آرد از زیر خاک ۔ ایران حال کائی بخاک اندرون ۔ ازان گونہ
خاک آئی بیرون ۔ اگر پاک تر رفتہ گیری مقام ۔ برائی ازان پاک پاکیزہ نام ۔ پھر فرعون نے معجزہ طلب کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے
عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہوگیا پھر اوٹھا لیا تو وہی عصا تھا اور ید بیضا بھی اوسے دکھایا تو نشانیون مین سے ایک کے بعد ایک معجزہ دیکھتا
تھا اور ایمان نہ لاتا تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ اور تحقیق و بلاشبہہ ہمنے دکھائے فرعون کو آيَاتِنَا
كُلَّهَا اپنے سب معجزے جو ہمنے موسیٰ کو دیے تھے فَكَذَّبَ پھر جھوٹا بنایا موسیٰ کو وَأَبَىٰ ○ اور انکار کیا اس بات سے
کہ ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور عناد کی راہ سے قَالَ کہا فرعون نے کہ أَجِئْتَنَا کہ کیا آیا ہے تو ہماری طرف لِتُخْرِجَنَا
تاکہ نکال دے تو ہمین مِنْ أَرْضِنَا ہماری زمین سے کہ مصر ہے بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ○ اپنے جادو سے اے موسیٰ یعنی
ہم جان گئے کہ تو ساحر ہے اور چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے ہمین مصر سے نکال دے اور بنی اسرائیل کو یہان بسا کر اوپر تو بادشاہی کرے
فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ تو ضرور لاوینگے ہم تیرے واسطے کوئی جادو مِثْلِهِ مثل تیرے جادو کے اور اوس جادو کے سبب سے
تیرے ساتھ ہم مقابلہ کرینگے تاکہ لوگ جان لین کہ تو پیغمبر نہین ہے جادوگر ہے فَاجْعَلْ پس مقرر کر بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ہمارے اور اپنے
درمیان مَوْعِدًا کوئی وعدہ مقابلہ کے واسطے ایسا وعدہ کہ کسی وجہ سے لَا نُخْلِفُهُ خلاف نہ کرین ہم اوسکو نَحْنُ وَلَا أَنتَ
نہ ہم اور نہ تو بلکہ جب وعدہ آئے تو ہم حاضر ہوین مَكَانًا سُوًى ○ ایسی جگہہ کہ وہان ہماری اور تیری قوم برابر ہو یا مکان مستوی
یعنی برابر اور ہموار مین جہان اونچا نیچا نہو تاکہ سب لوگ دیکھ سکین قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ مَوْعِدُكُمْ تمہارے
وعدے کا زمانہ يَوْمُ الزِّينَةِ قبطیون کی زینت کا روز ہے اور وہ مصر والون کی عید کا دن تھا کہ اوس دن آراستہ ہوکر ایک جگہہ
حاضر ہوتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے یا نوروز یا عاشورا کا دن تھا وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ اور یہ کہ جمع کیے جائین لوگ
ضُحًى ○ کچھ دن چڑھے کہ اوس وقت بہت روشنی ہوتی ہے یعنی ہمارا وعدہ لوگون کے جمع ہونے کے دن چاشت کے وقت کا ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن اسواسطے مقرر کیا تاکہ سب لوگون کے سامنے حق ظاہر ہو اور باطل چھپ جائے اور اسکی خبر تمام
عالم مین ہر طرف پھیل جائے فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ پھر پھرا فرعون مجلس سے اور خلوت مین آیا اور ساحرون کے جمع کرنے کے بابت مین
رائے قرار دیکر لوگون کو بھیجا فَجَمَعَ كَيْدَهُ پھر جمع کیا اوس چیز کو جسکے سبب سے کید اور مکر کرے یعنی ساحرون کو اور سحر کا اسباب
ثُمَّ أَتَىٰ ○ پھر آیا وعدہ کی جگہہ پر ساحرون کے ساتھ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا موسیٰ نے جادوگرون سے جب اونسے ملاقات
ہوئی کہ اے لوگو وَيْلَكُمْ وائے تمپر لَا تَفْتَرُوا افترا نہ کرو اور نہ باندھو عَلَى اللَّهِ كَذِبًا خدا کے اوپر جھوٹ کہ اوسکے دیے ہوئے
معجزے کو سحر کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اوسکا مقابلہ کرو یا خدا پر جھوٹ نہ باندھو اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک کرکے فَيُسْحِتَكُم
پھر مٹا دیگا اور جڑ سے اوکھاڑ ڈالیگا تمکو بِعَذَابٍ اوس عذاب کے سبب سے جو تمپر نازل کریگا وَقَدْ خَابَ اور بیشک
بے نصیب اور نا امید ہوا وہ مَنِ افْتَرَىٰ ○ جسنے افترا کیا خدا پر فَتَنَازَعُوا پھر گفتگو کی جادوگرون نے

اَمْرَهُمْ اپنے کامون کی نسبت بَیْنَهُمْ آپس مین موسیٰ علیہ السلام کا کلام سنکر اور بولے کہ یہ ساحرون کے مثل بات نہین ہی وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰى ○ اور چھپایا بھید دستا فرعون کے ملازمون سے اور باہم یہ قرار کیا کہ اگر یہ شخص ہمپر غالب آئے تو اسکی متابعت کرنا چاہیے لکھا ہی کہ فرعون کھڑکی سے دیکھتا تھا کہ جادوگر باہم باتین کرتے ہین اور مشورہ کر رہے ہین تو پوچھنے لگا کہ یہ ساحر کیا کہتے ہین وہ فرعون کے خوف سے قَالُوْٓا بولے کہ اِنْ هٰذٰنِ بیشک یہ دونون لَسٰحِرٰنِ جادوگر ہین یُرِيْدٰنِ چاہتے ہین اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ یہ کہ نکالدین تمکو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری زمین سے بِسِحْرِهِمَا اپنے جادو کے زور سے اور مصر کا ملک اپنے تصرف مین لائین وَيَذْهَبَا اور لیجائین بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ○ تمھارا مذہب کہ سب مذہبون مین افضل ہی اور اپنا دین اور مذہب ظاہر کردین یا لیجائین تمھارے اشراف اور اکابر کو یعنی اونکا دل تمھاری طرف سے پھیر دین اور اپنی طرف متوجہ کرلین ہٰذان کے لفظ مین علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اِنّ کا اسم ہی اور خثعم کی زبان مین تینون حال مین تثنیہ کے اعراب الف ہی کے ساتھ ہوتے ہین اور یہ حرف اونکی زبان کے موافق واقع ہوا یا اِنّ نعم کے معنی مین ہی اور ہٰذان مبتدا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر شان کی اسم محذوف ہی اور ہٰذان لساحران اوسکی خبر ہی یہ تقریر بکر کی قرأت کے موافق ہی کہ اونھون نے اِنّ کو تشدید سے پڑھا ہی اور حفص نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہی یعنی اِنْ اور وہ اوسے نافیہ جانتے ہین اور لام الا کے معنی مین کہتے ہین یعنی نہین ہین یہ مگر ساحر غرضکہ فرعون نے جب ساحرون سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام جادوگر ہین اور مصر سے قبطیون کو نکالدینے کا داعیہ باندھے ہین تو فرعون غصے مین آیا اور بولا کہ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ پھر جب یہی حال ہی تو تم مکر کے اسباب جمع کرو یعنی سحر کے آلات لاؤ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پھر آؤ صف باندھے میدان کی طرف تاکہ تمھاری ہیبت لوگون کے دلون مین پڑ جائے اور کوشش کرو تاکہ انپر غالب آؤ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ اور بیشک کامیاب ہوا اور اپنی مراد کو پہونچا آج مَنِ اسْتَعْلٰى ○ جو بالا ہوا سحر مین تو ستر ہزار یا تینتیس ہزار جادوگرون نے صف باندھی اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اونکے برابر کھڑے ہوئے فرعون کے جادوگر ایک قول کے موافق رسیان اور عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے تین گدھون پر میدان مین لائے اور ادب کی راہ سے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے کہ اے موسیٰ اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ یا یہ کہ ہم ہون اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ○ پہلے اوس شخص کے جو ڈالے موسیٰ علیہ السلام نے اونکے ادب کے مقابلہ مین خود بھی ادب کو کام فرمایا اور اوسکے بے اعتبار اور بے حساب ہونے کی وجہ سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا بلکہ تمھی ڈالو پس جادوگرون نے اپنے جادو پھینکے اور ہوا کی گرمی کے موافق پارہ نے چکر کھایا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ پھر وہین اونکی رسیان اور عصے يُخَيَّلُ اِلَيْهِ دکھائی دیے موسیٰ علیہ السلام کو مِنْ سِحْرِهِمْ اونکے جادو اور مکر سے کہ گویا اَنَّهَا تَسْعٰى ○ یقینی وہ چلتے ہین اور دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ تو پایا فِيْ نَفْسِهٖ اپنے دل مین خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ خوف موسیٰ نے اس بات سے کہ دیکھنے والے تو سحر اور معجزہ مین فرق نہ کرینگے یا مین جب تک اپنا عصا پھینکون دیکھنے والے متفرق ہو جائینگے جب موسیٰ علیہ السلام پر یہ وہم طاری ہوا تو قُلْنَا ہمنے کہدیا کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر تو اوس بات سے جسنے تجھے وہم مین ڈالا ہی اسواسطے کہ تیرا کام نہایت کھلا ہونے کے سبب عام خاص

کسی مشتبہ نہ رہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ بیشک تو برتر ہی اونسے اور اونپر غالب ہی وَاَلْقِ اور ڈالدے مَا فِيْ يَمِيْنِكَ جو کچھ تیرے داہنے ہاتھہ مین ہی حق تعالی عصے کی تحقیر فرماتا ہی کہ اے موسی انکی رسیان اور عصے جو بہت سے ہین اُنسے کچھ باک نکر اور یہ لکڑی جو تیرے ہاتھہ مین ہی ڈال تو دے تَلْقَفْ تاکہ نگل جاوے مَا صَنَعُوْا جو کچھ بنایا ہی اونھون نے اِنَّمَا صَنَعُوْا بیشک جو کچھ اونھون نے بنایا ہی كَيْدُ سٰحِرٍ فریب ہی جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ اور نہ چھٹکارا پائیگا اور نہ فتحمند ہوگا حَيْثُ اَتٰى ۝ جہان رہے اور جہان جاوے پس حضرت موسی علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فوراً وہ بڑا اژدہا ہوگیا اور اپنا منہہ پھیلا کر جادوگرون کا سب اسباب نگل گیا اور لوگ اوسکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے اور کئی ہزار آدمی اوس بھیڑ مین کچلکر مر گئے پس موسی علیہ السلام نے اوس اژدہے کو پکڑ لیا تو وہی عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہ سحر نہین ہی اسواسطے کہ ایک سحر دوسرے سحر کو باطل نہین کرسکتا ہی بلکہ سمجھے کہ یہ خدا کی قدرت اور موسیٰؑ کا معجزہ ہی فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ پھر گرا دیے گئے یعنی اس بات نے جو اونھون نے غور و تامل کیا اونکو اونھین منہہ کے بل گرا دیا سُجَّدًا حال آنکہ وہ سجدہ کرنے والے تھے خدا کو اور صدق اور سچائی کی راہ سے قَالُوْٓا بولے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝ ایمان لائے ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب کا اس آیت مین ہارون علیہ السلام کا نام پہلی آیتون کے خاتمون کے لحاظ اور رعایت کے سبب سے مقدم ہی فرعون نے جب یہ حال دیکھا تو قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ بولا کہ تم ایمان لائے موسی کا اور اونکی تصدیق تمنے کی یہ حفص کی قراءت کے موافق ترجمہ ہی اور ہر ایک نے ءَاٰمَنْتُمْ ہمزۂ استفہام کے ساتھہ پڑھا ہی یعنی کیا تم ایمان لائے ہارون اور موسیٰؑ کے رب کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اور اوسپر ایمان لانے کا حکم کرون اِنَّهٗ بیشک موسی لَكَبِيْرُكُمُ البتہ بزرگ ہی تمھارا الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ کہ سکھایا ہی اوسنے تمکو سحر یعنی اُستاد اور معلم اور سردار جادوگرون کا ہی تم سب نے باہم سازش کرلی ہی چاہتے ہو کہ میرا ملک چھین لو فَلَاُقَطِّعَنَّ تو ضرور کاٹ ڈالونگا مین اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ ہاتھہ پانون تمھارے مِّنْ خِلَافٍ مخالف ایک دوسرے کے یعنی ایک ہاتھہ داہنا ایک بایان وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اور ضرور سولی پر چڑھادونگا تمکو فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ درخت خرما کے تنون پر اسواسطے کہ یہ درخت بہت لمبا ہوتا ہی تاکہ سب لوگ تمھین دیکھین اور عبرت پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ تاکہ جان لو تم کہ کون ہم مین سے ہی یعنی مین یا موسیٰؑ کا خدا جسکا تم ایمان لائے ہو اَشَدُّ عَذَابًا بہت سخت عذاب کی رو سے وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی سختی کی راہ سے چونکہ جادوگر جذبۂ حقانی کے جام سے مست تھے اور انوار ربانی جو متواتر اونکے دلون پر پڑتے تھے اوسکے سبب بے اختیار

نظم

خوردہ یک جرعہ از کف ساقی ٭ ہرچہ فانی ست کردہ در باقی ٭ دامن از فکر غیر افشاندہ ٭ لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ خواندہ ٭ تو خواہ مخواہ

فرعون کے جواب مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ بولے کہ ہم تجھے نہین برگزیدہ کرتے اور تجکو نہین اختیار کرتے عَلٰى مَا جَآءَنَا اوس چیز پر جو آئی ہی ہمارے پاس مِنَ الْبَيِّنٰتِ کھلے ہوئے معجزات مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ سجدہ کی حالت مین جنتین اور اوسکی نعمتین اونھین دکھادی تھین تو وہ فرعون سے بولے کہ ہمنے جو کھلی نشانیان اور نعمتین ہمنے دیکھین اونپر تیری نعمت کو

نہین اختیار کرتے اور دکہاتے ہین ہم وَالَّذِیْ فَطَرَنَا قسم خدا کی جسنے ہمکو پیدا کیا فَاقْضِ پہر کر تو مَآ اَنْتَ قَاضٍ جو کچھ
تو کرنے والا ہی یعنی جو کچھ تو چاہے ہمارے ساتھ کر ہم اوسکی کچھ پروا نہین کرتے اِنَّمَا تَقْضِیْ سوا اسکے نہین کہ تو حکم کریگا
هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ط اسی دنیا کی زندگی مین یعنی یہ جہان جسمین ہم ہین تیرا حکم اسکے سوا اور کہین چلنے کا نہین جو کچھ چاہتا
سو یہین کرتا ہی آخرت جو بہتر اور بہت پائدار ہی اوسمین تو فضیحت اور معزول ہوگا اور اپنی مصیبت مین مبتلا اور مشغول ہوگا بیت
امروز بجور ہر چہ خواہی بکنی ؛ فردا بتو نیز ہرچہ خواہند کنند ؛ اِنَّآ اٰمَنَّا بیشک ہم ایمان لائے بِرَبِّنَا اپنے رب پر لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا
تاکہ بخشدے ہمارے واسطے ہمارے گناہ کہ وہ کفر و معاصی ہین وَمَآ اَکْرَهْتَنَا اور بخشدے وہ گناہ بھی کہ زبردستی کی تونے
ہمکو عَلَیْهِ اوس گناہ پر مِنَ السِّحْرِ ط کہ وہ جادو سیکھنا ہی لکھا ہی کہ فرعون جادو سیکھنے کے واسطے لوگون پر زبردستی کرتا تھا
یا اون ساحرون کو اوسکا بلانا زبردستی تھا اسواسطے کہ بادشاہ کا حکم ہی زبردستی اور اکراہ ہی اور اونھون نے خدا سے اوس زبردستی کی
مغفرت چاہی اسواسطے کہ سب نبیون ہین اوس گناہ پر مواخذہ تھا جسکی زبردستی سے وقوع مین آئے اور یہ مواخذہ امت محمدی سے
اوٹھا لیا گیا وَاللّٰهُ خَیْرٌ اور خدا بہتر ہی بدلا دینے کی رو سے وَّاَبْقٰی ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی ثواب کی جہت سے اسواسطے
کہ تو کفر کے بدلے جو ہمین اجرت دینا چاہتا اوسمین منقطع ہو جانے کو راہ ہی اور خداوند کریم ایمان پر ایسا اجر عطا کرتا ہی کہ اوسکے گرد
زوال کی گرد بھی نہین پہونچتی اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ تحقیق کہ جو کوئی آئیگا رَبَّهٗ اپنے رب کے پاس مُجْرِمًا مشرک یعنی جو کفر پر
مریگا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ط تو بیشک اوسکے واسطے ہی دوزخ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا نہ مر جائیگا اوسمین کہ عذاب سے چھوٹے وَلَا یَحْیٰی ۝
اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی کے ساتھ جو خوشی سے گذرتی ہی وَمَنْ یَّاْتِهٖ اور جو کوئی آئیگا اوسکے پاس مُؤْمِنًا اوس حال مین
کہ مومن ہو قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ اور تحقیق کیے ہون اوسنے نیک کام فَاُولٰٓئِكَ تو وہ مومنون اور نیک کام کرنے والون کا
گروہ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی ۝ اونکے واسطے ہین درجے بلند کہ وہ درجے جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ ہین اقامت کے
تَجْرِیْ جاری ہین برابر مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِیْنَ اوس حال مین کہ وہ گروہ ہمیشہ رہینگے
فِیْهَا ط اون باغون مین وَذٰلِكَ اور یہ ثواب جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰی ۝ جزا ہی اوس شخص کی جو پاک ہو کفر کی نجاستون سے اور
گناہ کے میلون سے یا طہارت حاصل کیے ہو طاعتون اور نیک کامون سے یہانتک ساحرون کا کلام ہی اور چونکہ اونکا قصہ تفصیل کے ساتھ
سورۂ اعراف مین گذر چکا ہی تو یہان مختصر طور پر دو تین باتین بیان کر کے آیتون کے مضامین پر اکتفا کی گئی وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اور
تحقیق کہ ہمنے وحی کی اِلٰی مُوْسٰٓی ۵ موسیٰ کی طرف یعنی فرعون نے جب معجزات دیکھے اور اثر پذیر نہوا اور بنی اسرائیل پر اور زیادہ سختیان
کین تو ہمنے موسیٰ علیہ السلام سے کہدیا اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ یہ کہ رات کے وقت لیجا میرے بندون کو مصر سے اور جب دریا کے کنارے
پہونچین اور فرعون کا لشکر پیچھے آئے تو کچھ باک نکر فَاضْرِبْ لَهُمْ پھر کر اونکے واسطے طَرِیْقًا ایک راہ اچھی ابن عیسیٰ نے
یہ معنی کہے ہین کہ عصا مارنا کہ نکالدین ہم اونکے واسطے ایک راہ فِی الْبَحْرِ دریا مین یَبَسًا ۙ خشک کہ اوسمین پانی ہو نہ کیچڑ لَّا تَخٰفُ
نہ ڈریگا تو دَرَكًا پالینے سے کسی دشمن کے یعنی اس سے بیخوف رہ کہ فرعون کے لوگ تم لوگون کو پاجائینگے وَلَا تَخْشٰی ۝ اور نہ ڈریگا

توڑ دینے سے اسواسطے کہ تمکو ہم سلامت پار اوتار دینگے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق بنی اسرائیل کو مصر سے باہر لیکر نکلے
دوسرے دن قبطیون کو خبر ہوئی مگر اونمین سے ہر ایک کے گھر مین ایک بڑی مصیبت واقع ہوئی کہ اپنے حال مین مبتلا رہے دوسرے دن
بہت لشکر جمع ہوئے فَاَتْبَعَهُمْ پھر پیچھا کیا بنی اسرائیل کا فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فرعون نے اپنے لشکر سمیت اور دریا کے
کنارہ پہونچے موسیٰ علیہ السلام تو اپنے لوگون سمیت پار اوتر گئے تھے فرعون والے بھی دریا مین آئے فَغَشِيَهُمْ تو لیلیا
اونکو مِّنَ الْيَمِّ دریا مین سے مَا غَشِيَهُمْ اوس چیز نے کہ لیلیا ابہام مسند الیہ کی بڑائی کی جہت سے ہے یعنی ایک ایسی
موج نے اونھین لیلیا اور کوئی اوسکی کنہ کو نہین پہونچتا کہ کوئی لفظ اوسکے مقابلہ مین کہہ سکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
اور گمراہ کردیا فرعون نے قَوْمَهٗ اپنی قوم کو دین مین وَمَا هَدٰى اور نہ راہ دکھائی اونھین فرعون کی ہدایت تحکم ہے
اسواسطے کہ وہ کہتا تھا کہ وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فرعون نے اپنی قوم کو دریا مین گم کیا اور خود بھی
نجات نپائی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے اولاد یعقوب قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ بیشک نجات دی ہمنے تمکو مِّنْ عَدُوِّكُمْ تمہارے
دشمنون سے کہ فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تھے وَوٰعَدْنٰكُمْ اور وعدہ دیا ہمنے تمہارے پیغمبر کو تمہارے واسطے توریت نازل
کرنیکی جہت سے جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ داہنی طرف کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا اور اوتاری ہمنے عَلَيْكُمُ الْمَنَّ
ترنجبین وَالسَّلْوٰى اور مرغ بھنا ہوا جسوقت تیہ مین تم سرگردان تھے اور کہا ہمنے کہ كُلُوْا کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ پاک اور حلال چیزین جو ہمنے تمکو روزی دی ہے وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے نہ گذرو فِيْهِ اوس چیز مین یعنی ظلم
نہ کرو اور ہر ایک اپنا ہی حصہ لو یا باسی نرکھو دوسرے دن کے واسطے یا شکر نہ چھوڑ دو اسواسطے کہ شکر کے سبب سے جو نعمت موجود ہے
وہ نہین جانے پاتی ہے اور جو نعمت مفقود ہے وہ آتی ہے نظم شکر نعمت اجب آمد و خرد ٭ نعمت حق شاکران را تا ابد ٭ شکر کن تا شادمانی در
دو کون ٭ ورنہ بکشاید در خشم احد ٭ اور یہ معنی بھی کہتے ہین کہ نعمت کو گناہ مین صرف نہ کرو اور اگر ایسا کروگے فَيَحِلَّ تو نازل ہوگا عَلَيْكُمْ
غَضَبِيْ تمپر میرا غصہ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ اور جسپر نازل ہوتا ہے میرا غصہ فَقَدْ هَوٰى تو بیشک دبا وہ یعنی
دوزخ مین پڑا یا ہلاک ہوا وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ اور بیشک مین خوب بخشنے والا ہون لِّمَنْ تَابَ اوس شخص کو جسنے توبہ کی شرک سے
وَاٰمَنَ اور ایمان لایا میری وحدانیت کا وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے نیک کام یعنی فرائض ادا کیے ثُمَّ اهْتَدٰى پھر سیدھی راہ
چلا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہا یا ہدایت پر استقامت کی یا اہل سنت وجماعت کا طریقہ اختیار کیا نظم راہ سنت
رو اگر خواہی صراط مستقیم ٭ کز سنن آید بوسوے رضاے ذو المنن ٭ ہر قدم در چشم وی ہچون سنان تیز باد ٭ کز سنن زندگی خواہد
زمانے بے سنن ٭ لکھا ہے کہ فرعون کے ہلاک ہوجانے کے بعد بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے ایک شریعت کے
قانون اور اوسکے احکام کے قواعد ظاہر اور معین کر دیجیے موسیٰ علیہ السلام نے اس باب مین درگاہ رب الارباب مین مناجات کی اور خطاب
پہونچا کہ بنی اسرائیل مین جو شریف لوگ ہین اونکی ایک جماعت ساتھ لیکر کوہ طور پر آؤ تاکہ ایک ایسی کتاب ہم تمھین دین جسمین شرع کے
سب احکام جمع ہون موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہما السلام کو اپنی جگہہ پر چھوڑا اور قوم کے ستر اشراف آدمی ساتھ لیکر کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے

اور قوم سے وعدہ کر لیا کہ چالیس دن گذرنے کے بعد مین آؤنگا اور ایک کتاب لاؤنگا جب کوہ طور کے پاس پہونچے تو ساتھیون کو چھوڑ دیا
اور کلام و پیام الٰہی کا شوق جو نہایت درجہ رکھتے تھے اوسکے سبب سے جھٹ پٹ پہاڑ کے نیچے پہونچے تو خطاب ربانی پہونچا کہ
وَمَآ اَعْجَلَكَ اور کس چیز نے جلد باز کر دیا تجھے کہ تو نے جلدی کی اور پہلے آیا عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ اپنے گروہ سے
اے موسیٰ تو قَالَ هُمْ اُولَآءِ تو موسیٰ بولے کہ اون مردون کا گروہ بھی ابھی آتا ہے عَلٰٓى اَثَرِيْ میرے قدمون کے نشان پر اور
ساعت بہ ساعت پہونچتے ہین وَعَجِلْتُ اور دوڑا مین اِلَيْكَ رَبِّ تیری طرف او میرے رب لِتَرْضٰى ۝ تاکہ
خوش ہو تو مجھسے اسواسطے کہ حکم کے موافق عمل کرنا حاکم کی خوشنودی کا باعث ہے یعنی مین جو قوم سے پہلے آیا تو اس سے میرا مقصود
یہ نہین کہ مین اونسے بڑا اور بزرگ ہون بلکہ تیری خوشنودی مین نے طلب کی قَالَ فَاِنَّا فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پھر بیشک ہمنے
قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ یقینی ڈالدیا ہمنے تیری قوم کو اور مبتلا کیا ہمنے بچھڑے کی پرستش مین اونمین سے مِنْۢ بَعْدِكَ
تیرے چلے آنے کے بعد وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ اور گمراہ کر دیا یعنی اونکی گمراہی کا سبب ہوا سامری اور وہ ایک مرد تھا
قبیلہ سامرہ کی طرف منسوب بنی اسرائیل کے بڑے آدمیون مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ کرمان کا رہنے والا تھا یا جرما کا کہ ایک
موضع ہے عراق عرب مین اور سامری اسرائیلیون مین سے ہے قوم بنی اسرائیل سے نہین بلکہ بچھڑا پوجنے والون کی جماعت سے تھا
اور اوسے موسیٰ بن ظفر کہتے تھے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہی مین سے تھا جب فرعون اونکے لڑکون کو قتل کرتا تھا
تو یہ پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد اسکی ماں نے اوسے دریاے نیل کے کنارہ ایک جزیرہ مین ڈالدیا تھا اور حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو
حکم فرمایا کہ اوسے پرورش کرو اور اوسکا کھانا پینا پہونچاؤ اور اسی سبب سے وہ جبرئیل علیہ السلام کو پہچانتا تھا جس روز فرعون کے لوگ
غرق ہوئے اوسدن جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اوسنے مٹھی بھر خاک اوٹھا کر حفاظت سے اپنے پاس رکھی اب جو موسیٰ
علیہ السلام طور پر گئے تو سامری ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تھوڑا سا زیور قبطیون سے ہمنے عاریت لیا تھا
وہ ہمارے پاس ہے ہمین اوسمین تصرف کرنا درست نہین اور ہم دیکھتے ہین کہ بنی اسرائیل بیچتے اور مول لیتے ہین آپ حکم کر دیجیے کہ سب
جمع کر کے جلا دین ہارون علیہ السلام نے حکم کر دیا اور سب زیور لا کر گڑھے مین بھر کر آگ دیدی اور سامری چالاک سنار تھا جیسے ہی وہ
سونا چاندی پگھلا اسنے سانچا بنا کر وہ پگھلا ہوا سونا چاندی اوسمین ڈالدیا بچھڑے کی صورت ایک چیز اوسمین سے نکلی حضرت جبرئیل کا
گھوڑا جسکو فرس الحیوٰۃ کہتے ہین اوسکے سم کے نیچے کی خاک جو اوسنے اوٹھا رکھی تھی اوس بچھڑے کی ڈھلی ہوئی صورت مین ڈالدی
فوراً وہ زندہ ہو گیا اور گوشت پوست اوسپر پیدا ہو گیا اور بولنے لگا اور بعضے کہتے ہین کہ زندہ نہین ہوا مگر جس وضع پر خاک ڈالی تھی اوسی
وضع پر اوسنے ایک آواز کی کہ تمام قوم بنی اسرائیل نے اوسے سجدہ کیا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ تمھاری قوم نے
تمھارے چلے آنے کے بعد بچھڑے کی پرستش اختیار کر لی فَرَجَعَ مُوْسٰٓى تو پھرے موسیٰ مقام مناجات سے چالیس دن کے بعد تختیان
لیکر اِلٰى قَوْمِهٖ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ غصہ مین اور نیز اَسِفًا ۥ غمگین اونکے اس کام کے سبب سے اور جب قوم مین
پہونچے تو اونکا شور و غل سُنا کہ بچھڑے کے گرد دف بجاتے ہین اور ناچتے گاتے ہین تو خفا ہونا شروع کیا اور ملامت کی راہ سے

قَالَ يٰقَوْمِ کہا اے میری قوم أَلَمْ يَعِدْكُمْ کیا وعدہ نہین کیا تھا رَبُّكُمْ تمہارے رب نے وَعْدًا حَسَنًا وعدہ سچا
اور اچھا کہ تمکو توریت دیگا اور مین تمہاری قوم کے شریف لوگون کو ایک توریت کی طلب اور تلاش مین گیا تھا أَفَطَالَ کیا طول
کھینچا عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ تم پر میری جدائی کے زمانہ نے اور مینے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا اور اوسی وعدہ پر پھر آیا أَمْ
أَرَدْتُّمْ کیا چاہا تمنے أَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ یہ کہ نازل ہو تم پر غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کے پاس سے بچھڑا پوجنے
کے باعث فَأَخْلَفْتُمْ تو خلاف کیا تمنے مَّوْعِدِيْ ○ میرا عہد یا پیمان [illegible] وعدہ جو
تمنے مجھسے کیا تھا قَالُوْا بولے بچھڑا پوجنے والے کہ مَآ أَخْلَفْنَا نہین خلاف کیا ہمنے مَوْعِدَكَ [illegible] بِمَلْكِنَا
اپنی قدرت اور اختیار سے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ مگر اوٹھوائے گئے ہم [illegible] بلکہ ہمین حکم کیا تھا کہ [illegible] یہ ترجمہ
حفص کے موافق ہے اور [illegible] نے حَمَلْنَا پڑھا ہے یعنی اوٹھا لیے تھے ہمنے أَوْزَارًا بوجھ مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ [illegible] جو گروہ
قبط کا زیور ہمنے عاریت لیا تھا فَقَذَفْنٰهَا پھر پھینک دیا ہمنے اوسے آگ مین ہارون کے حکم سے فَكَذٰلِكَ پھر جسطرح
ہمنے ڈالدیا تھا اوسی طرح أَلْقَى السَّامِرِيُّ [illegible] اوسکے پاس تھا آگ مین فَأَخْرَجَ لَهُمْ پھر نکالا
سامری نے اونکے واسطے عِجْلًا بچھڑا جَسَدًا [illegible] لَّهٗ خُوَارٌ [illegible] کا اور اوسکی آواز بچھڑے کی تھی فَقَالُوْا پھر
بولا سامری اور اوسکے تابع لوگ کہ هٰذَآ إِلٰهُكُمْ [illegible] وَإِلٰهُ مُوْسٰى اور موسیٰ کا بھی خدا ہی
فَنَسِيَ ○ تو بھولا اوسی خدا کو اور اوسے ڈھونڈھنے [illegible] بچھڑا پوجنے والون کا کلام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فنسی
حق تعالیٰ کا کلام ہے یعنی چھوڑ دیا سامری نے جو اوسپر تھا [illegible] أَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے
بچھڑا پوجنے والے أَلَّا يَرْجِعُ یہ کہ نہین پھیرتا بچھڑا إِلَيْهِمْ اونکی طرف قَوْلًا بات یعنی اوسے ہرچند پکارتے ہین جواب
نہین دیتا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ اور نہین قادر ہوتا [illegible] ضَرًّا نقصان کا وَّلَا نَفْعًا ○ اور نہ نفع کا یعنی یہ قدرت
نہین رکھتا کہ کسیکو نفع نقصان پہونچا سکے اور جو چیز اپنے پکارنے والے کو جواب نہ دے اور نہ وہ نفع ضرر پہونچانے پر قادر ہو اوس
چیز کو کسطرح پوج سکتے ہین وَلَقَدْ قَالَ اور بیشک کہا تھا لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ اونسے ہارون نے پہلے اس سے
کہ موسیٰ علیہ السلام آئین وعظ و نصیحت کے طور پر کہ يٰقَوْمِ اے میرے گروہ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہوئے
تم بِهٖ بچھڑے کے ساتھ یعنی اوسکی پرستش کے ساتھ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ اور بیشک تمہارا رب خدا ہے بڑی مہربانی
کرنے والا فَاتَّبِعُوْنِيْ تو پیروی کرو تم میری اوسکی عبادت مین وَأَطِيْعُوْٓا اور اطاعت کرو أَمْرِيْ ○ میرے حکم کی اور میرے
دین پر ثابت اور قائم رہو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ بولے کہ ہم برابر رہینگے عَلَيْهِ بچھڑے کی پرستش پر عٰكِفِيْنَ مجاور اور مقیم حَتّٰى
يَرْجِعَ یہانتک کہ پھر آئے إِلَيْنَا مُوْسٰى ○ ہماری طرف موسیٰ طور پر سے اور ہم دیکھین کہ وہ پرستش کرتے ہین یا نہین
اور یہ جو سامری نے کہا کہ موسیٰ کا خدا یہی ہے یہ بات سچ ہے یا نہین پھر جب موسیٰ علیہ السلام طور پر سے پھر آئے تو پہلے قوم پر
غصہ کیا جیسا بیان ہوچکا پھر اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوئے اور بڑے غصے مین ایک ہاتھ سے اونکی پیشانی کے بال

ع ۱۳

اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے کی راہ سے قَالَ يٰهٰرُوْنُ کہا کہ اے ہارون مَا مَنَعَكَ کس چیز نے
باز رکھا تجھے اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا جب کہ دیکھا تھا تو نے کہ وہ گمراہ ہو گئے اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس بات سے کہ میری متابعت
کرتا غصہ کرنے کے واسطے اور دین کی حمایت کے [illegible] بات سے کہ میرے پاس تو چلا آتا اور ایسے لوگوں کو میرے
پاس پہونچاتا اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ کیا میرے حکم کی نافرمانی [illegible] قَالَ کہا ہارون علیہ السلام نے اونکو اپنے اوپر
مہربان کرنے کے لیے کہ يَبْنَؤُمَّ اے میری ماں کے بیٹے اگرچہ [illegible] علیہ السلام سگے بھائی تھے ایک ماں
باپ سے مگر ہارون نے ماں کا ذکر اسواسطے کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا دل [illegible] ہو جائے اور یہ بات کہی کہ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ
نہ پکڑ میری داڑھی وَلَا بِرَاْسِيْ اور نہ میرے سر کے بال اِنِّيْ خَشِيْتُ بیشک میں ڈرا کہ اگر اونسے قتال کروں
یا اونھیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آؤں اَنْ تَقُوْلَ اس بات سے کہ کہے گا تو فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تو نے
جدائی ڈالدی بنی اسرائیل میں وَلَمْ تَرْقُبْ اور [illegible] قَوْلِيْ میری بات [illegible]
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جانے کے وقت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ یعنی
کہ نائب میرا تو قوم میں ہو اور صلاح [illegible] اصلاح [illegible] اور اونکے ساتھ مدارا کرنے کا نام [illegible] ہارون علیہ السلام
نے عذر بیان کیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ کہا کہ کیا ہے بڑا کام تیرا اے سامری
یعنی تو نے یہ کیا کیا تو قَالَ بَصُرْتُ سامری بولا کہ دیکھا میں نے بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا اوس چیز کے ساتھ کہ نہیں دیکھا تھا
بنی اسرائیل نے اوسکے ساتھ یعنی میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور پہچان لیا فَقَبَضْتُ پھر بھر لی میں نے قَبْضَةً
ایک مٹھی خاک مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ [illegible] جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کا
نشان تھا وہاں سے میں نے خاک اوٹھا کر [illegible] فَنَبَذْتُهَا تو ڈالدیا
میں نے وہ خاک اوس بچھڑے میں اور وہ زندہ ہو کر بولنے لگا وَكَذٰلِكَ اور یہ جو میں نے کیا سَوَّلَتْ آراستہ کر دیا لِيْ میرے
واسطے اور میری نگاہ میں اچھا دکھایا یہ کام نَفْسِيْ میرے نفس نے کتاب میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو قتل
کرنے کا ارادہ کیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اوسے قتل نہ کر اسواسطے کہ وہ بڑا سخی ہے اور چونکہ اوسکی سخاوت سے خلق کو منفعت
تھی تو زندگی کا فائدہ اوس سے نہیں رک سکتا [illegible] فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ کا بھید یہاں ظاہر ہوتا ہے نظم ہر نہالے
کہ برگ وار دو بہر بادز آب حیات تازہ و تر شود آنچہ بہ میوہ باشد و سایہ بہ کہ گرد تنور را یہ قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری
کو مجھے تیرے قتل کی ممانعت ہوئی فَاذْهَبْ تو نکلجا ہم میں سے فَاِنَّ لَكَ پس بیشک تجھے ہو سختی اور عذاب کے سبب سے
فِي الْحَيٰوةِ دنیا کی زندگی میں اَنْ تَقُوْلَ یہ کہ کہے تو اوسے جو تیرے پاس آئے کہ لَا مِسَاسَ نہ چھو مجھے اور دور رہو مجھسے
اسواسطے کہ یہ بات مقرر تھی کہ جو کوئی اوس سے قریب ہوتا وہ اور اس قریب جانے والے کو تپ چڑھ آتی تو لوگ اوس سے متنفر ہوئے
اور وہ اکیلا وحشیوں کی طرح جنگلوں میں پھرتا اور جسے دور سے دیکھتا تاکید کرتا کہ میرے پاس نہ آنا اور بعض تفسیروں میں ہے کہ سامری

يَقُولُونَ خوب جانتے ہین وہ چیز جو وہ کہتے ہین اِذْ يَقُولُ جبکہ کہیگا أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً بہتر اونکا عقل کی راہ سے
کہ اِنْ لَبِثْتُمْ نہین رہے تم قبر کے اندر یا دنیا مین إِلَّا يَوْمًا ۝ مگر ایک دن یعنی قبر یا دنیا مین تمہارا ٹھہرنا ایک ہی دن
تھا اس سے زیادہ [illegible] رہنے کا زمانہ بھول جاینگے یا اوسکی درازی کی
[illegible] ست اور گرانی [illegible] عمر کہ گذاری گذر دو گویا پل لکھا ہے
[illegible] الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ یا وصف
اسکے [illegible] ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَيَسْأَلُونَكَ اور پوچھتے ہین تمسے
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْجِبَالِ پہاڑون سے [illegible] حال فَقُلْ تو تم کہدو [illegible] جواب مین
قدرت کاملہ سے يَنْسِفُهَا پراگندہ کردیگا اونکو رَبِّي میرا رب نَسْفًا ۝ پراگندہ کردینا صاحب لباب نے لکھا ہے کہ
اونکو جڑ سے اوکھاڑیگا پھر ریت کی صورت ریزہ ریزہ کردیگا پھر [illegible] اونکی
جگہون سے اوکھاڑ کر دریا مین ڈالدیگا فَيَذَرُهَا [illegible] قَاعًا صَفْصَفًا
لَا تَرَىٰ فِيهَا نہ دیکھیگا تو اوسمین عِوَجًا پستی و گڑھے وَلَا أَمْتًا ۝ [illegible] يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ
[illegible] حشر کے مقام پر
اونہین بلاینگے لَا عِوَجَ لَهُ کچھ [illegible] اور کجی نہ کرینگے اوسکے واسطے [illegible] بلانے سے عدول
کرے بلکہ سب پیروی کرینگے مومن لوگ تو جلدی کے ساتھ اور کافر دیر کے ساتھ اور بعضون نے کہا ہے کہ آگ مشرکون کو میدان حشر تک
ہنکا لیجائیگی وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ اور پست ہوجاینگی آوازین لِلرَّحْمَٰنِ خدا کے بات کرنے کو یا اوسکی عظمت اور
ہیبت کے مارے فَلَا تَسْمَعُ پس نہ سنیگا تو اوسدن إِلَّا هَمْسًا ۝ مگر آواز نرم یعنی حشر کے واسطے اونکے پاؤن کی چاپ يَوْمَئِذٍ
اوسدن لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ فائدہ نہ دیگی درخواست کسی کی کسیکو إِلَّا مَنْ أَذِنَ مگر اوسے کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمَٰنُ اوسکی
شفاعت کے واسطے خدا وَرَضِيَ لَهُ اور پسند کرے اوسکے واسطے قَوْلًا ۝ بات شفاعت کرنے والے کی يَعْلَمُ جانتا ہے خدا
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ جو چیز آدمیون کے آگے ہے [illegible] وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ اونکے پیچھے ہے دنیا کے کام وَلَا يُحِيطُونَ
اور گھیر نہین سکتے سب [illegible] بِهِ عِلْمًا ۝ علم کی راہ سے یعنی خدا کی ذات معلوم نہین ہوتی اسواسطے کہ اوسکا
مقتضا یہ ہے کہ اوسے علم احاطہ کرلے اور علم کی حقیقت معلوم کا احاطہ کرلینا ہے اور معلوم کا کھل جانا اپنے غیر سے بر سبیل تمیز تو جسکی ذات
اس بات کو مقتضی ہو کہ اوسے کوئی نہ احاطہ کرسکے اوس چیز کو علم کا احاطہ کرلینا ممتنع ہے اسواسطے کہ ذاتیات کا زوال اور حقائق کا بدل جانا روا
نہین اور اوسے نہ احاطہ کرنا نسبت علمیہ کے قصور اور نقصان کے سبب سے نہین بلکہ اوس ذات متعالی کے کمال اور بے نہایتی کے سبب سے ہے نظم
کجا دریابد او را عقل چالاک ٭ کہ بیرون ست از سر حد ادراک ٭ تماشا سکین اسما و صفاتش ٭ کہ آگہ نیست کس از کنہ ذاتش ٭ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ
اور ذلیل و بکسر ہو گیے سونہہ یعنی حشر کے دن سب لوگ ذلیل ہونگے لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ خدا کے واسطے جو زندہ اور قائم رہنے والا ہے

جیسے قیدی اسیر حاکمون کے ہاتھ مین اور بعضے کہتے ہین کہ مشرک اور مجرم لوگ مراد ہین یعنی یہی ذلیل ہونگے وَقَدْ خَابَ اور تو بے نصیب ہا اور ناامیدی کھینچی مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ جسنے اوٹھایا ظلم یعنی جو شرک کا بوجھ لیکر میدان حشر مین آیا وَمَنْ يَّعْمَلْ اور جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ بعضے کام اچھے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ مومن ہوا سواسطے کہ طاعات کی صحت اور خیرات کی قبولیت مین ایمان شرط ہی تو ضرور ہی کہ جو مومن نیک کام کرے فَلَا يَخٰفُ تو نہ ڈرے قیامت کے دن ظُلْمًا ظلم او بیداد سے کہ سیاست کی زیادتی ہو وَّلَا هَضْمًا ۝ اور نہ ٹوٹ پھوٹ سے کہ یہ نیکیون کا نقصان ہو یعنی حق تعالی نہ مسلمان کی نیکیون مین سے کچھ کم کریگا نہ برائیون مین کچھ زیادہ کریگا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح نازل کین ہمنے یہ آیتین جنمین وعید ہی اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ نازل کی ہمنے کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب مین وَّصَرَّفْنَا اور مکرر کین ہمنے فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ اوسمین وعید کی آیتون مین جیسے طوفان زلزلہ کڑک دھنس جانا صورتین بگڑ جانا کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ شاید پرہیز کرین مشرک اور ڈرین اس بات سے کہ مبادا ایسا ہی عذاب اونپر نازل ہو اَوْ يُحْدِثُ یا نئی کرے قرآن لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اونکے واسطے کوئی نصیحت جبکہ وہ اوسے سنین فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہی خدا مخلوقات کی صفتون سے یا برتر ہی ملحدون کے الحاد سے یا پاک ہی مشرکون کے قول سے الْمَلِكُ بادشاہ جسکا حکم نافذ ہی الْحَقُّ ثابت اپنی ذات اور صفات مین یا اوصاف کمال کے لائق لکھا ہی کہ جب جبرئیل امین وحی لاکر کوئی آیت حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ و التسلیم کے سامنے پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوف سے کہ مبادا کچھ فوت ہو جائے یا بھول جائے وہ آیت تمام کرنے سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ساتھ پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کروای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے مین مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى قبل اسکے کہ ادا کیجائے اِلَيْكَ وَحْيُهٗ تمہاری طرف اوسکی وحی اور زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ وحی نازل ہونے کے قبل قرآن نازل کرنے کا سوال نہ کرو اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ تا وقتیکہ بیان واضح نازل نہ ہو لے مجمل قرآن خلق کو نہ پہونچاؤ اور زاد المسیر مین امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے نقل کی ہی کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر قصاص کی طالب ہوئی حضرت نے چاہا کہ قصاص لینے کا حکم فرمائین تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نے وہ حکم جاری کرنے مین توقف فرمایا یہانتک کہ آیہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ نازل ہوئی تو اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ قرآن کے موافق جب حکم کیا کرو جب وہ نازل ہو چکے وَقُلْ رَّبِّ اور کہو کہ ای میرے رب زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ زیادہ دے مجکو علم احکام شرع کا یا قرآن اور اوسکے معانی کا یا میرا حفظ زیادہ کر تا کہ مین بھول نہ جاؤن وہ جو تو میری طرف وحی کرتا ہی یا دے مجکو ایک علم کے بعد دوسرا علم لطائف قشیری مین لکھا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے جبکہ علم کی زیادتی طلب کی تو حق تعالی نے حضرت خضر پر حوالہ فرمایا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطلب علم زیادہ ہونے کی دعا تعلیم فرمائی اور اپنے سوا کسی پر حوالہ نہ فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ جیسے اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ کے مکتب مین قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کا سبق پڑھا ہو وہ البتہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے مدرسہ مین عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ سے مستفیدون کے گوشہ ہوش مین پہونچا سکتا ہی

علیہا سے [illegible] تفسیر [illegible] کا حق ہو وہ علم اوس کا ازل مطلق ہو رہا وَلَقَدْ
عَهِدْنَآ اور [illegible] اِلٰٓى اٰدَمَ [illegible] مِنْ قَبْلُ اس زمانے سے پہلے اور حکم کر دیا ہمنے کہ جو درخت
ہمنے منع کر دیا اوسکے پاس [illegible] فَنَسِيَ پھر بھول گیا وہ اوس حکم کو وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ اور نہین پایا ہمنے
اوسکے واسطے عَزْمًا ۝ [illegible] گناہ یعنی قصدًا اوس سے وہ صورت نہین واقع ہوئی بلکہ خطا ہوا یہ معنی ہین کہ وہ جو ہمنے ممانعت
کر دی تھی اوس [illegible] وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو سجدہ تحیت اور کرامت کا فَسَجَدُوْٓا تو سجدہ کیا سبنے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر شیطان جو
دور رہا ہوا ہے [illegible] اَبٰى ۝ انکار کیا سجدہ سے فَقُلْنَا تو کہا ہمنے کہ يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا اے آدم یقینی یہ
شیطان عَدُوٌّ لَّكَ دشمن ہے تیرا وَلِزَوْجِكَ اور تیری جورو کا کہ حوا ہے فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا تو چاہیے کہ نہ نکالے تم دونو
یعنی تمہارے نکلنے کا سبب نہو مِنَ الْجَنَّةِ جنت سے فَتَشْقٰى ۝ پھر تو رنج مین پڑے یعنی جب جنت سے تو باہر جائیگا
تو محنت اور مشقت سے اسباب معاش مہیا کرنے ہونگے اِنَّ لَكَ یقینی تیرے واسطے ہی بہشت اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا کہ بھوکا
نہین ہوتا ہے تو اوسمین اس واسطے کہ سب نعمتین مہیا ہین وَلَا تَعْرٰى ۝ اور نہ تو ننگا ہوتا ہے اسلیے کہ جو لباس چاہیے موجود ہے وَاَنَّكَ
لَا تَظْمَؤُا اور بیشک تو پیاسا نہین ہوتا فِيْهَا اوسمین اسواسطے کہ چشمے اور نہرین برابر جاری ہین وَلَا تَضْحٰى ۝ اور نہ دھوپ
مین ہے تو اسواسطے کہ بہشت کا سایا ہمیشہ پھیلا ہوا ہے بہشت کے باہر جو دھوپ ہین میسر نہین ہین فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ پھر
وسوسہ ڈالا اوسکی طرف شیطان نے بعد اسکے کہ بہشت مین آیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو دیکھا اور موت سے اونکو ڈرایا اور حضرت
حوا نے آدم علیہما السلام سے کہا وہ بھی موت سے ڈرے اور ابلیس بوڑھے کی صورت پر ظاہر ہوا تھا اوس سے موت کا علاج پوچھا تو ابلیس نے
قَالَ يٰٓاٰدَمُ کہا کہ اے آدم شجرۃ الخلد کا میوہ کھانا اس مرض کا علاج ہے هَلْ اَدُلُّكَ کیا دلالت کرون تجھے عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
ہمیشگی کے درخت پر کہ جو کوئی اوسمین سے کھائے ہرگز مرے ہی نہ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ اور راہ بتاؤن تجکو ایسی بادشاہی کی جو پرانی
نہو یعنی زوال اوسے نہ پہونچے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتادے ابلیس نے یہ راہ بتائی کہ جس درخت سے کھانے کی ممانعت تھی وہی
بتا دیا فَاَكَلَا مِنْهَا پھر کھالیا آدم اور حوا نے اوس درخت مین سے فَبَدَتْ لَهُمَا تو کھل گئین اون دونون کے واسطے
سَوْاٰتُهُمَا شرمگاہین اونکی یعنی بہشت کا لباس اونپر سے اوتر گیا اور دونون برہنہ ہوگئے وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ اور لگے
ہو رہے اور چپکانے تھے عَلَيْهِمَا اپنی شرمگاہون پر مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختون کے پتون مین سے
وَعَصٰٓى اٰدَمُ اور خلاف کیا آدم نے رَبَّهٗ اپنے رب کے حکم کو درخت کا میوہ کھالینے مین فَغَوٰى ۝ تو بے نصیب ہا اپنے
مطلوب سے کہ ہمیشہ کی زندگی تھی پھر توبہ اور استغفار کرتے رہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ گردانا ثُمَّ
اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کر لیا اوسے اوسکے رب نے فَتَابَ عَلَيْهِ پھر قبول کی توبہ اوسکی وَهَدٰى ۝
اور ہدایت کی اوسے توبہ پر ثابت رہنے کی قَالَ اهْبِطَا فرمایا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو کہ اوتر جاؤ تم دونو

جمیعًا سب کے سب باہم بعضکم بعضے تمہاری اولاد سے لبعض عدو واسطے بعض کے دشمن ہونگے
[illegible] آدم علیہ السلام اور ابلیس علیہ اللعن مخاطب ہین تو دونون کی ذریت مین جو عداوت ہی
وہ ظاہر ہی فاما یاتینکم پھر اگر آئے تمہارے پاس جبکہ تم زمین پر ہو منی میرے پاس سے ہدًی ہدایت کرنے والا
یا وہ چیز جو ہدایت کی سبب ہو یعنی کتاب اور رسول فمن اتبع ہدای تو جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت کی فلا یضل
تو وہ نہ گمراہ ہوگا دنیا مین ولا یشقی ○ اور نہ رنج مین پڑیگا آخرت مین یعنی سختی اور عذاب مین نہ مبتلا ہوگا ومن اعرض
اور جو کوئی منھ پھیریگا عن ذکری ہدایت کرنے والے سے جو میری یاد کا سبب ہی یا منھ پھیریگا میری کتاب سے فان لہ
تو بیشک اوسکے واسطے معیشۃ ضنکا معیشت تنگ ہی اور سخت دنیا مین یعنی حرام کمائی مین پڑ جائیگا یا برے
کام مین مبتلا ہو جائیگا یا قناعت اوس سے جاتی رہیگی اور وہ حرص کے پھندے مین پھسیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ تنگ معیشت
عذاب قبر ہی یا زقوم و دوزخ ونحشرہ اور حشر کرینگے ہم اوس منھ پھیرنے والے کو یوم القیمۃ اعمی ○ قیامت کے
دن اندھا کہ کچھ دیکھے ہی نہ مگر جہنم کو اور اوسمین جسطرح طرح کے عذاب ہین اور قال رب وہ کہیگا کہ ای میرے رب لم حشرتنی
اعمی کیون حشر کیا تونے مجھے اندھا یعنی کس سبب سے تونے مجکو اندھا حشر کیا فعل ماضی لانے مین اسطرف اشارہ ہی کہ یہ امر
یقینی واقع ہوگا وقد کنت اور حال یہ ہی کہ بیشک تھا مین بصیرًا ○ بینا جبکہ قبر سے مین نے سر نکالا تھا قال فرمایگا
حق تعالی کہ کذلک کام ایسا ہی ہی جیسا تونے جانا اتتک ایتنا آئی تھین تیرے پاس ہماری کتاب کی یا ہماری
قدرت کی دلیلین اور ہماری وحدت کی نشانیان فنسیتہا تو تونے آنکھ بند کرلی اوس سے اور اوسے ترک کردیا وکذلک
اور جسطرح تونے اونھین دنیا مین ترک کردیا تھا اوسیطرح الیوم تنسی ○ آج تو ترک کردیا گیا اور عذاب مین رہیگا وکذلک
جسطرح اپنی کتاب سے منھ پھیرنے والے کو ہمنے جزا دی اسیطرح نجزی جزا دیتے ہین ہم من اسرف اوسے جو حد سے گذرا یعنی
مشرک ہوگیا ولم یؤمن بایت ربہ اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتون کا بلکہ تکذیب کی ولعذاب الاخرۃ اور البتہ
عذاب آخرت کا اشد بہت سخت ہی اس جہان مین تنگ عیش رہنے سے وابقی ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی اس جہت سے
کہ منقطع ہونے ہی کا نہین افلم یہد لہم کیا ہدایت نہ کی قریش کے مشرکون کو اور عبرت پکڑنے کی راہ اونپر ظاہر نہ کی اس بات نے
کہ کم اہلکنا کتنے ہی ہلاک کردیے ہمنے قبلہم پہلے اونسے من القرون گذرے زمانون کے لوگ جیسے قوم عاد
قوم ثمود نمرود یمشون چلتے تھے تجارت کے وقت فی مسکنہم اپنے رہنے کی جگھون مین جیسے احقاف دیار حجر اور
ہلاکت اور عذاب کی علامت دیکھتے تھے ان فی ذلک بیشک اوس ہلاک کرنے مین لایت البتہ نشانیان ہین عبرت لینے کو
یا دلیلین ہین منکرون کے عذاب پر لاولی النہی ○ اون لوگون کے واسطے جنکی عقلین منع کرنے والی ہین یعنی ایسی عقلین کہ
جنکو وہ عقلین ہین اونکو تغافل سے منع کرتی ہین ولولا کلمۃ اور اگر نہ ایک بات سبقت پہلے ہوچکی ہوتی من
ربک تمہارے رب سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منکرون کے عذاب کو آخرت پر پھیرکا یا اونکی نسل سے مومن پیدا کریگا تو لکان

البتہ ہوتا عذاب لَكَانَ لِزَامًا لازم اونپر کہ جبتک فنا نہ کرلیتا کسی طرح سے نہ چھوڑتا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ اور وقت نام رکھا گیا یہ کلمہ عطف ہے کلمہ پر
یعنی اگر یا نہ عذاب اور اجل مسمّٰی کا حکم ہو چکا ہوتا تو جو کچھ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا وہ سب اون پر نازل ہوتا فَاصْبِرْ پس صبر کرو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو کہتے ہیں مشرک تمہاری تکذیب اور قرآن پر طعن تا وقتیکہ حکم
الٰہی پہونچے اور یہ آیت صبر آیت سیف سے منسوخ ہے وَسَبِّحْ اور نماز ادا کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ نماز ملی ہوئی اپنے رب کی
حمد سے یعنی فجر کی نماز پڑھو کہ اوس وقت حمد کرو خدا کی توفیق اور ہدایت پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ اور قبل آفتاب ڈوبنے کے یعنی عصر کی نماز وَمِنْ اٰنَاۤئِ الَّيْلِ اور رات کی بعضی ساعتوں میں فَسَبِّحْ
پھر نماز پڑھو یعنی مغرب اور عشا وَاَطْرَافَ النَّهَارِ اور دن کے کناروں میں یعنی ظہر کی نماز اسواسطے اوسکا وقت زوال کے
قریب ہے اور پہلے آدھے دن کا پچھلا کنارہ اور پچھلے آدھے دن کا پہلا کنارہ ہے اور لفظ اطراف کا جمع ہونا اسواسطے ہے کہ دوسرے
وقت کے شبہے سے امن ہو جائے یا دو نصفوں کے اعتبار سے تو اوس وقت نماز ادا کرو لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ شاید کہ خوش ہو
یہ ترجمہ قرأت حفص کے موافق ہے اور بکر نے تُرْضٰی مجہول کا صیغہ پڑھا یعنی شاید کہ راضی کیے جاؤ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اصح اقوال پر یہ خوشنودی ایسی بزرگی کے سبب سے ہو گی جو حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیگا اور وہ بزرگی شفاعت ہے
اور وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کا نکتہ اس قول کی تقویت کرتا ہے نظم امت ہمہ جسم اند وتوئی جان ہمہ ۔ الشان ہمہ آمنے وتو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خداوند بحشر ۔ خوشنودی نہ مگر بہ غفران ہمہ ۔ ابو رافع رضی اللہ تعالی عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور گھر میں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے مہمان کی صلاح ہو پس حضرت نے مجھے ایک یہودی پاس بھیجا
اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں کہ ایک مہمان ہمارے گھر میں وارد ہوا ہے اور یہاں اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا
جسکے سبب سے اوسکی مہمانداری کروں اسقدر آٹا ہمیں قرض دے اور رجب کا چاند دیکھنے تک کا وعدہ کرلے جب وہ وقت آئیگا ہم قیمت
بھیجدینگے جب یہ پیام میں یہودی کے پاس لیگیا تو وہ بولا کہ میں یہ معاملہ نہیں کرتا اور آٹا قرض نہیں دیتا مگر ان کوئی چیز میرے پاس رہن رکھے
میں پھرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی
امین ہوں اگر وہ مجھسے معاملہ کرتا تو میں ضرور اوسکا حق ادا کر دیتا پھر آپنے اپنی زرہ محکم دی میں یہودی پاس گرو رکھ آیا اور یہ آیت حضرت کے
دل مبارک کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اور ہرگز نہ پھیلا و نظر اپنی آنکھوں کی یعنی نہ دیکھو اِلٰى
مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ فائدہ مند کیا ہمنے بِهٖۤ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ قسموں کو کافروں میں سے جیسے بت پرست
اور اہل کتاب وغیرہ ہی ہمنے اونھیں زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ زینت زندگی دنیا کی کہ مال و منال ہے لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ تا کہ آزمائیں ہم اونکو
اوسمیں یا اوسے اونکے حق میں ہم فتنہ اور بلا کر دیں یا قیامت کے دن اوسکے سبب سے اونپر ہم عذاب کریں وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی دینا
تمہارے رب کا تمہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز بروز یا یہ کہ نبوت اور ہدایت میں جو تمکو روزی دی خَيْرٌ بہتر ہے اونکے فانی بے اعتبار مال سے
وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ زہرہ در حقیقت پھول کی کلی ہے حق تعالی نے دنیا کو کلی ٹھہرایا اسواسطے کہ اوسکی تری

اور تازگی غنچہ پن سے زیادہ نہین ہوتی تھوڑی سی مدت مین پژمردہ اور فنا ہو جاتی ہی نظم مال جہان بباغ تنعم شگوفہ ایست * کا دل بجلوۂ ل
برباید ز اہل حال * یک ہفتہ نگذرد کہ وریزد از درخت * برخاک رہ شود چو خس و خاک پایمال * اہل کمال در دل خود جا چرا دہند * آنرا
کہ دمبدم بود بسے آفت و زوال * وَأْمُرْ أَهْلَكَ اور حکم کر اپنے لوگون کو بِالصَّلَاةِ نماز کا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور صبر کر اوسپر یعنی ہمیشہ پڑھے اور حکم کرتے رہو لَا نَسْأَلُكَ نہین چاہتے ہم تجھسے رِزْقًا روزی اپنے کو یعنی ہم نہین
کہتا کہ تم اپنے تئین اور اپنے لوگون کو روزی دو نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہین تجھے اور اونھین تو نماز کے واسطے اور
اسباب نیاز مہیا کرنے کو تم فارغ البال رہو وَالْعَاقِبَةُ اور انجام کار بہتر ہی لِلتَّقْوَىٰ ۝ متقیون کو تبیان مین حضرت
ابن سلام رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعضے لوگون کو تکلیف پہونچتی تو آپ اونکو نماز
پڑھنے کا حکم فرماتے اور اونکے سامنے یہ آیت پڑھدیتے وَقَالُوا اور کہا مکہ کے مشرکون نے کہ لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ کیون
نہین لاتا ہمارے لیے کوئی آیت مِنْ رَبِّهِ اپنے رب کے پاس سے یعنی جو کچھ ہم طلب کرتے ہین وہ معجزہ نہین ظاہر کرتا أَوَلَمْ
تَأْتِهِمْ کیا نہین آئی اونکے پاس بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ خبر اوس چیز کی جو اگلی کتابون مین ہی انبیا
علیہم السلام کی تکذیب کے سبب عذاب آنا اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد جن لوگون نے اپنی خواہش کے موافق معجزون کی فرمایش کی
اونکا ہلاک ہو جانا یا یہ کہ نہین آئی اونکے پاس یعنی توریت اور انجیل مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور
اونکے قدوم کی بشارت جو مذکور ہی وہ اہل کتاب سے کیا اونھون نے نہین سنی اور حقیقت یہ ہی کہ جب اونھون نے معجزہ طلب کیا تو حق تعالی
نے معجزے یعنی قرآن کے سبب سے اونکو الزام دیا اور فرمایا کہ اونکے پاس کیا کھلا ہوا بیان نہین آیا ہی جو اون سب باتون کا خلاصہ ہی جو اور
آسمانی کتابون مین تھین اور یہ کھلا ہوا بیان یعنی قرآن جو شخص اونکے پاس لایا وہ امی ہی جسنے کتابین نہین پڑھین اور نہین سنین کسی سے تعلیم لی اور
اور یہ سب سے صحیح اوسکی ایک سورت کے مثل بنانے مین عاجز ہین تو ایسا کھلا ہوا معجزہ موجود ہوتے ہوئے اور نشانی طلب کرنا
عین عناد اور انکار ہی وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ اور اگر ہم ہلاک کر دیتے مکہ کے کافرون کو بِعَذَابٍ کسی عذاب کے سبب سے
اونکے کفر کے باعث اپنے پاس سے بھیجکر مِنْ قَبْلِهِ محمد کو مبعوث کرنے سے قبل یا قرآن نازل کرنے کے قبل لَقَالُوا رَبَّنَا
البتہ کہتے کہ ای ہمارے رب لَوْلَا أَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تو نے إِلَيْنَا رَسُولًا ہماری طرف رسول کہ ہمین تیری طاعت
کی طرف پکارتا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ پھر ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی جو اوس رسول کے ساتھ تو بھیجتا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ
پہلے اس سے کہ ذلیل ہون ہم دنیا مین قتل و قید ہو کر وَنَخْزَىٰ ۝ اور رسوا ہوئین ہم آخرت دن آگ مین داخل ہونے کے
سبب تو ہمنے حجت تمام کرنے کو اونکے پاس پیغمبر اور قرآن بھیجا کہ وہ ایمان لاوین اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ کہ کہہ ہر ایک ہم مین اور تم مین
مُتَرَبِّصٌ منتظر ہی کہ انجام مین دوسرے کا کیا حال ہوتا ہی تم ہماری خرابی کے امیدوار رہو اور ہم تمہیں مستحق ہونے کے منتظر ہین
فَتَرَبَّصُوا تو امیدوار رہو اور انتظار کیجو فَسَتَعْلَمُونَ پس قریب ہی کہ جانوگے یعنی قیامت مین معلوم ہو جائیگا کہ
حقیقت مین مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ کون لوگ ہین سیدھی راہ والے وَمَنِ اهْتَدَىٰ ۝ اور کون راہ پایا ہوا ہی

ع ۸

حق کی طرف اس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ راہ پائے ہوئے بھی ہین اور راہ دکھانے والے بھی بیت راہروان و راہبین و راہبران درحقیقت نیست جز خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ بعدد ما فی جمیع القرآن حرفاً حرفاً وبعدد کل حرف الفاً الفاً

سُورَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَا عَشَرَ اٰيَةً
سورۂ انبیا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو بارہ آیتین ہین

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ قریب آ گیا لوگون کے واسطے اونکے اعمال کے محاسبے کا وقت یعنی قیامت کا دن اور بعضون نے کہا ہی کہ لوگون سے مراد مکہ کے کافر ہین یعنی نزدیک ہی اونکے مواخذہ اور سزا کا وقت کہ وہ جنگ بدر کے دن قتل اور گرفتاری کی وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ اور وہ غفلت مین ہین حساب و مواخذہ سے مُّعْرِضُوْنَ ۝ انکار کرنے والے اوسمین فکر کرنے سے یا منھہ پھیرنے والے ہین توبہ کرنے اور آگاہ ہونے کی راہ سے مَا يَاْتِيْهِمْ نہین آتی اونکے پاس مِّنْ ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب کے پاس سے مُّحْدَثٍ نئی بھیجی ہوئی اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ مگر سنتے ہین اوسے پیغمبر سے وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ حال آنکہ وہ کھیل کرتے ہین اوسکے ساتھ اور ہنسی اوس نصیحت کو سنکر لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ اوس حال مین کہ اونکے دل مشغول ہین اور سہو چیز کے ساتھ یعنی قرآن کے معنی اور حقائق مین غور اور فکر کرنے سے غافل ہین سلمی نے ابوبکر وراق رحمہما اللہ تعالی سے نقل کیا ہی کہ قلب لاہی وہ دل ہی جو دنیا کے مال سے مشغول اور عقبی کے احوال سے غافل ہو وَاَسَرُّوا النَّجْوَى اور پوشیدہ رکھتے ہین کافر اپنا بھید کہنا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک اور گناہ کر کے هَلْ هٰذَآ کیا ہی یہ شخص جو تمکو دعوت کرتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُكُمْ مثل تمھارے کھانے پینے آنے جانے مین تو اوسے رسول نہونا چاہیے بلکہ فرشتہ رسول ہو اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ کیا لاتے ہو تم جادو یعنی اوسکا سحر تم مان لیتے ہو کافرون کا اعتقاد یہ تھا کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کلام اللہ اونپر پڑھتے ہین وہ سحر ہی تو اونھون نے چھپا کر باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے بولا کہ تم جانتے ہو جو کچھ وہ پڑھتا ہی وہ سحر ہی وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہی تمھارے مثل اور فرشتہ نہین ہی تو کیا فکر کرتے ہو جس سے اوسکا کام بگڑے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو اوس مشورہ سے خبر دی اور فرمایا کہ قٰلَ کہا پیغمبر نے کافرون کے جواب مین اور بکر نے قُلْ امر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی حق تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کافرون کے جواب مین کہہ کہ رَبِّيْ میرا رب يَعْلَمُ الْقَوْلَ جانتا ہی بات ہر بات کرنے والے کی فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین مین علانیہ کہین یا چھپا کر وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہی سننے والا کافرون کی بات الْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا اونکے دلون کی بات بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہا کافرون نے کہ قرآن اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ باتین ہین جیسے خواب پریشان یعنی ہر جگہ سے پراگندہ اور وہ ایسا بھی نہین بَلِ افْتَرٰىهُ بلکہ بندش کر لیا ہی اپنی طرف اور افترا کیا ہی خدا پر اور وہ ایسا بھی نہین بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بلکہ وہ شاعر ہی شعر کہتا ہی اور سننے والے کے خیال مین محض بے حقیقت مضمون جماتا ہی حاصل یہ کہ کافر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مضطرب اور متحیر ہو کر کبھی تو آپکو ساحر کہتے کبھی شاعر

کبھی مفتری کبھی وکھڑی ہوئی پریشان باتین کرنے والا اور پھر یہ بھی کہتے کہ جیسا ہم کہتے ہین اگر ایسا نہین فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ تو چاہیے
کہ لاوے ہمارے واسطے کوئی درست معجزہ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ○ جیسا معجزہ دیکر بھیجے گئے تھے اگلے پیغمبر جیسے اونٹنی
عصا ید بیضا مردے جلانا تو حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ نہین ایمان لائے کھلے ہوئے معجزون پر اونکی فرمایش کرنے کے بعد
قَبْلَهُم مکہ والون سے پہلے مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا کسی شہر والے کہ ہلاک کر دیا ہمنے اونھین یعنی اگلی امتون نے معجزے
مانگے اور وہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد ایمان نہ لائے تو انکار اور تکذیب کے سبب سے ہلاک ہوگئے أَفَهُمْ کیا مکے کے سردار يُؤْمِنُونَ ○
ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے ظاہر کردین یعنی چونکہ اگلے مشرکون کی بہ نسبت یہ بڑے سخت دل و جھگڑالو ہین تو معجزے دیکھنے پر
بھی ہرگز ایمان نہ لاوینگے وَمَا أَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھ سے کوئی پیغمبر إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي مگر اون
مردون کو کہ وحی بھیجی ہمنے اور بکر نے یُوحی پڑھا ہے یعنی وحی بھیجی گئی إِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا سب آدمی
ہی تھے تاکہ ہمجنس ہونے کے سبب سے اونھین اور اونکی امتون مین فائدہ لینا اور فائدہ دینا ظاہر ہو فَاسْأَلُوا تو پوچھ لو یہ بات کہ
انبیا آدمی تھے یا فرشتہ أَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے جو انبیا کا حال جانتے ہین إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ اگر ہو تم نہین
جانتے کہ رسول آدمی ہونا چاہیے اور تمنے اعتقاد جما لیا ہے کہ پیغمبر کے واسطے کھانا پینا کیونکر ہوگا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ اور ہمنے نہین بنایا
پیغمبرون کو جَسَدًا ایسے جسم والا کہ لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ نہ کھائین کھانا وَمَا كَانُوا اور نہ تھے خَالِدِينَ ○
باقی رہنے والے دنیا مین کہ مرین ہی نہ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ پھر سچ کر دیا ہمنے اونکا وعدہ یعنی یہ وعدہ جو ہمنے اونسے کیا تھا
کہ موحد غالب ہونگے اور مشرک مغلوب فَأَنجَيْنَاهُمْ پھر نجات دی ہمنے انبیا کو وَمَن نَّشَاءُ اور جسے ہمنے چاہا مومنون مین سے
یا اون لوگون کو جنھین باقی رکھنے مین کچھ حکمت تھی وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ○ اور ہلاک کیا ہمنے فضول کام کرنے والون
اور فضول بات کہنے والون کو لَقَدْ أَنزَلْنَا بیشک بھیجی ہے ہمنے إِلَيْكُمْ تمھاری طرف اے گروہ قریش كِتَابًا فِيهِ ایسی ایک
بات جسمین ہے ذِكْرُكُمْ تمھارا شرف نامہ اور تمھارا آوازہ اور شہرہ یا تمھارے واسطے نصیحت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا تم نہین
دریافت کر لیتے یا تم یہ نہین سمجھتے کہ اوسکا ایمان لاؤ اور یہ آیت قرآن والون کو بڑی بزرگی کی بات ہے اور یہ خبر کہ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ
اس بات کی تائید کرتی ہے مثنوی اہل قرآنند اہل اللہ بس ؛ اندر ایشان کی رسد ہر بلہوس ؛ اہل باشد جنس و جنس این کلام ؛ نیست جز مرغے
کہ بر پر زد دام ؛ ہر کہ اندر دام نفس ست و ہوا ؛ اہل شیطان ست نی اہل خدا ؛ لکھا ہے کہ ملک شام مین ایک گانون تھا کہ اوسے حضور یا حضورا
کہتے تھے حق تعالی نے وہان ایک پیغمبر بھیجا اون گانون والون نے سرکشی اور عداوت کی راہ سے اوسے قتل کر ڈالا اس بعد کے غضب نے
بخت نصر کو اونپر بادشاہ مقرر کیا یہانتک کہ اوسنے اون لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے ندا آئی کہ اے انبیا کے قصاص لینے والو
آؤ کہ اب تمھارا وقت آگیا تو وہ لوگ نادم ہوئے لیکن وقت نہ رہا تھا کچھ فائدہ نہ دکھایا سب کے سب ہلاک ہوگئے جیسا حق تعالی فرماتا ہے کہ وَكَمْ
قَصَمْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہمنے مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ گانون والون مین سے جو تھے ظَالِمَةً ظالم یعنی ہمنے ہلاک کر دیے اور عذاب مین
گرفتار کیے شہر اور گانون والے جو شرک کے سبب سے ظالم تھے وَأَنشَأْنَا اور پیدا کیے ہمنے بَعْدَهَا اوس ضلع کو تباہ اور ہلاک کرنے کے بعد

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ○ ایک گروہ اوروں میں سے انکی جگہ پر یہہ بیان فرما کر حق تعالی کفار عرب کو تہدید کرتا ہے کہ جو قادر اگلوں کو ہلاک کر دینے پر
ہے جیسا وہ پیچھے آئے ہوؤں کو ہلاک کر ڈالنے کی بھی قدرت رکھتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا پھر جس وقت کہ اون گانوں والوں یعنی حضوریوں نے
دریافت کیا اور پایا بَاْسَنَآ ہمارا عذاب اور آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بخت نصر کے لشکر نے انہیں گھیر لیا تو اِذَا هُمْ ناگاہ وہ مِّنْهَا اوس
گانوں سے يَرْكُضُوْنَ ○ بھاگتے تھے اور اپنے چارپائے جلدی ہنکائے لیے جاتے تھے تو فرشتوں نے ہنسی کے طور پر کہا کہ لَا
تَرْكُضُوْا نہ جاؤ اور قدم نہ ہلاؤ اور خدا کے عذاب سے نہ بھاگو وَارْجِعُوْٓا اور پھر جاؤ اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ اوس چیز کی طرف کہ نعمت
اور راحت دیے گئے اوس چیز میں وَمَسٰكِنِكُمْ اور پھر آؤ اپنے گھروں میں لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ○ شاید تم پوچھے جاؤ یعنی
تمہارے پیغمبر کے قتل کی کیفیت تم سے پوچھیں جب حضوریہ کے رہنے والوں نے عذاب کے آثار دیکھے اور نجات کی کوئی راہ نہ پائی تو قَالُوْا
بولے کہ يٰوَيْلَنَآ ای واے ہم پر اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبر کو ہمنے قتل کر ڈالا
فَمَا زَالَتْ تو ہمیشہ تھا تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ یہ پکارنا اونکا یعنی یا ویلنا کہتے رہے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ اوسوقت تک کہ کر دیا
ہمنے اونہیں حَصِيْدًا اکھاڑی ہوئی کھیتی یعنی جسطرح کھرپی سے گھاس کاٹتے ہیں اوسی طرح اونہیں تلوار سے کاٹ ڈالا اور کر دیا
ہمنے اونہیں خٰمِدِيْنَ ○ مرے اور بجھے ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور
زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے جو کچھ اون دونوں میں ہے لٰعِبِيْنَ ○ اوس حال میں کہ ہم کھیلنے والے تھے یعنی یہہ چیزیں ہمنے کھیل کے
طور پر نہیں پیدا کیں بلکہ نگاہ والوں کی بصیرت اور سمجھ والوں کے دھیان کے واسطے انواع و اقسام کے عجائب غرائب کے ساتھ ہمنے پیدا
کیا ہے بیت بنگر بچشم فکر کہ از عرش تا بہ فرش * در ہیچ ذرہ نیست کہ سری عجیب نیست لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہم اَنْ نَّتَّخِذَ یہہ کہ اختیار کریں
ہم لَهْوًا وہ چیز جس سے کھیلتے ہیں اور جسے دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں جیسے جورو لڑکے تو لَّاتَّخَذْنٰهُ ضرور اختیار کر لیتے ہم مِنْ لَّدُنَّآ
اپنی قدرت کی جہت سے یا اپنے پاس سے یعنی ایسے طور پر جو ہماری شان کے لائق ہوتا اختیار کر لیتے ہم اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اگر ہوتے ہم
کرنے والے اس کام کو بَلْ انکار ہے کھیل اختیار کرنے سے اور تنزیہ ہے جورو لڑکے سے یعنی ہم لہو و لعب ہرگز نہیں اختیار کرتے بلکہ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
ڈالتے ہیں ہم حق کو کہ خیر ہے عَلَى الْبَاطِلِ باطل پر یعنی لہو و لعب یا اسلام کو ہم کفر پر مسلط کرتے ہیں فَيَدْمَغُهٗ پھر توڑ ڈالتا ہے حق
باطل کو فَاِذَا هُوَ تو وہ یعنی لہو و لعب یا کفر زَاهِقٌ محو اور زائل ہو گیا ہوتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ اور تمہارے واسطے ہے ویل حسرت
اور ندامت کا کلمہ ہے یا تمہارے واسطے ہے عذاب کی شدت مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ اوس چیز کے سبب سے کہ وصف کرتے ہو خدا کو اوس
وصف کے ساتھ جو نہ چاہیے کہ وہ جورو لڑکے اختیار کر لیتا ہے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی آسمانوں میں ہے
روحانیات وَالْاَرْضِ اور جو کوئی زمین میں ہے جسمانیات یعنی آسمان و زمین والے سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہیں وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو لوگ اوسکے پاس ہیں یعنی ملائکہ آسمانوں والوں کو الگ کر کے ذکر کرنا اونکی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی فرشتے جو درگاہ الٰہی کے مقرب
ہیں اور جنکو تم پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نہیں سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ اوسکی بندگی سے وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ اور کچھ تھکتے بھی نہیں اور عبادت سے ذرا بھی باز نہیں رہتے يُسَبِّحُوْنَ پاکی بیان کرتے ہیں

حق تعالی کی یا نماز ادا کرتے ہین یا حمد کہتے ہین اَلَّیۡلَ وَالنَّهَارَ رات دن یعنی امر آلہی کی تعظیم مین برابر گذارتے ہین لَا یَفۡتُرُوۡنَ ○ سست اور ضعیف نہین ہوجاتے اَمِ اتَّخَذُوۡۤا اٰلِهَةً کیا ٹھہرایے کافرون نے جھوٹے خدا مِّنَ الۡاَرۡضِ زمین سے یعنی وہ خدا جو زمین کے اجزاسے بنائے گئے ہین جیسے سونے چاندی لکڑی پتھر کے یعنی اونھون نے جو خدا ٹھہرایے ہین کیا قدرت سے هُمۡ يُنۡشِرُوۡنَ ○ وہ زندہ کرتے ہین مُردے حق تعالی مشرکون کی نادانی بیان فرماتا ہی یعنی تم بتون کو خدا کہتے ہو اور خدائی کو یہ بات لازم ہی کہ ممکنات پر قدرت رکھتا ہو اور تم جانتے ہو کہ بتون کو قدرت نہین ہی تو با وصف اونکی علاجی کے تم اونکی پرستش سے ہاتھ نہین کھینچتے لَوۡ كَانَ اگر ہوتے فِيۡهِمَاۤ زمین آسمان مین اٰلِهَةٌ بہت سے خدا جو اونکے کامون کی تدبیر کرین اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا تو لَفَسَدَتَا ۚ ضرور تباہ ہوجاتے آسمان اور زمین اور سب کام خراب ہوجاتے اسواسطے کہ اگر سب خدا کسی مراد مین موافق ہوتے تو ایک مقدور پر بہت سی قدرتین طاری ہوجاتین اور اگر کسی کام مین مخالفت کرتے تو وہ کام توقف مین بے بنا پڑا رہتا تو تمام عالم کا تدبیر کرنے والا ایک ہی چاہیے اور وہ اللہ تعالی کے سوا نہین نظم در دو جہان قادر و یکتا توئی ✣ جملہ ضعیف اند تو توانا توئی ✣ چون قدمت بانگ ابلق زند ✣ جز تو کہ یارد کہ انا الحق زند ✣ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ تو پاکی بیان کرنا پاکی بیان کرنا خدا کے واسطے جو رَبِّ الۡعَرۡشِ رب ہی عرش کا عَمَّا يَصِفُوۡنَ ○ اوس چیز سے جو وہ صفت کرتے ہین جورو لڑکے اختیار کرلینے سے لَا يُسۡـئَلُ نہ پوچھا جائیگا خدا عَمَّا يَفۡعَلُ اوس چیز سے جو وہ کرتا ہی اپنی عظمت کے سبب سے اور اسوجہ سے کہ خدائی مین اکیلا ہی یا اس باعث سے کہ جو کچھ وہ کرتا ہی عین حکمت اور صواب ہی وَهُمۡ يُسۡــئَلُوۡنَ ○ اور وہ یعنی سب بندے پوچھے جائینگے یعنی وہ کام جو وہ کرتے ہین اسوجہ سے پوچھے جائینگے کہ مملوک ہین اور مملوک کو ضرور ہی کہ اپنی باتون اور کامون کا حساب مالک کے ساتھ درست کرے اَمِ اتَّخَذُوۡا کیا ٹھہرایے اونھون نے مِنۡ دُوۡنِهٖۤ خدا کے سوا اٰلِهَةً ؕ بہت سے خدا حال آنکہ اونھین حکم یہی تھا کہ فقط اللہ کو خدا پکڑو قُلۡ هَاتُوۡا کہہ کہ لاؤ بُرۡهَانَكُمۡ ۚ اپنی دلیل اللہ کے سوا اور بہت سے خدا ٹھہرا لینے پر عقلی یا نقلی هٰذَا ذِكۡرُ مَنۡ مَّعِىَ یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی ہی جو میرے ساتھ ہین میری امت مین سے یعنی قرآن وَذِكۡرُ مَنۡ قَبۡلِىۡ ؕ اور یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی جو مجھ سے پہلے تھے یعنی توریت انجیل اور سب آسمانی کتابین کھلواؤ اور جو لوگ وہ اگلی کتابین جانتے ہین اونسے پوچھو کہ جتنی کتابین نازل ہوئین اون سب مین توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت ہی بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ بلکہ بہتیرے کافر یعنی وہ کے سب لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡحَـقَّ نہین جانتے حق کو اور حق و باطل مین تمیز نہین کرسکتے فَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ○ تو وہ انکار کرنے والے ہین خدا پر ایمان لانے اور اوسکے رسول کی متابعت کرنے سے وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھسے مِنۡ رَّسُوۡلٍ کوئی رسول اِلَّا نُوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِ مگر وحی کی ہمنے اوسکی طرف آور بکرنے نُوحی پڑھا ہی یعنی وحی کی گئی اوسکی طرف کہ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ بیشک نہین ہی کوئی خدا برحق اِلَّاۤ اَنَا مگر مین فَاعۡبُدُوۡنِ ○ تو میری ہی عبادت کرو وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ اور کہا اونھون نے کہ پیدا کرلیے خدا نے جو بڑا مہربان ہی وَلَدًا فرزند یعنی ملائکہ اوسکی اولاد ہین سُبۡحٰنَهٗ ؕ پاک ہی وہ اس بات سے بَلۡ عِبَادٌ بلکہ فرشتے بندے ہین مُّكۡرَمُوۡنَ ○ بندگی دیے گئے اور نوازے ہوئے

لَا يَسْبِقُونَهٗ نہین سبقت کرتے خدا پر بِالْقَوْلِ بات کہکر یعنی اوسکی بے اجازت بات نہ کہو۔ اس کلام سے یہ مراد ہی کہ کافر یہ امید منقطع
کرین کہ فرشتے اونکی شفاعت کرینگے یعنی خدا کے بے اذن فرشتے ہرگز شفاعت نہین کرسکتے وَهُمْ بِأَمْرِهٖ اور وہ خدا کے حکم سے
يَعْمَلُونَ ۝ کام کرتے ہین يَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ جو کچھ اس سے پہلے وہ کرچکے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو
کچھ اسکے بعد کرینگے وَلَا يَشْفَعُونَ اور درخواست نہین کرتے إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ مگر اوس شخص کے واسطے جسکے لیے
خدا پسند کرے شفاعت یا اوسکے واسطے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ شفاعت کرنے والے
اوسی کی شفاعت کرینگے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے یعنی جسنے دنیا مین کلمہ طیب زبان سے کہا اور دل سے اوسکی تصدیق کی اونکی
شفاعت واجب ہوگی وَهُمْ اور فرشتے مِّنْ خَشْيَتِهٖ خوف سے عذاب الٰہی کے مُشْفِقُونَ ۝ تھراتے ہین یا خدا کی ہیبت
اور عظمت سے ڈرتے ہین وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ اور جو کوئی کہے ملائکہ مین سے یا تمام مخلوقات مین سے کہ إِنِّي إِلَٰهٌ بیشک مین خدا ہون
مِّن دُونِهٖ اسکے سوا فَذَٰلِكَ تو وہ کہنے والا نَجْزِيهِ جزا دینگے ہم اوسے جَهَنَّمَ دوزخ كَذَٰلِكَ جسطرح
خدائی کے دعوی کرنے والے کو ہم جزا دیتے ہین اوسی طرح نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ جزا دینگے ہم ظالمون کو جنھون نے اون دعوی ع ۱۹
کرنے والون کی پرستش کرکے اپنے اوپر ظلم کیا أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا کیا نہین دیکھا یعنی نہین جانا اونھون نے جو ایمان نہین
لائے أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ یہ کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتْقًا دونون تھے بندھے ہوئے یعنی مجتمع مراد یہ ہی کہ ایک حقیقت
تھے فَفَتَقْنَاهُمَا پھر کھولدیا ہمنے اونھین ایک سے دوسرے کو قسم کرکے اور تمیز دیکر یا سب آسمان ایک ہی آسمان تھا اوسے مختلف حرکتین
دیکر کتنے آسمان ہمنے بنا دیے اور ایک زمین کو بھی طبقون کی کیفیتین اور حال مختلف ہونے کے سبب سے کئی قسم کی ہمنے کردی یا زمین آسمان ایک مین
چپکے اور جمے تھے اور اونکے بیچ مین فرق نہ تھا ہم درمیان مین ہوا لائے اور اونھین ایک کو دوسرے سے ہمنے الگ کردیا زاد المسیر مین یہ معنی لکھے
ہین کہ ایک زمین سے ہمنے چھ طبقے نکالے تو سات طبقے ہوگئے اور ایک آسمان سے چھ نکالے تو سات ہوگئے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ آسمان
بندھا تھا اور اوس سے پانی نہ برستا تھا اور زمین بندھی تھی اور اوس سے گھاس نہ اوگتی تھی ہمنے اوسے مینھ کے سبب سے اور اسے گھاس کے سبب سے
کھولدیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ اور کیا ہی ہمنے پانی سے كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ہر چیز کو جو زندہ ہی یعنی سب جیوانون کو ہمنے پانی سے بنایا
ہی اسواسطے کہ جن چیزون سے یہ بنے اونمین سب سے زیادہ پانی ہی ہی اور اونکا پانی سے احتیاج رکھنا اور پانی سے نفع لینا سب پر ظاہر ہی
یا ہمنے نطفہ سے پیدا کیا یا ہمنے پانی کو ہر زندے کی زندگی کا سبب کردیا اور کل کا لفظ یہان اکثر کے معنی مین ہی عموم کے واسطے نہین
أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ۝ کیا پھر نہین ایمان لاتے منکر باوجود ان کھلی ہوئی نشانیون کے وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین
رَوَاسِيَ پہاڑ اونچے اونچے أَن تَمِيدَ بِهِمْ تاکہ نہ ہلے زمین اور آدمیون کو تباہ اور ہلاک نہ کرے وَجَعَلْنَا فِيهَا اور بنائین ہمنے
زمین مین یا پہاڑون کے درمیان فِجَاجًا سُبُلًا راہین کشادہ لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ تاکہ وہ راہ پائین سفرون مین اور اپنی
منزلون پر پہونچین وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ اور کردیا ہمنے آسمان کو سَقْفًا مَّحْفُوظًا چھت حفاظت کی ہوئی گر پڑنے سے
یا وقت معلوم تک نیست و نابود ہوجانے سے یا ہوا مین بے ستون محفوظ وَهُمْ اور کافر عَنْ آيَاتِهَا ہماری نشانیون سے جو آسمان مین ہین اور

اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ بنانے والا موجود ہی اور ایک ہی ہی اور اوسکی قدرت کاملہ کھلی ہوئی ہی مُعْرِضُوْنَ ○ منھ پھیرنے والے
ہین یعنی جسقدر ہماری نشانیان دیکھتے ہین انکار اونکا بڑھتا جاتا ہی وَهُوَ الَّذِي اور وہ وہ ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کی رات اندھیری تاکہ اوسمین آرام پائین اور دن روشن تاکہ اوسمین کمائی کرنے کو چلین پھرین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط
اور پیدا کیے آفتاب و ماہتاب كُلٌّ ہر ایک اونمین سے فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ○ ایک آسمان مین تیرتے ہین یعنی آسمان پر سطح دوڑتے ہین
جیسے پیراک پانی پر دوڑتا ہی اور کشف الاسرار مین ہی کہ اہل اشارت کے نزدیک رات دن عارفون کا قبض اور بسط ہی کبھی تو کسیکو قبض کے
قبضہ مین لے لیتا ہی تو جلال کے سبب سے اوسے جوش آتا ہی اور کبھی کسیکو بسط کے فرش پر بٹھاتا ہی تو جمال کی بدولت وہ اقبال پاتا ہی اور آفتاب
صاحب توحید کا نشان ہی کہ ایک حال پر روشن ہی نہ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ہی اور ماہتاب اہل تلوین کا نشان ہی کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا ہی
کبھی حدت کا نور ظاہر ہونے سے غائب ہو جاتا ہی اور کبھی جامعیت کے رموز کھلنے سے بدر کامل ہو جاتا ہی گویا حضرت شیخ قاسم انوار قدس سرہ کے
کلام حقائق انجام مین اسی بات کی طرف اشارہ ہی فرد ز بیم سوز ہجرت زمو باریکتر گردم ٭ چو روز وصل یار آرم شوم در حال زان فربہ ٭ اور حضرت
مولانا روم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین نظم چون وے بے تابی زمن گردم ہلالے ممتحن ٭ ور روے سوے من کنی چون بدر بے نقصان شوم ٭
تو آفتابے من چو مہ گرد تو گردم روز و شب ٭ گہ در محاق افتم ز تو گہ شمع نور افشان شوم ٭ لکھا ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دشمن گمراہی کی وجہ سے کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ یعنی ہم یہ انتظار کرتے ہین کہ حوادث کی آندھی آئے اور محمد کے یارون کو
متفرق کرکے اوسے ہلاکت مین ڈالدے تو اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور ہمنے نہین دیا کسی
آدمی کو مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط تجھسے پہلے ہمیشہ رہنا اَفَإِنْ مِّتَّ پس اگر تم ای محمد مرجاؤ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○
تو وہ یعنی جو تمھاری موت کے منتظر ہین ہمیشہ رہینگے اور موت سے نجات پائینگے ایسا نہین كُلُّ نَفْسٍ ہر جی ہر جان ذَائِقَةُ
الْمَوْتِ ط چکھنے والا ہی موت جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا بیت ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود ٭ آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود ٭
وَنَبْلُوْكُمْ اور ہم آزماتے ہین تمھین بِالشَّرِّ برائی کے ساتھ یعنی بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار کرکے وَالْخَيْرِ اور بھلائی کے
ساتھ یعنی نعمتین اور بخششین دیکر فِتْنَةً ط آزمانا یہ مفعول مطلق لفظ فعل کے خلاف ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ ہم تمھارے ساتھ آزمایش
کرنے والون کا معاملہ کرتے ہین سختی اور آسانی مفلسی اور تونگری مین تاکہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری مین ہر ایک کا مرتبہ اہل عالم کو
معلوم ہوجائے وَإِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۞ اور ہماری طرف پھیرے جاؤگے اور اعمال کے موافق جزا پاؤگے لکھا ہی کہ ایکدن حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے سردارون کی ایک جماعت کے سامنے سے گذرے اونمین سے ابو جہل بے ادبی کی راہ سے ہنسا
اور بولا کہ یہ نبی عبد مناف کا بیٹا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَإِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جب دیکھتے ہین تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ لوگ جو نہین ایمان لائے ہین تو إِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین لیتے تمھین إِلَّا هُزُوًا مگر ہنسا گیا یعنی وہ ہنسی کی
راہ سے تمکو نبی کہتے ہین اور آپسمین کہتے ہین کہ أَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہی ہی جو ہمیشہ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ یاد کرتا ہی تمھارے خداؤن کو
برائی اور مذمت کے ساتھ وَهُمْ اور حال یہ ہی کہ کافر بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ خدا کو یاد کرنے اور اوسے ایک جاننے پر یا قرآن کے ساتھ یا رحمان کے

نام پر هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے ہین تو ہنسے جانے اور مسخرہ بننے کے لائق وہی ہین خُلِقَ الْاِنْسَانُ پیدا کیا گیا ہی
انسان مِنْ عَجَلٍ جلدی سے یہ کمال درجہ کا مبالغہ ہی یعنی کامون مین بہت جلدی کرنے اور دیر کم کرنے سے گویا کہ جلدی ہی سے انسان
پیدا ہوا ہی اور اوسکی جلد بازیون مین سے ایک یہ بات ہی کہ عذاب الٰہی بھی جلدی چاہتا ہی جیسے نضر بن حارث عذاب کی جلدی کرتا تھا تو
حق تعالی نے فرمایا کہ سَاُورِيْكُمْ قریب ہی کہ دکھادین ہم تمکو اٰيٰتِيْ نشانیان اپنے عذاب کی دنیا مین کہ بدر کا واقعہ تھا اور آخرت
کہ عذاب دوزخ ہوگا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ تو جلدی نہ کرو ہمسے عذاب مانگنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان سے حضرت
آدم علیہ السلام مراد ہین اونکی جلدی یہ تھی کہ جب اونکے سر اور آنکھون مین روح آئی تو اونھون نے دیکھا کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہی تو بولے
کہ یارب آفتاب ڈوبنے سے پہلے میری خلقت پوری کردے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ
عذاب کا یا قیامت کا وعدہ ہمین بتاؤ تو اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ○ سچے مخاطب حضرت رسول مختار اور اونکے صحابہ
کبار صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہین تو حق تعالی نے اونکی بات کے جواب مین فرمایا کہ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر جانین وہ
لوگ جو کافر ہین حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ اوس وقت کو جب کہ باز نہ رکھینگے یعنی باز نہ رکھ سکینگے عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ اپنے
مونھون سے دوزخ کی آگ کو وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ اپنی پیٹھون سے اسواسطے کہ آگ نے اونکے بدن گھیر لیے ہونگے
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مدد دیے جاینگے یعنی ایسا کوئی یار و مددگار نہ پاینگے جو عذاب کو اونسے روکے یہ شرط
محذوف کا جواب ہی اسکے معنی یہ ہین کہ اگر کافر ایسے عذاب کو جانین تو اسکے نازل ہونے کی جلدی نہ کرین یا اگر پیغمبر کی سچائی اور اپنی بات کی
غلطی جانین بَلْ تَاْتِيْهِمْ بلکہ آجائیگی اونپر قیامت بَغْتَةً اچانک فَتَبْهَتُهُمْ تو مبہوت اور متحیر کردیگی اونھین فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تو نہ سکینگے رَدَّهَا باز رکھنا اوسکی ہولون کو اپنے سے وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جائین توبہ یا
معذرت کے واسطے یا یہ کہ نظر نہ ڈالی جائیگی نہ اونپر نہ اونکی گریہ وزاری پر وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور بیشک ہنسے ہین بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ رسولون کے ساتھ تجھسے پہلے حق تعالی جناب حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے دل کو تسلی دینے کے واسطے اگلے انبیا
علیہم السلام کا حال اور اونکے ساتھ دشمنون کے ہنسنے کی خبر دیتا ہی اور جناب سرور انبیا محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو کافر
ہنسی کرتے تھے اونکو تہدید کرتا ہی فَحَاقَ تو عذاب نے گھیر لیا بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا اون لوگون کو جنھون نے مسخراپن کیا تھا مِنْهُمْ اون
پیغمبرون سے یعنی جو لوگ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اونھین پہونچی مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوسکی کہ تھے اوسکے
سبب سے يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے تو یا رسول اللہ جو لوگ تمھارے ساتھ ہنسی کرتے ہین اونکے ساتھ بھی یہی صورت
واقع ہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے والون کو کہ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ کون ہی جو نگاہ رکھتا ہی تمھین بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مِنَ الرَّحْمٰنِ خدا کے عذاب سے اگر وہ تمسے بدلا لیا چاہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی یاد سے یا قرآن
یا اوسکی نصیحت سے مُّعْرِضُوْنَ ○ منھ پھیرنے والے ہین کہ ہرگز اونکے دل مین قرآن یا نصیحت نہین جمتی تو عذاب الٰہی سے
کیا ڈرین اور اپنے نگہبان کو کیونکر پہچانین اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ کیا اونکے واسطے بہت سے خدا ہین کہ قدرت کی راہ سے تَمْنَعُهُمْ

ع ۱۲

یا اون کے بچانے والے ہیں اوس سے مِّنْ دُوْنِنَا ہمارے سوا اوس عذاب کو جو ہمارے پاس سے اوپر نازل ہوا اور بعضون نے کہا کہ اس آیت میں الفاظ
مقدم موخر ہیں اصل میں یون ہی کہ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ مِّنْ دُوْنِنَا تَمْنَعُهُمْ پھر اونکے جھوٹے خداؤن کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نہین سکتے ہین بت جو اونکے زعم مین خدا ہین نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ مدد کرنا اپنی ذاتون کی یعنی اگر کوئی اونکے ساتھ خرابی چاہے
جیسے توڑ ڈالنا نجاست سے بھر دینا تو اوس خرابی کو اپنے سے دفع نہین کر سکتے تو جو اونکی پرستش کرتے ہین اونکی نگہبانی کیونکر کر سکینگے
وَلَا هُمْ اور نہ بت یا بت پرست ایک دوسرے کی مدد کرے مِّنَّا ہمارے عذاب سے يُصْحَبُوْنَ ○ نگاہ رکھے گئے اور پناہ دیے
گئے ہین بَلْ مَتَّعْنَا بلکہ فائدہ دیا ہمنے هٰٓؤُلَآءِ اوس مکہ مین رہنے والے گروہ کو وسعت عیش اور امنی اور سلامتی کے ساتھ
وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو حَتّٰى طَالَ یہانتک کہ دراز ہوئی عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ط اونپر زندگی اور اوسکے سبب سے مغرور
ہوکر سمجھے کہ ہمیشہ یون ہی رہینگے اور یہ نہ سمجھے کہ عیش اور زندگی دمبدم گھٹیگی بیت مغرور مشو کہ دمبدم دست اجل ہی برہم زند
این بنا کہ افراشتہ اند اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے کافر اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ یہ بات کہ آتا ہی ہمارا حکم اونکی زمین پر اور
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط گھٹاتے ہین ہم اوسے اوسکے کنارون سے یعنی مسلمانون کے واسطے وہ ملک وزبر زور فتح کیے
دیتے ہین کہ ہر روز ایک قلعہ لے لیتے ہین اور ایک جگہ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ کیا وہ غالب ہین یا پیغمبر
یا مسلمان قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ کہ اسکے سوا نہین کہ ڈراتا ہون تمہین بِالْوَحْيِ ز اوس چیز کے سبب سے جو وحی کیجاتی ہی
میری طرف یعنی مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا ہوا اور تم میرے ڈرانے سے ڈرتے نہین وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اور نہین
سنتے بہرے پکارنا اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ○ جب ڈرائے جاتے ہین کافر جو بات سنتے ہین اوس سے فائدہ حاصل کرنے مین بہرون کے
مثل ہین جو کچھ سنتے ہی نہین وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ اور اگر چھو جائے کافرون کو نَفْحَةٌ ذرہ بھی مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ تیرے
رب کے عذاب مین سے یعنی یا رسول اللہ تم جس عذاب سے اونھین ڈراتے ہو اوس سے ذلیل اور عاجز ہو کر کمال اضطراب اور حسرت سے
لَيَقُوْلُنَّ ضرور کہینگے کہ يٰوَيْلَنَآ ہم وائے ہمکو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ بیشک تھے ہم اپنی جانون پر ظلم کرنے والے شرک اور
تکذیب کے سبب سے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ اور رکھینگے ہم ترازوین عدل کی لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن جزا دینے کو
صاحب لباب اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ترازو عبارت ہی عدل سے یعنی ترازوین تمثیل ہی ٹھیک ٹھیک حساب اور پوری پوری جزا
اعمال کے واسطے اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ایک میزان مراد ہی کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلڑے ترازو کی طرح ہونگے اور اوسمین اعمال تولینگے
تیسیر مین لکھا ہی کہ میزان کو جمع کے لفظ سے لانا اوسکی شان بڑھانے کو ہی يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا تو آپکی تعظیم شان کی وجہ سے فرمایا یا یہ بات ہی کہ ہر ایک مکلف کے اعمال اوس ترازو مین تولے جائینگے تو ہر ایک کے واسطے ایک
ترازو ہوگی یعنی نیک بد عمل جو اوسمین تولینگے فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ تو ظلم نہ کیا جائیگا کوئی شَيْئًا ط کچھ اپنے حق مین سے یعنی کوئی نیک
عمل بے تولا نہ چھوڑینگے وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو عمل مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی مین سے کہ سب دانون مین چھوٹا
ہوتا ہی اَتَيْنَا بِهَا ط لائینگے ہم اوسے اور ترازو پاس حاضر کرینگے وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ اور بس ہین ہم حساب کرنے والے بندون کے

اعمال کے واسطے کہ علم اور عدل کا کمال ہم ہی کو ہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ موسیٰ اور
ہارون کو ایک کتاب روشن حق اور باطل کو جدا کرنے والی یا دشمنوں پر فتح یا دریا کا پھٹ جانا وَضِيَاۤءً اور دی ہمنے روشنی یعنی
ایک روشن کتاب کہ اوسکی متابعت کرنے والے حیرت اور جہالت کی تاریکی سے چھوٹ جائیں وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور نصیحت
پرہیزگاروں کو الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ جو ڈرتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خدا کو دیکھا نہین اور
اوس سے ڈرتے ہین اور عذاب دیکھا نہین اور اوس سے خوف کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور
جنت حشر حساب میزان کا ایمان رکھتا ہی وہ بیشک خدا سے پوشیدہ ڈرتا ہی وَهُمْ اور وہ یعنی پرہیزگار مِّنَ السَّاعَةِ قیامت کے
ہولون سے مُشْفِقُوْنَ ○ ڈرنے والے ہین وَهٰذَا اور یہ قرآن ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ کلام ہی بہت برکت اور منفعت والا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے اوسے اور اونھون نے خود نہین بنالیا اَفَاَنْتُمْ کیا تم لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ اوسکے منکر ہو
وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اور بیشک ہمنے دی اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ابراہیم کو ہدایت اوسکی صلاحیت موجود ہونے کے باعث مِنْ
قَبْلُ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے قبل یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل یا نبی ہونے کے پہلے ہمنے ابراہیم کو پہچاننے کی توفیق
دی تھی وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ اور تھے ہم جاننے والے یہ بات کہ وہ بخشش دینے کا مستحق ہی تو اوسکے استحقاق کے موافق ہمنے اوسے
نوازا اِذْ قَالَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ابراہیم نے کہا لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنی قوم سے یعنی بابل والون
کو مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا کیا ہین یہ شکلین اور صورتین کہ اونکی پر یعنی اونکی پرستش پر عٰكِفُوْنَ ○ مجاور
اور وہ بہتر مورتین تھین اور تیسیر مین لکھا ہی کہ نوے بت تھے سب سے جو بڑا تھا اوسے آزر نے بنایا تھا اور بہت عمدہ دو موتی اوسکی آنکھونکی
جگہ جڑے تھے تبیان مین لکھا ہی کہ درند پرند چارپائے آدمیون کی دو صورتین تھین اور بعضون کا قول یہ ہی کہ تارون کی شکلین تھین بہرتقدیر
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کیا صورتین ہین جنکو تم پوجتے ہو تو قَالُوْا وَجَدْنَآ وہ بولے کہ
ہمنے پایا اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو لَهَا عٰبِدِيْنَ ○ انکے واسطے پوجا کرنے والے تو ہمنے بھی اونکی تقلید کی قَالَ کہا ابراہیم نے کہ
لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ قسم خدا کی تھے تم وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمھارے باپ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی گمراہی و خطا مین تو قَالُوْٓا بولے
نمرود کے لوگ تعجب کی راہ سے کہ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہی تو یہ بات سچی اور پکی اَمْ اَنْتَ یا تو ہی مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ کھیلنے والون
مین سے کہ ہنسی اور دل لگی سے بات کرتا ہی تو اونھون نے اپنی گمراہی اور اپنے باپ دادا کی نادانی پر تعجب کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ
بَلْ نہ مین کھیل کرنے والا نہین ہون بلکہ رَّبُّكُمْ تمھارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہی آسمانون اور زمین کا
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وہ جسنے پیدا کیے آسمان و زمین یا تمھاری مورتین وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ اور مین اس بات پر کہ وہ میرا اور
تمھارا پروردگار ہی مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ گواہون مین سے ہون یعنی تحقیق کی رو سے گواہی دیتا ہون لکھا ہی کہ نمرودیون کی عید کا ایک
دن تھا اوسدن وہ میدان مین جاتے اور شام تک سیر کرتے پھرتے وقت بتخانہ مین آتے اور بتون کو بنا سنوار کر اونکے سامنے گاتے بجاتے
پھر پرستش کی رسمین ادا کر کے اپنے گھرون مین پھر آتے جب ابراہیم علیہ السلام نے اونمین سے کچھ لوگون سے اون مورتون کے باب مین

مناظرہ کیا تو وہ بولے کہ اچھا کل ہماری عید کا دن ہی شہر سے باہر آکر دیکھنا کہ ہمارے دین اور آئین مین کس قدر زیبائش ہی ابراہیم علیہ السلام نے
ہان نہین کچھ جواب دیا دوسرے دن جب وہ صحرا کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لیجانا چاہا ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا
بہانہ کیا اور فرمایا کہ اِنِّی سَقِیْمٌ پس وہ لوگ انھین چھوڑ کر چلے گئے ابراہیم علیہ السلام نے اونسے پوشیدہ یہ بات فرمائی کہ وَتَاللّٰہِ اور قسم خدا کی
کہ مین لَاَکِیْدَنَّ ضرور تدبیر اور کوشش کرونگا کہ توڑ ڈالون اَصْنَامَکُمْ تمہارے بت بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا بعد اسکے کہ
منھ پھیر و اونکی طرف سے اور عیدگاہ چلے جاؤ اور ہو تم مُدْبِرِیْنَ ۝ پیٹھ کرنے والے اونکی طرف یعنی جب بتون کو چھوڑ کر اپنی سیرگاہ مین
جاؤگے اون لوگون مین سے ایک نے یہ بات سن لی اور کسی سے نہین کہی مگر جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر
اوٹھا لیا اور بتخانہ مین گھسے فَجَعَلَہُمْ پھر کر دیا بتون کو تبر سے جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے اِلَّا کَبِیْرًا لَّہُمْ مگر ایک بڑے بت کو
جو اونمین تھا یعنی بڑے بت کو نہین توڑا بلکہ اوسکی گردن پر تبر رکھکر نکل آئے کہ لَعَلَّہُمْ اِلَیْہِ شاید نمرود کے لوگ اوس بڑے بت کیطرف
یَرْجِعُوْنَ ۝ پھر آئین اور اوس سے پوچھین کہ انھین کسنے توڑ ڈالا اسواسطے کہ معبود کی شان سے یہ بات ہی کہ مشکلین حل کردے مین
اوسکی طرف رجوع کرین اور اس کام سے ابراہیم علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ قوم کو الزام دیجیے اور بعضون نے کہا ہی کہ الیہ کی ضمیر ابراہیم علیہ السلام
کی طرف پھرتی ہی یعنی اونھون نے اسواسطے بت توڑے کہ شاید وہ بت پرست اونکی طرف رجوع کرین اور وہ دلیل قاطع سے بتون کی عاجزی ثابت
کردین غرضکہ نمرودی جب شام کو بتخانہ مین آئے تو وہ حال دیکھا متحیر ہوئے اور قَالُوْا مَنْ فَعَلَ بولے کہ کسنے کیا ہی ھٰذَا یہ کام بِاٰلِہَتِنَآ
ہمارے خداؤن کے ساتھ اور اونھین توڑ پھوڑ ڈالا اِنَّہٗ تحقیق وہ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ضرور ظالمون مین سے ہی اپنی جان پر کہ یہ کام
کرکے اپنے کو ہلاکت مین ڈالا نمرود اور اوسکے لوگ اوس شخص کی کھوج مین پڑے اور چاہا کہ بت توڑنے والے کو پیدا کرین وہ شخص جسنے
تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے سنا تھا اوسنے دوسرے سے کہا ایک سے دوسرے کی زبان پر یہ بات آئی
یہانتک کہ نمرود کے مصاحبون کو خبر پہونچی قَالُوْا سَمِعْنَا اونھون نے نمرود سے کہا کہ ہمنے قوم سے سنا ہی کہ وہ کہتے ہین فَتًی ایک
جوان کو کہ برائی سے یَذْکُرُہُمْ یاد کرتا ہی بتون کو یُقَالُ لَہٗٓ اِبْرٰہِیْمُ ۝ کہتے ہین اوسے ابراہیم یعنی اوسکا نام ابراہیم ہی
قَالُوْا بولے نمرود اور اوسکے امیر کہ فَاْتُوْا بِہٖ پھر لاؤ اوسے عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ لوگون کی آنکھون کے سامنے یعنی ایسا کرو
کہ لوگ اوسے دیکھین لَعَلَّہُمْ یَشْہَدُوْنَ ۝ شاید گواہی دین کہ ہان یہی بتون کی مذمت کرتا ہی پس ابراہیم علیہ السلام کو
پکڑ کر نمرود کے سامنے حاضر کیا تو قَالُوْٓا ءَاَنْتَ اونھون نے کہا کیا تو نے فَعَلْتَ ھٰذَا کی یہ جو ہم دیکھتے ہین ٹوٹ پھوٹ
بِاٰلِہَتِنَا یٰٓاِبْرٰہِیْمُ ۝ ہمارے خداؤن کے ساتھ اے ابراہیم قَالَ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین نے تو نہین کیا بَلْ
فَعَلَہٗ بلکہ کیا ہی یہ کَبِیْرُہُمْ ھٰذَا بڑے انکے نے کہ یہ ہی اوپر غصہ کی راہ سے کہ میرے ہوتے ہوئے لوگون نے انھین کیون پوجا
فَسْـَٔلُوْہُمْ تو پوچھو تم انسے کہ تمھین کسنے توڑا اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ۝ اگر ہین بات کرتے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِہِمْ
تو پھرے وہ اپنی عقلون کی طرف یا ایک دوسرے کی جانب فَقَالُوْٓا پھر کہا بعض نے بعض سے کہ اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
بیشک تم ہی تو ظالم ہو ایسی چیز کو پوجنے کے سبب سے جو نہ سنے نہ بولے ثُمَّ نُکِسُوْا پھر جھکائے گئے عَلٰی رُءُوْسِہِمْ اپنے سرون کے بل

ربع

یعنی خجالت سے سر جھکا لیے اور حیرت سے بولے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو نے جانا ہے کہ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ یہ بت بات نہیں
کرتے پھر جان بوجھ کر یہ بات کیوں کہتا ہے کہ انسے پوچھو پھر جب انہوں نے اپنے معبودوں کی عاجزی کا اقرار کر لیا تو قَالَ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ اَفَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا اوسے
جو نہیں نفع پہونچاتا تمکو کچھ بھی اگر تم اوسے پوجو وَلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اور ضرر نہیں پہونچاتا اگر اوسکی پرستش چھوڑ دو
اُفٍّ لَّكُمْ برائی اور خرابی ہو تمپر یعنی تمھاری ہے وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز کو جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا پھر تم دریافت نہیں کرتے اپنے کام کی برائی کو جب نمرود کی قوم نے یہ بات سنی اور عذر
سے معذرت پہونچانے کی طرف پھرے قَالُوْا حَرِّقُوْهُ کہ آگ کا عذاب ہوا اسکا وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ
اور مدد کرو اپنے خداؤں کی اس جہت سے اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ کرنے والے مدد یعنی اگر بتوں کی مدد کرنے والے
ہو پھر نمرود نے حکم کیا تو ایک پہاڑ کے سامنے ایک حظیرہ بنایا گیا اوسکی دیوار ساٹھ گز بلند تھی اور مہینا بھر تک لکڑیاں جمع کر کے
اوس حظیرہ کو بھر دیا اور بہت سا تیل تمام ایدھن پر چھڑک کر اوسمیں آگ دی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
کی گردن مبارک میں طوق ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں ڈالکر منجنیق سے آگ میں ڈالدیا پس جبرئیل علیہ السلام ہوا سے اونکے
پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمکو کچھ حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ تجھ سے تو کچھ بھی حاجت نہیں جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ جس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے مانگو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خود جانتا ہے مانگنے کی حاجت نہیں ہے چونکہ خدا
جلیل سے ابراہیم خلیل کا توکل سچا اور ماسوی اللہ سے انقطاع پورا تھا تو قُلْنَا يٰنَارُ کہدیا ہمنے کہ اے آگ كُوْنِيْ ہو جا بَرْدًا
وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ اگر یہ نہ کہا جاتا کہ سلامتی کے
ساتھ ٹھنڈی ہو تو ممکن تھا کہ ابراہیم علیہ السلام سردی کے مارے اینٹھ جاتے وَاَرَادُوْا اور چاہا نمرودیوں نے بِهٖ كَيْدًا ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ مکر اونکے جلانے میں فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ تو کر دیا ہمنے اونکو بڑے نقصان والے اسواسطے کہ اونکی
کوشش ابراہیم علیہ السلام کی حقیقت اور اونکے فعل کے باطل ہونے پر دلیل روشن ہو گئی لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں گرے تو
فورًا اونکا طوق اور بیڑی اور ہتھکڑی جل گئی اور اونکے گرد پھول کھل گئے اور میٹھے پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا سات دن تک آگ کے
حظیرہ میں رہے نمرود نے بلندی پر سے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نہایت دلچسپ باغ میں بیٹھے ہوئے ایک شخص سے باتیں کر رہے ہیں
اور اونکے گرد آگ کے شعلے مارتی ہے تو نمرود نے پکار کر کہا کہ ای ابراہیم تیرا خدا جسکی اتنی بڑی قدرت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں بڑا خدا ہے میں اوسکے واسطے
قربانی کرونگا ابراہیم علیہ السلام بولے کہ جب تک تو اپنے طریقہ پر ہے میرا خدا تیری قربانی قبول نہیں کرتا لکھا ہے کہ نمرود نے چار ہزار گائیں قربانی
کیں اور ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دینا چھوڑ دیا کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ محققوں نے کہا ہے کہ یا نار کونی خطاب اوس آگ سے ہے جو ابراہیم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کے دل میں تھی یعنی شوق محبت کا شعلہ بیت آتش دارد دل من آتش دارد جاودان آتش دل دل را خوش دارد حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے
نمرود کی آگ کے قریب پہونچکر چاہا کہ شہود عشق کے سوز کے ساتھ آہ کریں اور نمرود کی آگ کو تباہ کریں ندا پہونچی کہ آتش شہود کی ٹھنڈی ہو جا

نمرود کی آگ پر اور ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ رہ اسواسطے کہ ہم حکم کر چکے ہین کہ اوس آگ مین اپنے خلیل کے معجزے سے ایک باغ ہم ظاہر کرینگے
اگر تو نمرود کی آگ پر اپنا تسلط کریگی یہانتک کہ وہ سرد ہو جائے تو باغ نہ پیدا ہوگا اور معجزہ نہ ہویدا ہوگا اور اگر تو ابراہیم پر سلامتی سے
ٹھنڈی نہ رہیگی تو نار اللہ الموقدۃ کے شعلہ سے وہ جل جائیگا اور دعوت کا قاعدہ بگڑ جائیگا اور یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ عشق کی آگ
سب چیزون پر غلبہ کرتی ہے اور اوسپر کوئی چیز غالب نہین ہوتی بیت عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت ؛ ہرچہ جز معشوق
باقی جملہ سوخت ؛ وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ نمرود اور اوسکی قوم کی جگہ تھی وَلُوْطًا اور اوسکے بھتیجے
لوط بن ہارون کو بھی اور پہونچا دیا ہمنے اونھین اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا اوس زمین کی طرف کہ ہمنے برکت دی اور زیادتی
کی فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۞ اوسمین اہل عالم کے واسطے یعنی ولایت شام مین اور وہان انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے
برکت اور نعمت و رحمت کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین اوترے اور لوط علیہ السلام موتفکات مین اور ان دونون
مقامون مین ایک دن رات کی راہ تھی وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اور عطا کیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو سارہ سے جو اونکے چچا کی بیٹی تھین ایک بیٹا
اِسْحٰقَ ط اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ط اور دیا ہمنے اوسے یعقوب مانگنے سے زیادہ یعنی اوسنے ہمسے ایک بیٹا مانگا تھا
ہمنے اوسے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی وَكُلًّا جَعَلْنَا اور چارون کو کردیا ہمنے یعنی ابراہیم لوط اسحاق یعقوب علیہم السلام کو صٰلِحِيْنَ ۞
نیک و شایستہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً اور کیا ہمنے اون سب کو پیشوا کہ خلق کو يَّهْدُوْنَ راہ دکھائین ہماری طرف
بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ اور وحی کی ہمنے اونکی طرف فِعْلَ الْخَيْرٰتِ بھلائیان کرنے کی یعنی نیک کام
کہ خلق کو اونکی بعثت دلائین وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے کی وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ اور زکوۃ دینے کی نماز اور زکوۃ کی تخصیص
تفضیل کی جہت سے ہے وَكَانُوْا لَنَا اور تھے ہمارے واسطے عٰبِدِيْنَ ۞ عبادت کرنے والے اخلاص کے ساتھ وَلُوْطًا
اٰتَيْنٰهُ اور دی ہمنے لوط کو حُكْمًا حکمت یا نبوت یا جھگڑنے والون مین فیصلہ کرنا وَّعِلْمًا اور علم جو پیغمبرون کو چاہیے شریعت
اور ملت کے قواعد وَّنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسے مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اوس گانون سے کہ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ط
تھا کرتا تھا وہ گانون یعنی اوس گانون کے لوگ کرتے تھے کام ناپاک اور وہ گانون سدوم تھا موتفکات مین اور اوسکے لوگ لواطت مین مشغول تھے
اور رہزنی کرتے تھے ہمنے اونھین ہلاک کردیا اِنَّهُمْ كَانُوْا یقینی تھے وہ قَوْمَ سَوْءٍ برے لوگ فٰسِقِيْنَ ۞ فرمان سے نکلجانے
والے وَاَدْخَلْنٰهُ اور داخل کیا ہمنے لوط علیہ السلام کو فِيْ رَحْمَتِنَا ط اپنی رحمت مین یعنی رحمت والون مین یا جنت مین کہ رحمت کی
جگہ ہے اِنَّهٗ بیشک لوط مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ ع نیکون اور شایستہ لوگون مین سے ہے اور اس سے قبل لوط علیہ السلام کا قصہ
تفصیل کے ساتھ گذرا ہے وَنُوْحًا اور یاد کر نوح علیہ السلام کو اِذْ نَادٰى جب پکارا اوسنے اپنے رب کو مِنْ قَبْلُ قبل
لوط اور ابراہیم علیہما السلام سے یعنی اپنی قوم کے ہلاک ہونے کو دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کرلی ہمنے اوسکی دعا
فَنَجَّيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗ اور اوسکے گھر والون کو اوسکے فرزندون اور عورتون مین سے مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۞ بڑے غم یعنی طوفان کی مصیبت سے وَنَصَرْنٰهُ اور مدد کی ہمنے اوسکی مِنَ الْقَوْمِ اوسکی قوم پر

ع ۵ ۲۵

یعنی منکرون پر ہمنے اوسے غالب کر دیا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کی اِنَّهُمْ بیشک
قوم نوح کے لوگ كَانُوْا تھے قَوْمَ سَوْءٍ ایک بری قوم یعنی کافر تھے اسواسطے کہ کفر سب برائیون کا سردار ہے فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ○ تو غرق کر دیا ہمنے اون سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اور یاد کر داؤد بن ایشا اور اسکے بیٹے سلیمان کا قصہ
اِذْ يَحْكُمٰنِ جب حکم کیا اون دونون نے فِي الْحَرْثِ کھیت مین لکھا ہے کہ جب داؤد علیہ السلام محکمہ مین بیٹھتے تو سلیمان علیہ السلام
دروازہ پر کھڑے رہتے جو باہر نکلتا اوس سے اوسکا مقدمہ اور اپنے والد کا فیصلہ پوچھ لیتے ایکدن دو آدمی محکمہ مین آئے ایک کسان کہ اوسے
ایلیا کہتے تھے اور ایک بکریون والا کہ اوسے یوحنا کہتے تھے ایلیا نے اظہار کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میرا پڑوسی یوحنا رات کو اپنی بکریان چراتا تھا
میرے کھیت مین پڑین اور سب کھیت چر گئین اور ایک قول یہ ہے کہ ایلیا کے باغ مین جا کر بکریان انگور کے خوشے کھا گئی تھین اور تلف
کر ڈالے تھے داؤد علیہ السلام نے یوحنا سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہے داؤد علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اپنی بکریان
ایلیا کو دیدے اور داؤد علیہ السلام کی شریعت مین اسی طرح حکم تھا جب وہ دونون محکمہ کے باہر آئے اور اس قصہ کا حال سلیمان علیہ السلام کو
معلوم ہوا تو وہ محکمہ کے اندر چلے آئے انھین تیرھوان برس تھا اور اپنے والد سے عرض کی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ حکم ہوتا تو اولی اور انسب تھا
داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ کہو کسطرح حکم کرنا چاہیے سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ بکریان ایلیا کو سپرد کرنا چاہیے کہ اونسے نفع
حاصل کرے دودھ گھی بالون کے سبب سے اور باغ یا کھیت یوحنا کو دینا چاہیے کہ محنت کر کے جیسا پہلے تھا ویسا ہی تیار کر دے جب
انگور کے خوشے لگین یا کھیت تیار ہو تو ایلیا کو سپرد کر کے اپنی بکریان لیلے تاکہ دونون مین کوئی بے نصیب نہ رہے داؤد علیہ السلام نے
اسی طرح حکم فرمایا تو حق تعالی نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو خبر دی کہ اس قوم پر داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ پڑھین جب
حکم کیا کھیت یا باغ کے مقدمہ مین اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ جب رات کو گئی تھی اوس کھیت یا باغ مین غَنَمُ الْقَوْمِ
بکری ایک قوم کی وَكُنَّا اور تھے ہم لِحُكْمِهِمْ حکم حاکم کو جو فریقین پر اونھون نے نافذ کیا تھا شٰهِدِيْنَ ○ جانتے
یعنی ہمنے جانا کہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام نے ایلیا اور یوحنا پر کیا حکم جاری کیا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ پھر تعلیم کی ہمنے حکومت
سلیمان کو اور اوسے سکھا دی اور اوسکے فہم مین پہونچا دی یہان تک کہ اوسنے حکم کیا کہ بکریان باغ والے کو دین کر دو اونسے نفع لے اور
اوسکے سبب سے اپنے روزگار کا عوض اور تلافی کرے اور باغ بکری والے کو دیا جائے کہ محنت کر کے پہلا سا تیار کر دے تاکہ پھر کبھی بکریون
کے گلہ سے غافل نہو جائے اور حقیقت امر یہ ہے کہ اوس زمانہ مین حکم اوسی طرح تھا جو داؤد علیہ السلام نے دیا تھا حق تعالی نے حضرت سلیمان پر
وحی بھیجی کہ اس وحی نے وہ حکم منسوخ کر دیا اور حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام پہلا حکم منسوخ ہو جانے پر جب مطلع ہوئے تو یہ دوسرا
حکم اونھون نے نافذ فرمایا وَكُلًّا اٰتَيْنَا اور ہر ایک کو باپ بیٹے مین دیا ہمنے حُكْمًا حکم کرنا یا پیغمبری وَّعِلْمًا اور علم
دین کے امور کا وَّسَخَّرْنَا اور مسخر کر دیے ہمنے مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ داؤد کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے
خدا کی اونکے ساتھ تبیان مین لکھا ہے کہ جسطرح داؤد علیہ السلام سے لوگ ذکر الہی سنتے تھے اوسی طرح پہاڑون سے بھی سنتے تھے
اور یہ اونکا معجزہ تھا وَالطَّيْرَ اور مسخر کر دیے ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے پرند کہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کرنے مین اونکا ساتھ دیتے تھے

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اور ہین ہم کرنے والے ایسی باتین اور ہماری قدرت مین یہ اچنبھے کی بات نہین اگرچہ تمھارے نزدیک عجیب بات ہو
صاحب انوار نے کہا ہو کہ بعضون نے تسبیح کو سباحت کے معنی مین کہا ہو یعنی جہان داؤد علیہ السلام جاتے پہاڑ بھی اونکے ساتھ چلتے
فوائد مین لکھا ہو کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑون کا سیر کرنا قرآن مین مذکور نہین ہو تو تسبیح سے سیر مراد لینے کی کچھ ضرورت نہین
تفسیر مفاتیح مین ہو کہ پرند اور پہاڑون کی تسبیح زبان حال سے تھی اس تقدیر پر جب کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح الٰہی مین
گویا ہین تو حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ کیا خصوصیت ہو سکتی ہو یقین کرنے والے مسلمان کو اعتقاد رکھنا چاہیے کہ پہاڑ اور پرند
حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ اسی طرح تسبیح کرتے تھے کہ سب سننے والے اونکے حروف اور کلمے سمجھتے تھے اور قدرت الٰہی سے یہ بات کچھ
عجب کی نہین ہو نظم ہر کجا قدرتش علم افراخت ✿ زغرائب ہر انچہ خواست بساخت ✿ قدرتے را کہ نیست نقصانش ✿ کارہا جملہ ہست
آسانش ✿ وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہمنے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا زرہ کا لَّكُمْ تمھارے واسطے
لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچاوے زرہ تمھین اور بکر نے لِنُحْصِنَكُمْ نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہو یعنی بچائین ہم تمکو مِّنْۢ بَاْسِكُمْ
تمھاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان مین قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ○ شکر کرنے والے اس نعمت پر یہ
حکم ہو استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کر دی ہمنے سلیمان کے واسطے ہوا عَاصِفَةً
سخت اور تیز چلنے والی اور اوسکی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت اوٹھا لیجاتی تھی اور ایک دن مین ایک مہینے کی راہ پر پہونچاتی
تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ تھی چلتی حکم سے سلیمان کے یعنی اونکی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا
ایسی زمین کہ برکت دی ہو ہمنے فِيْهَا اوسمین یعنی ولایت شام مین تلخیص مین لکھا ہو کہ ملک شام مین ایک شہر تھا تدمر نام دیوون نے
سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے پھر مغرب کی نماز کے وقت ہوا اونھین
وہین لے آتی مختار القصص مین لکھا ہو کہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس مین استراحت کرتے رات کو بابل مین جاتے
دوسرے دن بابل سے نکل کر چاشت کے وقت اصطخر مین ہوتے اور شام کے وقت تدمر مین پھر آتے وَكُنَّا اور ہین ہم بِكُلِّ شَيْءٍ
عٰلِمِيْنَ ○ سب چیزین جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کر دیے ہمنے سلیمان کے واسطے دیوون مین سے بھی مَنْ
يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگائین دریاؤن مین لَهٗ اوسکے واسطے نفیس چیزین نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کرین عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیوون کے واسطے
حٰفِظِيْنَ ○ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر نہو جائین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہین
اموص رازخ کے رازخ دوم کے دوم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام کے بیٹے ہین حق تعالیٰ
نے اونھین مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت بثنیہ مین بھیجا تھا وہان شام کی زمین پر دن رات وہ
عبادت مین مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمین کما حقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اونپر حسد کر کے حق تعالیٰ سے مناجات کی
کہ یا اللہ تیرا یہ بندہ عیش مین خیر و عافیت سے ہو اور مال بہت رکھتا ہو اور اوسکی نیک اولاد بھی کثرت سے ہو اگر مال اور اولاد چھین

لینے کی بلا مین تو اوسے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرلے حق تعالی نے فرمایا کہ تو جو
کہتا ہی ایسا نہین ہی وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہی اگر اوسے ہزار بار بلا مین مبتلا کرون تو بھی امتحان مین پورا ہی اوترےگا بیت چنانچہ
در عشق یک دمیم کہ گر تیغ رود بر سرما بروز امتحان باشیم چو شمع استادہ پا برجا بہت سی تفسیرون مین لکھا ہی کہ ابلیس ملعون نے
حق تعالی سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوب کے مال اولاد جسم پر مسلط کردے تا اونکی حقیقت حال کھل جائے حق تعالی نے ابلیس کو
اونکے ظاہر پر مسلط کردیا اوسنے شیطانون کو متفرق کردیا یہانتک کہ وہ اونکی ہلاکت مین مشغول ہوے حقائق مین لکھا ہی کہ اس بات پر
قرآن اور حدیث مین کوئی دلیل نہین بلکہ یہود کی دی ہوئی خبر ہی کہ کعب او وہب رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہی حقیقت یہ ہی کہ حق تعالی
نے انواع واقسام کی [illegible] اونپر متفرق کیا [illegible] بجلی گرنے سے ہلاک ہوے اور بکریان
بہیا آنے سے ڈوبین اور کھیتی کو آندھی نے [illegible] بیٹیان دیوار کے نیچے دبکر مرگئے اور اونکے جسم مبارک پر
زخم پڑگئے اور متعفن ہوے اور اونمین کیڑے پڑگئے جو لوگ اونپر ایمان لائے تھے مرتد ہوگئے جس گانون اور مقام مین حضرت ایوب
علیہ السلام جاتے وہان سے وہ ہندا اونھین نکالدیتے اونکی بی بی رحیمہ نام افراہیم بن یوسف کی بیٹی یا ماجر نام منشا بن یوسف کی
بیٹی تھین وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت مین رہین سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السلام
اس بلا مین مبتلا رہے اور بعضون نے تیرہ یا اٹھارہ برس بھی کہے ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السلام کا
قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ جب پکارا اوسنے اپنے رب کو اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ یہ کہ مجکو پہونچی ہی مضرت اور سختی
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کہتے ہین کہ حق تعالی نے ایوب علیہ السلام کی
شان مین فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اور اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کا نکتہ اوسکے [illegible] شکایت بے صبری کی
علامت ہی اسکا جواب اسطرح دیتے ہین کہ شیطان کے طعن سے اونھین بڑا رنج پہونچا اسواسطے کہ شیطان نے اونکے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا
سجدہ کرو تو تمھین بلا سے نکالدون اوسوقت حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے شیطان کی ضرر رسانی کی شکایت کی اپنے رنج و مصیبت
کی شکایت نہین کی عشرات حمیدی مین لکھا ہی کہ جو لوگ ایوب علیہ السلام کا ایمان لائے تھے اونمین سے بعضون نے کہا کہ اگر اونمین کچھ
بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا مین مبتلا ہوتے اس سخت کلام نے اونکے دل مبارک کو زخمی کردیا اور اونھون نے جناب الٰہی مین اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ
عرض کیا یا اسقدر ضعیف و ناتوان ہوگئے تھے کہ فرض نماز او رعرض نیاز کے واسطے کھڑے نہو سکتے تھے تو یہ بات اونکی زبان پر آئی یا کیڑون نے
دل وزبان مین نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا اور یہ دونون عضو توحید و تمجید کے محل ہین انکے ضائع ہونے سے ڈرکر یہ کلمہ زبان مبارک پر
لائے یا اونکی بی بی کمال تہیدستی او بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچکر اونکے واسطے کھانا لائین ایوب علیہ السلام نے اس حال سے مطلع ہوکر
اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی آئی
اس جہت سے اونھون نے یہ شکایت فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے جسم مبارک مین جو کیڑے پڑے تھے اونمین سے ایک کیڑا زمین پر
گرا اور جلتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السلام نے اوسے اوٹھا کر پھر اوسی جگہ پر رکھدیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا

تو اوسنے ایسا کہا تاکہ ایوب علیہ السلام تاب لا سکے اور یہ کلمہ اونکی زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ہر صبح کو بلے واسطے کسی
فرشتے یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب علیہ السلام کو پہونچتا تھا کہ ای ہمارے بیمار کیسا ہے اور ایوب علیہ السلام
اس پرسش کے ذوق وشوق مین وہ بلا کا پہاڑ جان پر اوٹھائے ہوئے تھے اور اوس بیماری مین خوش رہتے تھے بیت گر بسر بیمار خود
آئی بعیادت ز صد سال بامید تو بیمار توان بود جس دن صحت ہونے لگی اوس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہین ہوئے
تو فریاد کی کہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خدا سے شکایت تھی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ ایوب علیہ السلام
کی بشریت ضرر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اونکی روحانیت توجہ او رمیدان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اوس بلا مین کمال عنایت
دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اونکی زبان بشریت نے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا اور لسان روحانیت اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی ندا سے مترنم ہوئی لطائف قشیری
مین مذکور ہے کہ یہ بات اس طور پر نہین کہ قضا وقدر پر اعتراض ہو بلکہ ضعف اور عجز بشریت کی رو سے ہے اسواسطے کہ منقول ہے کہ جبریل
امین ایوب علیہما السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیون چپ بیٹھے ہو وہ بولے چپ رہون اور صبر نہ کرون تو کیا کرون جبریل علیہ السلام
نے فرمایا کہ خدا کے خزانون مین بلائین بہت ہین تم اونکی طاقت نہین رکھتے خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام نے
یہ دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کر لی ہمنے اونکی دعا فَكَشَفْنَا پھر لیگئے ہم مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وہ چیز جو اوسے تھی رنج
اور بیماری اوسکی یعنی اوسے ہمنے شفا دیدی اور اسکی شرح سورہ صاد مین آیگی وَاٰتَيْنٰهُ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ فرزند
اوسکے کہ بعینہ اونھی کو ہمنے زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور اونکے مثل اونکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیان اور بھی ایکدوسرے
سے شباہت دین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دونے اونھین حق تعالیٰ نے دیے اور ایک ابر بھیجا
یا فرشتہ بھیجا کہ اوس سے سونے کی ٹڈیان اوپر برسین اور احقاف مین آیا ہے کہ تین دن رات اونکے گھر کے گرد سونے کی ٹڈیان برسین
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا یہ کام ایوب کے ساتھ جو ہمنے کیے تو اپنی طرف سے اوسکو رحمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے
وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ اور عبادت کرنے والون کو نصیحت کے واسطے تاکہ جسطرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کرین اور جس طور سے
اوسنے بار لایا یہ بھی پائین نظم ہر کہ در راہ حق صابر بود بہرہ از خویشتن قادر بود صبر باید تا شود کیسو حرج زانکہ گفت الصبر
مِفْتَاحُ الْفَرَجِ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمٰعیل اور ادریس علیہما السلام کو وَذَا الْكِفْلِ
اور صاحب نصیب کو کہ الیاس ہے یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ
کفل ضعف کے معنی مین ہے یعنی اون نبی کے عمل اون انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اونکے زمانہ مین تھے امام محی السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ
اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ انبیا بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون تو اپنا ملک بنی اسرائیل پر
پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے فتور نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگون مین حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی
ایسا کرے اوسے تو اپنی بادشاہی سپرد کر جب اون پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اوس قوم مین سے اوٹھا اور بولا کہ انا
اَتَكَفَّلُ لَكَ بِهٰذَا اون پیغمبر علیہ السلام نے ملک اوس جوان کو سپرد کر دیا اور اوسنے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالیٰ نے اوسے

ع ١ مین کفالت کرتا ہون یہ واسطے اس بات کی ١٢

ذو الکفل کہا کُلٌّ سب پیغمبر اسمٰعیل و ادریس و ذو الکفل علیہم السلام مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ صبر کرنے والون مین سے تھے مشقت تکلیف پر یا زمانہ کی شدتون پر اسمٰعیل علیہ السلام نے تو مکہ مین رہنے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا اور ادریس علیہ السلام نے مدت دراز تک قوم کی بلا او مصیبت پر صبر کیا اور لوگ اونکا ایمان نہ لائے اور ذو الکفل نے اون کامون پر صبر کیا جسکے متکفل ہوئے تھے وَاَدْخَلْنٰهُمْ اور داخل کیا ہمنے فِيْ رَحْمَتِنَا اپنی رحمت مین کہ نبوت ہی یا آخرت کی نعمت اِنَّهُمْ بیشک وہ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اچھے لوگون مین سے ہین یا ہمارے دارون مین سے ہین وَذَا النُّوْنِ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو اِذْ ذَّهَبَ جب وہ گیا مُغَاضِبًا غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اسواسطے کہ قوم نے اونکی دعوت قبول نہین کی تھی اور جنید قدس سرہ نے کہا ہی کہ جانے مین اپنے نفس پر اونھون نے غصہ کیا اسواسطے کہ اونکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہین صادر ہوا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ اونھون نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے مین دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا جانینگے تو انکی بستی مین سے نکل گئے فَظَنَّ پھر گمان کیا یعنی اونسے اوس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہی اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ یہ کہ تنگ نکرینگے ہم عَلَيْهِ اوسپر راہ چلنا تو یونس کو ہم دریا مین لیگئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید کردیا فَنَادٰى تو وہ پکارا فِي الظُّلُمٰتِ تاریکیون مین یعنی ایک دریا دوسرے مچھلی کے پیٹ تیسرے رات کی تاریکی مین اسطرح یونس علیہ السلام پکارے اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ کہ کوئی معبود نہین ہی مگر تو سُبْحٰنَكَ پاک ہی تو اس سے کہ کسی چیز مین تو عاجز ہو اِنِّيْ كُنْتُ بیشک ہون مین اسمین مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اپنی جان پر ظلم کرنے والون مین سے کہ جدا ہوئے مین مین نے جلدی کی انوار مین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جو کوئی سختی اور کرب مین پھنسا ہو او خدا کو اس دعا کے ساتھ پکارے تو خدا اوسکی دعا قبول فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو ہمنے قبول کرلی یونس کی دعا وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسکو مِنَ الْغَمِّ غم دریا سے اور مچھلی کے نگلجانے سے یعنی ہمنے مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے دریا کے کنارے اونھین اوگل دیا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح اوسے ہمنے غم سے نجات دی اسی طرح نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو مچھلی اور دریا کا قصہ سورہ صافات مین مفصل آتا ہی وَزَكَرِيَّآ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکریا بن آزر کو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ جب پکارا اسنے اپنے رب کو اور کہا کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ ای میرے رب نہ چھوڑ مجھکو فَرْدًا اکیلا یعنی لاولد اور مجھے بیٹا دے کہ وہ مجھسے میراث لے وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ اور تو بہتر وارثون کا ہی تو اگر تو مجھے وارث نہ دیگا تو کچھ پروا نہین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى تو قبول کی ہمنے اوسکی دعا اور عطا کیا ہمنے اوسکو یحییٰ نام بیٹا کہ اوسکے سبب سے دین زندہ ہوگیا وَاَصْلَحْنَا لَهٗ اور صلاحیت پر لائے ہم اوسکے واسطے زَوْجَهٗ اوسکی عورت الیشاع عمران کی بیٹی کو کہ پہلے بانجھ تھین پھر لڑکا جننے کی صلاحیت ہمنے اونھین دی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ہمنے زکریا کی عورت کو خوش اخلاق کردیا زکریا کے واسطے اور پہلے وہ بدخلق تھین اِنَّهُمْ بیشک یہ سب پیغمبر جنکا ذکر ہوا كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ تھے جلدی کرتے فِي الْخَيْرٰتِ نیکیون مین وَيَدْعُوْنَنَا اور پکارتے تھے ہمین رَغَبًا رغبت کرکے ثواب کی طرف وَّرَهَبًا اور ڈر کر عذاب سے وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ اور تھے ہمارے واسطے فروتن اور حکم ماننے والے یا نیازمند محققون نے کہا ہی کہ نیاز

اسی کے واسطے چاہیے اور ناز اوسی پر لائق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جو کوئی نیاز اوسکے سامنے لیجاتا ہی وہ اوس نیازمند کو تونگر کر دیتا ہی
اور جو کوئی اوسپر ناز کرتا ہی وہ اوس ناز کرنے والے کو عزتدار بناتا ہی کانوا لنا خاشعین بیان نیاز ہی اور من مثلی ورب العرش معبودی نشان
ناز ہی **بیت** گدائے سیکدہ ام لیک وقت مستی بین ✦ کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم ✦ **وَالَّتِيٓ اَحْصَنَتْ** اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوس عورت کو جسنے بچائی **فَرْجَهَا** اپنی فرج حلال وحرام سے اس سے حضرت مریم عمران کی بیٹی مراد ہین کہ اونھون نے اپنے کو
پاک رکھا اور اونکے دامن عصمت تک کسی کا ہاتھ نہین پہونچا **فَنَفَخْنَا** پھر پھونکدی یعنی ہمنے جبریل کو حکم کیا اور اونھون نے پھونکدی
فِيْهَا اوسکے پیراہن مین یا پیٹ مین **مِنْ رُّوْحِنَا** اوس روح مین سے جو ہمارے حکم سے ہی حاصل یہ ہی کہ جاری کر دی ہمنے اوسمین
مسیح علیہ السلام کی روح **وَجَعَلْنٰهَا** اور کر دیا ہمنے اوس قصہ کو **وَابْنَهَآ** اور اوسکے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے حال کو **اٰيَةً**
دلیل اور علامت **لِّلْعٰلَمِيْنَ** ○ اہل عالم کے واسطے یعنی جب اونکے حال مین اہل عالم غور اور فکر کرین تو اونپر یہ بات صاف
کھل جائے کہ فقط روح پھونکنے کے باعث بزرگ پاکدامن عورت سے بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا صانع حکیم قدیم جل جلالہ کے کمال قدرت پر
دلالت کرتا ہی **اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ** اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ملت توحید اور دین اسلام جسپر تمام استقامت واجب ہی **اُمَّةً**
وَّاحِدَةً ملت ایکہی ہی یعنی اوسمین کچھ اختلاف نہین بلکہ سب انبیا علیہم السلام اسی ملت اور دین پر تھے اور اصل توحید مین
سب کو اتفاق ہی **وَّاَنَا رَبُّكُمْ** اور مین تمھارا رب ہون **فَاعْبُدُوْنِ** ○ تو میری ہی عبادت کرو میرے سوا اور کسی کی عبادت نکرو
وَتَقَطَّعُوْٓا اور کاٹ دیا اگلی امتون نے **اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ** اپنے دین کا کام آپسمین یعنی فرقہ فرقہ ہوگئے جیسے یہود نصارا اور ایک دوسرے کو کافر
ہی جانتے تھے **كُلٌّ** یہ سب فرقے **اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ** ○ ہماری طرف پھرنے والے ہین اور ہم اونھین اونکے اعمال کے موافق جزا دینگے
فَمَنْ يَّعْمَلْ پھر جو کوئی کرے **مِنَ الصّٰلِحٰتِ** نیک کامون مین سے **وَهُوَ مُؤْمِنٌ** حالانکہ وہ ایمان لایا ہو خدا اور رسول کا
فَلَا كُفْرَانَ تو ناشکری نہین ہی **لِسَعْيِهٖ** اوسکے دوڑنے کے واسطے نیک کام کی طرف یعنی ہم اوسکے اعمال ضائع نہ کرینگے **وَاِنَّا**
لَهٗ اور ہم اوسکے دوڑنے کو **كٰتِبُوْنَ** ○ لکھنے والے ہین یعنی اوسکے نامہ اعمال مین ہم ثبت کرنے والے ہین مراد یہ ہی کہ اوسکا کام کسی
وجہ سے ضائع نجائیگا **بیت** مزد کار نیکوان ضائع نباشد نزد حق ✦ لا یضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین ✦ **وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ**
اور حرام اور ممتنع ہی اوس گانون والون پر کہ **اَهْلَكْنٰهَآ** ہلاک کر دیا ہی ہمنے اونکو **اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ** ○ یہ کہ پھر آوینگے دنیا
مین یعنی جو لوگ ہلاک ہوگئے اپنے اعمال کی درستی کے واسطے دنیا مین پھر آنا اونپر حرام ہی اور بعضے مفسر لا کو صلی جانتے ہین نہ زائد نہین جانتے اور
کہتے ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ ہلاک ہو جانے والون پر یہ بات حرام اور ممتنع ہی کہ حساب کے واسطے محشر کی طرف رجوع نہ کرین بلکہ
ضرور آئینگے اور اونکا حساب کیا جائیگا اور پہلا قول یعنی لا کا زائد ہونا بہت مشہور ہی اسواسطے کہ اس عالم کی طرف اونھین رجوع نہوگی اور
اون شقیون پر قبرون ہی مین عذاب ہوتا رہیگا **حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ** یہانتک کہ کھول دیجائے **يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ** یاجوج اور ماجوج
کی آڑ یعنی قیامت تک اسواسطے کہ یاجوج ماجوج کی آڑ کا کھلجانا قیامت کی علامت ہی **وَهُمْ** اور یاجوج ماجوج **مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ** بلندی کا
يَّنْسِلُوْنَ ○ جھپٹتے اور دوڑتے ہین تاکہ تمام عالم کو لیلین اور سب دریاؤن کا پانی پیجائین اور خشک تر جو کچھ پائین کھا جائین صاحب

مقصد رحمۃ اللہ علیہ نے مقصد میں جہاں قیامت کی علامتیں بیان کی ہیں وہاں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال اور اوسکے تابع لوگ ہلاک ہو جائینگے تو یاجوج ماجوج نکل آئینگے اور اونکی آمد کُل جائیگی اور تمام انسان ان کو دیکھکر عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آ پڑینگے اور بعضی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ یاجوج ماجوج جبل الخمر تک جائینگے اور جبل الخمر بیت المقدس کا پہاڑ ہے اور کہینگے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کر چکے اب آؤ جو کچھ آسمان پر ہو اوسے قتل کر ڈالیں اور آسمان کی طرف تیر مارینگے اور تیر خون میں ڈوبے ہوئے پھر آئینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے ساتھیوں کو دشواری ہوگی وہ دعا کرینگے اور حق تعالیٰ دفعۃً یاجوج ماجوج کو ہلاک کریگا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب آپہونچا وعدہ سچا کہ قیامت کا آنا ہے فَإِذَا هِيَ تو وہاں قصہ یہ ہے کہ ہونگی شَاخِصَةٌ دھندلی ہول قیامت سے أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا آنکھیں ان لوگوں کی جو نہیں ایمان لائے اور وہ يَا وَيْلَنَا کہتے ہونگے یعنی ارے ہم پر قَدْ كُنَّا بیشک تھے ہم دنیا میں فِي غَفْلَةٍ بیخبر مِّنْ هَٰذَا اس دن اور اس حال سے بَلْ كُنَّا بلکہ تھے ہم ظَالِمِينَ ۝ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبروں کی بات سمجھتے نہ تھے اور اونکے ساتھ تکبر اور جھگڑا کرتے رہے إِنَّكُمْ بیشک تم اے مشرکو وَمَا تَعْبُدُونَ اور وہ چیز جسکو تم پوجتے ہو مِن دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے بت اور شیطان حَصَبُ جَهَنَّمَ دوزخ کی آگ بھڑکانے والے دوزخ میں أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۝ تم تینوں سمیت دوزخ پر گذرنے والے اور داخل ہونے والے ہو تفسیروں میں ہے کہ بت جو دوزخ پر لائے جائینگے اسمیں یہ حکمت ہے کہ بت پرستوں پر زیادہ عذاب ہوا سو واسطے کہ بتوں سے اور بھی زیادہ آگ تیز ہوجائیگی اور بہت زیادہ جلنے لگینگے اور بت پرستوں کی زیادتی کیواسطے اونکی دیکھینگے کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ اونکے ساتھ آگ میں جلتے ہیں لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ اگر ہوتے وہ بت آلِهَةً خدا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے تو مَّا وَرَدُوهَا نہ داخل ہوتے دوزخ میں اسواسطے کہ معبود تو اوروں پر عذاب کرتا ہے خود عذاب میں نہیں ڈالا جاتا وَكُلٌّ اور سب بت اور بت پرست فِيهَا دوزخ میں خَالِدُونَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ اونھیں اوس سے کسی طرح خلاصی نہیں ہے لَهُمْ اونکے واسطے ہے فِيهَا دوزخ میں زَفِيرٌ چلانا وَهُمْ فِيهَا اور وہ اوس آگ میں لَا يَسْمَعُونَ ۝ نہ سنینگے ایسی کوئی بات جس سے خوش ہوں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ تو سب کے مشرک خصہ کی آگ میں جلنے لگے ابن الزبعری نے مشرکوں کو سب پریشان دیکھا تو بولا کہ غم نہ کرو اور مضطرب نہو میں محمد سے مباحثہ کرتا ہوں پھر بولا کہ اے محمد تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا جن جن چھوٹے بڑوں کی عبادت کیجاتی ہے وہ سب دوزخ میں ہونگے حالانکہ عزیر اور عیسیٰ اور فرشتے یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح کے معبود ہیں جب معبود دوزخ کے ایندھن ہونگے تو بت بھی ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم بیشک وہ لوگ جنکے واسطے آگے ٹھہر چکی ہے مِّنَّا الْحُسْنَىٰ ہماری طرف سے نیکی کہ سعادت اور توفیق طاعت ہے یا جنت کی بشارت اور وہ لوگ عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السلام ہیں أُولَٰئِكَ وہ لوگ جو ہماری اگلی عنایت کے ساتھ خاص کیے گئے ہیں عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ دوزخ سے دور کیے گئے ہیں صاحب بحر نے کہا ہے کہ ابتدا میں عنایت کی بخشش سبقت تھی اور انتہا میں یا دوستی ہوگی بیت ہر نحم کہ در ازل بکشتند نہان ٭ در مزرعہ ابد بروید بعیان ٭ لَا يَسْمَعُونَ نہ سنینگے وہ لوگ جو دوزخ سے دور رکھے گئے ہیں حَسِيسَهَا اوسکی آواز اس جہت سے کہ وہ اعلیٰ علیین میں ہیں اور دوزخ اسفل السافلین میں ہے وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ اور وہ

جس چیزین آرزو کرینگے اَنْفُسُهُمْ اونکے دل خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہینگے یعنی اپنی خواہش کی چیزین ہمیشہ پاتے رہینگے
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا اونھین فزع اکبر یعنی فرشتون کا قول جو فرشتے کہینگے کہ لا بشریٰ اسواسطے کہ
وہ لوگ یہ کلمہ سنینگے جب تک کہ یہ نہ کہین وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اور وہ لوگ غمگین نہونگے اسواسطے کہ داہنے ہاتھ کی طرف بہشت کی جانب
متوجہ ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ فزع اکبر وہ وقت ہوگا جب موت کو بھیڑی کی صورت بلندی پر کھڑی کرکے ذبح کرینگے اور یہ ندا آئیگی کہ ای
دوزخیو تمکو دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی اوری جنتیو تمکو جنت مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی تو دوزخی بے صبری
و شور کرینگے اور جنتی خوشی کے ساتھ رہینگے وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور سامنے آئینگے اونکے فرشتے قبرون سے نکلتے وقت
اور کہینگے کہ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ یہ وہ دن ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ تھے اسکا وعدہ کیے گئے یعنی یہی
تمھارے ثواب اور بزرگی کا دن ہی عاصیون کو خطاب پہونچیگا کہ یہ دن تمھارے تماشے کا ہی نظم تنگدلان را نعیم اندر نعیم و عشقبازان را لقا اندر لقا
حصہ آن تو سال [illegible] اجمال کہا يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ تہ کرینگے ہم
اور لپیٹ لینگے آسمانون کو كَطَيِّ السِّجِلِّ سو مار لپیٹ لینے کی طرح لِلْكُتُبِ رقعون پر یعنی جسطرح رقعون پر طومار لپیٹ لیا
جاتا ہی اوسطرح ہم آسمانون کو لپیٹ لینگے اور بعضے لِلْكِتَابِ پڑھا ہی یعنی کتاب کے واسطے اور سجل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کاتب کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سجل ایک فرشتہ ہی کرام الکاتبین نامہ اعمال لکھکر جب اوسے دیتے ہین تو وہ لپیٹ لیتا ہی كَمَا
بَدَاْنَآ جسطرح ابتدا کی تھی ہمنے اَوَّلَ خَلْقٍ پہلی بار پیدا کرنے کو بے مادہ اور بے مدد نُّعِيْدُهٗ پھیرینگے ہم اوسے جو ہمنے پیدا کیا ہی
پھیرنا ویسا ہی ہوگا جیسا معدوم سے موجود کرتے وقت ہمنے نیا پیدا کیا تھا دونون باتین ہماری قدرت کے نزدیک آسان ہین وَعْدًا
وعدہ کیا ہی ہمنے پھیرنے کا وعدہ کرکے عَلَيْنَا ہمپر اوسکا وفا کرنا ہی اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ بیشک ہم کرنے والے ہین یعنی جسطرح
پہلے ہمنے معرفت کے واسطے موجود کیا دوبارہ مکافات کے لیے موجود کرینگے وَلَقَدْ كَتَبْنَا اور یقینی ہمنے لکھا ہی فِي الزَّبُوْرِ
داؤد کی کتاب مین مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ توریت کے بعد یعنی توریت مین لکھنے کے بعد زبور مین بھی ہمنے لکھا اَنَّ الْاَرْضَ یہ کہ زمین
بہشت کی يَرِثُهَا میراث لینگے اوسے عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○ میرے نیک بندے یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لوگ اور بعضون نے کہا ہی کہ نیک بندون سے تمام ایمان والے مراد ہین اِنَّ فِيْ هٰذَا بیشک جو ہمنے خبرین نصیحتین و عدے و عیدین
بیان کین ہین اونمین لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہی لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ○ گروہ عبادت کرنے والے کو اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ
والثنا کی امت مراد ہی کہ قرآن کی دی ہوئی خبر اور کی ہوئی نصیحت مقصود کو پہونچنے کے واسطے اونھین بس ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا رَحْمَةً مگر رحمت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے جناب رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ
والتسلیم کی ذات بابرکات مومنون کے واسطے رحمت ہی اسواسطے کہ آپ ہی کی بدولت ایمان والون نے ہدایت پائی اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ اور
آپ کافرون کے واسطے بھی رحمت ہین اسلیے کہ آپکے قدمون کی برکت سے کافر عذاب ہلاکت سے محفوظ ہوگئے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ
اَنْتَ فِيْهِمْ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ آپکی رحمت مین سے یہ بات بھی ہی کہ اپنی امت کو آپ کہین نہین بھولے اگر مکہ معظمہ مین تھے اور اگر

مدینہ منورہ وہین ہے مسجد مکرم مین بھی اور حجرہ طاہرہ مین بھی عرش پر مقام قاب قوسین پر یاد فرمایا کہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
کل قیامت کے دن شفاعت کا فرش بچھا کر فرمائینگے امتی امتی **نظم** عاصیان برگنہ در دامن آخر زمان ٭ دست در دامان تو دارند دیجان
آستین ٭ نا امید از حضرت با نصرت نتوان شدن ٭ چون تو لی در ہر دو عالم رحمۃ للعالمین ٭ **قُلْ** کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ
اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ سوا اسکے نہین کہ وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف **اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ** یہ کہ نہین ہے خدا تمھارا **اِلٰهٌ وَّاحِدٌ** مگر
خدا ایک اور یکتا **فَهَلْ اَنْتُمْ** تو کیا ہو تم **مُّسْلِمُوْنَ** ○ ماننے والے وہ بات جو وحی چاہتی ہے **فَاِنْ تَوَلَّوْا** پھر اگر وہ برگشتہ ہو جاوین
توحید سے **فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ** تو کہہ کہ آگاہ کر دیا مین نے تمھین **عَلٰى سَوَآءٍ** برابری پر یعنی جو کچھ مین نے اعلام کر دیا اوسمین مین اور تم برابر
موضح مین لکھا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ جو کچھ مجھپر وحی آئی وہ مین نے صاف تمھین پڑھ سنائی اور مسلمان اور کافر اسکے جاننے مین برابر ہو
وَاِنْ اَدْرِيْٓ اور مین نہین جانتا کہ **اَقَرِيْبٌ** آیا نزدیک ہے **اَمْ بَعِيْدٌ** یا دور ہے **مَّا تُوْعَدُوْنَ** ○ وہ چیز جو تم وعدہ
دیے گئے ہو حشر یا مسلمانون کا غلبہ **اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ** بیشک خدا جانتا ہے **مِنَ الْقَوْلِ** کافرون کی بات جو اسلام پر وہ طعن کرتے ہین
وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ○ اور جانتا ہے وہ جو تم چھپاتے ہو حسد پیغمبر اور مسلمانون پر **وَاِنْ اَدْرِيْ** اور مین نہین جانتا
لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ شاید کہ اوس وعدہ کیے ہوئے امر کی تاخیر یا تمکو اعمال کی مکافات دیر کو ملنا آزمایش ہو **لَّكُمْ** تمھارے واسطے یعنی
استدراج کی راہ سے تاخیر مین ڈالتا ہو **وَمَتَاعٌ** اور شاید فائدہ ہو تمھارے واسطے **اِلٰى حِيْنٍ** ○ یہانتک کہ وقت مقرر آپہونچے **قٰلَ**
رَبِّ احْكُمْ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے میرے رب حکم کر دے اور بکر نے قل پڑھا ہے امر کا صیغہ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ اے میرے رب حکم کر دے میرے اور مکہ والون کے درمیان **بِالْحَقِّ** راستی کے ساتھ **وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ** اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے اپنے بندون پر
الْمُسْتَعَانُ مدد چاہا گیا یعنی اوس سے مدد چاہتے ہین **عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ** ○ اوس چیز پر جو تم صفت کرتے ہو کہ وعدہ کیا ہوا
عذاب اگر حق ہے تو پھر کیون نہین نازل ہوتا یا یہ جو تم کہتے ہو کہ اسلام دمبدم ضعیف ہوتا جائیگا یعنی تم نالائق باتین کہتے ہو اور وہ باتین
رد کرنے کو ہم خدا سے مدد چاہتے ہین **بیت** مراد خویش ز درگاہ بادشاہی خواہ ٭ کہ ہیچکس نشود نا امید ازان درگاہ ٭

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَقِيْلَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورہ حج مدینہ مین نازل ہوئی اور بقول بعض مکہ مین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھہتر آیتین ہین

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب عموماً اون سب لوگون کو ہے جو مکلف ہین حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ **اتَّقُوْا رَبَّكُمْ** ڈرتے رہو اپنے
رب کے عذاب سے **اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ** بیشک ہلا دینا قیامت کا زمین کو **شَيْءٌ عَظِيْمٌ** ○ چیز بڑی ہول والی ہے ہلا دینے کی
نسبت قیامت کی طرف مجازاً ہے اور یہ زلزلہ قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا اور آفتاب نکلنے کے قبل مغرب کی طرف سے ہوگا زاد المسیر مین
لکھا ہے کہ پہلے نفخہ کے قبل زمین کو زلزلہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئیگی کہ اے لوگو خدا کا حکم آپہونچا پس مخلوق مین بڑا تہلکہ اور کہرام پڑ جائیگا
بیت در طبقات زمین افگند بیم ٭ زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم ٭ **يَوْمَ تَرَوْنَهَا** جسدن دیکھینگے لوگ وہ زلزلہ تو **تَذْهَلُ** غافل

ہوجائیگی اور بھول جائیگی كُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودھ پلانے والی عَمَّآ اَرْضَعَتْ اوس لڑکے کو جسے دودھ پلاتی ہی باوجودیکہ دودھ پلانے والی کو
اوس بچہ پر شفقت ہوتی ہی جسے وہ دودھ پلاتی ہی وَتَضَعُ اور رکھدیگی كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ ہر حمل والی یعنی گرادیگی ہر حاملہ حَمْلَهَا
حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ اور دیکھیگا تو لوگوں کو کمال دہشت کی وجہ سے اوس سُكٰرٰى مست یعنی ایسے مست کہ عقل اور تمیز زائل
ہوگئی ہو وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى اور نہونگے وہ حقیقت میں مست سو واسطے کہ خوف و حیرت سے عقل جاتی رہنا مستی نہیں ہوتی اگرچہ
دیکھنے میں مست کے مانند آدمی دکھائی دے تو وہ لوگ حقیقت میں مست نہونگے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ اور لیکن خدا کا
عذاب سخت ہی اوسکے ہول کے مارے لوگ بیہوش نظر آئینگے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہی کہ جھگڑتا ہی
فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب میں جیسے نضر بن حارث کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتا ہی یا خدا کی قدرت میں بحث کرتا ہی جیسے اُبی بن خلف
کہ حشر کا منکر ہی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے بوجھے اور بے دلیل کے وَّيَتَّبِعُ اور پیروی کرتا ہی جھگڑنے میں یا اپنے سب احوال میں كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل میں كُتِبَ عَلَيْهِ لکھا گیا ہی اوس شیطان پر لوح محفوظ میں اَنَّهٗ
مَنْ تَوَلَّاهُ یہ کہ جو کوئی اوسے دوست رکھیگا اور اوسکی متابعت کریگا فَاَنَّهٗ تو بیشک وہ شیطان يُضِلُّهٗ گمراہ کردیگا اپنے تابع کو
وَيَهْدِيْهِ اور راہ بتادیگا اوسے اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ جلتی آگ کے عذاب کی طرف یعنی اپنے دوست کو ایسے کام میں لگائیگا
جسکی جزا دوزخ ہو احقاف میں لکھا ہی کہ الیہ کی ضمیر مجادلہ یعنی جھگڑے کی طرف پھرتی ہی یعنی خدا نے حکم کردیا ہی جو جھگڑنے والا شیطان کی
پیروی کریگا وہ دوزخ میں جائیگا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب کفار سے ہی حشر کے منکروں سے فرماتا ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ اگر تم ہو
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ شک میں اوٹھنے سے خلق کے اور کہتے ہو کہ مرکر دوبارہ اوٹھنا ممکن ہی نہ مقدور ہی تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو
فَاِنَّا کہ بیشک ہمنے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے اور تم اوسکی فرع ہو ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تمکو منی
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر ذرا سے خون کے ٹکڑے سے ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ پھر گوشت کے اتنے ٹکڑے سے کہ تم اوسے چبا جاؤ مُّخَلَّقَةٍ
پوری خلقت کا اوسمیں کچھ عیب اور نقصان نہو وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اور ادھوری کہ اوسکے بعضے اجزا میں نقصان ہو یا جسکو بنایا گیا اور صورتوں
نہ بنایا گیا وسیط میں لکھا ہی کہ یہ بات اوس بچے میں ہی جو مدت حمل پوری ہونے سے قبل ساقط ہو جاوے اوسمیں سے بعض کی صورت بنی ہوتی
بعض کی نہیں خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمکو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ہمنے منتقل کیا ہی لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تا کہ بیان کریں ہم تمھاری خلقت
کی ابتدا کہ مبدء سے معاد پر دلیل پکڑو اور غور کرو کہ جو چیز تغیر اور تلون کے قابل ہی وہ دوسری بار بھی اوسے قبول کرسکتی ہی وَنُقِرُّ اور
قرار دیتے ہیں فِي الْاَرْحَامِ رحموں میں مَا نَشَآءُ جسے چاہتے ہیں ہم قرار دیں یعنی گر نہ جائے اور رحم میں رہے اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ایک وقت تک جو نام رکھا گیا ہی کہ وہ لڑکا پیدا ہونے کا زمانہ ہی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا پھر باہر نکالتے ہیں ہم ماؤں کے
پیٹ سے بچہ کہ کمال ضعف کی وجہ سے اپنے کاموں پر قیام نہ کرسکے ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا پھر تربیت کرتے ہیں ہم تمکو تا کہ پہنچو اَشُدَّكُمْ
قوت اور فہم کے کمال کو کہ یہ کمال تیس اور چالیس برس کے درمیان میں ہی وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم میں سے کوئی ہی کہ وفات پاتا ہی
جوانی کے قریب پہونچکر یا اوس سے قبل وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اور کوئی تم میں سے ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ بہت نکمی زندگی کی طرف

کہ وہ خرف ہو جانے کی عمر ہو لِكَيْلَا يَعْلَمَ تا کہ نہ جانے مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْئًا کچھ یعنی پھر بچے کی حالت کی طرف
پھرے اور جو کچھ جانتا ہو بھول جائے اور جو انتہا لت ہے تربیت ہوا وسکا انتہا کی طرف پہونچنا اسطرف اشارہ ہے کہ قدرت کاملہ پھیرنے میں عاجز
نہیں جیسے پیدا کرنے میں عاجز نہ تھی پھر دوسری بار جیئے کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑنیکے واسطے فرماتا ہے کہ وَتَرَى الْأَرْضَ اور
دیکھتا ہے تو اے آدمی زمین کو هَامِدَةً خشک اور بے رونق جیسے مردہ فَإِذَا أَنْزَلْنَا پھر جب نازل کرتے ہیں ہم اوپر
عَلَيْهَا الْمَاءَ اوس میں مینہ کا پانی تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہے وہ زمین گھاس کے سبب سے وَرَبَتْ اور بڑھتی اور پھولتی ہے
وَأَنْبَتَتْ اور اگاتی ہے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم سے اوگنے والی چیزیں بَهِيجٍ ترو تازہ اور اچھی اور خوشی زیادہ کرنے والی تو جو
قادر ہے کہ ہوئی زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردون کے اجزا جمع کر کے اوسی حال پر لے آئے جس حال پر
وہ تھے نظم آنکہ بے دانہ نہال از زمین + دانہ را ہم شجر تواند ساخت + کردہ نابود را ابتدا ساخت او + چہ عجب گر دہد بہ بود وجود ذٰلِكَ
یہ جو بیان کیا گیا مختلف طورون میں آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کے حالون میں اوسکا پھرنا اور موت کے بعد زمین کا زندہ ہونا
بِأَنَّ اللّٰهَ اس سبب سے ہے کہ خدا هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہے اپنی ذات میں اور صفات کمال کا مستحق ہے وَأَنَّهُ اور اس جہت سے ہے کہ وہ
يُحْيِي الْمَوْتَىٰ زندہ کرتا ہے مُردون کو ورنہ موئے ہوئے نطفے کو زندہ اور سوکھی ہوئی زمین کو ترو تازہ نہ کرتا وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اسواسطے کہ وہ سب چیزون پر قادر ہے اسواسطے کہ قدرت صفات ذاتیہ میں سے ہے اوسکی نسبت سب مقدور چیزون کی
برابر ہے تو جب بعضے مردے زندہ کرنے کی قدرت دیکھی گئی تو یہ بات لازم آئی کہ وہ سب مُردون کو زندہ کرنے پر قادر ہے وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ اور یہ دلیلیں لانا اسواسطے ہے تاکہ لوگ جان لین کہ قیامت آنے والی ہے لَا رَيْبَ کچھ شبہہ نہیں ہے فِيهَا اوسکے آنے مین
وَأَنَّ اللّٰهَ اور جان لین یہ بات بھی کہ بیشک خدا يَبْعَثُ اوٹھائیگا مَنْ فِي الْقُبُورِ اون لوگون کو جو قبرون میں ہین اپنے
وعدے کے موافق حساب لینے اور جزا دینے کے واسطے اوٹھائیگا وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون میں سے مَنْ يُجَادِلُ کوئی ہے
تکبر کی راہ سے جھگڑتا ہے فِي اللّٰهِ خدا کے کلام میں یا اوسکی قدرت میں یہ مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یعنی یہ مضمون اسکے قبل بھی الفاظ سے
مذکور ہو چکا ہے یا پہلے جو جھگڑنے والے مذکور ہوئے اونسے کافرون کے رئیس مراد ہین جیسے نضر اور ابی اور اوسکے مثل اور یہان جو جھگڑنے والونکا
ذکر ہے انسے اونکے تابع اور مقلد لوگ مراد ہین کہ انمین سے بھی ہر ایک جھگڑا اوٹھاتا تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے یعنی اوسے علم نہیں اور وہ جھگڑتا ہے
وَلَا هُدًى اور بے کسی دلیل کے جو اوسے مقصد کی راہ دکھائے وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ اور بے کتاب روشن کے کہ اوس سے صواب اور
خطا میں تمیز کیجائے یعنی جھگڑتا ہے اور یہ نہیں کہ جھگڑے پر کوئی دلیل لائے یا وحی سنائے بلکہ جھگڑے کے درپے محض تقلید کی وجہ سے ہے
ثَانِيَ عِطْفِهِ اوس حال میں کہ اپنا دامن لپیٹنے والا ہے اور یہ تکبر سے کنایہ ہے اسواسطے کہ متکبر ہر چیز سے دامن سمیٹتا ہے تو یہ مقلد متکبر جھگڑتا ہے
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو خدا کی راہ سے یعنی فرمانبرداری سے لَهُ فِي الدُّنْيَا اوسکے واسطے ہے
دنیا میں خِزْيٌ رسوائی قتل کے سبب سے جیسے بدر میں ہوئی وَنُذِيقُهُ اور چکھائینگے ہم اوسے يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن عَذَابَ الْحَرِيقِ عذاب جلنے والی آگ کا اور میں کہونگا کہ ذٰلِكَ یہ رسوائی اور عذاب بِمَا قَدَّمَتْ

يَدٰكَ اوس چیز کے سبب سے ہی جو پہلے سے بھیجی ہی تیرے ہاتھون نے یعنی وہ جو تو نے کمائی کی ہی کفر اور معصیت وَاَنَّ اللّٰهَ اور اس
سبب سے ہی کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ نہین ہی ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ۝ اپنے بندون پر ظلام صیغہ مبالغہ کا ہی صیغہ لانا بندون کی
کثرت کی وجہ سے ہی لکھا ہی کہ اعرابیون کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوا پھر اونمین سے جس کسیکو بیماری نہوئی اور اسکی
عورت بیٹا جنی اور اوسکی گھوڑی کے بچھیرا پیدا ہوا اور اوسکے مویشی نے خوب فائدہ دیا اوسنے تو کہا کہ اسلام خوب دین ہی پہونچی جو قبول کیا
تو اوسکی برکت سے بہت سی بھلائیان پیش آئین اوسکے دل نے تو اسلام کے ساتھ آرام پایا اور اگر اسکے برعکس امور پیش آئے تو دین سے
برگشتہ ہوکر کہا کہ اسلام تو ہمکو سازوار نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے ہی مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ کوئی جو
کہ عبادت کرتا ہی خدا کو عَلٰی حَرْفٍ انحراف اور اضطراب پر یا بر طرف یعنی کنارہ پہ کھڑا ہوکر اپنے کام مین بے جمے ہوئے اور بلا دلجمعی
اسکی تفسیر یون کی ہی کہ عبادت کرتا ہی خدا کی نعمت اور راحت مین سوا عسرت اور کلفت کے فَاِنْ اَصَابَهٗ پھر اگر پہونچے
اوسے خَيْرُ بھلائی جیسے صحت اور مالداری تو اِطْمَاَنَّ بِهٖ آرام لیتا ہی دین سے اور اوس بھلائی کے سبب سے دین پر ثابت
ہوجاتا ہی وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اور اگر پہونچے اوسے آزمایش جیسے بیماری اور فقیری تو اِنْقَلَبَ پھر جاتا ہی عَلٰی
وَجْهِهٖ اپنے منھ پر یعنی جس طرف سے آیا تھا پھر اوسی طرف پھر جاتا ہی مراد یہ ہی کہ مرتد ہوجاتا ہی اور دین اسلام سے ہاتھ اوٹھاتا ہی ایک قول یہ
کہ ایک یہودی ایمان لایا اور اندھا ہوگیا اور بہت سی بلائین اوسے پیش آئین اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا
کہ مینے دین اسلام کو منحوس ٹھہرایا مجھے بیعت سے رہا کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام سے نہین چھوڑا جاتا پس یہودی مرتد ہوگیا اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ جو کوئی دین سے پھرا خَسِرَ الدُّنْيَا اوسنے نقصان لیا دنیا مین کہ مراد کو نہ پہونچا وَالْاٰخِرَةَ اور نقصان
رکھتا ہی آخرت مین اسواسطے کہ اوسکے اعمال نیست و نابود ہوگئے ذٰلِكَ وہ دو جہان کا نقصان هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝
وہ تو ہی کھلا ہوا زیان اسواسطے کہ سب عقلمندون پر ظاہر ہی کہ اوس سے بڑھکر کوئی نقصان نہین نظم نہ ماند اعمال نہ دنیا و نہ دین
نہ لامعہ صدق نہ انوار یقین ۞ در ہر دو جہان منفعل و خوار و حزین ۞ البتہ زیانے نبود بدتر ازین ۞ يَدْعُوْا پکارتا ہی اور پوجتا ہی مرتد یا
مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَضُرُّهٗ اوس چیز کو جو نہ ضرر پہونچاتی ہی اوسے اگر نہ پوجے وہ اوس چیز کو وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ
اور نہ نفع دیتی ہی اوسے اگر وہ اوس چیز کی پرستش کرتا ہی ذٰلِكَ یہ پرستش هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ وہی تو گمراہی ہی
دور مقصد سے يَدْعُوْا پوجتا ہی لَمَنْ ضَرُّهٗ اوسے جسکو پوجنے کا ضرر کہ دنیا مین قتل آخرت مین عذاب ہی اَقْرَبُ بہت
نزدیک ہی مِنْ نَّفْعِهٖ اوسکے نفع سے کہ شفاعت کی توقع ہی اور درگاہ الٰہی مین توسل لَبِئْسَ الْمَوْلٰى البتہ برا یار ہی بت وَ
لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ اور برا ساتھی اور ملنے والا اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہی اونھین
جنھون نے خدا رسول کی تصدیق کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین اور باغ کی نہایت ترو تازگی بہتے پانی ہی سے ہی اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ بیشک اللہ کرتا ہی مَا يُرِيْدُ ۝ جو چاہتا ہی بلا موحد اور مشرک کے ساتھ لکھا ہی کہ غطفان کے ایک گروہ نے اسلام

قبول کرنے مین کچھ توقف کیا اور بولے کہ شاید محمدؐ کی مہم بیٹھ جائے تو جو ہمارے اور یہود کے درمیان دوستی ہے منقطع ہو جائیگی اور اونکی مدد پھر ہمین نہ پہونچیگی حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ جو کوئی ہو کہ گمان کرے اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ یہ کہ ہرگز مدد نہ دیگا اللہ اپنے پیغمبر کو فِي الدُّنْيَا دنیا مین کلمہ بلند کرکے اور دلیل ظاہر فرماکر اور دشمنون پر غلبہ دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین درجے کی بلندی اور شفاعت اور قرب و بزرگی کے ساتھ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ تو اوسے چاہیے کہ لٹکائے ایک رسی اِلَى السَّمَآءِ گھر کی چھت کی طرف یعنی چھت مین رسی لٹکا کر اپنے گلے مین باندھ لے ثُمَّ لْيَقْطَعْ پھر کاٹ دے وہ رسی تاکہ زمین پر گر پڑے اور مر جائے یا گردن مین رسی باندھکر پھانسی دے لے اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان دنیا مین رسی لٹکائے اور اوسے پکڑتا ہوا آسمان پر چڑھ جائے اور پیغمبر کی مدد دفع کرنے مین کمال درجہ کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ پھر دیکھے نظر تامل سے کہ باوجود ان کلفتون کے هَلْ يُذْهِبَنَّ کیا لیجاتا ہے كَيْدُهٗ کام اوسکا جو حیلہ سے ملا ہوا ہے مَا يَغِيْظُ۝ اوس امر کو جو اوسے غصہ مین لایا ہے پیغمبر کا کام اور یہ گمان کہ شاید وہ فتحمند نہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے یہ امر بیان کیا اور ظاہر کر دیا اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے قرآن کو اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ آیتین کھلی ہوئی حکمون اور خبرون مین تاکہ تمیز ظاہر ہو جائے وَّاَنَّ اللّٰهَ اور اسواسطے کہ اللہ يَهْدِيْ ہدایت کرے اون آیتون کے سبب سے یا ہدایت پر ثابت رکھے مَنْ يُّرِيْدُ۝ جسے چاہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو ایمان لائے وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہوئے وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور ستارے پوجنے والے وَالنَّصٰرٰى اور نصارا وَالْمَجُوْسَ اور مجوس وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اور جو مشرک ہوئے یعنی بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بیشک اللہ جدا کریگا بَيْنَهُمْ اونکے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ قیامت کے دن حکم محکم اور قضاء مبرم کے ساتھ تاکہ جو کوئی حق پر ہے وہ اوس سے متمیز ہو جائے جو باطل پر ہے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۝ ہر چیز پر گواہ ہے اور سب کے حال سے آگاہ ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے ہو تم یعنی نہین جانتے ہو تم اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ خدا کے يَسْجُدُ لَهٗ کو سجدہ کرتا ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانون مین فرشتے اطاعت کا سجدہ اور باقی مسخر ہونے کا سجدہ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہے زمین مین مومن طاعت کا سجدہ اور دوسرے ذلت کا سجدہ وَالشَّمْسُ اور آفتاب طلوع اور غروب ہو کر وَالْقَمَرُ اور ماہتاب بڑھکر گھٹکر وَالنُّجُوْمُ اور تارے آنے جانے سے وَالْجِبَالُ اور پہاڑ چشمے جاری اور کھانون کی پرورش کرنے کے ساتھ وَالشَّجَرُ اور درخت سایہ کے ساتھ وَالدَّوَاۗبُّ اور چارپائے عجیب عجیب ترکیبون کے ساتھ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ اور بہتیرے لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین اوسے طاعت کا وَكَثِيْرٌ اور بہتیرے اونمین سے جنھون نے سجدہ سے انکار کیا حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ حکم ہوا ہے اونپر عذاب کا آحقاف مین لکھا ہے کہ حقیقت مین ماتھا زمین پر ٹیکنے کا نام سجدہ نہین ہے اسواسطے کہ اگر کوئی کسیکے سامنے ہنسی سے زمین پر ماتھا لگاوے تو اوسے سجدہ نہین گنتے بلکہ سجدہ دل فروتنی کا نشان اور نہایت درجہ عاجزی اور فروتنی کی علامت اور کمال مرتبہ تعظیم و تکریم کی دلیل ہے اور عالم مین جتنے ذرے ہین سب خدا کے سامنے عاجز اور فروتن ہین اسپر اونکا حال دلالت کرتا ہے اور یہ دلالت بہت صادق ہے دلالت مقال سے بیت دنگر تا بینی از عین شہود ۔ جملہ ذرات جہان را در سجود ۔ سب عالمون کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآنی سجدون مین سے یہ چھٹا سجدہ ہے فتوحات مین اسے مشاہدہ

اور عبرت لینے کا سجدہ کہا ہی اور فرمایا ہی کہ آدمیون کے سوا اور کسیکو حق تعالی نے یہ نہین فرمایا کہ بعضے اونمین سے سجدہ کرتے ہین تو بندہ کو چاہیے کہ سجدہ کرنے مین جلدی کرے تا کہ اون بہتون مین سے ہوجائے جنکو حق تعالی نے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہین اور نزدیکی ڈھونڈھنے والے ہین اور دوسری قسم کے بہتون مین سے نہو جو عذاب کے مستحق ہین وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ اور جس کسیکو ذلیل کرے اللہ شقاوت کے سبب سے یا گمراہ کرنے کی وجہ سے یا بے نصیبی کے باعث یا دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے فَمَا لَهٗ تو نہین اوسکے واسطے مِنْ مُّكْرِمٍ کوئی بزرگ کرنے والا اور نوازنے والا اور عزت دینے والا سعادت دیکر یا ہدایت کرکے یا توفیق دیکر یا جنت مین پہونچا کے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی ذلیل کرنا یا عزت دینا لکھا ہی کہ اہل کتاب حضرات اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ جھگڑتے تھے کہ ہمارا پیغمبر مقدم اور ہمارا دین قدیم ہی ہم تمسے زیادہ حق پر ہونے کے لائق ہین مسلمان جواب دیتے کہ ہم اپنے پیغمبر کی بھی تصدیق کرتے ہین اور تمہارے پیغمبر کی بھی اپنی کتاب کا ایمان رکھتے ہین تمہاری کتاب کا بھی اور تم باوصف اسکے کہ ہمارے پیغمبر کو پہچانتے ہو مگر حسد کی وجہ سے اونکا ایمان نہین لاتے تو ہم ہی حق پر ہین تم نہین ہو تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ یہ دو گروہ دشمن آپس مین اخْتَصَمُوْا لڑے اور جھگڑے فِيْ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دین مین ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ یہ آیت چھ آدمیون کی شان مین ہی جنھون نے جنگ بدر کے دن پیشی کی کافرون کی طرف سے عتبہ شیبہ ولید اور تین جنھون نے پیشقدمی کی مومنون کی جانب سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور امیر المومنین حضرت علی اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان مین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب ہم لوگون نے جنگ بدر کے دن کافرون پر جرأت کی وسیط مین لکھا ہی کہ پانچون فرقہ ندکور یعنی یہود ستارہ پرست نصارا مجوسی مشرک ایک گروہ مسلمانون کا دشمن ہی اور مسلمان علیحدہ ایک گروہ اون پانچون گروہ کے دشمن اور یہ دونون گروہ برابر خدا کی ذات اور صفات مین لڑتے جھگڑتے رہتے ہین فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو جو لوگ کافر ہین قُطِّعَتْ لَهُمْ کاٹینگے اونکے واسطے اونکے قد کی مقدار ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ کپڑے آگ سے کہ اونکے بدن کو اسطرح گھیر لین جیسے کپڑا بدن سے لپٹا ہوتا ہی يُصَبُّ ڈالا جاتا ہوگا مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ اونکے سرون پر سے یعنی اونکے سرون پر ڈالینگے الْحَمِيْمُ گرم پانی کہ خوب کھولنے کے باعث يُصْهَرُ بِهٖ گلایا جائیگا اوسکے سبب سے مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ جو کچھ اونکے پیٹون مین ہو انتڑیان وغیرہ وَالْجُلُوْدُ اور گلائی جائینگی اونکی کھالین یعنی اوس گرمی کا اثر اونکے باطن مین بھی پہونچیگا اور ظاہر مین بھی وَلَهُمْ اور اون لوگون کے واسطے جنپر عذاب کیا جائیگا مَّقَامِعُ گرز ہونگے مِنْ حَدِيْدٍ لوہے کے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا جب کافر چاہینگے اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا یہ کہ نکلجائین آگ سے مِنْ غَمٍّ اوس غم کے مارے جسنے اونھین گھیر لیا ہوگا تو اُعِيْدُوْا پھیرے جائینگے اون گرزون کے سبب سے فِيْهَا دوزخ مین یعنی جب دوزخ کے کنارے آکر نکلنے کے قریب ہونگے تو اونکے سر پر مارینگے اور دوزخ کے اندر پھیر لیجا کر کہینگے کہ وَذُوْقُوْا اور چکھو عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ عذاب جلانے والی آگ کا اِنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالی يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کریگا اون لوگون کو جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے نیک کام جَنّٰتٍ

۵۷

تَجْرِي جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین يُحَلَّوْنَ آراستہ کرینگے اور
زیور پہنا ئینگے اونھین فِيْهَا بہشت مین مِنْ اَسَاوِرَ کنگن مِنْ ذَهَبٍ سونے کے وَّلُؤْلُؤًا اور آراستہ کرینگے
اونھین موتی سے وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا اور پوشاک اونکی جنت مین حَرِيْرٌ O ریشمی ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی
دنیا مین ریشمی لباس پہنتا ہی وہ آخرت مین وس سے محروم رہیگا اس سے امت کے مرد مراد ہین اسواسطے کہ اونھین ریشمی لباس
پہننا حرام ہی وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے مومن اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ پاکیزہ کی طرف بات مین سے یعنی اچھی باتون کی طرف
اور آخرت مین بھی اونھین یہ ہدایت کرینگے اور یہ بات اسطرح پر ہی کہ جب اونکی نگاہ جنت پر پڑیگی تو کہینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا
اور جب بہشت مین داخل ہونگے تو بول اوٹھینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور جب مکانون مین پھرینگے تو کہینگے کہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ یا جنت مین پاکیزہ بات یہ ہوگی کہ لغو فحش جھوٹ کچھ نہ کہینگے نہ سنینگے اسواسطے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ دنیا مین اچھی بات کی ہدایت یہ پائی ہی کہ کلمہ شہادت کہا ہی یا قرآن پڑھا ہی یا استغفار
کیا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ پاکیزہ بات اللہ کا ذکر ہی یا مسلمانون کو نصیحت اور بعضون نے کہا ہی کہ مریدون کو تعلیم کرنا یا مومنون کی
دعا یا امر معروف اور نہی منکر اور لطائف قشیری مین مذکور ہی کہ پاکیزہ بات وہ ہی جو خالص دل سے صادر ہو اور خدا کی رضا کے ساتھ ملی
ہو کشف الاسرار مین کہا ہی کہ پاکیزہ بات وہ ہی جو دعوے سے پاک اور تکبر سے دور اور عجز و نیاز سے نزدیک ہو سہل تستری رحمہ اللہ تعالیٰ نے
کہا ہی کہ مین نے اس کام کو غور سے دیکھا نیاز سے زیادہ کوئی راہ خدا سے قریب نہین دیکھی اور کوئی آڑ دعوے سے بڑھکر مین نے
نہ پائی نظم این آبادست این راہ نیاز * ترک نازش گیر و با این رہ بساز * رو بترک دعوی و دعوت بگو * تا راہ حق از کبر و از نخوت
مجو * وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے ایمان والے اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ O خدا کی راہ کی طرف جو تعریف کیا ہوا ہی کہ وہ
راہ دین اسلام ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول پر وَيَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہین عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی طاعت سے لوگون کو منع کرتے ہین وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد حرام کے طواف سے
بہت مشہور قول کے موافق اس سے جنگ حدیبیہ کا دن مراد ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافرون نے
خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے طواف سے اوس دن روکا تھا الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ وہ مسجد کہ کردیا ہمنے اوسے لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے
او رو یہ نہین کہ کسیکے واسطے خاص کردیا ہو کسیکے واسطے نہین سَوَآءَ یکسان ہین اِلْعَاكِفُ فِيْهِ رہنے والے اوسمین وَالْبَادِ
اور آنے والے یعنی مسافر اور اوس شہر کے رہنے والے ارکان حج ادا کرنے اور خانہ خدا کی تعظیم بجالانے مین برابر ہین یا قبلہ مین برابر ہین یا
وہان داخل ہوکر امین ہوجاتے ہین اور اس قول پر مسجد سے فقط مسجد ہی مراد ہی اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہی اور حضرت امام اعظم
اور امام احمد حنبل کے قول پر مسجد سے تمام حرم مراد ہی اور مکہ معظمہ کے گھرون اور اونمین اوترنے کے واسطے مسافر اور مجاور سب یکسان ہین
یعنی حج کرنے والے عمرہ بجالانے والے اور وہان کے مقیم لوگ جس گھر مین چاہین اوتر پڑین مگر اون گھرون مین رہنے والون کو نکال دین
امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے حج کے موسم مین منادی فرمائی کہ مکہ معظمہ مین گھرون کے دروازے

لوگ نہ بند کرین تاکہ آنے والے جہان چاہین اوترین وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ اور جو کوئی چاہے حرم مین بِاِلْحَادٍ حق سے پھرنا یعنی حرم مین
جو کوئی سیدھی راہ سے پھرنے کا ارادہ کرے بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ تو نُّذِقْهُ چکھائینگے ہم مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ دُکھ
دینے والے عذاب مین سے اور ایک قول کے موافق حرم مین الحاد حرام کو حلال کیا چاہنے کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ الحاد
جس چیز کی ممانعت ہی حرم مین اوسے حلال کیا چاہنا الحاد ہے حتی کہ خدمتگار کو گالی دینا بھی اور تیسیر مین کہا ہے کہ گرانی مین بیچنے کی
امید پر غلہ جمع کرنا الحاد ہے اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ حرم مین گناہ کا ارادہ کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے اور جو
کوئی حرم کے باہر گناہ کا قصد کرے اور اوسکا مرتکب بھی ہو جائے تو اوسکے نام گناہ لکھتے ہین اور اگر فقط قصد ہی کیا تو گناہ نہین لکھتے
مگر حرم مین اگر گناہ کا خیال ہی کرے اور اوسکا مرتکب نہو تو بھی اوسکے نام گناہ لکھ لیتے ہین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا ہے کہ اگر کسی نے عدن مین یہ ارادہ کیا کہ مکہ معظمہ مین کسیکو قتل کرونگا تو وہ بھی عذاب الیم چکھیگا امام علم الہدی رحمہ اللہ تعالی نے
کہا ہے کہ مکہ معظمہ چونکہ نیکیان زیادہ ہونے کے واسطے مخصوص ہے اسواسطے کہ اوسمین ایک نماز پڑھنے کا ثواب اوسکے سوا اور مین
دوئی نمازین پڑھنے کے ثواب سے برابر ہی تو وہان گناہ کرنا بھی اور جگہ گناہ کرنے سے بہت بڑھکر ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جو اول آیت مین
فرمایا اوسکی خبر محذوف ہے اور اوسکے معنی یہ ہین کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا نقصان پانے والے ہوئے وَاِذْ بَوَّاْنَا اور یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ ہم نے ظاہر کر دیا ہمنے لِاِبْرٰهِیْمَ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے مَكَانَ الْبَیْتِ جگہ خانہ کعبہ کی
جب وہ بنانے لگے اسطرح پر کہ ہمنے ابر کا ایک ٹکڑا بھیجا اور اوسنے اوس مقدار زمین پر سایہ کر لیا جہان کعبہ بننے کو تھا یا ہمنے ہوا چلائی کہ
اوسنے اوسی قدر زمین کو گھیر لیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا دیا اور ہمنے اوسکی طرف وحی بھیجی اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ یہ کہ نہ شریک کر
اور شریک ٹھہرا بِیْ شَیْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو اسواسطے کہ مین شریک سے پاک اور منزہ ہون وَّطَهِّرْ بَیْتِیَ اور پاک کر
میرے گھر کو بتون اور ناشایستہ چیزون سے لِلطَّآئِفِیْنَ طواف کرنے والون کے واسطے جو اور شہرون سے آکر اوسکے گرداگرد
طواف کرین وَالْقَآئِمِیْنَ اور کھڑے ہونے والون کے لیے یعنی شہر مکہ کے رہنے والون کے واسطے اور بعضون نے قائمین کی تفسیر
یہ کی ہے کہ نماز پر کھڑے ہونے والون کے واسطے وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ اور رکوع اور سجدے کرنے والون کے لیے یعنی خانہ کعبہ کو
گندگی اور پلیدی سے پاک کر تاکہ لوگ اوسکا طواف کرین اور اوسمین نماز پڑھین یہ قول تو اہل علم کی زبانی ہے مگر ارباب اشارہ کی
زبانی فرماتا ہے کہ تمہارا دل جو میری کبریائی کا دار السلطنت ہے اوسے سب چیزون سے پاک کرو اور کسی غیر کو اوسمین راہ نہ دو اسواسطے
کہ ہماری محبت کی شراب کا پیالہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت و کبریا کے
حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ کون سا مکان تیری گنجایش رکھتا ہے یعنی تیرے جلال و عظمت کے لائق ہے ارشاد ہوا کہ مومن بندہ کا
دل داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اوسے کیونکر صاف کرون حکم ہوا کہ عشق کی آگ اوسمین لگا دے تاکہ جو کچھ میرے سوا ہے سب کو جلا دے
بیت خوش آن آتش کہ اندر دل فروزد ٭ بجز حق ہرچہ پیش آید بسوزد ٭ جیسا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے خانہ کعبہ بنا کر تیار کیا
تو وحی آئی کہ اس گھر کی زیارت کے واسطے لوگون کو آواز دے ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہانتک پہونچیگی

علم پہونچا کہ تیرا کام آواز پہونچانا ہی اور ہمارا کام آواز پہونچانا ہی تو ابراہیم علیہ السلام مقام پر یا کوہ صفا پر آئے اور پکار کر کہا کہ ای مومنو خدا نے
اپنے گھر کا حج تمپر فرض کر دیا اور تمکو اوسکی طرف بلاتا ہی اوسکا حکم قبول کرو حق تعالی نے اونکی آواز تمام ذروں اور ذریتوں کو پہونچائی
اور سب کو اونکی پکار کی آواز سنادی جو اسد کے علم مین حج کرنے والا تھا اوسنے لبیک اللھم لبیک جواب مین کہا اور ابراہیم علیہ السلام کے
ندا کرنے کا قصہ یہی ہی حق تعالی نے فرمایا کہ وَأَذِّنْ اور ندا دے ای ابراہیم فِي النَّاسِ لوگون مین اور اونہین پکار بِالْحَجِّ
خانہ خدا کے حج کی طرف اور عین المعانی مین کہا ہی کہ یہ پکارنے کا حکم ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حق تعالی فرماتا ہی
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو حج فرض ہونے کی خبر دو يَأْتُوكَ تاکہ آئین تمہارے پاس رِجَالًا پیدل وَعَلَىٰ كُلِّ
ضَامِرٍ اور سوار ہر ایک ونٹ دبلے اور کمزور پر کہ يَأْتِينَ آتے ہین وہ اونٹ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ہر راہ دور سے یعنی تم پکارو
کہ سوار اور پیدل لوگ حج کو آئینگے لِّيَشْهَدُوا تاکہ حاضر ہون مَنَافِعَ لَهُمْ منفعتون کے پاس جو اونکے واسطے ہی یعنی
وہی دینی منفعتون کو پہونچین وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ اور یاد کرین اسد کے نام کو یعنی لبیک کہین فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ
جانے ہوئے دنون مین کہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہین اور فقہا کا یہ قول ہی کہ نحر اور تشریق کے دنون مین خدا کا نام لین عَلَىٰ
مَا رَزَقَهُم ذبح پر اوس چیز کے جو روزی دی اونہین مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی اونٹ
گائے بکرا اس سے قربانی مراد ہی کہ خدا کے نام پر ذبح کرین کافر بتون کے نام پر قربانی کرتے تھے اور قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے حق تعالی نے
مسلمانون کو حکم فرمایا کہ خدا کے نام پر قربانی کرو فَكُلُوا مِنْهَا پھر کھاؤ اوسکا گوشت یہ امر اباحت ہی تطوع کی قربانی مین وارد ہوا ہی
اسواسطے کہ اگر کسی کفارہ مین قربانی ہو یا کسی جبر نقصان ہین تو صاحب قربانی کو اوسکا گوشت کھانا جائز نہین وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ
الْفَقِيرَ ۝ اور کھلاؤ اوس قربانی مین سے عاجز مصیبت کے مارے محتاج فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوا پھر تاکہ ادا کرین یہ ذکر پر عطف ہی
یعنی حج کو آئین تاکہ خدا کو یاد کرین اور ادا کرین تَفَثَهُمْ اپنی حاجتین یا مناسک حج بجا لائین یا زائل کرین اپنے میل
موچھین کترا کر ناخن کٹوا کے بغلون وغیرہ کے بال لیکر وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور تاکہ وفا کرین اپنی نذرین جو نیک ہین وَلْيَطَّوَّفُوا
اور تاکہ طواف کرین زیارت کا کہ رکن ہی یا طواف وداع بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ گھر کا جو آزاد ہی لوگون کی ملک ہونے سے
یا ظالمون کے تسلط سے یا قدیم گھر اسواسطے کہ پہلا عبادتخانہ وہی ہی اس سے خانہ کعبہ مراد ہی ذَٰلِكَ یہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج
مین سے دین خدا ہی وَمَن يُعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے حُرُمَاتِ اللَّهِ احکام الٰہی کی کہ اوسکی ہتک حرمت روا نہین ہی
فَهُوَ تو وہ تعظیم کرنا خَيْرٌ لَّهُ بہتر ہی اوسکے واسطے عِندَ رَبِّهِ اوسکے رب کے پاس ثواب کی راہ سے وَأُحِلَّتْ اور حلال کیے گئے
لَكُمُ الْأَنْعَامُ تمہارے واسطے چارپائے إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر وہ کہ پڑھی گئی ہی تمپر حرمت اوسکی کہ وہ مردار ہی اور سور کا گوشت
اور اسکے سوا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ تو الگ رہو ناپاکی سے مِنَ الْأَوْثَانِ بتون سے کہ وہ عین ناپاکی ہی وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝
اور الگ رہو جھوٹ بات سے کہ خدا کا شریک ٹھہرانا ہی یا جھوٹی گواہی دینے سے یا اوس بات سے جو زبان پر آئے دل مین نہو حُنَفَاءَ لِلَّهِ
اوس حال مین خلوص رکھنے والے رہو خدا کے ساتھ اور اوسکے دین کی طرف مائل رہو کہ وہ دین اسلام ہی غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ

نہ شرک کرنے والے اوسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے خدا کے ساتھ فَكَاَنَّمَا خَرَّ تو گویا ایسا ہی کہ گر پڑا
مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہو گیا فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پھر نوچ لیے بھاگتے ہین اوسے پرندے مردار خوار زمین پر سے
اور اوسکے اجزا متفرق کیے دیتے ہین اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ یا گرا دے اوسے ہوا اونچے پر سے فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○
ایسی جگہ جو دور ہو فریاد رس اور دستگیر سے یہ کلمات تشبیہات مرکبہ مین سے ہین یعنی جو کوئی ایمان کی بلندی پر سے کفر کی پستی پر
گرے نفس کی خواہشین اوسے پریشان اور پامال کرتی ہین یا وسوسۂ شیطانی کی ہوائین اوسے گمراہی کے جنگل مین ڈالدیتی ہین
خلاصہ کلام مشرکون کی ہلاکت ہے ذٰلِكَ یہی کام ہے جو حکم فرمایا بتون سے الگ رہنے اور جھوٹ بات سے بچنے کا وَمَنْ
يُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے شَعَآئِرَ اللّٰهِ خدا کے نشانون کی کہ حج کے مناسک ہین یا ہدیے اور ہدیون کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ بے عیب
بیش قیمت ہون فَاِنَّهَا پھر اسمین کچھ شبہہ نہین کہ اوسکی تعظیم مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ دلون کی پرہیزگاری سے ہے یعنی
اون لوگون کا کام ہے جنکے دل پرہیزگار ہین اور جو باتین عذاب الٰہی کا سبب ہین اونسے ڈرنا دلون کی پرہیزگاری ہے لَكُمْ فِيْهَا
تمھارے واسطے چارپایون مین مَنَافِعُ فایدے ہین دودھ اون بال سواری بوجھ لادنا اور خرچ راہ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام
رکھے ہوئے تک کہ وہ قربانی کا وقت ہے ثُمَّ مَحِلُّهَآ پھر اوسکے ذبح کی جگہ یا اوسے ذبح کرنے کا واجب ہونا منتہی ہوتا ہے اِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ○ ایسے گھر تک جو آزاد ہے طوفان مین غرق ہونے سے یا بزرگ گھر ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور ہر گروہ کے واسطے دینی الون مین سے
جو تم سے قبل تھے جَعَلْنَا مَنْسَكًا ہمنے قربانی یعنی قربانی کا حکم دیا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تا کہ یاد کرین خدا کا نام عَلٰى
مَا رَزَقَهُمْ اوس چیز کے ذبح پر جو دیا اونھین مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی ہر گروہ کے واسطے ہمنے
یہ بات مقرر کر دی تھی کہ ہمارے نام پر قربانی کیا کرین فَاِلٰهُكُمْ تو تمھارا خدا اور اونکا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ایک خدا ہے فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا
تو اوسی کے مطیع ہو اور قربانی کو شرک سے نہ ملاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنے والونکو
اوس عالم مین بزرگی اور عظمت کی یاد کرنے والون کو رحمت بے نہایت کی اور سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ مشتاقون کو دیدار
الٰہی کی خوشخبری دو واسطے کہ کوئی خوشخبری اس سے بڑھکر نہین پھر عاجزون کی صفت مین فرماتا ہے کہ وہ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاتا ہے خدا اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرتے ہین اونکے دل جلال ربانی کی ہیبت اور انوار جاودانی
کی عظمت سے چاہتے ہین کہ شمع جمال کے شعلہ مین اپنے کو پروانہ کی طرح جلادین اور اپنی ہمت کی آنکھ حضرت قدیم کے وجہ مقدس کے
سوا اور کی طرف سے بند کرلین **بیت** دیدہ از غیر تماشائے تو بردوختہ باد ٭ در آتش عشق تو جان و دل ما سوختہ باد ٭ تو مطلب
بر آنے کی خوشخبری انھین دو وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والون کو عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ اوس پر جو اونھین پہونچی اور
پہونچتی ہے تکلیف اور مصیبت وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے والون کو یعنی وقت پر نماز ادا کرنے والون کو
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز مین جو کہ روزی دی ہے ہمنے اونھین يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین نیک وجہون مین
اور صرف کرتے ہین اچھے مصرفون مین وَالْبُدْنَ اور اونٹ گائین جو قربانی کے واسطے ہانکے لیے جاتے ہین جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

کر دیا ہمنے اونھین یعنی اونکے ذبح کو تمھارے واسطے مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ دین الٰہی کے نشانون مین سے لَكُمْ تمھارے واسطے فِيهَا
خَيْرٌ اوسمین بھلائی ہی دینی و دنیوی منفعتون مین سے فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تو یاد کرو اللہ کا نام عَلَيْهَا اونکے ذبح پر صَوَآفَّ
اوس حال مین کہ وہ کھڑے ہون اور اونٹ کو کھڑے کھڑے ہی نحر کرنا سنت ہی اور بعضے نحر کے وقت اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر
اللّٰهم منک و الیک کہتے ہین فَإِذَا وَجَبَتْ پھر جب گر پڑین زمین پر جُنُوبُهَا پسلیان اون ذبح کیے ہوئے جانورونکی
اور اونکی روح نکل جائے فَكُلُوا مِنْهَا تو کھاؤ اونکے گوشت مین سے اور یہ کھانا سنت ہی وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کھلاؤ
فقیر قناعت والے کو جو سوال نہین کرتا وَالْمُعْتَرَّ اور سائل خواہش کرنے والے کو زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قانع سے مکہ کے فقیر مراد
ہین اور معتر سے آفاقی فقیر كَذَٰلِكَ جسطرح ہمنے انکی نحر کی کیفیت بیان کی اسی طرح سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ مسخر کر دیا ہمنے اونھین
تمھارے واسطے باوصف اسکے کہ اونکی قوت زیادہ تمسے بڑا ہی اور تم اونھین پکڑتے کھولتے باندھتے ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
شاید تم شکر کرو خدا کا اوسکی نعمتون پر لکھا ہی کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ قربانیون کا خون کعبۂ شریف کی دیوارون پر ملتے تھے اور اسے
تقرب کا سبب جانتے تھے ابتدائے اسلام مین اصحاب بھی اگلے قاعدہ کے موافق کعبۂ معظم کی دیوار کو خون آلود کرنے کا ارادہ کیا
حق تعالیٰ نے اس بات سے منع کر کے فرمایا کہ لَن يَنَالَ اللّٰهَ نہین پہونچتے ہین خدا کو لُحُومُهَا گوشت قربانی کے جو تم
صدقہ دیتے ہو وَلَا دِمَاؤُهَا اور نہ اونکے خون جو قربانی کے وقت گرائے ہو وَلَٰكِن يَنَالُهُ اور لیکن پہونچتی ہی محل قبول
اوسکی جناب مین التَّقْوَىٰ مِنكُمْ وہ چیز جسکے ساتھ ملی ہی پرہیزگاری تمسے کہ وہ حکم الٰہی کی تعظیم ہی اور اچھی طرح پر قربانی
کر کے اوسکا قرب حاصل کرنا ہی كَذَٰلِكَ جسطرح ذکر کیا گیا اسی طرح سَخَّرَهَا لَكُمْ مسخر کر دیے تمھارے واسطے چارپائے
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ تکبیر کہو ذبح کے وقت خدا کی یا بڑائی کے ساتھہ یاد کرو خدا کو عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ اوس چیز پر کہ ہدایت کیا
اوسنے تمکو قربانی کے جانورون کو ذبح کرنا اور خدا سے قرب ڈھونڈھنا وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ اور خوشخبری دے نیک کام
کرنے والون کو جنت کی یا قبول طاعت کی إِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ بیشک اللہ باز رکھتا ہی مشرکون کے فتنے کو عَنِ الَّذِينَ
آمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی اونھین دشمنون پر فتح دیتا ہی إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ بیشک اللہ دوست
نہین رکھتا كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ہر خیانت کرنے والے کو جو دین کی امانت مین خیانت کرتا ہی خدا کی نعمت پر ناشکرا
کہ حق تعالیٰ تو محض نعمت عطا فرمانے کی راہ سے چارپائے عطا کرتا ہی اور مشرک لوگ بتون کے نام پر قربان کرتے ہین اگلی آیت کا
شان نزول یون لکھا ہی کہ مکہ کے کافر ہاتھ اور زبان سے مسلمانون کو ایذا دینے مین کوشش کرتے تھے اور اصحاب مین ہر گھڑی ایک
نہ ایک سر پھٹا ہاتھ بندھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آتا اور کفار کی شکایت زبان پر لاتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
کہ صبر کرو اونکے ساتھ قتال کرنے کا ابھی مجھے حکم نہین جب ہجرت کر کے آپ مدینۂ منورہ مین تشریف لیگئے تو قتال کا حکم آگیا اور اس
باب مین پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہی کہ أُذِنَ اجازت دیا گیا قتال کرنا لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ اون لوگون کو قتال کرتے ہین
کافر اونکے ساتھ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا اس سبب سے کہ وہ ظلم کیے گئے اور دشمنون کی جفائین بہت سہہ چکے ہین بکسر تے یقاتلون کی

تھے کو بہت چاہتے یعنی جو لوگ کافرون کے ساتھ قتال کیا چاہتے ہین اونھین ہمنے اجازت دی کہ قتال کرین وَاِنَّ اللّٰہَ اور بیشک
اللہ تعالیٰ عَلٰی نَصْرِهِمْ مظلومون کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہین لَقَدِیْرُ ۝ البتہ قادر ہے اَلَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہین مِنْ دِیَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے بِغَیْرِ حَقٍّ ناحق یعنی
حقیقت مین نکال دینے کے مستحق نہ تھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا جو اونکے نکال دیے جانے کا سبب ہوتا اِلَّآ
اَنْ یَّقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰہُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ
النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اونکے بعض کو بعض سے یعنی کافرون پر مومنون کو غالب
کرکے تو لَهُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والون پر کافرون کے غالب ہو جانے کے سبب سے صَوَامِعُ صومعے
راہبون کے یعنی خلوتخانے درویشون کے وَبِیَعٌ اور گرجے نصاریٰ کے وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدین
مسلمانون کی کہ برابر یُذْكَرُ فِیْهَا ذکر کیا جاتا ہے اون مسجدون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ اون سب جگہون مین اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا نام
اللہ کا بہت وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اوسکی جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ
بیشک اللہ قادر ہے مومنون کی مدد پر عَزِیْزٌ ۝ غالب ہے سب لوگون پر اور سب چیزون پر خدا جسے چاہے غالب کردے اور اس
آیت مین حق تعالیٰ نے مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہون کا ملک و مال
اونھین عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگون کی صفت بیان فرماتا ہے جنھین قتال کی اجازت دی کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کہ رحمت شاملہ سے اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ
اگر جگہ دین ہم اونھین فِی الْاَرْضِ زمین مین اور قدرت اور اختیار پائین تو اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم رکھین نماز میری تعظیم کے
واسطے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوٰۃ مال کی میرے بندون کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرین بھلائی کے
ساتھ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھین برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہین وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہے
عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ نہایت کامون کی یعنی سب کامون کا انجام وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے رباعی این دولت و مالہاے و میخواہد
وان گلشن و باغ و حوض و جو میخواہد ۔ از حق ہمہ کس جان بکو میخواہد ۔ آنست سرانجام کہ او میخواہد ۔ وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور اگر
تکذیب کرین تمہاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا کچھ تمہارے ہی ساتھ خاص
نہین ہے اور اگر تمکو یہ مشرک جھٹلاتے ہین فَقَدْ كَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبْلَهُمْ پہلے اونکے یعنی سرداران مکہ کے قبل قَوْمُ
نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوْدُ ۝ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو
وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَكُذِّبَ مُوْسٰى اور جھٹلایا گیا موسیٰ یعنی قبطیون نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی
اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہین فَاَمْلَیْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلْكٰفِرِیْنَ کافرون کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرری
آپہونچے ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ تو لے لیا مین نے اونھین طوفان آندھی کڑک مچھرون کے لشکر دھنسنے پتھر برسنے ڈوبنے یوم الظلہ کے

عذاب مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا نَكِيْرِ ناپسند کرنا میرا اونھین یعنی اونکا کام مین نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے مین نے بدل دیا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ پھر کتنے ہی دیہ اور شہرون ہین کہ اَهْلَكْنٰهَا ہلاک کر دیا ہمنے اونھین اونکے رہنے والون کو ہلاک کر کے وَهِيَ حال یہ ہی کہ وہ دیہ ظَالِمَةٌ ظالم تھے یعنی وہان کے رہنے والے مشرک اور ظالم تھے فَهِيَ پھر وہ دیہ خَاوِيَةٌ گر پڑے ہین عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی چھتین گرین پھر اونپر دیوارین گر پڑین وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور بہت کنوے بیکار پڑے ہوئے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک ہوگئے ہین اور کوئی نہین کہ اونکا پانی لیکر نعمت حاصل کرے وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ اور بہت سے اونچے محل گچکاری کیے ہوئے کہ اونھین اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کر دیا اکثر معتبر تفسیرون مین ہی کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت مین تھے اور محل اوس پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب مین ہی کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے منذر کہتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ قوم ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوئے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت دیار یمن مین آئے اور اوس ملک کے بعضے مکانون مین صالح علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضرموت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جلاس بن سوید یا جلیس بن جلاس کو اپنے اوپر حاکم کر لیا اور سنحاریب بن سوادہ کو اونکی وزارت دی اور اس کنوے پر کہ بئر معطلہ کہکر جسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہی وہ ٹھہرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان ایک پیغمبر جو اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالی نے اون لوگون کو ہلاک کیا اور اونکا کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسیر مین لکھا ہی کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمان وزیر پر غصہ کیا اور اوسے قتل کیا چاہتا تھا وزیر چار ہزار مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہر چند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا حال الغیب مین سے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہہ نشان کر دیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا پانی نکلا **بیت** در مزہ چون شیرہ شاخ نبات ✤ در خوشی ہمشیرۂ آب حیات ✤ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کر کے نیچے سے اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت مین وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان ایک بدبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو راہ بتائی کہ جب تمھارے شوہر نہون تو چٹپٹی اڑا کرو اور پھر ایک امرد بوڑھے کی صورت ظاہر ہو کر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمھاری جوروین غائب ہون تو چار پایون سے جماع کر لیا کرو اور یہ دونون برے کام اون عورتون اور مردون مین شائع ہوئے تو حق تعالی نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو پیغمبر کر کے اونمین بھیجا وہ لوگ انکا ایمان نہ لائے اونکا پانی غائب ہوگیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہوگیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالی نے فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی اینٹون سے بنا کر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہو کر دروازے بند کر لیے حضرت جبریل علیہ السلام نے اوتر کر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرا دیا اور اونھین اوسی مین دبا دیا اونکا کنوا بیکار

پڑا ہی اور دھوان سیاہ متعفن ہان سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہو گئے تھے اَفَلَمْ
يَسِيرُوا کیا نہین گئے اور نہین جاتے ہین تمھاری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِي الْأَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی
تاکہ عذاب کی نشانیان منکرون کے دروازون مین مشاہدہ کرکے عبرت پکڑین فَتَكُونَ لَهُمْ تو ہون اونکے واسطے قُلُوبٌ
يَعْقِلُونَ دل کہ سمجھین بِهَا اونکے سبب سے ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو اَوْ اٰذَانٌ
يَسْمَعُونَ یا ہون اونکے واسطے کان کہ سنین بِهَا ج اونکے سبب سے اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَإِنَّهَا تو قصہ یہ ہی کہ
لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے سامنے کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین
وَلٰكِنْ تَعْمَى اور مگر اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوبُ الَّتِي وہ دل جو ہین فِي الصُّدُورِ ۝ سینون مین
یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باکشا
ببین بے انتظار ✤ ہر طرف آیات قدرت آشکار ✤ چشم سر جز پوست خود چیزے ندید ✤ چشم سر در مغز ہر چیزے رسید ✤ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ
اور جلدی چاہتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ
عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ اور خلاف نہ کریگا خدا وَعْدَهٗ ط اپنا وعدہ جو اوپر عذاب نازل کرنے کے باب مین
فرمایا ہی وَإِنَّ يَوْمًا اور بیشک ایک دن تمھارے دنون مین سے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس كَأَلْفِ سَنَةٍ مثل ہزار برس کے
مِمَّا تَعُدُّونَ ۝ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوسپر
جاری نہین تو اوسکا ہونا نہونا کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجدے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ
جلدی آجائے کچھ فائدہ نہوگا فرد تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ✤ ہر چند کنی جہد بجائے نرسد ✤ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ
اور کتنے گانون مین سے یعنی کتنے گانون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے أَمْلَيْتُ لَهَا مہلت دی مین نے اون گانون
والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانون یعنی اون گانون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت
اس جہت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ أَخَذْتُهَا ج پھر لیلیا ہمنے اونھین جب اونھون نے توبہ نہ کی سخت عذاب
دنیوی مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ ع اور میری ہی طرف پھرنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمھارے واسطے نَذِيرٌ ڈرانے والا ہون
مُبِينٌ ۝ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِينَ آمَنُوا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا
ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی بخشش گذرے ہوئے
گناہون سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ اور روزی اچھی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِينَ سَعَوْا
فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتین باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ پیشی لیجانے
والے ہین ہمپر اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہمسے درگذرین اور سبقت لیجائین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہو جائے أُولٰئِكَ أَصْحَابُ

ع ۱۰

الْجَحِيْمِ ○ وہ گروہ رہنے والے ہین درکہ جحیم مین منقول ہی کہ ایکدن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبار مسلمانون کو
قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملاکر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھدیئے یہ قصہ بعضی تفسیرون مین اسطرح پر
لکھاہی کہ اہل سنت اوسے اچھا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدی اور تیسیر اور معتبر کتابون سے جیسے معتمد فی المعتقد اور روضۃ الاحباب
ہی اوس قصے کو یہان اسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہی لکھاہی کہ جب سورہ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ
لوگ غور سے سنکر یاد کرلین جب یہ آیت کہ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع
پاکر مشرکون کے کان مین پہونچادیا کہ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى یعنی لات عزی منات قوم کے بزرگ ہین
یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت
رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور اونکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہ سجدہ کرنے مین شریک ہوئے پس حضرت
جبریل امین علیہ السلام نے نازل ہوکر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ ماجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین
بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ تمھین بھیجنے کے قبل کوئی رسول وَّلَا نَبِيٍّ اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق
یہ ہی کہ رسول صاحب شریعت ہی اور نبی اوسکا تابع ہی اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف
لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسی علیہما السلام اور شمعون اور عیسی علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہی
خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہی اور شامل ہی اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنے والا ہو تو نبی بہت عام ہی
رسول سے اور بعضون نے کہاہی کہ رسول وہ ہی کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہی
وہ ہی جسپر کتاب نازل نہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہی جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہی جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو یا
خواب دیکھے پس بہ تقدیر حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ مگر جب
تلاوت کی اوسنے تو ڈالدیا شیطان نے فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر کہ لوگون کو شبہہ ہوا کہ یہ بھی اوسی
ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہین آپکی آواز
بناکر یہ کلمات پڑھدیئے شعر تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى ۞ وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى ۞ اوسوقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ نجم پڑھتے
تھے اور یہانتک پہونچے کہ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے
فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ پھر باطل اور زائل کردیتا ہی اللہ وہ چیز جو ملادی ہو شیطان نے کلمات کفر مین سے ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ
اٰيٰتِهٖ پھر ثابت کرتا ہی اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی لوگون کا احوال حَكِيْمٌ ○

حکم کرنے والا حق حکم اوسپر لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً القا کیا شیطان نے انبیا علیہم السلام کی تلاوت کے وقت تاکہ
کردے حق تعالیٰ اوس چیز کو جو القا کرتا ہی شیطان ایک آزمایش لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اون لوگون کے واسطے جنکے
دلون مین کفر کی بیماری ہی یعنی منافق لوگ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ اور سخت ہین اونکے دل او رتاریک مرادیہ ہی کہ منافق
اور مشرک شیطان کے القا سے شک اور حیرت مین پڑجاتے ہین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور بیشک ظالم لوگ یعنی یہ دونون گروہ
اسم ظاہر کا ضمیر کی جگہ پر رکھنا اونپر ظلم کا حکم کرنا ہی یعنی کافر اور منافقون کا فرقہ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ البتہ خلاف دور دراز
اور تکبر اور عناد بے پایان مین ہین وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور القا اسواسطے ہی تاکہ جانین وہ لوگ جو دیے گئے ہین
علم یعنی قرآن اَنَّهُ الْحَقُّ یہ کہ قرآن حق ہی مِنْ رَّبِّكَ نازل تیرے رب کی طرف سے اور شیطان کو اوسمین تصرف کی مجال
نہین فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ پھر ایمان لائین قرآن کا فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ پھر نرم ہوجائین قرآن کے واسطے اونکے دل اور
اوسکے احکام وہ مان لین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور بیشک اللہ البتہ ہدایت کرنے والا ہی اونھین جو ایمان
لائے ہین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف سیدھی راہ کے یعنی جو بات مومنون پر مشکل ہوتی ہی تو حق تعالیٰ اونھین
راہ دکھا دیتا ہی نظر صحیح اور فکر سلیم کے ساتھ تاکہ جلدی اپنے مقصود کو پہونچ جائین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ
رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہین لائے فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک مین قرآن سے یا رسول سے یا القاے شیطان سے اسواسطے کہ
کافر کہتے تھے کہ محمد کو کیا ہو گیا جو ہمارے بتون کی تعریف سے پشیمان ہوا تو وہ ہمیشہ شک ہی مین ہین حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یہانتک
کہ آوے اونپر قیامت یا موت کہ قیامت صغریٰ ہی یا آئین اونکے سامنے علامات قیامت بَغْتَةً ناگہان اَوْ يَاْتِيَهُمْ یا آوے
اونپر عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ عذاب اوسدن کا کہ اونکی نسل گرجائے جیسے جنگ بدر کا دن اور بعضون نے کہا ہی کہ روز عقیم
قیامت کا دن ہی کہ اوسکے بعد کوئی دن نہوگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اوسدن بادشاہی اور حکومت خدا ہی کے واسطے ہی
بے کسی مدعی اور جھگڑنے والے کے یعنی آج تو بادشاہون کو سلطنت اور ملکداری کا دعویٰ ہی اور اوسدن متکبرون کی کمر سے تکبر کا پٹکا
کھول لینگے اور بادشاہون کے سر سے زبردستی کا تاج اوتار لینگے انکے دعوے اور گمان جاتے رہینگے مالک الملک ان بادشاہون کے
تصورات اور تخیلات مٹا دیگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ کے صدمہ سے سلاطین کے توہمات اور تفکرات توڑ دیگا سب کو بندگی کے اظہار
اور بیچارگی کے اقرار کے سوا کچھ چارہ نہوگا بیت آن سر کہ صیت افسرش از چرخ برگذشت ہر روز بے در آستانۂ او خاک در شود اور جب
بادشاہ حقیقی کی حکومت ظاہر ہوجائیگی تو يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ حکم کریگا بغیر کسیکی شرکت کے مومن اور کافر بندون مین فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پھر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ باغون مین ہونگے
ناز و نعمت کے بے رنج و محنت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تکذیب کی اونھون نے ہماری
آیتون کی فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ تو وہ گروہ اونھین کے واسطے ہی عذاب سوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا اور جن لوگون نے ہجرت کی اور اپنے گھرون سے نکل گئے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین یعنی خدا کی طاعت اور طاعت مین

ع ۹

اوسی کی رضا کے واسطے ثُمَّ قُتِلُوٓا پھر قتل کیے گئے جہاد کرکے دین کے دشمنون کے ہاتھ سے اَوۡ مَاتُوۡا یا مرگئے اپنی موت
لَيَرۡزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ ضرور روزی دیگا اونھین اللہ رِزۡقًا حَسَنًا روزی اچھی کہ جنت کی نعمت ہی نہ وہ روزی حاصل
کرنے مین کچھ محنت ہوگی نہ اوسکے کھانے سے کچھ بیماری اور ملالت ہوگی نہ وہ روزی رُک کے کا کچھ غدغہ ہوگا لکھا ہی کہ بعضے صحابہ رضی اللہ
عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم دینی بھائیون کے ایک گروہ کے ساتھ جہاد کو جاتے ہین اور وہ شہید ہو کر خدا کے عطیون سے
مشرف ہوتے ہین اگر ہم شہید نہون اپنی موت سے مرین تو ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب سب جہاد کی نیت مین متفق
ہین تو سب کو ہم نیک روزی دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝ اور بیشک اللہ البتہ وہی تو بہتر ہی روزی
دینے والون سے اسواسطے کہ بے حساب دیتا ہی لَيُدۡخِلَنَّهُمۡ مُّدۡخَلًا يَّرۡضَوۡنَهٗ ؕ البتہ داخل کرے اونھین بہشت مین
ایسا داخل کرنا جو اوسنے پسند کیا یعنی فرشتون کو جنتیون کے استقبال کے واسطے بھیجیگا اور بڑی تعظیم کے ساتھ اونھین جنت مین
داخل کریگا او جو نعمتین نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بشر کے دل مین گذرین وہ اونھین دیگا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيۡمٌ اور
بیشک اللہ اونکا حال جانتا ہی اور اونکے دشمنون کے ساتھ حَلِيۡمٌ ۝ بردبار ہی کہ دشمنون پر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہین کرتا
تبیان مین لکھا ہی کہ مشرکون مین سے ایک قوم نے محرم کے آخر مہینے مین چاہا کہ مسلمانون کے ساتھ قتال کرین مسلمانون نے محرم کے مہینے مین
قتال سے پرہیز کرکے کہا کہ صبر کرو محرم کا مہینا گذر جانے دو کافر راضی نہوئے مسلمان اونسے لڑکر فتحمند ہوئے اس آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی
کہ ذٰلِكَ ۚ وَمَنۡ عَاقَبَ یہی حکم الٰہی جو کہا گیا مومن اور کافر کے باب مین کہ جو کوئی عقوبت کرے یعنی مشرکون کے ساتھ مقاتلہ کرے
بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبَ بِهٖ جیسے اوسکے ساتھ عقوبت کیگئی یعنی قتال کیا گیا جزا کو عقوبت کے جوڑ کے واسطے کہتا ہی یعنی ظالم کو
ویسی جزا دیگا جیسا اوسنے ظلم کیا ثُمَّ بُغِيَ عَلَيۡهِ پھر ظلم کیا جائے اوسپر یعنی وہ شخص جسپر دوسری بار عقوبت کرے مظلوم نے اپنا
بدلا لیا وہ پھر مظلوم پر ظلم کرے تو لَيَنۡصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ ضرور مدد کریگا اللہ اوس مظلوم کی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَعَفُوٌّ البتہ
عفو کرنے والا ہی غَفُوۡرٌ ۝ بخشنے والا ہی بدلا لینے والے کو یہ اشارہ ہی اس طرف کہ معاف کرو بنا بدلا لینے سے بہتر ہی وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ
لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ صاحب موضح نے فرمایا ہی کہ اس آیت کا حکم زخمون کے باب مین ہی یعنی کسینے دوسرے کو زخمی کیا زخمی نے اپنے برابر ہی
اوسے بھی زخمی کرلیا پھر اوسنے زخمی کو ان زخمون کے مقابلہ مین اور زخم پہونچائے تو حق تعالیٰ اس مجروح مظلوم کی مدد کرتا ہی ذٰلِكَ یہ مظلوم
کی مدد بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ حق تعالیٰ اس بات پر قادر ہی کہ ایک چیز کو ایک چیز پر غالب کردے اور از انجملہ یہ ہی کہ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ
فِي النَّهَارِ پیٹھالتا ہی رات کو دن مین اور دن کی گھڑیان زیادہ کردیتا ہی یا رات کی تاریکی کو دن کی روشنی کی جگہہ رکھدیتا ہی وَيُوۡلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيۡلِ اور پیٹھالتا ہی دن کو رات مین اور رات کی ساعتین بڑھا دیتا ہی یا دن کی روشنی کو رات کی تاریکی کی جگہہ پر
لاتا ہی وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ اور سبب یہ ہی کہ حق تعالیٰ سننے والا ہی عقوبت کرنے والے کی بات بَصِيۡرٌ ۝ دیکھنے والا ہی بدلا لینے
والے کا احوال ذٰلِكَ یہ وصف جو حق تعالیٰ کے واسطے کمال قدرت کے ساتھ کیا گیا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ بسبب اسکے ہی
کہ حق تعالیٰ وہ تو ثابت ہی اپنے نفس مین اور واجب ہی ذات قدیم مین وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ الۡبَاطِلُ

اور بیشک جو چیز جسے کافر پوجتے اور پکارتے ہین خدا کے سوا وہ ہی باطل اور معدوم اپنی ذات کی حد مین لحقات مین لکھا ہی کہ خدا تو حقیقی
ذات سے موجود ہی اور دوسرے اگرچہ موجود ہین مگر انکا وجود اوسی کے سبب سے ہی تو اپنی ذات سے باطل ہین اسواسطے کہ باطل وہ ہی جو
موجود نہو جیسے باطل ہوئے اسی سبب سے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے اشعار مین لبید کی یہ بیت بہت سچی ہی
مصرع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ‌‌+ مولانا نے مثنوی معنوی مین فرمایا ہی ابیات این دوئی اوصاف دیدہ احول ست + ورنہ اول
آخر اول ست + کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ + اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ غَیْمٌ هَاطِلٌ + ملک ملک اوست او خود مالک ست + غیر ذاتش کُلُّ شَیْءٍ
ھَالِکٌ ست + وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝ اور اس سبب سے کہ خدا وہ تو برتر ہی سب چیزون سے اور بہت بڑا ہی
شریک اور ہمسر سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ز کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے یہ استفہام مقرر
کرنے کے واسطے ہی یعنی جانا ہی تونے یہ کہ خدا نے بھیجا ابر سے یا آسمان کی طرف سے پانی فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ تو ہوگئی زمین ماضی کا لانا
مضارع کے لفظ کے ساتھ فائدہ دیتا ہی کہ مینھ کا اثر بہت مدت تک باقی رہتا ہی یعنی زمین ہمیشہ ہی اوس پانی کے سبب سے مُخْضَرَّةً
سبز ہری گھاس کے سبب سے پژمردہ اور خشک ہوجانے کے بعد اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝ یقینی اللہ مہربانی کرنے والا ہی
بندون پر گھاس اوگانے کے سبب سے تاکہ بندون کو اوسکے سبب سے روزی دے جاننے والا روزی اور روزی پانے والون کا حال
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین وہ سب کا خالق اور مالک وہی ہی
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ اور اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ البتہ وہ تو ہی بے نیاز اپنی ذات مین سب چیزون سے
تعریف کیا ہوا اور تعریف کرنے والا یا تعریف اور عبادت کے لائق اپنی صفتون اور احوال کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ
کیا نہین دیکھا تونے یہ کہ اللہ نے مسخر کردیا تمھارے واسطے مَّا فِی الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی حیوانات وغیرہ یعنی وہ سب چیزین
جنسے آدمی نفع پاتا ہی وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ لا اور مسخر کردی تمھارے واسطے کشتی کہ دریا مین اوسکے حکم سے
چلتی ہی وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اور نگاہ رکھتا ہی آسمان کو اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط اس بات سے کہ گر پڑے
زمین پر مگر اوسکے اذن سے یعنی جب خدا چاہے کہ آسمان زمین پر گرے تو گرہی پڑے اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۝ بیشک اللہ لوگون پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہی کہ منفعتون کے دروازے اونکے واسطے کھولدیے ہین اور انواع
و اقسام کی مضرتین اونسے دفع کردین وَهُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاكُمْ ز اور وہی ہی وہ جسنے زندہ کیا تمھین بعد اسکے کہ تم مردہ نطفے تھے
ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب اجل آئیگی ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ پھر زندہ کریگا تمھین قیامت مین اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ ۝ بیشک آدمی البتہ ناشکر ہی کہ باوصف اتنی نعمتون کے نعمت دینے والے کی عبادت چھوڑ دیتا ہی لِكُلِّ اُمَّةٍ
ہر ایک گروہ کے واسطے ملت والون مین سے جَعَلْنَا مَنْسَكًا معین کیا ہمنے ایک دین اور ایک شریعت کہ ہمارے حکم سے
هُمْ نَاسِكُوْهُ وہ قبول کرنے والے اوس دین کے ہین فَلَا یُنَازِعُنَّكَ تو چاہیے کہ نزاع نہ کرین سب دین والے تمسے ای محمد
فِی الْاَمْرِ دین کے امر مین اسواسطے کہ تمھارا دین تو ایسا روشن اور ظاہر ہی کہ اوسمین نزاع کرہی نہین سکتے مصرع دلیل آفتاب چہ حاجت

تامل ست ۚ وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ ؕ اور پکارو ای محمد لوگون کو اپنے رب کی توحید اور عبادت کی طرف اِنَّكَ لَعَلٰی هُدًی
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ یقینی تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی راہ پر ہو وَاِنْ جٰدَلُوْكَ اور اگر خصومت اختیار کرین تیرے
ساتھ اور جھگڑا کرین حال آن کہ حق ظاہر ہوگیا اور دلیل لازم ہو چکی فَقُلِ تو کہہ کہ اَللّٰهُ خدا اَعْلَمُ خوب جانتا ہے بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝ جب وہ چیز جو تم کرتے ہو عناد اور جھگڑا اور اوسپر تمھین جزا دیگا اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خدا
حکم کریگا تمھارے درمیان قیامت کے دن فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز مین کہ تھے تم اوسمین اختلاف کرتے
دین کے امر مین اور حکم یہ ہوگا کہ مومن کو ثواب کے درجون پر بلند کرے اور مشرک کو عذاب کے گڑھون مین ڈالدے اور زاد المسیر مین کہا ہے
کہ یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ کیا نہین جانا تونے یعنی جانا ہے تونے
یہ کہ خدا جانتا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے عجائب علویات وَالْاَرْضِ ؕ اور جو کچھ زمین مین ہے عجائب سفلیات اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ
نہین اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ یقینی جو چیز آسمان و زمین مین ہے وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین اور لوح محفوظ اوسکے پاس ہے
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ بے تحقیق کہ علم سب چیزون کا اللہ پر آسان ہے اسواسطے کہ تمام معلومات کے ساتھ اوسکے
علم کا تعلق یکسان ہے وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پوجتے ہین مکہ کے کافر خدا کے سوا مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہے اللہ نے اوسکی عبادت پہ کوئی دلیل وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اور عبادت کرتے ہین اوس چیز کی
جسکا نہین ہے اونھین کچھ علم یعنی اوسکی عبادت پر کوئی دلیل نہین لاسکتے بلکہ محض جہالت اور تقلید کی راہ سے پوجتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اور نہین ہے مشرکون کے واسطے کوئی مددگار جو اونپر سے عذاب دفع کرے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر ہماری آیتین یعنی قرآن اوس حال ہین کہ وہ آیتین روشن اور کھلی ہوئی ہین نہ اونمین شبہہ ہے نہ ایک دوسرے کے
برعکس نہ اختلاف نہ خلل تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ پہچانتے ہو تم ای محمد اون لوگون کے چہرون مین جو کافر ہین
انکار کو کمال عداوت کی وجہ سے یعنی کافرون کے سامنے قرآن پڑھو تو اونکے چہرے مین کراہت اور نفرت کا اثر دیکھلو اوس عداوت کی وجہ سے
جو کمال مرتبہ حق تعالی کے ساتھ رکھتے ہین يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ قریب ہے کہ گرفتار کرین غضب مین اور جھگڑا کرین یا کھولین ہاتھ
بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ اون لوگون کے ساتھ جو پڑھتے ہین اونپر ہماری آیتین قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ ؕ کہہ ای محمد کہ کیا خبر کرون تمھین اوس سے بدتر حال کی جو وہ قرآن پڑھنے والون کے ساتھ چاہتے ہین اَلنَّارُ ؕ آگ دوزخ کی ہے
کہ تم جو غصہ کرتے ہو قرآن پڑھنے والون پر اوس سے بہت زیادہ بری اور مکروہ ہے وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وعدہ دیا ہے
خدا نے اوس آگ کا اون لوگون کو جو کافر ہین یہ وعدہ کہ اون کافرون کو اوس آگ مین جگہ دیگا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ع اور بری جگہ
پھر جانے کی ہے آگ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ ای لوگو دیگئی ہے مثل اوسکی جو کافر بتون کی عبادت کرتے ہین اور سورۂ
عنکبوت مین وہ مثل اسطرح بیان کیگئی کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ
تو وہ مثل کان کھولکر سنو اور اوسمین غور کرو اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یہ امر یقینی ہے کہ جو لوگ پکارتے ہین

ع ۹ ۸

بتون کو اور وہ تین سو ساٹھ بت خانہ کعبہ کے گرد رکھے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ یہ بت جنھین تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کہ وہ اللہ مین ہون
لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وہ بت نہ پیدا کرینگے ایک مکھی یا وجود اس بات کے کہ وہ بہت ذرا سی ہوتی ہے وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ط اگرچہ
جمع اور متفق ہون اوسے پیدا کرنے کے واسطے وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا اور اگر اوڑا لیجائے مکھی اونسے کوئی چیز خوشبو
یا میٹھی کہ اوسمین آلودہ ہین تو لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط نہین چھوڑا لے سکتے یعنی اوس مکھی سے وہ چیز پھیر نہین لے سکتے
بت پرستون کی رسم یہ تھی کہ بتون مین شہد اور خوشبو لتھیڑتے اور پھر بتخانے کے دروازے بند کر دیتے مکھیان بتخانہ کے روزنون سے گھسکر
وہ شہد اور خوشبو چاٹ جاتین جب چند روز کے بعد شہد اور خوشبو کا نشان بتون مین نہ پاتے تو خوشی کرتے کہ ہمارے خدا شہد اور خوشبو
چاٹ گئے تو حق تعالی نے بتون کے عجز اور ضعف سے خبر دی کہ وہ نہ مکھی پیدا کرنے کی قوت رکھتے ہین نہ اپنے اوپر سے اونھین اوڑا سکتے ہین
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ عجب سست ہے ڈھونڈھنے والا یعنی بت جو کچھ مکھی اوس پر سے اوڑا لیگئی وہ پھیر نہین لے سکتا
اور سست ہوا مطلوب یعنی مکھی اسواسطے کہ جو کچھ وہ اوڑا لیگئی چاہتے ہین کہ اوس سے پھیر لین یا سست اور عاجز ہین پوجنے والے
اور جنھین پوجتے ہین یعنی بت پرست اور بت نظم عاجزان کہ عاجز آن را بندہ اند ؛ چون فتد کارے ہم فرمندہ اند ؛ عجز و امکان
لازم یکدیگر اند ؛ پس ہمہ خلقان ہم عاجز تر اند ؛ قوت از حق ست قوت حق اوست ؛ زانکہ او مغز ست و خلقش ہست پوست ؛ ن
لکھا ہے کہ مالک بن ضعیف اور کعب بن اشرف نے یا یہود کی اور جماعت نے کہا کہ حق تعالی عالم کو چھ دن مین پیدا کرکے ماندہ ہو گیا تو ہفتہ کے دن
آرام لینے کو لیٹ رہا معاذ اللہ اونکے منھ مین خاک تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط نہ پہچانا
یہودنے خدا کو اوسکے پہچاننے کا جو حق ہے یا خدا کی تعظیم نہ کی جو اوسکی تعظیم کا حق تھا کہ ماندگی اور تھکن کو اوسکی طرف منسوب کیا اور ایک قول
یہ ہے کہ یہ آیت مشرکون کی شان مین فرمایا ہے کہ خدا کو جاننے کا جو حق تھا مشرکون نے وہ نہ جانا کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک مانا اور پتھر کا نام خدا رکھ لیا
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ حق تعالی کو پہچاننے کا جو حق ہے مشرکون کو تو وہ نہ حاصل ہوا علم والون نے بھی اوسکی حقیقت معرفت کی طرف راہ
نہین پائی اسواسطے کہ لا یحیطون پہ علما کی دور باش بارگاہ کبریا کے گرد کسیکو ٹھہرنے ہی نہین دیتی اور اپنی ہویت کے غیب کی طرف کسی ہما کو
راہ نہین دیتا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے کہا ہے کہ لا یعرف حق قدرہ والا ہو جو اوسکے پہچاننے کا حق ہے اوس طرح اوسے اوسکے سوا اور کوئی
نہین پہچانتا اوسمین اور اوسکے ماسوی مین کسی طرح کی نسبت نہین کہ اوسکی معرفت کی راہ چل سکین اور معرفت کے مناسبت تحصیل
محالات سے ہے ما للطین و رب العالمین مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ○ بیشک اللہ قادر ہے
اونھین پیدا کرنے پر غالب ہے سب چیزون پر اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ اللہ برگزیدہ کر لیتا ہے مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط
فرشتون مین سے رسولون کو کہ اوسمین اور اوسکے پیغمبرون مین واسطہ ہوتے ہین وحی پہونچانے کے سبب سے جیسے جبریل علیہ السلام اور
آدمیون مین سے بھی رسولون کو برگزیدہ کر لیتا ہے تاکہ خلق کو حق کی طرف بلائین اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ○ بیشک اللہ تعالی سننے
والا ہے پیغمبرون کی بات جو حکم پہونچانے اور خدا کی طرف بلانے کے وقت وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہے امت کا حال کہ رسول کی بات مانتی ہے
یا نہین یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جانتا ہے جو کچھ آدمیون کے آگے ہے یعنی وہ عمل جو اونھون نے کیے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ ط

اور جو کچھ اونکے پیچھے ہے یعنی وہ کام جو وہ کر چکے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین کام
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا اے ایمان والو رکوع کرو وَاسْجُدُوْا اور سجدے کرو نماز مین جب اسلام کی ابتدا تھی
تو نماز مین فقط کھڑا ہونا اور پڑھنا تھا اس آیت کے سبب سے رکوع سجود بھی داخل ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ نماز پڑھو اور
نماز کو رکوع سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہے اسواسطے کہ نماز کے یہ دونون رکن اعظم ہین اور اسی واسطے حضرت امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالی اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اسواسطے کہ رکوع و سجود کا باہم ذکر یہ ایما کرتا ہے کہ اس سے نماز مراد ہے اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ
تعالی سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر سجدہ ہی کرنے کا حکم ہے اور ایک حدیث مین بھی آیا ہے کہ سورۂ حج کی فضیلت دو سجدون کے سبب سے ہے
جو وہ دونون سجدے نہ کرے وہ دونون پڑھے بھی نہ اس سجدہ مین اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک قرآنی سجدون
مین سے یہ ساتوان سجدہ ہے حضرت قدس سرہ نے اس سجدہ کو سجدۃ الفلاح کہا ہے اور نیک کام جو اسکے بعد مذکور ہے اوسے سجدہ کرنیکے
جلدی کرنے پر حمل کرتے ہین وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ اور عبادت کرو اپنے رب کی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ اور کرو نیک کام یعنی جو کام شرع مین
اچھا ہے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ شاید تم چھٹکارا پاؤ یا مطلوب اور مقصود کو پہونچو وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
اور جہاد کرو خدا کی راہ مین جو حق ہے جہاد کرنے کا یعنی صاف دل اور خالص نیت سے اور جہاد دو ہین ایک تو ظاہر دشمن یعنی مشرکون
اور باغیون کے ساتھ اور دوسرا باطنی دشمن جیسے نفس اور خواہشون کے ساتھ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک سے
پھرنے کے بعد فرمایا کہ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ نظم ای شہان کشتیم ما خصم برون ؛؛ ماند خصمی زو بتر در اندرون ؛؛ کشتن این کار
عقل و ہوش نیست ؛؛ شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست ؛؛ اور اسی سبب سے امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا حق یہ ہے کہ جتنی دیر
پلک مارنے مین ہوتی ہے اتنی دیر بھی مجاہدۂ نفس سے باز نہ رہنا چاہیے اسواسطے کہ اوس سے بیخوف ہو سکنا ممکن ہی نہین اور اَعْدٰى عَدُوِّكَ
نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ اسی طرف اشارہ ہے هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وہ جو خداوند ہے اوسنے برگزیدہ کیا تمکو اپنے دین کی مدد کرنے کے
واسطے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ اور نہ کی اور نہ ٹھہرائی تمپر دین مین کچھ تنگی یعنی احکام دین مین تمکو
تنگ نہین پکڑا اور جس کام کرنے کی تم طاقت نہین رکھتے اوسکا حکم نہین فرمایا اور ضرورت کے وقت تمکو رخصتین دی ہین جیسے نماز مین
قصر کرنا اور دو نمازین اکٹھا پڑھنا اور تیمم کرنا اور روزہ نہ رکھنا بیماری اور سفر مین تو پیروی کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ اپنے
باپ ابراہیم کی ملت کی چونکہ اکثر اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تھے تو حق تعالی نے تمام امت پر اونکی تغلیب کی اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تغلیبًا تمام امت کا باپ فرمایا یا یہ سبب ہے کہ حضرت ابراہیم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہما وسلم کے باپ
ہین اور رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم تمام امت کے باپ ہین اور باپ کا باپ باپ ہی کا حکم رکھتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی
تمام امت کے باپ ہوئے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۥ مِنْ قَبْلُ خدا نے نام رکھا تم سب کا مسلمان پہلے سے قرآن
نازل ہونے کے اگلی آسمانی کتابون مین وَفِيْ هٰذَا اور اس قرآن مین بھی یا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تمہارا نام مسلمان رکھا اپنے
زمانہ مین اور اس زمانہ مین بھی تمکو اسلام کے ساتھ یاد فرمایا جیسا کہ قرآن مین مذکور ہے کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ تو چاہیے کہ تم اوسکے

دین کو لازم پکڑو لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ تاکہ ہو پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن گواہ تمپر کہ تمنے دعوت قبول کرلی اور ملت ابراہیمی کی متابعت کی وَتَكُونُوا اور تاکہ تم ہو شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ گواہ لوگون پر کہ انبیا علیہم السلام نے لوگون کو دعوت حق پہونچادی فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ تو چاہیے کہ قائم رکھو نماز امر الٰہی کی تعظیم کے واسطے وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوٰۃ بندگان خدا پر مہربانی کی راہ سے وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ اور ہاتھ مارو خدا کے فضل یعنی اپنے سب کامون مین اوسی پر بھروسا کرو اور اوسی سے مدد چاہو اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑے رہو سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ اعتصام بحبل اللہ یعنی خدا کی رسّی کو مضبوط پکڑنا عوام کو حکم ہی اور اعتصام باللہ یعنی خدا کو مضبوط پکڑنا خاص کا کام ہی اعتصام بحبل اللہ تو اوامر اور نواہی پر ٹھہرنا ہی اور اعتصام باللہ غیر خدا سے دل کو خالی رکھنا ہی هُوَ مَوْلَاكُمْ وہی ہی بندون کا یار اور سب عاجزون اور درماندون کا مددگار ہی فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ پھر وہ کیا خوب یار ہی وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝ اور وہ کیا اچھا مددگار ہی یاری کرکے عیب چھپاتا ہی اور مددگاری فرماکر گناہون کی بخشش فرماتا ہی یاری اوسی سے ڈھونڈھو جو یاری کرنے مین دونہ جائے اور مددگاری اوسی سے چاہو جو مدد کرنے سے عاجز نہ آئے نظم از یاری خلق بگذر ای مرد خدا ؛ یاری زکسے طلب کراز روے وفا ؛ کار تو تواند کہ بسازد ہمہ عمر ؛ دست تو تواند کہ بگیرد ہمہ جا ؛

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانِيَ عَشْرَةَ آيَةً
سورہ مومنون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو اٹھارہ آیتین ہین

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بیشک چھٹکارا پایا اور اپنے مقصد کو پہونچے ایمان والے الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وہ جو اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین آنکھ تو سجدہ کی جگہ سے لڑائے ہین اور دل سے درگاہ الٰہی مین حاضر اور مناجات کرتے ہین لکہا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پہلے جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے جب سے یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے لگے لباب مین لکہا ہی کہ نماز مین جب قیام کرے تو سجدہ کی جگہ کو دیکھتا رہے مگر مکہ معظمہ مین خانہ خدا کو دیکھنا چاہیے اور کہا ہی کہ خشوع یہ ہی کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اوسکے داہنے بائین کون ہی واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ خشوع للہ فی اللہ نماز پڑھنا ہی کہ کوئی غرض نہو اور کچھ عوض کی خواہش نرکھے اور بحر الحقائق مین ہی کہ ظاہر مین خشوع اسکا نام ہی کہ نماز پڑھنے والا ادہر ادہر جھکائے اور داہنے بائین نظر نہ کرے اور داہنا ہاتھ بائین پر رکھکر حضوری کے ساتھ قرأت کرے اور باطن مین خشوع اسکا نام ہی کہ خطرے اور وسوسے روکے اور دل سے مراقب حق رہے اور شہود کے دریا مین مستغرق ہوکر انوار جلال وجمال کے آثار ظہور کی مشعلون سے گداختہ ہو ایک محقق نے فرمایا ہی کہ نماز مین پہلے تو اپنے سے بیزار ہونا چاہیے پھر قرب یار کو پہونچنے کا خواستگار ہونا چاہیے نظم بیزار از تو تا توئی ؛ اول از خود خویش را بیزار کن ؛ گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است ؛ خرقہ و تسبیح را زنار کن ؛ خوش بترک ہر دو عالم گیر رو ؛ ذرہ مندیش چون عطار کن ؛ وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو عَنِ اللَّغْوِ لغویات سے اور ناشایستہ کام سے مُعْرِضُونَ ۝ انکار کرنے والے ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خدا کے واسطے ہو

خشوع ہی اور جو کچھ تجکو خدا سے باز رکھے باطل اور بھول اور سہو ہی اور جس بات میں بندے کو کچھ غرہ ہو کھیل اور لہو ہی اور جو کچھ خدا سے نہو
لغو ہی اور حقیقت یہ ہی کہ لغو اوس قول اور فعل کو کہتے ہین جو کچھ کام نہ آئے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝
زکوۃ واجب اپنے مال مین سے ادا کرنے والے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فرض زکوۃ یا نفل صدقے ادا کرنے والے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی فرجون کو حرام سے بچانے والے ہین اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی
جورو ون سے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یا اونسے کہ مالک ہوئے ہین جن عورتون کے ہاتھ اون مردون کے یعنی عورتین جو
مملوک ہین فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ تو بیشک اپنی فرجون کو بچانے والے ملامت کیے گئے نہین ہین اپنی جوروون اور
لونڈیون سے مجامعت کرنے مین بشرطیکہ وہ حیض و نفاس مین نہون اور فرض روزہ اور احرام اونھین نہو اور دخول بے محل نہو یعنی پیشاب
ہی کے مقام مین ہو اور جورو اور لونڈی کے علاوہ اور عورت کے ساتھ کسی طرح جماع درست نہین فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
پھر جو کوئی ڈھونڈھے مجامعت کے واسطے اپنی جورو اور لونڈی کے سوا اور کسیکو فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ تو وہ ڈھونڈھنے والے
لوگ وہ تو گذرنے والے ہین حلال سے حرام کی طرف یا ستمگاری مین کامل ہین اور جو لوگ جلق لگاتے ہین وہ بھی انھین لوگون مین سے ہین
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی امانتون کی یعنی اون چیزون کی جنپر اونھین امین کیا ہو وہ چیزین خلق کی
امانتین اور دھرو ہرین ہون یا خدا کی امانتین جیسے نماز روزہ غسل جنابت وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور اپنے عہدون کی جو عہد خلق کے
ساتھ کرتے ہین یا حق تعالی کے ساتھ سب امانتون اور عہدون کی رعایت کرنے والے ہین یعنی اون امانتون اور عہدون کی حفاظت پر قائم
رہتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی نمازون پر يُحَافِظُوْنَ ۝ محافظت کرتے ہین یعنی نماز پر
ثابت قدم رہتے ہین شرائط اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہین ان سب صفتون کے اول اور آخر نماز کا ذکر اسواسطے ہی کہ نماز مین مومنون کی
نجات اور فلاح ہی اور یہ بات ظاہر کرنے کے واسطے کہ نماز کی بڑی شان ہی اُولٰٓئِكَ وہ مومن لوگ جنمین یہ صفتین جمع ہین هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝
وہ وارث ہین یعنی اس لائق ہین کہ وراثت کا لفظ اونکی نسبت بولا جائے الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ وہ جو استحقاق کی وجہ سے
میراث لینگے فردوس کو جو جنت کے سب درجون مین بلند ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بہشت مین جو کافرون کی جگہین ہین اونھین میراث
لینگے اسواسطے کہ بہشت اور دوزخ مین ہر ایک مومن اور کافر کی ایک ایک جگہ ہی دوزخ مین مومنون کی جو جگہین ہین وہ کافرون کی جگہون پر
اضافہ کردی جائینگی اور بہشت مین کافرون کے جو مقام ہین وہ مومنون کے مقامات پر زیادہ کر دیے جائینگے اور زاد المسیر مین لکھا ہی
کہ کافرون کو بہشت دکھائینگے اور اگر وہ ایمان لاتے تو جن مقامون مین داخل ہوتے وہ مقام اونھین بتائینگے تاکہ اونکی حسرت بڑھے
اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو بیت نظر از دور در جانان بدان ماند کہ کافر را بہ بہشت از دور بنمایند کان سوز دگر باشد
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جو فردوس کے وارث ہین بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو مِنْ سُلٰلَةٍ چنی اور چھنی ہوئی سے جو نکالی ہی مِّنْ طِيْنٍ ۝
مٹی سے یا پیدا کیا ہمنے آدمیون کو منی سے جو نکلی مٹی سے کہ وہ مٹی آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

لازم

بچہ کی جیسے اوسکی نسل یعنی پیدا کیا ہمنے نطفہ سے آور دوسری تفسیر کے موافق یہ معنی ہین کہ کیا ہمنے اوسے باہر نکلے ہوے جوہر کو جگہ پڑے ہوئی
فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ قرار گاہ مضبوط مین یعنی رحم مین اور چالیس دن تئین اوسے سفید رکھا ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً پھر کردیا ہمنے سفید نطفے کو لال خون کا تھکا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پھر کردیا ہمنے اوس
خون کو گوشت کا ٹکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا پھر بنادیئے اوس گوشت کو ہڈی یا یہ کہ محکم کردیا ہمنے
اوسے تین چلون کے بعد فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق پھر پہنایا ہمنے ہڈی کو گوشت یعنی تئین گوشت چڑھایا جیسے کہ پٹھا وغیرہ
اوسپر پیدا ہو چکا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ پھر پیدا کیا ہمنے اوسے خَلْقًا اٰخَرَ ط پیدا کرنا دوسرا ماں کے پیٹ مین یعنی اوسمین ہمنے
روح پھونکدی تو زندہ ہو گیا بعد اسکے کہ مردہ تھا یا پیٹ سے نکلنے کے بعد ہمنے اوسکو منھ اور دانت دیئے اور چھاتی کی راہ اوسپر کھولدی اور
دودھ پینے کے حال سے کھانے پینے کی حالت پر پہونچایا اور انواع انواع غذاؤن سے پرورش کیا اور جب حد بلوغ کو پہونچا تو ہمنے اوسپر
احکام جاری کیے اور جوانی ادھیڑ ہونے بوڑھاپے کے مرتبون پر ہمنے پہونچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ○ ط
تو بزرگ ہی خدا بہت خوب پیدا کرنے والا پیدا کرنے والون کا آی عزیز حق تعالیٰ نے عرش کرسی لوح قلم فرشتے تارے آسمان زمین
پیدا کیئن اور اپنی ذات مقدس کی ایسی تعریف نہین کی جیسی انسان کو پیدا کرنے کے بعد کی اور یہ بات انسان کی تعظیم
وتکریم پر دلیل ہی بیت بر ورق روے تو لطف خدائے ÷ آیت حسن ست کہ تحریر کرد ÷ مثنوی معنوی ای رخ چون مہر والشمس الضحیٰ ÷ ای کدامی رنگ تو گلگونہا ÷ تاج کرمنا ست بر فرق سرت ÷ طوق فضلنا ست آویز برت ÷ ہیچ کرمنا شنید این
آسمان ÷ کین شنید این آدمی پرغمان ÷ احسن التقویم در والتین بخوان ÷ کہ گرامی گوہرست از بحر جان ÷ گر بگویم قیمت
آن ممتنع ÷ من بسوزم ہم بسوزد مستمع ÷ بعضے اہل وجدان کہتے ہین کہ حق تعالیٰ نے اس آیت مین جونکہ بنی آدم کا حال اور
ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوسکی ترقی بیان فرمائی تو جانا کہ اوسکو وہ گویائی نہوگی جس سے ایسی حمد وثنا کرے جو بارگاہ قدم کے
لائق ہو تو اپنی ذات مقدس کی تعریف کرنے مین اوسکی طرف سے نیابت کرکے فرمایا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ○ ط پھر تم بعد اسکے کہ جو تمھاری پیدائش کا حال ہمنے بیان کیا البتہ تم مردے ہو یعنی تمھارا انجام کار
موت ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر بیشک تم قیامت کے دن تُبْعَثُوْنَ ○ اوٹھائے جاؤ گے حساب دینے اور جزا
پانے کو وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ اور بیشک پیدا کیے ہمنے تمھارے اوپر سَبْعَ طَرَآئِقَ صلے ق سات آسمان ایک طبقہ پر
دوسرا طبقہ اور اوسمین سے ہر طبقہ تک فرشتون کی راہون مین سے ایک راہ ہی وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ○ اور نہین ہین
ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہی بیخبر کہ ہم اوسے مہمل چھوڑ دین بلکہ وقت معلوم تک اوسے خلل سے ہم بچاتے ہین یا سب مخلوقات سے ہم غافل
نہین ہین اونکی بھلائی برائی فائدے نقصان کفر وایمان پر ہم مطلع ہین وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ اور اوتارا
ہمنے آسمان سے پانی مقدار اور اندازے پر جتنے مین بندون کی صلاح ہمنے جانی فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ صلے پھر ٹھہرا دیا ہمنے
اوس پانی کو زمین مین آور تیبان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے بہشت کے چشمون مین سے پانی کی

پانچ نہرین جبرئیل علیہ السلام کے بازو پر رکھکر آسمان سے اوتارین ایک سیحون کہ ہند کی نہر ہی دوسری جیحون کہ بلخ کی نہر ہی تیسری فرات چوتھی دجلہ کہ عراق کی دو نہرین ہین پانچوین نیل کہ مصر کی نہر ہی اور نہرین جو پہاڑون پر یا بانٹ رکھین اور مصلحت کی قدر خلق کی منفعت کے واسطے جاری کرتا ہی اور یہی ہی جو فرماتا ہی کہ پانی کو زمین مین ہمنے ثابت اور ساکن کیا وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ اور بیشک ہم وہ پانی لیجانے اور زائل کر دینے پر قادر ہین جسطرح اوسکے نازل کرنے پر قادر تھے اور لکھا ہی کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد جبرئیل علیہ السلام اوترینگے اور قرآن شریف حجر اسود مقام ابراہیم تابوت سکینہ اور پانچون نہرین آسمان پر لیجائینگے اوسکے بعد روے زمین کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ پھر پیدا کیے ہمنے تمھارے واسطے اوس پانی کے سبب سے باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجور اور انگور کے اور ان دونون درختون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ خرما مدینہ منورہ کے لوگون کے لیے خاص ہی اور انگور اہل طائف کے واسطے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین ہر جگہ کے سب شہرون سے زیادہ ہوتے ہین لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ تمھارے واسطے اون باغون مین بہت میوے ہین کھجور اور انگور کے علاوہ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اون باغون مین سے یعنی وہ پھل کھاتے ہو اور ضروری معاش اوس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ اور پیدا کیا تمھارے لیے وہ درخت زیتون جو نکلتا ہی کوہ سینا سے کہ موسی علیہ السلام کا پہاڑ ہی مصر اور ایلہ کے درمیان اور کہتے ہین کہ طوفان کے بعد پہلا درخت جو اوگا وہ یہی درخت تھا یعنے زیتون کا درخت تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ اوگتا ہی روغن کے ساتھ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ اور روٹی کے ہمراہ کھانے والی چیز کے ساتھ کھانے والون کے واسطے یعنی درخت زیتون ایسی چیز کے ساتھ اوگتا ہی جسمین چکنائی بھی ہی اور روٹی سے کھانے والی چیز بھی اوسی تیل سے چراغ جلا سکتے ہین اور اوسی سے روٹی بھی کھا سکتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور بیشک تمھارے واسطے ہی چارپایون یعنی اونٹ گاے بکری مین ایسی چیز جسکے سبب سے تم عبرت کرو اور خدا کی قدرت پر دلیل پکڑو نُسْقِيْكُمْ پلاتے ہین ہم تمھین مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا اوسمین سے جو اونکے پیٹون مین ہی یعنی خالص دودھ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ اور تمھارے واسطے ہین اونمین فائدے بہت کہ بعضے چارپایون پر سوار ہوتے ہو اور بعض پر بوجھ لادتے ہو اور بعض سے نتیجے لیتے ہو اور اونکے روؤن اور بالون سے فائدہ حاصل کرتے ہو وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اونمین سے کھاتے ہو یعنی اونکا گوشت چکھتے ہو یا اونکے سبب سے روزی کھاتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ اور اوپر یعنی اونمین سے اونٹون پر خشکی مین اور کشتیون پر تری مین اوٹھائے جاتے ہو یعنی اونٹ اور کشتی تمھین اوٹھاتی ہی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچاتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اور بیشک بھیجا ہمنے تمسے پہلے نوح کو اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا نوح نے دعوت کی راہ سے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ای میری قوم عبادت کرو خدا کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہین ہی تمھارے واسطے کوئی معبود اوسکے سوا جو کہ عبادت کا مستحق ہو اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا نہین ڈرتے ہو اوسکے عذاب سے یعنی ڈرو اور اوسکے سوا اور کسیکی عبادت کی طرف میل نہ کرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر کہا اون بڑے آدمیون نے جو نہ ایمان لائے مِنْ قَوْمِهٖ اوسکی قوم مین سے فقیرون اور عوام لوگون سے یعنی جب قوم کے بڑے آدمیون نے چھوٹون کو

ع ۱ ۲۲

نوح علیہ السلام کی دعوت اور دین کی طرف مائل دیکھا تو انمیں سے نفرت والون کے واسطے کہا کہ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہیں ہے یہ
شخص مگر جیسے تم ہو تو جیسے کی طرف بلاتا ہے مگر آدمی مثل تمہارے کھاتا پیتا ہے نہیں میں يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ چاہتا ہے کہ بزرگی
اور بڑائی ڈھونڈھے اور سردار بنکر تمکو اپنا تابع اور محکوم بنالے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً اور اگر چاہتا
اللہ تعالیٰ کہ آدمیون پر رسول بھیجے تو ضرور بھیجتا فرشتے تاکہ بھیجا ہوا اوسے ممتاز ہوتا جنکی طرف بھیجا ہے مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا
نہیں سنا ہمنے یہ کہ آدمی خدا کا رسول ہو سکتا ہے خلق کی طرف فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ○ اپنے باپ دادا کے درمیان جو آگے
تھے یہ بات شدت عداوت کی وجہ سے کہتے تھے اسواسطے کہ حضرت ادریس علیہ السلام سے اون لوگون تک بہت مدت نہیں گذری
تھی اور اونھون نے سنا تھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوا تھا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ نہیں ہے وہ مگر ایک مرد
کہ اوسے جنون ہے اسواسطے کہ اگر مجنون نہوتا تو جانتا کہ آدمی رسول ہونے کے لائق نہیں فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ○
تو انتظار کرو اور دیکھتے رہو ایک مدت تک یعنی صبر کرو یہ شخص تھوڑے ہی دنون میں مر جائیگا اور یا اوسے جو بیکار ہا جاتا رہیگا یا جنون سے
ہوش میں آجائیگا اور ایسی باتیں کہنا چھوڑکر اپنے کام میں لگیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ کہا نوح علیہ السلام نے
اونکے ایمان سے نا امید ہوکر مناجات کے طور پر کہ ای ہمارے رب مدد دے مجھے اور نصیب کر انتقام لے اس سبب سے کہ اونھون نے میری
تکذیب کی فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ پھر ہمنے وحی کی نوح علیہ السلام کو کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا کہ بنا کشتی ہماری
نگاہداشت کے ساتھ کہ ہم تیری محافظت کریں کہ تو خطا نہ کرے وَوَحْيِنَا اور ہمارے حکم اور تعلیم سے یعنی ہم بتاوینگے کہ
اسطرح کشتی بنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جب آئے ہمارا حکم کشتی پر سوار ہونے کے واسطے یا ہمارا عذاب نازل ہو وَفَارَ التَّنُّوْرُ یا
اور جوش مارے تنور یعنی ای نوح جب تمہاری عورت روٹی پکاتی ہو اور آگ میں سے پانی نکلے فَاسْلُكْ فِيْهَا تو بٹھالینا
تو کشتی میں مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ دونون قسم کے حیوانات کا ایک دوسرے کا جوڑا ہیں اثْنَيْنِ دو یعنی نر اور مادہ تفسیرون میں
لکھا ہے کہ نوح علیہ السلام نے اونھین جانورون کے جوڑے کشتی میں داخل کیے جو انڈا یا بچہ دیتے ہیں وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ
سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اور سوار کر کشتی میں اپنے لوگون کو یعنی گھر والون یا ایماندارون کو مگر اوسے جسپر گذر چکی ہے بات ازل میں
یعنی لوح محفوظ میں جسکی ہلاکت لکھ گئی ہے مِنْهُمْ اونمیں سے جو تیری قوم کے لوگ ہیں یعنی ایک تیرا بیٹا کنعان اور دوسری تیری
جورو واہلہ نام کہ یہ دونون کافر تھے وَلَا تُخَاطِبْنِیْ اور خطاب کر میرے ساتھ یعنی دعا نہ کرنا فِی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون
لوگون کے حق میں جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر اور ایمان قبول نہ کیا اور تجھے ایذا دی اور تمہارے ساتھ مسخر اپن کیا تو تم عذاب غرق
اونکی نجات کے واسطے دعا نہ کرنا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ○ بیشک وہ سب ڈوب جائینگے فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ
وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ پھر جب عذاب ظاہر ہونے کے وقت تم نکلو اور تمہارے ساتھ جو ایمان والے ہیں اونکے آگے کشتی پر
سوار ہو بیٹھو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ تو کہہ سب تعریف خدا کے واسطے ہے جسنے
ہمین نجات دی ظالمون کی قوم سے یعنی مشرکون سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ اور کہہ کشتی پر بیٹھتے وقت کہ ای میرے رب

اوتار مجھکو منزلا مبرکا اوتارنا برکت کا اور یہ بڑا ... یعنی اوتارنا ایسی اوترنے کی جگہہ جو برکت والی ہو اور جہان سلامتی اور نجات اور سلامتی ہو وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○ اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہی برکت والی جگہون مین اور بعضون کا قول ہی کہ یہ دعا کرنے کا حکم کشتی سے اوترنے کے وقت ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کشتی پر چڑھتے وقت بھی اور اوترتے وقت بھی حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی سلمی ابن عطا قدس سرہما سے نقل کرتے ہین کہ برکت والی وہ جگہین ہین جنمین نفسانی خطرون اور شیطانی وسوسون سے آدمی بچا رہے ہو اور مقامات قدس سے قریب ہونے کے آثار وہان اوترتے ہین اور جہان پر تو جمال اکثر ہی اوس جگہہ کی برکت اور جگہون سے زیادہ تر ہی بیت در منزلے کہ جانان قدمی رسیدہ باشد باد ہا ئے خاک در یم مرحبا گوئے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ بیشک نوح علیہ السلام کے قصے مین اور اوس فعل مین جو اونکی قوم کے ساتھ کیا گیا البتہ نشانیان ہین عبرت والون کو وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ○ اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اوس قوم کو اور مبتلا کرنے والے بڑی بلا مین یا ان نشانیون سے ہم سب بندون کا امتحان کرنے والے ہین تا کہ تصدیق کرنے والے اور تکذیب کرنے والے کھل جائین ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیا ہمنے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○ گروہ دوسرا یعنی قوم عاد کو اور بعضے کہتے ہین کہ قوم ثمود کو فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پھر بھیجا ہمنے اونمین رسول اونمین سے کہ وہ ہود علیہ السلام تھے یا صالح علیہ السلام اور کہا ہمنے اوس قوم سے اوسکے رسول کی زبانی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو اوسکی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ نہین ہی تمھارے واسطے کوئی معبود جو عبادت کا مستحق ہو مگر وہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین بچتے ہو اوسکے عذاب سے یعنی اوسکے عذاب سے بچو اور اوسکے سوا کسی اور کی عبادت مین مشغول نہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا سردارون کے ایک گروہ نے اوس رسول کی قوم مین سے جو نہ ایمان لائے وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ سمجھے روز قیامت کا دیکھنا یعنی بعث و حشر کا ایمان نہ لائے وَاَتْرَفْنٰهُمْ اور نعمت دی ہمنے اونھین فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ زندگی دنیا مین مال و اولاد کی کثرت کے سبب سے یعنی جو کافر ناز و نعمت مین پرورش ہوئے اور خوب عیش اور ناز و نعمت مین جن کافرون نے بسر کی تھی اونمین سے بعضے بعضون سے بولے کہ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ نہین ہی یہ رسول جو حق کی طرف بلاتا ہی مگر آدمی مثل تمھارے بشریت کی صفتون اور حالون مین يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ کھاتا ہی اوسمین سے جسمین سے تم کھاتے ہو وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ ۙ اور پیتا ہی اوسمین سے جسمین سے تم پیتے ہو یعنی تمھاری ہی طرح وہ بھی غذا کا محتاج ہی اگر نبی ہوتا تو چاہیے تھا کہ اوسمین فرشتون کی صفتین پائی جاتین نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اور اگر فرمانبرداری کرو تم اوامر اور نواہی مین آدمی کی جو تمھارے مانند ہی تو اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ ۙ بیشک تم اوسی وقت ضرور نقصان اوٹھانے والے ہو کہ اپنے کو اپنے مثل کا فرمانبردار اور تابع کروگے اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا کیا وعدہ دیتا ہی تمھین یہ پیغمبر کہ یقینی تم جب مروگے اور ہو جاؤگے خاک اور ہڈیان بوسیدہ تو اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ ۙ بیشک تم باہر لائے جاؤگے قبرون سے زندہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ ۙ بعید ہی بعید جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو بعث اور جزا کا

یعنی ہرگز ایسا نہوگا خاک اونکے منھ مین اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہین ہے یہ زندگی ہماری مگر زندگی دنیا مین نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنی ہم مین سے اگر ایک مرتا ہی تو ایک پیدا ہوتا ہی وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اور نہین ہم اوٹھائے گئے اور زندہ ہونے والے موت کے بعد اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ اِۨفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا نہین ہی ہود یا صالح علیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھتا ہی خدا پر جھوٹ اور کہتا ہی کہ مجھے خدا نے تمھاری طرف رسول کیا ہی اور تمکو بعد مرگ خدا زندہ کریگا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہم تو نہین ہین اوسکا ایمان لانے والے اوس بات پر جو وہ خبر دیتا ہی قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا پیغمبر نے یہ بات سنکر اور اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہوکر اے میرے رب میری مدد کر مجھے غالب کر دے اور اونھین مغلوب کر عذاب کرکے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ کہا خدا نے کم زمانے سے یعنی تھوڑی دیر کو کہ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ ہوجائینگے کافر اور تکذیب کرنے والے پشیمان اپنی تکذیب سے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لے لیا اونھین صیحہ نے یعنی جبریل علیہ السلام نے اتنی بڑی آواز کی کہ اونکے دل پھٹ گئے اور وہ مر گئے اور مفسرون کی ایک جماعت کا یہ قول ہی کہ اس قوم کو ثمود کہتے ہین آنکی دلیل یہ ہی کہ عذاب صیحہ ثمود پر ہوا تھا اور جو مفسر کہتے ہین کہ یہ قوم عاد تھی وہ یہ دلیل لکھتے ہین کہ سورۂ اعراف سورۂ ہود سورۂ شعرا مین نوح علیہ السلام کے قصہ کے بعد قوم عاد کا قصہ ہی تو اوسی ترتیب سے یہان بھی عاد ہی مراد ہی اور اس قول کے موافق یہ بات ہی کہ جس عذاب سے ہلاکت ہو اوسے صیحہ کہہ سکتے ہین اور پھر تقدیر لے لیا اونھین صیحہ نے بِالْحَقِّ حکم قضا کے سبب سے ایسے وعدے کے باعث یا اسوجہ سے کہ وہ عذاب کے مستحق تھے فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ پھر کر دیا اونھین جیسے تنکے پانی کے بہائے ہوے یعنی ہمنے اونھین اسطرح ہلاک اور نیست و نابود کر دیا جیسے تنکون کو بہیا کنارے پھینکدیتی ہی اور وہ سیاہ پھوسا ہوجاتے ہین فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے ظالمون کے گروہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیے ہمنے اونکے بعد قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ؕ قرن اور یعنی ہمنے پیدا کیے اور قرنون والے جیسے شعیب اور لوط علیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا نہین آگے نکل سکتا کوئی گروہ اوس وقت سے جو ہمنے اونکے عذاب کے واسطے مقرر کیا تھا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ؕ اور نہ پیچھے رہینگے کسی گروہ کے لوگ اوس وقت سے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا پھر بھیجا ہمنے اپنے رسولون کو تَتْرَا ؕ پے در پے یعنی ایک کے پیچھے ایک كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آیا کسی گروہ کی طرف پیغمبر اوس گروہ کا تو تکذیب کی اوس گروہ نے اوس پیغمبر کی اور اوسنے جو کچھ توحید نبوت بعث حشر کا حال کہا اوسے اونھون نے جھوٹ جانا اور اپنے باپ دادا کی پیروی اور اونکی بُری عادتین اختیار کرنے کے سبب سے تصدیق کی دولت سے محروم رہے فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا پھر پیچھے لائے ہم اونکے بعض سے بعض کو ہلاک کرنے مین یعنی کسی کو ہمنے مہلت نہ دی اور پچھلون کو اگلون کی طرح ہمنے عذاب مین ڈالا وَّجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہمنے اونھین اَحَادِيْثَ ۚ باتین یعنی اونھین خلائق کے واسطے ہمنے عبرت کر دیا کہ ہمیشہ اونکا عذاب یاد کرین اور اوسکی مثال دین خلاصہ یہ ہی کہ اونکی فقط حکایت ہی باقی رہ گئی کہ لوگ اوسے کہانی کی طرح کہتے ہین اور اگر اونکا ذکر خیر اور اچھی باتین ہتین تو خوب ہوتا شعر بیان تو این ہمین چون فسانہ خواہد ماند ؂ دران بکوش کہ نیکو بماند افسانہ ؂

شعر سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز ۔ مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند ۔ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ○ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے
اوس گروہ کو جو انبیا کا ایمان نہین لاتے اور اونکی تصدیق نہین کرتے ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ پھر بھیجا ہمنے موسیٰ کو وَأَخَاهُ
هَارُونَ بِآيَاتِنَا اور اوسکے بھائی ہارون کو اپنے معجزے اور پیغامون کے ساتھ وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○ اور کھلی
ہوئی دلیل یعنی عصے کے ساتھ عصے کی تخصیص اسواسطے فرمائی کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کو سب معجزون سے پہلے معجزہ
عصا عطا ہوا تھا اور چند معجزے جیسے جادوون کو نگل جانا دریا کا پھٹنا ید بیضا پتھر سے پانی جاری ہو جانا اوسی سے تعلق رکھتا تھا
موسیٰ اور اوسکے بھائی کو ان معجزون کے ساتھ ہمنے بھیجا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فرعون اور اوسکی قوم کی طرف اور انھون نے
ہمارا پیغام پہونچادیا فَاسْتَكْبَرُوا تو سرکشی کی قبطیون نے پیغمبرون کے ایمان اور متابعت سے وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ○
اور تھے گروہ سرکش اور قہر اور غلبہ کے سبب سے لوگون پر زبردست فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا پھر کہا اونھون نے
کہ کیا ایمان لائین ہم یعنی ایمان لاینگے اور تصدیق کرینگے دو آدمیون کی جو ہمارے مانند ہین بشریت کی صفتون مین وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عَابِدُونَ ○ اور حال یہ ہی کہ اونکے گروہ یعنی بنی اسرائیل ہماری پوجا کرنے والے ہین یعنی اسطرح ہمارے حکم مین ہین جیسے غلام
مالکون کے حکم مین اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہی کہ بنی اسرائیل فرعون کی پرستش کرتے تھے اور فرعون بت پوجتا تھا یا بچھڑا
فَكَذَّبُوهُمَا پھر تکذیب کی فرعون اور اوسکی قوم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ○ تو ہوگئے
اوس تکذیب کے سبب سے ہلاک کیے گیون مین سے یعنی بحر قلزم مین غرق ہوگئے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوسَى الْكِتَابَ
موسیٰ کو توریت جب فرعون اور اوسکی قوم ہلاک ہو چکی لَعَلَّهُمْ شاید بنی اسرائیل اوسکی برکت سے يَهْتَدُونَ ○ راہ پائین
احکام شریعت کی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً اور کردیا ہمنے ابن مریم یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور اونکی مان کے
قصہ کو ایک دلیل اپنی قدرت پر یا ہر ایک کو دلیل پکڑنے پر ہمنے نشانی بنایا بیٹے کو تو اسطرح کہ اوسنے اپنی مان کی گود مین اوسی دن بات کی
جسدن پیدا ہوا اور مان کو اسطرح کہ بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے وہ ایسا بیٹا جنی وَآوَيْنَاهُمَا اور جگہ دی ہمنے مان بیٹے کو جب وہ
یہود سے بھاگے اور پھر لائے ہم إِلَىٰ رَبْوَةٍ ربوہ کی طرف یعنی بیت المقدس کے ٹیکرے کی جانب یا دمشق یا رملہ یا فلسطین یا مصر کی
طرف اور ربوہ ایک موضع تھا ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ○ قرار والا یعنی ٹھہرنے کی جگہ کہ وہان آرام لین اور پانی والا کہ وہ پانی
کھلا ہوا پاک جاری تھا کشاف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اس رملہ فلسطین کو لازم پکڑو کہ یہ وہ ربوہ ہی جسکا ذکر خدا نے قرآن مین
کیا ہی لکھا ہی کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنے بیٹے اور چچیرے بھائی یوسف بن ماثان کے ساتھ بارہ برس اوس موضع مین رہین اور رسی بٹکر
بیچتین اور اوسکی قیمت سے غذا مول لیکر حضرت عیسیٰ کو کھانا کھلاتین يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ اے رسولو یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہی
تعظیم کی راہ سے جمع کے صیغہ کے ساتھ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ کھاؤ پاکیزہ اور حلال کھانون مین سے
وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور کرو کام اچھے قوت القلوب مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے حلال پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا اسواسطے کہ نیک کام
اوس کھانے کا نتیجہ ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ لقمہ عمل کا بیج ہی اور عمل اوسکا پھل ہی جسقدر بیج پاکیزہ ہوگا

اوسی قدر پھل بہتر ہوگا مناہج مین لکھا ہی کہ جس غذا کو شرع نے حلال رکھا ہی اوسمین شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم سرایت کیے رہی
اور وہ میزان وحدت ہی جو شخص وہ غذا کھاتا ہی تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اوس غذا کے ساتھ ہی کھانے والے کے نفس اور سب اعضا مین
ظاہر ہو جاتی ہی اور اوسوقت نفس اور سب اعضا ادا ے عبادت مین نرم اور مطیع ہو جاتے ہین ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
اسی طرف اشارہ ہی اور جس چیز کو شرع نے حرام کیا یا اوسکے حلال ہونے کی وجہ مشتبہ اور پوشیدہ ہی اوس غذا کے ساتھ انحراف اور
مخالفت شرع کا حکم لگا ہوتا ہی اگرچہ وہ غذا ایک ہی لقمہ ہو اور اوسی وقت اوس غذا کے انحراف کا حکم نفس اور اعضا مین سرایت کرتا ہی
اور حد سے گذرنے گناہ کرنے بری باتون کا مرتکب ہونے برے اخلاق پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہوتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ اللہ پاک ہی
اور نہین قبول فرماتا مگر پاک کو صاحب روضۃ الانوار نے فرمایا ہی نظم دست دل از زمزم و کوثر بشوے ٭ و اب سرچشمۂ تقوی بجوے ٭
لقمہ کہ در اصل نباشد حلال ٭ زو نفتد مرد مگر در ضلال ٭ قطرۂ باران تو چون صاف نیست ٭ گوہر دریاے تو شفاف نیست ٭ اور
بعضون نے کہا ہی کہ یا ایہا الرسل سب انبیا کی طرف خطاب ایک ہی دفعہ نہین ہی اسواسطے کہ وہ مختلف زمانون مین تھے بلکہ یہ معنی ہین کہ
اپنے اپنے زمانہ مین ہر ایک کی طرف یہ خطاب ہوا ہی تو سب اس خطاب کے تحت مین داخل ہین اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ہمارے سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب ہی حق تعالی نے آپکو سب پیغمبر کر کے پکارا اسواسطے کہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین اور
آپکی ذات مین وہ سب کمالات جمع ہین جو اور تمام انبیا علیہم السلام مین تھے مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ موضح مین لکھا ہی
کہ حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہی کہ اپنی امت عالی ہمت کو بھی حکم کرو کہ حلال کھاؤ اور نیک کام کرو اِنِّي بیشک مین کہ خدا
ہون بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ط جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہون وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ بیشک یہ ملت تمہاری ای رسولو
أُمَّةً وَاحِدَةً ملت ایک عقائد اور اصول احکام مین یا اے امت محمد تمہاری جماعت ایک جماعت ہی ایمان اور توحید مین متحد
اور متفق وَأَنَا رَبُّكُمْ اور مین رب تمہارا ہون فَاتَّقُونِ ○ تو ڈرو مجھسے کلمۂ توحید مین مخالفت کرنے سے فَتَقَطَّعُوا
أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ط پھر کاٹ ڈالا اور کر دیا اہل کتاب نے اپنے دین کے کام کو آپس مین ٹکڑے یعنی گروہ گروہ ہو گئے اور باہم
اختلاف کیا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○ اونمین سے ہر ایک گروہ اوس چیز کے سبب سے جو اونکے پاس ہی دین کی
بات خوش ہین اور ناز کرتے ہین اور اعتقاد جمائے ہوے ہین کہ یہی حق ہی فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ تو چھوڑ دو تم ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافرون کو اونکی غفلت اور گمراہی مین حَتَّىٰ حِينٍ ○ اوسوقت تک کہ وہ مار ڈالے جائین یا مر جائین
أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ کیا گمان کرتے ہین مشرک کہ جو کچھ عطا کرتے ہین ہم اونھین اور مدد کرتے ہین ہم جس چیز کے سبب سے
مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ○ کہ وہ مال اور زینت دنیا اور اولاد کثیر ہی نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ط جلدی کرتے ہین اوس چیز کے
سبب سے بھلائیون مین یعنی وہ گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد دے کر جو ہمنے اونھین مدد دی تو یہ ہماری طرف سے اونکے واسطے بھلائیون کی
جلدی ہی اور اونکے اعمال اس لائق ہین کہ ہم اون اعمال کے عوض اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرین بَلْ ایسا نہین جو وہ گمان
کرتے ہین بلکہ لَا يَشْعُرُونَ ○ وہ نہین جانتے کہ یہ مدد دینا آہستہ آہستہ اونکو عذاب کی طرف کھینچنا ہی بھلائیون مین جلدی کرنا نہین ہی

اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ بیشک جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہین عذاب کو خشیہ یعنی ڈر کہا اسواسطے کہ عذاب ڈر کا سبب ہی وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتون کا کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی دلیلین یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لاتے ہین وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شرک نہین کرتے نہ شرک جلی نہ شرک خفی وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا اور وہ لوگ جو دیتے ہین جو کچھ دیتے ہین صدقے اور زکوۃ اور انواع و اقسام کی خیرات مبرات کے سبب سے درگاہ الٰہی مین وسیلہ پکڑتے ہین وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اور اونکے دل ڈرتے ہین کہ کہین اونکی خیرات مردود نہو جائے اور جانتے ہین اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ یہ کہ بیشک وہ اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہین اُولٰٓئِكَ یُسٰرِعُوْنَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین جلدی کرتے ہین فِی الْخَیْرٰتِ طاعتون مین یا دنیوی بھلائیان حاصل کرنے مین کہ نیک کامون کی شاخین ہین جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَهُمْ لَهَا اور وہ لوگ بھلائیون کی طرف سٰبِقُوْنَ ۝ پیشی کرنے والے ہین یا سب مومنون پر پیشی کرنے والے ہین کثرت عبادات کے سبب سے یا ثواب حاصل ہونے کے باعث یا جنت مین داخل ہونے کی وجہ سے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اور تکلیف نہین دیتے ہین ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر اوسکی گنجایش کے موافق یعنی اوسی کام کا ہم حکم کرتے ہین جسکی وہ قدرت اور طاقت رکھتا ہی وَلَدَیْنَا كِتٰبٌ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہی یعنی لوح محفوظ کہ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ بات کرتی ہی سچائی کے ساتھ یعنی خلاف واقع اوسمین کچھ نہین لکھا ہی یا ہمارے پاس ہر شخص کا نامہ اعمال ہی کہ اوسکے کردار کی گواہی دیتا ہی وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو عمل کرنے والے ہین ظلم نہ کیے جائینگے عذاب بڑھنے اور ثواب گھٹنے کے سبب سے بَلْ قُلُوْبُهُمْ بلکہ دل کافرون کے فِیْ غَمْرَةٍ غفلت اور حیرت مین ہین مِّنْ هٰذَا اس بات سے جو کہی گئی یا فرشتون کے لکھے ہوے اعمالنامہ سے یا قرآن سے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ اور اونکے واسطے ہین عمل ناپاک اور خطائین بیباک مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ سوا اس بڑی خطا کے جسپر وہ اڑے ہوے ہین یعنی شرک اور قبرون سے اوٹھنے وغیرہ کا انکار مراد یہ ہی کہ شرک کے سوا اور بھی گناہ ہین کہ هُمْ لَهَا وہ ان گناہون کو عٰمِلُوْنَ ۝ کرنے والے ہین حکم قضا کے موافق اور قضاے الٰہی کا کوئی رد کرنے والا نہین اور وہ اسی غفلت اور معصیت مین رہینگے حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا یہانتک کہ لے لینگے ہم مُتْرَفِیْهِمْ اونکے مالدارون کو بِالْعَذَابِ عذاب مین فاقہ یا قتل کے اِذَا هُمْ یَجْــَٔرُوْنَ ۝ اوسوقت وہ شور اور فریاد کرینگے اور چاہینگے کہ کوئی فریاد کو پہونچے اور ہم کہینگے لَا تَجْــَٔرُوا الْیَوْمَ تم نہ فریاد کرو آج اور یہ آرزو نہ رکھو کہ کوئی فریاد کو پہونچیگا اِنَّكُمْ مِّنَّا اسمین کچھ شک نہین کہ تم میری طرف سے لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ نہ مدد دیے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ بچوگے قَدْ كَانَتْ اٰیٰتِیْ بیشک ہین میری آیتین یعنی قرآن کہ ہر وقت تُتْلٰى عَلَیْكُمْ پڑھا جاتا ہی تمپر فَكُنْتُمْ پھر ہو تم اوسکے سننے سے عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پاؤن تَنْكِصُوْنَ ۝ پھرتے ہو اور میرا کلام سنتے ہی نہین مُسْتَكْبِرِیْنَ اوس حالت مین کہ سر بلندی رکھتے ہو لوگون پر اور بڑائی دکھاتے ہو بِهٖ حرم مکہ کے سبب سے اور کہتے ہو کہ ہم اہل حرم ہین یا تکبر کرنے والے ہو قرآن کی تکذیب کے سبب سے سٰمِرًا بات کرنے والے ہو رات کو تَهْجُرُوْنَ ۝ بیہودہ بکتے ہو یا قرآن کو چھوڑے دیتے ہو یا پیغمبر کو

۱۹ ر

یا خانۂ خدا کو کہ اوسکے گرد کہانی کہتے ہوا ور ناز کرتے ہو اور طواف نہین کرتے اَفَلَمۡ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ کیا غور نہین کرتے قرآن مین
تاکہ لفظ کے اعجاز اور معنی کے واضح ہونے سے جان لو کہ کلام حق ہی اَمۡ جَآءَهُمۡ کیا آیا اونکے پاس کتاب اور رسول مین سے
مَّا لَمۡ يَأۡتِ جو کچھ نہ آیا تھا اٰبَآءَهُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ اونکے اگلے باپون پر تاکہ عذر کرین کہ ہمین کتاب اور پیغمبر کی کچھ خبر ہی نہین
یعنی جسطرح نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اونکے باپ دادا کی طرف ہمنے بھیجا تھا اوسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انکے
واسطے پیدا کیا تاکہ عذر نہ کرین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُهُمۡ اَمۡ لَمۡ يَعۡرِفُوۡا کیا نہین پہچانا اونھون نے
رَسُوۡلَهُمۡ اپنے رسول کو امانت سچائی تحمّل وفا کرم مروت خوشخوئی اور کمال علم کے ساتھ باوصف اسکے کہ اونھون نے علم حاصل
نہین کیا فَهُمۡ لَهٗ تو وہ کافر اوس رسول کے مُنۡكِرُوۡنَ ۝ منکر اور نہ پہچاننے والے ہون یعنی ایسا نہین کہ رسول کو
پہچانتے ہی نہون تاکہ انکار کرین اور کہین کہ یہ شخص بیگانہ ہی ہم اسکا حال نہین جانتے اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ کیا کہتے ہین کہ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ
اوسکو جنون ہی کہ اوسکی بات شمار مین نہین لاتے بَلۡ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ جَآءَهُمۡ آئے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس بِالۡحَقِّ حق دین کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ یا سچ بات کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی وَاَكۡثَرُهُمۡ اور اکثر کافر لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ۝
حق سے کراہت رکھتے ہین اسواسطے کہ حق اونکی طبیعت اور آرزو کے مخالف ہی اکثر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ بعضے کافر حق سے کراہت
نہ کرتے تھے بلکہ شرم اور عار کے مارے ایمان نہ لاتے تھے وَلَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اور اگر پیروی کرتا حق تعالی اَهۡوَآءَهُمۡ کافرون کی
خواہشون کی بہت سے معبود موجود ہونے کے باب مین یعنی اگر بالفرض بہت سے خدا ہوتے تو لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ وَ
مَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ تو ضرور تباہ اور ناچیز ہو جاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین آسمان مین ہی فرشتے آدمی جن وغیرہ جیسا کہ آیہ کریمہ لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا مین گذر چکا اور کہا ہی کہ حق سے دین اسلام مراد ہی اگر کافرون کی آرزو کی متابعت کرتا یعنی شرک سے بدل جاتا تو
حق تعالی قیامت ظاہر کر دیتا اور زمین آسمان اور اوسمین رہنے والے تباہ اور ہلاک ہو جاتے بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ بلکہ لائے
ہم اونکے پاس ایک کتاب جو اونکے واسطے وعظ اور نصیحت ہی یا اونکی عزت اور شرافت اوسی مین ہی فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ تو وہ لوگ اپنی
نصیحت سے یا اوس چیز سے جو دنیا اور آخرت مین اونکی بزرگی کا سبب ہی مُّعۡرِضُوۡنَ ؕ ۝ منہ پھیرنے والے ہین اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ کیا تم
مانگتے ہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حکم پہونچانے پر خَرۡجًا خرچ اور اجرت کہ مال کی طمع کے سبب سے وہ رسالت مین تم پر تہمت
رکھتے ہین فَخَرَاجُ رَبِّكَ تو اجر تمہارے رب کا کہ دنیا کی روزی اور عقبی کا ثواب ہی خَيۡرٌ ۖ صلے بہتر ہی تمہارے واسطے اونکی اجرت سے
وَّهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝ اور وہ یعنی حق تعالی بہتر ہی روزی پہونچانے والون کا وَاِنَّكَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اور بیشک تم پکارتے ہو
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین مفت مین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام ہی وَاِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ
اور بیشک وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے بِالۡاٰخِرَةِ آخرت کا یا قیامت کا اور ان باتون کا جو قیامت سے علاقہ رکھتی ہین عَنِ الصِّرَاطِ
اوس سیدھی راہ سے لَنٰكِبُوۡنَ ۝ پھرنے والے ہین اور جھکنے والے ہین گمراہی کے میدان کی طرف وَلَوۡ رَحِمۡنٰهُمۡ اور اگر رحم کرین
ہم اونپر وَكَشَفۡنَا اور اوٹھا لین ہم مَا بِهِمۡ وہ جو اونپر پڑی ہی مِّنۡ ضُرٍّ سختی یعنی قحط اور تنگی جو اونپر غالب ہی تو لَّلَجُّوۡا البتہ اڑین

فِي طُغْيَانِهِمْ اپنی سرکشی پر يَعْمَهُونَ ۝ سرگشتہ پھرتے ہین اور تردد کرتے ہین یعنی اگر بلا اونپر سے ہم دفع کردین تو بھی اوسی طرح جھگڑے
اور عناد کی راہ سے اپنی تکذیب اور کفر پر ثابت رہینگے بیت ستیزندگی کار دیو و دست ❊ ستیزندہ را دشمنی با خود ست ❊ لکھا ہے کہ جب
قحط کا ضرر نہایت کو پہونچ گیا اور مکہ کے لوگ مردار کھانے لگے تب ابو سفیان بن حرب مدینہ مین آیا اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بولا
کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم اہل عالم کے واسطے رحمت ہو اور مکہ کے لوگ تمہاری بددعا کے سبب سے عاجز آگئے ہین باپون کو تمنے تلوار سے قتل کیا
اور بیٹون کو بھوک کے مارے مارا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ اور بیشک ہمنے لیلیا کافرون کو بِالْعَذَابِ عذاب
قتل مین جنگ بدر کے دن فَمَا اسْتَكَانُوا تو فروتنی نہ کی اونھون نے لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے سامنے وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝ اور عاجزی
اور زاری کی بلکہ اوسی طرح سرکشی اور نافرمانی پر اڑے رہے حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا یہانتک کہ جب کھولدیا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بَابًا ایک دروازہ
ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ سخت عذاب والا کہ وہ عذاب بھوک ہے اور بھوک کی سختی قتل اور قید ہونے سے بڑھکر ہے إِذَا هُمْ وہان وہ لوگ
فِيهِ اوس عذاب مین مُبْلِسُونَ ۝ نا امید رنجیدہ عاجز سرگردان ہین یہانتک کہ اونمین جو غنی اور مالدار ہین وہ تمسے یا رسول اللہ
مہربانی اور بخشش چاہتے ہین وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ اور وہ ہی جسنے پیدا کیا لَكُمُ السَّمْعَ تمہارے واسطے کان تاکہ اوس سے حق سنو
سننے کی چیزین وَالْأَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ دیکھو دیکھنے کی چیزین وَالْأَفْئِدَةَ اور دل تاکہ فکر اور غور کرو اوسکے سبب سے اون
اور دیکھی چیزون سے خالق برحق کی قدرت پر دلیل پکڑو اور تم قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝ تھوڑا سا شکر کرتے ہو اسواسطے کہ شکر گزاری
عمدہ یہ بات ہے کہ ادراک کے ان آلون کو اوس چیز مین استعمال کرو جو خالق کی شناخت کی طرف پہونچا دے وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ
اور وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اور منتشر کردیا فِي الْأَرْضِ زمین مین وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اور اوسکی طرف جمع کیے جاؤ گے قیامت کے دن
اجزا اور اعضا متفرق ہو چکنے کے بعد وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ اور وہ ہی جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ اور اوسکے واسطے ہے مخالفت رات دن کی زیادتی اور کمی مین یا اوسکے واسطے ہے دن رات کا آگے پیچھے آنا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا تم
نہین سمجھتے کہ ہماری قدرت نے کل کائنات کو معدوم سے موجود کیا اور از انجملہ قبرون سے دوبارہ اوٹھانا بھی ہے اسواسطے کہ مرجانے کے بعد
سب کو ہم زندہ کرینگے پھر تم اوسکا انکار کیون کرتے ہو کیکے کافر یہ بات نہ سمجھے بَلْ قَالُوا بلکہ کہی اونھون نے بے سوچے سمجھے ویسی ہی
بات مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ جیسے کہی تھی اگلے کافرون نے قَالُوا بولے کہ أَإِذَا مِتْنَا کیا جب مرجائینگے ہم وَكُنَّا
تُرَابًا اور ہونگے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیان خالی بوسیدہ تو أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے استفہام
انکار کی راہ سے ہے اور مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یعنی جب ہم خاک ہو جائینگے تو ہمین اکٹھا کرنا اور اوٹھانا کیونکر ہو سکتا ہے لَقَدْ وُعِدْنَا
البتہ وعدہ کیے گئے ہین ہم نَحْنُ وَآبَاؤُنَا ہم اور ہمارے باپ هَٰذَا اس بات کا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یعنی ہمین اور ہمارے باپ دادا کو حشر نشر کا وعدہ کرکے اگلے رسولون نے دھمکایا تھا اور یہ وعدہ پورا نہوا إِنْ هَٰذَا
نہین ہے یہ بات إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ مگر کہانی اگلون کی اور اونکی جھوٹی باتین کہ کتابون مین لکھ لکھکر چھوڑ گیے
ہین قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منکرون سے کہ بتاؤ تو لِمَنِ الْأَرْضُ کسکے لیے ہے زمین وَمَنْ فِيهَا

ع ۲۷

اور جو اوسمین ہی مخلوقات یعنی زمین کا مالک اور خالق کون ہی مجھے اسکا جواب دو اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوۡلُوۡنَ قریب ہی کہ کہین وہ تمھارے سوال کے جواب مین کہ زمین اور جو کچھ زمین مین ہی لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی کیونکہ مشرک لوگ اس بات کے مقر تھے کہ زمین اور اہل زمین کا خالق اللہ ہی تو جب تمھین وہ یہ جواب دین تو قُلۡ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ○ کہو کہ کیا نصیحت نہین مانتے ہو اور یہ بات نہین سمجھتے ہو کہ جو ذات پاک پہلی بار اہل زمین کو پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوسری بار بھی اونکو پھر موجود کرنے مین عاجز نہو گی قُلۡ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری بار کہ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ کون ہی پیدا کرنے والا ساتون آسمانون کا اس بڑائی اور اونچائی اور عجیب غریب صورت اور ہیئت کے ساتھ وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ○ اور کون ہی پروردگار عرش عظیم کا جو سب مخلوقات مین بڑا ہی سَيَقُوۡلُوۡنَ قریب ہی کہین کہ آسمان بلند اور عرش عظیم لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی اور سب کا رب وہی ہی قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ○ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پرہیز نہین کرتے ہو ایسے خالق کی نسبت شرک کرنے سے اور اوسکے مخلوق مین سے اوسکا شریک ٹھہراتے ہو قُلۡ مَنۡۢ بِيَدِهٖ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہی وہ جسکے ہاتھ مین ہی یعنی کسکے قبضہ قدرت مین ہی مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ بادشاہی سب چیزون کی موضح مین کہا ہی کہ سب چیزون کی مضرت اور منفعت یا اونکے خزانے وَّهُوَ يُجِيۡرُ اور وہ پناہ دیتا ہی اور فریاد کو پہونچتا ہی اور نگہبانی کرتا ہی اور بیخوف کر دیتا ہی اپنے عذاب سے جسے چاہتا ہی وَلَا يُجَارُ عَلَيۡهِ اور نہین پناہ دیجاتی ہی اوسپر یعنی کوئی کسی کو اوسکے عذاب سے بیخوف نہین کر سکتا اور پناہ نہین دے سکتا اے مشرکو جواب دو اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوۡلُوۡنَ قریب ہی کہ کہین مشرک کہ یہ صفتین جو تمنے کہین یہ تو لِلّٰهِ خاص خدا ہی کے واسطے ہین جو ملکوت کا مالک اور بندون کو پناہ دینے والا ہی قُلۡ فَاَنّٰى تُسۡحَرُوۡنَ ○ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہان سے فریب کھا جاتے ہو اور کیونکر راہ حق سے پھرتے ہو باوصف نور توحید ظاہر ہونے اور خداے مجید کی وحدت پر دلیلین موجود ہونے کے حق کی راہ چھوڑ کر کہان جاتے ہو نظم اے کہ پے نفس و ہوا میروی ٭ راہ نہ این ست خطا میروی ٭ راہروان رہ دیگر روند ٭ پس تو بدین راہ چرا میروی ٭ منزل مقصود دران جانب ست ٭ پس تو ازین سوے کجا میروی ٭ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِالۡحَـقِّ بلکہ لائے ہم اونکے سامنے راستی کی راہ توحید اور وعدہ حشر و نشر وَاِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ○ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ ایسی حق بات کی تکذیب کرتے ہین یا اس بات مین کہ خدا کو صاحب اولاد کہتے ہین اور اوسکا شریک ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنۡ وَّلَدٍ نہین پیدا کر لیا خدا نے کوئی بیٹا وَّمَا كَانَ مَعَهٗ اور نہین ہی اوسکے ساتھ مِنۡ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ خدائی مین اوسکا شریک ہو اسواسطے کہ اگر خدائی مین کوئی اوسکا شریک ہوتو تو وہ شریک بھی خدا ہو اور خدا کو چاہیے کہ خالق ہو تو اوس دوسرے خدا کے بھی چند مخلوق ہوتے تو اِذًا اوسوقت لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ البتہ لیجاتے ہر ایک اوسے جسکو اوس خدا نے پیدا کیا ہی اور اوس مخلوق مین استقلال کے ساتھ ہمیشہ سے تو مخلوق میں علامت ہونا چاہیے جسکے سبب سے فرق معلوم ہو کہ یہ اوس خدا کا مخلوق ہی اور وہ اوس خدا کا اور سب دیکھتے ہین کہ تمام مخلوقات مین کوئی علامت فرق نہین ہی تو ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی اور اوسکے ساتھ کوئی خدا نہین اور دوسری بات یہ ہی کہ اگر اوس خدا ے برحق کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتا جیسا کہ کہا گیا تو وہ دوسرا خدا اپنے مخلوق کو جدا کرتا اور اوسکا ملک اس خدا کے ملک سے جدا ہوتا تو ان دونون خداؤن مین لڑائی جھگڑا ظاہر ہوتا جیسا

دنیا کے بادشاہون کے حال سے معلوم ہی وَلَعَلَا اور ضرور تفوق ڈھونڈھتے اور غلبہ چاہتے بَعۡضُهُمۡ بعضے انکے عَلٰى بَعۡضٍ بعضے خدا بعضون پر
اور سب کو یہ بات معلوم ہی کہ لڑائی جھگڑا واقع نہین ہوا اوس مین خداے واحد کا کوئی شریک نہین سُبۡحٰنَ اللّٰهِ پاک ہی خداے وحدہ
لاشریک عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۙ اوس چیز سے جو کہ تہمت رکھتے ہین مشرک اوسپر کہ وہ صاحب اولاد ہی اور دوسرے خدا اوسکے شریک ہین
عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ وہی جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا فَتَعٰلٰى تو بہت بڑا اور برتر ہی عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ع اوس چیز سے
جسے اوسکا شریک ٹھہراتے ہین پھر حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا دل خوش کرنے کو مشرکون پر عذاب نازل کرنے کی حق تعالی خبر
دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلۡ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے طور پر کہ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيۡ اے میرے رب اگر دکھاتو مجکو اور بے شبہہ تو
دکھاتا ہی مَا يُوۡعَدُوۡنَ ۙ وہ جو وعدہ دیے گئے ہین کافر دنیا اور آخرت کے عذاب کا رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِيۡ تو اے میرے رب نہ رکھ
مجکو فِي الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ظالمون کی قوم مین یعنی عذاب مین مجکو انکا شریک کر یہ بات فروتنی اور کسر نفس کے واسطے ہی یا
اس بات پر آگاہ کرنے کے لیے کہ ظلم کی نحوست ممکن ہی کہ بیگناہ کو بھی پہونچے اور ظلم سے یہان شرک مراد ہی وَاِنَّا اور بیشک ہم کہ خدا ہین عَلٰۤى
اَنۡ نُّرِيَكَ اس بات پر کہ دکھادین ہم تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا نَعِدُهُمۡ وہ وعدہ جو دیا ہی ہمنے انکو عذاب کا لَقٰدِرُوۡنَ
البتہ قادر ہین ہم اور یہ جو اوسمین دیر ہوتی ہی اسکا یہ سبب ہی کہ اون کافرون مین سے بعضے ایمان لائینگے یا اونکی اولاد اسلام قبول کریگی
اِدۡفَعۡ بِالَّتِيۡ دفع کر ایسی خصلت کے ساتھ کہ ہر حال مین هِيَ اَحۡسَنُ وہ بہت اچھی ہی السَّيِّئَةَ برائی کو حضرت رب العزت
جل جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو مکارم بہت پورے اور کامل اور بزرگ اور خوب مکارم اخلاق کا حکم فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ دفع کر
برائی کو اوس خصلت کے ساتھ جو بہت خوب ہی یعنی عفو اور رحمت کے ساتھ مجرمون کے گناہ سے درگذرو اسطرح کہ کسی طور سے دین کی اہانت ہونے
پائے یا نادانون سے جہالت دور کرو اپنے حلم کی بدولت یا لوگون کو گناہون سے باز رکھو طاعت کا حکم کرکے یا مشرک کا شرک دفع کرو کلمہ توحید کے
سبب سے یا مٹا دو برائی امر معروف کرکے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ دفع کر جفا کو وفا سے یا نفس کے اشارہ کو دل کی بشارت سے
یا خلائق کی ظلمت کو حقائق کے نور سے یا اپنے حظون کو خدا کے حقوق سے یا حوادث کا میدان طی کر و معرفت قدم کی راہ مین سلوک کا قدم مار کر
نظم چو طی گشت راہ حوادث از انجا * بملک قدم ران بیک حملہ محمل * دران قلزم نور شو غوطہ زن تا * فرو شوے از خویشتن ظلمت ظل * تا یکے
شوان یکے دان یکی جو یکے گو * سوی اللہ واللہ زور ست و باطل * نَحۡنُ اَعۡلَمُ ہم خوب جاننے والے ہین بِمَا يَصِفُوۡنَ وہ جسکے
ساتھ صفت کرتے ہین تمھاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم شاعر اور ساحر ہو یا وہ بات جو میری صفت مین کہتے ہین کہ صاحب اولاد ہی اور
میرا شریک ٹھہراتے ہین وَقُلۡ رَّبِّ اور کہہ کہ اے میرے رب اَعُوۡذُ بِكَ پناہ لیتا ہون تیری مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ ۙ وسوسے
شیطانون کے جو ضلالت اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا لوگون کو فریب اور غرور کے سبب سے ہلاکت مین جو وہ ڈالتے ہین وَاَعُوۡذُ بِكَ
رَبِّ اور پناہ مانگتا ہون تیری اے میرے رب اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ۝ اس بات سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس نماز یا تلاوت کے
وقت یا اس بات سے کہ کسی وقت میرے گرد وہ پھرین یا اس بات سے کہ وہ مجکو رنج دین حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ یہ متعلق ہی یصفون کا یعنی
کافر برابر تمھین اور ہمین برائی کے ساتھ وصف کرتے ہین یہانتک کہ آئے اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ ایک کو اونمین سے موت اور

اپنی گمراہی پر وہ واقف ہو جائے اور موت کو دیکھ لے اور عذاب کے آثار اوسے نظر آئیں تو قَالَ کہے حسرت کی راہ سے کہ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۞
اے میرے رب پھیر دے مجھے دنیا میں جمع کا صیغہ مخاطب کی تعظیم کے واسطے ہے امام ثعلبی مفسرون کے ایک گروہ سمیت اس بات پر ہیں کہ
یہ خطاب ملک الموت اور اونکے مددگار فرشتون سے ہے کہ پہلے وہ کافر کلمہ رب کہکر استغاثہ کرتا ہے خدا سے اور کلمہ ارجعون کہکر ملائکہ کی طرف
رجوع کرتا ہے کہ تم مجھے پھیر دو لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ شاید میں کرون صَالِحًا کوئی نیک کام فِیْمَا تَرَكْتُ اوس چیز میں جو میں نے
چھوڑ دی ہے کہ وہ ایمان ہے یعنی ایمان لاؤن اور اوسمین نیک کام کرون كَلَّا ط رجوع طلب کرنے سے جھڑکی اور انکار ہے یعنی حاشا کہ
اوسے پھیرین اِنَّهَا بیشک وہ درخواست كَلِمَةٌ ایک بات ہے کہ اوسپر حسرت غالب ہونے کے سبب سے هُوَ قَآئِلُهَا ط وہ کہنے والا ہے
اوس بات کو وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ اور سامنے سے مشرکون کے ہے بَرْزَخٌ مانع ہے رجعت اور اونکے درمیان یعنی قبر جسمین وہ رہینگے اِلٰی يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ۞ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائینگے قبر سے فَاِذَا نُفِخَ پھر جب پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور میں یعنی دوسرا یا تیسرا
نفخہ کہ اوسکے سبب سے مردے زندہ ہو جائینگے اور قیامت قائم ہو جائیگی فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ تو نسب نہونگے اونکے درمیان
يَوْمَئِذٍ اوس دن یعنی نسب کا علاقہ منقطع ہو جائیگا اور کسی ذی رحم کو کسی اپنے پر رحم نہوگا یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ یا جس
نسب کے سبب سے آج باہم فخر کرتے ہیں کل قیامت کو اوسکے سبب سے نفع نہوگا اسواسطے کہ اوس روز نسب صحیح چاہیے نسب ظاہری اور صریح
نہیں اور نسب صحیح یہ ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۹۲ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۞ اور نہ پوچھینگے ایک دوسرے سے نسب یا کوئی کسیکو
نہ پوچھیگا اپنے حال میں مبتلا ہونے کے سبب سے اور یہ حال حساب کے قبل ہوگا اور اوسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھیگا جیسا خود حق تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ پھر جو کوئی کہ بھاری ہونگی مَوَازِيْنُهٗ ترازوین اوسکی نیک کامون کے
سبب سے جیسے مومن لوگ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ وہ تو چھٹکارا پانے والے ہیں دوزخ کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہیں جنت کے درجون پر وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی اوسکی ترازوین نیک کام کرنے کے سبب سے جیسے مشرک اور منافق
لوگ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا تو وہ گروہ وہ لوگ ہیں جنھون نے نقصان کیا ہے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانون کا یعنی اپنی عمر کی
پونجی غفلت میں برباد کی اور کمال حاصل ہونے کی استعداد میں نفس کی آرزوین ڈھونڈھنے اور خواہشون کی متابعت کرنے میں
اونھون نے ضائع کین اور وہ لوگ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۞ دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں تَلْفَحُ جلاتی ہے وُجُوْهَهُمُ النَّارُ
اونکے مونھون کو آگ وَهُمْ فِيْهَا اور وہ اوس آگ میں كٰلِحُوْنَ ۞ تیوری چڑھائے ہیں یا جلن کی شدت کے مارے اونکے منھ بگڑ رہے ہیں
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ دوزخ کی آگ کافرون کے
منھ بھون دیگی تو اونکا اوپر والا ہونٹھ آدھے سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے والا ہونٹھ ناف تک لٹک آئیگا اور موضح میں لکھا ہے کہ اوسکے دونون
ہونٹھون میں چالیس گز کا فاصلہ ہوگا تو حق تعالیٰ اونسے فرمائیگا کہ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِیْ کیا نہ تھین میری آیتیں یعنی قرآن جو دنیا میں
تُتْلٰی عَلَيْكُمْ پڑھا جاتا تھا تم پر فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۞ تو تھے تم کہ اوسکی تکذیب کرتے تھے یہانتک کہ اس عذاب کے
مستحق ہوگئے قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے وہ گمراہ ہمارے رب غَلَبَتْ عَلَيْنَا غالب ہوگئی ہم پر شِقْوَتُنَا ہماری بدبختی یعنی شقاوت

جو تو نے ہمارے واسطے لکھدی تھی لوح محفوظ مین وہ اوسکا تو نے حکم کر دیا ہی ہمارے گناہ جو شقاوت کا سبب ہین وہ ہمپر غالب ہو گئے وَكُنَّا قَوْمًا
اور تھے ہم ایک قوم ضَالِّينَ گمراہ حق سے ○ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اے ہمارے رب نکال ہمین مِنْهَا دوزخ کی آگ سے تا کہ ہم اپنے
حال کا تدارک اور اپنے کام کی درستی کرین فَإِنْ عُدْنَا پھر اگر پھر جائین ہم کفر اور تکذیب کی طرف فَإِنَّا ظَالِمُونَ ○ تو بیشک
ہم ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفس پر دوزخیون کا یہ اخیر کلام ہو گا قَالَ اخْسَئُوا کہیگا خدا کہ چپ ہو فِيهَا دوزخ مین
وَلَا تُكَلِّمُونِ ○ اور نہ کلام کرو مجھسے اپنے نکلنے یا عذاب دفع ہونے کے باب مین اسواسطے کہ نہین تمکو دوزخ سے نکالتا ہون عذاب
تمپر سے ٹالتا ہون إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ بیشک تھا ایک گروہ مِّنْ عِبَادِي میرے بندون مین سے یعنی فقیر صحابہ جیسے حضرت عمار
اور بلال اور خباب اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ يَقُولُونَ رَبَّنَا کہتے تھے کہ اے ہمارے رب آمَنَّا ہم ایمان لائے تیرا
فَاغْفِرْ لَنَا تو بخش دے ہمکو وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ○ اور تو اچھا ہی بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ
پھر بنا لیا تمنے اون فقیرون کو سِخْرِيًّا مسخرا یعنی تم اونپر ہنستے تھے حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ یہانتک کہ بھلا دیا اونھونے یعنی تم
اونکے ساتھ مسخراپن کرنے مین ایسے مشغول ہوئے کہ تم بھول گئے ذِكْرِي میری یاد وَكُنتُم مِّنْهُمْ اور تھے تم کہ اونسے
تَضْحَكُونَ ○ ہنستے تھے تکبر کی راہ سے کہ اپنے کو بڑا جانتے تھے اور اونکو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے إِنِّي بیشک مین جَزَيْتُهُمُ
الْيَوْمَ جزا دیتا ہون اونھین آج بِمَا صَبَرُوا اس سبب سے کہ صبر کیا اونھون نے تمہارے مسخرےپن کے رنج و ایذا پر أَنَّهُمْ
هُمُ الْفَائِزُونَ ○ بیشک وہ ہین مراد کو پہونچنے والے یعنی اپنے مطلب کو پہونچنا اونکے صبر کی جزا ہی قَالَ کہیگا خدا یا فرشتہ
خدا کے حکم سے کافرون کو کہ كَمْ لَبِثْتُمْ کتنا ٹھہرے تم فِي الْأَرْضِ زمین پر غفلت اور بڑی امید کی راہ سے کافر کہتے تھے
کہ دنیا مین ہم ہمیشہ رہینگے نیست و نابود نہونگے تو غصے کے طور پر اونسے پوچھینگے کہ تم کتنا ٹھہرے عَدَدَ سِنِينَ ○ برسون کے
شمار سے یعنی دنیا مین یا زمین پر کی برس زندہ رہے اور قبر مین کی برس مردہ رہے قَالُوا کہینگے کافر کہ لَبِثْنَا يَوْمًا ٹھہرے
ہم ایک دن أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا ایک دن سے بھی کم دوزخ مین ہمیشہ رہنے کو خیال کرکے دنیا اور قبر مین اپنے ٹھہرنے کو بہت تھوڑا سمجھینگے
یا آتش دوزخ کے ہول سے بھول جائینگے اور کہینگے کہ دنیا مین ہمارا رہنا ایکدن یا ایکدن مین سے کسیقدر تھا اور اس سے زیادہ ہم
نہین جانتے فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ○ پھر پوچھ اے پوچھنے والے ہمارے ٹھہرنے کا زمانہ شمار کرنے والون سے یعنی اون ملائکہ سے جو ہماری
عمرون اور دمون کے محافظ تھے قَالَ کہیگا خدا کہ إِن لَّبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے دنیا مین إِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑی سی
آخرت کے دنون کی نسبت لَّوْ أَنَّكُمْ اگر یقینی تم كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ جانتے ہو کہ تمام دنیا آخرت کے مقابلہ مین تھوڑی
ہی أَفَحَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم شدت غفلت کے سبب سے أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ یہ کہ ہمنے تمکو پیدا کیا ہی عَبَثًا کھیل کی طرح
یا کھیل کے واسطے وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا اور گمان کرتے ہو کہ تم ہماری طرف لَا تُرْجَعُونَ ○ نہ پھیرے جاؤگے اعمال کی جزا پانے کو یعنی
ہمنے تمکو عبادت کے واسطے پیدا کیا اور تمہارے کامون کا بدلا مقرر کر رکھا ہی لطائف قشیری مین مذکور ہی کہ ایسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو
حق تعالیٰ سے باز رکھے اسکا نام عبث ہی خدا نے ہمین بیشغولی کے واسطے پیدا کیا نہ اوسکا حکم فرمایا شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ ایکدن

یہ آیت پڑھتے تھے فرمایا کہ نہین نہین خدا نے خلق کو عبث نہین پیدا کیا بلکہ چاہا کہ اوسکی ہستی ظاہر ہو اور اوسکی مصنوعات سے اوسکی صفات کمالیہ کی طرف راہ پائین اور بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ای لوگو مین نے تمکو کھیل کے طور پر نہین پیدا کیا بلکہ نور محمدی کے ظہور کے واسطے پیدا کیا ہی اسواسطے کہ ازل مین یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ وہ نور انسان کی جنس سے پیدا ہوگا تو وہ اصل ہی اور تم سب اوسکی فرع ہو **نظم** ہفت و نُہ و چار کہ پرداختند * خاص پئے مرکب او ساختند * اوست شہ و آدمیان جملہ خیل * اصل وی و جملہ عالم طفیل * بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ تم مجھسے فائدہ لو اسواسطے نہین کہ مین تمسے فائدہ لون اور کہتے ہین کہ ملائکہ کو خدا نے اسواسطے پیدا کیا کہ قدرت کے مظہر ہون اور آدمیون کو اسلیے پیدا فرمایا کہ محبت کے مخزن ہون بعضی آسمانی کتابون مین ہی کہ ای آدمیو مین نے سب چیزین تمہارے واسطے پیدا کین اور تمکو اپنے واسطے پیدا کیا کُنتُ کنزاً مخفیاً کا بھید یہان خوب کھلتا ہی جیسا کہ حضرت مولوی معنوی نے اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** ای ظہور تو تجلّی نور نور * گنج مخفی از تو آمد در ظہور * گنج مخفی بود زیر خاک کرد * خاک را تابان تر از افلاک کرد * گنج مخفی بُد ز پُرّی جوش کرد * خاک را سلطان اطلس پوش کرد * خویش را نشناخت مسکین آدمی * از فزونی آمد و شد در کمی * خویشتن را آدمی ارزان فروخت * بود اطلس خویش را بر دلق دوخت * ای غلامت عقل و تدبیرات و ہوش * تو چرا خود را ارزان فروش * **فَتَعٰلَى اللّٰهُ** تو بزرگ ہی اللہ تعالی اور برتر اس بات سے کہ عبث پیدا کرے **الْمَلِكُ الْحَقُّ** بادشاہ حق **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** نہین کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ **رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ** ○ پیدا کرنے والا عرش بزرگ کا یا ایسے عرش کا جو کریم ہی کہ بھلائیان اور برکتین اوسی سے نازل ہوتی ہین **وَمَنْ يَّدْعُ** اور جو کوئی پکارتا ہی یعنی پرستش کرتا ہو **مَعَ اللّٰهِ** خدا ے برحق کے ساتھ **اِلٰهًا اٰخَرَ** دوسرے خدا کی کہ **لَا بُرْهَانَ** کوئی دلیل نہین ہی **لَهٗ** پرستش کرنے والے کو **بِهٖ** دوسرے خدا کی پرستش پر **فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ** تو سوا اسکے نہین کہ اوسکے عمل کی جزا اور اوسکے کام کا بدلا **عِنْدَ رَبِّهٖ** اوسکے رب کے پاس ہی اور استحقاق کے موافق اوسے بدلا دیگا **اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ** ○ تحقیق کہ نجات نپائینگے اور نہ چھوٹینگے کافر **وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ** اور کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میرے رب بخشدے مجھے اور میری امت کو **وَارْحَمْ** اور رحم کر مجھپر اور اونپر **وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ** ○ اور تو بہتر ہی سب رحم کرنے والون سے حدیث مین ہی کہ سورہ قد افلح کا اول اور آخر ایک خزانہ ہی عرش الٰہی کے خزانون مین سے

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورہ نور مدینہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چونسٹھ آیتین ہین

سُوْرَةٌ یہ سورت ہی عالم قدس سے **اَنْزَلْنٰهَا** اوتاری ہمنے وہ سورت جبرئیل کی وساطت سے **وَفَرَضْنٰهَا** اور فرض کردیے ہمنے تمپر وہ احکام جو اوسمین ہین **وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ** اور نازل کین ہمنے اوسمین **اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ** آیتین کھلی ہوئین حدین اور حکم **لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ** ○ شاید تم نصیحت مانو اور حرام کامون سے بچو اور اون حکمون مین سے ایک یہ حکم ہی کہ **اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ** زنا کرنے والی عورت او زنا کرنے والا مرد جب غیر محصن ہو **فَاجْلِدُوْا** تو مارو ای اماموا ور ای حاکمو

كُلَّ وَاحِدٍ ہر ایک کو مِّنْهُمَا اون دونون مین سے مِائَةَ جَلْدَةٍ سو کوڑے یہ حکم اوس زنا کرنے والے کے ساتھ خاص ہے جو محصن نہو اسواسطے کہ محصن کی حد رجم ہی طحاوی مین لکھا ہی کہ محصن ہونے کی شرطین یہ ہین آزادی بلوغ عقل اسلام نکاح صحیح کے طور پر جوڑا لگنا دخول سمیت اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی شرط نہین لگاتے اور جو غیر محصن کہ آزاد ہو اوسے سو کوڑے مارنے کے ساتھ سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینے کو فرماتے ہین اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی شہر بدر کر دینے مین امام شافعی کے ساتھ متفق ہین اسواسطے کہ اس باب مین ایک حدیث وارد ہوئی ہی کہ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اور صاحب کشاف رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اسی آیت سے منسوخ ہی وَلَا تَأْخُذْكُمْ اور نہ لیلے تمھین بِهِمَا اون دونون زناکارون کے ساتھ رَأْفَةٌ مہربانی فِي دِينِ اللّٰهِ خدا کی فرمانبرداری مین یعنی اونپر رحم نکر و حد بارنا چھوڑ دو کوڑے مارنے مین سستی نکرو اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اللہ کا اور روز قیامت کا اسواسطے کہ خدا پر ایمان چاہتا ہی کہ حدین قائم کرنے مین کوشش کیجئے وَلْيَشْهَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہون عَذَابَهُمَا اون دونون پر عذاب کرتے وقت یعنی جب اونھین حد ماری جائے تو دیکھے طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایک گروہ ایمان والون مین سے تاکہ اونکی تشہیر ہو جائے اور اوس فضیحتی کے سبب سے پھر ایسا کام نکرین امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک چار آدمیون سے کم حاضر نہون اسواسطے کہ زنا کے واسطے گواہ بھی چار ہی مقرر ہین اور اامون کے نزدیک ایک ہی آدمی کی حضوری کافی ہی اور دس تک بھی کہا ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک عورت مالدار تھی کرایہ کے گھرون مین بیٹھتی دروازہ پر نشان کی جھنڈی لگاتی یہ بات اوسے قبول تھی کہ جو مرد اوس سے نکاح کرے اوس مرد کو وہ بخوبی معاش دے ایک مسلمان نے اس طمع پر اوسکے ساتھ نکاح کیا اوسے بدنامی سے بچانے کو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ زنا کرنے والا مرد نہ نکاح کرے اِلَّا زَانِيَةً مگر زنا کرنے والی عورت سے اَوْ مُشْرِكَةً یا شرک کرنے والی عورت سے اکثر یہ بات ہی کہ جو زنا کی طرف مائل ہوگا وہ پرہیزگار اور پاکدامن سے بچتا رہیگا وَالزَّانِيَةُ اور زناکار عورت لَا يَنْكِحُهَا نہ نکاح مین لائے اوسے اِلَّا زَانٍ مگر زناکار مرد اَوْ مُشْرِكٌ یا مشرک اسواسطے کہ ہمجنس ہونا میل کا سبب ہی اور ہمصورت ہونا الفت کا باعث ہی بیت ہر کس مناسب گہر خود گرفت یار بلبل بباغ رفت و زغن سوے خار زار تبیان مین لکھا ہی کہ مدینہ کے یہود یا مشرکون کی عورتین کرایہ کے گھرون مین بیٹھکر ہر ایک اپنے گھر کے دروازہ پر ایک جھنڈی گاڑتی اور لوگون کو اپنے پاس بلا کر بٹھا دیتی غریب مہاجر جو گھر بار نہ رکھتے تھے اور مفلسی کے مارے پریشان حال بنے تھے اونھون نے چاہا کہ اون عورتون کو نکاح مین لا کر اپنی محنت وصول کیجیے اور اہل جاہلیت کی عادت کے موافق عیش کیجیے تو حق تعالی نے منع کیا اور فرمایا کہ وَحُرِّمَ اور حرام کیا ذٰلِكَ یہ زناکارون سے نکاح کرنا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○ مومنون پر ایک قول یہ ہی کہ یہ حکم ابتداء اسلام مین تھا اور آیہ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى سے منسوخ ہو گیا وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین محصنہ عورتون کو زنا کے ساتھ اور مرد محصن بھی اس حکم مین داخل ہی اور یہان محصن ہونا آزادی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور زنا سے پاک رہنے کے سبب سے ہی تو جو لوگ کسی ایسے مرد یا عورت کو زنا کی گالی دے جسمین یہ پانچون صفتین پائی جاتی ہین ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا پھر نہ آئین حاکمون کے پاس بِاَرْبَعَةِ

شُهَدَاءَ چار گواہ عادل کے ساتھ یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان وہ بات ثابت کرنے کو نہ لائین جو خود اونھون نے گالی دی تھی فَاجْلِدُوهُمْ تو مارو اونھین ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً اسی کوڑے اور زنا کے سوا اور تہمت لگانے یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگانے مین تعزیر ہی حد نہین اور یہ تہمت لگانے کی حد زنا اور شراب کی حد سے بہت ہلکی ہی اسواسطے کہ زنا کی حد قرآن سے ثابت ہی جیسا گذرا اور شراب کی حد کا ثبوت صحابہ کے قول سے ہوا ہی جیسے کہ قذف جاری ہوتا ہی اور مین احتمال ہی کہ شاید سچ ہو وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ اور قبول نہ کرو اونھون نے تہمت لگائی اور گواہ نہ لائے اور کوڑے کھائے شَهَادَةً گواہی کسی حکم مین اَبَدًا ہمیشہ یعنی عمر بھر اور بعضون نے کہا ہی کہ جب تک وہ توبہ نہ کرین وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ تہمت لگانے والون کا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ وہ تو فاسق ہین یعنی اونکے فسق کا حکم کیا گیا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی ہی مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس تہمت لگانے کے اور پھر تہمت نہ لگائین وَاَصْلَحُوْا اور نیک کرین اپنی نیتین مسلمانون پر تہمت لگانا چھوڑ دیتے ہین کہ فسق کا نام اونپر سے اوٹھ جائے مگر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مین اوسکی گواہی ہمیشہ مردود ہی اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے مذہب مین توبہ کے بعد اوسکو فاسق کہنا اور اوسکی گواہی رد کرنا دونون باتین جاتی رہتی ہین فَاِنَّ اللّٰهَ پھر بیشک اللہ غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی بندون کے گناہ رَّحِيْمٌ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد عاصم بن عدی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شاید کہ کوئی مرد ہم مین سے کسی غیر کو اپنی جورو کے ساتھ دیکھے تو اگر گواہ ڈھونڈھنے جاتا ہی جب تک گواہ لاوے تب تک وہ غیر مرد اپنی حاجت سے فارغ ہو کر چلدیگا اور اگر ہم مین سے کوئی بے گواہ لائے ایسی بات کہے تو اسی کوڑے اوسکے لگائے جائینگے اور وہ فاسق کہلائیگا اور اوسکی گواہی قبول نہوگی پھر کیونکر ہمارا نباہ ہوگا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عاصم حق تعالی نے ایسا ہی حکم بھیجا ہی پس عاصم جیسے ہی مجلس شریف سے باہر نکلے اونکے چچیرے بھائی عویمر نام اونھین ملے اور یہ بات کہی کہ اے عاصم مین نے شریک کو اپنی جورو خولہ کے پیٹ پر مین نے دیکھا ہی عاصم بولے کہ افسوس جو بات مین نے پوچھی تھی اوسی مین مبتلا ہوا وہین سے پھرے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا اوس نے انکار کیا تو یہ لعان کی آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین زنا کے ساتھ اَزْوَاجَهُمْ اپنی جوروون کو وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اور نہون اونکے واسطے گواہ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ مگر اونھی کی ذاتین فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ تو واجب ہی گواہی دینا ایک کی ونمین سے اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ چار گواہیان خدا کے واسطے اس مضمون سے کہ اِنَّهٗ بیشک وہ یعنی شوہر لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ سچون مین سے ہی اوس عورت کو زنا کے ساتھ منسوب کرنے مین اور ایک بار گواہی قسم کے ساتھ ایک گواہ کی جگہ پر ہی وَالْخَامِسَةُ اور پانچوین گواہی اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ یہ کہ لعنت خدا کی اوسپر اِنْ كَانَ اگر ہو وہ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ جھوٹون مین سے اوس بات کے کہنے مین مرد کا لعان تو اسطرح پر ہی کہ چار بار کہے کہ خدا کی قسم مین نے اس عورت کو جو بری بات کہی اوسمین مین سچا ہون اور پانچوین بار کہے کہ جو بری بات مین نے اس عورت کو کہی اگر مین اسمین جھوٹا ہون تو مجھپر خدا کی لعنت اور ہر بار اوس عورت کی طرف اشارہ کرے اور اس لعان کا حکم یہ ہی کہ مرد پر سے قذف کی حد ساقط اور جورو خاوند مین جدائی کر دینگے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے قول کے موافق تو

طلاق کی جدائی اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فسخ کی جدائی اور عورت پر زنا کی حد واجب ہو جاتی ہے اگر شوہر لعان سے انکار کرے
تو امام شافعی کے قول اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر اوسے قید کرتے ہیں وَيَدْرَؤُا اور دور کرتی ہے عَنْهَا
الْعَذَابَ اوس عورت سے قید یا حد کو اَنْ تَشْهَدَ یہ کہ گواہی دے وہ عورت اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ چار گواہیاں
قسم کے ساتھ اور اللہ کے نام کے ساتھ کہ اِنَّهٗ بیشک شوہر لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ البتہ جھوٹوں میں سے ہے وَالْخَامِسَةَ اور
پانچویں گواہی یہ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ یہ کہ غضب اللہ کا اوس عورت پر ہو اِنْ كَانَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ اگر ہو مرد سچوں میں سے وہ بری بات کہنے میں عورت کا لعان یہ ہے کہ چار بار کہے کہ میں گواہی دیتی ہوں ساتھ
خدا کے کہ یہ مرد جھوٹا ہے اوس تہمت کی بات میں جو اوس نے مجھے لگائی اور پانچویں بار کہے کہ اگر یہ مرد اوس بری بات میں سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب
اور ہر بار مرد کی طرف اشارہ کرے موضح میں لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں [illegible]
جس بات سے [illegible] ہوا اوسی طرح مرد اور عورت دونوں نے گواہی دی اور [illegible] کا [illegible]
علیہ و آلہ وسلم نے آیت [illegible] اور [illegible] مفسرین کے [illegible] وَلَوْلَا [illegible]
اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ کہ خدا تَوَّابٌ [illegible]
حَكِيْمٌ حکمت والا [illegible] تو تم [illegible] فضیحت [illegible] عذاب میں [illegible]
کہ اگر تمہیں عذاب کی تاخیر کرکے فضل و رحمت نہ فرماتا تو تم ہلاک ہو جاتے یا اگر [illegible]
فضل نہ فرماتا تو تمہاری نسل منقطع ہو جاتی اور [illegible] ایک دوسرے کو مار کر ڈالتے [illegible]
حیران ہے [illegible] توبہ کی توفیق [illegible] گنہگار [illegible]
کہ در فیض کشودہ [illegible] اسکے بعد ام المؤمنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
بری الذمہ ہونے کے باب میں آیتیں ہیں اور وہ قصہ طولانی ہے اور رعایت ادب اس بات کو مقتضی ہے کہ اوس قصے کی چھوٹی چھوٹی
باتیں لکھنے سے قلم روک کر بڑی بات مجمل لکھی جائے وہ یہ بات ہے کہ ہجرت کے پانچویں برس جب جنگ مریسیع کا اتفاق ہوا تو جناب صدیقہ
اوس سفر میں ساتھ تھیں اور ایک منزل میں کجاوے سے اوتریں اور اونکا ہار کھو گیا اوسے ڈھونڈھنے کو ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف
لے گئیں ذرا دیر ہوئی فورا خادموں نے کجاوہ اوٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا یہ نہ دیکھا کہ کجاوہ خالی ہے یا جناب صدیقہ اوس میں بیٹھی ہیں اور وہ لوگ ہانکتے
چل نکلے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا جب پھر کر وہاں تشریف لائیں اور دیکھا کہ وہاں کوئی نہیں تو اوسی جگہ ٹھہر گئیں یہانتک کہ صفوان
ابن معطل جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حکم سے لشکر کے پیچھے پیچھے آیا کرتے وہ وہاں پہونچے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا
اونکے اونٹ پر سوار ہو کر لشکر میں جا ملیں ابن ابی منافق نے صفوان کے اونٹ پر اونھیں سوار دیکھ کر وہ باتیں کہیں جو حضرت سید عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے حرم محترم کی نسبت کہنا لائق نہ تھا اور جب مدینہ منورہ میں سب پہونچے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
عرض کی گئی اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئی تھیں اونھیں اس بات کی خبر نہ ہوئی مگر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے

بے التفاتی دیکھیں اجازت لیکر اپنے والد کے گھر آئیں وہاں یہ حال سُنا تو اس صدمہ سے مرض اور بڑھا دن رات رویا کرتیں بیت چشم گریہ
بر سر آب ست روز و شب بدو جان ز نالہ و رنج تاب ست روز و شب بد اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عایشہ کا
حال تحقیق کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اپنی بیبیوں اور بڑے بڑے صحابہ سے آپ پوچھتے سب اونکی پاکدامنی پر گواہی دیتے ایک دن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائے اور حضرت عایشہ صدیقہ کو روتے دیکھکر فرمایا
کہ اے عایشہ اگر تجھ سے گناہ کیا ہی تو خدا سے توبہ کرو اور بخشش چاہو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم حضرت کی
اس بات کا جواب دو کسی نے جرات نہ کی تو خود حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نہایت وحشت کے ساتھ یہ بات عرض کی کہ یارسول اللہ
دشمنوں نے ایک خبر اوڑا دی ہی اور میں جو کہتی ہوں کوئی باور نہیں کرتا تو میں اب وہی کہتی ہوں جو یوسف علیہ السلام کے باپ نے
کہا تھا کہ فصبر جمیل واللہ المستعان بیت صبر کنیم تا کرم او چہ میکند با این دل شکستہ غم او چہ میکند بس اس گفتگو کے ساتھ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا اثر ظاہر ہوا اور برارت کی آیتیں نازل ہوئیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ بیشک جو
لوگ لائے ہیں بڑا جھوٹ عایشہ کی شان میں عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ایک گروہ ہیں تم میں سے اور وہ پانچ آدمی تھے عبداللہ بن ابی
منافقوں کا پیشوا اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے اور حمنہ
بنت جحش ام المومنین حضرت زینب کی بہن لَا تَحْسَبُوْهُ نہ سمجھو اوس جھوٹے کو شَرًّا لَّكُمْ برا اپنے واسطے اسمیں مخاطب ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ جنکے ساتھ تہمت لگائی تھی حق تعالی فرماتا ہی کہ اوس
جھوٹ کو اپنی نسبت برا مت سمجھو بَلْ هُوَ بلکہ وہ خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اسواسطے کہ تم نے بڑا ثواب پایا اور تمہاری بڑائی
اور پاکی کی آیتیں نازل ہوئیں اور تمہاری بزرگی اور عظمت شان سب پر ظاہر ہوگئی اور سب جھوٹ بولنے والوں اور بہتان باندھنے والوں کے
باب میں وعید ہوگئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر شخص کے واسطے انمیں سے جو بڑا جھوٹ بولنے والے ہیں مَّا اكْتَسَبَ جزا اوس
چیز کی جو کمائی کی اونھوں نے مِنَ الْاِثْمِ گناہ میں سے اوسقدر جتنا اونھوں نے خوض کیا اسواسطے کہ بعضے ہنستے تھے اور بعض نے
بُری باتیں کہی تھیں اور بعضے چپ رہے اور منع نہ کیا وَالَّذِیْ تَوَلّٰی اور جس شخص نے کہی كِبْرَهٗ بڑی بات اور بہت بدتر مِنْهُمْ
اوس گروہ میں سے اوس شخص سے ابن ابی لعنۃ اللہ علیہ مراد ہی لَهٗ عَذَابٌ اوسکے واسطے ہے عذاب عَظِیْمٌ بڑا آخرت میں یا دنیا میں
اس سبب سے کہ قذف کی حد اوس پر جاری ہوئی اور ذلیل و رسوا ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ حسان تھے اسواسطے کہ آخر عمر میں اندھے ہوگئے یا مسطح
اسواسطے کہ اونکے ہاتھ شل ہوگئے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کیوں نہ اوس وقت جب سنی تم نے یہ بات ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
گمان کرتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں بِاَنْفُسِهِمْ اپنے دین والوں کی طرف خَیْرًا اچھا جیسا کہ اپنی ذاتوں کی طرف گمان
کرتے ہیں خطاب سے غیبت اور مضمر سے مظہر کی طرف پھرنا مبالغہ ہی ملامت کرنے میں اور آگاہ کرنا ہی اس بات پر کہ مومنوں کی طرف نیکی کا گمان
کرنا ایمان کا مقتضا ہی یعنی مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ یہ جھوٹ بات سنکر حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان کی طرف نیک گمان کرتے
وَّقَالُوْا اور کہتے جسطرح کہ یقین کرنے والا کوئی مرد کسی حال پر مطلع ہوا اور کہے کہ هٰذَآ یہ بات اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ○ جھوٹ کھلی

اوس کا یہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے پیغمبرون کی بیبیون کو ایسے حالون سے محفوظ رکھتا ہے اونکی تعظیم اور تکریم کے واسطے لَوْلَا جَآءُوْ کیون نہ لائے
عَلَيْهِ اس بات پر بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ چار گواہ کہ گواہی دین اوس بات کی جسپر وہ قذف کرتے ہین فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
پھر اب جو نہ لائے وہ چار گواہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک یعنی اوسکے حکم مین هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○
وہ جھوٹے ہین ظاہر اور باطن مین اسواسطے کہ اگر گواہ لاتے تو ظاہر حکم مین جھوٹے نہوتے مگر حقیقت مین جھوٹے ہوتے اسواسطے
انبیا علیہم السلام کی بیبیون پر تہمت ممتنع ہے اور چونکہ گواہ نہ لائے تو ظاہر مین بھی جھوٹے ہین وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہ فضل
ہوتا خدا کا عَلَيْكُمْ تمپر وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت فِي الدُّنْيَا دنیا مین توبہ کی توفیق دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین عفو
اور مغفرت کرکے تو لَمَسَّكُمْ ضرور پہونچتا تمکو فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ اوس چیز مین جسمین تمنے خوض کیا صدیقہ کو جھوٹ
لگا کر عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ بڑے عذاب بڑا کہ حد قذف اور لوگون کی ملامت کی سختی اوس عذاب کے سامنے حقیر ہوتی اور تمکو وہ عذاب
پہونچتا اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ جسوقت کہ لاتے تھے تم وہ بات بِاَلْسِنَتِكُمْ اپنی زبانون پر ایک دوسرے سے پوچھتے تھے وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ اور کہتے تھے اپنے مونہون سے مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وہ بات نہ تھا تمہین اوسکا علم یعنی ناواقفی کی راہ سے
کہتے تھے وَتَحْسَبُوْنَهٗ اور سمجھتے تھے اوس بات کو جھوٹ کہنی تھی هَيِّنًا سہل اور آسان کہ کوئی نتیجہ اوس سے پیدا نہ
ہوگا وَّهُوَ اور حالانکہ ہے وہ بات عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک عَظِيْمٌ ○ بڑی ہے اور اوسکے سبب بڑا عذاب ہوگا اسواسطے
کہ ایسی بات اہل بیت نبوت کو لگانا ہے اور قرآن کی تکذیب اور منصب رسالت کی تحقیر کرنا ہے احقاف مین لکھا ہے کہ ام ایوب نے ابو ایوب
انصاری کی زوجہ نے اونسے پوچھا کہ تمنے وہ بات سنی ہے جو عایشہ کے باب مین لوگ کہتے ہین ابو ایوب رضی اللہ عنہ بولے کہ ہان سنی اور وہ
بات جھوٹ ہے کیا تو اپنی نسبت اوس فعل کو جایز رکھتی ہے اونکی زوجہ بولین کہ واللہ نہین پس ابو ایوب نے کہا کہ واللہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
تجھسے بہتر ہین تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کی نسبت یہ کام کب ممکن ہوسکتا ہے یہ بہتان عظیم ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَوْلَآ اِذْ
سَمِعْتُمُوْهُ اور کیون نہ جسوقت سنی تمنے یہ بات قُلْتُمْ کہتے تم یعنی تمنے جیسے بات سنی تو کیون نہ کہا تمنے جیسا ابو ایوب نے کہا تھا کہ
مَّا يَكُوْنُ لَنَآ نہین لائق ہمکو اور نہین پہونچتا اَنْ نَّتَكَلَّمَ کہ کہین ہم بِهٰذَا یہ بات سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اے خدا اس سے
کہ اپنے پیغمبر کے حرم محترم مین خرابی اور برائی ڈال سکے هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ○ یہ کلام بڑا بہتان ہے منافقون کا باندھا ہوا
يَعِظُكُمُ اللّٰهُ نصیحت کرتا ہے خدا تمکو اَنْ تَعُوْدُوْا یہ کہ پھر کہو لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا ایسی بات کبھی یعنی جب تک زندہ ہو ہرگز کبھی
ایسی بات پھر نہ کہنا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو ایمان والے اسواسطے کہ ایمان مسلمانون کے باب مین طعن کرنے کو عموماً مانع ہے
خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے باب مین جو مسلمانون کی مائین ہین وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ اور بیان کرتا ہے اللہ صاف صاف
لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمہارے واسطے آیتین کہ نیک دینون کی راہ بتائین تاکہ نصیحت پکڑو اور ادب کی راہ سے نہ پھرو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ
جانتا ہے عایشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا ہے کہ وہ عیب اور عار سے بری الذمہ مین ثابت تا گریبان اونکی پاک ست
از رقم خطا و از تہمت عیب جو آلودہ از سر تا بپا و کسی نے کیا خوب کہا ہے بیت گر رسد کہ کند عیب دامن پاکت کہ ہمچو قطرہ کہ بر برگ گل چکد

پاکی ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ بیشک جو لوگ دوست رکھتے ہیں اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ یہ کہ شایع ہو بدکاری یعنی تہمت
کی طرف نسبت کرنا فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اونکی شان میں جو ایمان لائے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ مسلمانوں کو بدنام کریں لَھُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ لا اونکے واسطے ہی عذاب دکھ دینے والا فِی الدُّنْیَا دنیا میں حد قذف اور بدنامی کی وجہ سے وَالْاٰخِرَۃِ ط
اور آخرت میں عذاب دوزخ ہی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی اوسکی برائی جسمیں تمنے فکر کی ہی وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور تم
اوسے نہیں جانتے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ اور اگر ہوتا فضل اللہ کا تحمل اور بردباری کے ساتھ عَلَیْکُمْ تمپر وَرَحْمَتُہٗ
اور اوسکی رحمت مہربانی اور پرورش کے ساتھ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ اور یہ کہ اللہ مہربان ہی جسپر افترا کیا گیا اوسکا بری الذمہ ہونا
ظاہر کرتا ہی رَّحِیْمٌ ۝ رحم کرنے والا ہی اگر توبہ کے سبب افترا کرنے والے کا گناہ نہ بخشتا تو ضرور تمپر عذاب نازل ہوتا یٰۤاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَتَّبِعُوْا مت پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط شیطان کے قدموں کی یعنی گناہوں
کی طرف اوسکی راہوں کی اور حضرت عائشہ پر تہمت رکھنے میں اوسکے وسوسوں کی وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ
اور جو کوئی پیروی کرے شیطان کے قدموں کی اور اوسکے اثروں کی متابعت کرے فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ تو بیشک حکم کرتا ہی شیطان اوسے
بِالْفَحْشَآءِ اوس کام کا جو برا ہو اور عقلا برا ہو وَالْمُنْکَرِ ط اور اوس کام کا حکم کرتا ہی جو شرعا برا ہو وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ اور اگر
ہوتا فضل اللہ کا عَلَیْکُمْ تمپر یعنی توفیق دیکر پاک حدیں مقرر کرکے جو گناہوں کا کفارہ ہیں وَرَحْمَتُہٗ اور اوسکی رحمت یعنی
اکرنا [illegible] مَا زَکٰی مِنْکُمْ نہ پاک ہوتا تم میں سے مِّنْ اَحَدٍ کوئی اَبَدًا لا ہمیشہ تک اس عیب سے جو اور بدگوئی کے میل
وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ لیکن اللہ پاک کرتا ہی اور گرد اکر دیتا ہی توبہ قبول کرکے مَنْ یَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہی وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہی اونکی
باتوں عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہی اونکی نیتوں کا کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے خالہ زاد بھائی مسطح ام
[illegible] سے اچھا سلوک نہ کرونگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا یَاْتَلِ اور چاہیے کہ قسم نہ کھائیں اُولُوا الْفَضْلِ
بزرگی والے مِنْکُمْ تم میں سے [illegible] وَالسَّعَۃِ اور مقدرت والے جو مال کی رو سے [illegible]
سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں حق تعالی نے فرمایا ایسے لوگوں کو قسم کھانا نہ چاہیے اَنْ یُّؤْتُوْٓا اس بات پر کہ دینگے [illegible]
اُولِی الْقُرْبٰی قرابت والوں کو وَالْمَسٰکِیْنَ اور محتاجوں کو وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ص اور خدا کی راہ میں ہجرت
کرنے والوں کو اور مسطح قرابتدار بھی اور محتاج بھی اور مہاجر بھی تھے وَلْیَعْفُوْا اور چاہیے کہ معاف کریں جرم جو اونسے صادر ہوا
وَلْیَصْفَحُوْا ط اور چاہیے کہ بدلا لینے سے منہ پھیریں اور چشم پوشی کریں اَلَا تُحِبُّوْنَ کیا دوست نہیں رکھتے ہو اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ
لَکُمْ ط اس بات کو کہ بخشدے خدا تمکو تو تم بھی اوروں کے گناہ سے درگذر کرو وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی باوصف اسکے کہ بدلا لینے پر
کمال قدرت [illegible] رَّحِیْمٌ ۝ [illegible] تو تمکو بھی چاہیے کہ اوسکے اخلاق سے متخلق حاصل کرو علما نے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں [illegible]
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہی اور حکیم سنائی [illegible] نظم [illegible] چندان کرامت [illegible] فضل خواند

ذو الفضلش ۔ در رتبۂ وسیرتش ہمچنان بود ۔ زان زچشم عوام پنہان بود ۔ روز و شب سال و ماہ در ہمہ کار ۔ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ۔
اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ تہمت لگاتے ہین پاک بیبیون کو الْغٰفِلٰتِ ایسی کہ بیخبر ہین اوس چیز سے
جسکی اونھین تہمت لگاتے ہین الْمُؤْمِنٰتِ ایمان رکھنے والیان خدا اور رسول پر ان عورتون سے پیغمبر صاحب کی بیبیان مراد ہین
وسیط مین لکھا ہی کہ خاص کر ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مراد ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ مہاجرون کی شان مین ہی
اور بعضون نے عام رکھا ہی اور بہر تقدیر جو لوگ ایسی جماعت کو تہمت لگاتے ہین لُعِنُوْا وہ لعنت کیے گئے ہین فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت مین دنیا مین نیکنامی سے دور پڑے ہین اور آخرت مین رحمت سے یعنی اس عالم مین ملعون و مردود ہین اور
اوس جہان مین مبغوض و مطرود وَلَهُمْ عَذَابٌ اور اونکے واسطے ہی عذاب عَظِیْمٌ بڑا بڑے گناہ کے سبب سے اور وہ
عذاب ہوگا یَّوْمَ تَشْهَدُ اوس دن جب گواہی دینگی عَلَیْهِمْ اوپر اونکے اَلْسِنَتُهُمْ اونکی زبانین بڑے گناہ اور بہتان کی یعنی اپنی
زبان سے خود اقرار کرینگے وَاَیْدِیْهِمْ اور گواہی دینگے اونکے ہاتھ وَاَرْجُلُهُمْ اور اونکے پانون بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اوس چیز کی جو کرتے تھے گناہ یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ اوس دن پوری دیگا اللہ اونھین دِیْنَهُمُ الْحَقَّ جزا اونکی جو اونکے
لائق ہی وَیَعْلَمُوْنَ اور جانینگے اوس دن کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وہ ہی ثابت اپنی ذات سے ظاہر الوہیت
اور قدرت کے ساتھ قادر ثواب اور عذاب پر اَلْخَبِیْثٰتُ بری اور ناپاک باتین لِلْخَبِیْثِیْنَ ناپاکون کے واسطے ہین یعنی ناپاک ہی
لوگ ناپاک باتین زبان سے کہتے ہین اور اونھین سے بری باتین ظاہر ہوتی ہین وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور پلید لوگ قابل پلید
باتون کے ہین اسواسطے کہ اونکی طبیعتین پلیدی کی وجہ سے پلید باتون کی طرف مائل ہین وَالطَّیِّبٰتُ اور پاکیزہ باتین لِلطَّیِّبِیْنَ
پاک لوگون کے واسطے ہین یعنی اونسے سرایت کرتی ہین اور اثر کر جاتی ہین وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور پاکیزہ لوگ بھی پاکیزہ
باتون کے لائق ہین مصرع از کوزہ ہمون برون تراود کہ دروست ۔ اور بعضے مفسرون نے یہ تفسیر کی ہی کہ ناپاک عورتین ناپاک مردون کے
واسطے ہین اور ناپاک مرد اونکی طرف رغبت کرتے ہین اور پاک عورتین پاک مردون کے واسطے ہین اور پاک مرد اونکی طرف مائل ہین خلاصہ کلام یہ ہی
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات مین سب سے زیادہ پاکیزہ ہین آپکے واسطے جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سی محرم سزاوار ہی اسواسطے
کہ جنسیت الفت اور صحبت کا سبب ہوتی ہی اور اسی طرف مثنوی معنوی مین اشارہ ہی مثنوی ذرہ ذرہ کاندرین ارض و سماست ۔ جنس
خود را ہمچو کاہ و کہربا ست ۔ ناریان مر ناریان را جاذب اند ۔ نوریان مر نوریان را طالب اند ۔ اہل باطل باطلان را میکشند ۔ اہل حق از
اہل حق ہم سرخوش اند ۔ طیبات آمد ز بہر طیبین ۔ للخبیثات الخبیثون ست یقین ۔ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی فضیلت کا ذکر رسالہ مرات الصفا مین مفصل تحریر ہوا ہی اسوجہ سے یہان آیتون کا ترجمہ فقط کر دیا گیا ہی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ یعنی
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت صفوان رضی اللہ تعالی عنہ مُبَرَّءُوْنَ
پاک اور مبرا ہین مِمَّا یَقُوْلُوْنَ اوس بات سے جو کہتے ہین گنہگار تہمت لگانے والے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی شان و منصب بہت پاک اور بلند ہی اس بات سے کہ آپکی زوجہ طاہرہ کا دامن عصمت ایسے شبہہ سے آلودہ ہو اور صفوان بھی ایک مرد پاکیزہ اولیا

صحابہ مین سے ہی اوسپر بھی یہ تہمت نہین کر سکتے لَهُمْ اونکے واسطے ہی مَّغْفِرَةٌ بخشش خدا سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ اور روزی اچھی
یعنی بے محنت اور بے زوال اس سے جنت کی نعمت مراد ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا
لَا تَدْخُلُوا نہ داخل ہو بُيُوتًا گھرون مین غَيْرَ بُيُوتِكُمْ اپنے گھرون کے سوا جنمین تم رہتے ہو یعنی کسی غیر گھر مین چلے جا
حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا یہانتک کہ خبر لو اور اجازت چاہو وَتُسَلِّمُوا اور سلام کرو عَلَىٰ أَهْلِهَا اوس گھر والے پر ایک روایت مین
آیا ہی کہ کہو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُهَا ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک عورت انصاریہ نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت مین
حاضر ہو کر یہ بات عرض کی کہ ہم اپنے گھرون مین ایسی حالت پر ہوتے ہین کہ یہ نہین چاہتے کہ اوس حال مین ہمین کوئی دیکھے
اور ہمارے لوگون مین سے ایک ایک ناگاہ ہمارے گھر مین چلا آتا ہی اور جس حال مین نہ دیکھنا چاہیے ہمین دیکھ لیتا ہی تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی اور حکم ہو گیا کہ لوگون کے گھر مین بے اجازت نہ چلے جایا کرو ذَٰلِكُمْ وہ سلام کرنا اور اذن چاہنا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی
تمھارے واسطے اس بات سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی اپنے بال بچون مین آئے اوسے بھی چاہیے کہ بات یا چاپ
یا کھنکھار کے سبب سے آگاہ کر دے تاکہ گھر والے ستر عورت کر لین بری بات دور کر دین ہمنے یہ حکم کیا لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ شاید کہ تم
نصیحت پاؤ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا پھر اگر نہ پاؤ اوس گھر مین أَحَدًا کسیکو فَلَا تَدْخُلُوهَا تو نہ داخل ہو غیر کے گھر مین
حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ یہانتک کہ اجازت دین تمکو یعنی کوئی ظاہر ہو کر تمکو اجازت دے اسواسطے کہ کسیکے خالی گھر مین بے اذن
چلے جانے مین چوری کی تہمت کا محل ہی وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا اور اگر کہین تمسے اجازت مانگنے کے بعد کہ پھر جاؤ فَارْجِعُوا
تو پھر آؤ وہان ٹھہرو نہ اڑو نہ دروازے پر بیٹھو اسواسطے کہ اسمین گھر والے کی مضرت ہی هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ پھر آنا بہت پاکیزہ بات
اور بہت خوب کام ہی تمھارے واسطے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو اجازت مانگنا اور نہ مانگنا عَلِيمٌ ۝
جاننے والا ہی اور اوسپر بدلا دیگا یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
ملک شام اور عراق کی راہ مین تاجرون کو اتفاق پڑتا ہی کہ خالی گھر اور سرائین ٹھہرتے ہین چونکہ کوئی وہان مقیم نہین ہی تو کس سے اجازت
مانگین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ نہین ہی تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ أَن تَدْخُلُوا یہ کہ داخل ہو بے اجازت
بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ اون گھرون مین جو مسکون نہین ہین یعنی کوئی نہین رہتا بلکہ آتے ہین اور چلے جاتے ہین
جیسے قافلہ اوترنے کی جگہہ اور سرائین فِيهَا اون خالی گھرون مین مَتَاعٌ لَّكُمْ فائدہ ہی تمکو کہ سردی گرمی سے وہان پناہ لیتے ہو اور
مال اور جانور تمھارے وہان محفوظ رہتے ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُبْدُونَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اذن چاہنا وَ
مَا تَكْتُمُونَ ۝ اور جو چھپاتے ہو گھرون مین بدنیتی سے داخل ہونا قُل کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا
ایمان والے مردون سے کہ لیلین اور چھپا دین مِنْ أَبْصَارِهِمْ اپنی آنکھون سے نامحرم کو دیکھنا اسواسطے کہ نگاہ سے فتنہ پیدا ہوتا ہی
ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہی کہ آدمی کے ڈیل مین شیطان کا بہت تیز قاصد آنکھ ہی اسواسطے کہ اور حواس اپنے ٹھکانے پر ہین تاوقتیکہ کوئی چیز
اون تک نہین پہونچتی اوسے دریافت کرنے مین مشغول نہین ہو سکتے مگر دیدہ ایسا حاسہ ہی کہ دور اور نزدیک سے بلا اور گناہ کو شکار کرتا ہی نظم

لونڈیان خواہ ایمان والی خواہ کافرہ یا یہ کہ وہ لونڈیان عورتون مین داخل ہین اونکو بیان نے کر دیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اوس لونڈی سے بھی پرہیز لازم نہین جو ایمان والی نہو اور بعضون نے کہا ہے کہ ما ملکت ایمانہن سے لونڈی بھی مراد ہے اور غلام بھی اور بعضے اس بات پر ہین کہ اگر غلام نیک نیت اور پاکدامن ہو تو اوسے اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو نہین اور احقاف مین لکھا ہے کہ ابن المسیح رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ او ما ملکت ایمانہن کا لفظ تمکو کہین دھوکے مین نہ ڈالدے اسواسطے کہ لونڈیون ہی کے باب مین ہے غلام کے باب مین نہین اسواسطے کہ عورتین اکثر لونڈیان ہی مول لیتی ہین غلام نہین اور عورت کا غلام غیر مرد کے حکم مین ہے اوسے نہ اپنی مالک بی بیون پر نظر ڈالنا درست ہے نہ اونکی زینت کی جگہون مین سے کسی جگہ او التبعین یا پیروی کرنے والے غیر اولی الاربۃ بے شہوت والے من الرجال مردون مین سے یعنی وہ مرد جو کھانا مانگنے گھرون مین آتے ہین اور عورتون سے کچھ حاجت ہی نہین رکھتے یعنی اونسے شہوت کا دغدغہ نہین جیسے بہت بوڑھا اور نامرد یا وہ احمق لوگ جو مباشرت سے بالکل خبر ہی نہین رکھتے اور اونکی نیت کھانے ہی مین لگی رہتی ہے اور مذہب حنفی کے اکثر امام اس بات پر ہین کہ ہیجڑے زنانے نامرد نگاہ ڈالنے کی حرمت مین غیر مردون کا حکم رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکو مباشرت کی خواہش تو ہے زیادہ بہ این نسبت کہ اوسکی قوت نہین رکھتے او الطفل الذین یا لڑکے جو لم یظہروا آگاہ نہین علی عورت النساء عورتون سے یعنی اونکو کچھ تمیز ہی نہ عورتون کے ساتھ مباشرت کرنا جانتے ہین یا یہ کہ عورتون پر آنے کی قدرت ہی نہین رکھتے یعنی بالغ نہین ہوئے اور اونکو شہوت نہین ہوتی ولا یضربن بارجلہن اور نہ مارین عورتین اپنے پانون گھنگرون پہنے ہوئے زمین پر چلتے وقت لیعلم تاکہ جانا جائے ما یخفین جو چھپائے رکھتی ہین من زینتہن اپنا زیور کہ وہ پائل چھاگل پازیب ہے یعنی ان زیورون کی آواز بھی مردون کے کان تک نہ پہونچائین کہ آواز سنکر مردون کو اونکی طرف رغبت ہو وتوبوا الی اللہ اور پھرو خدا کی طرف جمیعا تم سب ایہ المؤمنون اے ایمان والو لعلکم شاید تم تفلحون ○ چھٹکارا پاؤ توبہ کے سببسے حق تعالی نے سب کو توبہ کا حکم فرمایا اسواسطے کہ کوئی آدمی خطرے اور گناہ سے خالی نہین امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ سبسے زیادہ اوسے توبہ کی حاجت ہے جو اپنے کو توبہ کا محتاج نہین جانتا کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے مطیع اور عاصی سب کو توبہ کا حکم اسواسطے فرمایا تاکہ عاصی شرمندہ نہو اسواسطے کہ اگر یون فرماتا کہ اے گناہگارو تم توبہ کرو تو اونکی رسوائی ہوتی حق تعالی گناہگارون کی رسوائی جب دنیا مین نہین چاہتا تو امید ہے کہ عقبی مین بھی اونکو فضیحت نہ کرے نظم چو رسوا نکردی بچندین خطا ✝ درین عالمم پیش شاہ و گدا ✝ دران عالمم ہم بر خاص و عام ✝ بیامرز و رسوا مکن والسلام ✝ وانکحوا الایامی اور نکاح کر لو بے شوہر والی عورتون کو منکم اپنے سے یعنی جس مرد کی جورو نہو اوسے جورو والا کر دو اور جس عورت کے شوہر نہو اوسے شوہر والی کرو والصلحین من عبادکم اور نکاح کرو اپنے نیک پاک غلامون کا وامائکم اور اپنی لونڈیون کا صالح کی تخصیص اونکے اہتمام شان کے واسطے ہے اور اسلیے ہے کہ نکاح کے سببسے اپنی نیکی پاکی مین ہین ان یکونوا اگر ہونگی وہ عورتین جو بے شوہر ہین اور صالح لونڈی غلام فقراء فقیر اور محتاج یغنہم اللہ تو غنی کر دیگا اونہین اللہ تعالی من فضلہ اپنے فضل سے بسبب صبر کے یا بوجہ اجتماع روزی کے ایک گھر مین جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طعام الواحد یکفی للاثنین

ف ایک آدمی کا [illegible] کفایت کرتا [illegible] دو آدمیون

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا ایسی بخشش والا ہی فراخی معاش وہی بناہی عَلِیْمٌ ○ جاننے والا ہی اور موافق استحقاق فقر اسکے روزی عنایت کرتا ہی وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ اور لازم ہی کہ اراکت ہین حرام سے اور پرہیزگاری اختیار کرین وہ لوگ جو لَا یَجِدُوْنَ نہین پاتے ہین نِکَاحًا اسباب نکاح کو مثل ادائے مہر اور نان و نفقہ کے حَتّٰی یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ اوسوقت تک کہ حق تعالی تونگر کردے اونکو مِنْ فَضْلِهٖ اپنے کرم کی زیادتی سے یعنی اوس اسباب پر وہ قادر ہو جاوین جسکے سبب سے وہ کدخدا ہوسکین وَالَّذِیْنَ اور جو لوگ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مانگتے ہین مکاتبہ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اوس سے جسکے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ یعنی وہ جو تمہارے لونڈی غلامون سے مکاتبہ مانگین فَکَاتِبُوْهُمْ تو مکاتب کردو اونھین یہ امر مستحب ہی اور مکاتبہ یہ ہی کہ آقا اپنے لونڈی غلام سے کہے کہ مین نے تجھے مکاتب کیا اتنا مال ادا کر اور آزاد ہو جا لکھا ہی کہ حویطب بن عبد العزی کے غلام صبیح نام نے اوس سے مکاتبت چاہی اوسنے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمہارے لونڈی غلام مکاتبہ چاہین تو اونھین مکاتب کردو اِنْ عَلِمْتُمْ اگر جان چکے ہو فِیْهِمْ خَیْرًا اونمین نیکی اور صلاحیت اور امانت یا کمائی کر کے مال ادا کر دینے کی قوت یا یہ کہ قسط کتابت کا لوگون سے سوال نہ کرے اسواسطے کہ یہ بات بہت مکروہ ہی کہ لونڈی غلام بھیک مانگ کر کتابت کا مال ادا کرے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے مکاتب ہونا چاہا حضرت سلمان نے پوچھا کہ تو کچھ مال رکھتا ہی وہ بولا نہین پوچھا کہ تجھے کمائی کرنے کی قوت ہی بولا نہ پس سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو کیا یہ بات چاہتا ہی کہ مجھے لوگون کا میل کچیل کھلاوے مین تجھے ہرگز مکاتب نہ کرونگا وَاٰتُوْهُمْ اور دو مکاتب بندون کو مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ کچھ اللہ کے مال مین سے الَّذِیْٓ اٰتٰىکُمْ جو اوسنے تمکو دیا ہی حویطب نے اپنے صبیح غلام کو سو دینار پر مکاتب کر دیا تھا آیت سنکر بیس دینار اوسے بخشدیے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ اٰتُوْهُمْ مولاؤن سے خطاب ہی تو مال کتابت مین سے کچھ مکاتب کو بخشدینا واجب ہی اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ مال دینا واجب نہین اسواسطے کہ وَاٰتُوْهُمْ کا حکم سب مسلمانون کو ہی کہ مکاتب کی اعانت کرو اور اوسے زکوۃ دو تاکہ مال کتابت ادا کر کے اور مخلوق کے بندہ ہونے سے اپنی گردن خلاص کرے اور اسی سبب سے اس کار خیر کو فک رقبہ کہتے ہین اور اوسکی بدولت عقوبت کی گھاٹی سے گذر جانا ممکن ہی نظم بشنو از من نکتۂ ای زندہ دل ٭ وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن ٭ گر بلطف آزادۂ را بندہ ساز ٭ گہ باحسان بندۂ آزاد کن ٭ لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقون کا پیشوا تھا چھ خوبصورت لونڈیان رکھتا تھا اور زبردستی اونسے زنا کروا کے مقاطعہ کے طور پر اونسے کچھ لیا کرتا تھا اونمین سے معاذہ اور مسیکہ نام دو لونڈیون نے آپس مین کہا کہ یہ کام جو ہم کرتے ہین اگر بہتر ہی تو بہت کیا اور اگر برا ہی تو اب وقت یہ ہی کہ اوسے ہم ترک کرین پھر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حضور مین حاضر ہو کر کیفیت عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُکْرِهُوْا اور زبردستی نہ کرو فَتَیٰتِکُمْ اپنی لونڈیون کو عَلَی الْبِغَآءِ زنا اور بدکاری اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اگر چاہین پھر کھڑا ہونا پرہیزگاری پر یا نہ چاہین ارادہ تحصن کا ذکر حال کے موافق ہی ورنہ زبردستی کرنا ہر حال مین منع ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ تم زبردستی نہ کرو لِّتَبْتَغُوْا تاکہ لیلو عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مال زندگی دنیا کا اونکی کمائی سے اور اونکی اولاد کو بیچکر اور تبیان مین لکھا ہی کہ جس مرد کے نطفہ سے بطور زنا لڑکا پیدا ہوتا وہ سو اونٹ

ویکر وہ لڑکا لے لینا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون پر زنا کے واسطے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ مِنْۢ بَعْدِ
اِكْرَاهِهِنَّ بعد اسکے کہ اونکے آقا اونپر جبر کرین غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اونکے گنا یعنی مجبور لونڈیون کو بخشدیگا رَّحِيْمٌ ۝
مہربان ہی اونپر اوس بُرے کام کا وبال جبر کرنے والون ہی پر ہی وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اور بیشک نازل کین ہمنے اِلَيْكُمْ تمھاری
طرف اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ آیتین ظاہر کرنے والی حلال و حرام اور حدود اور احکام کی اور بکر نے مُبَيِّنَاتٍ پڑھا ہی یے کو زبر یعنی آیتین
روشن اور کھلی ہوئین وَّمَثَلًا اور بھیجی ہمنے ایک مثل مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا اون لوگون کی مثلون مین سے جو گذر گئے ہین مِنْ
قَبْلِكُمْ تمسے پہلے یعنی عجیب قصہ اگلے لوگون کے قصے کے مانند اور وہ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہی کہ تہمت
واقع ہونے مین حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ سے بہت مشابہت رکھتا ہی اور بری الذمہ ہو جانے مین حضرت یوسف علیہ السلام
کے قصہ کے مثل ہی وَّمَوْعِظَةً اور بھیجی ہمنے نصیحت ان آیتون مین لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے متقیون کی تخصیص
اسواسطے ہی کہ وہ قرآن کی نصیحتون سے فائدہ اوٹھاتے ہین اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اللہ نور ہی آسمانون اور
زمین کا اللہ کے نامون مین سے ایک نام نور ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہین مگر فارسی مین روشن نہ کہنا
چاہیے اسواسطے کہ روشنی تاریکی کی ضد ہی اور حق تعالیٰ ان دونون ضدون کا خالق ہی جاننا چاہیے کہ نور مشہور کیفیت ہی کہ باصرہ یعنی
نگاہ پہلے اوسے پاتی ہی اور اوسکے واسطے سے دوسری بار دیکھنے کی چیزون کو ادراک کرتی ہی جیسے وہ کیفیت جو آفتاب سے اون کثیف
چیزون پر پڑتی ہی جو آفتاب کے محاذی واقع ہون اور ان معنون پر نور کا لفظ حق تعالیٰ کی نسبت بولنا درست نہین اور چونکہ اوسنے
اپنا یہ نام رکھا تو ایک مضاف مقدر ماننا ضرور ہی اور اسی سبب سے صاحب کشاف کہتے ہین کہ ذُو نُوْرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی آسمانون
اور زمین کا جو نور ہی حق تعالیٰ اوس نور کا خداوند ہی یا نور ہی آسمانون اور زمین کے رہنے والون کا یعنی عالم ہستی کے اجزا جو کچھ بلندی
اور پستی مین نور رکھتے ہین ذاتی یا عرضی سب اللہ کے فیض کا عطیہ ہی بیت در ظلمتِ عدم ہمہ بودیم بیخبر ٭ نورِ وجود شد ہمہ سودا ز تو
یافتیم ٭ یا مصدر کو اسم فاعل کے معنی پر لینا چاہیے جیسے زَيْدٌ عَدْلٌ عدل مصدر عادل اسم فاعل کے معنی مین ہی یعنی زید عادل ہی تو کلام کا
مضمون یہ ہوا کہ اَللّٰهُ مُنَوِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشن کرنے والا ہی آسمانون کا ملائکہ مقربین کے سبب سے اور نور دینے والا ہی زمین کو
انبیاے مرسلین علیہم السلام کی بدولت یا آسمانون اور زمین پر جو رہنے والے ہین اونکے دلون کو معرفت اور توحید کے نور سے روشنی
بخشتا ہی تیسیر مین لکھا ہی کہ آراستہ کرنے والا ہی آسمان اور زمین کا اور وہ جو امام یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسمائے حسنیٰ کی شرح مین
نور کے معنی اسطور پہ لکھے ہین کہ جہان کا آراستہ کرنے والا اور دل کھولدینے والا اسی قول کی تائید کرتا ہی اور امام نسفی رحمہ اللہ
تعالیٰ آسمان اور زمین کی آرایش کے باب مین کہتے ہین کہ آسمانون کو آراستہ کیا صوامع قدس سے کہ فرشتون کی طاعت کے
مکان ہین اور زمین کو آراستہ کیا مساجد انس سے کہ اہل اسلام کے عبادت خانے ہین یا آسمانون کو آفتاب یا مہتاب
ستارون سے روشن کیا اور زمین کو انبیا علما مومنون سے منور کر دیا یا آسمانون کو تسبیح اور تقدیس کرنے والون کی تسبیح
اور تقدیس سے اور زمین کو حاجیون کے لبیک اور غازیون کے اللہ اکبر کہنے سے یا آسمان کو بیت معمور اور زمین کو کعبہ

ع ۸

سراپا سرور ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہین یعنی اہل آسمان اور اہل زمین کے امور
جیسے چاہیے تھے ویسے ہی بناکر اوسکی تدبیر بہت یعنی ہی جو جس قوم یا شہر کے کام انجام اور اوسکی مہم کی تدبیر کرے اوسے اوس قوم اور
شہر کا نور کہتے ہین جیسا کسی شاعر نے کہا ہی کہ مصرع نور القبائل سا کیت ابن مخلد ۔ اور اس تقدیر پر یہ معنی ہوے کہ وہی سب
آسمان اور زمین والون کے کام بناتا ہی اور سب کو جو کچھ اونکے پاس ہی عطا کرکے خوش فرماتا ہی شعر از نہانخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس
کُلُّ حِزْبٍ فَرِحُونَ شدند زہے لطف عمیم ۔ اور تفسیر تبیان مین لکھا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی مَدْلُولُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ
اوسکی قدرت کے دلائل اور اوسکی حکمت کے عجائب جو آسمان و زمین مین ہین وہ اوسکی قدرت علم حکمت پر کھلی ہوئی دلالت رکھتے
ہین تو ہر چیز مین ایک نشانی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اللہ ایک ہی شعر ہر گیاہی کہ از زمین روید ۔ وحدہ لاشریک لہ گوید ۔ مصرع
وجود جملۂ اشیا دلیل قدرت اوست ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی یہ ہین کہ اہل آسمان اور
اہل زمین کو ہدایت کرنے والا اسواسطے کہ سب اوسی کی ہدایت سے اپنی ہستی کی طرف راہ پاتے ہین اور اوسی کے راہ بتانے سے اپنے
دین و دنیا کی مصلحتین پہچانتے ہین لطائف حنفی مین خواجہ ابو سہل انصاری رحمہ اللہ تعالی سے نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر یون
منقول ہی کہ مُسَرِّرُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ تاریکی مین رنج و ملال اور خوف و وحشت ہوتی ہی اور جب کوئی تاریکی کی مصیبت سے
روشنی کی راحت مین پہونچتا ہی تو اوسے فرحت اور مسرت زیادہ ہوتی ہی تو زمین آسمان مین بھی تجلیات جمال آلہی کے انوار کے آثار
بے انتہا خوشی اور مسرت کے سبب ہین بیت چو تو پنہان شوی از من ہمہ تاریکی و کفرم ۔ چو تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجان تو ۔
بعضے علما کہتے ہین کہ نور وہ ہی جو چیزون کو روشن کرے تاکہ وہ چیزین نظر آئین اور چونکہ حق تعالی نے ہمارے واسطے وہ چیزین بیان
فرمائین جو دنیا آخرت مین ہمارے کام آئین اور ہمین وہ چیزین خدا ہی کے سبب سے سوجھین تو خدا کو نور کہہ سکتے ہین صاحب احقاف
رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب اندھیرا ہوتا ہی تو کوئی نہ ساکن کو جانتا ہی نہ متحرک کو نہ اونچے کو پہچانتا ہی نہ نیچے کو نہ اچھے کو تمیز کرتا ہی نہ برے کو
جب نور پھیلتا ہی تو اندھیرا دور ہو جاتا ہی اور سب کیفیتین کھل جاتی ہین صاف اور میلے اچھے اور برے جوہر اور عرض مین تمیز ہو جاتی ہی
انسان یہ تو جانتا ہی کہ نور کے سبب سے یہ سمجھ اور بوجھ آئی مگر نور کو پہچاننے مین متحیر رہتا ہی اسواسطے کہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہوا ہی اور
نور پوشیدہ ہی اور چیزون کا حال کھولنے کے سبب سے ظاہر ہی اور خود پوشیدہ ہی تو حق سبحانہ تعالی کہ جسکے بدولت ہمین ادراک آئی اور
چیزون کی پہچان ہوئی اس بات کے سزاوار ہی کہ اوسے نور کہین اور محققون کے نزدیک نور حقیقی حق تعالی ہی کی ہستی ہی کہ سب
موجودات اوسی کے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے پوشیدہ ہی اور حضرت ولایت رتبت نے رباعیات کی شرح مین فرمایا ہی کہ تو جو کچھ ادراک
کرتا ہی تو پہلے ہستی ہی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہو اور وہ ہستی کمال ظہور کی وجہ سے مخفی ہتی جیسے رنگون
اور شکلون کا ادراک اوس روشنی کے ادراک کے سبب سے ہی جو اونھین گھیرے ہوئے ہی اور جب اون رنگون اور شکلون کا دیکھنا موقوف ہی اور باوصف
اسکے دیکھنے والا جب رنگون اور شکلون کو ادراک کرتا ہی تو روشنی کے ادراک سے غافل ہوتا ہی اور جب روشنی غائب ہو جاتی ہی تو اوسے معلوم ہوتا ہی
کہ اون رنگون اور شکلون کے علاوہ اور کسی چیز کا بھی ادراک تھا کہ وہ روشنی ہی اسی طرح ہستی حقیقی کا نور جو روشنی اور رنگون اور شکلون اور دیکھنے والے

اور سب موجودات ذہنی اور خارجی کو گھیرے اور سب کو قائم رکھنے والا ہی اور ہر چیز کا ادراک بے اوس نور کے ادراک کے محال ہی اگرچہ تو اوس
نور کے ادراک سے غافل رہے اور یہ غفلت اس سبب سے ہی کہ اوس نور کو ہمیشہ ظہور ہی اگر یہ نور بھی اوس روشنی کی طرح غائب ہو جاتا تو یہ بات
ظاہر ہو جاتی کہ موجودات کو ادراک کرنے کے وقت اور ایک امر بھی مدرک تھا کہ وہ وجود حق تعالی کا نور ہی **نظم** ہستی کہ بذات خود ہویداست
چو نور * ذرات مکونات ازو یافت ظہور * ہر چیز کہ از فروغ او افتد دور * در ظلمت نیستی بماند مستور * اور رسالہ حق الیقین مین لکھا ہی کہ خدا
کی ہستی سب ہستیون سے زیادہ ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ آپ سے آپ ظاہر ہی اور سب ہستیون کا ظہور اوسی کے سبب سے ہی **اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ** سب چیزین اوسکی ہستی کے بغیر عدم محض ہین اور سب ہستیون کا ادراک اوسی سے پیدا ہوتا ہی ادراک کرنے والے کی طرف سے
اور اوس چیز کی جانب سے بھی جو ادراک مین آلی اور جو کچھ تو ادراک کرتا ہی تو پہلے یہی ہستی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے
ادراک سے غافل رہے اور شدت ظہور کی وجہ سے یہ ہستی مخفی معلوم ہوتی ہی **نظم** ہمہ عالم بنور اوست پیدا * کجا او گردد از عالم ہویدا *
زہے نادان کہ او خورشید تابان * بنور شمع جوید در بیابان * **مَثَلُ نُوْرِهٖ** جو نور اوسکی طرف منسوب ہی اوسکی صفت **كَمِشْكٰوةٍ**
مثل روشندان کے جو دیوار کے پار نہو طاق کی طرح **فِيْهَا مِصْبَاحٌ** ط اوس طاق مین ایک چراغ جلتا ہو خوب روشن اور بعضون نے
کہا ہی کہ مشکوٰۃ لوہے کی چھوچھی ہی جو لالٹین کے بیچ مین ہوتی ہی اور اس قول کے موافق مصباح بتی ہوئی جو اوس چھوچھی مین جلتی ہی
اَلْمِصْبَاحُ وہ جلتی ہوئی بتی **فِيْ زُجَاجَةٍ** ط لالٹین مین **اَلزُّجَاجَةُ** وہ لالٹین نہایت صفائی اور لطافت کی وجہ سے
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ گویا ستارہ ہی **دُرِّيٌّ** چمکتا جیسے زہرہ مشتری اور وہ لالٹین یعنی اوسمین جو بتی ہی **يُّوْقَدُ** روشن ہوئی ہی
پہلے پہل **مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ** بڑی برکت والے درخت کے تیل سے **زَيْتُوْنَةٍ** کہ وہ درخت زیتون ہی زمین مقدس مین آگا ہوا
اور بہتر پیغمبرون نے اوسکے حق مین دعاے برکت کی ہی اونمین سے ایک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہین
لَّا شَرْقِيَّةٍ نہ جانب شرق مین ہی آبادی سے جیسے گنگ دز شہر چین ختا مین ہی **وَّلَا غَرْبِيَّةٍ** لا اور نہ جانب غرب مین
اوس سے جیسے طنجہ اور طرسوس ولایت قیروان مین بلکہ وہ درخت ملک شام کی زمین اور پہاڑون مین اگتا ہی یا یہ کہ نہ آفتاب سے
ملا ہوا ہی کہ جل جائے نہ ہمیشہ سایہ مین رہتا ہی کہ اوسکا میوہ کچا رہے بلکہ آفتاب کی گرمی سے بھی بہرہ مند ہی اور سایہ کی پناہ مین بھی
محفوظ ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اس درخت کی اصل بہشت سے ہی دنیا مین لائے ہین تو وہ اس عالم کے درختون سے
نہین ہی کہ اوسے شرقی اور غربی کہہ سکین **يَّكَادُ زَيْتُهَا** قریب ہی کہ اوس درخت کا روغن **يُضِيْٓءُ** روشنی دے
اپنی ذات سے **وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ** اگرچہ نہ چھو گئی ہو اوسے **نَارٌ** ط آگ یعنی اوسمین ایسی چمک اور صفائی
ہی کہ بے آگ روشنی دے **نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ** ط روشنی پر روشنی یعنی زیتون کی صفائی بتی کی لو سے ملی اور لالٹین کی
لطافت مزید بران ہوئی اوس چھوچھی مین جو شعاعون کو تھامے اور نورون کو جمع کیے ہوئے ہی **يَهْدِي اللّٰهُ** راہ
دکھاتا ہی اللہ **لِنُوْرِهٖ** اپنے نور معرفت کی طرف **مَنْ يَّشَآءُ** ط جسے چاہتا ہی **وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ** اور
دیتا ہی اللہ مثالین یعنی عقل مین آنے والی باتون کو حواس مین آنے والی چیزون کی صورت پر بیان فرماتا ہی **لِلنَّاسِ** ط

لوگون کے واسطے تاکہ جلدی سمجھ لین اور بات کا مطلب کھل جائے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین معقولات و محسوسات کے
دقائق جلیات اور خفیات کے حقائق عَلِيمٌ جاننے والا ہی اس تمثیل کے باب مین عالمون کو بہت کلام ہی امام فخر الدین
رازی رحمہ اللہ تعالی نے اسرار التنزیل مین فرمایا کہ اس نور سے نور ایمان مراد ہی کہ حق تعالی نے مومن کے سینہ کو اوس طاق سے تشبیہ دی
جسمین لالٹین روشن ہو اور اوسکے دل کو لالٹین سے کہ طاق سینہ مین ہی اور ایمان کو شمع سے مثال دی کہ دل کی لالٹین مین روشن ہی اور لالٹین کو ستارہ روشن کے
ساتھ تشبیہ دی اور کلمہ اخلاص کو برکت والے درخت کے ساتھ کہ آفتاب خوف کی تابش اور سایہ رجا کی ٹھنڈک سے بہرہ مند ہی اور قریب ہی کہ کلمہ کا فیض لے اسکے
کہ مومن کی زبان پر آئے عالم کو منور فرمائے سب بات اسکا اقرار جاری ہوا اور دل مین اوسکی تصدیق اقرار زبانی کے ساتھ ملی تو نُورٌ عَلٰى نُورٍ ہو گیا اور یہ جعفر
امام رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہی کہ نور ایمان کو چراغ کے ساتھ تشبیہ اسواسطے دی کہ جس گھر مین چراغ روشن ہوتا ہی چور اوسکے گھر مین نہین جاتا اسی طرح جس
دل مین نور ایمان ہوتا ہی شیطان اوسکی راہ نہین پاتا اور یہ کہ چراغ سے گھر کا اندر روشن ہوتا ہی اور روشندانون سے اوسکا پرتو باہر
پڑتا ہی اور باہر کی طرف بھی روشنی ہو جاتی ہی اسی طرح نور ایمان دل کو روشن کرتا ہی اور وہان سے حواسون کے روشندانون مین معرفت
کی شعاعین پڑتی ہین اور اعضا اور جوارح پر طاعتون کا نور ظاہر ہوتا ہی سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مصرع سیاہ ہر کس از دل و سینہ
خبر دہد اور مومن کے دل کو شیشہ سے اسواسطے تشبیہ دی کہ اوسے ظلم کے پتھر سے نہ توڑین اسواسطے کہ ٹوٹا ہوا شیشہ جہان لگ جاتا ہی
کاٹ دیتا ہی اور ٹوٹے ہوئے دل سے جہان زخم لگا اوسکی کچھ دوا ہی نہین بیت چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ٭ ہر چند بشکنی
تیز تر شود ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ نور اسرار الٰہی کی معرفت کا نور ہی اور زجاجہ عارف کا دل اور مشکوٰۃ اوسکا سینہ ہوا اور زیتون سے شجرہ وجود
مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی چراغ معرفت عارف کے دل اور سینہ مین برکت ہدایت اور تلقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے روشن ہی کہ وہ ذات جامع الکمالات نہ شرقی ہی نہ غربی بلکہ مکی ہی اور مکہ ناف عالم ہی اور عارف جب وہ اسرار حضرت سید ابرار
کی تعلیم سے حاصل کرتا ہی تو نُورٌ عَلٰى نُورٍ کا بھید معلوم ہوسکتا ہی اور ایک قول یہ ہی کہ وہ نور قرآن ہی اور مسلمان کا دل زجاجہ اور اوسکی زبان
مشکوٰۃ اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ پیدا کیگئی ہی نہ پیدا ہونے والی قریب ہی کہ ابھی قرآن نہ پڑھا گیا اور اوسکی دلیلین
سب پر کھل گئین ہون پھر جب اوسکی قرأت کرین تو نُورٌ عَلٰى نُورٍ ہو جائے اور روح الارواح مین لکھا ہی کہ نور نور محمدی ہی اور
مشکوٰۃ حضرت آدم اور زجاجہ حضرت نوح اور زیتون حضرت ابراہیم علیہم السلام کہ نہ دین یہود کی طرف مائل ہین کہ یہود نے جانب
غرب کو قبلہ بنایا اور نہ دین نصارا کی جانب ابراہیم علیہ السلام مائل ہین کہ نصارا جانب مشرق متوجہ ہین اور مصباح ہمارے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ حضرت ابراہیم اور زجاجہ حضرت اسمٰعیل اور مصباح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ بات ہی نہ از قسم نیرنجیات یا مشکوٰۃ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ
کھلا ہوا اور زجاجہ آپکا دل پاک صاف اور مصباح آپکا علم کامل اور شجرہ آپکا خلق شامل کہ نہ زیادتی اور افراط کی طرف مائل ہی نہ کمی
اور تفریط کی جانب بلکہ طریق اعتدال پر ہی کہ خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا واقع ہوا اور صراط سوی اوسی سے عبارت ہی اور عین المعانی مین
لکھا ہی کہ محبت حبیب کا نور خلت خلیل کے نور کے ساتھ نور علی نور ہی بیت پدر نور و پسر نور است مشہور ٭ ازینجا فہم کن نور علی نور ٭

باقی نکتے جو اس آیت نور سے متعلق ہین جواہر التفسیر مین مفصل و مشرح لکھے ہین فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ تسبیح کرتے ہین اہل مکی اون گھرون ہین کہ اذن دیا اور حکم کیا ہی اللہ نے جنکی نسبت اَنْ تُرْفَعَ یہ کہ بلند کیجائے اونکی قدر تعظیم کے ساتھ یعنی اونکی قدر بلند اور مرتبہ بزرگ جانین یا اون گھرون مین آوازین بلند کرین یا اون گھرون مین حق تعالی کی طرف اپنے دست دعا اوٹھائین اور حاجتین مانگین وَيُذْكَرَ فِيْهَا اور یاد کیا جائے اون گھرون مین اسْمُهٗ اوسکا نام گھرون سے مسجدین مراد ہین کہ سب مکانون سے عالیقدر اور بزرگ رتبہ ہین وہان یاد الٰہی اور نماز مین مشغول ہونا چاہیے اور دنیا کے کلام اور بے معنی بات سے پرہیز کرنا چاہیے یا انبیا علیہم السلام کے گھر مراد ہین یا شہر مدینہ منورہ کے مکانات یا ازواج طاہرات کے حجرے اور بعضون نے رفع سے بنانا اور اونچا کرنا مراد لیا ہی جیسا حق تعالی نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور بعضون نے کہا ہی کہ گھرون سے وہ چار گھر مراد ہین جو حکم الٰہی کے موافق پیغمبرون کے ہاتھ سے تعمیر ہوئے ایک کعبہ شریف کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی کوشش اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے پورا ہوا دوسرا بیت المقدس کہ اوسکی نیوین حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت مین اوٹھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین پورا ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تعمیر ہوئین يُسَبِّحُ لَهٗ تسبیح کیجاتی ہی یا نماز پڑھی جاتی ہی خدا کے واسطے فِيْهَا ان گھرون مین بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ صبح شام رِجَالٌ تسبیح کرنے والے اور نماز پڑھنے والے مرد ہین کہ کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود مین لَّا تُلْهِيْهِمْ مشغول نہین کرتے اور باز نہین رکھتی اونھین تِجَارَةٌ تجارت یعنی ایسی پونجی مول لینا جس سے نفع کی توقع ہو وَّلَا بَيْعٌ اور نہ بیچنا اور مکا یعنی لینا دینا بیچنا مول لینا اونھین مانع نہین ہوتا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم کرنے سے وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ اور زکوۃ دینے سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خرید فروخت جو دنیا کے بڑے شغل ہین جب وہ یاد الٰہی سے اونھین نہین مانع ہوتے تو چھوٹے چھوٹے کام بطریق اولی مانع نہونگے صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اونکا ظاہر تو خلق کے ساتھ ہی اور اونکا باطن اسمار اور صفات الٰہی کے مشاہدہ مین ہی اور حقیقت مین خواجگان ماوراء النہر کی یہی روش ہی لکھا ہی کہ ملک حسین گردوالی ہرات نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پوچھا کہ آپکے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہوتا ہی اونھون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ آپکے طریقہ کی بنا کاہے پر ہی فرمایا کہ خلوت اور انجمن یہ کہ ظاہر مین تو خلق کے ساتھ ہین اور باطن مین حق کے ساتھ بیت از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ؎ اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ؎ وہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اسی مقام کی طرف اشارہ ہی اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اس طریقہ عمدہ کے بیان مین فرمایا ہی رباعی سررشتۂ دولت ای برادر بکف آر ؎ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ؎ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال ؎ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار يَخَافُوْنَ ڈرتے ہین یہ لوگ باوصف اس توجہ اور استغراق کے يَوْمًا تَتَقَلَّبُ اوس روز کو کہ اولٹ جائینگے فِيْهِ

الْقُلُوْبُ اوس دن دل یعنی ہول کے مارے متحیر ہو جائینگے اور آرام کی صفت اضطراب سے بدل جائیگی وَالْاَبْصَارُ ۝ اور پھر جائینگی آنکھیں اور ہر طرف دیکھینگی کہ اوسکا نامۂ اعمال کدھر سے اوسکے پاس پہونچتا ہی لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ یہ متعلق یخافون کا ہی یعنی ڈرتے ہین تاکہ جزا دے خدا اونھین اوس خوف کے سبب سے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت خوب جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہی یعنی بہشت جو وعدہ کی ہوئی ہی وَيَزِيْدَهُمْ اور زیادہ کر دیگا اونکی نیک جزائین مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اپنے فضل سے یعنی وعدہ کی ہوئی جزا کے علاوہ اونھین ایسے عطیے مرحمت فرمائیگا جنکا ہرگز اونکے دلون مین بھی گمان نہ آیا ہوگا وَاللّٰهُ يَرْزُقُ اور حق تعالی روزی دیتا ہی دنیا مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بے حساب یعنی اوس روزی کا حساب نہ کریگا یا اوس مقدار سے زیادہ عقبی مین مرحمت فرمائیگا جو شمار مین آئے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جنھون نے چھپایا حق اور نہ موافق ہوئے اوسکے اَعْمَالُهُمْ اونکے اعمال کہ اچھے معلوم ہون جیسے رشتہ دارون سے میل کھنا لونڈی غلام آزاد کرنا فقیرون کو کھانا کھلانا اور ایسی باتین كَسَرَابٍ مثل سراب کے ہین بِقِيْعَةٍ برابر زمین مین سراب وہ ہی کہ آفتاب کی شعاع دوپہر کو برابر زمین پر پڑے اور اوسکی چمک موج مارتے ہوئے پانی کی طرح دکھائی دے کہ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ سمجھتا ہی اوسے پیاسا مَآءً ؕ پانی صاف اور اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ یہانتک کہ جب پہونچتا ہی وہان پانی کا گمان کرکے تو لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا نہین پاتا اپنے اوس گمان و تصور کی ہوئی کو کوئی چیز وَّوَجَدَ اللّٰهَ اور پاتا ہی خدا کے غصہ کو عِنْدَهٗ اپنے کام کے پاس یا خدا کو اپنا حساب کرنے والا پاتا ہی فَوَفّٰىهُ پھر پوری دیگا اللہ اوسے حِسَابَهٗ ؕ جزا اوسکے کام کی حساب کے موافق وَاللّٰهُ اور اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی حساب کرنے والا ہی ایک کا حساب دوسرے کے حساب سے باز نہ رکھیگا اور مثال دی اللہ نے کافرون کے اعمال کو چمکتی ریت کے ساتھ جسپر پانی کا دھوکا ہوتا ہی اور کافرون کو پیاسون کے ساتھ تو جسطرح پیاسا چمکتی ریت سے ناامید ہوا ہو تو پیاس کی شدت اور زیادہ ہوتی ہی کافر جو اپنے اعمال کے ثواب کی امید رکھتے ہین جب وہ امید نہ پوری ہوگی تو اونکی حسرت زیادہ ہوگی اَوْ كَظُلُمٰتٍ یا کافرون کے عمل مثل تاریکیون کے ہین تلے اوپر فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ دریائے عمیق مین کہ دم بدم يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ چھپا لیتی ہی اوس دریا کو ایک موج کہ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اوسکے اوپر دوسری موج ہی مِّنْ فَوْقِهٖ اوس دوسری موج پر سَحَابٌ ؕ ابر ہی کہ تارون کی روشنی چھپائے ہی ظُلُمٰتٌۢ یہ تاریکیان بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ ایک دوسری پر تہ بہ تہ ہین یعنی ایک تو دریا کی تاریکی اوسپر اول موج کی تاریکی اوسپر دوسری موج کی تاریکی اوسپر ابر کا اندھیر اِذَآ اَخْرَجَ جب نکالے کوئی يَدَهٗ اپنا ہاتھ جو اون سب اعضا کی نسبت آنکھ سے قریب ہی جو دکھائی دیتے ہین لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ نہین قریب ہی کہ وہ دیکھے اوسے یہ تاریکیون کی شدت کی تاکید کا بیان ہی یعنی آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہین آتا اور نہ قریب ہی کہ نظر آئے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ اور جسکو نہ دی اور مقرر اور مقدر نہ کی خدا نے لَهٗ نُوْرًا اوسکے واسطے روشنی قسمت ازلی مین فَمَا لَهٗ تو نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ نُّوْرٍ ۝ کچھ نور کافرون کے عمل کی یہ دوسری تمثیل ہی ظلمات تو اوسکے تاریک عمل ہین اور بحر لجی یعنی دریائے عمیق اوسکا دل ہی اور موج وہ جہل اور شرک ہی جو اوسکے دل کو چھپا لیتا ہی اور اوسپر بیکسی کا ابر تو کافر کا کام اور بات ظلمت ہی اور اوسکا آنا جانا ظلمت ہی اور قیامت کے دن اوسکی رجوع بھی ظلمت کی طرف ہی بخلاف مومن کے کہ اوسکے واسطے

نور پر نور ہی اور کافر کے واسطے ظلمتون ظلمت بین نظم مومنان از تیرگی دور آمدند + لاجرم نور علی نور آمدند + کافر ے تاریک دل را اکثرت ست +
حال و کارش ظلمت اندر ظلمت ست + اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ
یہ کہ اللہ تسبیح کرتا ہی اوسکی اور پاکی کے ساتھہ یاد کرتا ہی اوسے زبان قال سے یا دلالت حال سے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جو کوئی ہی آسمانون اور زمینون مین وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ط اور چڑیان بھی اوسکی تسبیح کرتی ہین جب پر کھولے قطار باندھے ہوا مین
اوڑتی ہین چڑیون کو خاص کرکے بیان فرمانا اسلیے ہی کہ وہ زمین آسمان کے درمیان مین ہین یا خدا کی صنعت کی دلیلین اونمین بہت
کھلی ہوئی ہین اسواسطے کہ بھاری جسم جو اپنی اصل مین مرکز یعنی نیچے کی طرف مائل ہین اونکو محیط یعنی اوپر کی طرف میل کرنے کی
قوت اور ہوا مین ٹھہرنے کی قدرت عطا فرمانا اور غول باندھنے مین با وصف اسکے کہ اونکے بازوون مین سمیٹنے کی بھی قوت ہی پھیلانے کا
طریقہ اونھین الہام فرمانا کمال قدرت صانع پر یقینی دلیل ہی كُلٌّ ہر ایک اہل آسمان اور اہل زمین یا چڑیون یا سب کے سب نے قَدْ عَلِمَ
بیشک جانی ہی صَلَاتَهٗ اپنی دعا وَتَسْبِيْحَهٗ ط اور اپنی تنزیہ یا خدا کی دعا اور تسبیح یا خدا جانتا ہی سب کی نماز اور نیاز وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہی بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ جو کچھ کرتے ہین سب طاعت اور عبادت وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اون سب کا خالق وہی ہی وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○
اور اللہ کی طرف ہی سب کی بازگشت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اللہ يُزْجِيْ سَحَابًا چلاتا ہی ابر کو اور اوٹھاتا ہی اوسے
ٹکڑے ٹکڑے ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ پھر تالیف کرتا ہی اونکے درمیان یعنی بعض کو بعض سے ملا دیتا ہی ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا
پھر کر دیتا ہی اوسے باہم ملا ہوا اور تلے اوپر جما ہوا فَتَرَى الْوَدْقَ پھر دیکھتا ہی تو مینھہ کو يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ نکلتا ہی اوسکے
درمیان سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ اور برساتا ہی ابر سے یا آسمان سے مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا پہاڑون سے جو اوسمین ہین یعنی ابر کے
بڑے بڑے ٹکڑے جو پہاڑون کے برابر ہین مِنْۢ بَرَدٍ اولے سے جو ہوتا ہی اوس ابر مین مفعول محذوف ہی تقدیر
اوسکی یون ہی کہ برساتا ہی اوس اولے مین سے جو ابر مین ہی اولے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان سما سے آسمان مراد ہی ابر نہین اور
آسمان مین اولے کے پہاڑ ہین جسطرح زمین پر پتھر کے پہاڑ ہین حق تعالی اون آسمانی پہاڑون سے اولے برساتا ہی فَيُصِيْبُ بِهٖ
تو پہونچاتا ہی اوس اولے کو کھیت اور باغ مین مَنْ يَّشَآءُ جسکے چاہتا ہی وَيَصْرِفُهٗ اور باز رکھتا ہی میوے اور حاصلات سے
عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ط جس کسیکے کہ چاہتا ہی يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ قریب ہی کہ چمک روشن بجلی کی يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ○
لیجاوے نگاہین اور چمک کے سبب سے اندھا کر دے اور یہ اوسکے کمال قدرت پر بڑی قوی دلیل ہی کہ پانی برسانے والے ابر مین سے آگ کا شعلہ نکالتا ہی
يُقَلِّبُ اللّٰهُ پھیرتا ہی اللہ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط دن رات کو ایک دوسرے کے بعد آنے جانے سے یا ایک کے گھٹنے اور دوسرے کے بڑھنے سے
یا بدلتا ہی اونکے احوال گرمی سردی یا اوجالے اندھیرے کے سبب سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَعِبْرَةً البتہ راہ بتانا
اور عبرت لینا ہی لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ○ سوجھ بوجھ والون کو وَاللّٰهُ خَلَقَ اور اللہ نے پیدا کیا كُلَّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے
والے کو کہ زمین مین ہی مِّنْ مَّآءٍ پانی سے کہ اوسکا خمیر اور مادہ ہی یا مخصوص پانی یعنی نطفہ سے اور یہ تغلیب کی راہ سے ہی

اسواسطے کہ بعضے حیوانات نطفہ سے مخلوق نہین ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کرکے
اوسے نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل کر پانی ہوگیا اوسمین سے کچھ پانی کو آگ کردیا اور اوس سے جن پیدا کیے اور کچھ پانی کو ہوا کرکے اوس سے
فرشتے پیدا کیے پھر کچھ پانی کو خاک کرکے اوس سے آدمی اور سب حیوانات پیدا کیے اور سبکی اصل پانی ہی ہے فَمِنْهُمْ پھر ان
جنبش کرنے والون مین سے مَّن يَمْشِي کوئی ہی کہ چلتا ہی عَلَىٰ بَطْنِهِ اپنے پیٹ کے بل جیسے سانپ مچھلی وغیرہ
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي اور اونمین سے کوئی ہی کہ چلتا ہی عَلَىٰ رِجْلَيْنِ دونون پانوٗن پر جیسے آدمی اور پرند جانور
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي اور اونمین سے کوئی چلتا ہی عَلَىٰ أَرْبَعٍ چار پانوٗن پر جیسے درند چرند حق تعالیٰ نے اون جانورون کو
پہلے بیان کیا جنمین اوسکی قدرت بہت ظاہر ہی اور وہ وہ جانور ہین جو بے پیرون کے چلتے ہین پھر اونھین بیان فرمایا جو دو پانوٗن سے
چلتے ہین پھر چار پانوٗن کو اور جن حیوانات کے چار پانوٗن سے زیادہ پیر ہوتے ہین وہ بھی چار ہی پانوٗن پر زور دیکر چلتے ہین
يَخْلُقُ اللَّهُ پیدا کرتا ہی اللہ مَا يَشَاءُ جو کچھ چاہتا ہی اون چیزون مین سے جو ذکر کین اور جنکا ذکر نہین فرمایا مختلف صورتون
اور اعضا اور ہیئتون اور حرکتون اور قوتون اور افعال پر باوجود اسکے کہ عنصر ایک ہی ہی نظم اوست قادر بہرچہ خواہد وخواست +
ہرچہ خواہد کند کہ حکم او راست + نقشبندی برون گلہا اوست + نقش دان درون دلہا اوست + إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہی تو جو کچھ چاہے پیدا کرے لَّقَدْ أَنزَلْنَا تحقیق کہ ہمنے اوتارین آيَاتٍ
مُّبَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئین وَاللَّهُ يَهْدِي اور اللہ ہدایت کرتا ہی مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہی اون آیتون مین غور
اور فکر کرنے کے سبب سے إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ سیدھی ٹھیک راہ کی طرف کہ وہ جنت کی راہ ہی لکھا ہی کہ بشر منافق اور ایک یہودی
مین جھگڑا پڑا یہودی بولا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ مین اپنا فیصلہ کرائین منافق کہنے لگا کہ کعب بن اشرف کے سامنے یہ مقدمہ
پیش کرین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَقُولُونَ کہتے ہین منافق کہ ہم آمَنَّا بِاللَّهِ ایمان لائے ہین خدا کا وَبِالرَّسُولِ
اور اوسکے رسول کا وَأَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے دونون کی ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ پھر پھرتا ہی فَرِيقٌ مِّنْهُم ایک گروہ اونمین سے
اور حکم ماننے کو منع کرتے ہین مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ بعد اسکے کہ ایمان اور اطاعت کا اقرار کرچکے ہین وَمَا أُولَٰئِكَ اور نہین ہین
اوس گروہ کے لوگ بِالْمُؤْمِنِينَ ○ ایمان والے دل سے یا ایمان پر ثابت اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور
مغیرہ بن وائل مین پانی اور زمین کی بابت جھگڑا پڑا تھا ہر چند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اوسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین لائین مگر یہ بات ممکن نہوئی مغیرہ بولا کہ وہ تمھارا حق ثابت کرینگے اسواسطے کہ اونکے چچازاد بھائی ہو اور اصل بات یہ ہی کہ
وہ ملعون جانتا تھا کہ معاملہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حق فیصلہ کرینگے تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت نازل کی کہ منافق لوگ ایمان اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہین اور خدا اور رسول کے حکم سے انکار کرتے ہین وَإِذَا دُعُوا
اور جب بلائے جاتے ہین إِلَى اللَّهِ اللہ کی کتاب کی طرف وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کے حکم کی جانب لِيَحْكُمَ تاکہ حکم کرین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستی کے ساتھ بَيْنَهُمْ اونکے درمیان إِذَا فَرِيقٌ تو اوسوقت ایک گروہ مِّنْهُم اونمین سے کہ بشر یا مغیرہ

مُعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے ہین محکمۂ عالیۂ نبویہ سے وَاِنْ يَّكُنْ اور اگر ہو لَّهُمُ الْحَقُّ اونکے واسطے حکم یعنی اونکی مرضی کے موافق تو يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ آئین پیغمبر کی طرف مُذْعِنِيْنَ ○ حکم مانتے اور اطاعت کرتے ہوے یعنی اگر جانین کہ اونھین کا حق ثابت ہوگا تو فرمانبردار اور مطیع ہین اور اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا حق ثابت ہوگا تو منکر ہین اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ کیا اونکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی یعنی کفر اور ظلم کی طرف میلان اَمِ ارْتَابُوْٓا یا شک مین پڑے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور اونسے نا انصافی دیکھی ہی کہ اونپر اعتماد باقی نہین رہا اَمْ يَخَافُوْنَ یا ڈرتے ہین اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ یہ کہ حیف کریگا حق تعالی کوئی حکم نازل فرمانے مین اور ظلم کریگا عَلَيْهِمْ اونپر وَرَسُوْلُهٗ اور میل کریگا اوسکا رسول حکم دینے مین بَلْ ایسا نہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل تہمت ہو یا خدا اور اوسکا رسول ظلم کرے بلکہ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہی تو ظلم کرنے والے ہین اپنے دوسرے فریق پر یا اپنی جانون پر انکار کے سبب سے یا خدا اور رسول کے حکم سے باز رکھ کر اِنَّمَا كَانَ اسکے سوا نہین کہ ہو قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ بات ایمان والون کی اِذَا دُعُوْٓا جب پکارے جاتے ہین اِلَى اللّٰهِ اسکی کتاب کی طرف وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کی جانب لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ تاکہ حکم کرے اونکے درمیان جھگڑے کے وقت اَنْ يَّقُوْلُوْا یہ کہ کہین کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے آپکا کلام وَاَطَعْنَا اور فرمانبردار ہین آپکے حکم کے مصرع بہرچہ حکم کنی درمیان ما حکمی + وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ جو ایسا کہتے ہین هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی تو چھٹکارا پانے والے ہین عذاب باقی کے درکون سے اور پہونچنے والے ہین رضاے سبحانی کے درجون پر وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی حکم مانے خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرے سنتون مین یا ہر ایک بات مین جو وہ فرمائین وَيَخْشَ اللّٰهَ اور ڈرے عذاب آلہی سے گذرے ہوے گناہون پر وَيَتَّقْهِ اور بچے اوسکے غصے سے اور گناہ نہ کرے آیندہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ وہی ہین مراد کو پہونچنے والے جنت کی نعمتون کے ساتھ کشاف مین لکھا ہی کہ ایک بادشاہ نے علما سے التماس کیا کہ ایک ہی آیت ایسی بتائیے کہ اوسپر عمل کرنا کافی ہو اور پھر دوسری آیت کی احتیاج نہ باقی رہے تو علما نے اس آیت پر اتفاق کیا اسواسطے کہ فوز و فلاح کا حصول سوا فرمانبرداری اور خوف اور پرہیزگاری کے متصور ہی نہین بیت اینکہ اگر مقصد اقصی طلبی + و اینک عمل از رضاے مولی طلبی + وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی منافقون نے اللہ تعالی کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون مین سے کہ وہ ایسے فرمانبردار ہین کہ بے شبہہ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ اگر حکم کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر نکل آنے کا تو لَيَخْرُجُنَّ ضرور وہ نکل آئین اور لحظہ بھر بھی توقف نہ کرین قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہو کہ قسم نہ کھاؤ جھوٹی طَاعَةٌ مقصود تم سے فرمانبرداری ہی مَّعْرُوْفَةٌ پہچانی ہوئی اخلاص اور سچی نیت کے ساتھ نہ کہ جھوٹی قسم نفاقی اور جھوٹی طاعت پر اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بیشک خدا جانتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تم کرتے ہو نفاق وغیرہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو خدا کی خلوص نیت کے ساتھ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی صاف دلی کے ساتھ فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر منھ پھیروگے اور انکار کروگے تم ای لوگو فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ تو اسکے سوا نہین کہ پیغمبر پر وہی ہی جو اوسپر بوجھ رکھا گیا ہی تبلیغ

احکام کا وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ اور تمپر ہی جو کچھ تمسے بوجھ اوٹھوایا گیا ہی اطاعت اور فرمانبرداری کا وَإِن تُطِيعُوهُ
اور اگر اطاعت کروگے رسول کی اوسکے حکم مین تو تَهْتَدُوا سیدھی راہ پاؤگے وَمَا عَلَى الرَّسُولِ اور نہین ہی رسول پر
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور دعوت اسلام کرنا صاف صاف اور بیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کچھ
لازم تھا وہ اونھون نے ادا کیا اور جو تمھارا کار بار ہی وہ باقی رہا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وعدہ دیا اون لوگون کو جو ایمان
لائے ہین مِنكُمْ تم مین سے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے بہت مشہور یہ بات ہی کہ ان ایمان والون سے
غریب مہاجر مراد ہین جنھون نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین انصار کے گھرون مین قیام کیا اور اکثر قبائل عرب جو مکہ اور یثرب مین
تھے قریش اونسے ملکر ان غریبون کے ساتھ لڑنے پر متفق ہوے اور دن رات دھمکیان دیتے اور سخت پیغام کہلا بھیجتے تھے وہ غریب
مہاجر اکثر ہتھیار اپنے پاس رکھتے اور خوف وہراس مین بسر کرتے ایکدن آپس مین کہنے لگے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنے کو
مطمئن اور بیخوف دیکھین اور فراغت سے خیر و عافیت کے ساتھ بیٹھین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور وعدہ کرکے قسم کھائی کہ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ضرور اونکو خلیفہ کریگا فِي الْأَرْضِ کافرون کی سرزمین پر عرب اور عجم مین كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
جسطرح خلیفہ کیا خدا نے اون لوگون کو جو تھے مِن قَبْلِهِمْ اونسے پہلے اور بکر نے اسْتُخْلِفَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جسطرح
خلیفہ کیے گئے وہ لوگ جو اونکے قبل تھے یعنی بنی اسرائیل کہ اونھین مصر اور شام کی زمین عطا فرمائی یہانتک کہ اونھون نے وہان
ایسا تصرف کیا جیسا بادشاہ اپنے ملکون مین کرتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین مومنون سے اپنا وعدہ وفا کیا عرب کے جزیرے اور
کسری کے شہر اور روم کے شہر اونھین عطا فرمائے اور امید ہی کہ حکم لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کے موافق تمام مشارق اور مغارب کے اطراف
و اکناف ملازمان شرع نبوی اور متابعان احکام ملت مصطفوی کی تسخیر اور تصرف مین آجائین نظم و سدم صیت کمال دولت خدام
او عرصہ روے زمین راسراسر بسر خواہد گرفت شاہباز ہمتش چون برکشاید بال قدرت از ثریا تا ثری در زیر پر خواہد گرفت یہ آیت
اعجاز قرآن اور صحت نبوت اور خلفاے راشدین کی خلافت پر دلیل ہی اور فرمایا کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ اور ضرور قوت کے ساتھ متمکن اور ثابت
کردیگا لَهُمْ دِينَهُمُ اونکے واسطے اونکے دین کو الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وہ دین کہ پسندیدہ ہی اونکے واسطے یعنی دین
اسلام مراد یہ ہی کہ اوس دین کو سب دینون پر غالب کردیگا وَلَيُبَدِّلَنَّهُم اور ضرور بدل دیگا اونھین مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اونکے ڈر کے بعد کہ دشمنون سے ہی أَمْنًا بیخوفی دشمنون سے يَعْبُدُونَنِي عبادت کرینگے یعنی زمانہ خلافت مین لَا يُشْرِكُونَ
نہ شریک کرینگے بِي شَيْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو یعنی جاہ و دولت اختیار و قدرت اونھین توحید اور عبادت سے باز نہ رکھیگی
وَمَن كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کریگا اس نعمت مین بَعْدَ ذَٰلِكَ یہ وعدہ سچ ہونے کے بعد فَأُولَٰئِكَ تو وہ گروہ ناشکرا
هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ وہ لوگ تو پورے فاسق ہین ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قبیلہ ذوالنورین مین پہلا گروہ تھا کہ
اونھون نے اس نعمت کی ناشکری کی وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم رکھو نماز جو فرض ہی وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو
زکوۃ جو واجب ہی وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جو کچھ وہ حکم فرمائین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

شاید کہ تم رحمت کیے جاؤ لا تحسبن ہرگز نہ گمان کر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذین کفروا اون لوگون کو جو ایمان
نہ لائے معجزین عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے فی الارض زمین مین یا پیشی لیجانے والے اوس سے یعنی حق سبحانہ
تعالی پر پیشی نہ لیجا سکینگے اور اوسکا عذاب اپنے سے نہ دور کر سکینگے وماوٰىهم النار اور بازگشت اونکی آتش دوزخ
ہے ولبئس المصیر ۝ اور بری بازگشت ہے آتش دوزخ لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک غلام انصاری کو
کہ مدلج بن عمر اوسکا نام تھا دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو بلانے بھیجا غلام بے اجازت اونکے گھر مین چلا گیا
حضرت فاروق سوتے تھے اور اونکے بعضے اعضا پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور بعضی روایت مین ہے کہ جاگتے تھے اور بی بی کے ساتھ
اختلاط کی باتین کرتے تھے بس غلام کا بے اجازت گھر مین چلا آنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت برا معلوم ہوا اور بے اختیار
اونکی زبان مبارک پر یہ بات آئی کہ کیا خوب ہوتا جو حق تعالی منع فرما دیتا کہ مان باپ بیٹی بیٹے نوکر چاکر بھی ایسے وقت ہم لوگون کے
گھرون مین بے اجازت نہ چلے آیا کرین کہ ہمارے پوشیدہ کام دیکھین پھر جب حضرت فاروق جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی
خدمت مین حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی کہ یا ایہا الذین امنوا ای ایمان والو لیستاذنکم الذین
چاہیے کہ اجازت مانگین تمسے وہ لوگ جنکے ملکت ایمانکم مالک ہین تمہارے ہاتھ یعنی غلام یا لونڈی غلام سے
والذین لم یبلغوا الحلم اور وہ لڑکے بھی جو نہین پہونچے ہین سن بلوغ کو منکم تمہاری قوم سے یعنی غلام اور لڑکون کو
چاہیے کہ تمہارے گھرون مین آنے کے واسطے پہلے اجازت چاہین ثلث مرات تین بار دن رات مین من قبل صلوٰۃ الفجر
ایک تو فجر کی نماز کے قبل کہ آدمی سو اوٹھکر چاہتا ہے کہ خلوت کے کپڑے اوتارے اور لوگون سے ملاقات کرنے کا لباس پہنے وحین
تضعون ثیابکم اور دوسری بار اوس وقت جب تم اوتارتے ہو اپنے کپڑے من الظہیرۃ یہ حین کا بیان ہے یعنی دوپہر کے
وقت ومن بعد صلوٰۃ العشاء اور تیسری بار بعد نماز عشا کے کہ وہ کپڑے اوتار کر بچھونے پر لیٹنے کا وقت ہے ثلث
عورٰت لکم نگاہ رکھنے کے وقت پردے کے تمہارے واسطے ہین لیس علیکم نہین ہے تم پر ولا علیہم اور نہ
غلامون اور لڑکون پر جناح گناہ اجازت نہ مانگنے مین بعدھن بعد ان تین وقتون کے طوافون غلام طواف کرنے والے
یعنی آنے والے ہین علیکم تم پر یعنی تمہارے کام پر تو ہر وقت نہین اجازت مانگ سکتے بعضکم آتے ہین بعض تم مین سے
علی بعض بعض پر یعنی مملوک لوگ آقاؤن کے کام پر کذلک اسی بیان کی طرح یبین اللہ بیان کرتا ہے اللہ لکم
الایت تمہارے واسطے حق بات کی دلیلین اور شرع کے احکام واللہ علیم اور اللہ جانتا ہے بندون کی مصلحتین حکیم ۝
حکم کرنے والا ہے مراسم آداب کی رعایت کے ساتھ بعضے علما کے نزدیک اس آیت کا حکم منسوخ ہے اور ایک جماعت کے نزدیک محکم ابن جبیر رضی اللہ
تعالی عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت منسوخ ہونے کے باب مین لوگ کلام کرتے ہین تو اونھون نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ آیت منسوخ نہین مگر لوگ
اس حکم کی تعمیل مین سستی کرتے ہین واذا بلغ الاطفال اور جب پہونچین لڑکے منکم تم مین سے الحلم خواب دیکھنے کو
یعنی اونھین احتلام ہونے لگے مراد یہ ہے کہ جوان ہو جائین اور احتلام جوانی کی کھلی ہوئی دلیل ہے فلیستاذنوا تو چاہیے کہ اجازت

مانگین ہر وقت كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ جسطرح اجازت مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہون مِنْ قَبْلِهِمْ ط پہلے اونسے یعنی جازت
مانگنے مین اونکا وہی حکم ہی جو اور سب مردون کا ہی كَذٰلِكَ جسطرح یہ حکم بیان کیا اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی حق تعالیٰ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ط تمھارے واسطے اپنی آیتین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ خوب جانتا ہی تمھارا احوال حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا حکمت کے
ساتھ شریعت کی طرحین اور وضعین معین کرتے ہین ان دونون نامون کا ان دونون آیتون کے اخیر مین مکرر لانا مبالغہ اور تاکید کی
جہت سے ہی وَالْقَوَاعِدُ اور گھر بیٹھ رہنے اور باز رہنے والیان مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ وہ جو
امید نہین رکھتی ہین نِكَاحًا اپنے نکاح کی یعنی اونھین یہ آرزو نہین کہ اونسے کوئی نکاح کرے اسوجہ سے کہ وہ بوڑھی ہین فَلَيْسَ
عَلَيْهِنَّ تو نہین ہی اونپر جُنَاحٌ کچھ گناہ اور وبال اَنْ يَّضَعْنَ یہ کہ اوتارین ثِيَابَهُنَّ اپنے کپڑے اوپر کے جیسے چادر اور
اوڑھنی غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ط اوس حال مین کہ نہ کھولنے والی ہون اپنے سنگار کی جگہین یعنی چادر اوتارنے سے سر گردن
کان بال وغیرہ کھولنا مقصود نہو وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ اور وہ جو عفت ڈھونڈھین اور اپنے کو پوشیدہ رکھین تو خَيْرٌ لَّهُنَّ ط
بہتر ہی اونکے واسطے اور تہمت سے بہت بعید ہی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہی مردون کے ساتھ اونکی باتین عَلِيْمٌ ۝ جاننے
والا ہی اونکی باتون کا مطلب امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تندرست صحابہ بیمار اور اندھون کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تھے یا بیمار
اور اندھے صحابہ تندرستون کے ساتھ ایک پیالہ مین کھانے سے بچتے تھے بایں خیال کہ مبادا اونکی طبیعتون کو انکے ساتھ کھانے سے نفرت
آئے یا یہ کہ بعضے صحابہ جب سفر کو جاتے تو اپنے گھرون کی کنجیان محتاجون کو دیجاتے کہ حاجت کے وقت اونکے غلہ مین سے کھائین
اور یہ محتاج اونکی نارضامندی کے خیال سے پرہیز کرتے تھے یا اگر کوئی اونکو اوس دسترخوان پر بلاتا جو اونکے مان باپ قرابتدار کے
گھر مین چنا جاتا تو وہ محتاج لوگ یہ دعوت نہ قبول کرتے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى نہین ہی
اندھے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اور تنگی وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ وبال اور گناہ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ اور نہ کسی بیمار پر کچھ گناہ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اور نہ تمھاری جانون پر بار اَنْ تَاْكُلُوْا یہ کہ کھاؤ تم اور وہ لوگ
جو مبتلا ہین مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اپنے گھرون کے کھانے مین سے جنمین تمھارے اہل و عیال ہین اور بیٹون کے گھر بھی اسمین داخل
ہین اس حدیث کے حکم سے کہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کے واسطے ہی اور صحیح یہ ہی کہ بہت پاکیزہ وہ چیز ہی جو
آدمی اپنی کمائی مین سے کھائے اور بیٹا بھی اوسی کی کمائی مین سے ہی تو بیٹے کے گھر کا مال باپ کے واسطے حلال طیب ہی اَوْ
بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ یا اپنے باپون کے گھرون مین سے اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ یا اپنی ماؤن کے گھرون مین سے اَوْ
بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ یا اپنے بھائیون کے گھرون مین سے اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ یا اپنی بہنون کے گھرون مین سے
اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ یا اپنے چچاؤن کے گھرون مین سے اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ یا اپنی پھوپیون کے گھرون مین سے
اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ یا اپنے ماموون کے گھرون مین سے اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ یا اپنی خالاؤن کے گھرون مین سے
اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ یا اون گھرون مین سے کہ تم مالک ہوئے اونکے خزانون کے کہ وہ نقد و جنس ہین یہ خطاب

وکیلون اور تحویلدارون سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ان گھرون سے لونڈی غلامون کے گھر مراد ہین اور لونڈی غلام اور اولاد کے گھرون کے سوا کھانا کھانے مین گھر والے کی رضامندی شرط ہی اَوۡ صَدِیۡقِکُمۡ یا اپنے دوستون کے گھرون مین سے اس صورت مین بھی دوست کی رضامندی چاہیے اور حقیقت یہ ہی کہ اگر ولی دوست ہو تو کھانا کھا لینے سے وہ بہت خوش ہوتا ہی حضرت فتح موصلی اپنے ایک دوست کے دروازہ پر آئے وہ گھر مین نہ تھا اوسکی لونڈی سے اوسکی تھیلی مانگ کر دو درم نکال لیے اور تھیلی باقی درم سمیت لونڈی کو دیدی جب صاحب خانہ گھر مین آئے تو لونڈی سے یہ حال سنا تو اس خوشی کے شکریہ مین لونڈی کو آزاد کر کے سرفراز کیا نظم شنیدے گفتم جہان فرسودہ را ÷ کہ بود آسودہ در کنج رباطے ÷ زلذتہا چہ خوشتر در جہان گفت ÷ میان دوستداران انبساطے ÷ عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ جب کوئی اپنے دوست سے کہے کہ اپنے مال مین سے کچھ مجھے عطا کر اور وہ دوست پوچھے کہ کسقدر تو وہ دوستی کے قابل نہین یعنی اوس دوست کو چاہیے کہ جو کچھ اوسکے پاس ہو اپنے حاجتمند دوست کے سامنے رکھدے اور یہ پوچھنے سے درگذرے کہ کسقدر اور کیونکر اسواسطے کہ دوست جانی مال فانی سے بہتر ہی اسی باب مین کسی نے کہا ہی کہ یار جانی اپنا سب مال دیکر یار خرید لا اوسکے عوض اپنا سب جان و مال سوخت کرنا اور کسی چیز کے بدلے اوسے نہ فروخت کرنا اللہ جزا دے خبر دے یہ اس کہنے والے کو نظم یاران بجان مضائقہ با ہم نمیکنند ÷ آخر کسے بمال جدائی چرا کند ÷ بسیار جد و جہد بباید کہ تا کسے ÷ خود را بآدمی صفتے آشنا کند ÷ نشاید شکست بعد یافتن یار آشنا ÷ کز بہر او بجہد محبت فنا کند ÷ اور پہلا قول جو بیان ہوا کہ علیلون کے ساتھ کھانا کھانے مین صحابہ کا نفرت کرنا یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہی اس قول پر لفظ علیٰ فی کے معنی مین لینا چاہیے یعنی ان لوگون کے واسطے ملکر ساتھ کھانا کھانے مین کچھ حرج نہین لکھا ہی کہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا کھانا کھانا حرام جانتے تھے اور صبح سے شام تک خوان چنے ہوئے مہمان کا انتظار کیا کرتے جب ایک تہائی رات جاتی اور کوئی مہمان نہ آتا تو کچھ کھا لیتے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہی یا انصار مین سے ایک گروہ کا یہ حال تھا کہ اپنی جان پر مشقت گوارا کرتے اور بے مہمان ہرگز کھانا نہ کھاتے اونکے حق مین یہ آیت اوتری یا ایک گروہ کے لوگ جو دسترخوان پر جمع ہو کر کھانا کھانے سے پرہیز کرتے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ نہین ہی تمپر کچھ گناہ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا یہ کہ کھاؤ کھانا جَمِیۡعًا باہم اکٹھا ہو کر اَوۡ اَشۡتَاتًا یا الگ الگ فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ پھر جب داخل ہو بُیُوۡتًا گھرون مین جو بندگو ہوئے یا اپنے گھرون مین یا خالی مکانون مین یا مسجدون مین فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ تو سلام کرو اپنے دین والون پر اسواسطے کہ المؤمن کنفس واحدۃ یعنی سب ایمان والے ایک جان کے مثل ہین اور گھرون مین اپنے گھر والون کو سلام کرو اور مسجدون مین بھی سلام کرو اور بعضے علما نے کہا ہی کہ اگر مسجد یا گھر خالی ہو تو کہے السلام علینا من ربنا و علی عباد اللہ الصالحین اور بہر تقدیر سلام کرنا چاہیے تَحِیَّۃً سلام کرنا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ثابت اور مقرر کیا ہوا خدا کی طرف سے مُبٰرَکَۃً بہشتی و برکت والا طَیِّبَۃً پاک کہ سننے والے کا جی اوس سے خوش ہوتا ہی کَذٰلِکَ جسطرح سلام کا بیان فرمایا اسیطرح یُبَیِّنُ اللّٰہُ بیان کرتا ہی حق تعالیٰ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ تمہارے واسطے نشانیان اپنی حکمت کی لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ع شاید کہ تم اوسمین عقل لڑاؤ اور حق اور ثواب دریافت کر لو اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ سوا اسکے نہین کہ کامل ایمان والے الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے خدا کا وَرَسُوۡلِہٖ اور اوسکے رسول کا دل سے وَاِذَا کَانُوۡا

اور جب ہوتے ہین مَعَهٗ اوسکے رسول کے ساتھ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ جمع کرنے والے کسی کام پر یعنی ایسی کسی مہم پر کہ شرع کی روسے
اونکو اوسپر جمع ہونا چاہیے جیسے جمعے عیدین جہاد مشورے نماز استسقا اور نیک کامون کے واسطے جمع ہوتے ہین لَّمْ يَذْهَبُوْا
نہین جاتے رسول کے پاس سے حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ جب تک اذن مانگین رسول سے اور وہ اذن عطا فرمائین اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ بیشک جو لوگ اذن مانگین تم سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جو
صدق دل سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا کا اور اوسکے رسول کا اور تصدیق کرتے ہین منافقون کے
اوس ایک گروہ پر طعن اور تعریض ہی جسنے جنگ تبوک سے پھر جانے کے واسطے اجازت مانگی اور اونکی شان مین آیہ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ نازل ہوئی فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پھر جب یہ مومن مخلص تم سے اذن مانگین لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
اپنے بعض کام بنانے اور پورے کام کرنے کے واسطے فَاْذَنْ تو تم اذن دیدو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّمَنْ شِئْتَ جس کسکو
چاہو مِنْهُمْ اونمین سے جو کھلا ہوا عذر رکھتا ہو وَاسْتَغْفِرْ اور باوصف اجازت دینے کے مغفرت چاہو لَهُمُ اللّٰهَ اونکے
واسطے اللہ سے اسلیے کہ ضرورت دین پر دنیا کے کام مقدم کرنا اگرچہ عذر کے سبب سے ہو تو بھی خلل سے خالی نہین اور گویا کہ جماعت سے
نکلجانے کے باعث گنہگار ہین تو تم اونکے واسطے مغفرت چاہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی بندون کی تقصیرین
رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی کہ اونپر تکلیف مین تخفیف فرماتا ہی لَا تَجْعَلُوْا نہ کرو اور نہ جانو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسول کے پکارنے کو
کہ وہ جو تمکو پکارتے ہین بَيْنَكُمْ اپنے درمیان كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ ویسا پکارنا جیسا تم مین سے بعض پکارتے ہین بَعْضًا بعض کو
یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اوس پکارنے پر رسول کے پکارنے کو بھی قیاس کرکے منہ پھیر سکو یا جواب مین سستی کرسکو اسواسطے کہ رسول کا
حکم بجالانے مین جلدی کرنا واجب لازم ہی اور اونکے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہی یا آپنے اوپر رسول کی بددعا یا اپنے حق مین
اونکی دعا خیر کو ویسی عانہ جانو جیسی دعا تم ایک دوسرے کے حق مین کرتے ہو اسواسطے کہ رسول کی دعا بیشک قبول ہی خدا کی درگاہ مین
یا تم رسول کو اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایک دوسرے کو فقط نام لیکر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارا کرو جیسے یا رسول اللہ یا نبی اللہ
اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے سب انبیا علیہم السلام کو قرآن مین نام لیکر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب
کیا ہی بیت یا آدم ست یا پدر انبیا خطاب ٭ یا اَيُّهَا النَّبِيُّ خطاب محمد ست ۔ لکھا ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تو
منافق تنگ آکر ایک دوسرے کی آڑ ہو جاتے اور مسجد کے باہر چل دیتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بیشک جانتا ہی
اللہ اون لوگون کو جو کراہت کی راہ سے يَتَسَلَّلُوْنَ نکلجاتے ہین تھوڑے تھوڑے مِنْكُمْ تمھارے درمیان سے لِوَاذًا
ایک دوسرے کی آڑ مین ہوکر اور چھپکر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ تو چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ جو يُخَالِفُوْنَ مخالفت کرتے ہین اور انکار کرتے ہین
عَنْ اَمْرِهٖٓ حکم سے خدا اور رسول کے اَنْ تُصِيْبَهُمْ اس بات سے کہ پہونچے اونھین فِتْنَةٌ کوئی آزمایش حق تعالیٰ کی طرف سے
کہ گمراہی ہی یا جان مال اولاد مین تکلیف یا بادشاہ ظالم کا تسلط یا دل پر غفلت کی مہر یا توبہ کا رد ہونا حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ
فتنہ دل کی سختی ہی اور معرفت الٰہی سے دل کا اثر نہ قبول کرنا اَوْ يُصِيْبَهُمْ یا پہونچے اونھین عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون مین
اور زمینون مین یعنی سب اوسی کی ملک ہین اور وہی سب کا مالک ہی اسواسطے کہ سبکا خالق وہی ہی قَدْ يَعْلَمُ بیشک جانتا ہی
مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ وہ بات جسپر تم ہو ای مکلف لوگو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت یا جس صفت پر
تم ہو وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اور جانتا ہی اوس دن کو کہ پھیرے جائینگے منافق اِلَيْهِ اوسکی جزا کی طرف فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونھین
بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کچھ کیا ہی اونھون نے برے کامون مین سے اور اوسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین
عَلِيْمٌ ۝ ع جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین بیت آنکس کہ بیافرید پیدا و نہان چون نشناسد آن پیدا و نہان

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فرقان مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ستتر آیتین ہین

تَبٰرَكَ مفسرون نے اس لفظ کے جو معنی کہے ہین اونمین سے صاحب کشف الاسرار نے تین معنی اختیار کیے ہین ایک یہ کہ برکت اوس سے
ہی اور یہ حق تعالی کی کارسازی اور بندہ نوازی کی طرف اشارہ ہی دوسرے یہ کہ بزرگ اور برتر ہی اور یہ صفت سرمدی کا بیان اور عزت
ازلی وابدی کا نشان ہی تیسرے یہ کہ دائم اور ثابت ہی اور یہ اوسکے دوام ذات سے عبارت ہی کہ نہ زائل تھا اور نہ زائل ہوگا الَّذِيْ
وہ جسنے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اوتارا قرآن جو حق و باطل حلال اور حرام مین فرق کر دینے والا ہی عَلٰى عَبْدِهٖ اپنے بندہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لِيَكُوْنَ تاکہ ہو وہ بندہ لِلْعٰلَمِيْنَ آدمیون اور جنون کو نَذِيْرًا ۝ ڈرانے والا عذاب الہی سے
یا قرآن ہر زمانہ مین ہر قرن والے کو ان باتون سے ڈرانے والا ہی جو خدا کی ناراضی و غصہ کی سبب ہین الَّذِيْ لَهٗ وہ جسکے
واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اکیلے اوسی نے اونکو پیدا کیا
تو اوسی کو اونمین تصرف پہونچتا ہی وَلَمْ يَتَّخِذْ اور نہین پیدا کرلیا خدا نے وَلَدًا کوئی فرزند جیسا یہود و نصاریٰ کو زعم ہی
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہین ہی اوسکا شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ کوئی شریک بادشاہی مین جیسا کہ ثنویہ و ثنیہ کہتے ہین یعنی
اوسکے واسطے بادشاہی ہی بے فرزند کے کہ اوسکا قائم مقام ہوسکے یا بے شریک کے کہ اوسکا مقابلہ کرسکے وَخَلَقَ كُلَّ
شَيْءٍ اور پیدا کیا اوسنے سب چیزون کو مخصوص مادون مختلف ہیئتون اور انواع و اقسام کی شکلون پر فَقَدَّرَهٗ پھر اندازہ
کرلیا اوس چیز کو تَقْدِيْرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی جو خصائص اور افعال کہ اوس سے چاہے اوسکے واسطے مہیا کر دیے یا ایک
وقت معلوم تک اوسکی بقا کا اندازہ کر دیا وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے کافرون نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا ے خالق کے سوا
اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ بہت سے خدا جنھون نے نہین پیدا کی شَيْئًا کوئی چیز اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہین
وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور حال یہ ہی کہ وہ پیدا کیے گئے ہین اور ہر مخلوق ہستی مین خالق کا محتاج ہی اور محتاج خدائی کے
لائق نہین تو جن بتون کو بندے تراشتے ہین اور جیسی چاہتے ہین اونکی صورت بنا لیتے ہین وہ بت کیونکر پرستش کے لائق ہو سکتے

وَلَا يَمْلِكُونَ اور باوجود مخلوق ہونے کے توانائی اور استطاعت نہین رکھتے لِاَنْفُسِهِمْ اپنی جانون کے واسطے ضَرًّا ضرر روکنے کی وَّلَا نَفْعًا اور نہ نفع حاصل کرنے کی یعنی نہ اپنے کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے سے کچھ نقصان روک سکتے ہین حالآنکہ خدا ضار اور نافع چاہیے وَّلَا يَمْلِكُونَ اور نہین سکت رکھتے ہین آلہ باطل اور نقاد نہین ہین مَوْتًا کسی کے مار ڈالنے پر وَّلَا حَيٰوةً اور نہ کسی کو زندہ کرنے پر پہلے پہل یا اوسکی زندگی باقی رکھنے پر وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اور نہ اوسکے بعث وحشر پر دوبارہ اور خدا ے تعالی جلانے والا مار ڈالنے والا اوٹھانے والا چاہیے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور بولے کافر کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ قرآن جو محمد ہمارے پاس لائے ہین اِلَّآ اِفْكُ ۨ افْتَرٰىهُ مگر جھوٹ کہ خود باندھا یا ہی اوسے وَاَعَانَهٗ اور مدد دی ہی اوسے عَلَيْهِ وہ جھوٹ بنانے پر قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ ایک اور قوم نے جیسے جبر اور یسار یا عداس یا فکیہ رومی یعنی یہ لوگ اگلی خبرین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان کرتے ہین اور وہ عربی عبارت مین ہمکو سناتا ہی فَقَدْ جَآءُوْ تو بیشک آئے ہین اوس قوم کے لوگ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ ظلم اور جھوٹ پر یعنی مدد دینے والے لوگ اور اس تقدیر پر یہ کفار کے کلام کا بقیہ ہی اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ حق تعالی کا کلام ہی وہ فرماتا ہی کہ جو کفار یہ کہتے ہین کہ قرآن جھوٹ ہی اور ایک قوم کی مدد سے بنایا جاتا ہی وہ شرک اور ظلم اور بہتان پر ہین وَقَالُوْٓا اور بولے کافر کہ محمد عربی کا کلام تو اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہانیان ہین اگلون کی جو کتابون مین لکھی ہین اكْتَتَبَهَا لکھوتا ہی اوسے اسواسطے کہ آپ تو لکھ ہی نہین سکتا فَهِيَ تو وہ نوشتے تُمْلٰى عَلَيْهِ املا کیے جاتے ہین اوسپر بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ صبح شام یعنی دونون وقت دن کو یا دن رات محمد عربی کے سامنے پڑھتے ہین یہانتک کہ وہ یاد کرلیتا ہی اسواسطے کہ خود تو پڑھ ہی نہین سکتا اور جب یاد کرلیا تو ہمارے سامنے پڑھ کر کہتا ہی کہ وحی ہی منہ مین خاک اون کافرون کے قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی بات رد کرنے کو کہ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ اوتارا ہی قرآن اوسنے جو کہ يَعْلَمُ السِّرَّ جانتا ہی پوشیدہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین اوسپر دلیل یہ ہی کہ یہ کلام شامل ہی غیب کی خبرون پر اور علم غیب حق تعالی ہی کا خاصہ ہی دوسرے یہ کہ تمہارے سب فصیح لوگ اسکے مثل لانے سے عاجز ہین تو ایسا کلام ملک علام کے سوا اور کسیکے پاس سے نہونا چاہیے اِنَّهٗ بیشک وہ كَانَ غَفُوْرًا ہی بخشنے والا کہ بندون کے گناہون پہ اپنے کرم کا پردہ ڈالتا ہی رَّحِيْمًا ۝ مہربان کہ گنہگارون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا وَقَالُوْا اور کہا سرداران قریش جیسے ابوجہل عتبہ امیہ عاص وغیرہ نے کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ کیا ہی اس پیغمبر کو یہ بات ہنسی کے طور پر کہی کہ کیا ہو گیا ہی اوسے کہ رسالت کا دعوی کرتا ہی اور لوگون کی طرح يَاْكُلُ الطَّعَامَ کھاتا ہی کھانا وَيَمْشِيْ اور چلتا پھرتا ہی طلب معاش کے واسطے اورون کی طرح فِي الْاَسْوَاقِ ؕ بازارون مین اگر اوسکا دعوی صحیح اور درست ہو تو چاہیے کہ اوسکا حال اورون کے حال کے مخالف ہو چونکہ وہ کافر مرتبہ محسوسات ہی مین اٹکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے غافل ہوکر سمجھے کہ رسولون کی تمیز اونکی خیر سے امور جسمانی ہی کے سبب سے ہوتی ہی اور یہ نہ سمجھے کہ نبوت بشریت کے منافی نہین ہی بلکہ اوسکی مقتضی ہی تاکہ مناسبت اور مجانست جو فائدہ دینے اور فائدہ لینے کا سبب ہی حاصل ہو بعیت جنس بل ہی تا در آمیزد بجنس ۔ انس کی گیرد با جن جنس انس ۔ غرضکہ مشرک کہتے تھے کہ چاہیے تھا کہ وہ خود

فرشتہ ہوتا اگر فرشتہ نہیں ہے تو لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ بھیجا گیا اِلَيْهِ مَلَكٌ اوسکی طرف کوئی فرشتہ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ
کہ ہوتا اوسکے ساتھ نَذِيْرًا ۝ ڈرانے والا اور ڈرانے مین مدد دینے والا اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ یا یہ کہ ڈالدیا جائے اوسکی طرف
كَنْزٌ خزانہ آسمان سے تاکہ اوسکے سبب سے مطمئن ہو کر بازارون مین تحصیل معاش سے مستغنی ہو جائے اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ یا ہوا اوسکے
واسطے جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا باغ کہ کھائے اوسکا میوہ اور آمدنی اور یہ اوسکی وجہ معاش ہو وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اور کہا
ظالمون نے ضمیر کی جگہہ اسم ظاہر کا لانا اونکے ظلم کا حکم فرمانا ہی یعنی مشرک اس بات مین ظالم ہین جو مومنون کو کہی کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
پیروی نہین کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے کی مسحور اوسے کہتے ہین جسپر کسی نے جادو کیا ہو
اور اوسکی عقل جاتی رہی ہو اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساحر کے معنی مین کہا ہی یعنی تم لوگ ایک جادوگر کی پیروی کرتے ہو کہ تمکو بات مین
پھسلا لیتا ہی اُنْظُرْ دیکھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم بصیرت سے تاکہ سمجھ لو کہ معاندون نے كَيْفَ ضَرَبُوْا کیونکر بنالین لَكَ
الْاَمْثَالَ تیرے واسطے مثلین یعنی تمکو بری باتین کہین اور سحر کے ساتھ تشبیہ دی اور تمکو مفتری اور سکھایا پڑھایا ہوا کہا
فَضَلُّوْا تو گمراہ ہو گئے اوس راہ سے جسسے انبیا کی پہچان حاصل ہو اور غیر انبیا سے انبیا علیہم السلام کی تمیز ہو جائے فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ تو استطاعت نہین رکھتے اور جو بات کہتے ہین اوسپر دلیل کی راہ نہین پاسکتے تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ
بزرگ ہی وہ جو محض فضل سے اِنْ شَآءَ جَعَلَ اگر چاہے تو بنائے اور بخشدے لَكَ تجھے دنیا مین خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
بہتر اوس خزانے اور باغ سے جو وہ کہتے ہین اور وہ بہتر کیا چیز ہو کہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہت سے باغ کہ جاری ہون مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَيَجْعَلْ لَّكَ اور دے تجھے اون باغون مین قُصُوْرًا ۝ محل اونچے اور
مکانات بلند اسباب نزول مین مذکور ہی کہ جب قریش کے مالدارون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقر و فاقہ کے
سبب سے ملامت کی تو رضوان داروغہ جنت یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور نور کا ایک ڈبا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے
رکھکر عرض کی کہ آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ یہ دنیا کے خزانون کی بیحساب کنجیان ہین وہ سب تمھارے قبضہ تصرف مین دیتا ہون
اور اسکے سبب سے اوس کرامت اور نعمت مین سے بھی ایک پر پشہ کے برابر کچھ کم نہ ہوگا جو آخرت مین ہم تمھارے نامزد کر چکے ہین
پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای رضوان مجھے تو دنیا کی کچھ حاجت نہین مین فقیری کو بہت دوست رکھتا ہون اور
چاہتا ہون کہ شکر اور صبر کرنے والا بندہ رہون رضوان بولے آپنے بڑی مضبوطی کی اللہ آپکو مضبوط رکھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی علو ہمت کی کچھ یہی علامت نہین ہی کہ باوجود تنگدستی اور احتیاج کے روئے زمین کے خزانون پر نگاہ تک نہ ڈالی
بلکہ یہ بات ملاحظہ کرنا چاہیے کہ شب معراج مین غیر خدا کی طرف مطلق نظر نہ کی اور عجائب ملکوت و غرائب جبروت مین سے کسی چیز کی
جانب التفات نہ فرمایا کہ اوس حال کا اس آیت مین بیان ہی کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۔ ز رنگ آمیزی ریحان آن باغ ۔ نہادہ چشم
خود در مہر مازاغ ۔ نظر چون برگرفت از نقش کونین ۔ قدم زد در حریم قاب قوسین ۔ بَلْ تمھاری فقیری اور محتاجی کفار کو اس
بات کی مانع نہین ہی کہ وہ تمھارا ایمان لائین بلکہ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ تکذیب کرتے ہین قیامت کی اور انکار ہونے سے تکذیب

قیامت کا اور انکو وعید ہی وَاَعْتَدْنَا اور تیار کی ہی ہمنے لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ اوسکے واسطے جو قیامت کی تکذیب کرے سَعِيْرًا آگ جلتی ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ کے نامون مین سے ایک نام سعیر بھی ہی اِذَا رَاَتْهُمْ جب دیکھیگی وہ اونھین یعنی قیامت کے منکرین کو آتش دوزخ جب دیکھیگی مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ دور کی جگہ سے ایک قول کے موافق سو برس اور ایک قول کے موافق پانچ سو برس کی راہ کا فرق ہوگا اونمین سے سَمِعُوْا لَهَا سنینگے آگ کے واسطے تَغَيُّظًا آواز جوش کھانے کی غصہ کے مارے وَّزَفِيْرًا اور چلانے کی آواز جیسے غصہ والے چلاتے ہین اور شیر غراتے ہین بعضے مفسرین یہ بات کہتے ہین کہ یہ دیکھنا اور غرانا مجازاً دوزخ کا ہوگا اور صاحب انوار نے فرمایا ہی کہ ہمارے نزدیک حیات جثہ کے ساتھ مشروط نہین ہی ممکن ہی کہ حق تعالیٰ آگ کو زندگی عطا فرمائے کہ آگ ہی دیکھے اور غرائے وَاِذَآ اُلْقُوْا اور جب ڈالدیے جائینگے مشرک مِنْهَا دوزخ مین سے مَكَانًا ضَيِّقًا تنگ جگہ مین جسکے سبب سے اور کرب زیادہ ہو اور تیسیر مین لکھا ہی کہ جہنم کافرون پر ایسی تنگ ہوگی جیسے نیزے کے نیچے والا لوہا نیزے پر تنگ ہوتا ہی اور کافرون کو ایسے تنگ مکان مین ڈالدینگے مُّقَرَّنِيْنَ جکڑ کر اونکے ہاتھ اونکی گردنون مین زنجیرون سے یا ہر کافر کو اوسکے ساتھی شیطان کے ساتھ آگ کی زنجیرون مین جکڑ دینگے دَعَوْا پکارینگے اپنے اوپر هُنَالِكَ اوس جگہ ثُبُوْرًا ہلاکت کو یعنی اپنے اوپر ہلاکت کی بددعا کرینگے اور کہینگے کہ یا ثبوراہ اور یہ کلمہ وہ شخص کہتا ہی جو اپنی ہلاکت کا آرزومند ہو زاد المسیر مین اور اور بعضی تفسیرون مین مذکور ہی کہ دوزخیون مین سب سے پہلے جسے لباس پنہائینگے وہ ابلیس ہوگا اوسے آگ کا حلہ پنہائینگے اور وہ اوسے پیشانی پر رکھکر پیچھے کھینچیگا اور اوسکی ذریت اوسکے پیچھے یا ثبوراہ کہکر چلاتی ہوئی چلیگی حق تعالیٰ فرمائیگا کہ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ نہ پکارو آج ثُبُوْرًا وَّاحِدًا ایک ثبور وَّادْعُوْا اور پکارو ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ثبور بہت یعنی ایک ہی بار اپنے اوپر نفرین نہ کرو بلکہ بہت سی نفرینین کرو اسواسطے کہ تمپر انواع و اقسام عذاب ہونگے اور ہر قسم کے عذاب پر شدت کی وجہ سے ثبور واقع ہوگا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون سے جو فقیری کی وجہ تمھین ملامت کرتے ہین کہ اَذٰلِكَ کیا یہ خزانہ اور باغ دنیا خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ یا وہ بہشت ہمیشہ کی کہ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وعدہ دیا گیا ہی پرہیزگارون کو اوسمین داخل ہونے کا كَانَتْ ہی خدا کے علم مین لَهُمْ متقیون کے واسطے اوس بہشت مین جَزَآءً جزا اونکے اعمال کی وَّمَصِيْرًا اور پھر جانے کی جگہ کہ آخرت مین اوسکی طرف پھرینگے لَهُمْ فِيْهَا اونکے واسطے ہی بہشت مین مَا يَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہین جنت کی نعمتین اپنے استحقاق کے موافق اسواسطے کہ ضعیف ایمان والون کو آرزو کرنے سے کامل ایمان والون کے مرتبہ مین سے حصہ نہوگا بلکہ جو مراد اپنے حال کے مناسب چاہینگے پائینگے خٰلِدِيْنَ اوس حال مین کہ بہشت مین ہمیشہ رہینگے كَانَ داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا جنت مین عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب پر وَعْدًا وعدہ ہی مَّسْئُوْلًا چاہا ہوا اس لائق کہ خدا سے اوسکی درخواست کرین یا مومنون نے اوسکی درخواست کی ہی کہ رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا یا فرشتے مومنون کے واسطے درخواست کرتے ہین کہ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو دن کہ حشر کریگا مشرکون کو اور بکر نے نحشرہم نون سے پڑھا ہی کہ حشر کرینگے ہم اونھین وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اوسے بھی جسکو پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا عام ہی سب معبودون کو ذوی العقول اور غیر ذوی العقول سب کو شامل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بت ہی مراد ہین حق تعالیٰ او

بات کرینگا اور اوس سے خطاب فرمایگا فیقول پھر کہیگا ءانتم کیا تم نے اضللتم گمراہ کردیا عبادی ھؤلاء میرے بندون کو کہ یہ ہین یعنی مشرک ام ھم یا وہی ضلوا السبیل ۝ بہک گئے راہ صحیح نظر کرنے مین اپنے کو گمراہ کردیا اور نصیحت شنیدہ کی بات سے انکار کرکے راہ راست پر نہ آئے قالوا کہینگے بت کہ سبحنک پاکی ہے تیرے واسطے ہم تجھے پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور شریک اور مثل سے منزہ جانتے ہین ما کان ینبغی لنا نہین ہے ہمین اور نہین لائق اور روا نہین ان نتخذ یہ کہ بنالین ہم اوسے جو ہمین پوجے من دونک تیرے سوا یعنی جو تیری عبادت کرین خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو لوگ تیری عبادت سے دست بردار ہوکر ہماری پرستش کرین تو ہمین نہین پہونچتا کہ بنالین ہم اونھین من اولیاء دوستون مین سے ولکن متعتھم اور مگر تو نے فائدہ دیا اونھین و اباءھم اور اونکے باپون کو مال و اولاد و عمر دراز و صحت بدن اور سب نعمتون کے سبب سے حتی نسوا الذکر ج یہانتک کہ بھول گئے وہ بات جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے تھے وکانوا اور تھے تیرے حکم ازلی کے موافق قوما بورا ۝ گروہ ہلاک یا تباہ پھر حق تعالی بت پرستون کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ فقد کذبوکم پس بیشک جھٹلایا تمہارے خداؤن نے تمکو بما تقولون اوس بات مین جو تم کہتے ہو کہ خدا کے شریک ہین اور اونھون نے تو مجھے شرک سے منزہ رکھا فما تستطیعون تو نہین سکتے ہو تم کہ مشرک ہو صرفا پھیرنا عذاب میرا اپنے اوپر سے ولا نصرا ج اور نہ مدد کرنا ایک دوسرے کی اور نہ نجات دینا عذاب سے اور کرنے یے سے یستطیعون غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی تمہارے معبود تم پر سے میرا عذاب نہین پھیر سکتے اور نہ نجات دلوانے مین تمہاری مدد کرسکتے ہین ومن یظلم اور جو کوئی ظلم کرے یعنی مشرک ہوجائے منکم تم مین سے اے مکلفون نذقہ تو ہم چکھاوینگے اوسے عذابا کبیرا ۝ عذاب بڑا کہ آتش دوزخ ہے اور اوسمین ہمیشہ جلنا وما ارسلنا اور نہین بھیجا ہم نے قبلک پہلے تجھ سے من المرسلین کسیکو پیغمبرون مین سے الا انھم مگر بیشک وے پیغمبر لیاکلون الطعام البتہ کھاتے تھے کھانا ویمشون اور چلتے تھے فی الاسواق ط بازارون مین اپنے کام کو وجعلنا اور کردیا ہم نے بعضکم بعضے کو تم مین سے لبعض دوسرے بعض کے واسطے فتنۃ ط آزمایش جیسے فقیرون کی آزمایش مالدارون سے اور پیغمبرون کی آزمایش اونکی امتون سے یا بیمار کی آزمایش تندرست سے اور اندھے کی آزمایش آنکھون والے سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیا امتحان کی جگہ ہے تو ضرور ہے کہ لوگون کا احوال اوسمین مختلف ہو اور ہم اوس اختلاف کے سبب سے لوگون کی آزمایش کرتے ہین تاکہ صبر و شکر والے بے صبرون اور ناشکرون سے ممتاز ہوجائین لکھا ہے کہ ابوجہل اور ولید وغیرہ جب حضرت بلال و عمار اور صہیب و رسب محتاج صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھتے تو آپسمین کہتے کہ کیا اسلام لاکر ہم بھی ان فقیرون کے ساتھ انھی کی طرح ناچیز ہوجائین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور فقیرون کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ مین آزماتا ہون شریف کو کمینے سے اور کمینے کو شریف سے اتصبرون ج کیا صبر کرتے ہو امتحان پر یا بے صبری وکان ربک اور ہے تیرا رب بصیرا ۝ ع دیکھنے والا صابرون اور بے صبرون کو

وقال الذین اور کہا اون لوگون نے جو لا یرجون لقاءنا نہین امید رکھتے ہمارے دیدار کی یعنی

بعث وحشر کے منکر ہین یا ہمارا عذاب دیکھنے سے نہین ڈرتے مراد اہل مکہ ہین کہ کہتے تھے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نازل نہین کیے جاتے
عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ ہمپر فرشتے رسول کرکے یا یہ خبر دینے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین اَوْ نَرٰى رَبَّنَا یا کیون نہین
دیکھتے ہم ظاہر مین اپنے رب کو کہ ہمسے بات کرے اور تصدیق اور اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم فرمائے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا
بے شک شبہہ تکبر کیا اونھون نے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنے جیون مین یعنی تکبر کیا اور اس تحکم پر جرأت کی وَعَتَوْ اور گذر گئے
حد سے عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ گذرنا بڑا کہ معجزے دیکھنے کے بعد فرشتون کو دیکھنے اور خدا سے ملاقات کرنے کی فرمائش کی اور وے
غمگین ہونگے يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ اوسدن جسدن دیکھینگے فرشتون کو وہ موت کا دن ہوگا یا حشر کا دن لَا بُشْرٰى
کچھ خوشخبری نہین ہے يَوْمَئِذٍ اوس دن لِّلْمُجْرِمِيْنَ کافرون کو مکہ کے لوگ دو چیزین طلب کرتے تھے ایک تو فرشتون کی
ملاقات دوسرے خدا کا دیدار تو حق تعالی نے خبر دیدی کہ فرشتون کو دیکھینگے اور لا بشری کی وعید سنینگے وَيَقُوْلُوْنَ اور فرشتے اوسے
کہینگے کہ خدا کا دیدار تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ حرام اور باز رکھا گیا ہے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ قول کفار کا ہے جب فرشتے کافرون کو
ظاہر ہونگے تو کافر یہ کلمہ کہکر فرشتون کی ملاقات سے خدا کی پناہ مانگینگے زاد المسیر مین لکھا ہے کہ کافر حرمت والے مہینے مین جب کسی کو دیکھتے
تو اوس سے ڈر کر کہتے کہ حجرا محجورا یہانتک کہ اوسکے شر سے بیخوف ہو جاتے تو وہان بھی خیال کرینگے کہ اس کلمہ کے سبب سے شدت
یا ہول قیامت سے نجات پائینگے وَقَدِمْنَآ اور قصد کیا ہمنے اِلٰى مَا عَمِلُوْا اوس چیز کی طرف جو کیا کافرون نے مِنْ عَمَلٍ اوس
کام مین سے جو ظاہر مین اچھا معلوم ہوتا ہے جیسے قرابت والون سے میل اور مہمانداری اور بھوکون کو کھانا دینا یتیمون کو کھلانا اور اونکی
تعظیم اور خاطرداری کرنا مظلومون کی فریادرسی اور ایسے کام فَجَعَلْنٰهُ تو کر دیا ہمنے اوس کام کو هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ جیسے
ذرے پراگندہ ہوا مین یا غبار پھیلا ہوا یا خاک برباد یعنی اونکے ان اعمال کو ہم حبط اور بیکار کر دینگے اسواسطے کہ قبول اعمال مین ایمان شرط ہے
اور ایمان اونکو نصیب نتھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے رہنے والے يَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی قیامت کے روز خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
بہتر ہین ٹھکانے مین یعنی آخرت مین جنتیون کے مکانات بہتر ہین کافرون کے ان مکانون سے جو دنیا مین ہین وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا ۝ اور بہت اچھے ہین آرام کرنے مین قیلولہ سے یہان استراحت مراد ہے اسواسطے کہ بہشت مین نیند اور سونا نہوگا وَيَوْمَ
اور یاد کرو اوسدن کو جسدن کہ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ پھٹ جائیگا آسمان بِالْغَمَامِ ابر سفید کے سبب سے جو آسمان کے ساتون طبقے کے
اوپر ہے اور دل اوس بادل کا سب آسمانون کے برابر ہے اور وہ سب آسمانون سے زیادہ بھاری ہے حق تعالی نے ابھی اوسے اپنی قدرت کاملہ سے
روک رکھا ہے قیامت کے دن اوسے آسمانون پر ڈالدیگا جس آسمان پر وہ بادل گریگا تو وہ آسمان پھٹ جائیگا وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
اور اوتارے جائینگے فرشتے اوس جگہ سے زمین پر تَنْزِيْلًا ۝ اوتارے جانے کر یہانتک کہ تمام روے زمین فرشتون سے بھر جائیگی
موضح مین ہے کہ فرشتے سات صفین باندھکر عالم کے گرد آئینگے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بالغمام مین بے عن کے معنی مین ہے یعنی آسمان
پھٹ جائیگا ابر سے اور دور ہو جائیگا تا کہ بادل اوتر آئے اور یہ غمام یعنی بادل وہ ہے جو حق تعالی نے فرمایا کہ فی ظلل من الغمام عین المعانی مین لکھا ہے
کہ یہ وہ ابر ہے جو تیہ مین بنی اسرائیل پر سایہ کیے تھا اَلْمُلْكُ بادشاہی يَوْمَئِذِ اوس روز اِلْحَقُّ ثابت ہے لِلرَّحْمٰنِ خدا کے واسطے

جو بخشنے والا ہی اسواسطے کہ مدعیون نے مالکیت کے دعوے سے زبان بند کرلی ہوگی وَكَانَ اور ہوگا وہ دن يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
ایک دن کافرون پر عَسِيْرًا ۝ سخت ہولون کی شدت سے وَيَوْمَ اور یاد کرو وہ دن کہ کمال حسرت کی وجہ سے يَعَضُّ الظَّالِمُ
کاٹ کاٹ کھائیگا ظالم عَلٰى يَدَيْهِ اپنے ہاتھون پر یعنی دانتون سے اپنے ہاتھ نوچیگا جیسے حسرت کرنے والے کرتے ہین ظالم سے
جنس ظالم مراد ہی اور بعض مفسرین نے کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط ایکبار سفر سے پھر کر اپنے گھر آیا تو لوگون کی ضیافت کی پڑوس کی وجہ سے
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بلایا تھا آپ نے فرمایا کہ تو جب تک کلمۂ شہادت نہ کہیگا تیرے یہان کھانا نہ کھاؤنگا عقبہ نے
کلمہ پڑھ لیا یہ بات ابی بن خلف نے سنی اور یہ کافر عقبہ کا بڑا دوست تھا اوسکے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تو جو محمد عربی کی بات
سنتا ہی اور اونکا کلمہ پڑھتا ہی تو معلوم ہوا کہ اپنے دین سے پھر گیا عقبہ بولا کہ نہین مگر ہان مجھے شرم آئی کہ مہمان میرے گھر آئے اور
بغیر کھانا کھائے چلا جائے اسلیے اونکی خاطر سے مین نے کلمہ کہدیا ابی ملعون بولا کہ جب تک تو اونکے منھ پر نہ تھوکیگا مین تجھسے راضی
نہونگا عقبہ مردود حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پاس آیا آپ دار الندوہ مین سر بسجدہ تھے اوس کافر ناپاک نے اپنا لعاب
دہن چہرۂ مبارک کی طرف ڈالا ترجمۂ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ اوسکا تھوک دو شعلے جانسوز ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ پہونچا پھر کر اوسی کافر کے منھ پر پڑا اوسکے چہرے کے دونون کنارے جل گئے جب تک زندہ رہا وہ داغ دکھائی دیتے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عقبہ جب تجھے مکہ کے باہر دیکھ پاؤنگا تو تلوار سے تیرا سر اوڑا دونگا اور جنگ بدر مین اوسکے قتل کی نسبت حضرت کا حکم
صادر ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسے قتل کیا اور یہ آیت اوسکی شان مین نازل ہوئی مضمون اسکا یہ ہی کہ وہ ظالم قیامت کے
دن مصرع بسیار بخاید سر انگشت ندامت ٭ یعنی مصرع بہت چابیگا انگشت ندامت ٭ صاحب احقاف نے فرمایا ہی کہ چار ہزار بار
چابیگا اونگلیون کے سرے سے کہنی تک اور حق تعالی ہر بار اوسکے ہاتھ کو ویسا ہی کردیگا جیسا تھا اور پھر وہ چابیگا اور اوسے کچھ خبر نہوگی
يَقُوْلُ کہتا ہوگا کہ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کاشکے پکڑتا مین مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ رسول کے ساتھ وہ راہ
جو رسول نے پکڑی اسواسطے کہ وہی راہ نجات ہی يٰوَيْلَتٰى ای وائے مجکو لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ کاشکے نہ بنالیتا مین فُلَانًا
فلان شخص کو یعنی ابی کو خَلِيْلًا ۝ دوست اور اوسے نہ پہچانتا لَقَدْ اَضَلَّنِي بیشک و شبہہ اوسنے مجھے گمراہ کردیا اور
باز رکھا عَنِ الذِّكْرِ یاد آلہی سے یعنی کلمۂ شہادت یا حضرت کی نصیحت سے بَعْدَ اِذْ جَآءَنِي بعد اسکے کہ آچکی تھی میرے
پاس وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہی شیطان یعنی دوست گمراہ آدمی صورت شیطان سیرت کہ شیطان الانس ہی لِلْاِنْسَانِ
آدمی کے واسطے خَذُوْلًا ۝ چھوڑ دینے والا یا ابلیس ملعون کہ حکم خدا و رسول کی مخالفت کرنے کے واسطے آدمیون کو وسوسہ
دیتا ہی جب آدمی ہلاکت کے پھندے مین پھنستے ہین تو شیطان چھوڑ دیتا ہی اور فائدہ نہین پہونچاتا بلکہ اوس سے بیزاری ظاہر کرتا ہی وَ
قَالَ الرَّسُوْلُ اور کہا رسول نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مین یا آخرت مین کہینگے کہ يٰرَبِّ ای میرے رب اِنَّ
قَوْمِي اتَّخَذُوْا بیشک میری قوم کے لوگون نے ٹھہرالیا اور بنالیا هٰذَا الْقُرْاٰنَ اس قرآن کو مَهْجُوْرًا ۝ ای منسوب
ہذیان کے ساتھ یا چھوڑا ہوا کہ اوسپر ایمان نہین لاتے اور اوسکے سننے سے انکار کرتے ہین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ان کافرون کو ہمنے

تیرا دشمن کر دیا اسی طرح **وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ** کیا ہمنے ہر پیغمبر کے واسطے **عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ** ایک دشمن کافرون مین سے
جیسے نمرود کو حضرت ابراہیم کے واسطے اور فرعون کو حضرت موسی علیہما السلام کے لیے اونھون نے صبر کیا تم بھی صبر کرو **وَكَفٰى بِرَبِّكَ**
اور کافی ہے تیرا رب **هَادِيًا** ہدایت کرنے والا اصحاب کو **وَّنَصِيرًا** ۝ اور نصرت دینے والا دشمنون پر **وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا** اور کہا
اونھون نے جو کافر ہوئے یہود و نصاری ہین یا مشرکان عرب مین سے کہ **لَوْلَا نُزِّلَ** کیون نہین نازل کیا جاتا **عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ**
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن **جُمْلَةً وَّاحِدَةً** ج اکٹھا ایکبار توریت انجیل کی طرح **كَذٰلِكَ** ج اسی طرح اوتارا ہمنے متفرق
لِنُثَبِّتَ بِهٖ تاکہ ہم ثابت کرین اور قوت دین ہر وقت وحی بھیجکر **فُؤَادَكَ** تیرے دل کو تاکہ متفرق وحی کر کے تیرے دل مین حفظ کر دو
وَرَتَّلْنٰهُ اور پڑھا ہمنے قرآن تھوڑا تھوڑا **تَرْتِيلًا** ۝ مہلت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اس طرح کہ اوسکا نزول مدت مدید اور زمانہ بعید تک
منقطع ہو گیا ہے مشرکون کا یہ اعتراض محض بے حاصل ہے اسواسطے کہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہو یا اکٹھا اوسکے اعجاز مین فرق نہین آتا
اور متفرق نازل کرنے مین بہت فائدے ہین ایک تو حفظ کرنے مین سہولت ہے اسواسطے کہ حضرت موسی اور حضرت داؤد علیہما السلام پر کتاب
جو ایکبار اوتری تو وہ لکھتے پڑھتے تھے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین امی تھے اگر اونکی کتاب ایک ہی بار نازل ہوتی
تو اوسکو یاد کرنا مشکل ہوتا دوسرے یہ کہ اوسکا نزول حسب ضرورت مزید بصیرت کا سبب ہے اور اسوجہ سے اوسکے معنی مین خوض
کیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جو آیت اوترتی غلبہ کھاتی اور قرآن کا اعجاز اور کافرون کا عجز ظاہر ہوتا چوتھے یہ کہ گھڑی گھڑی حضرت جبریل امین کے
نازل ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی ہوتی پانچوین یہ کہ قرآن مین ناسخ منسوخ آیتین ہین
اور وہ مختلف وقتون سے علاقہ رکھتی ہین اور ضرور ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد ہوا ایک آن مین دونون کا اجتماع نہ چاہیے چھٹے یہ کہ قرآن مین سوال
جواب بھی ہین اور جواب سوال کے بعد چاہیے **وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ** اور نہین لاتے مشرک لوگ تیرے واسطے کوئی مثل یعنی تمہاری
نبوت پر رد اور کتاب پر طعن کرنے کو کچھ بات نہین کہتے **اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ** مگر کہ لاتے ہین ہم تیرے واسطے جواب صحیح اور درست
کہ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ اونکے قول کو رد کر دے **وَاَحْسَنَ تَفْسِيرًا** ۝ ط اور لاتے ہین ہم وہ چیز جو بہتر ہی بیان کی رو سے
اَلَّذِينَ يُحْشَرُونَ منکر وہ لوگ ہین جو حشر کیے جاینگے **عَلٰى وُجُوهِهِمْ** اپنے مونہون کے بل یعنی منہ زمین پر رکھکر چلینگے
اِلٰى جَهَنَّمَ لا دوزخ کی طرف **اُولٰٓئِكَ** وہ گروہ **شَرٌّ مَّكَانًا** بدتر ہین مکان کی وجہ سے یعنی اونکے مکان اون مکانون سے بھی بدتر ہین
جنمین مسلمان دنیا مین رہتے تھے اور یہ کافر طعن کرتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا **وَّاَضَلُّ سَبِيلًا** ۝ اور بہت
بیڑھے ہین اونکی وجہ سے اسواسطے کہ اونکی راہ آتش دوزخ مین پہوچنے والی ہے **وَلَقَدْ اٰتَيْنَا** اور البتہ دی ہمنے **مُوسَى الْكِتٰبَ**
موسی کو توریت فرعون کے غرق ہونے کے بعد **وَجَعَلْنَا** اور کیا ہمنے اوس سے پہلے **مَعَهٗ** اوسکے ساتھ **اَخَاهُ هٰرُوْنَ**
اوسکے بھائی ہارون کو **وَزِيرًا** ۝ ج یار اور مددگار دعوت مین اور کلمہ بلند کرنے مین **فَقُلْنَا اذْهَبَا** پھر کہا ہمنے کہ جاؤ تم دونون
اِلَى الْقَوْمِ قوم قبطی کی طرف یعنی فرعون و فرعونیون کی طرف **الَّذِينَ كَذَّبُوا** وہ لوگ جنھون نے جھٹلائین **بِاٰيٰتِنَا** ہماری
آیتین یعنی وہ ہمارے حکم سے پھر گئے اور اوس قوم کے لوگون نے اونکے ساتھ مکر کیا **فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيرًا** ط تو ہلاک کر دیا ہمنے اونکو

اورگروہ نوح کے وَقَوْمَ نُوْحٍ غرق کرکے دریائے قلزم مین ہلاک کرنے اونیست کردینے کر ○ تَدْمِیْرًا اونیست ونابود کردیا
لوگون نے لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ جب کہ تکذیب کی پیغمبرون کی یعنی حضرت نوحؑ کی تکذیب کی اور پیغمبرون کی جو اونسے قبل تھے
جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام یا یہی ایک نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی تکذیب ہے
یا مطلقاً رسولون کی بعثت سے انکار کیا تو اَغْرَقْنٰهُمْ ڈبو دیا ہمنے اونھین طوفان کے عذاب مین وَجَعَلْنٰهُمْ اور کردیا ہمنے
اونکے قصہ کو لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اٰيَةً نشان تاکہ اوس سے عبرت لین وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہے ہمنے لِلظّٰلِمِيْنَ
ظالمون کے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ○ عذاب دکھ دینے والا وَّعَادًا اور ہلاک کردیا ہمنے قوم عاد کو ہود علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے
وَّثَمُوْدَا اور قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ اور اصحاب رس کو رس ایک کنوے کا نام ہے
تہامہ یا آذربایجان یا انطاکیہ مین کہ صاحب یاسین یعنی حبیب نجار کو اوسمین قتل کرکے ڈالدیا یا ایک چشمہ اور نخلستان تھا بنی اسد کا
یا یہی اخدود ہے جو سورۂ بروج مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قریہ تھا زمین فلج پر ولایت یمین مین اور اصحاب رس ثمودیون مین سے
ایک باقی جماعت تھی ایک پیغمبر علیہ السلام اوسمین مبعوث ہوا اوسکو جماعت کے لوگون نے قتل کر ڈالا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ قتل کے بعد
اوسکا گوشت بھی کھالیا اور اونپر عذاب آپہونچا یا بت پرستون کی ایک جماعت تھی کہ شعیب علیہ السلام اونکی طرف مبعوث ہوئے اور اوس
جماعت نے انکی تکذیب کی اس جماعت کا ایک کنوا تھا ایک وقت اوس کنوے پر جمع ہوکر حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا دے رہے تھے
کہ ناگاہ وہ کنوا بیٹھ گیا اور وہ سب گھر بار مواشی سمیت زمین مین دھنس گئے یا ایک قوم تھی کہ اوسکے لوگ صنوبر کا درخت رکھتے تھے اور
شاہ درخت اوسکا نام رکھکر پوجتے تھے یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک پیغمبر اون لوگون کی طرف مبعوث ہوا اون لوگون نے
اس پیغمبر کی تکذیب کی اور قتل کر ڈالا اور کنوے مین ڈالدیا ایک ابر سیاہ اونکے اوپر آیا اور اوسمین سے بجلی گری اور سب کو سوخت کر گئی
یا بیر معطلہ کے لوگ تھے چنانچہ انکا قصہ مذکور ہوچکا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حنظلہ بن صفوان کے اصحاب ہین جب اونھون نے اپنے نبی کی
تکذیب کی تو حق تعالی نے لمبی گردن کا ایک پرندہ پیدا کیا کہ اوسکے بازو سب رنگ کے تھے اور گردن لمبی ہونے کی وجہ سے اوسے عنقا
کہتے تھے اور ایک پہاڑ زمج یا فتخ نام کی چوٹی پر وہ جانور رہتا اون لوگون پر خدا نے اوسے مسلط کردیا پس وہ آتا اور اون لوگون کے
مواشی اور چھوٹے بچون کو اوٹھا لیجا کر نگل لیتا اسوجہ سے مغرب اوسکا لقب کیا تھا یعنی نگل جانے والا اور غائب کر لینے والا
ایک وقت ایک نوجوان لڑکی کو اون لوگون مین سے اوٹھا لیگیا وہ لوگ پیغمبر وقت کے پاس شکایت کرنے لگے اور یہ شرط کرلی کہ اگر اس
جانور کا شر پوشیدہ ہوجائے تو ہم سب ایمان لائین اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جانور کو لیلے اور اسکی نسل قطع کردے اون
پیغمبر صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ جانور غائب ہوگیا پھر اوسکا کچھ نشانہ لگا نام ہی نام باقی رہگیا نایاب چیز کو اوس سے مثال دیتے ہین جیسا کہ
کسی نے کہا ہے **بیت** منسوخ شد مروت معدوم شد وفا ÷ وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا ÷ اور صاحب لمعات عشق کی بے نشانی
اس طرح پر نشان دیتے ہین **بیت** عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست ÷ عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست ÷ غرض کہ عنقا غائب ہو جانے کے بعد
اس قوم نے تمرد اور عناد بڑھایا اور حنظلہ علیہ السلام کو شہید کر ڈالا حق تعالی نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہمنے ہلاک کیا وَقُرُوْنًا اور قرن والون کو

جو تھے بَیْنَ ذٰلِکَ درمیان مین ان قبائل عاد وثمود و اصحاب رس کے کَثِیْرًا ۝ بہت سے قرن کہ خدا کے سوا کوئی اونھین
نہین جانتا وَکُلًّا اور ہر ایک انمین سے اور جو اونکے مثل ہین ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ بیان کین ہمنے اونکے واسطے مثلین
یعنی اگلون کے قصے ایسے اور انکی امتون سے بیان کرکے ہمنے ڈرایا اور پیغمبر بھیجکر اونسے حجت تمام کرلی جب اونھون نے کچھہ نہ سنا اور انکار پر
مُصر ہوئے تو ہمنے عذاب بھیجا وَكُلًّا اور سب کو تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝ نیست کردیا ہمنے نیست کرکے وَلَقَدْ أَتَوْا
اور البتہ آئے یعنی گذرے قریش عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ اوس گانون پر کہ برسایا گیا اوسپر مَطَرَ السَّوْءِ مینہہ برا
یعنی پتھر کا مینہہ اس سے وہ سدوم مراد ہی کہ موتفکات مین سے ایک بہت بڑا شہر تھا اور حضرت لوط علیہ السلام وہان بیٹھتے اور اوسکے
اولٹ جانے کے بعد حق تعالی نے اوس شہر والون پر پتھر برسائے اور اوس دیار مین کفار قریش کا گذر ہوا أَفَلَمْ يَكُونُوا
کیا نہ تھے کہ اپنی گذرگاہ مین يَرَوْنَهَا دیکھتے اوسے اپنی آنکھون سے اور اوس عذاب کے آثار سے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوا نہین
کہ اونھون نے نہ دیکھا بلکہ ہین کفر کی راہ سے کہ لَا يَرْجُونَ امید نہین رکھتے نُشُورًا ۝ اوٹھائے جانے کی یعنی حشر کا ایمان
نہین رکھتے وَإِذَا رَأَوْكَ اور جب دیکھتے ہین تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو إِنْ يَتَّخِذُونَكَ نہین بنالیتے ہین تمکو
إِلَّا هُزُوًا مگر ہنسی کیا ہوا اور مسخرے پن کی راہ سے کہتے ہین کہ أَهَٰذَا الَّذِي کیا یہ وہی ہی جسکو بَعَثَ اللَّهُ
رَسُولًا ۝ مبعوث کیا خدا نے اور بھیجا پیغمبر کرکے إِنْ كَادَ بیشک قریب تھا کہ وہ اپنی دلفریب باتون اور دعوت کرنے مین
بڑی کوششون سے اور اپنے مدعا پر دلیلین ظاہر کرکے لَيُضِلُّنَا البتہ گمراہ کردے اور باز رکھے ہمین عَنْ آلِهَتِنَا ہمارے خداؤن کی
پرستش سے لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا اگر نہوتا یہ جو کہ ہمنے صبر کیا عَلَيْهَا اونکی عبادت پر یعنی اگر ہم اپنے معبودون کی عبادت پر استقلال سے
تو یہ رسول ہمکو باز رکھتا اور گمراہ کردیتا تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ اور قریب ہی کہ جانینگے حِينَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ اوس وقت جب کہ دیکھینگے عذاب ایمان والون اور ان کافرون مین سے مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝ کون شخص بڑا
گمراہ ہی ضلال سبیل یعنی راہ کی گمراہی محمول ہی راہ والے کی گمراہی پر لکھا ہی کہ مشرک لوگ پتھر یا ڈھیلے یا لکڑی کو پوجتے یعنی اگر کوئی پتھر یا ڈھیلا یا
لکڑی کا ٹکڑا خوشنما اور خوبصورت دیکھتے تو اپنے معبود کو چھوڑکر اوسکی پرستش کرنے لگتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَرَأَيْتَ کیا نہین
دیکھا تمنے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے بنالیا إِلَٰهَهُ هَوَاهُ اپنی خواہش کو اپنا خدا یعنی اپنی آرزو کو پوجتے ہین دوسرے مفعول یعنی
لفظ الٰہ کو مقدم لانا اوسکے ساتھ کثرت اہتمام کی جہت سے ہی صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ جو کوئی خدا کے سوا اور کسی چیز کو دوست رکھے اور اوسے
پوجے وہ حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہی اسواسطے کہ اوسکی خواہش ہی تو غیر خدا کی محبت پر اوسے رکھتی ہی سید حسینی قدس سرہ نے طرب المجالس مین
لکھا ہی کہ جب آدم صفی اللہ نے حوا علیہا السلام کے ساتھ عقد کیا تو ابلیس اور دنیا کا بھی باہم پیوند اور جوڑا ہوا اور جسطرح اونکے باہم ملنے سے
آدمی پیدا ہوئے ان دونون کے باہم ملنے سے ہوا و ہوس پیدا ہوئی اور اخلاط اربعہ یعنی خون بلغم سودا صفرا کے جوش سے طبیعت کے گہوارہ مین
ہوا و ہوس نے پرورش پائی جتنے برے اوصاف بازار دنیا کی رونق ہین وہ سب ہوا و ہوس سے مدد پاتے ہین امر جو رہین اور عادتین مردودہ اور مختلف
دینی مذاہب اوسی کی تاثیر سے ظاہر ہوتے ہین بیت غبار یکہ خیزد میان رہ ادست چہ گویم کہ ہر یوسفے را چہ اوست اوسکا غلبہ اور قوت

اسقدر ہی کہ اَلْہَوٰی اَوَّلُ اِلٰہٍ عُبِدَ فِی الْاَرْضِ کا نکتہ اوسکی شان مین ہی اور یہ آیہ کریمہ اوسی کے بیان مین ہی کہ اَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ گویا
کہ ہوا وہوس اصل ہی اور سب معبود باطل اوسکی فرع ہین اور اسی سببسے ہوا وہوس کی مخالفت دخول جنت کا سبب ہی بیت
سر زہوانا فتن از سر وری ست تا ترک ہوا فوت پیغمبری ست اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ کیا ہاتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عَلَيْهِ اوسپر جسنے اپنی ہوا وہوس کو اپنا خدا بنالیا وَكِيْلًا ۝ نگہبان کہ اوسے منع کرو یہ کلمہ آیت قتال سے منسوخ ہی
اَمْ تَحْسَبُ بلکہ گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَكْثَرَهُمْ کہ بہتیرے مشرک يَسْمَعُوْنَ سنتے ہین گوش ہوش سے اَوْ يَعْقِلُوْنَ
یا سمجھتے ہین دل سے توحید کی دلیلین اکثر کی قید مین مشرک معاند داخل ہین اور جو اخیر کو ایمان لائے وہ خارج ہین اِنْ هُمْ نہین ہین
اِلَّا كَالْاَنْعَامِ مگر مانند چارپایون کے کلام سنکر فائدہ نہ حاصل کرنے مین اور خدا کی قدرت کی دلیلون کو دل مین جگہ نہ دینے مین
بَلْ هُمْ بلکہ وہ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ بہت گمراہ ہین چارپایون سے بھی اسواسطے کہ چارپائے اوسکی اطاعت
اور فرمانبرداری کرتے ہین جو اونسے اطاعت لے اور مشرک اپنے رب سے انکار کرتے ہین دوسرے یہ کہ چارپائے اوس
چیز کے طالب ہین جس سے اونکو فائدہ ہی اور اوس چیز سے بھاگتے ہین جس سے اونکو ضرر ہی اور مشرک ثواب سے بھاگتے ہین جو بڑی منفعت ہی اور
بُرے کامون سے لپٹتے ہین جسمین بڑی مضرت ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی
صنعت کو کہ محض قدرت سے كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیسا کھینچا اور پھیلا دیا اوسنے سایہ کو صبح ظاہر ہونے سے آفتاب نکلنے تک اور
اوس سایہ کا زمانہ سب زمانون سے زیادہ بہتر ہی اسواسطے کہ خالص تاریکی سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہی اور آنکھ کی روشنی بندھی ہتی ہی اور
آفتاب کی شعاع سے ہوا گرم اور آنکھ کی روشنی پراگندہ ہو جاتی ہی اور ظہور صبح سے طلوع آفتاب تک دونون باتین نہین ہوتین اسی وجہ سے
جنت کی نعمتون مین سے ایک نعمت ظل ممدود بھی ہی وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ لَجَعَلَهٗ تو کر دیتا اوس سایہ کو سَاكِنًا
ثابت اور ایک انداز پر ٹھہرا ہوا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ پھر کر دیا ہمنے آفتاب کو سایہ پہچاننے پر دَلِيْلًا ۝ دلیل
اسواسطے کہ سایہ آفتاب ہی سے پہچانا جاتا ہی ثُمَّ قَبَضْنٰهُ پھر لیلیا ہمنے سایہ کو اِلَيْنَا اپنی طرف قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝
لینا آسان یعنی جسقدر تھوڑا تھوڑا آفتاب بلند ہوا اوسیقدر ذرا ذرا اوسکی شعاع کو سایہ کی جگہ پر ہم لائے اور سایہ کو ہمنے لیلیا اسواسطے
کہ اگر سایہ ایک ہی بار لیلیا جاتا تو لوگون کے جو کام سایہ سے متعلق ہین معطل ہوجاتے اور بعضے مفسرون کے نزدیک ظل سے زمین مراد ہی یعنی
رات کا اندھیرا اور قَبَضْنٰهُ کی ضمیر دلیل کی طرف پھرتی ہی اور معنی یہ ہین کہ خدا نے رات کے وقت زمین کا سایہ پھیلا دیا اور عالم کو تاریک کیا
اور اس تاریکی کو ہمیشگی نہین دی بلکہ آفتاب کو طلوع فرما کر اوسکی شناخت پر دلیل کیا اسواسطے کہ سب چیزین اپنے ضد سے پہچانی جاتی ہین
اچھے سے بُرے کی تمیز ہوتی ہی اور گورے سے کالے کی اور دن کو بھی ہمیشہ کے واسطے نہین بنایا بلکہ وہ دلیل جو آفتاب ہی اوسے بھی غروب کر کے
لیلیا یہانتک کہ پھر رات ہوئی اور یہ دونون وقت خلق کی آسایش اور آرایش کے واسطے معین فرمائے اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ مد ظل
اشارہ ہی زمان فترت کی طرف کہ اوس زمانہ مین لوگ ظلمت حیرت مین تھے اور آفتاب اشارہ ہی نور اسلام کی طرف کہ آفتاب جمال حضرت
سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبب سے یہ نور اسلام پھیلا اور یہ آفتاب اعزاز و اکرام کے افق سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ

ہمیشہ رہتا تو خلق غفلت کی تاریکی مین چھپی رہتی اور نور آگاہی تک نہ پہونچتی بیت گر نہ خورشید جمالت گشتی رہنمون ہوا زشب تاریک غفلت کس نبردے رہ برون ہے صاحب کشف الاسرار کہتے ہین کہ یہ آیت ظاہر کے روسے معجزہ نبوی ہے اور اہل تحقیق کی فہم کے موافق حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرب کرامت کی طرف اشارہ ہی معجزہ کا بیان اسطرح پر ہی کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ ایک مرتبہ سفر مین تھے قیلولہ کے وقت ایک درخت کے نیچے اوترے اصحاب بہت سے ساتھ اور درخت کا سایہ تھوڑا حق تعالی نے اپنی قدرت سے اوس درخت کا سایہ پھیلا دیا چنانچہ تمام اہل اسلام کے لشکر نے اوس ایک درخت کے سایہ مین آسایش کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی قربت اور خصوصیت کی نشانی اس آیت مین یہ ہی کہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا الم تر الی ربک یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تم اپنے رب کی طرف نہین دیکھتے حضرت موسی علیہ السلام کی زبان پر جب سوال ارنی آیا تو جواب لن ترانی سنکر دل پر داغ کھایا یعنی حضرت موسی علیہ السلام عرض کی تھی کہ ای رب مین تیری رویت اور دید چاہتا ہون جواب ملا کہ تم ہرگز مجھے نہین دیکھ سکتے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بے سوال اس آیت مین ارشاد ہوا کہ ای ہمارے حبیب تم میری طرف نہین دیکھتے اور کیا چاہتے ہو بیت فرق ست میان آنکہ یارش در بر ہے با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ہے اور حقائق سلمی سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مد ظل سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سایہ عصمت کا پھیلنا مراد ہی اور آفتاب معرفت جو آپکے دل منور کے مطلع سے طلوع ہوا وہ اوسکی دلیل ہی اور فیض اشارہ ہی رسمون اور رواسطون کے ساقط ہو جانے کی طرف لمعات مین مذکور ہی کہ جب آفتاب محبت مشرق غیب سے چمکا تو محبوب نے اپنے سایہ کا پردہ صحرا ے ظہور مین کھینچ لیا اوسوقت محب سے کہا الم تر الی ربک کیف مد الظل مصرع آخر نظرے بسوے ما مے نکنی ہے یعنی وہ پردہ کھینچنے مین تو میری طرف نہین دیکھتا قل کل یعمل علی شاکلتہ مصرع در خانہ بکد خداے ماند ہمہ چیز ہے اور کیا تو اعتبار نہین کرتا کہ اگر شخص کو حرکت نہو سایہ متحرک نہین ہوتا ولو شاء لجعلہ ساکنا اور اگر ہماری احدیت کا آفتاب مطلع عزت سے چمکے تو سایہ کا اثر نہ رہے اسواسطے کہ سایہ آفتاب کا ہمسایہ ہوتا ہی تو ثم قبضناہ قبضا یسیرا کے حکم کے موافق آفتاب اوسے اپنے مین کھینچ لیتا ہی بیت وے صحرا چو ہمہ پرتو خورشید گرفت ہے نتواند نفسے سایہ بآن صحرا شد ہے اس آیت کے دقائق اور حقائق بہت ہین جواہر التفسیر مین بعض کا مطالعہ ہو سکتا ہی

وھو الذی جعل اور وہ خدا وہ ہی جسنے بنایا **لکم الیل** تمھارے واسطے رات کو **لباسا** پوشش اور پردہ کہ اوسمین آرام لیتے ہو **و النوم سباتا** اور نیند کو راحت کہ اوسکے سبب سے آسایش پاتے ہو **و جعل النھار** اور کر دیا اوسنے دن کو **نشورا** اوٹھنے کے واسطے اور طلب معیشت مین چلنے پھرنے کے لیے اور بعضون نے کہا ہی کہ نیند موت کے مشابہ ہی اور نشور سو کر اوٹھنا ہی جیسے مردون کا مرکر قبر سے پھر اوٹھنا اور لقمان کی حکمتون مین مذکور ہی کہ جسطرح تو سوتا ہی پھر اوٹھتا ہی اسیطرح مر کر پھر جیے گا اور منتشر ہوگا **و ھو الذی ارسل الریح** اور وہ خدا وہ ہی جسنے بھیجین ہوائین **بشرا** خوشخبری دینے والیان **بین یدی رحمتہ** اوسکی رحمت نازل ہونے کے آگے آگے کہ وہ رحمت مینھ ہی یعنی برسات کے دنون مین ہوا چلنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ غالبا مینھ برسیگا **و انزلنا** اور نازل کیا ہمنے **من السماء** آسمان سے یا ابر سے **ماء طھورا** پانی پاک اور پاک کرنے والا **لنحیی بہ** تاکہ زندہ کرین ہم اوس پانی کے سبب سے **بلدۃ میتا** شہر مرے ہوئے کو یعنی اوس موضع کو جسمین خشک سالی تھی یا اوس مکان کو جو گرمی مین خشک

اور بے رونق پڑا تھا وَنُسْقِيَهٗ اور پلائین ہم پانی مِمَّا خَلَقْنَآ اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہمنے اَنْعَامًا چارپاؤن کو وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ○ اور بہت لوگون کو جو جنگل میں پڑے رہتے ہین اسواسطے کہ گانؤن اور شہروالون کے واسطے نہرین وغیرہ ہین کہ اوسکے سبب سے وہ مینہ کے پانی کے محتاج نہین وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ اور بیشک مقرر کیا ہمنے مینہ کو بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان مختلف شہرون اور وقتون میں طرح طرح پر کہ کبھی بڑے بڑے بوند برستے ہین کبھی چھوہار پڑتی ہی یا مکرر لائے ہم ابر و باران کا ذکر قرآن مین لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ یاد کرین لوگ یہی قدرت کو اور اوس نعمت مین فکر کرین اور اوسکا شکر بجالائین فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ تو انکار کیا بہت لوگون نے اور قبول نہ کیا اِلَّا كُفُوْرًا ○ مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہتے تو لَبَعَثْنَا البتہ ہم بھیجتے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر گانؤن اور بستی مین نَّذِيْرًا ○ ایک پیغمبر ڈرانے والا مگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری شان بڑی کرنے کو اور مرتبہ بلند کرنے کو ہمنے نبوت تم پر ختم کر دی اور تمھی کو سب مسلمانون اور سب لوگون پر قیامت تک ہمنے پیغمبر کیا فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ تو تم نہ کہا مانو کافرون کا جو تمکو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اور جھگڑا کرو اونکے ساتھ قرآن سے یا اسلام سے یا تلوار سے یا اونکی پیروی ترک کرکے جِهَادًا كَبِيْرًا ○ جھگڑا بڑا یعنی سخت اور بہت جھگڑا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ہی جسنے اپنی حکمت شاملہ سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ملا دیے دو دریا یعنی اسطرح ملا کر بہائے کہ ایک دوسرے سے مل نہین جاتے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ایک میٹھے پانی کا پیاس بجھانے والا وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور ایک دوسرا کھاری پانی کا تلخی مارتا ہوا یعنی روم اور فارس کے دونون دریا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کر دیا ان دونون دریاؤن کے درمیان بَرْزَخًا پردہ اور مانع اپنی قدرت سے وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ اور بند بندھا ہوا یا یہ بات ہمنے حرام اور ناروا کر دی کہ ایک دوسرے پر غلبہ کرے لباب میں کہا ہی کہ عذب فرات بڑی بڑی نہرین ہین جیسے نیل سیحون جیحون دجلہ اور ملح اجاج سب دریا ہین اور پردہ اونمین بیابان اور شہر واقع ہوئے ہین محقق لوگ اس بات پر ہین کہ دو دریا خوف اور رجا کے ہین کہ مسلمان کے دل مین کوئی دوسرے پر غلبہ نہین کرتا کہ اگر ایماندار کے خوف اور رجا دونون تولے جائین تو برابر نکلین اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نامتناہی ہی وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ اور وہ وہی جسنے پیدا کیا مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی پانی سے اونکی مٹی کو خمیر کیا اور وہ پانی اونکے مادہ کا ایک جزو ہی یا پیدا کیا آدمی کو آب منی سے فَجَعَلَهٗ پھر کیا اوسے نَسَبًا وَّصِهْرًا رشتے اور سسرال والا یعنی اونکو دو قسم کیا ایک مرد کہ نسب کی نسبت اونکے سبب سے ہوتی ہی اور دوسرے عورتین کہ سسرال اونکے سبب سے ہوتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نسب وہ ہی جسکے ساتھ نکاح درست نہو اور صہر وہ ہی جسکے ساتھ نکاح درست ہو وَكَانَ رَبُّكَ اور ہی تیرا رب قَدِيْرًا ○ قادر لڑکے اور لڑکیان پیدا کرنے پر وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اوس چیز کو جو اونھین کچھ فائدہ نہ دے اگر اوسکو پوجتے رہین وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہونچائے اونھین اگر اوسے نہ پوجین اس سے بت مراد ہین یا ہر ایک معبود جو خدا کے سوا ہو وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہی کافر عَلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی نافرمانی پر ظَهِيْرًا ○ پشت پناہ شیطان کا اور اوسکا مددگار وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھے اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا ایمان والون کو

ثواب آلہی کی وَّنَذِیْرًا ۝ اور ڈرانے والا کافرون کو عذاب نامتناہی سے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ کہ نہین مانگتا ہون مین تمسے
عَلَیْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا اِلَّا مَنْ شَآءَ مگر ایمان اوس شخص کا جو چاہے اَنْ یَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑے اِلٰی
رَبِّهٖ اپنے رب کی رضامندی اور قرب کی طرف سَبِیْلًا ۝ راہ یعنی مومنون کا ایمان اور طاعت میری اجرت ہی اسواسطے کہ
اس بات پر میرے واسطے خدا کے یہان اجر اور ثواب مقرر ہی اور یہ بات ثابت ہی کہ ہر پیغمبر کو اوسکی امت کے عابدون اور صالحون کے برابر
ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنی اجرت بھر پانے مین عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ اوس زندہ پر جو ہرگز لَا یَمُوْتُ نہ مریگا اسواسطے
کہ جو شخص اور زندون پر بھروسا کرتا ہی تو جب وہ مرجاتے ہین تو یہ بھروسا کرنے والا بے نصیب رہجاتا ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ اور
پاکی کے ساتھ یاد کر خدا کو نقصان کی صفتون سے اوس حال مین کہ اوسکی تعریف کرنے والا ہو اوصاف کمال کے ساتھ وَكَفٰى بِهٖ
اور بس ہی خدا بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ اپنے بندون کے پوشیدہ اور آشکار گناہون پر خَبِیْرًا ۝ خبر رکھنے والا اِلَّذِیْ
وہ خداوند جسنے اپنی قدرت بے عجز سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَا اور اوسے
جو کچھ اونکے درمیان مین ہی ہوا پانی آگ خاک نباتات جمادات حیوانات فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ چھ دنون کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے
ثُمَّ اسْتَوٰى پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش مجید پر جو سب مخلوقات مین بڑا ہی اَلرَّحْمٰنُ وہ بڑا رحم کرنے والا ہی
فَسْئَلْ بِهٖ تو پوچھ اوسکی ذات اور صفات خَبِیْرًا ۝ خبر رکھنے والے سے یا اوسکے پیدا کرنے اور غالب آنے کا حال اوس سے پوچھ
جو جانتا ہو وَاِذَا قِیْلَ اور جب کہا جاتا ہی لَهُمُ اسْجُدُوْا مشرکون سے کہ سجدہ کرو لِلرَّحْمٰنِ خدا کو جو رحمن یعنی بڑا رحم
کرنے والا ہی تو قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ کہتے ہین کہ کون ہی رحمن یعنی رحمن ایسا نام ہی کہ اس نام والے کو ہم نہین پہچانتے اسواسطے
کہ کافر لوگ خدا کا نام رحمن نہین کہتے تھے تو جب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو بولے کہ ہم رحمن کو نہ جانتے ہین نہ پہچانتے ہین اَنَسْجُدُ کیا ہم
سجدہ کرین یعنی ہم سجدہ نہ کرینگے لِمَا تَاْمُرُنَا اوس چیز کو جسکے سجدہ کا تو ہمکو حکم کرتا ہی وَزَادَهُمْ اور زیادہ کرتا ہی رحمن
یا رحمن کو سجدہ کرنے کا حکم کافرون کو نُفُوْرًا ۝ سجدے بھاگنا ہی ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے
قول پر یہ ساتوان سجدہ ہی اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آٹھوان فتوحات مین لکھا ہی کہ یہ سجدہ نفور اور انکار کا سجدہ ہی اور
فرمایا ہی کہ مومن جب یہ آیت پڑھکر سجدہ کرتا ہی تو بھاگنے والون اور انکار کرنے والون سے ممتاز یعنی الگ ہوجاتا ہی تو اس سجدہ کو سجدہ امتیاز بھی
کہ سکتے ہین تَبٰرَكَ الَّذِیْ بزرگ ہی وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ فِی السَّمَآءِ پیدا کیے آسمان مین
بُرُوْجًا برج بارہ یا مکان عالیشان کہ اونکی حقیقت اوسکے سوا اور کوئی نہین جانتا وَّجَعَلَ فِیْهَا اور پیدا کیا آسمانون یا
برجون مین سِرٰجًا چراغ کہ وہ آفتاب ہی وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ اور چاند روشن یا روشن کرنے والا وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ وہی ہی
جسنے اپنی حکمت کاملہ سے جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ کیا رات دن کو خِلْفَةً اختلاف والا یعنی صفات اور احوال مین ایک دوسرے کے
مخالف یا آتے جاتے ہین ایک کو دوسرے کے پیچھے اور یہ ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنا دلیل ہی لِّمَنْ اَرَادَ اوس شخص کے واسطے جو چاہے
اَنْ یَّذَّكَّرَ یہ کہ یاد کرے عجیب عجیب قدرتون اور طرفہ طرفہ خلقتون کو جو رات دن کے پیدا کرنے مین ہین اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ یا چاہے

معانقه عند المتقدمین

سجده

شکرگزاری حضرت باری کی نعمتون پر رات دن کا آگے پیچھے آنا بھی اون نعمتون مین سے ایک نعمت ہی وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اور بندے یا عبادت کرنے والے خدا بڑی رحمت والے کے یہ اضافت فضیلت اور خصوصیت ظاہر کرنے کے واسطے ہی خصوص مین ہی کہ جسطرح رحمٰن نام حق تعالیٰ کے واسطے خاص ہی اسی طرح یہ بندے بھی اوسکی بارگاہ قرب کے خاص لوگ ہین اور یہ بندے الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ وہ لوگ جو چلتے ہین عَلَى الۡاَرۡضِ زمین پر هَوۡنًا فروتنی کی راہ سے یا وقار کے ساتھ یا چلتے ہین بردبار اور نیکوکار وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ اور جب مخاطب ہوتے ہین اونسے نادان لوگ اور بے ادبانہ بات کرتے ہین تو قَالُوۡا کہتے ہین وہ خاص بندے جواب مین سَلٰمًا ۝ بات سلامتی کے ساتھ یعنی ایسی بات کہتے ہین جسمین گناہ سے سلامت رہین اس سے مراد یہ ہی کہ وہ خاص بندے احمقون سے تعرض نہین کرتے اور اونسے نہین لڑتے جھگڑتے جیسا کہ حضرت مولانائے روم قدس سرہ نے فرمایا ہی **قطعہ** اگر گویند زرّاقی وسالوس ٭ بگو ہستم دو صد چندان میروید وگر از خشم دشنامے دہندت ٭ دعا کن خوشدل و خندان میروید خلق کے ساتھ اون خاص بندون کا معاملہ جو حالت صحت مین ہوتا ہی جب اوسکی خبر دیچکا تو اب حق تعالیٰ کے ساتھ حالت خلوت مین جو اونکو معاملہ ہی اس دوسری آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی کہ وَالَّذِيۡنَ يَبِيۡتُوۡنَ اور وہ خاص بندے ایسے ہین کہ شب بسر کرتے ہین لِرَبِّهِمۡ اپنے رب کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ایک وقت وَّقِيَامًا ۝ اور کھڑے ہونے والے دوسرے وقت اس سے نماز مین سجدہ کرنا اور کھڑا ہونا مراد ہی وَالَّذِيۡنَ اور وہ خاص بندے وہ ہین کہ باوصف اسکے کہ طاعت مین کوشش کرتے ہین اور دن بھر خشوع مین رات بھر خضوع مین رہتے ہین پھر بھی يَقُوۡلُوۡنَ کہتے ہین خوف کی راہ سے کہ رَبَّنَا اصۡرِفۡ اے رب ہمارے پھیر دے عَنَّا ہمسے عَذَابَ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کو اِنَّ عَذَابَهَا بیشک عذاب دوزخ كَانَ غَرَامًا ۝ ہی دائم اور لازم یعنی ہمیشہ ہی اِنَّهَا تحقیق کہ دوزخ سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا بری قرارگاہ ہی وَّمُقَامًا ۝ اور بری جگہ رہنے کی ہی وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا اور وہ لوگ وہ ہین کہ جب انھون نے خرچ کیا تو لَمۡ يُسۡرِفُوۡا نہ اسراف کیا اور نہ حد سے بڑھایا یعنی گناہ اور حرام کامون مین صرف کیا وَلَمۡ يَقۡتُرُوۡا اور نہ تنگ پکڑا اور بخل کیا یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا حق مستحق سے نہ روکا وَكَانَ اور تھا خرچ کرنا اونکو بَيۡنَ ذٰلِكَ اسراف اور بخل کے درمیان مین قَوَامًا ۝ سیدھا کھڑا رہنا یعنی اعتدال کی راہ چلے اور دونون طرف یعنی اسراف اور بخل سے کہ مذموم ہین بچتے رہے **بیت** تو سطر اکن ہرگز از کف ہا کہ خیر الامور اوسطہا لکھا ہی کہ بعضے مشرکون نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ امی محمد ہمنے شرک کیا اور خون ناحق بہت کیے اور زنا اور برے کام ہمسے صادر ہوے جس خدا کی عبادت کی طرف تم ہمین پکارتے ہو اگر وہ خدا ہمارے گناہون سے درگذرے تو ہم ایمان لا سکتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ اور خاص بندگان رحمٰن وہ لوگ ہین جو نہین پکارتے اور نہین پوجتے مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو وَلَا يَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِىۡ اور نہین مار ڈالتے وہ جان کہ حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا ہی اللہ نے مار ڈالنا اوسکا یعنی مومن اور معاہد کی جان اِلَّا بِالۡحَـقِّ مگر حق پر یعنی اون باتون پر جنکے سبب سے قتل کرنا شرعًا درست ہی جیسے مرتد ہو جانا اور زنا اور قتل ناحق اور زمین مین فساد کی کوشش کرنا وَلَا يَزۡنُوۡنَ ج

اور زنا نہین کرتے اسواسطے کہ اور گناہون کی اصل یہی تین گناہ کبیرہ ہین صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نے رسول خدا
علیہ افضل الصلوۃ والثنا سے پوچھا کہ کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ خدا کا تو شریک ٹھہراے حالانکہ اوسنے تجھے پیدا کیا مین نے
عرض کیا کہ پھر دوسرا بڑا گناہ کون ہے فرمایا یہ کہ روٹی دینے کے خوف سے اپنے فرزند کو تو قتل کرے پھر مین نے کہا اور بڑا گناہ کون ہے فرمایا
یہ کہ اپنی پڑوسی عورت سے تو گناہ کرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تصدیق کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ نیک
بندے شرک نہین کرتے اور قتل ناحق اور زنا کے مرتکب نہین ہوتے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کریگا وہ گناہ کبیرہ جو مذکور ہوے
وہ يَلْقَ اَثَامًا دیکھیگا جزا اپنے گناہ کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام ایک میدان ہے دوزخ مین کہ زنا کار وہان پر اوس میدان مین عذاب
کرینگے یا اثام ایک چیز ہے کہ خون پیپ کی طرح دوزخیون کے جسم سے بہتی ہے یا اثام اور غی دوزخ مین دو کنوین ہین ایک گروہ مقرر ہے
عذاب کے واسطے يُّضٰعَفْ دونا کیا جائیگا لَهُ الْعَذَابُ یہ کام کرنیوالے کے واسطے عذاب يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت
دن وَيَخْلُدْ اور ہمیشہ رہیگا فِيْهٖ عذاب مین مُهَانًا اوس حال مین کہ ذلیل اور بے اعتبار ہوگا اِلَّا مَنْ تَابَ
مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اور کرے کام اچھا یعنی اوسکا
اسلام پر قائم رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ يُبَدِّلُ اللّٰهُ بدلتا ہے خدا سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ اونکے گناہ نیکیون سے
یعنی اگلے گناہ توبہ کے سبب سے محو کرتا ہے اور نئی عبادتین اوسکی جگہ پر قائم کرتا ہے یا نفس مین جو گناہ کا ملکہ ہے اوسے عبادت کے ملکہ سے بدل
دیتا ہے یا پہلے جو برے کام اوس سے وقوع مین آئے اوسکے خلاف جو نیک کام ہین اونکی توفیق دیتا ہے یا دنیا مین اوسکے کفر کو ایمان سے
بدل دیتا ہے اور آخرت مین اوسکے گناہ نیکیون سے بدل دیتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا گناہون کا توبہ کے سبب سے
رَّحِيْمًا مہربان اونپر اونکے دل مین توبہ ثابت رکھکر وَمَنْ تَابَ اور جو کوئی توبہ کرے گناہون سے اِن گناہون سے شرک اور قتل
اور زنا کے سوا اور گناہ مراد ہین یعنی جو کوئی ان گناہون کے سوا اور گناہون سے بھی توبہ کرے اور ہاتھ کھینچے وَعَمِلَ صَالِحًا اور
کرے کام نیک یعنی جو کام فوت ہوے اوسکا بدلا کرے فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ تو بیشک وہ پھرتا ہے اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف مَتَابًا پھرنا
یا رجوع کرتا ہے خدا کی طرف اچھی رجوع وَالَّذِيْنَ اور خدا کے بندے وہ لوگ ہین جو لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ حاضر نہین ہوتے
مشرکون اور یہود ونصاریٰ کی عیدگاہون مین یا اونکے میلون مین یا ناچ گانے کی محفلون مین یا بدعتیون کی صحبت مین یا جھوٹی گواہی
نہین دیتے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ اور جب گذرتے ہین بری چیز کی طرف مَرُّوْا كِرَامًا گذرتے ہین بزرگون اور پرہیزگارون
کی طرح یا منع کرتے ہین اوس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا اور بندگان حق وہ لوگ ہین کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآنی نصیحتون سے تو لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا مونھ کے بل نہین گر پڑتے اوس پر صُمًّا
بہرے کہ اوسکے اسرار نہ سنین وَّعُمْيَانًا اور اندھے کہ اوسکے انوار نہ دیکھین بلکہ اونھون نے گوش ہوش سے سنا اور چشم بصیرت سے
اوسکے جمال کے جلوے دیکھے حاصل یہ کہ آیات الٰہی سے غفلت نہین کی وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اور وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا اے رب ہمارے بخش ہمین مِنْ اَزْوَاجِنَا ہماری جورون سے وَذُرِّيّٰتِنَا اور ہماری اولاد سے قُرَّةَ اَعْيُنٍ

وہ جو ہماری آنکھون کی روشنی ہو آس سے اچھی اولاد اور نیک بیبیان مراد ہین جب مسلمان اپنے جورو لڑکون کو زندگی مین نیک پاک دیکھتا ہے تو اوسکا دل خوش اور آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین وَّاجْعَلْنَا اور کر ہمین لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پرہیزگارون کے واسطے پیشوا یعنی ہمین ایسا پرہیزگار کردے کہ پرہیزگارون کی امامت کے لائق ہو جائین اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جنکا ذکر ہوا يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بدلا دیے جائینگے غرفہ بہشت یعنی بہشت مین اونکو بلند مقام ملیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ غرفہ ایک نام ہی بہشت کے نامون مین سے فصول عبدالوہاب مین لکھا ہی کہ غرفہ کوٹھے ہین چار ستونون پر رکھے ہوئے سونے چاندی موتی کے اور ایسے مکان اون لوگون کو دینگے بِمَا صَبَرُوْا اس سبب سے کہ اونھون نے صبر کیا دنیا مین مشقت پر اور کافرون کی ایذا پر اور مزے کی چیزین چھوڑ دینے پر یا فقیری اور محتاجی پر یا فرض ادا کرنے پر وَيُلَقَّوْنَ اور دیے جائینگے اور بکر نے يَلْقَوْنَ معروف کا صیغہ بے تشدید قاف پڑھا ہی یعنی پائینگے فِيْهَا بہشت مین تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ زندگی بے زوال اور آفتون سے سلامتی یا زندگی اور سلامتی کی دعا سنینگے یا فرشتے اونپر تحیّت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے پائینگے اور سلام حق تعالی سے سنینگے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے بہشت مین یا مدام رہینگے تحیت اور سلام مین حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا خوب ٹھہرنے کی جگہ ہی بہشت وَّمُقَامًا ۝ اور رہنے کی جگہ قُلْ کہدے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگون سے کہ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ کیا وزن رکھے خدا تمکو یعنی خدا کے پاس تمہاری کیا قدر ہوگی لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر نہ پکارنا اور عبادت کرنا ہو تمہارا اوسکو اسواسطے کہ آدمی کی خوبی معرفت اور عبادت مین ہی فَقَدْ كَذَّبْتُمْ پس تحقیق کہ تمنے تکذیب کی میری اور تقصیر کی خدا کی عبادت مین فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ تو قریب ہی کہ تمہارا تکذیب کرنا تمکو لازم رہیگا اور ہرگز نہ چھوٹیگا یا تکذیب کا وبال اوسوقت تک رہیگا جسوقت تک دوزخ مین تمکو نہ پہونچائے اور وہان بھی تمکو نہ چھوڑیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ لزام سے جنگ بدر مین قتل ہونا مراد ہی

سورۃ الشعراء مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	مائتان وسبع وعشرون آیۃ
سورہ شعرا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	دوسو ستائیس آیتین ہین

طٰسٓمٓ ۝ معالم مین قتادہ رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ حروف مقطعہ قرآن کے نام ہین اور اسی وجہ سے اکثر ان حروف کے بعد قرآن کا ذکر آتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی یا ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہی چنانچہ طسم طاہر سمیع مجید کی طرف اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ طوبی اور سدرۃ المنتہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہی اور بحر الحقائق مین ہی کہ طا طائران مرغان ہوائے وحدت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ طائر یعنی اوڑنے والے ہین اللہ کے ساتھ اور سین سیر وندگان طریق معرفت کی جانب کہ وہ سائر یعنی سیر کرنے والے ہین اللہ کی طرف اور میم مشی سالکان سبیل عبودیت کی طرف ایما کرتا ہی کہ اللہ کی طرف اور اللہ مین چلتے ہین یا اشارہ ہی طلب مبتدیان اور سیر متوسطان اور مشاہدہ منتہیان کی جانب صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ حق سبحانہ تعالی طہارت عزت ازلی اور سناے جبروت ابدی اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ آیتین ہین کتاب

روشن یا یعنی قرآن کی ... ظاہر کرنے والی کے ہم نے بہت بھی آیا ہی یعنی قرآن شریف
حق و باطل کو ظاہر کرتا ہی اور ... کو کھولدیتا ہی اور چونکہ قریش ایسی کتاب کی تکذیب
کرکے ایمان نہ لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے ایمان کا بہت لالچ رکھتے تھے تو اونکی یہ تکذیب آپکے دل مبارک پر
بہت گران گذرتی تو حق تعالی نے آپکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ لعلک مگر تو باخع نفسک ہلاک کرنے والا
اور مار ڈالنے والا ہی اپنے جی کو الا یکونوا اس سبب سے کہ وہ نہیں ہوتے مؤمنین ○ مومن قرآن کے ساتھ
ان نشأ اگر چاہیں ہم ننزل علیہم اوتاریں اونپر من السماء آسمان سے آیة نشانی قیامت کی نشانیوں میں سے
یا بلا قہر کی بلاؤں میں سے فظلت اعناقہم پھر ہو جائیں گردنیں اونکی یعنی اون گردن کشوں اور بزرگوں کی گردنیں
لہا اوس نشانی کے واسطے خاضعین ○ نیچی یعنی [illegible] جھکادیں اور اوس نشانی کو مان لیں وما یاتیہم
اور نہیں آتی ہی اونکے پاس من ذکر کوئی نصیحت من الرحمن خدا کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا ہی محدث نئی بھیجی
ہوئی وحی کے ساتھ یعنی ایک کے بعد دوسری سورت قرآن میں نہیں نازل ہوتی الا کانوا مگر یہ کہ ہوتے ہیں
عنہ معرضین ○ اوس سے منہہ پھیرنے والے فقد کذبوا پھر بیشک تکذیب کی اونھون نے قرآن کی اور اپنی
تکذیب پر مصر ہین فسیاتیہم تو قریب ہی کہ آئینگی اونھین مرتے وقت یا قبر سے اوٹھتے وقت یا جنگ بدر کے دن انبٰؤا
ما کانوا بہ جنھین اوسکی [illegible] اوسکے ساتھ یستہزءون ○ ہنستے اور اوسے باور نہ کرتے تھے اور وہ خبرین آچکنے
کے بعد پشیمانی نفع ندیگی [illegible] پشیمان شوی سود ندارد اولم یروا کیا نہیں دیکھتے
تکذیب کرنے والے اور باور نہیں کرتے دیکھکر الی الارض زمین کی طرف کہ محض قدرت سے کم انبتنا کتنا اوگایا ہمنے
فیہا اوسمین مرجانے اور چھپ جانے کے بعد من کل زوج ہر قسم کی گھاس میں سے کریم ○ اچھی اور بہت فائدے والی ان فی
ذلک بیشک اس اوگانے میں لایة البتہ نشانی ہی اوگانے والے کی کمال قدرت اور حکمت پر وما کان اکثرہم اور نہیں ہیں
بہتیرے اونمیں سے علم ازلی میں مؤمنین ○ ایمان لانے والے باوصف اسکے کہ ایسی ایسی نشانیاں دیکھتے ہیں وان ربک
اور بیشک تیرا رب لہو العزیز وہ غالب اور قادر ہی اس بات پر کہ کافرون پر بلا نازل کرے الرحیم ○ مہربان ہی مومنوں پر
بخشش کا فرش بچھا کر واذ نادی اور یاد کر اوسے جبکہ پکارا ربک موسی تیرے رب نے موسی کو ان ائت کہ آ کر
القوم الظلمین ○ لائے ظالموں کی قوم پاس قوم فرعون یعنی قوم فرعون کے پاس کہ اونھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا
شرک کرکے اور بنی اسرائیل پر زیادتی کرکے اور کہہ اونکو کہ الا یتقون ○ کیا نہیں ڈرتے ہیں یعنی چاہیے کہ عذاب الہی سے ڈریں اور
کفر سے پرہیز کریں اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دیں قال رب کہا موسی نے کہ اے میرے رب انی اخاف یقینی میں ڈرتا ہوں
ان یکذبون ○ کہ وہ میری تکذیب کریں اور میرا رسول ہونا نہ مانیں ویضیق صدری اور تنگ ہو میرا دل تکذیب کے
انفعال سے ولا ینطلق لسانی اور نہ چلے میری زبان اور گرہ جو میری زبان میں ہی زیادہ ہو جائے اور یہ دعا اوسوقت حضرت

موسی نے کی تھی جب تنکی زبان مبارک مدت گرہ دفع ہوئی تھی اور اوسکے دفع ہونے کی دعا بھی نہ کی تھی فَاَرْسِلْ تو تو بھیج جبرئیل کو
اِلٰی ھٰرُوْنَ ○ ہارون کی طرف جو میرا بھائی ہے اور رسالت مین اوسے میرا شریک کر تاکہ اوسکی اعانت سے فرعون کے
لوگون کی طرف جاؤن وَلَھُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ اور انکو مجھپر ایک گناہ کا دعوی ہے جو مین نے کیا ہے اس گناہ سے قبطی کا قتل مراد
ہے اور اہل فرعون کے گمان کے موافق اس قتل کو گناہ کہکے کہا کہ فَاَخَافُ پھر مین ڈرتا ہون اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ○ اس بات سے
کہ مجھے قتل کر ڈالین قبطی کے عوض تبلیغ احکام کے قبل قَالَ کہا خدا نے کہ کَلَّا باز آ اس گمان سے اسواسطے کہ وہ لوگ تجھپر
قابو نہ پائینگے فَاذْھَبَا تو جاؤ تم دونون اے موسی اور ہارون بِاٰیٰتِنَآ ہماری نشانیون سمیت یعنی اون معجزون کے ساتھ
جو میری قدرت اور تمھاری نبوت پر دلیل ہون اِنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین مُّسْتَمِعُوْنَ ○ سننے والے وہ بات
جو تم مین اور فرعون مین ہوگی یعنی تم اور وہ جو کہوگے اور کروگے ہمپر کچھ پوشیدہ نہین فَاْتِيَا پھر آؤ تم دونون فِرْعَوْنَ فرعون
پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ہم بھیجے ہوئے ہین اوسکے جو رب ہے سب عالمون کا اَنْ اَرْسِلْ
اور بات یہ ہے کہ بھیجدے مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ○ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنی اونسے دست بردار ہو تاکہ ہمارے ساتھ
زمین شام مین جائین جہان اونکے باپ دادا رہتے تھے تو موسی علیہ السلام حکم الہی کے موافق اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لیکر فرعون کی
ڈیوڑھی پر آئے ایک سال بھر کے بعد فرعون کی ملاقات میسر آئی جب فرعون نے حضرت موسی کو دیکھا تو پہچانا اور احسان جتانے کے
طور پر فرعون قَالَ بولا کہ اے موسی اَلَمْ نُرَبِّكَ کیا ہمنے تجھے نہین پرورش کیا فِیْنَا اپنے درمیان وَلِیْدًا
اوس حال مین کہ تو بچہ تھا تازہ پیدا ہوا وَّلَبِثْتَ اور رہا تو فِیْنَا ہمارے بیچ مین مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ○ کئی برس اپنی عمر
مین سے یعنی تیس برس ہمارے پاس تمنے اپنی عمر بسر کی وَفَعَلْتَ اور کیا تونے فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ جو کام تونے
کیا یعنی فاتون نام قبطی جو میرا باورچی تھا اوسے تونے مار ڈالا وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ○ اور تو نا شکرا ہے کہ میرا احسان نہ مانا اور
میرے ایک خواص کو قتل کر ڈالا قَالَ فَعَلْتُھَآ کہا موسی علیہ السلام نے کہ کیا مین نے وہ کام اِذًا اوس وقت وَّاَنَا مِنَ
الضَّآلِّیْنَ ○ اور مین ناواقفون مین سے تھا یعنی یہ نہ جانتا تھا کہ مین ایک گھونسا مارونگا تو وہ مر ہی جائیگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ
پھر بھاگا مین تمسے لَمَّا خِفْتُكُمْ جبکہ ڈرا مین کہ تم مجھے مار ڈالوگے اور مین مدین مین چلا گیا فَوَھَبَ لِیْ پھر بخشا مجھے
رَبِّیْ میرے رب نے مدین سے پھرتے وقت حُكْمًا علم اور فہم یا نبوت وَّجَعَلَنِیْ اور کیا مجھے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اپنے
رسولون مین سے یعنی جو رسول خلق کی طرف بھیجے اونکے زمرہ مین مجھے بھی داخل کیا وَتِلْكَ نِعْمَةٌ اور وہ نعمت جو تو تَمُنُّھَا
عَلَیَّ احسان جتاتا ہے مجھپر اَنْ عَبَّدْتَّ یہ ہے کہ لونڈی غلام بنایا تونے بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ○ اولاد یعقوب کو اور مجھے
فرزندی مین لیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہان ہمزہ انکار کا پوشیدہ ہے اصل کلام یہ ہے کہ کیا وہ نعمت جسکا تو مجھپر احسان جتاتا ہے
یہی ہے کہ بنی اسرائیل کو تونے لونڈی غلام بنایا یعنی اگر تو اونکو لونڈی غلام نہ بناتا تو میری مان مجھے دریا مین نہ ڈالتین اور
میری قوم ہی کے لوگ مجھے پرورش کرتے اور یہان تیرا احتجاج نہوتا اور چونکہ فرعون سن چکا تھا کہ موسی علیہ السلام نے کہا ہے کہ

انا رسول رب العالمین یعنی ہین رسول ہون رب العالمین کا تو اپنی بات پھیر کر امتحان کی راہ سے قال فرعون بولا فرعون کہ
وما رب العالمین ؕ اور کون شخص ہی اور کیا ہی رب سب عالمون کا اور وہ کیا چیز ہی فرعون نے رب کی ماہیت پوچھی
تو قال کہا موسی علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہ رب السموت والارض وہ ہی رب آسمانون کا اور زمینون کا
وما بینہما ؕ اور اوس چیز کا جو کچھ ہی اونکے درمیان ان کنتم موقنین ○ اگر ہو تم یقین رکھنے والے صفات حق
کی تحقیق مین موسی علیہ السلام نے اوس ماہیت کے جواب سے انکار کیا اور حکمت کی کھلی ہوئی دلیلون اور قدرت کے نشانون سے
خدا کو پہچنوایا قال کہا فرعون نے لمن حولہ اون لوگون سے جو اوسکے گرداگرد تھے قبط کے اشراف اور وہ پانسو
آدمی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے تھے کہ الا تستمعون ○ کیا تم نہین سنتے جواب اس مرد کا کہ مین تو اوسکے رب کی حقیقت
پوچھتا ہون اور یہ اوسکے افعال بیان کرتا ہی قال کہا موسی علیہ السلام نے دوبارہ کہ ربکم ورب اباءکم الاولین ○
میرا خدا تمھارا پیدا کرنے والا ہی اور تمھارے اگلے باپ دادا کا خالق ہی حضرت موسی علیہ السلام نے بہت کھلی ہوئی نشانیون سے رجوع کی اون
نشانیون کی طرف جو بہت نزدیک ہین دیکھنے والے اور تامل کرنے والے سے قال بولا فرعون اپنی قوم سے کہ ان رسولکم
بیشک تمھارا رسول فرعون نے مسخرے پن سے حضرت موسی کو رسول کہا کہ تمھارا رسول الذی ارسل الیکم
لمجنون ○ وہ جو بھیجا گیا ہی تمھاری طرف البتہ دیوانہ ہی کہ سوال کے موافق جواب نہین دیتا قال کہا موسی علیہ السلام نے
رب المشرق والمغرب پروردگار عالم پیدا کرنے والا ہی مشرق اور مغرب کا وما بینہما ؕ اور اوسکا جو کچھ مشارق
ومغارب کے بیچ مین ہی ان کنتم تعقلون ○ اگر ہو تم سمجھتے کہ تمھارے سوال کا جواب اس طور کے سوا ہو ہی نہین سکتا
اسواسطے کہ کسی کو حق تعالی کی حقیقت سے آگاہی ممکن ہی نہین اسلیے کہ جو کچھ عقل اور فہم اور وہم مین آئے اور حواس اور قیاس اوسے
دریافت کرے خدا کی ذات اوس سے منزہ اور مقدس ہی اسواسطے کہ یہ سب نئے پیدا ہوئے ہین اور نئے پیدا ہوئے اوسی کو پہچان سکتے ہین
جو نیا پیدا ہو نظم آنکہ او از حدث بر آرد دم ✤ چہ شناسد کہ چیست سر قدم ✤ علم را سوے حضرتش رہ نیست ✤ عقل نیز از کمالش آگہ نیست ✤
قال کہا فرعون نے جبکہ مناظرہ سے عاجز آیا کہ لئن اتخذت اگر پکڑیگا تو اے موسی الہا کوئی معبود غیری میرے
سوا لاجعلنک تو البتہ کرونگا مین تجھے من المسجونین ○ قیدیون مین سے لکھا ہی کہ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اسواسطے
کہ قیدیون کو حکم کرتا تھا کہ گہرے گڑھے مین ڈالدیے جاتے تھے کہ وہان کچھ نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور جب تک قیدی مر نہ جائے باہر نکالے نہ جاتے تھے
جب موسی علیہ السلام نے قید خانہ کا ذکر سنا تو قال اولو جئتک کہا کہ کیا تو یہ میرے ساتھ کریگا اور اگر لاؤن مین تیرے پاس
بشیء مبین ○ ایک چیز کھلی ہوئی یعنی اگر مین کھلا ہوا معجزہ دکھاؤن تو بھی تو مجھے قتل کریگا قال فات بہ بولا فرعون
لا وہ چیز ان کنت من الصدقین ○ اگر ہی تو سچا اپنے دعوے مین فالقی عصاہ پھر ڈالدیا موسی علیہ السلام نے
اپنا عصا فاذا ہی تو وہین پر عصا پھینکتے ہی ثعبان مبین ○ اژدہا تھا کھلا ہوا یعنی اوسکا اژدہا ہونا ظاہر تھا
فرعون وہ اژدہا دیکھ کر ڈرا اور جو لوگ وہان جمع تھے بے اختیار بھاگے چنانچہ بھاگتے وقت پچیس ہزار آدمی مر گئے ونزع

یَدَہٗ اور نکالا حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان سے فرعون کو ہاتھ کا گیہون رنگ کھا کر گریبان میں ڈال لینے کے بعد فَاِذَا ھِیَ
تو وہین اونکا ہاتھ بَیۡضَآءُ لِلنّٰظِرِیۡنَ ؏ سفید چمکتا ہوا تھا بجلی کی طرح دیکھنے والون کی نگاہ مین لکھا ہے کہ جسطرح نور
آفتاب سے نگاہ کو خیرگی ہوتی ہے اسیطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک کی چمک سے ہوتی تھی قَالَ بولا فرعون لِلۡمَلَاِ
حَوۡلَہٗۤ اپنی قوم کے سردارون سے جو اوسکے گرد تھے کہ اِنَّ ھٰذَا بیشک یہ دو لَسٰحِرٌ عَلِیۡمٌ ۙ جادوگر ہے دانا
مگر فرعون ڈر کر اوسکے لوگ حضرت موسیٰ کا معجزہ دیکھ کر ایمان نہ لاوین حیلہ پیدا کرنے لگا کہ یہ جادوگر ہے کہ جادوگری مین مہارت کامل رکھتا ہے
یُّرِیۡدُ اَنۡ یُّخۡرِجَکُمۡ چاہتا ہے کہ نکالدے تمکو مِّنۡ اَرۡضِکُمۡ تمہاری زمین سے یعنی مصر کے شہرون سے بِسِحۡرِہٖ ۖ اپنے
جادو کے سبب سے فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ۞ پھر کیا حکم کرتے ہو تم مجھے اسکے امر مین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے نے فرعون
کو دعوی خدائی کی بلندی سے مشورہ باہمی کے گڑھے مین ڈالدیا یہانتک کہ اَنَا رَبُّکُمُ الۡاَعۡلٰی کے رتبہ سے گھٹا لینے لوگون سے پوچھا کرنے والون سے
موسیٰ علیہ السلام کے باب مین مشورہ چاہا تو قَالُوۡۤا اَرۡجِہۡ وہ بولے کہ اسے قید کرو وَاَخَاہُ اور اوسکے بھائی کو یا ٹھہرا رکھو اور دو
قتل مین جلدی نکرو تاکہ اونکا جھوٹ ظاہر ہو جاوے تا لوگون کو شبہہ نہ رہے وَابۡعَثۡ اور بھیج فِی الۡمَدَآئِنِ شہرون مین
اپنے ملک کے حٰشِرِیۡنَ ۙ جمع کرنیوالے یعنی ہر شہر مین ایلچی روانہ کر تا کہ یَاۡتُوۡکَ لاوین تیرے پاس بِکُلِّ سَحَّارٍ ہر جادوگر کو جہان کہین بڑا
جادوگر ہو سنا عَلِیۡمٍ ۞ دانا فن سحر مین کامل فرعون نے اپنے لوگ جادوگر ڈھونڈھنے کو بھیجے فَجُمِعَ السَّحَرَۃُ پھر جمع کیے گئے
جادوگر لِمِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۙ واسطے وقت روز معلوم کے کہ وہ جانا ہوا اور وعدہ کیا ہوا یَوۡمُ الزِّیۡنَۃِ تھا وَّقِیۡلَ اور
کہا گیا یعنی فرعون بولا لِلنَّاسِ لوگون سے یعنی مصر والون سے کہ ھَلۡ اَنۡتُمۡ کیا ہو تم مُّجۡتَمِعُوۡنَ ۙ جمع ہونیوالے اکٹھا
ہو جاؤ لَعَلَّنَا شاید ہم سب متفق ہو کر نَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ پیروی کرین جادوگرون کی یعنی موسیٰ کو دفع کرنے مین ہم سب اونکی متابعت
کرین اور اونھین مدد دین یا ہم اونکے دین کی پیروی کرین اِنۡ کَانُوۡا اگر ہون ھُمُ الۡغٰلِبِیۡنَ ۞ وہ غالب موسیٰ و ہارون پر
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَۃُ پھر جب آئے جادوگر فرعون کے پاس اور اوسنے اونکی بڑی خاطرداری کی تو وہ گستاخ ہو کر قَالُوۡا لِفِرۡعَوۡنَ
بولے فرعون سے اَئِنَّ لَنَا کیا مقرر ہوگا ہمارے واسطے لَاَجۡرًا بدلا تیرے پاس سے اِنۡ کُنَّا اگر ہون نَحۡنُ الۡغٰلِبِیۡنَ
ہم غالب جادوگر کے مقابلون پر قَالَ نَعَمۡ بولا فرعون کہ ہان بدلا ہے گا تمہارے واسطے وَاِنَّکُمۡ اِذًا اور بیشک ہوگے تم اوسوقت
لَّمِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ۞ مقربون مین سے یعنی پہلے جو کوئی میرے پاس آئے اور آخر کو جو کوئی میرے پاس سے جائے تمہی ہوگے پس وہ وعدہ پر
اعتماد کر کے اپنے جادو میدان معین مین لائے اور وقت معلوم پر موسیٰ علیہ السلام کے برابر صف جما کر بولے کہ ای موسیٰ کیا پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے
یا ہم ڈالین قَالَ لَھُمۡ مُّوۡسٰۤی کہا اونسے موسیٰ علیہ السلام نے کہ اَلۡقُوۡا تم ڈالو مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ۞ جو کچھ تم ڈالنے والے
ہو فَاَلۡقَوۡا تو ڈالدین اونھون نے حِبَالَھُمۡ وَعِصِیَّھُمۡ اپنی رسیان اور اپنے عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے کہ
ستر ہزار رسیان اور ستر ہزار عصے تھے وَقَالُوۡا اور بولے وہ جب اونکے عصے اور رسیان آفتاب کی گرمی سے حرکت مین آئین اور لوگون نے تعجب کیا
کہ بِعِزَّۃِ فِرۡعَوۡنَ بزرگی اور قوت اور غالبیت فرعون کے سبب سے اِنَّا لَنَحۡنُ الۡغٰلِبُوۡنَ ۞ بیشک ہمہی غالب ہین موسیٰ پر

ہارون پر فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ پھر ڈالا موسی علیہ السلام نے حکم خدا سے اپنا عصا اور فوراً وہ اژدہا بن گیا فَاِذَا هِيَ پھر ناگہان وہ
عصا اژدہا ہوا تو تَلْقَفُ نگلنے لگا مَا يَاْفِكُوْنَ ؀ جو کچھ اونھون نے مکر کیا تھا اور لوگون کو سانپ کی صورت پر دکھاتے تھے
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ پھر منھ کے بل گرا دیے گئے جادوگر سٰجِدِيْنَ ؀ سجدہ کرنے والے اسواسطے کہ اونھون نے جانا کہ عصے کا اژدہا
ہو جانا جادو کی وجہ سے نہین اور صدق کی راہ سے قَالُوْٓا اٰمَنَّا بولے کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ساتھ
رب العالمین کے پھر اونھون نے تفصیل کی کہ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؀ موسی اور ہارون کے رب کا ہم ایمان لائے تاکہ فرعون کی
خدائی کا توہم رفع ہو جائے اور فرعون نے جب سنا کہ جادوگر ایمان لائے تو اونکو بلا کر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ کہا کہ ایمان لائے تم موسی کا
اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ ءَاٰمَنْتُمْ پڑھا ہے یعنی کیا ایمان لائے تم موسی کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ قبل اسکے کہ اجازت دون مین
تمکو اوسکا ایمان لانے کی اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ بیشک وہ سردار تمہارا ہے الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ جسنے سکھایا تمکو جادو
اور تم میرے ہلاک کرنے اور میرے ملک مین فساد ڈالنے کے واسطے باہم مل گئے فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ پس قریب ہے کہ جانو
کہ کیا عذاب کرتا ہون مین تمپر موسی کے خدا کا ایمان لانے کے سبب سے پھر عذاب بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
البتہ کاٹونگا ہاتھ اور پانون تمہارے مِّنْ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پانون
یا تمہارے ہاتھ پانون کاٹونگا اس جہت سے کہ تمنے مجھسے خلاف کیا وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ؀ اور ضرور سولی پر
کھینچونگا تمکو تاکہ سب مرجاؤ اور سب مخالف لوگ عبرت پکڑین قَالُوْا بولے جادوگر جو ایمان لائے تھے کہ لَا ضَيْرَ کچھ رنج اور ضرر
نہین ہمین تیرے دھمکانے سے اور ہم موت سے نہین ڈرتے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا بیشک ہم اپنے رب کے ثواب کی طرف مُنْقَلِبُوْنَ ؀
پھرنے والے ہین اِنَّا نَطْمَعُ تحقیق کہ ہم امید رکھتے ہین کہ اَنْ يَّغْفِرَ چھپائے لَنَا رَبُّنَا ہمارے واسطے رب ہمارا اور بخشدے خَطٰيٰنَآ
گناہ ہمارے اَنْ كُنَّآ اسواسطے کہ تھے ہم ان محفل والون مین سے اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؀ پہلے ایمان لانے والے ع ۱۸ خدا کا لکھا ہے
کہ فرعون نے حکم دیا اور فرعون کے لوگون نے اون مومنون کا داہنا ہاتھ اور بایان پانون کاٹ کاٹکر اونچے مکان پر سے نیچے گرادیا اور
حضرت موسی علیہ السلام اونکے واسطے روتے تھے پس حق سبحانہ تعالی نے پردے اوٹھا دیے اور اون مومنون کے منازل قرب اور مقامات
انس حضرت موسی کو دکھا دیے تو اونکے دل کو تسلی ہوئی مثنوی جادوان کان دست و پا را باختند ؏ در فضائے قرب مولی تاختند
گو برفت از دست و پا رجائے آن ؏ رست از حق بالہائے جادوان ؏ تا بدان بالہا بہ پرواز آمدند ؏ در ہوائے عشق شہباز آمدند
پھر یہ صورت واقع ہونے کے بعد کئی برس تک حضرت موسی علیہ السلام فرعون کے لوگون مین دعوت اور ہدایت فرماتے رہے اور معجزات دکھاتے رہے
اور روز بروز اونکی عداوت اور خرابی زیادہ ہوتی تھی یہانتک کہ اونکی ہلاکت قریب پہونچی اور حکم الہی صادر ہوا کہ موسی علیہ السلام اپنی قوم سمیت
مصر سے باہر جائین جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے اِلٰى مُوْسٰٓى موسی کی طرف اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ
یہ کہ لیجا راتکے وقت میرے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ تمہاری نجات اور کافرون کی ہلاکت اسی مین ہے اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ؀
بیشک تم پیچھا کیے جاؤگے یعنی فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تمہارے پیچھے آوینگے تمکو ہم دریا کے پار کرینگے اور اونھین ڈبو دینگے مختار ہین

لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ یہ بہانہ کر کے قبطیوں سے زیور مانگ لو کہ ہماری عید قریب ہی ہم چاہتے ہیں کہ اوس سے اپنی عورتوں کا سنگار کریں بنی اسرائیل نے زیور مانگ لیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ فلانی رات جب چاند نکلے تو تم سب فلان مقام پر جمع ہونا اونھوں نے ایسا ہی کیا جب کوچ کا وقت آیا تو دروازہ کی راہ بھول گئے اور معلوم ہوا کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک اونکا تابوت اپنے ساتھ نہ لیچلینگے مصر کے باہر نہ جاسکینگے اور اون لوگون مین سے کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ حضرت یوسف کہان دفن ہین پس خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ندا کرتے تھے کہ جو کوئی مجھے حضرت یوسف کے صندوق کا پتا دے وہ جو مراد چاہے لے قوم بھون مین سے ایک بوڑھیا بڑی عمر کی بولی کہ اس شرط سے مین بتاتی ہون کہ بہشت مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی ہون اور اسی شرط پر اوسنے پتا بتایا کہ وہ صندوق دریاے نیل کے گڑھے مین ہی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام اوسے نکالنے مین مشغول ہوئے جب چاند آدھے آسمان پر پہونچا تو اپنا کام کر کے راہ لی اور دوسرے دن اخیر وقت بنی اسرائیل کے نکل جانے کی خبر قبطیون کو پہونچی اب تک قبطی یہی جانتے تھے کہ بنی اسرائیل اپنے گھرون مین عید کا سامان کر رہے ہین دوسرے دن قبطیون نے چاہا کہ اونکا پیچھا کرین تو ہر قبطی کے گھر ایک ایک عزیز مر گیا اوسکی تعزیت مین مشغول ہوئے اس دن فرعون نے لشکر جمع ہونے کا حکم دیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ تو بھیجا فرعون نے اون شہرون مین جو اوسکی تختگاہ کے قریب تھے حٰشِرِيْنَ ۝ جمع کرنے والے لشکر کے اور کہدیا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق کہ وہ بنی اسرائیل لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہی تھوڑے سے لوگ حالانکہ بنی اسرائیل مین کارگذار مرد جنکا سن بیس برس سے زیادہ ساٹھ برس سے کم تھا ستر ہزار چھ سو تھے اور سب قوم بنی اسرائیل عورت مرد بوڑھے جوان تو بارہ لاکھ سے کچھ زیادہ تھے مگر فرعون نے انکو اپنے لشکر کے مقابلہ مین تھوڑا شمار کیا اور بولا کہ یہ لوگ تو بہت ہی تھوڑے ہین وَاِنَّهُمْ لَنَا اور یہ لوگ ہمین لَغَآئِظُوْنَ ۝ غصہ دلانے والے ہین اسواسطے کہ ہمسے بھاگے ہین یا ہماری قوم کا زیور لیگئے ہین وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ اور ہم سب یعنی ہمارے لشکر کے سب لوگ ہتھیار رکھنے ہین لڑائی کے طریقے جانتے ہین یہ طعن ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگ نہ سب ہتھیار رکھتے ہین نہ لڑائی کا طریقہ جانتے ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ پھر نکالا ہمنے فرعون والون کو یعنی نکلنے کا ارادہ ہمنے اونکے دلون مین پیدا کیا یہانتک کہ وہ نکل آئے مِّنْ جَنّٰتٍ باغون سے وَّعُيُوْنٍ ۝ اور چشمون سے کہ جاری تھے وَّكُنُوْزٍ اور خزانون سے کہ سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ اور مکانون سے کہ اچھے تھے كَذٰلِكَ ایسا ہی کیا ہمنے اونکے ساتھ وَاَوْرَثْنٰهَا اور وارث کردیا ہمنے اون باغون خزانون مکانون کا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اولاد یعقوب علیہ السلام کو اسواسطے کہ ایک قول یہ ہی کہ بنی اسرائیل نے قوم فرعون کی ہلاکت کے بعد مصر مین آکر قبطیون کے سب مال پر اپنا قبضہ او ر تصرف کیا اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے زمانہ حکومت مین ملک مصر پر غالب ہو کر بنی اسرائیل نے قبطیون کی املاک قبض و تصرف کیا القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار لشکر کے آگے روانہ کیے اور چھ لاکھ سوار داہنے پر اور چھ لاکھ بائین پر متعین کیے اور چھ لاکھ سوار لشکر کے پیچھے مقرر کیے اور بہت مخلوق کے ساتھ خود لشکر کے بیچ مین ٹھہر ۔ ا لنظم ۔ یک لشکر سراپا غرق جوشن ۔ شدہ در معج چون دریاے آہن ۔ چو چشم دلبران پر کین و خونریز ۔ بقصد خون مردم تیغہا تیز ۔ فَاَتْبَعُوْهُمْ پھر پیچھا کیا اونھون نے اونکا مُّشْرِقِيْنَ ۝ مشرق کی طرف قصد

کرنے والے اسواسطے کہ بنی اسرائیل کا لشکر مشرق ہی کی طرف گیا تھا یا داخل ہونیوالے آفتاب نکلتے وقت یعنی آفتاب طلوع ہوتے وقت بنی اسرائیل کے قریب پہونچ گئے اور اوسوقت حضرت موسی علیہ السلام کا لشکر دریائے قلزم کے کنارے پہونچکر پار اوترنے کی تدبیر کر رہا تھا ناگاہ فرعون والون کا نشان ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ پھر جب دیکھا دونون گروہ نے ایک دوسرے کو تو قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰی کہا موسی کے یارون نے کہ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ بیشک ہم لیلیے گئے ہین یعنی فرعون کا لشکر ہمین پکڑ لیگا اور ہم اوسکے ہاتھ مین گرفتار ہو جاوینگے قَالَ كَلَّا کہا موسی علیہ السلام نے کہ ہرگز نہین یہ ہمکو پکڑ لینگے اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ یقینی میرے ساتھ ہی میرا رب یاری و مددگاری کو سَيَهْدِيْنِ قریب ہی کہ راہ بتائے مجھے اس حیرت مین اور نجات کا طریقہ ظاہر کر دے محققون نے کہا ہی کہ موسی علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت یعنی اپنے ساتھ ہونے کو مقدم کیا اور رب کا نام بعد لیا کہ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ کہا اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول مین کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرمایا معیت کو موخر کیا اور اللہ کا نام پہلے لیا تاکہ عارفون کے دلون پر ظاہر ہو جاوے کہ حضرت کلیم نے اپنے سے حق کی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مرید یعنی ارادہ کرنیوالے کا ہی اور جناب حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حق سے اپنی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مراد یعنی ارادہ کیے ہوئے کا ہی مرید کو جو کچھ کہین وہ کرتا ہی اور مراد جو کچھ کہے ویسا ہی کرتے ہین بیت این یکے رادہ او در روے دوست * وان دگر را دوست او خود روے اوست ** لکھا ہی کہ جب فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کے قریب پہونچا حق تعالی نے ایک ایسا پردہ بخارات کا دونون فریق مین پیدا کر دیا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھتے تھے فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ اوتر پڑو جبتک آفتاب اونچا ہوکر بخارات درمیان سے جاتے رہین اور ہم اونکے سر پر جا پڑین اسواسطے کہ بچنے کی راہ اونپر بند ہی کہ آگے دریا ہی اور ہمارا لشکر پیچھے اب یہ کہان جا سکتے ہین مصرع کجا روی کہ نہ ہر سو کمینگاہ ماری ہی مگر بنی اسرائیل اسقدر مضطرب ہوئے کہ حضرت موسی علیہ السلام روئے اور وحی آئی کہ اے موسی ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کر دیا ہی اوسے کنیت سے پکار اور اوسپر حکم کر جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ فَاَوْحَيْنَا پھر وحی بھیجی ہمنے اِلٰی مُوْسٰی موسی کی طرف اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ اپنے عصے سے دریائے قلزم کو پس موسی علیہ السلام دریا کے کنارے آئے اور اوسپر عصا مارا اور کہا کہ اے ابو خالد ہمین راہ دے فَانْفَلَقَ تو پھٹ گیا دریا اور اوسمین بارہ راہین پیدا ہو گئین فَكَانَ پھر تھا كُلُّ فِرْقٍ ہر ٹکڑا اسمین جدا ہوا كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ جیسے پہاڑ بڑا اور اوسی وقت ایک ہوا دریا پر چلی اور اوسکی کیچڑ خشک ہو گئی و ہر ایک سبط ایک ایک راہ سے دریا مین داخل ہوئے وَاَزْلَفْنَا اور جمع کیا ہمنے ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ وہان اورون کو کہ قوم فرعون کے لوگ تھے یعنی سب دریائے قلزم کے کنارے ہمنے اکٹھا کیا فرعون کے گرد اور جب فرعون نے دریا کے کنارے پہونچکر یہ حال دیکھا تو چاہا کہ اپنی قوم کے احمقون کو دھوکا دے تو بولا کہ اے قوم کیا دیکھتے ہو کہ یہ دریا میری ہیبت سے پھٹ گیا ہامان نے مشورے کی راہ سے کہا کہ اے فرعون تو خود جانتا ہی کہ یہ صورت موسی علیہ السلام کی دعا سے واقع ہوئی خبردار دریا مین تو نہ جانا کہ ہلاک ہی ہو جائیگا فرعون نے چاہا کہ گھوڑے کی باگ موڑے جبریل علیہ السلام ایک گھوڑی پر سوار تھے اپنی گھوڑی فرعون کے گھوڑے کے آگے ڈالدی فرعون بہت تیز و تند گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے نے گھوڑی کی بو پائی فرعون کے قابو سے جاتا رہا اور دریا کی طرف منھ اوٹھایا اور فرعون سمیت دریا مین اوتر گیا فرعون کے لشکر والے ہر ایک راہ سے دریا مین جا پڑے میکائیل علیہ السلام اوس لشکر کے پیچھے آئے تھے اور اوس لشکر کو دریا کی طرف ہنکالتے تھے یہانتک کہ تمام لشکر دریا مین آگیا او حکم الہی

پہونچا کنارے دریا پر پہلے حال پر ہو جاتا اور دفعۃً سب پانی باہم ملگیا اور سب فرعون والے ڈوب مرے اور بنی اسرائیل صحیح سلامت پار اوتر کر دریا کے
کنارے ٹھیرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَاَنْجَيْنَا مُوسٰى اور نجات دی ہمنے موسیٰ کو وَمَنْ مَّعَهٗٓ اور اوسے جو کہ اوسکے
ساتھ تھا اَجْمَعِيْنَ ۝ سب کو ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پھر ڈبو دیا ہمنے اوروں کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک
موسیٰ علیہ السلام اور اونکی قوم کی نجات اور فرعون اور اوسکے لشکر کی ہلاکت میں لَاٰيَةً البتہ ایک نشانی ہے کھلی ہوئی قدرت الٰہی پر
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے قوم فرعون کے بہت لوگ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لانے والے اسواسطے کہ تمام قبطیوں میں حزقیل علیہ السلام
کے سوا اہل فرعون میں اور کوئی مومن نہ تھا اور کہتے ہیں کہ جو کوئی ایمان لایا تھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مصر سے باہر
آیا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ تو غالب ہے اور اوسپر کسی کو غلبہ کی قوت نہیں الرَّحِيْمُ ۝ مہربان
ہے عذاب نہیں کرتا دلیل اور حجت لازم کرنے کے بعد وَاتْلُ اور پڑھ عَلَيْهِمْ عرب کے مشرکوں پر نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝ خبر ابراہیم کی کہ
وہ اپنے کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اونکی اولاد میں ہونے پر فخر اور اعتماد کرتے ہیں اِذْ قَالَ یاد کر اوسے کہ کہا
ابراہیم نے لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنے گروہ سے یعنی اہل بابل سے اور اونسے پوچھا مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ کیا ہے
وہ جسے تم پوجتے ہو قَالُوْا نَعْبُدُ وہ بولے کہ ہم پوجتے ہیں اَصْنَامًا بتوں کو فَنَظَلُّ تو ہمیشہ ہم رہتے ہیں لَهَا اونکے واسطے
عٰكِفِيْنَ ۝ مجاور اور ہمیشہ اونکی عبادت کرتے رہیں بتوں سے [illegible] تصویریں مراد ہیں جو سونے چاندی و تانبے سے مختلف صورتوں پر بنا کر
ہمیشہ وہ پوجا کرتے تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تمہارے بت هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ کیا سنتے ہیں تمہارا پکارنا اِذْ تَدْعُوْنَ ۝
جب تم اونہیں پکارتے ہو اور کیا پکارنے والے کو جواب دیتے ہیں اور اوسکی بات مانتے ہیں اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ یا فائدہ پہونچاتے ہیں تم
لوگوں کو کہ تم اونکی پرستش کرتے ہو اور وہ روزی دیتے ہیں تمکو اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ یا نقصان پہونچاتے ہیں تمہیں اگر تم اونکی پرستش سے
انکار کرو اور اونکی اہانت کرو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ ہاں کہکر اونکو جواب دے سکے تو تقلید کا بہانہ پیش کیا اور
قَالُوْا بولے کہ نہیں یہ جو تمنے کہا یہ باتیں تو ہمنے انہیں نہیں پائیں بَلْ وَجَدْنَآ بلکہ پایا ہمنے اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو وہ كَذٰلِكَ
يَفْعَلُوْنَ ۝ ایسا ہی کرتے تھے یعنی انہی بتوں کی پرستش کرتے تھے اور اسپر ثابت قدم تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے
اَفَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا اور جانا تمنے یعنی یہ بات جان لو کہ جس حال میں مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ جو کچھ کہ ہو پوجتے اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ تم اور تمہارے اگلے باپ دادا نے بھی اوسے پوجا ہے فَاِنَّهُمْ تو بیشک تمہارے وہ معبود
عَدُوٌّ لِّيْٓ دشمن ہیں میرے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جی میں حکم اس صورت سے بنا کر کیا کہ اونسے اشارے کی راہ سے ہو صراحۃً نہو
اسواسطے کہ نصیحت کے محل میں اشارۃً حکم کرنا صراحۃً حکم کرنے کی نسبت بہت مفید ہوتا ہے اور اپنے پجاریوں کے ساتھ بتوں کی دشمنی
ظاہر ہے اسواسطے کہ اونکی عبادت کرنے سے جو ضرر عبادت کرنے والے کو پہونچتا ہے وہ ضرر کسی دشمن سے متصور نہیں ہو سکے یعنی ایسے ہیں کہ میں
دشمن ہوں اون بتوں کا اسواسطے کہ جو کوئی دوسرے کو دشمن کہتا ہے تو دوسرا بھی اوسے دشمن کہتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
اپنی دشمنی اونکی دشمنی کے پردہ میں ظاہر کی یعنی میں اونکا مخالف اور دشمن ہوں اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر میرا

ع ۱۷ وقف

دوست رب ہی سب عالمون کا **الَّذِي خَلَقَنِي** وہ جسنے مجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود مین لایا **فَهُوَ يَهْدِينِ** پھر وہ راہ دکھاتا ہی مجھے سیدھی بات مین اور کام مین یا پیدا کیا اوسنے مجھے حق بات قائم کرنیکو اور راہ دکھاتا ہی خلق کو دعوت اسلام کرنے کی **وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي** اور وہ رب وہ ہی جو کھلاتا ہی مجھے غذا کہ اجزاے بدن کا قوام اوسکے سبب سے ہی **وَيَسْقِينِ** اور پلاتا ہی مجھے پینے کی چیز جس سے پیاس بجھتی ہی اور میرے اعضا پرورش پاتے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ کھانے کی چیز سے مراد الفت ہی اور پینے کی چیز سے قرب صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ کھانے کی چیز بندگی ہی اسواسطے کہ دل اوسکے سبب سے زندہ رہتے ہین اور پینے کی چیز سے ظہور تجلی صفت ربوبیت کے ساتھ اسلیے کہ روحین اوسکے سبب سے تازہ ہوجاتی ہین کشف الاسرار مین حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ یہ طعام طعام معرفت ہی اور یہ شراب شراب محبت اور یہ بیت برمحل پڑھی ہی **بیت** شراب المحبۃ خیر الشراب ؎ وکل شراب سواہ السراب ؎ اور ان کلمات سے محقق لوگ کلام حقائق نظام ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی کے اسرار کی بو سونگھ سکتے ہین **قطعہ** تر انوالہ دمادم زخوان یطعمنی ؎ تراپیالہ مدام از شراب یسقینی ؎ مراتو قبلۂ دینی ازان سبب گفتم ؎ بہ مردمان کہ لکم دینکم ولی دینی ؎ **وَإِذَا مَرِضْتُ** اور جب بیمار ہوتا ہون **فَهُوَ يَشْفِينِ** تو وہی مجھے شفا دیتا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اونکی تفسیر مین منقول ہی کہ مین جب بیمار ہوتا ہون گناہ کی بیماری مین تو وہ شفا دیتا ہی مجھے توبہ کے سبب سے سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ بیماری اغیار کو دیکھنے سے ہی اور شفا واحد قہار کا انوار مشاہدہ کرنے سے بحر مین لکھا ہی کہ بیماری تعلقات کونین کے سبب سے ہی اور شفا قطع تعلق کی وجہ سے اور یہ کشش عنایت کے ساتھ متعلق ہی کہ جب کشش عنایت آپہونچتی ہی تو علائق کے سبب سے توڑ کر ایک ہی کے ساتھ ملا دیتی ہی یعنی شربت تجرید پلا کر مرض تعلق سے چھوڑا لیتی ہی **بیت** چہ گویمت کہ بہ جوش آمدی محیط صفت ؎ بیک نفس ہمہ دردم ادا کردی ؎ **وَالَّذِي يُمِيتُنِي** اور وہ وہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے دنیا مین مدت پوری ہوتے ہی **ثُمَّ يُحْيِينِ** پھر زندہ کریگا مجھے آخرت مین حساب اور جزا دینے کو امام ثعلبی قدس سرہ نے کہا ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے عدل سے اور زندہ کریگا فضل سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مار ڈالنا گناہ کے سبب سے ہی اور زندہ کرنا عبادت کی وجہ سے یا مار ڈالنا جہالت کے باعث سے ہی اور زندہ کرنا علم کے سبب سے یا مار ڈالنا حماقت کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا عقل کے باعث سے یا مار ڈالنا طمع سے ہی اور زندہ کرنا قناعت سے یا مار ڈالنا نہ پرہیزگاری کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا پرہیزگاری کے باعث سے یا مار ڈالنا جدائی سے ہی اور زندہ کرنا ملنے سے حقائق سلمی مین ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے میرے نفس سے اور زندہ کر دیتا ہی مجھے اپنے ساتھ اور بعض محققون کے نزدیک مار ڈالنا اور زندہ کرنا خوف و رجا کے سبب سے ہی یا غفلت اور یاد کے باعث یا چھپنے اور ظاہر ہونے کی وجہ سے اور صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے اوصاف بشریت سے اور زندہ کرتا ہی اخلاق روحانیت کے ساتھ یا مار ڈالتا ہی روحانیت کے علاقات سے اور زندہ کرتا ہی ربانیت کی صفتون کے ساتھ اور حقیقت یہ ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے میری انانیت سے اور زندہ کرتا ہی اپنی ہویت کے ساتھ اسواسطے کہ حیات حقیقی اوسی سے عبارت ہی **بیت** بجوہم عمر فانی را ؎ تو ئی عمر عزیز من ؎ نخواہم جان بے غم را ؎ تو ئی جانم بجان تو ؎ **وَالَّذِي أَطْمَعُ** اور وہ وہی کہ طمع رکھتا ہون مین **أَنْ يَغْفِرَ لِي** یہ کہ بخشدے میرے واسطے **خَطِيئَتِي** میرے گناہ **يَوْمَ الدِّينِ** روز جزا کو با وصف اسکے کہ نبی علیہم السلام معصوم ہین پھر اپنی طرف گناہ کو

منسوب کرنا کسر نفس اور تعلیم امت کے واسطے ہی اور تخصیص ہین ہر کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ مراد ہین کہ حضرت ابراہیم خلیل نے پروردگار رب جلیل سے اونکی مغفرت کی استدعا فرمائی رَبِّ هَبْ لِي اے میرے رب بخش مجھے اور عطا کر مجھکو حُكْمًا حکم علم مین کہ اوسکے سبب سے خلافت حق اور ریاست خلق کا مستعد اور مستحق ہو جاؤن وَّأَلْحِقْنِي اور ملادے مجھے علم وعمل مین کمال توفیق کے سبب سے بِالصّٰلِحِينَ ۝ راہ کے شایستہ اور درگاہ کے برگزیدہ لوگون کے ساتھ وَاجْعَلْ لِّي اور کر میرے واسطے لِسَانَ صِدْقٍ زبان سچی یعنی نیک ثنا فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلون مین یعنی جو لوگ میرے بعد پیدا ہون اونکی زبان پر میری نیکنامی اور شہرہ جاری کردے اور یہ دعا قبول ہوئی اسواسطے کہ مجوس یہود نصاری اہل اسلام سب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ثنا کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد لسان صدق سے مرد صادق ہی اور اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ظاہر کر میرا اصل دین پیدا کرنے کو ایک سچا آدمی اخیر امتون مین اور اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین وَاجْعَلْنِي اور کردے مجھے مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ جنت کے وارثون مین سے جو نعمت سے بھری ہی یعنی مجھے اون لوگون مین رکھ جو بہشت کے مکانون مین اوترینگے وَاغْفِرْ لِأَبِي اور بخشدے میرے باپ کو یعنی ایمان نصیب کر تا کہ وہ بخشدیا جائے إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ بیشک ہی وہ گمراہون مین سے وَلَا تُخْزِنِي اور رسوا نہ کر مجھے يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ اوسدن جب اوٹھائے جائینگے لوگ اپنی قبرون سے یہ دعا بھی امتون کی تعلیم ہی ورنہ انبیا علیہم السلام کو ذلت اور رسوائی نہوگی يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ جسدن کہ فائدہ نہ دیگا اور کام نہ آئیگا مال وَلَا بَنُونَ ۝ اور نہ بیٹے کسیکے إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ مگر جو کوئی آئے خدا کے سامنے بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ ایسے دل کے ساتھ جو خالص ہی کفر اور گناہ سے اسواسطے کہ اوس دل والے نے خدا کی راہ مین اپنا مال خرچ کیا ہوگا اور اپنے فرزندون کو راہ حق ارشاد اور تعلیم کی ہوگی تو ایسا مال اور فرزند اوسے نفع پہونچائینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی مین اخلاص دل کی سلامتی ہی ایک قول یہ ہی کہ دل سلیم وہ ہی جو محبت دنیا سے خالی ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جس دل مین حسد اور خیانت نہو تیسیر مین بعض اہل بیت اور ازواج اور اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہی اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قلب سلیم وہ ہی جو خالی ہو غیر خدا سے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دل سلیم وہ ہی جسمین نہ دنیا کی آفتین سمائین نہ عقبی کی طمعین آئین یا جو دل بدعت سے خالی ہو اور سنت پر مطمئن ہوا اور سید الطائفہ قدس سرہ سے منقول ہی کہ سلیم سانپ کا ڈسا ہوا ہوتا ہی اور سانپ کا ڈسا ہوا ہمیشہ قلق اور اضطراب رکھتا ہی تو معنی یہ ہوئے کہ دل سلیم وہ دل ہی جو ہمیشہ مقام بے صبری اور عاجزی اور زاری مین ہی خوف جدائی یا شوق وصال کے سبب سے نظم ز شوق وصل ہمی نالم کہ تا دستم دہد روزے ؛ ز بیم ہجر میگریم کہ ناگہ در کمین باشد ؛ ہمام از گریہ خونین و سوز دل مگو چندین ؛ ندانستی کہ حال عشقبازان ہمچنین باشد ؛ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور جسدن کہ قریب کر دیجائیگی جنت لِلْمُتَّقِينَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے تا کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ دور سے دیکھین اور اپنے منازل ومقامات دیکھکر خوش ہون وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ ۝ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِلْغَاوِينَ ۝ گمراہون کے واسطے تا کہ اوسمین اپنے مقامات دیکھین اور اونکا غم اور الم زیادہ ہو وَقِيلَ لَهُمْ اور کہین اونھین یعنی خدا کے حکم سے فرشتے اونسے پوچھین کہ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ کہان ہین وہ جنکو تم ہمیشہ

تَعْبُدُوْنَ ۝ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی تمھارے ٹھاکر کہان ہین جنسے تم امیدوار تھے هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ
کیا مدد کرتے ہین تمھاری تمپر سے عذاب دفع کرکے نہین اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ یا بچاتے ہین اپنے کو عذاب سے فَكُبْكِبُوْا پھر منھ کے
بل ڈالدیے جاوینگے فِيْهَا دوزخ مین هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ اور گمراہ لوگ یعنی اونکے پوجنے والے وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اور دوزخ مین
ڈالے جاوینگے ابلیس کے لشکر یعنی جن اور آدمی جو اوسکے تابع ہین اَجْمَعُوْنَ ۝ سبکے سب قَالُوْا کہینگے کافر وَهُمْ فِيْهَا
اور حال آنکہ وہ دوزخ مین يَخْتَصِمُوْنَ ۝ دشمنی کرتے ہونگے ایک دوسرے کے ساتھ یعنی بت پرست اور بت جھگڑا کرینگے اور بت پرست
بتون سے کہینگے کہ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا قسم خدا کی ہم تھے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی مین اِذْ نُسَوِّيْكُمْ
اوسوقت جب برابر کرتے تھے ہم تمکو استحقاق عبادت مین بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار اہل عالم کے ساتھ وَمَآ اَضَلَّنَآ
اور گمراہ نہین کیا ہمین اور گمراہی پر نہین کیا اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ مگر بدون نے اور بدکارون نے اور ہمارے سردارون نے یا شیطانون
نے فَمَا لَنَا پھر نہین ہے ہمارے واسطے اب مِنْ شَافِعِيْنَ ۝ کوئی شفاعت کرنے والون مین سے جیسا کہ مومنون کے
واسطے ہین وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ اور نہ کوئی دوست مہربان شفیق قوت القلوب مین لکھا ہے کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا چھوٹی ہے کی
بڑی حے سے بدل یا قرب مخرج کے سبب سے اور ہمیم ماخوذ ہے اہتمام سے یعنی دوستدار کوئی نہوگا جو اوسدن یاری اور اہتمام کرے کافرون کا
مہم مین اور دوستی کی شرط بجالاوے خود حق تعالی دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ کافر حسرت کی راہ
سے کہینگے کہ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً پس کاش کہ ہمکو ہوتا پھر جانا دنیا مین فَنَكُوْنَ پھر ہوتے ہم مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان
والون مین سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ابراہیم علیہ السلام کی خبر مین اور قوم کے ساتھ اونکی لڑائی مین لَاٰيَةً البتہ نشانی ہے
کہ عقلمند اوسکے سبب سے عبرت پکڑتے ہین وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم ابراہیم کے مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے
اسواسطے کہ اہل بابل مین سے نمرود کی بیٹی کے سوا کوئی ایمان نہ لایا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ غالب ہے
مشرکون پر اسواسطے کہ اوسکا قہر رد نہین کیا جاتا الرَّحِيْمُ ۝ بخشنے والا کہ بندون کی توبہ رد نہین کرتا اور بے دلیل و پیغمبر عذاب نہین
بھیجتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھٹلایا قوم نوح نے رسولون کو حضرت نوح علیہ السلام نے اگلے رسولون کی
خبر دی اور اونکی قوم نے باور نہ کی اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر جب کہا اون لوگون سے اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اونکے بھائی نوح نے یہان نسب کی
راہ سے بھائی ہونا مراد ہے کہا کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو تم خدا سے جو اوسکی عبادت ترک کرتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک
مین تمھارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ رسول ہون امانت والا فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم خدا سے اور بت نہ پوجو وَاَطِيْعُوْنِ
اور حکم مانو میرا ایمان قبول کرنے مین وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ اور نہین مانگتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ اداے رسالت پر مِنْ اَجْرٍ
کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ نہین ہے بدلا میری رسالت کا اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر اوپر پروردگار اہل عالم کے فَاتَّقُوا
اللّٰهَ تو ڈرو خدا کے عذاب سے وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا ڈرنے اور اطاعت کرنے کا حکم مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے
اسواسطے کہ نوح علیہ السلام کی قوم نہایت سخت دل تھی قَالُوْا کہا قوم کے لوگون نے حضرت نوح علیہ السلام کے جواب مین

دوست اور دشمن بعض اونکے بعضو کے دشمن ہین

ع ٥ / ٣٦

أَنُؤْمِنُ لَكَ کیا ایمان لاویں اور تصدیق کریں ہم تیری وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ○ حال آنکہ پیروی کی ہے تیری کمینوں اور
بے قدروں نے اور یہ لوگ ظاہر میں تیرے تابع ہیں اور باطن میں مخالف قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے وَمَا عِلْمِي اور نہیں ہے
میرا علم پہونچنے والا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ اوس چیز کو کہ ہیں وہ کرتے یعنی میرا حکم تو ظاہر پر ہے اسواسطے کہ ظاہر میں
تو یہ لوگ ایمان والوں کے کام کرتے ہیں مگر میں یہ نہیں جانتا کہ اخلاص کی راہ سے کرتے ہیں یا نفاق کی راہ سے إِنْ حِسَابُهُمْ
نہیں ہے حساب اونکے باطن کا إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي مگر میرے رب پر جو مطلع ہے اونکے باطن کے احوال پر لَوْ تَشْعُرُونَ ○ اگر جانتے
تم کہ عالم الغیب وہی ہے ای میری قوم کے لوگو تم جان لو کہ میں سچا ہوں تو قوم کے لوگ بولے کہ ای نوح ان کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال
تو ہم تمہارے پاس آئیں اور تمہاری بات سنیں تو نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ وَمَا أَنَا اور نہیں ہوں میں بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ○
نکالدینے والا مومنوں کا إِنْ أَنَا نہیں ہوں میں إِلَّا نَذِيرٌ مگر ڈرانے والا مُبِينٌ ○ ظاہر یعنی خدا نے مجھے مکلف لوگوں کو
دعوت اسلام کرنے کے واسطے بھیجا ہے وہ لوگ غنی ہوں یا فقیر تو قَالُوا بولے کافر کہ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ اگر نہ باز آئیگا
تو ای نوح اوس بات سے جو تو کہتا ہے اسلام کی طرف بلانا اور شرک سے ڈرانا تو لَتَكُونَنَّ البتہ ہوگا تو مِنَ الْمَرْجُومِينَ ○
پتھروں کے مارے مرے ہووں میں سے یا نکلے ہووں میں سے قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے یہ بات سنکر قوم کے ایمان سے نا امید ہونے
کے بعد کہ رَبِّ ای میرے رب إِنَّ قَوْمِي تحقیق میری قوم نے كَذَّبُونِ ○ تکذیب کی میری اور مجھے جھوٹا بنایا فَافْتَحْ
تو حکم کر بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ میرے اور اونکے درمیان فَتْحًا حکم کرنا وَنَجِّنِي اور چھوڑالے مجھے اونکے قصد سے وَمَنْ مَعِيَ اور جو
کوئی میرے ساتھ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ ایمان والوں میں سے فَأَنْجَيْنَاهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَمَنْ مَعَهُ اور اوسکو جو
اوسکے ساتھ ہے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ○ کشتی بھری ہوئی میں کہ اوسمیں آدمی اور حیوانات اور اسباب اور کھانے کی چیزیں
تھیں ثُمَّ أَغْرَقْنَا پھر ڈبو دیا ہمنے بَعْدُ الْبَاقِينَ ○ اونکی نجات کے بعد اوروں کو اوسکی قوم میں سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
بیشک اِس ماجرے قوم نوح کے صبر کرنے میں لَآيَةً البتہ نشانی ہے اس بات پر کہ صبر موجب ظفر ہے بیت کار تو از صبر نکوتر شود * ہر کہ
شکیباست مظفر شود وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے نوح کے اکثر لوگ مُؤْمِنِينَ ○ ایمان لانے والے خدا اور رسول کا
بلکہ اونکی امت میں سے اسی آدمی ایمان لاکر اونکے ساتھ کشتی میں تھے وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ وہی غالب ہے
کافروں کو عذاب کرنے پر الرَّحِيمُ ○ مہربان کہ اونپر عذاب میں تاخیر فرماتا ہے یا پیغمبروں کو حلم اور بردباری اور کافروں کے ساتھ محبت
اور دلیل کی توفیق عطا فرماتا ہے كَذَّبَتْ جھٹلایا عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ○ قوم عاد نے رسولوں کو اسواسطے کہ جو کوئی ایک پیغمبر کا
منکر ہوا وہ سب کا منکر ہو چکا إِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر اس بات کو کہ کہا اونسے أَخُوهُمْ هُودٌ اونکے نسبی بھائی ہود نے أَلَا تَتَّقُونَ ○
کیا پرہیز نہیں کرتے تم شرک سے اور نہیں ڈرتے تم عذاب الٰہی سے إِنِّي لَكُمْ بیشک میں تمہارے واسطے رَسُولٌ أَمِينٌ ○
رسول ہوں امانت والا رسالت ادا کرنے میں فَاتَّقُوا اللَّهَ تو ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اوسکے حکم کی مخالفت چھوڑ دو وَ
أَطِيعُونِ ○ اور کہا مانو میرا اوس بات میں جسکی طرف میں تمکو بلاتا ہوں وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہیں مانگتا

[illegible] سو اے اوسکے کہ اجر میرا نہین ہی مگر اوپر پروردگار عالمون کے اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ؕ
[illegible] کیا بناتے ہو تم ہر اونچی جگہ پر اَتَبۡنُوۡنَ بِکُلِّ رِیۡعٍ اٰیَۃً نشانی آنے جانے والے کے تماشے کو
تَعۡبَثُوۡنَ ۝ۙ کھیلتے ہو اور اس بنانے سے یعنی تباہی کرتے ہو اور ان کاموں مین نہین ہے گویا عبث ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ
[illegible] مکانات بناتے تھے اور وہان بیٹھکر راہ چلتون پر ہنستے تھے یا کبوتر خانے مراد ہین وَ تَتَّخِذُوۡنَ اور بنا لیتے ہو مَصَانِعَ
[illegible] کے حوض یا مضبوط کوٹھے یا اونچے محل لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ۝ۚ گویا ہمیشہ رہوگے اوسمین وَ اِذَا بَطَشۡتُمۡ اور جب
سختی پکڑتے ہو اور حملہ کرتے ہو تو بَطَشۡتُمۡ سختی گیری کرتے ہو جَبَّارِیۡنَ ۝ۚ سرکشی اور تکبر کرکے یعنی اوسوقت شفقت اور
رحم نہین کرتے یا بدلہ لیتے ہو تو ظالمون کی طرح بدلہ لیتے ہو فَاتَّقُوا اللّٰہَ تو ڈرو تم خدا سے اور سرکشی اور تکبر جو تمہارے لائق
نہین اوسے چھوڑ دو وَ اَطِیۡعُوۡنِ ۝ۚ اور کہا مانو میرا جو حکم مین تمکو کرتا ہون اسواسطے کہ اسی مین تمہارا نفع ہی وَ اتَّقُوا الَّذِیۡۤ
اَمَدَّکُمۡ اور ڈرو حق تعالیٰ سے جسنے مددگاری کی تمہاری بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ۚ اون چیزون کے سبب سے جسے تم پہچانتے ہو
اقسام نعمت مین سے اَمَدَّکُمۡ بِاَنۡعَامٍ مدد کی تمہاری چارپایون کے سبب سے جیسے اونٹ گائے بکری کہ انکے سبب سے فائدے
اوٹھاتے ہو وَّ بَنِیۡنَ ۝ۚۙ اور بیٹون کے سبب سے کہ ہرحال مین تمہارے یار و مددگار ہین وَ جَنّٰتٍ اور باغون کے سبب سے کہ اونکے میوے
کھاتے ہو وَّ عُیُوۡنٍ ۝ۚ اور پانی کے چشمون کے سبب سے کہ پانی پینے کی ضرورت اور کھیتی کی سینچ اور سبزی اوسی سے پوری ہوتی ہی
اِنِّیۡۤ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون عَلَیۡکُمۡ تمہارے اوپر کہ اگر تم شرک پر اڑے رہوگے عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۝ؕ بڑے دن کے
عذاب آنے کو کہ وہ غضب کی آندھی آنے کا دن ہی یا قیامت کا روز قَالُوۡا کہا قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کے جواب مین کہ
سَوَآءٌ عَلَیۡنَاۤ برابر ہی ہمپر اَوَعَظۡتَ کیا نصیحت کرے تو ہمکو اَمۡ لَمۡ تَکُنۡ یا نہو تو مِّنَ الۡوٰعِظِیۡنَ ۝ۙ نصیحت کرنے
والون مین سے یعنی ہم اپنا طریقہ نہ چھوڑینگے اِنۡ هٰذَاۤ نہین ہی یہ کام جسپر ہم لوگ ہین بت پرستی سرکشی اونچے مکانات بنانا
اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝ۙ مگر عادت ہمارے اگلے بزرگون کی وَ مَا نَحۡنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیۡنَ ۝ۚ عذاب کیے گئے ان
عادتون کے سبب سے فَکَذَّبُوۡهُ پھر تکذیب کی اون لوگون نے ہود علیہ السلام کے رسول ہونے کی فَاَهۡلَکۡنٰهُمۡ ؕ تو ہلاک کر دیا
ہمنے اونھین آندھی سے اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ بیشک قوم عاد کی ہلاکت مین لَاٰیَۃً ؕ نشانی ہی یہ بات بتانے والی کہ جھٹلانے والے آخر کو عذاب
مین مبتلا ہوتے ہین وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُهُمۡ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم عاد کے مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝ ایمان والے اسواسطے کہ اوس قبیلہ
مین کے تھوڑے سے آدمی حضرت ہود کے ساتھ امن مین تھے باقی سب عذاب مین مبتلا ہوئے وَ اِنَّ رَبَّکَ اور بیشک تیرا رب
لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ وہی تو غالب ہی کہ کافرون پر عذاب کرنے مین باک نہین رکھتا الرَّحِیۡمُ ۝ مہربان کہ ایمان والون کو عذاب سے بچا لیا کَذَّبَتۡ
جھٹلایا ثَمُوۡدُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ۚۖ قبیلہ ثمود نے خدا کے رسولون کو یعنی حضرت صالح اور اگلے انبیا علیہم السلام کو اِذۡ قَالَ لَهُمۡ
یاد کر جب کہا اونکو اَخُوۡهُمۡ اونکے بھائی قرابتی صٰلِحٌ صالح بن عبید علیہ السلام نے کہ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۝ۚ کیا نہین ڈرتے ہو خدا کے عذاب
کہ اوسکے ساتھ خدائی مین دوسرے کو شریک کرتے ہو اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ۝ۙ بیشک مین تمہاری طرف رسول ہون مشہور

امانت دار ہون سچائی مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو اور بچتے رہو عذاب الٰہی سے وَاَطِيْعُوْنِ ○ اور کہا مانو میرا امر و نہی مین وَمَآ اَسْئَلُكُمْ
عَلَيْهِ اور نہین مانگتا ہون تمسے اوس نصیحت پر جو کرتا ہون مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا کہ مجھے دو اور میرا اوسکی ہمت ہو اِنْ اَجْرِيَ نہین
میرا بدلا اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ مگر اوپر پروردگار عالمون کا اَتُتْرَكُوْنَ کیا چھوڑے جاؤگے یعنی تم نہ چھوڑے جاؤ گے
فِيْ مَا هٰهُنَآ اوس چیز مین جو یہان ہو یعنی دنیا کے جن مکانون مین ہو انہین چھوڑے گئے اٰمِنِيْنَ ○ امن مین ہوتے موت سے
سلامت فوت ہو جانے سے فِيْ جَنّٰتٍ باغون مین وَّعُيُوْنٍ ○ اور کنوون کی جگہ مین اسواسطے کہ قوم ثمود کے واسطے چشمے اور زمین
نہ تھین وَّزُرُوْعٍ اور کھیتون مین وَّنَخْلٍ اور درخت کے باغون مین کہ طَلْعُهَا شگوفے اور خوشے اوسکے درختون کے هَضِيْمٌ ○
نرم و نازک اور پاکیزہ ہین وَتَنْحِتُوْنَ اور تراشتے ہو اپنے رہنے کے واسطے مِنَ الْجِبَالِ پہاڑون مین سے بُيُوْتًا گھر فٰرِهِيْنَ
اوس حال مین کہ پتھر تراشنے سے واقف اور ماہر ہو فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو خدا سے اور درازی امید نہ رکھا کرو وَاَطِيْعُوْنِ ○ اور
کہا مانو میرا احکام مین وَلَا تُطِيْعُوْٓا اور اطاعت نکرو اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ○ کافرون کے حکم کی کہ اونھون نے اسراف کرکے اپنی جانون پر
اسراف کیا الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وہ کافر جو فساد کرتے اور تباہی ڈالتے ہین زمین حجر مین وَلَا يُصْلِحُوْنَ ○
اور نہین درستی کرتے اپنے کامون کی ان کافرون سے وہ کافر مراد ہین جنھون نے حضرت صالح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور انکا قصہ
انشاء اللہ تعالیٰ سورہ نمل مین مذکور ہوگا قَالُوْٓا تو قوم ثمود کے لوگون نے حضرت صالح کے جواب مین کہا کہ اِنَّمَآ اَنْتَ نہین ہی تو مگر
مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ○ جادو کیے ہوؤن مین سے یعنی تجھپر بڑا جادو کیا ہی کہ تیری عقل گم ہو گئی مَآ اَنْتَ نہین ہی تو اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا مگر آدمی ہمارے مثل صورت بشریت مین قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کی صورت ہی پر نظر کی اور اونکی حقیقت سے ناواقف
رہکر یہ نہ جانا کہ صورت کے سوا انکے واسطے اور کوئی چیز بھی حاصل ہی نظم چند صورت بینی ای صورت پرست ✽ جان بی معنی ست گر صورت
پرست ✽ درگذر از صورت و معنی نگر ✽ زانکہ مقصود از صدف باشد گہر ✽ اور چونکہ قوم ثمود کی نگاہ صورت ہی کے ساتھ بندھی تھی اور صالح
علیہ السلام کو اونھون نے اپنی صورت پر دیکھا تو بہانہ کرنے کو کہا کہ تو تو ہماری ہی طرح آدمی ہی رسول ہونے کا دعویٰ کیون کرتا ہی اور جبکہ
تو اپنے اس دعوے پر اصرار کرتا ہی فَاْتِ بِاٰيَةٍ تو لا کوئی نشانی خلاف عادت اِنْ كُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ سچون
مین سے اپنے دعوے مین پس صالح علیہ السلام نے پوچھا کہ تم کیا نشانی مانگتے ہو اونھون نے فرمایش کی کہ خاص اسی پتھر مین سے ایسی ہی
صورت کی اونٹنی نکال جب اونکا مدعا حاصل ہو گیا تو قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ کہا صالح علیہ السلام نے کہ یہ ہی اونٹنی جو تمنے مانگی تھی لَّهَا
شِرْبٌ خاص اوسکے واسطے ایک حصہ ہی پانی مین سے وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○ اور تمہارے لیے ایک حصہ ہی
پانی مین سے دن جانتے ہوئے کو یعنی ایک دن پانی اوسکا ہی ایک دن تمہارا اوسکی باری والے دن اوس سے مزاحمت نہ کرنا وَلَا تَمَسُّوْهَا
اور نہ چھونا اوسے بِسُوْٓءٍ برائی کے ساتھ یعنی اوسے مارنے اور مار ڈالنے کا ارادہ نہ کرنا اور اگر ایسا کروگے فَيَاْخُذَكُمْ تو پکڑیگا تمکو
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ عذاب بڑے دن کا اور اوس دن کی بڑائی اوس عذاب کی بڑائی کے سبب سے ہی جو اوس دن ہوگا فَعَقَرُوْهَا
پھر کوچین کاٹ ڈالین اوس اونٹنی کی فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ○ تو ہوئے پشیمان بلا نازل ہونے کے قریب فَاَخَذَهُمُ

الْعَذَابُ پھر پکڑ لیا اونھیں عذاب نے جسکا وعدہ تھا یعنی آواز سخت کے عذاب نے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اوس عذاب مین جو قوم
ثمود پر نازل ہوا لَاٰیَۃً البتہ نشانی اور دلیل ہے اس بات پر کہ مانگے ہوئے معجزے ظاہر ہونے کے بعد کفر پر باقی رہنا عذاب نازل ہونے کا
سبب ہے وَمَا کَانَ اور نتھے اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اکثر قوم ثمود کے لوگ ایمان والے وَاِنَّ رَبَّکَ اور بیشک تیرا رب
لَھُوَ الْعَزِیْزُ البتہ وہی غالب کہ مغلوب ہوتا ہی نہین الرَّحِیْمُ مہربان کہ جب تک کوئی قابل عذاب نہو تب تک عذاب
نہین کرتا کَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ جھٹلایا قوم لوط یعنی موتفکات والون نے الْمُرْسَلِیْنَ پیغمبرون کو جیسے حضرت
ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کو اِذْ قَالَ لَھُمْ یاد کر جب کہا اونکو اَخُوْھُمْ لُوْطٌ اونکے بھائی لوط نے یہان بھائی
شفقت کی وجہ کا ہے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ کیا نہین ڈرتے ہو گناہ کرنے مین خدا سے اِنِّیْ لَکُمْ بیشک مین تمہارے واسطے
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ رسول سچا ہون نصیحت مین یعنی تمہارا خیر خواہ ہون فَاتَّقُوا اللّٰہَ تو ڈرو تم اللہ تعالی سے میری نصیحت
چھوڑ دینے مین وَاَطِیْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو میری نصیحت ماننے مین وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ
اور نہین مانگتا مین تمسے اوس نصیحت پر جو کرتا ہون کچھ بدلا کہ تمکو گران گذرے اِنْ اَجْرِیَ نہین ہے میرا ثواب اِلَّا عَلٰی رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ مگر رب پر اہل عالم کے اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ کیا آتے ہو مردون پر مِنَ الْعٰلَمِیْنَ اپنون کے سوا
اس سے غریب لوگ مراد ہین یعنی اونکے ساتھ مباشرت کرنے کی رغبت کرتے ہو وَتَذَرُوْنَ اور چھوڑتے ہو اور ہاتھ نہین لگاتے ہو
مَا خَلَقَ اوسکو جسے پیدا کیا ہے لَکُمْ رَبُّکُمْ تمہارے واسطے تمہارے رب نے مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ تمہاری عورتون مین سے
بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم ہو قَوْمٌ عٰدُوْنَ گروہ حد سے گذرے ہوئے کہ جورو مین موجود ہوتے ہوئے مردون سے مباشرت کرنے کی رغبت
رکھتے ہو قَالُوْا بولے قوم لوط کے لوگ اسکے جواب مین کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ اگر نہ باز آئیگا تو اے لوط ہمارے کام کو برا کہنے
اور ہمین منع کرنے سے لَتَکُوْنَنَّ تو البتہ ہو جایگا مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ نکالے ہوون مین سے ہم لوگون مین سے اور موتفکہ کے
لوگ بہت برے حال سے لوگون کو اپنے شہرون سے نکالتے تھے قَالَ اِنِّیْ کہا لوط علیہ السلام نے کہ بیشک مین لِعَمَلِکُمْ تمہارے کام کے
واسطے مِّنَ الْقَالِیْنَ دشمنون مین سے سخت دشمن ہون پھر قوم کی طرف سے منھ پھیر کر مناجات شروع کی اور کہا کہ رَبِّ
نَجِّنِیْ اے میرے رب نجات دے مجھے وَاَھْلِیْ اور میرے لوگون کو مِمَّا یَعْمَلُوْنَ برائی سے اوس کام کی جو وہ کرتے ہین فَنَجَّیْنٰہُ
تو نجات دی ہمنے اوسے وَاَھْلَہٗ اور اوسکے گھر والون کو اَجْمَعِیْنَ سب کو حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والے اونکی بی بی اور دو بیٹیان
اور دو داماد تھے سب نے رہائی پائی اِلَّا عَجُوْزًا مگر لوط علیہ السلام کی بوڑھی عورت نے کہ داخل تھی فِی الْغٰبِرِیْنَ باقی رہجانے
والون مین جو مبتلائے عذاب ہوئے لکھا ہے کہ وہ عورت لوط علیہ السلام کے ساتھ نہین نکلی اور بولی کہ مین اس بات پر راضی ہون کہ جو کچھ قوم
کو گذرے وہ مجھپر بھی گذرے ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھِمْ اور برسایا ہمنے اونپر مَطَرًا
مینھ پتھر کا یا گندھک اور آگ کا فَسَآءَ تو برا ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ مینھ ڈرائے ہوون کا جو ایمان نہین لائے ہین اِنَّ
فِیْ ذٰلِکَ بیشک موتفکہ والون پر عذاب ہونے مین لَاٰیَۃً البتہ نشانی ہے حکم نہ ماننے والون کے عذاب پر وَمَا کَانَ

أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ○ اور نہ تھے اکثر لوگ اوس قوم کے ایمان لانیوالے یہ ترجمہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام پر سوا انکی بیٹیوں کے کوئی ایمان لانے والی تھیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ لوط علیہ السلام کے دو داماد بھی ایمان لائے تھے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ اور بیشک تیرا رب وہی ہے الْعَزِيزُ غالب کہ کسی سے عاجز نہین ہوتا الرَّحِيمُ ○ مہربان ہے کہ جلدی نہین کرتا اور عذاب سے پہلے ڈرا دیتا ہے كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ○ ایکہ کے لوگون نے جھٹلایا پیغمبرون کو ایکہ ایک جنگل تھا مدین کے قریب اوس جنگل مین گھنا اور درخت بہت تھے اور وہ سا حلی تھے اللہ تعالی نے کہا ہے کہ ایکہ کے لوگ وہ قوم ہے جو ان گاؤن مین بستے تھے شعیب علیہ السلام نے انکو نصیحت کی تھی اور شعیب علیہ السلام کو جسطرح مدین والون پر پیغمبر کیا تھا ان لوگون پر بھی پیغمبر کیا إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ یاد کر جب کہا انکو شعیب نے شعیب علیہ السلام نے کہ اے قوم أَلَا تَتَّقُونَ ○ کیا تم لوگ نہین ڈرتے عذاب الہی سے کہ اوسکا شریک ٹھہراتے ہو إِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمہارے واسطے ہون رَسُولٌ أَمِينٌ ○ امانتدار رسول کہ صاحب تمہارے دل کی خیر خواہی چاہتا ہون فَاتَّقُوا اللَّهَ تو ڈرو کفر اور جھٹلانے سے اور ڈرو اوسکے عذاب سے وَأَطِيعُونِ ○ اور کہا مانو میرا وہ کام چھوڑ دینے مین جو منع ہین وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین چاہتا ہون مین تمسے حکم پہونچانے پر مِنْ أَجْرٍ کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ نہین ہے میری جزا إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ مگر رب پر اہل عالم کے أَوْفُوا الْكَيْلَ پورا پیمانہ دو وَلَا تَكُونُوا اور نہو تم مِنَ الْمُخْسِرِينَ ○ کم کرنے والے اور نقصان پہونچانے والون مین سے جو لوگون کے حق گھٹاتے ہین وَزِنُوا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ○ سیدھی ترازو مین وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگون کو أَشْيَاءَهُمْ چیزین انکی اونکے حقوق مین سے وَلَا تَعْثَوْا اور نہ پھرو ڈھونڈھتے فِي الْأَرْضِ زمین مین یعنی لوٹ مار اور دکیتی کرکے مُفْسِدِينَ ○ فساد کا قصد رکھتے ہوئے وَاتَّقُوا الَّذِي اور ڈرتے رہو اوسکے عذاب سے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ○ اور اگلون گروہ کو قَالُوا بولے ایکہ کے لوگ إِنَّمَا أَنْتَ نہین ہے تو مگر مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ○ جادو کیے ہوون مین سے یعنی اون لوگون مین جنپر جادو کیا گیا ہے یہانتک کہ اونکی عقل زائل ہوگئی یا اون پیدا کیے ہوون مین سے جنپر جادو کیا ہو یعنی اندر سے خالی ہین اور کھانے پینے کے محتاج ہین وَمَا أَنْتَ اور نہین ہے تو إِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِثْلُنَا مثل ہمارے صفات بشریہ مین پھر کس چیز کے سبب سے بزرگی ظاہر کرتا ہے اور رسالت کا دعوی کہان سے لایا وَإِنْ نَظُنُّكَ اور بیشک گمان کرتے ہین ہم تجکو لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ○ جھوٹون مین سے کہ تو جھوٹا دعوی کرتا ہے فَأَسْقِطْ تو اوتار یعنی اپنے خدا سے کہہ کہ پھینک دے عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے کہ اوسمین عذاب ہو إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ اگر ہے تو سچون مین سے اس بات مین کہ ہمپر عذاب ہوگا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ رَبِّي أَعْلَمُ میرا رب خوب جاننے والا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو یعنی پیمانہ اور ترازو کم رکھنا اور حکم پہنچانے والے کو جھٹلانا اور جو عذاب اسکا اوسکا سزاوار ہوگا وہ تمپر نازل کریگا اگر مہلت دیتا ہو مگر چھوڑیگا نہین ... مہلت دی اور ... ظالم ...
...سبین ... و رنگین ... اول ... ہمہ عیش ... آخر کارش ہمہ ... لکھا ہے کہ شعیب علیہ السلام کی قوم ...

اور تکبر مین حد سے بڑھی تو حق تعالی نے ان پر سات دن رات ایسی گرمی بھیجی کہ اونکو بے قرار کیا ایسا کہ اونکے گھر اور چشمون کا پانی ابل آیا
اور وہ اپنی جانین بچانے کو گھرون مین گھستے گرمی اور زیادہ ہوتی آخر جنگل کی راہ پکڑی دھوپ کی گرمی اور آگ کے مارے پکے جاتے
تھے کہ ناگاہ سیاہ ابر ظاہر ہوا اور ٹھنڈی ہوا آئی ... اور سب لوگ اوس ابر کے سایہ مین آرام
لین بس وہ سب ابر کے نیچے جمع ہوئے ... آگ اوس سے نکلی ... تو حق تعالی نے فرمایا ہے فَكَذَّبُوهُ پس
جھٹلایا اونھون نے شعیب علیہ السلام کو فَأَخَذَهُمْ پکڑ لیا اونھین عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ط عذاب یوم الظلہ نے
ظلہ زبان عرب مین سائبان کو کہتے ہین اسواسطے کہ ابر سیاہ سائبان کی صورت اونکے سرون پر تھا اور لکھا ہے کہ جب اونکی گرمی حد کو پہونچی
تو حق تعالی نے ایک پہاڑ کو حکم فرمایا اور وہ اپنی جگہ سے اوکھڑ کر سائبان کی طرح ہوا مین ٹھہرا اور اوسکے نیچے ٹھنڈا پانی پیدا ہو گیا پس
اون کافرون نے اوس پہاڑ کے نیچے پناہ لی وہ پہاڑ اونپر گر پڑا اور وہ دب کر ہلاک ہو گئے إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ظلہ کا عذاب تھا
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ عذاب بڑے دن کا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اس عذاب مین کہ پانی والے ابر سے آگ برسی لَآيَةً ط
البتہ نشانی ہے منتقم حقیقی کے کمال قدرت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اور نہ تھے اکثر ایکہ کے لوگ ایمان والے یہان
اکثر سے وہ سب مراد ہین اسواسطے کہ کسی روایت مین یہ نہین کہ ایکہ کے لوگون مین سے کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان لایا ہو بخلاف
مدین کے لوگون کے کہ اونمین سے ایک گروہ ایمان لایا تھا وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ البتہ وہی انبیا علیہم السلام کو غالب
کرنے والا اونکے دشمنون پر الرَّحِيمُ ۝ع مہربان انبیا پر اور اونکی متابعت کرنے والون پر اور یہ سات پیغمبرون کے قصون مین اخیر
قصہ ہے کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے مختصر طور پر اس سورہ مین مذکور ہوئے
اور کفار قریش کے واسطے ان قصون مین دھمکی بھی ہے تا کہ اونھین معلوم ہو جاوے کہ جس امت نے کسی پیغمبر کی تکذیب کی اوسپر عذاب نازل ہوا اور
اونپر بھی حضرت پیغمبر صلوات اللہ علیہ وآلہ کی تکذیب کے سبب عذاب ہوگا وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ط
اوتارا ہوا اہل عالم کے رب کا ہے نَزَلَ اوتارا بِهِ قرآن سمیت الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝لا جبریل علیہ السلام عَلَىٰ قَلْبِكَ تیرے دل پر
اے پیارے رسول اللہ تمنے اوسے قرآن لیلیا تو تمہارا دل طرف اوسکے رہتا ہے اور یہ ایسا ہے کہ گویا تمہارے دل پر اوتارا اور بکر نے نَزَّلَ بِهِ الرُّوحَ
الْأَمِينَ پڑھا ہے زے کو تشدید اور زبر سے اور نون کو زبر یعنی اوتارا خدا نے قرآن سمیت جبریل علیہ السلام کو تیرے دل پر یعنی جبریل نے تمکو یا رسول اللہ
سکھایا اور تمنے اوسے سیکھ لیا اور اپنے دل مین یاد رکھا لِتَكُونَ تا کہ ہو تو مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝لا ڈرانے والون مین سے خلق کو
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝ط ساتھ عربی زبان کھلی ہوئی کے اور زبان عرب مین ڈرانے والے شعیب اور ہود اور صالح اور اسمعیل
علیہم السلام بھی تھے وَإِنَّهُ اور یقینی قرآن کا ذکر یا حضرت سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی نعت لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝
اگلون کی کتابون مین تھی بعضی تفسیرون مین ہے کہ عرب کے مشرک اپنے بعض مشکل کامون مین بنی اسرائیل کے علما کی طرف رجوع
کرتے تھے اور علما جوابات اوس باب مین اونسے کہتے وہ اوسسے تمسک کرکے دلیل جانتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَوَلَمْ يَكُنْ
لَهُمْ کیا نہین ہے قریش کے مشرکون کو آيَةً نشانی قرآن کی صحت یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر أَنْ يَعْلَمَهُ

پھر کہا گیا ہے کہ قرآن کو اوسکی صفتون کے ساتھ پیغمبر آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا اور ان کی تصدیق ہوئی اَوَلَمۡ یَکُنۡ لَّہُمۡ اٰیَۃً اَنۡ یَّعۡلَمَہٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۝ علماے بنی اسرائیل کے
جنھون نے انکی کتابین پڑھی ہین اور کسی چیز پر عالم کی گواہی کے سبب اوس چیز کا یقین زیادہ ہوتا ہے اور وہ چیز تحقیق ہو جاتی ہے وَلَوۡ نَزَّلۡنٰہُ اور اگر
ہم اوتارتے قرآن کو عَلٰی بَعۡضِ الۡاَعۡجَمِیۡنَ ۝ اوپر بعضے اون لوگون کے جو عجمی ہین یعنی عرب ہی کی زبان مین فَقَرَاَہٗ پھر پڑھتے وہ عجمی لوگ
قرآن کو عَلَیۡہِمۡ اوپر اونکے یعنی عرب کے اور یہ اعجاز قرآنی زیادہ ہوتا کہ عجمی اوس کلام عربی کو پڑھے جو نہایت فصاحت و بلاغت
ساتھ ہو تو مَّا کَانُوۡا بِہٖ نہوتے وہ اوس کے ساتھ قرآن پر مُؤۡمِنِیۡنَ ۝ ایمان لانے والے اسواسطے کہ کہتے کہ عرب کو عجم کی مناسبت
حاصل ہی یا اگر قرآن کو عجمی پر زبان عجمی مین ہم اوتارتے تو عرب کے کافر اوسپر ایمان نہ لاتے کہ ہم نہیں سمجھتے ہین اور اسکے معنی ہماری عقل مین نہین آتے
کَذٰلِکَ اسی طرح سَلَکۡنٰہُ لاتے ہین ہم انکار اور دشمنی فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۝ دلون مین مشرکین مکہ کے لَا یُؤۡمِنُوۡنَ
بِہٖ نہین ایمان لاتے قرآن کا حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ۝ جب تک کہ دیکھین عذاب دکھ دینے والا دنیا مین جیسا کہ انکی اسون نے
دیکھا یا قیامت مین فَیَاۡتِیَہُمۡ پھر آجاوے وہ عذاب اونپر بَغۡتَۃً اچانک وَّہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ۝ اور وہ نہ جانین اوسکے آنے کا
وقت فَیَقُوۡلُوۡا پھر کہین کہ ہَلۡ نَحۡنُ مُنۡظَرُوۡنَ ۝ کیا ہین ہم ڈھیل دیے ہوے یعنی کیا ہمین مہلت دینگے کہ ہم ایمان لائین
اور تصدیق کرین اَفَبِعَذَابِنَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ۝ کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ امطر علینا حجارۃ او
ائتنا بما تعدنا اور حال یہ ہے کہ عذاب دیکھکر مہلت مانگتے ہین اَفَرَءَیۡتَ کیا دیکھا اور جانا تو نے کہ ہم اِنۡ مَّتَّعۡنٰہُمۡ فائدہ دین
اونھین سِنِیۡنَ ۝ برسون اور اور زندگی عطا کرین ثُمَّ جَآءَہُمۡ پھر آوے اونپر مَّا کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ۝ وہ چیز
جسکا وعدہ دیے گئے تھے یعنی عذاب مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُمۡ دفع کریگا اون سے عذاب اور کو مَّا کَانُوۡا یُمَتَّعُوۡنَ ۝ وہ چیز
جسکے سبب سے فائدہ دیے گئے تھے یعنی دنیا کا فائدہ اور نعمت اونپر سے عذاب کو دفع کریگی کشاف مین ہے کہ میمون بن مہران کو شیخ
حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے ملاقات کی آرزو ہوئی ایکدن اونھین کعبہ شریف کا طواف کرتے پایا اور عرض کی مجھے کچھ نصیحت کیجیے
شیخ ممدوح نے یہ آیت پڑھدی کہ مآ اغنی عنھم ما کانوا یمتعون میمون نے کہا کہ آپنے نصیحت کی اور بات پوری کردی نظم جہان
بیوفائیست مردم فریب ٭ کہ از دل رباید قرار و شکیب ٭ تو تا کے بجاہش نگردی اسیر ٭ نفیسی پئے مالش اندر حبیر ٭ کہ آندم کہ در گل بند اندت
براہ ٭ نہ مالت کند دستگیری نہ جاہ ٭ وَمَاۤ اَہۡلَکۡنَا اور ہلاک نہین کیا ہمنے مِنۡ قَرۡیَۃٍ کسی گانون کے لوگون کو
اِلَّا لَہَا مگر وہان کے لوگون کے واسطے مُنۡذِرُوۡنَ ۝ ڈرانے والے تھے ذِکۡرٰی نصیحت کرنے کو یعنی پہلے ہمنے
پیغمبر بھیجے وہ اون گانون والون کو حق کی طرف بلاتے تھے اور عذاب سے ڈراتے تھے جب اون لوگون نے پیغمبرون کی تصدیق
نہ کی اور عداوت و انکار مین زیادتی کی تو عذاب کے مستحق ہوگئے وَمَا کُنَّا اور نہین ہین ہم ظٰلِمِیۡنَ ۝
ظالم کہ ڈرانے سے پہلے ہلاک کرین موضح مین لکھا ہے کہ قریش کہتے تھے کہ ایک نام شیطان محمد کے پاس آتا ہے اور اونکے سامنے
قرآن پڑھتا ہے تو حق تعالی نے اونکی بات جھوٹی کرکے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتۡ بِہِ الشَّیٰطِیۡنُ ۝ اور نہین اوتار لائے
قرآن سمیت شیطان وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ اور نہ چاہیے اور روا نہین لَہُمۡ اونکے واسطے اوتارنا قرآن کا وَمَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ

[illegible] اور نہیں اوسپر اسواسطے کہ آگ کی [illegible] سے [illegible] انہم عن السمع لمعزولون
[illegible] سے فرشتوں [illegible] فلا تدع
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ [illegible] ایک کو [illegible] پکار
[illegible] مع اللّٰہ الٰہا اٰخر [illegible] فتکون من المعذبین عذاب کیے
[illegible] میں سے وانذر اور ڈرا [illegible] عذاب الٰہی [illegible]
عشیرتک الاقربین اپنے عزیزوں کو جو بہت قرابت رکھتے ہیں یہ آیت نازل ہوئے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] کوہ صفا پر
چڑھ کر اونمیں سے ایک ایک کو پکارا جب سب جمع ہوئے تو آپنے فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے نیچے سواروں کا گروہ ہے تو تم میری
بات مانوگے سب بولے کہ ہاں مانینگے آپنے فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں تمکو عذاب سخت سے کہ درپیش ہے لوگ یہ بات سنتے ہی بدلکر
متفرق ہوگئے اور ابولہب آپکو ایذا دینے پر مستعد ہوگیا واخفض اور بچھا جناحک بازو اپنے یعنی مہربانی اور بزرگی کر
لمن اتبعک من المؤمنین اس شخص پر کہ جسنے تیری پیروی کی ہے ایمان والوں میں سے فان عصوک
پس اگر نافرمانی کریں تیرے رشتہ دار اور تیری متابعت نہ کریں فقل انی بریء تو کہدے کہ بیشک میں بری ہوں مما
تعملون اوس سے جو تم کرتے ہو اور اون تمہارے کاموں پر جیسے سوا خفا نہ کرینگے وتوکل اور بھروسا کر اپنے کاموں میں
علی العزیز خدائے غالب پر جو قادر ہے دشمنوں کو مغلوب اور مقہور کرنے پر الرحیم خدائے مہربان پر جو قدرت رکھتا ہے [illegible]
تدبیر الذی یریک وہ جو دیکھتا ہے تجھے حین تقوم اوسوقت جب کھڑا ہوتا ہے تو نماز تہجد کو [illegible] یا رسول اللہ
وتقلبک اور دیکھتا ہے پھرنا تیرا یعنی تصرف کرنا فی السٰجدین درمیان نماز پڑھنے والوں کے کھڑے ہوئے اور [illegible]
بیٹھنے میں جسوقت تم اونکی امامت کرتے ہو انہ بیشک خدا ھو السمیع وہ تو ہی سنتا تمہاری بات العلیم جانتا ہے
تمہاری نیت ھل انبئکم کیا خبر دوں میں تمکو خبر کر علی من کس پر لوگوں میں سے تنزل الشیٰطین
اوترتے ہیں شیطان اس سے قبل حق تعالیٰ بیان فرما چکا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطانوں کا اوترنا روا نہیں اسواسطے کہ باہم
مناسبت نہیں ہے اور یہاں فرماتا ہے کہ تنزل اوترتے ہیں شیطان علیٰ کل افاک ہر جھوٹے اثیم گنہگار پر
جیسے کاہن کہ وہ یلقون السمع کان لگائے رہتے ہیں شیطانوں کی بات پر اور جھوٹی خبریں اونسے دریافت کرلیتے ہیں
واکثرھم کٰذبون اور اکثر اونمیں سے جھوٹے ہیں انوار میں فرمایا ہے کہ بعضے مفسروں نے اکثر سے کل مراد لیا ہے یعنی وہ سب
سب جھوٹے ہیں والشعراء اور شاعر لوگ جو مشرک ہیں جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ او مسافع اور امیہ ثقفی یتبعھم
الغاوٗن پیروی کرتے ہیں اونکی احمق لوگ عرب کے یعنی اونکے شاگرد اور راوی ہیں تفسیر عالم الہدیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ میں
منقول ہے کہ وہ شاعروں نے حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کی ہجو میں اور اسلام کی مذمت میں [illegible] کہے اور منکروں نے [illegible] یاد کر لیے
اور پڑھا کرتے تھے یہ آیت اونکی شان میں نازل ہوئی الم تر انھم کیا نہیں دیکھتا ہے کہ وہ لوگ فی کل واد ہر وادی میں

کلام کے مضمون میں حیرت کے ﴿فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ﴾ سرگردان ہوتے ہیں یعنی ہر صنف میں شعر کہتے ہیں کبھی ادنیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور کبھی اعلیٰ کی مذمت تعریف کرنا بجز حق کے ہمہ ناالائق تعریف اور مذمت میں بڑائی کرنا ایسی باتیں ہیں ﴿وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ﴾ اور یہ کہ وہ لوگ کہتے ہیں اون باتون کو جو وہ بات ﴿مَا لَا يَفْعَلُوْنَ﴾ جو نہیں کرتے یعنی بغیر گناہ کیے ہوے اپنے اوپر گناہ کی گواہی دیتے ہین جیسے فلان کام کیا ہین حالانکہ نہین کیا اور ظلم کرتے ہین اگر کوئی اہل جاہلیت کے اشعار ڈھونڈھے تو ایسی بہتیری باتین اوسے معلوم ہو جائیں تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت حسان بن ثابت اور ابن رواحہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے شاعرون کا ایک گروہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ حق تعالی جانتا ہے کہ ہم شاعر ہین اور ابن رواحہ نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ ہین اسی صنف پر مر جاؤن تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے اپنی شمشیر سے اور تم لوگ اپنی زبان سے کافرون کی شان مین جو شعر کہتے ہو وہ تیر اور نیزے سے زیادہ اون پر سخت ہین اور یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ جن شاعرون کے تابع احمق لوگ ہین وہ وادی بہ وادی سرگردان پھرتے ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ اور جنھون نے کام کیے نیک یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی اور کافرون کی ہجو اور مذمت مین مشغول ہوئے ﴿وَذَكَرُوا اللّٰهَ﴾ اور جنھون نے یاد کیا اللہ کو اشعار مین ﴿كَثِيْرًا﴾ بہت یعنی مسلمان شاعرون کے اکثر اشعار توحید اور تمجید مین ہین اور عبادت کی رغبت دلانے مین اور غفلت سے ہوشیار کرنے مین ﴿وَّانْتَصَرُوْا﴾ اور بدلا لیا مشرکون سے ﴿مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا﴾ بعد اسکے کہ ظلم کیے گئے تھے ہجو کے سبب سے یعنی اونکی ہجو اونھی کی طرف پھیر دی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا ہے کہ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ یعنی ہجو کر مشرکون کی بیشک جبریل تیرے ساتھ ہین حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے پہلے دیوان کے دیباچہ مین لکھا ہے کہ ہر چند حق تعالی نے آیہ کریمہ وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ مین شاعرون کو دریاے شعر کے بیراک مین جمع کر لیا اور رام استغراق کی کمند اونکی گردنون مین ڈالدی ہے کبھی اونھین حماقت کے دریاے بے نہایت مین ڈالتا ہے اور کبھی اونھین حیرت اور گمراہی کے جنگل مین پیاسا سرگردان کرتا ہے مگر اکثر اونمین سے نیک کام کرنے کے سبب اور سچا ایمان رکھنے کے باعث سے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی ڈونگی مین امن اور آرام سے بیٹھے ہین اور ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا کے بادبان کے واسطے سے خلاص کے ساحل اور نجات کے کنارے پہونچ گئے بڑے فاضلون مین سے ایک نے کہا ہے کہ بیت شاعران را کہ غاوی خواند در قرآن خداے ہست از ایشان ہم بقرآن ظاہر استثناے شان ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا﴾ اور قریب ہے کہ جانینگے وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا ہے کفر اور افترا کر کے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف شاعری کی نسبت کرنے سے کہ موت کے بعد ﴿اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾ کس مکان کی طرف پھیرے جائینگے مراد یہ ہے کہ اونکا مکان آتش دوزخ مین ہوگا واللہ اعلم بالصواب

وهي ثلث وتسعون آية	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة النمل مكية
اور وہ ترانوے آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ نمل مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی

طٰسٓ لباب التفسیر مین اخفش سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ ابتداے کلام اور انتہاے کلام کے واسطے ہین تو یہ حروف

شروع اور ختم کلام پر دلالت کرتے ہین جیسے بیان طٰسٓ سورہ شعرا کا آخر ہو اور سورہ نمل کا شروع ہی طا سے اشارہ ہی طہارت قدس آلہی
کی طرف اور سین سے سناے حق تعالیٰ کی جانب بارہ چلنے والون کی جانب کی طرف یا ما سوی اللہ سے انکے دلون کی سلامتی کی
جانب تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتین ہین قرآن کی وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ اور آیتین ہین ایسی کتاب کی جو حلال
حرام کے احکام ظاہر کرنے والی ہی قرآن پر کتاب کا عطف ایک وصف کا عطف دوسرے پر ہی قرآن اس جہت سے کہا کہ اوسے
پڑھتے ہین اور کتاب اسوجہ سے کہ اوسے لکھتے ہین هُدًى یہ کتاب راہ دکھانے والی ہی وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والی ہی
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ایمان والون کے واسطے الَّذِيْنَ وہ لوگ جو يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہین نماز اوسکی حدون اور رکنون کے
ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین زکوٰۃ اپنے مالون کی مستحقون کو وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور حال یہ ہی کہ وہ لوگ آخرت کا
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ وہ تو یقین رکھتے ہین ضمیر کا مکرر لانا اشارہ اس طرف ہی کہ آخرت کی تصدیق اونھی کے ساتھ خاص ہی اِنَّ الَّذِيْنَ
بیشک جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہین ایمان لاتے آخرت کا زَيَّنَّا لَهُمْ زینت دیدی ہی ہمنے اونکے واسطے
اَعْمَالَهُمْ اونکے برے کامون کو یعنی اونکی طبیعت کا مرغوب اور اونکے نفس کا محبوب کردیا ہی صاحب فوائد نے لکھا ہی کہ اونہین
امیدون اور خواہشون کو ملادیا ہی کہ برے کام اونھین اچھے نظر آتے ہین فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ تو وہ سرگردان ہوتے ہین اپنی
گمراہی مین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ وہ لوگ ہین کہ اونکے واسطے ہی سُوْٓءُ الْعَذَابِ برائی عذاب کی دنیا مین جیسے
قتل اور قید ہونا جنگ بدر کے دن وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہ لوگ آخرت مین هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہی بڑا نقصان
اوٹھانے والے ہین ثواب فوت ہونے اور مستحق عذاب ہوجانے کے سبب سے وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ سکھایا
جاتا ہی قرآن یعنی یا رسول اللہ تم قرآن حاصل کرلیتے ہو جبرئیل کے سکھانے سے کہ وہ تمھارے پاس آتے ہین مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
پاس سے اوس خداوند کے جسکے کام راست اور درست ہین عَلِيْمٍ ۝ اور جو جاننے والا ہی اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ
موسیٰ بن عمران نے اپنے لوگون سے جو اونکے ساتھ تھے اوسوقت جب کہ وہ مدین سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ بھول گئے تھے
اور اونکی بی بی کو درد زہ ہوا اور جاڑے نے شدت کی تھی کہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک مین نے دیکھی ہی نَارًا ۭ آگ جلتی ہوئی
سَاٰتِيْكُمْ جلد لاتا ہون مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس آگ سے کچھ خبر یعنی جو کوئی اوس آگ کے قریب ہو اوس سے راہ کی خبر پوچھون اَوْ
اٰتِيْكُمْ یا لاؤن تمھارے واسطے بِشِهَابٍ قَبَسٍ شعلہ آگ کا لیکر لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ شاید تم گرم ہوجاؤ اوس
آگ کے سبب سے فَلَمَّا جَاۗءَهَا پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام اوس آگ کے پاس تو ایک روشنی دیکھی بے گرمی کی سبز درخت مین
اور بعضون نے کہا ہی کہ اور آگون کی طرح اوس آگ مین گرمی تھی بہر تقدیر جب موسیٰ علیہ السلام وہان پہونچے تو نُوْدِيَ ندا کی گئی اَنْۢ
بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہو جو مَنْ فِي النَّارِ وہ شخص جو آگ کے مقام پر ہی یعنی بقعہ مبارک مین ہی آگ کی تلاش مین
یعنی موسیٰ علیہ السلام وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ اور جو کوئی گرداگرد آگ کے ہی یعنی فرشتے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور کہہ پاک ہی خدا
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار اہل عالم کا [illegible] کہا ہی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ندا سنی تو کہا کہ کون

ندا کرتا ہی پھر ندا آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنَّهٗٓ اے موسیٰ ندا کرنے والا اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ مین ہون خدا غالب حکم کرنے والا
مضبوطی کے ساتھ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ اور ڈالدے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فوراً سانپ ہوکر چلنے لگا
فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا موسیٰ علیہ السلام نے عصے کو کہ تَهْتَزُّ حرکت کرتا ہی اضطراب کے ساتھ اور ہر طرف جاتا ہی كَاَنَّهَا
جَآنٌّ گویا کہ سانپ ہی باریک تیز چلنے والا پہلے تو چھوٹا سا سانپ ہوتا تھا پھر آخر کو اژدہا ہوجاتا تھا اور امام ابواللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وادی مقدس مین چھوٹا اور پتلا سا سانپ تھا اور فرعون کے سامنے اژدہا بنگیا بہر حال جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کیفیت دیکھی وَلّٰى مُدْبِرًا منہ پھیر بھاگتے ہوئے اوسکے خوف سے وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ اور نہ پھرے تو دوبارہ ندا ہوئی کہ یٰمُوْسٰى
لَا تَخَفْ ۫ اے موسیٰ نہ ڈر میرے سوا اور کسی سے اِنِّیْ لَا یَخَافُ بیشک مین ہون کہ نہ ڈرین لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ میرے
پاس رسول یعنی اونکے واسطے میرے پاس برا انجام نہین ہی کہ اوس سے ڈرین اور ڈرنا چاہیے ظالمون کو اِلَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی
ظلم کرے ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا پھر بدلدے اور کرے نیکی بَعْدَ سُوْٓءٍ برائی کے بعد یعنی توبہ کرے گناہ کے بعد فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ
تو بیشک مین بخشنے والا ہون توبہ کرنے والون کو رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہون اونپر وَاَدْخِلْ یَدَكَ اور ڈال اپنا ہاتھ فِیْ جَیْبِكَ
اپنے کرتے کے گریبان مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کرتے مین آستین نہ تھی تو حکم ہوا کہ ہاتھ گریبان مین ڈالو تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَیْضَآءَ سفید
چمکتا ہوا نورانی مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ بغیر بیماری کے یعنی ہاتھ کی سفیدی برص کی بیماری کے سبب سے نہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گریبان مین
ہاتھ ڈالا اور چمکتا ہوا نورانی نکالا تو ندا ہوئی کہ دونون نشانیان ظاہر کر فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ نو نشانیون مین جو تمہارے معجزے ہین اور جا
رسول ہوکر اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ فرعون اور اوسکے گروہ کی طرف اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہین قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝
گروہ نافرمان فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب آئین فرعون اور اوسکی قوم کے پاس اٰیٰتُنَا ہماری قدرت کی نشانیان اور موسیٰ علیہ السلام
کی رسالت کی دلیلین مُبْصِرَةً کھلی ہوئی صاف تو قَالُوْا بولے فرعون والے کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا یعنی
سب جانتے ہین کہ یہ جادو ہی وَجَحَدُوْا بِهَا اور منکر ہوگئے اون معجزون سے وَاسْتَیْقَنَتْهَاۤ اور بیگمان تھے اوس سے
اَنْفُسُهُمْ اونکے دل یعنی یقینی جانتے تھے کہ یہ نشانیان خدا کے پاس سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کرتے تھے ظُلْمًا
ظلم کی راہ سے وَّعُلُوًّا ؕ اور بڑائی اور تکبر کی رو سے فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ ع
انجام کار مفسدون کا کہ دنیا مین پانی کے اندر ڈوبے اور عقبی مین آگ کے اندر جلینگے بیت ہمہ حالت مفسدان ناخوش ست ؛
سر انجام اہل فساد آتش ست ؛ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور بیشک ہمنے دیا دَاوٗدَ داؤد بن ایشا وَسُلَیْمٰنَ اور سلیمان بن داؤد کو
عِلْمًا ۚ علم شریعت کے احکام کا ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ علم کیمیا کا وَقَالَا اور کہا اون دونون نے علم حاصل کرنے کے بعد
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سب حمد و ثنا اوس خدا کے واسطے ہی جسنے علم کے سبب سے فَضَّلَنَا فضیلت دی ہمکو عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ
عِبَادِهِ بہتون پر اپنے بندون مین سے جو الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان لائے ہین وَوَرِثَ اور میراث لی سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ
سلیمان نے داؤد علیہ السلام سے نبوت یا علم اور بعضون نے کہا ہی کہ ملک اس سبب سے کہ داؤد علیہ السلام کے قائم مقام ہوئے اور

اونکی حکومت قائم رہتا ہوا اگر [illegible] چپ بیٹھے تھے ہر ایک کو سلطنت کا دعوی تھا حق تعالیٰ نے ایک نامہ
مہر کیا ہوا آسمان سے بھیجا اور [illegible] سوال [illegible] جو کوئی ان سوالوں کا جواب
دے وہی [illegible] سلطنت کا مالک ہوگا [illegible] داؤد علیہ السلام نے بیٹوں کو جمع کیا اور نامہ کو پڑھا اور سوالات اپنے بیٹوں کے
سامنے پیش کیے کہ بتاؤ سب سے زیادہ نزدیک کیا چیز ہے اور سب سے دور کیا ہے اور کس چیز کے ساتھ سب سے زیادہ انس و محبت ہوتی ہے اور
کس چیز سے نفرت اور وحشت ہوتی ہے اور [illegible] اور دشمن [illegible] اور کون کام ہے جس کا انجام بہتر ہے اور کس کام کا
انجام برا ہے پس داؤد علیہ السلام کے اور بیٹے [illegible] جواب سے عاجز رہے مگر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو میں جواب دوں
داؤد علیہ السلام نے اجازت دی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ نزدیک موت ہے اور سب سے زیادہ دور
وہ چیز ہے جو دنیا میں سے گذر گئی ہے اور انس و محبت جس کے ساتھ [illegible] ہے روح انسان کا جسم ہے [illegible] اور سب سے نفرت جسم کے
ساتھ ہوتی ہے اور دو قائم زمین آسمان ہیں اور دو مختلف رات دن ہیں اور دو دشمن موت اور زندگی ہے اور جس کام کا انجام بہتر ہے وہ
بردباری ہے غصہ کے وقت اور جس کام کا انجام برا ہے وہ تیزی ہے غصہ کی حالت میں اور چونکہ سوالات کے جواب مطابق ہوئی کتاب کے
موافق تھے تو بنی اسرائیل نے بڑے بڑے علما اور شرفا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضل و کمال کا اقرار کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام
سلطنت اونھین سپرد کی اور دوسرے ہی دن وفات فرمائی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وَقَالَ اور کہا سلیمان علیہ السلام نے
کہ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو عُلِّمْنَا سکھائے گئے ہیں ہم مَنْطِقَ الطَّیْرِ بولی چڑیوں کی چڑیوں کے ہر گروہ کی ایک آواز ہے کہ اوس
قسم کی چڑیاں اوس آواز کے معنی اور غرضیں سمجھ لیتی ہیں اور جو سلیمان علیہ السلام کو سکھایا وہ یہی تھا جو چڑیاں آپس میں سمجھتی ہیں
لکھا ہے کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل دیکھا شاخ پر بیٹھا ہوا سر اور دم ہلاتا تھا اور بولتا تھا حضرت سلیمان نے اپنے یاروں سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بلبل کیا کہتا ہے وہ بولے کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ کہتا ہے کہ میں نے آج آدھا خرما
کھایا ہے خاک پڑے دنیا پر اور فاختہ نے آواز کی فرمایا کہ یہ کہتی ہے کہ کاشکے یہ خلائق پیدا نہ ہوتی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے
کہ گھر میں پلا ہوا کبوتر کہتا ہے کہ جنو مرنے کے واسطے اور بناؤ گرنے کے لیے اور مور کہتا ہے جو کچھ کروگے اوسکا بدلا پاؤگے اور ہدہد کہتا ہے کہ جو
دوسرے پر رحم نہیں کرتا خدا اوس پر رحم نہیں کرتا اور ابابیل کہتی ہے کہ نیکی پہلے سے بھیجو کہ خدا کے پاس پاؤ اور کبوتر کہتا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
مِلْاءَ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ اور سنگ خوار کہتا ہے کہ جو چپ رہیگا سلامت رہیگا اور طوطی کہتی ہے کہ افسوس اوس پر جسے دنیا مطلوب اور مقصود ہوا اور
باز کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اور لٹورا کہتا ہے کہ توبہ اور استغفار کرو اے گنہگارو اور زغن کہتی ہے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اور ہزار داستان
کہتا ہے سُبْحَانَ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ اور کوا نفرین کرتا ہے دہ یک لینے والے پر اور وسیط میں ہے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغا بانگ میں کیا کہتا ہے فرمایا کہ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلُوْنَ اور وسیط ہی میں
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چکاوک اپنی آواز میں کہتا ہے کہ بار خدایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب کے دشمنوں پر لعنت کر
اور شارو کہتا ہے کہ بار خدایا تجھ سے قوت اور رزق چاہتا ہوں یا رزاق اور تیتر کہتی ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی غرضکہ پرندوں کی زبان پہچاننا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہی اسی سبب سے فرمایا کہ منطق الطیر خدا نے مجھے سکھائی وَاُوْتِيْنَا اور دیا گیا ہون یعنی مجھے عطا کیا ہی
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز مین سے جسکی مجکو حاجت تھی اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عطا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○ البتہ وہ تو
فضل ہی کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایسا تھا کہ بادشاہون مین سے کسی کا نتھا اور موضع ہو
کہ تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیان تھین بڑے آدمیون کے واسطے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان شرفا جن کے واسطے اور حضرت
سلیمان کے داہنی طرف پینتیس ۳۵ منبر رکھتے تھے اور عالم آدمی اوسپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے اور عالم جن اوسپر
بیٹھتے تھے اور چڑیان حضرت سلیمان کے سر پر سے پر ملائے رہتی تھین اور علما کلام حق کہتے تھے اور جن اور آدمی کرسیون پر بیٹھا کرتے
تھے اور سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ اور جمع کر دیے گئے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جُنُوْدُهٗ
لشکر اونکے مِنَ الْجِنِّ جنون سے وَالْاِنْسِ اور آدمیون سے وَالطَّيْرِ اور چڑیون سے فَهُمْ تو وہ لشکر يُوْزَعُوْنَ ○
چلائے جاتے تھے سیر کے وقت یا روک رکھے جاتے تھے تا کہ باہم ملجائین امام راغب نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ باوصف اسکے کہ شمار مین
وہ لشکر بڑا تھا مگر تتر بتر نہوتا تھا بلکہ ایسی شکل سے رہتا تھا کہ لشکر والون مین سے کوئی اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے نہ ذرہ آگے بڑھ سکتا تھا
نہ ذرہ کوئی پیچھے ہٹ سکتا تھا کشاف اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر پڑنے کا میدان سو فرسخ یعنی تین سو
میل لمبا اور سو فرسخ چوڑا تھا پچیس فرسخ جنون کے لشکر کے واسطے اور اسی قدر آدمیون کے لشکر کے لیے اور اسی مقدار چڑیون کے
واسطے اور اتنا ہی وحشی جانورون کے لیے اور کہا ایک فرسخ تک ریشمی فرش بچھ کر بیچ مین تخت رکھا جاتا تھا اور رؤسا اور شرفا اون
کرسیون پر بیٹھتے تھے جو تخت کے گرداگرد تھین ہوا اوس فرش کو اوٹھاتی دن بھر مین مہینا بھر کی راہ لیجاتی ایک دن ولایت شام سے
یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا یہانتک کہ آئے عَلٰى وَادِ النَّمْلِ وادی نمل پر یعنی جنوبی طائف مین جو وادی ہی
اوسکے پیچھے آتے تھے کہ قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اوسکا نام منذرہ یا طاخیہ یا ملاخیہ یا خرمی تھا وہ رکھتی تھی
کشف ثعلبی مین ہی کہ وہ چیونٹی مرغے کے برابر تھی اور زاد المسیر مین بھیڑی کے برابر کہا ہی اور احقاق مین بھیڑیے کے برابر کہا ہی اور وہ اوس
جنگل کی چیونٹیون کی سردار تھی اوسنے جب حضرت سلیمان کا لشکر دیکھا تو اونچے پر آکر بولی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ اے چیونٹیو ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ گھس آؤ اپنے بلون مین لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ تا کہ نہ روند ڈالین تمکو سلیمان علیہ السلام وَجُنُوْدُهٗ
اور اونکے لشکر کے نہ روندنے سے مراد چیونٹیون کا نہ ٹھہرنا ہی کہ تم نہ ٹھہرو کہ روندی جاؤ وَهُمْ اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر والے
لَا يَشْعُرُوْنَ ○ نہ جانین کہ تمکو روندے ڈالتے ہین لکھا ہی کہ ہوا نے تین میل کے فاصلہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان مین پہونچائی
فَتَبَسَّمَ تو مسکرایا ضَاحِكًا تعجب کرتا ہوا مِّنْ قَوْلِهَا اوس چیونٹی کی بات سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام چیونٹی کی بات سمجھے تو خوش ہو کر مسکرائے لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اوسے بلایا اور یہ بات کہی کہ اے چیونٹی تو نہین جانتی کہ
میرا لشکر ظلم نہین کرتا وہ بولی کہ ہان جانتی ہون مگر مین گروہ کی سردار ہون مجھے نصیحت کرنا ضرور ہی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تو ہوا مین تھا
تیرے گروہ کو کیونکر روندتا چیونٹی نے جواب دیا کہ میری غرض یہ نہین تھی کہ زمین مین روند جائینگی میرا مقصود یہ تھا کہ مبادا آپکا تجمل اور دبدبہ دیکھین

اور آپکا لشکر دیکھنے مین مشغول ہونے سے خدا کی یاد بھولین اور غفلت کے میدان مین پامال نقصان ہوجائین یا آپکی سلطنت دیکھین اور دنیا کی آرزو اوسکے
دل مین پیدا ہو جائے حالانکہ دنیا خدا کی ملعون اور مبغوض ہی کشف الاسرار مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اوس چیونٹی سے پوچھا کہ تیرا
لشکر کسقدر ہی اوسنے کہا کہ چار ہزار سرہنگ رکھتی ہون ہر سرہنگ کے زیردست چالیس چالیس ہزار نقیب ہین ہر نقیب کے زیردست چالیس چالیس ہزار
چیونٹیان ہین سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اپنے لشکر کو باہر کیون نہین نکالتی چیونٹی نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہمین زمین کے اوپر رہنے کی اجازت تھی
ہمنے خود اوپر رہنا اختیار نہین کیا زمین کے اندر ہم رہتے ہین کہ خدا کے سوا اور کوئی ہمارا حال نہ جانے پھر چیونٹی بولی کہ اے پیغمبر خدا اون عطاؤن سے
جو اللہ تعالی نے آپکو دی ہین کوئی بیان کیجیے فرمایا کہ ہوا میری سواری بنادی ہی کہ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی صبح کی سیر اوسکی مہینا
بھر کی ہی اور شام کی سیر مہینا بھر کی چیونٹی بولی کہ آپ جانتے ہین اسکے کیا معنی ہین اسکے یہ معنی ہین کہ جو کچھ تمکو دنیا کی سلطنت دی شل ہوا کے آئے
گئے یا نہ آئے اور اسی معنی مین کسی نے کہا ہی نظم نہ برباد رفتے سحرگاہ و شام ۔ بسر سریر سلیمان علیہ السلام ۔ با آخر ندیدی کہ برباد رفت ۔ خنک
آنکہ با دانش و داد رفت ۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سنکر جناب الٰہی مین مناجات شروع کی وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ اور کہا
کہ اے میرے رب مجھے الہام دے أَنْ أَشْكُرَ یہ کہ مین شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ تیری اوس نعمت کا جو محض اپنے کرم سے أَنْعَمْتَ
عَلَيَّ انعام کی تونے مجپر وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ پر اسواسطے کہ اون نعمتون کا نفع ماں باپ کی طرف رجوع کرنے والا ہی
وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا اور یہ کہ کرون مین کام اچھا تاکہ اپنے فضل سے تَرْضَاهُ پسند کرتو اوسے وَأَدْخِلْنِي اور داخل کر مجھے
بِرَحْمَتِكَ اپنی رحمت سے فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝ اپنے نیک بندون کے ساتھ بہشت مین بحرالحقائق مین وادی نمل کو
تشبیہ دی ہی اوس شخص کی خواہش نفس کے ساتھ جو دنیا کا حریص ہو اور ڈرنے والی چیونٹی کو نفس لوامہ کے ساتھ اور سلیمان علیہ السلام کو
دل کے ساتھ اور بلون کو حواس خمسہ کے ساتھ اور اس بات مین غور کرنے سے باقی قصہ اوس سالک سخندان پر ظاہر ہی جو عشق کی ہوا مین اوڑنے والا
پرندون کی بولیان پہچانتے ہین بیت چون ندیدی دمے سلیمان را ۔ تو چہ دانی زبان مرغان را ۔ لکھا ہی کہ اسی سفر مین سلیمان علیہ السلام کا
لشکر ایک جنگل مین پہونچا کہ وہان پانی نہ تھا نماز کا وقت آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی ندارد اور لشکر کو پانی بتانے والا ہدہد تھا
اوسے جو ڈھونڈھا تو نہ پایا اور بعضون نے کہا ہی کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے تھے چڑیان جو سایہ کیے تھین ناگاہ اوسمین فرا سی جگہہ
کھل گئی اور حضرت سلیمان پر دھوپ پڑی دیکھا تو ہدہد کی جگہہ خالی تھی حضرت سلیمان نے اوسکی تلاش کی وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ اور ڈھونڈھا
پرندون کو تو ہدہد اونمین نہ تھا فَقَالَ تو کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ مَا لِيَ کیا ہی مجھے کہ پرندون کے غول مین لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ
نہین دیکھتا ہون ہدہد کو کیا میری نگاہ اوسپر نہین پڑتی أَمْ كَانَ یا ہی مِنَ الْغَآئِبِينَ ۝ غائبون مین سے اس غول مین لَأُعَذِّبَنَّهُ
ضرور عذاب کرونگا اوسپر ادب دینے کو یا نصیحت کی نظر سے عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت کہ اوسکے پر نوچکر اوسے دھوپ مین ڈالدونگا
یا اوسے اوسکے جوڑے سے چھٹیل کر لینے کا حکم کرونگا یا اوسکے مخالف جانورون کے ساتھ اوسے پنجرے مین رکھونگا یا اپنی خدمت سے نکالدونگا
أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ یا بیشک اوسے ذبح کر ڈالونگا اور پرندون کی عبرت کے واسطے أَوْ لَيَأْتِيَنِّي یا آئے میرے پاس بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝
کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ کہ اوسکے غائب ہونے کا کیا سبب تھا فَمَكَثَ پھر دیر کی ہدہد نے غَيْرَ بَعِيدٍ بہت دیر

توسلیمان علیہ السلام نے اوسپر غصہ کرنا شروع کیا فَقَالَ تو ہدہد لا کہ اَحَطْتُ دیکھا مین نے اور پہونچا مین بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ اوسکو جسے آپ نے نہین دیکھا اور اوس تک آپ نہین پہونچے وَجِئْتُكَ اور مین آیا ہون آپ پاس مِنْ سَبَاٍ شہر سبا سے
کہ اوسے مارب کہتے ہین بِنَبَاٍ خبر کے ساتھ یَّقِیْنٍ ۝ یقینی یعنی شہر سبا سے آپ پاس ایک خبر لایا ہون وہ خبر یہ کہ ہوا مین ایک ہدہد
مجھسے ملاقات ہوئی کہ اوس ملک کا تھا اوسنے اپنے بادشاہ کی عظمت اور وہان کی ہوا کی خوبی بیان کی اوسے دیکھنے کی آرزو کرکے مین گیا
اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکا بادشاہ کون ہے اور دین کیا ہے اور رعیت کیسی ہے ہدہد نے کہا کہ اِنِّیْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً بیشک مین نے پائی ایک عورت بلقیس نام کہ قدرت کی راہ سے تَمْلِكُهُمْ بادشاہی کرتی ہے شہر سبا کے لوگون پر وَاُوْتِیَتْ
اور دی گئی ہے وہ عورت مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ہر چیز مین سے جو بادشاہون کے کام آتی ہین وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۝ اور اوسکے واسطے ایک
تخت ہے بڑا اوسکی نسبت کرکے یا اور بادشاہون کے تختون کے لحاظ سے لکھا ہے کہ تیس گز سے تیس گز یا اسّی گز سے اسّی گز عرض اور بلندی اوس
تخت کی تھی سونے چاندی کا بنا جواہر سے جڑا وَجَدْتُّهَا پایا مین نے اوس عورت کو وَقَوْمَهَا اور اوسکے گروہ کو کہ نادانی کی
وجہ سے یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ سجدہ کرتے ہین آفتاب کو اور پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَزَیَّنَ اور آراستہ
کیا ہے لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اونکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام آفتاب کی پرستش اور سب بُرے کام فَصَدَّهُمْ پھر باز
رکھا ہے شیطان نے اونھین عَنِ السَّبِیْلِ سیدھی راہ سے فَهُمْ تو وہ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝ راہ نہین پاتے طریق حق کی اور شیطان
اونھین سیدھی راہ سے باز رکھتا ہے اَلَّا یَسْجُدُوْا کیا سجدہ نہین کرتے لِلّٰهِ اللہ کے واسطے الَّذِیْ وہ اللہ جو اپنی
قدرت سے یُخْرِجُ الْخَبْءَ نکالتا ہے چھپی چیز فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین سے یعنی مینھ کے قطرے آسمان مین
ظاہر کرتا ہے اور اوگنے والی چیز زمین سے نکالتا ہے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تُخْفُوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو اپنے دلون مین وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو زبانون پر اور کسائی نے مَا یُخْفُوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ پڑھا ہے یعنی دونون فعل غائب پڑھے ہین یعنی اللہ جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ
اور ظاہر کرتی ہے مخلوقات اَللّٰهُ خدائے برحق لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود پرستش کے قابل مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ ۝ پیدا کرنے والا ہے عرش یعنی تخت بڑے کا وہ عرش جو کرسی کو گھیرے ہے اور کرسی نے گھیرا ہے آسمانون و زمینون کو تو
بلقیس کے تخت کی بڑائی اس تخت کی بڑائی کے سامنے کیا حقیقت ہے یہ سجدہ آٹھوان ہے حضرت امام اعظم کے قول پر اور نوان ہے امام شافعی
رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک فتوحات مین ہے کہ اس سجدہ کو سر خفی کا سجدہ کہتے ہین اور سجدہ کرنے کی جگہ مین اختلاف ہے بعضے مَا تُعْلِنُوْنَ کے
بعد سجدہ کرتے ہین اور بعضے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھ کر لکھا ہے کہ جب ہدہد اپنی بات پوری کر چکا تو قَالَ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ
سَنَنْظُرُ قریب ہے کہ دیکھین ہم اور اس بات مین غور کرین کہ اَصَدَقْتَ آیا سچ کہا تو نے اَمْ كُنْتَ یا تھا تو مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝
جھوٹون مین سے پھر سلیمان علیہ السلام نے نامہ لکھا اور ہدہد سے کہا کہ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا لیجا میرا یہ نوشتہ فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ
پھر ڈالدے اونکی طرف ثُمَّ تَوَلَّ پھر منھ پھیر عَنْهُمْ اونکی طرف سے ذرا اور دریافت کر فَانْظُرْ پھر دیکھ تو کہ وہ اوسمین مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ۝
کس خبر کے ساتھ پھرتے ہین یعنی نوشتہ کے جواب مین باہم کیونکر رجوع کرتے ہین اور کیا بات ٹھہراتے ہین ارباب قصص اس بات پر ہین کہ بلقیس

شراحیل یا شراحیل بن مالک کی بیٹی تھین اور شراحیل کے باپ نے تیس برس ملک یمن مین بادشاہی کی تھی وہ جن سے ملا اور فارعہ جنیہ اوسکے تصرف مین آئی اور عین المعانی مین ہی کہ بلقیس بنت شیصان کو اپنے تصرف مین لایا اور بلقیس اوس سے پیدا ہوئین اور اپنے باپ کے بعد سلطنت لی اور اوسکے نانہالی رشتہ دار جن مدد کرتے تھے اور اوسکے واسطے جنون نے بڑا تخت بنایا اور وہ اپنے گروہ سمیت آفتاب پوجتی تھی جب ہدہد نے اوسکی خبر سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی تو اونھون نے نامہ لکھا اور مہر کرکے ہدہد کو دیا کہ بلقیس پاس لیجا ہدہد نامہ چونچ مین لیکر آیا اور جس جماعت مین بلقیس تخت پر بیٹھی تھین اور ارکان سلطنت حاضر تھے تخت کے اوپر اوڑنے لگا لوگون نے اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے نامہ ڈالدیا اور بہت مشہور بات ہی کہ بلقیس نے خلوتخانہ مین چت لیٹی تھین اور دروازے بند تھے ہدہد ایک روشن دان مین سے اندر آیا اور نامہ اونکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوچھل پڑین اور نامہ اوٹھا کر پڑھا اور حکم دیا کہ ارکان بارگاہ مین حاضر ہون سب حاضر ہوے نامہ ہاتھ سے پھینک کر اونکی طرف متوجہ ہوئین اور قَالَتْ بولین بلقیس کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ تحقیق کہ ڈالدیا گیا میری طرف كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝ نوشتہ بزرگی والا نامہ کو بزرگ کہا بھیجنے والے کے اعتبار سے کہ وہ بزرگوار پیغمبر تھے یا اس سبب سے کہ وہ نوشتہ ایک پرندہ لایا تھا اور عجیب غریب بات تھی یا اس سبب سے کہ نامہ پر مہر تھی امام قشیری نے فرمایا ہی کہ اوس نامہ کو بزرگی اسوجہ سے حاصل تھی کہ اوسمین کچھ ملک وسلطنت کی طمع تو تھی نہین بلکہ مالک الملک جل شانہ کی طرف بلانے والا تھا بزرگون نے کہا ہی چونکہ اس نامہ کا مضمون خدا کے نام کے ساتھ شروع تھا تو وہ نامہ سب نامون سے زیادہ بزرگ ہوا **نظم** ای نام تو بہترین سر آغاز ✤ بے نام تو نامہ کی کنم باز ✤ آرایش نامہا ست نامت ✤ آسایش سینہا کلامت ✤ غرض کہ بلقیس نے کہا کہ نامہ میرے پاس آیا ہی ارکان سلطنت نے پوچھا کسکے پاس سے فرمایا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ یقینی یہ نامہ سلیمانؑ کے پاس سے ہی وَاِنَّهٗ اور تحقیق اوسکا مضمون یہ ہی کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع ہی اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے نام کے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ ساتھ مجھپر بڑائی نہ کرو اور گردن نہ اوٹھاؤ وَاْتُوْنِيْ اور آؤ میرے پاس مُسْلِمِيْنَ ۝ گردن جھکائے ہوے فرمانبردار وہ لوگ جب نامہ کے مضمون سے مطلع ہوے اور دیکھا کہ عبارت چست اور مختصر ہونے کے ساتھ بہت معنی پیدا کرتی ہی تو سب پریشان حال ہوے اور گھبرائے قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اور وہ تین سو تیرہ بڑے آدمی ارکان سلطنت مین سے تھے ہر ایک دس دس ہزار آدمیون کا افسر اور حاکم بلقیس نے اون سب کو جمع کرکے حکم دیا کہ اَفْتُوْنِيْ جواب دو مجھے فِيْٓ اَمْرِيْ میرے کام مین اور جو بات میرے حق مین صلاح کی ہو کہو مَا كُنْتُ نہین ہون مین قَاطِعَةً اَمْرًا قطع اور فیصل کرنے والی کسی کام کو حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ یہانتک کہ حاضر ہو تم میرے پاس یعنی بے تمہارے حاضر ہوے اور بغیر تمسے مشورہ کیے کوئی کام مین نہین کرتی قَالُوْا بولے وہ لوگ کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ ہم قوت والے ہین وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۵ اور سخت لڑائی لڑنے والے ہین یعنی ہمین قوت بھی حاصل ہی اور لشکر بھی بکثرت اور شجاعت بھی وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ اور کام تیرے ہاتھ مین اور رائے وہی ہی جو آپکی رائے ہو فَانْظُرِيْ پھر دیکھ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝ تو کیا حکم کرتی ہی مقاتلہ یا مصالحہ کا **نظم** اگر جنگ خواہی نبرد آوریم ✤ دل دشمنان پر بدرد آوریم ✤ وگر صلح جوئی ترا بندہ ایم ✤ بتسلیم حکمت سر افگندہ ایم ✤ جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہین تو یہ بات پسند نہ کی اور بولین کہ لڑنا ہمکو مصلحت نہین اسواسطے کہ جنگ و سر دار داگر وہ غالب آئے تو ہمارا ملک ومال تلف ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ یقینی بادشاہ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً

جب داخل ہوتے ہیں کسی دیہ میں یعنی جسے فتح کرتے ہیں تو أَفْسَدُوهَا اوسے تباہ اور خراب کر دیتے ہیں وَجَعَلُوا اور
کر دیتے ہیں أَعِزَّةَ أَهْلِهَا اوس دیہ کے عزت والوں کو أَذِلَّةً ذلیل اور بے قدر یعنی بستی کو لوٹتے ہیں رعایا کو قید کرتے ہیں
وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ اور ایسا ہی کرتے ہیں یہ پہلے قول کی تاکید ہے وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ اور بیشک میں بھیجنے والی ہوں
إِلَيْهِم سلیمان اور اونکی قوم کی طرف بِهَدِيَّةٍ تحفہ کہ صلح کی ابتدا ہی فَنَاظِرَةٌ پھر دیکھنے والی ہوں کہ وہاں سے بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُونَ ۝ کیا چیز لیکر پھرتے ہیں میرے بھیجے ہوے لوگ اسواسطے کہ حضرت سلیمان نے اگر میرا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشاہ
ہیں اور نہیں تو پیغمبر ہیں کشاف میں ہے کہ بلقیس نے پانسو غلاموں کو لونڈیوں کے کپڑے اور زیور پہنائے اور پانسو لونڈیوں کو غلاموں کے
لباس اور زیور سے آراستہ کیا اور سونے کی ہزار اینٹیں اور ایک تاج موتی اور یاقوت سے جڑاؤ اور کسی قدر مشک و عنبر اور ڈبا اوسمین
موتی تو بے بدھے اور مہرہ جزع کج بدھا ہوا بھیجا اور منذر ابن عمر کے ساتھ ایک اور بڑے آدمی کو اپنی قوم میں سے چھانٹکر بھیجنے کے
واسطے مقرر کیا اور کہدیا کہ اے منذر خوب احتیاط کرنا اگر حضرت سلیمان غضب کی نظر سے تیری طرف دیکھیں تو جان لینا کہ وہ بادشاہ ہیں
اور اگر خوشی اور خوشخوئی کے ساتھ تجھسے بات کریں تو سمجھ لینا کہ پیغمبر ہیں اور اونکی نبوت پر دوسری دلیل یہ ہے کہ غلاموں اور لونڈیوں میں
تمیز کر لینگے اور بے بدھے موتی کو بیدھ دینگے اور مہرے بدھے ہوے میں تاگا پرو دینگے وہ دونوں آدمی تحفے لیکر چلے اور ہدہد نے ساری کیفیت
حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی حضرت سلیمان نے دیووں سے حکم فرمایا اونھوں نے سونے چاندی کی اینٹیں
بنائیں اور سات فرسخ لمبا ایک میدان میں اوسکا فرش کر دیا منذر جس دن پہونچے اوس روز دریا اور خشکی کی سواریاں میدان کے
کنارے لاکر ٹھہرائیں اور آدمی اور پری دیو درندے اور وحشی جانور اور کیڑے مکوڑوں نے جدا جدا صفیں باندھیں اور پرندے ہوا میں
پر سے پر جوڑکر ٹھہرے بیت با صد ہزار دیدہ فلک در ہزار قرن ٭ مجلس بدان تکلف و خوبی ندیدہ بود ٭ منذر میدان کے کنارے پہونچے
اور وہ فرش اور آرایش دیکھکر اپنے ہدیوں سے شرمندہ ہوے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے کنارے پہونچے حضرت
سلیمان نے مسکرا کے اونکی احوال پرسی کی اور فرمایا کہ ڈبا لاؤ کہ اوسمیں بے بدھا موتی اور مہرہ کج بدھا ہوا ہے پھر دیمک کو حکم فرمایا اوسنے وہ
موتی بیدھ دیا اور کیڑے کو حکم کیا وہ تاگا منھ میں دبا کر اوس مہرے کے سوراخ میں گیا اور تاگا اوسمیں پرو دیا اور پانی منگا کر غلاموں اور
لونڈیوں کو کہا کہ راہ کی گرد و غبار سے منھ دھوئیں مرد پانی اوٹھا کر فورا منھ دھونے لگے اور عورتوں نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر پانی
ڈالنا شروع کیا اور اس نکتہ کے باعث ایک کی دوسرے سے تمیز کر دی اور اونکا ہدیہ پھیر دیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا جَاءَ
سُلَيْمَانَ پھر جب آیا بلقیس کا فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس اور تحفہ لایا تو قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ کہا سلیمان علیہ السلام نے
کیا مدد دیتے ہو مجھے مال کے سبب سے حالانکہ میرا مال سب سے زیادہ ہے فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ پھر جو کچھ عطا کیا مجھے خدا نے ملک و نبوت
اور علم خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بہتر ہے اوس سے جو کچھ تمھیں دی ہی دنیا کی پونجی بَلْ أَنتُم بلکہ تم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝
اپنے ہدیہ کے سبب سے خوش ہوتے ہو اور ناز کرتے ہو اسواسطے کہ تمھاری نظر حیات دنیا ہی پر ہے بیت آنکہ پرواز کند جانب علوی
چو ہمائے ٭ دنیا اندر نظر ہمت او مردارست ٭ ارْجِعْ اے بلقیس کے بھیجے ہوے پھر جا إِلَيْهِمْ بلقیس اور اوسکے گروہ کی طرف

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظلم کیا اپنی ذات پر آفتاب پوجنے کر وَاَسْلَمْتُ اور اسلام قبول کیا مین مَعَ سُلَيْمٰنَ سلیمان کے
ساتھ یعنی اونکے ہاتھ مین مین نے اپنے کو سپرد کیا لِلّٰهِ خدا کے حکم کے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جو پروردگار ہے عالمون کا
سلیمان علیہ السلام کے ساتھ بلقیس کے نکاح اور اونکے انجام کا بیان نہین کیا گیا [illegible]
فرمایا ہے کیا خوب مشابہت ہے ہدہد کو توحید متفکر ہونے کے ساتھ اور شہر سبا کو [illegible] ایمان کو دل کے ساتھ اور بلقیس کو نفس کے اور
عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ کو عقل فعال کے فعل سے اور تخت بلقیس کو طبیعت بدنیہ کے ساتھ اور [illegible] کو مسلمان کرنا [illegible]
بیت آنکس کہ ز شہر آشنائی ست ٭ داند کہ متاع ما کجائی ست ٭ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اور تحقیق کہ بھیجا ہم نے اِلٰى ثَمُوْدَ
قبیلہ ثمود کی طرف اَخَاهُمْ صٰلِحًا اونکے بھائی صالح کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اس حکم کے ساتھ کہ عبادت کرو اللہ کی فَاِذَا هُمْ
پھر جب وہ فَرِيْقٰنِ دو گروہ ہوگئے مومن اور کافر يَخْتَصِمُوْنَ ۝ لڑائی اور جھگڑے مین پڑ گئے باہم اور اونکا جھگڑا سورۂ اعراف
مذکور ہو چکا اور جب کافر جھگڑے کے وقت ملزم ہوئے تو بولے اگر لاؤ اے صالح وہ عذاب جس سے تم ہمین ڈرایا کرتے ہو قَالَ يٰقَوْمِ
کہا صالح علیہ السلام نے کہ اے میرے گروہ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ کیون جلدی کرتے ہو عذاب نازل ہونے کی قَبْلَ الْحَسَنَةِ
توبہ کے پہلے یعنی توبہ مین دیر کرکے لکھا ہے کہ قوم ثمود کے لوگ کہتے تھے کہ جب ہم عذاب دیکھینگے تو توبہ کر لینگے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیون استغفار نہین کرتے اور ایمان لاکر توبہ کرکے خدا سے بخشش کیون نہین چاہتے لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید تم رحم کیے جاؤ اور عذاب نازل ہو تو قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وہ لوگ بولے کہ بری فال لی ہمنے تیرے سبب
وَبِمَنْ مَّعَكَ اور اونکے سبب جو تیرے ساتھ ہی مومنون مین سے کہ اونھون نے تمھارے ساتھ اسلام کی ہدایت بلا شروع کیا اور ہمکو
کلفت اور محنت ہوئی اور ہم مین جدائی پڑی قَالَ طٰٓئِرُكُمْ کہا صالح علیہ السلام نے کہ تمھاری فال نیک و بد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے
پاس ہے یعنی تمھاری محنت کا سبب خدا کے پاس لکھا ہے حکم ازلی سے [illegible] اور [illegible] کے باعث سے بدل جائیگا بیت قلم نیک و بد بخلق
در ازل رفت ست ٭ بہ گفتنگ بے خلائق دگر نخواہد شد ٭ بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لوگ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ گروہ ہو آزمائے ہوئے یعنی
دولت اور مفلسی اور سختی پیچھے لگاکر تمکو آزماتے ہین وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ اور تھے اوس شہر مین جسمین حضرت صالح علیہ السلام تھے
یعنی حجر مین سے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی قوم کے اچھون برون مین سے اونمین سے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر اور بعضے کہتے ہین
اوسکا نام مہراج تھا یہ لوگ اونٹنی کی کونچین کاٹنے مین شریک تھے يُفْسِدُوْنَ فساد کرتے تھے فِي الْاَرْضِ زمین حجر مین وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝
اور درستی پر نہین لاتے تھے اپنا کام یعنی فساد ہی فساد اونکے مزاج مین تھا اصلاح بالکل نہ تھی سبب اونٹنی کی کونچین کاٹنے کے بعد
عذاب کی وعید سنی تو قَالُوْا بولے آپس مین تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ اور حال یہ کہ قسم کھائی تھی اونھون نے اللہ کی یعنی قسم کھاکر
اونھون نے کہا کہ لَنُبَيِّتَنَّهٗ ضرور شبخون مارینگے ہم صالح پر وَاَهْلَهٗ اور اوسکے لوگون پر ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ پھر کہینگے
ہم اوسکے ولی وارث سے جو خونبہا کا مدعی ہوگا یعنی اگر ولی ہمسے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے قتل کر ڈالا تو ہم کہینگے کہ مَا شَهِدْنَا
حاضر تھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ اوس جگہ جہان اونھین ہلاک کیا اور نہ ہم [illegible] ہلاکت کے [illegible] یعنی ہمنے نہین دیکھا

اونکے لوگون کے ہلاک کرنے کو تو اونکے ہلاک ہونے کی ہمکو کیا خبر وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم سچون مین سے ہین وَمَكَرُوْا
مَكْرًا اور مکر کیا اونھون نے مکر کرنا اسطرحپر کہ صالح علیہ السلام کو قتل کرین اور اونکے ولی وارث سے کہدین کہ ہمنے قتل نہین کیا
اور ہمین تو خبر بھی نہین وَمَكَرْنَا مَكْرًا اور مکر کیا ہمنے مکر کرنا یعنی بدلہ اونکے مکر کی جزا اونکو دی اسطرحپر کہ اونکے مکر کو اونکی ہلاکت کا
سبب کر دیا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ آگاہ نتھے اور شعور نرکھتے تھے لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام نے ایک مسجد ایک غار مین
بنائی تھی راتون کو وہان نماز پڑھتے تھے وہ نو آدمی کہ پھر عذاب آنے کا وعدہ ... تین دن کے بعد تو ہم اوس سے پہلے ہی صالح کا
کام تمام کر دین تو پہلی شب اوسکے اندر آکر گھات مین بیٹھے کہ جیسے ہی صالح آئین تو اونکو قتل کر ڈالین ناگاہ ایک پتھر اوپر پھٹ پڑا اور
اون سب کو دبا لیا اور غار کا منہ بند کر دیا وہ نو آدمی وہین ہلاک ہو گئے اور باقی کافر جبرئیل علیہ السلام کی چیخ سے مرے فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ انجام اونکے مکر کا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ اور دیکھ کہ ہمنے ہلاک کر دیا ان
نو آدمیون کو غار مین وَقَوْمَهُمْ اور باقی اونکی قوم کو اَجْمَعِيْنَ ○ سبکو جبرئیل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پھر یہ ہین
اونکے گھر زمین حجر مین اونھین دیکھو خَاوِيَةً خالی اور خراب حال ہین بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی خدا کا
شریک ٹھہرایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے قوم ثمود کے ساتھ کیا اوسمین لَاٰيَةً البتہ عبرت ہی لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○
اوس قوم کے واسطے جو لوگ جانتے ہین اور اوسکے سبب سے نصیحت مانتے ہین وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون
لوگون کو جو ایمان لائے صالح علیہ السلام پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے کفر اور گناہون سے اور اسی سبب سے اونھون نے
نجات پائی وَلُوْطًا اور یاد کر لوط بن ہارون کو اِذْ قَالَ جب اوسنے کہا لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم سے کہ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
آتے ہو تم برے کام کو یعنی لواطت کرتے ہو وَاَنْتُمْ حال آنکہ تُبْصِرُوْنَ ○ جانتے ہو اوسکی برائی یا دیکھتے ہو دوسرے کو یہ کام کرتے
ہوے یعنی کھلم کھلا یہ گناہ کرتے ہو اور یہ بہت بری بات ہی اَىِٕنَّكُمْ کیا تم لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً
شہوت کی راہ سے مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ سوا عورتون کے جو شہوت اوتارنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ○ ایسے گروہ کے لوگ ہو کہ اپنے کام کا انجام نہین جانتے فَمَا كَانَ پھر نتھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم لوط کا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اسکے سوا کہ کہا اونھون نے آپس مین کہ اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ نکالدو لوط کے لوگون کو لوط سمیت مِّنْ قَرْيَتِكُمْ
اپنے گانوْن سے کہ اوسکا نام سدوم ہی اِنَّهُمْ بیشک وہ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہین کہ پاکیزگی کرتے ہین یعنی اپنے کو پاکیزہ
جانتے ہین اور ہمکو ناپاک سمجھتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون یعنی اونکی بیٹیون کو
اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو قَدَّرْنٰهَا مقرر کیا تھا اوسکا ہونا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ باقی رہنے والون مین جو عذاب مین مبتلا ہونگے
وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بلا نازل ہونے اور بستیونکے الٹ پلٹ جانے کے بعد مَّطَرًا مینہ پتھر کا فَسَاۗءَ
پس برا ہی مینہ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ ع مینہ ڈرائے ہوؤن کا جنھون نے ڈرانے کو سچ نجانا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہمنے لوط کو کہ حمد و شکر خدا
کا ... پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام اوسکے اون بندون پر الَّذِيْنَ اصْطَفٰى جنھین اوسنے برگزیدہ کیا ہے

آ کے اور بچایا ہی برے کاموں سے اور نجات دی ہی عذابوں سے آور صحیح بات یہ ہی کہ اس آیت مین حمد کرنے کا حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اس سورت مین ایسے قصے بیان فرمائے جو کمال قدرت پر دلالت کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور جو بڑی نشانیان اور معجزے رسولون ہی کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ اور جسمین دشمنون کی ہلاکت اور دوستون کی فتح ونصرت کا ذکر ہی جیسے حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا قصہ اور ان قصون سے واقف ہونا بڑی نعمت ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے حمد وشکر کا حکم فرمایا اور اسلام کا برگزیدہ بندون پر کہ انبیا علیہم السلام ہین یا آنحضرت کے صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اہل قرآن ہین یا سب مسلمان ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سلام پانے والے وہ لوگ ہین جنکے دل اونکے علائق اور جنکا سر فکر خلائق سے خالی ہی وہ لوگ آج تو واسطہ سے سلام سنتے ہین اور کل قیامت کے دن بے واسطہ سنینگے کہ سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ **نظم** ہر بندہ کہ او گشت مشرف بسلامت ؛ البتہ بود خاص تشریف سلامت ؛ لطفے کہ تبغ بنواز دلہا بسلامے ؛ زیرا کہ سلامت ہمہ لطف ست وکرامت ؛ **آٰللّٰهُ** آیا خدائے برحق **خَيۡرٌ** بہتر ہی **اَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ** ۝ یا وہ معبود باطل عاجز بہتر ہین جنھین مشرک شریک کرتے ہین **فقط**

اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ یا وہ جسنے پیدا کیے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کہ اس بنے بگڑنے والے عالم کے اصول ہین **وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ** اور اوتارا تمھارے واسطے **مِّنَ السَّمَآءِ** آسمان یا ابر سے **مَآءً** پانی **فَاَنۡۢبَتۡنَا** پس اوگایا ہمنے یا ہ اوس پانی کے سبب غیبت سے تکلم کی طرف پھرنا اوسکی ذات کے ساتھ فعل خاص ہونے کی تاکید کے واسطے ہی یعنی ہم پانی سے بس ہم ہی اوگا سکتے ہین **حَدَآئِقَ** باغون کو جنکی چار دیواری کھچی ہی **ذَاتَ بَهۡجَةٍ** خوبی اور خوشی والے یعنی نہایت آراستہ **مَا كَانَ لَكُمۡ** نہین ہی اور نہین پہونچتا تمکو **اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا** یہ کہ اوگاؤ **شَجَرَهَا** درخت اون باغون کے **ءَاِلٰهٌ** کیا ہی یعنی نہین ہی کوئی معبود **مَّعَ اللّٰهِ** خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی مدد کیے اسواسطے کہ وہ پیدا کرنے [illegible] **بَلۡ هُمۡ** بلکہ مشرک لوگ **قَوۡمٌ يَّعۡدِلُوۡنَ** ۝ ایک گروہ ہین کہ مڑتے ہین توحید کی اور سے یا شریک کرتے ہین خدا کے ساتھ اور اوسکا مثل ثابت کرتے ہین تو جیسے وہ مثل اور برابر ٹھہراتے ہین آیا وہ بہتر ہی **اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ** یا وہ جسنے کر دیا زمین کو **قَرَارًا** قرار گاہ آدمیون اور چار پایون کی **وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا** اور پیدا کر دین زمین کے درمیان پانی کی نہرین **وَّجَعَلَ لَهَا** اور پیدا کیا زمین کی مضبوطی کے واسطے **رَوَاسِيَ** پہاڑ اونچے کہ او نہین کھانین ہوتی ہین اور اونکے نیچے سے چشمے نکلتے ہین **وَجَعَلَ بَيۡنَ الۡبَحۡرَيۡنِ** اور کر دیا دو دریاؤن کھاری اور میٹھے مین یا روم اور فارس کی دو نہرون مین **حَاجِزًا** مانع کہ ایک دوسرے مین مل نہین جاتے **ءَاِلٰهٌ** کیا ہی کوئی خدا یعنی نہین ہی **مَّعَ اللّٰهِ** برحق خدا کے ساتھ کہ چیزین پیدا کرنے مین اوسکا مددگار ہو **بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ** بلکہ بہتیرے مشرک **لَا يَعۡلَمُوۡنَ** ۝ نہین جانتے خدائے برحق کا اکیلا ہونا چیزین پیدا کرنے مین تو اوسکے شریک کے قائل ہین پس آیا وہ شریک عاجز وناتوان بہتر ہین **اَمَّنۡ يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ** یا جو قبول کرتا ہی مضطر کو **اِذَا دَعَاهُ** جب پکارتا ہی اوسے اور مضطر اوسے کہتے ہین جسکا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ مضطر وہ ہی جسنے اپنی جان سے ہاتھ اوٹھا یا ہو

جیسے دریا مین ڈوبتا ہوا آدمی یا بیابان بے پایان مین راہ بھولا ہوا یا وہ بیمار جو صحت سے ناامید ہو شیخ داؤد دیبانی قدس سرہ ایک بیمار کو دیکھنے گئے تھے اوس بیمار نے کہا کہ ای شیخ میری صحت کے واسطے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو خود دعا کر کہ مضطر ہو اور قبولیت مضطر کی دعا سے بندھی ہوئی ہی اسواسطے کہ اوسکی نیاز اور آرزو بہت زیادہ ہوتی ہی اور حق تعالی عاجزون بیچارون کی آرزو بر لانے کو دوست رکھتا ہی

نظم آب نیاز مرہمی بود دست ؁ درد ؁ کانچنان طفلے سخن آغاز کرد ؁ ہر کجا دردے دوا آنجا بود ؁ ہر کجا فقرے نوا آنجا بود ؁ پیش حق یک نالہ از روے نیاز ؁ بہ کہ عمرے در سجود و در نماز ؁ پس جب نیازمند بیچارہ دعا کرتا ہی تو حق تعالی قبول فرماتا ہی **وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ** اور اوٹھا لیتا ہی بُرائی یعنی جو کچھ اوسے بُرا معلوم ہوتا ہی وہ اوس سے دفع کر دیتا ہی **وَيَجْعَلُكُمْ** اور آیا بت بہتر ہی یا وہ خدا جو کرتا ہی تمکو **خُلَفَآءَ الْاَرْضِ** خلیفہ زمین مین یعنی تمکو اگلون کا جانشین کرتا ہی اور زمین کو اونکے بعد تمہارے تصرف مین لاتا ہی **ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ** کیا خدا دوسرا ہی خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی اعانت کرے یعنی نہین ہی اور نہ چاہیے **قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ** تھوڑی نصیحت مانتے ہو یا خدا کو تھوڑا یاد کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ کمی سے بالکل کرنا مراد ہی یعنی یاد ہی نہین کرتے ہو خدا کو اور بت پوجتے ہو آیا وہ بہتر ہین **اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ** یا وہ جو راہ دکھاتا ہی تمہین **فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ** اندھیرون مین بیابانون اور دریاؤن کے **وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ** اور جو بھیجتا ہی ہوائین **بُشْرًاۢ** خوشخبری دینے والیان **بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ** آگے اپنی رحمت کے کہ مینھ ہی **ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ** آیا ہی دوسرا خدا خدائے برحق کے ساتھ یعنی نہین ہو سکتا **تَعٰلَى اللّٰهُ** بزرگ ہی خدا اور برتر ہی **عَمَّا يُشْرِكُوْنَ** اوس چیز سے جسے شریک پکڑتے ہین کافر اسواسطے کہ خالق قادر پاک ہی مخلوق عاجز کی مشارکت سے آیا ایسا شریک بہتر ہی **اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ** یا وہ جو پیدا کرتا ہی خلق کو اور معدوم سے موجود کرتا ہی **ثُمَّ يُعِيْدُهٗ** پھر پھیر لائیگا اوسے معدوم ہو جانے کے بعد یعنی اوٹھائیگا قیامت مین **وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ** اور جو روزی دیتا ہی تمکو **مِّنَ السَّمَآءِ** آسمان سے مینھ برسا کر **وَالْاَرْضِ** اور زمین سے اوگنے والی چیزون کے باعث یا اسباب سماوی اور ارضی کے ساتھ تمکو رزق عطا کرتا ہی **ءَاِلٰهٌ** کیا ہی کوئی خدا شریک **مَّعَ اللّٰهِ** اوس اللہ کے ساتھ جو یہ کام کرتا ہی **قُلْ هَاتُوْا** کہہ لاؤ **بُرْهَانَكُمْ** دلیل اپنی اس بات پہ کہ کوئی اللہ کے سوا ان کامون پر قدرت رکھتا ہی **اِنْ كُنْتُمْ** اگر ہو تم **صٰدِقِيْنَ** سچے اس بات مین کہ دوسرا خدا ہی اسواسطے کہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہی اور وہ غیر خدا کے واسطے ثابت نہین **قُلْ** کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **لَّا يَعْلَمُ** نہین جانتا **مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** جو کوئی آسمانون اور زمین مین ہی **الْغَيْبَ** نہ آئی ہوئی چیز اور پوشیدہ بات کو **اِلَّا اللّٰهُ** مگر اللہ جانتا ہی تو جسطرح قدرت کاملہ اوسکے ساتھ مخصوص ہی اوسی طرح علم کامل بھی اوسی کے ساتھ خاص ہی **وَمَا يَشْعُرُوْنَ** **اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ** اور وہ نہین جانتے کہ کب اوٹھائے جائینگے **بَلِ ادّٰرَكَ** بل یہان ہل کے معنی مین ہی اور لباب مین کہا کلام کے معنی مین ہی بہ تقدیر استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی نہین پہونچا اور کامل نہین ہوا **عِلْمُهُمْ** اونکا علم **فِي الْاٰخِرَةِ** آخرت واقع ہونے مین یعنی جیسا چاہیے ویسا آخرت کو نہین جانا **بَلْ هُمْ** بلکہ وہ **فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا** شک مین ہین امور آخرت سے **بَلْ هُمْ** بلکہ وہ **مِّنْهَا عَمُوْنَ** امر آخرت سے اندھے ہین یعنی اونکے دیدۂ دل بعث و حشر کی دلیلین دیکھنے سے بند ہین **وَقَالَ الَّذِيْنَ**

كَفَرُوْٓا اور کہا اونھون نے جو کافر ہوے چشم بصیرت اندھی ہونے کے سبب سے ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہو جائینگے ہم تُرٰبًا خاک وَّاٰبَآؤُنَا اور باپ دادے ہمارے بھی خاک ہو گئے ہین اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ کیا ہم نکالے گئے ہونگے قبرون سے یا باہر نکلے ہوے تنگی فنا سے اندر آئے ہوے وسعت حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا بیشک ہم وعدہ دیے گئے ہین هٰذَا اس حشر و نشر کا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور ہمارے باپ دادا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد عربی کے وعدہ دینے سے یعنی سب انبیا بھی وعدہ دیا کیے اور ابتک تحقیق کو نہ پہونچا اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہ وعدہ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ مگر کہانیان اگلون کی یعنی بنائی ہوئی بے اصل کہانیون کے مثل قُلْ سِيْرُوْا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاؤ فِي الْاَرْضِ زمین مین تکذیب کرنے والون کی جیسے دیار حجر اور احقاف او مؤتفکات فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ انجام کار گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور رنجیدہ نہ ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کی تکذیب اور انکار کے سبب سے وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ فِيْ ضَيْقٍ تنگدلی مین مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہین اسواسطے کہ تم تو ہماری عصمت اور نگہبانی کی پناہ مین ہو اور تمہاری حفاظت کا کفیل تو مین ہون نظم

غم مخور اے آنکہ غمخوارت منم ؛ از ہمہ بد ہا نگہدارت منم ؛ از تو گر اغیار بر دارند دست ؛ این جہان و آن جہان یارت منم ؛

وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کہان ہے اور کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے مخاطبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم ہین کہ برابر کافرون کو ڈراتے تھے قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ کہ شاید کہ ہو حکم الٰہی سے رَدِفَ لَكُمْ ملی ہوئی تمہارے واسطے اور تمہارے پیچھے پیچھے آجائے بَعْضُ الَّذِيْ تھوڑی سی اوس چیز مین سے کہ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے ہو جسکے نزول اور حلول کی اور وہ جنگ بدر کے دن کا عذاب تھا یا قحط یا گرانی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ اور بیشک تیرا رب فضل اور رحمت کرنے والا ہے عَلَى النَّاسِ لوگون پر کہ اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا گناہ کے بدلے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہتیرے اونکے لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہین کرتے اور تاخیر عذاب جو ایک نعمت ہے اوسکا حق نہین پہچانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ اور یقینی تیرا رب البتہ جانتا ہے مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ دل کافرون کے حسد تمپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین تمہاری تکذیب اور عداوت وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ اور نہین ہے کچھ پوشیدہ پیدا اور نازل ہونے والی چیز فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین مین اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ مگر لکھی ہے کتاب ظاہر یعنی لوح محفوظ مین اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک قرآن يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پڑھتا ہے بنی اسرائیل پر یعنی اونکے واسطے بیان کرتا ہے اَكْثَرَ الَّذِيْ بہت وہ چیز کہ نادانی کی وجہ سے هُمْ فِيْهِ وہ اوس چیز مین يَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے ہین اور ایک دوسرے کے خلاف بات کہتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصاریٰ کی تنزیہ اور معاد جسمانی اور روحانی کا احوال اور بہشت اور دوزخ کی صفت اور کیفیت اور عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کا قصہ وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَهُدًى البتہ ہدایت وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والون کے واسطے کہ وہ اوس سے فائدہ لیتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فیصلہ کرتا ہے اہل اختلاف کے بیچ کہ بنی اسرائیل ہین سے ہین بِحُكْمِهٖ اپنے حکم صحیح اور درست سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے

کہ اوسکا حکم رد نہین کر سکتے الْعَلِيْمُ ۝ وہ جاننے والا ہی حقیقت حال وسکے علم کی حد و دکیا ہی فَتَوَكَّلْ سو توکل کر عَلَى اللّٰهِ
اللہ پر اي ہمارے حبیب دشمنون کی دشمنی سے تم کچھ باک نکھو اِنَّكَ بیشک تم عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ حق ظاہر پر ہو یعنی
تمہاری راہ سیدھی ہی اور تمہارا کام درست ہی اِنَّكَ تحقیق کہ تم لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مُردون کو یعنی مردہ دل
کافر تمہاری بات سن نہین سکتے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور تم نہین سنا سکتے بہرون کو پکار اِذَا وَلَّوْا جب پھرے وہ ہین
مُدْبِرِيْنَ ۝ پیٹھ پھیرے یعنی اونکے دلون کے کان بہرے ہین اور قرآن سننے سے انکار کرتے ہین اور منہ پھیرتے ہین تو بہرون کے
مشابہ ہین نہ سننے مین خصوصًا وہ بہرا جو پھر جائے اور اپنے پکارنے والے کی طرف پیٹھ پھیرے اس صورت مین اوسکو سنانا بہت مشکل ہی
اور اشارہ کنایہ بھی وہ نہین دیکھتا کہ اشارے سے بات سمجھے وَمَآ اَنْتَ اور نہین تو اي ہمارے حبیب بِهٰدِي الْعُمْيِ راہ دکھانے
والا اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے اسواسطے کہ ہدایت نہین حاصل ہوتی مگر چشم بصیرت کی بدولت اور وہ آنکھ نہین
رکھتے اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتا ہی تو اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے جو ایمان لائے بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کا یعنی یا رسول اللہ تمہاری
بات نہین سنتے مگر ایمان والے فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ تو وہ حکم ماننے والے اور تمہارا کہا یقینی جاننے والے ہین نظم گوش دل اینہادہ بر فرمان ✧
دیدۂ دل کشادہ بر عرفان ✧ زندہ از نفحہائے گلشن قدس ✧ معتکف در فضائے عالم انس ✧ بردہ انداز مضائق لا انسی ✧ بہ قل اللہ ثم ذرہم
یک ✧ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ اور جب پڑجائیگی بات یعنی عذاب واجب ہو جائیگا اور حضرت رب الارباب کا قہر آئیگا عَلَيْهِمْ آدمیون پر وقت
جب امر معروف اور نہی منکر سے ہاتھ اوٹھالینگے تو اَخْرَجْنَا نکالینگے ہم لَهُمْ اونکے واسطے دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ جنبش
کرنے والا زمین سے تُكَلِّمُهُمْ بات کریگا اونسے اَنَّ النَّاسَ یہ کہ لوگ كَانُوْا ہین کہ بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کے ساتھ کہ وعدہ
وعید اور حشر نشر کی خبر ہی یا ہماری قدرت کی نشانیون اور حکمت کی دلیلون کے ساتھ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ع یقین نہین لاتے یعنی اون
باتون کا اونھین تیقن نہین جاننا چاہیے کہ دَآبَّةُ الْاَرْضِ کا نکلنا قیامت کی علامتون مین سے ایک علامت ہی صاحب معتمد نے لکھا ہی
کہ جب دنیا کا زوال قریب پہونچیگا تو حق تعالی دابہ کو زمین سے نکالیگا جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے نکالی اور وہ دابہ
بولیگا اور حدیث مین ہی کہ زمین سے دابہ کا نکلنا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا قریب ہوگا جو ایک اِن مین سے پہلے ہوگا تو دوسرا اوسکے پیچھے ہی
ظاہر ہو جائیگا اور بعضے اماموں کی کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کی علامتون مین پہلی آسمانی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب
نکلنا ہی اور زمین کی پہلی علامت دابہ کا نکلنا ہی اور دابہ ایک جانور ہی ساٹھ گز لمبا چوپایہ اوسکے زرد روئین ہونگے جیسے ہر پرند کے بچہ
ہوتے ہین اور اوسکے دو بازو ہونگے تیز رو ایسا کہ کوئی بھاگنے والا اوس سے نہ چھوٹے اور کوئی تلاش کرنے والا اوسے نہ پائے اوسکا
چہرہ آدمی کا سا مگر نہایت روشن اور چمکتا ہوا اور تفسیر مین ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اوسکا سر گائے کے سر کا سا ہوگا اور عین المعانی
مین ہی کہ اوسکی آنکھین سور کی آنکھون کے مثل ہونگی اور کان ہاتھی کے سے اور سینگ پہاڑی گائے کے مانند اور رنگ چیتے کا ایسا
اور گردن شترمرغ کی سی اور اوسکا سینہ شیر کا سا اور پسلیان چیتے کی سی اور پانو اونٹ کے مثل اور دم مینڈھے کی سی دَآبَّةُ الْاَرْضِ نکلیگا کوہ
صفا سے یا صفا مروہ کے درمیان سے یا کوہ اجیاد سے یا تہامہ کے جنگلون مین کسی جنگل سے یا حجر اسود و مقام کے بیچ سے اور حدیث مین ہی کہ اعظم مساجد

ع ۱۲

یعنی مسجد حرام سے نکلیگا اور کتاب علامۃ الساعۃ مین لکھا ہے کہ خانۂ کعبہ کے کونے مین سے نکلیگا لوگ دیکھتے ہونگے اور وہ آفتاب کی طرح سیر کریگا اور بلند
ہو جائیگا تین دن کے بعد ایک تہائی باہر آئیگا اور بعضے اس بات پر ہین کہ اوسکا سر اور گردن ہی فقط زمین سے نکلیگی اور بہت مشہور یہ بات ہے
کہ تمام ڈیل سے زمین کے باہر آئیگا حضرت موسیٰ کا عصا حضرت سلیمان کی انگوٹھی اوسکے ساتھ ہوگی ایمان والون کے چہرے میں حضرت موسیٰ کا
عصا چھوئیگا اور چہرہ اونکا سفید ہو جائیگا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کافرون کی دونون آنکھون کے درمیان مین ملدیگا اونکے چہرے
سیاہ ہو جائینگے دنیا مین کوئی سفید رو سیاہ رو ہونے کو نہ باقی رہیگا اور لوگ ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکارینگے بلکہ سفید منھ والے کو
جنتی کہینگے اور سیاہ منھ والے کو دوزخی اور یہی ہے کہ بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی اس طور پر کہے ہین کہ جب آپڑیگی ہماری بات
مومنون کو کافرون سے تمیز کرنے کے ساتھ تو ہم نکالینگے دابۃ الارض کو واللہ اعلم وَیَوْمَ نَحْشُرُ اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم مِنْ
كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک امت مین سے فَوْجًا ایک گروہ کہ وہ روسا اور اشراف ہونگے مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ اون لوگون مین سے جو تکذیب کرتے ہین
بِاٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کی یا ہماری قدرت کی دلیلون کی فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ پھر وہ روکے جائینگے تاکہ قوم کے رذیل اور کمینے اونکا
پاس پہونچین حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ یہانتک کہ جب آئینگے حشر کی جگہ پر قَالَ تو کہیگا خدا کہ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ کیا جھوٹا مانا تھا تمنے
میری آیتون کو پہلے حال مین وَلَمْ تُحِیْطُوْا اور گھیر لیا تمنے بِهَا اون آیتون کو عِلْمًا علم کی راہ سے یعنی تمنے اون آیتون مین غور نہ کیا
اور اونکی تہ کو نہ پہونچے اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ آیا وہ کیا چیز تھی جو تم تھے کرتے یعنی خدا رسول کا ایمان نہ لانے کے بعد تمنے کیا
کام کیا وَوَقَعَ الْقَوْلُ اور آپڑیگی بات یعنی نازل ہوگا عذاب عَلَیْهِمْ اوپر بِمَا ظَلَمُوْا اسبب اوسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی
تکذیب کی فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ○ پھر وہ بات نہ کہینگے یعنی مبتلاے عذاب ہو جائینگے اور عذر کرنے کی بھی مہلت نہ پائینگے
اَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہ جانا حشر سے انکار کرنے والون نے اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ کہ کی ہمنے رات اندھیری لِیَسْكُنُوْا
فِیْهِ تاکہ آرام لین اوسمین سونے اور استراحت کرنے سے وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور کردیا ہمنے دن کو روشن کہ اوسمین معاش
ڈھونڈھین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس اوجالے اندھیرے کے آگے پیچھے آنے مین ایک خاص صورت پر لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان
ہین حشر و نشر پر لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین یعنی یہ یقین رکھتے ہین کہ جو دن رات کو
بدلنے پر قادر ہے وہ البتہ مردون کے بدنون کے مادے مین موت کو زندگی سے بدلنے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور دن رات جو کہتے ہین
ایسے بھی دلیل پکڑ سکتے ہین زندگی اور موت پر وَیَوْمَ یُنْفَخُ اور یاد کرو وہ دن جب پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور مین فَفَزِعَ
تو ڈریگا اوسکی ہول اور ہیبت سے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانون مین وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور جو کوئی ہے زمین مین
فزع کا ماضی کے صیغہ پر لانا وقوع محقق ہونے کی جہت سے ہے یعنی صور پھونکنے کے وقت ضرور زمین اور آسمان کے رہنے والے
خوفناک ہونگے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط مگر جسے چاہیگا اللہ یعنی بہشت اور دوزخ کے فرشتے یا شہید لوگ یا اسرافیل علیہ السلام
کہ پھونکنے والے ہین یا چارون مقرب فرشتے کہ جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام ہین یا حضرت موسیٰ کہ اونکو طور پر غش تھا
تیسیر مین کہا ہے کہ وہ ادریس علیہ السلام ہین وَكُلٌّ اور سب لوگ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ○ آئینگے میدان حشر مین خوار

اور حمزہ اور کسائی نے اتوہ پڑھا ہے اسم فاعل جمع کا صیغہ کہ آنے والے ہیں میدان حشر میں وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھیگا تو پہاڑوں کو
اوس دن تَحْسَبُهَا سمجھیگا تو جَامِدَةً جگہ پر جمے ہوے ٹھیرے ہوئے وَهِيَ تَمُرُّ حال آنکہ پہاڑ چلتے ہونگے مَرَّ السَّحَابِ چال ابر کی
جامد ہیں اور وہ حرکت اور آل میں ہے آئیگی اسواسطے کہ جسم اجرام جب بڑے ہوتے ہیں اور حرکت کرتے ہیں تو اونکی حرکت خوب ظاہر نہیں ہوتی
ہے جیسا کہ ابر کا سیر اور حرکت میں ہم دیکھتے ہیں اور ایک عارف نے فرمایا ہے کہ اہل اللہ بھی ایسے ہی ہیں سوم کی صد ... جسے ہم دیکھتے ہیں ...
خلق کو اونکے باطنوں کی سیر اور سلوک کی خبر نہیں کہ ... تو ...
عاشق یقین چو از رہ و منزل کوتاہ و دراز + دل چہ میداند کہ ہست او در شوا ... وصالت ... رفتن ارواح دیگر
رفتن سست پا و دست + رفتن ... قدم + آنچنانکہ تا خبر ... صُنْعَ اللّٰهِ کیا اللہ نے کرنا الَّذِي أَتْقَنَ وہ اللہ جسنے
مضبوط کیا كُلَّ شَيْءٍ پیدا کیا سب چیزوں کا اور آراستہ کیا جسطرح پر کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بیشک وہ جاننے والا ہے بِمَا
تَفْعَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو مَنْ جَاءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ نیکی کے ساتھ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا تو اوسکے واسطے
جزا ہے بہتر اوس سے اسواسطے کہ فانی کو دیتا ہے اور باقی کو لیتا ہے اور ایک کا بدلا سات سو پاتا ہے اور اگر حسنہ سے کلمہ شہادت مراد رکھیں تو کلمہ
... ہے سب بھلائیاں حاصل ہیں وَهُمْ اور نیکی لانے والے مِنْ فَزَعٍ خوف اور ہول سے يَوْمَئِذٍ اوس دن
یعنی روز قیامت کے آمِنُونَ ○ بے ڈر ہیں وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے برائی کے ساتھ کہ وہ شرک ہے فَكُبَّتْ
تو اوندھے کیے جاینگے وُجُوهُهُمْ منہ اون مشرکوں کے فِي النَّارِ آگ میں یعنی انکو اوندھے منھ دوزخ میں ڈالدینگے هَلْ تُجْزَوْنَ
اور کہینگے کہ کیا بدلا دیے جاتے ہو یعنی تمکو جزا نہیں دی جاتی إِلَّا مَا كُنْتُمْ اوس چیز کی کہ تھے تم دنیا میں تَعْمَلُونَ ○ کرتے إِنَّمَا
أُمِرْتُ سوا اسکے نہیں کہ میں حکم کیا گیا ہوں أَنْ أَعْبُدَ یہ کہ عبادت کروں رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ اس شہر کے خداوند کی
کہ شہر مکہ ہے الَّذِي حَرَّمَهَا وہ خداوند جسنے حرمت اور عزت کی جہت سے حرام کردیا اس شہر کو یہانتک کہ اوسکا کانٹا تک نہیں توڑتے
اور اوسکی گھاس تک نہیں کاٹتے اور اوسکا شکار نہیں ہنکاتے وَلَهُ اور اس شہر کے خداوند کے واسطے ہے كُلُّ شَيْءٍ سب چیزیں
یعنی سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہیں وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں أَنْ أَكُونَ یہ کہ میں ہوں مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○
مسلمانوں میں سے جو ملت اسلام پر ثابت قدم ہیں وَ اور حکم کیا گیا ہوں أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ یہ کہ پڑھا کروں قرآن ہمیشہ تاکہ
اوسکے حقائق مجھپر کھلیں فَمَنِ اهْتَدَى پھر جو کوئی راہ پائے ان حکموں میں میری متابعت کے سبب سے فَإِنَّمَا يَهْتَدِي تو سوا اسکے
نہیں کہ وہ راہ پاتا ہے لِنَفْسِهِ اپنی ذات کے واسطے کہ راہ پانے کے فائدے اوسی کی طرف پھرتے ہیں وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ
ہوجائے ان امور میں مخالفت کے سبب سے فَقُلْ إِنَّمَا تو کہہ سوا اسکے نہیں أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○ میں ڈرانے والوں میں سے ہوں اور
میرے ذمے فقط حکم پہونچا دینا ہے اور دوسرے کی گمراہی کا وبال مجھے نہیں پہونچتا ہے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کہہ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہے
نعمت نبوت پر یا اس بات پر کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح اوسنے عطا کیا سَيُرِيكُمْ قریب ہے کہ دکھائے خدا تمکو آيَاتِهِ نشانیاں
اپنی قدرت کی دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ یا دنیا میں قہر کی نشانیاں کہ بدر کا واقعہ ہے اور آخرت میں کہ عذاب ابدی ہے فَتَعْرِفُونَهَا

پس پھر جاتو وہ نشانیان مگر وہ نشانیان ظاہر ہونے کے وقت اوسکا پہچاننا کچھ تمکو نفع نہ دیگا وَمَا رَبُّكَ اور نہین ہی تیرا
بِغَافِلٍ غافل عَمَّا تَعْمَلُونَ اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو اور بعضے قاریون نے یعملون غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو مشرک کرتے ہین تو تیرا
پروردگار انسے غافل ہو ... کے ساتھ ہوگا اور اوسکا بھید بس وہی جانتا ہی ... بڑی بخشش والا ... حکمت ... نوکس

سورۃ القصص مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی ثمان وثمانون آیۃ
سورہ قصص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھاسی آیتین ہین

طٰسٓمٓ ○ امام شافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ان حرفون کو محافظت قرآن کا سبب کیا ہی کہ انکی برکت سے قرآن مین کمی یا زیادتی نہین ہوسکتی اور آیت وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ مین جس بھید کی طرف اشارہ ہی وہ یہی بھید ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ طو اشارہ ہی طہارت نفوس عابدان کی طرف کہ غیرون کی عبادت سے اونکے نفس طاہر ہین اور طہارت قلوب عارفان کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے اونکے قلب طاہر ہین اور طہارت ارواح محبان کی طرف کہ اونکی روح مین ماسوی اللہ کی محبت نہین اور طہارت اسرار موحدان کی جانب کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہین کرتے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ سین اسرار الٰہی مین سے ایک رمز ہی ... مین کے ساتھ نجات کا اور مطیعون کے ساتھ درجات کا اور محبون کے ساتھ دوام مناجات کا اور بحر الحقائق مین کہا ہی کہ میم اشارہ ہی منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پر ہی بقدر حاجت سب کے کام چلاتے اور مطالب برلاتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ طسم تینون حرف قسم ہین طور سینا اور سکندریہ اور مکہ کی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ تِلْكَ یہ سورت یا یہ آیتین اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ آیتین ہین کتاب ظاہر کی یا اوس کتاب کی جو ظاہر کرنے والی ہی طریق احسن نَتْلُوْا پڑھتے ہین ہم یعنی پڑھتا ہی ہمارے حکم سے جبریل عَلَيْكَ تجھپر مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ موسیٰ اور فرعون کی خبرین سے بِالْحَقِّ حق اور راستی کے ساتھ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ تصدیق کرتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا یقینی فرعون نے بلندی اور برتری ڈھونڈھی اور تکبر اور زبردستی کی فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین وَجَعَلَ اور کردیا اَهْلَهَا اہل مصر کے قبطیون اور سبطیون مین سے شِيَعًا گروہ گروہ اور ہر گروہ کو ایک کام کے ساتھ نامزد کردیا يَّسْتَضْعِفُ اور تھا کہ برا پکڑا اور مغلوب مقہور کیا طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اونمین سے یعنی بنی اسرائیل کو کہ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ قتل کرتا تھا اونکے بیٹے اسواسطے کہ کاہنون نے اوس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہی کہ اوسکے سبب سے تیری سلطنت کو زوال ہوگا کشاف مین لکھا ہی کہ بنی اسرائیل کے نوّے ہزار بیٹے قتل کیے وَيَسْتَحْيٖ اور زندہ چھوڑتا تھا نِسَآءَهُمْ اونکی بیٹیان قبط کے سردارون کی خدمت کے واسطے اِنَّهٗ كَانَ بیشک تھا فرعون مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ تباہ کارون مین سے کہ پیغمبرون کی اولاد کے قتل پر وہ جرات کرتا اور آزاد لوگون کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اور چاہتے تھے ہم اَنْ نَّمُنَّ یہ کہ احسان رکھین ہم عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اون لوگون پر جو برے پکڑے گئے تھے

اور ناچار پڑے تھے فِی الْاَرْضِ زمین مصر مین اور اوسکے نواح مین یعنی بنی اسرائیل تو ہمنے اونپر اسطرح احسان کرنا چاہا کہ چھوڑا دین ہم اونکو بلا اور شدت فرعون سے وَنَجْعَلَهُمْ اور کردین ہم اونکو اَئِمَّةً پیشوا دین کے کام مین اور بلانے والے خیر اور صلاح کی طرف وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور کردین ہم اونکو وارث فرعون والون کے مال ومتاع اور املاک کا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ اور قدرت اور جگہہ دین ہم اونھین فِی الْاَرْضِ مصر اور شام کی زمین مین وَنُرِيَ اور دکھائین ہم فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ فرعون اور اوسکے وزیر ہامان کو وَجُنُوْدَهُمَا اور اونکے لشکرون کو مِنْهُمْ بنی اسرائیل سے مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ وہ چیز کہ تھے جس سے ڈرتے جیسے سلطنت کا زوال اور اونکی ہلاکت دشمنون کے ہاتھ سے اور یہ صورت اونھون نے اوسوقت دیکھی جب دریا مین ڈوبنے کی علامت مشاہدہ کی اور بنی اسرائیل خوشی کرتے ہوے دریا کے کنارے نظر آئے فرعون سمجھا کہ ہم ظلم اور تعدی کے سبب سے مغلوب اور مقہور ہوے اور مظلوم بیچارے اپنی مراد کو پہونچکر غالب اور سرفراز ہوگئے اور یَوْمُ الْمَظْلُوْمِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُوْمِ کا بھید کھل گیا **نظم** ای ستمکار بیندیش از ان روز سیاہ کہ ترا شومی ظلم افگند از جاہ بچاہ آنکہ اکنون بحقارت نگری جانب وی ہم بتماشا کند آنروز بسوی تو نگاہ لکھا ہی کہ فرعون نے مصر کی دائیان بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر تعینات کردی تھین اور دوسری ایک جماعت کو بھی اونپر مسلط کر دیا تھا کہ جس حاملہ کے بیٹا پیدا ہو تو فوراً اوس بیٹے کو قتل کر ڈالو جو دائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان پر مسلط تھی لڑکا پیدا ہوتے وقت حاضر ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کو اوٹھا لیا اور اونکے چہرہ کی طرف دیکھتے ہی اونکے حسن وجمال پر عاشق ہوگئی اور اوس فرزند ارجمند کے ساتھ بڑی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوئی اور حضرت موسیٰ کی والدہ سے بولی کہ بی بی مین تیرا بھید نہ کھولونگی اور لوگ جو متعین ہین اونسے کہدونگی کہ وہ بچہ لڑکی تھی مولی ہوئی اوسے مین نے خاک مین دبا دیا مگر شرط یہ ہی کہ تیرے فرزند کو تیرا کوئی عزیز قریب پڑوسی نہ دیکھے حضرت موسیٰ کی مان نے تین مہینے بازیادہ حضرت موسیٰ کو پوشیدہ رکھا اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوے تو فوراً فرعون کے تعینات کیے ہوے سپاہیون کا ایک گروہ گھر مین گھس آیا حضرت موسیٰ کی بہن نے حضرت موسیٰ کو اوٹھا کر گرم تنور مین ڈالدیا سپاہیون نے جب بچہ نہ دیکھا تو گھر سے باہر نکل آئے حضرت موسیٰ کی ماں نے تنور کے قریب آکر دیکھا تو کیا دیکھتی ہین کہ آگ گل بوٹا ہوگئی ہی اور موسیٰ علیہ السلام اوس سے کھیل رہے ہین غرضکہ اونکو چھپا کر پرورش کرتے رہے اور ہر وقت ڈرتے رہتے اسواسطے کہ فرعون کے لوگ حد سے زیادہ کھوج مین تھے تو اوسوقت الہام الٰہی حضرت موسیٰ کی مان کو پہونچا جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے یعنی ہمنے الہام کیا اور علم الہدیٰ قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید حق تعالیٰ نے فرشتون وغیرہ مین سے کوئی رسول بھیجا ہو اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى موسیٰ کی مان کی طرف کہ لاوی ابن یعقوب کی اولاد مین تھین اور اونکا نام نوخابذ تھا نام کا پہلا حرف نون اور تیسیر اور عین المعانی مین یوخابذ لکھا ہی یعنی پہلا حرف یے اور بہر تقدیر ہمنے اوسے الہام دیا اَنْ اَرْضِعِيْهِ یہ کہ دودھ دے اور پرورش کر اوسے فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ پھر جب تو ڈرے اوسپر اور سمجھ لے کہ لوگون نے اوسکا پیدا ہونا جان لیا اور اوسے ہلاک کرنے کا قصد کرین فَاَلْقِيْهِ تو ڈالدے اوسے فِی الْيَمِّ دریا مین اس سے دریاے نیل مراد ہی یعنی صندوق مین اوسے رکھکر آب نیل مین ڈالدے وَلَا تَخَافِيْ اور نہ ڈر اسواسطے کہ وہ ضائع اور ہلاک نہوگا وَلَا تَحْزَنِيْ

اور نہ غم کھا اوسکے فراق مین اِنَّا رَآدُّوْہُ بیشک ہم پھیر دینے والے ہین اوسے اِلَیْكِ تیری طرف تھوڑے زمانے مین اس صورت پر
جو کہ تیری خاطر خواہ ہو وَجَاعِلُوْہُ اور کر دینے والے ہین ہم اوسے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ رسولون مین سے یعنی اوسے نبوت کی
بزرگی ہم عطا کرینگے پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان کو دریافت ہوا کہ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کے بیٹون کی تلاش مین بڑا
مبالغہ اور کوشش کرتے ہین تو ایک بڑھئی جو کہ ان کا دوست تھا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت
چوڑا گڑھ کر بنا دے اور وہ بڑھئی خربیل بن صبور تھا فرعون کا چچا زاد بھائی اوسنے صندوق تیار کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
مان کو حوالہ کر دیا اور اوسکے دل مین یہ بات آئی کہ اس عورت کے لڑکا ہی چاہتی ہے کہ صندوق مین بند کر کے فرعون کے سپاہیون سے بچا لیجائے
پس وہ بڑھئی فرعون کے کارندے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال بیان کرے اوسکی زبان بند ہوگئی اپنے گھر پھر آیا اور چاہا کہ فرعون پاس جا کے
اور آنکھ کے اشارہ سے اوسکو بتائے تو اوسکی آنکھ اندھی ہوگئی پس وہ سمجھ گیا کہ جس لڑکے کا پتا کاہنون نے بتایا تھا وہ یہی ہے پس فورًا
بے دیکھے ہوے ایمان لایا اور فرعون کے لوگون مین مومن یہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان نے صندوق کو سیاہ روغن سے مضبوط
کیا کہ پانی اوسمین نہ جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوسمین لٹایا اور صندوق کا منھ اوسی روغن سے مضبوط بند کر کے رود نیل مین ڈال دیا
فرعون کی ایک بیٹی تھی برص کے مرض مین مبتلا کاہنون نے کہدیا تھا کہ فلانے دن رود نیل مین ایک آدمی کا بچہ پایا جائیگا یہ بیماری اوسکے
آب دہن یعنی تھوک سے زائل ہوگی اوسی دن فرعون اور اوسکی جورو اور بیٹی وغیرہ رود نیل کے کنارے آئے اور اوس خبر دیے ہوے
بچہ کا انتظار کرتے تھے کہ دفعۃً وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا فرعون نے نوکرون کو حکم کیا کہ اس صندوق کو نکال لاؤ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ
فِرْعَوْنَ پس موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا فرعون کے لوگون نے لِیَكُوْنَ تاکہ ہو جائے یا رہے لَهُمْ فرعون والون کے واسطے
عَدُوًّا دشمن اور خاص اون لوگون کے لیے جو حضرت موسیٰ کے سبب سے غرق ہونے والے تھے وَّحَزَنًا اور غم بڑا عورتون کو
کہ اونکو پکڑ کر لونڈیان بنائینگے یعنی موسیٰ علیہ السلام آخر کو اونکے واسطے دشمن ہونگے اور رنج کا سبب ہو جائینگے اِنَّ فِرْعَوْنَ بیشک
فرعون وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا اور ہامان اور لشکر اون دونون کے كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ ○ تھے خطا کرنے والے سب چیزون مین
لکھا ہے کہ جب صندوق کا پٹ کھولا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو جو لوگ حاضر تھے اور جنھون نے دیکھا سب کے دلون مین حضرت موسیٰ کی
محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ بچہ کیونکر قتل سے بچا جس لڑکے کی خبر کاہن دیتے ہین مبادا یہی ہو فرعون کی جورو بولی کہ مین نے
نجومیون سے سنا ہے کہتے تھے کہ فرعون پر جو بات ہونے سے ہم ڈرتے تھے فلانی رات اوس سے ہمین دلجمعی ہوگئی تو اے فرعون اب اس
بچہ کے قتل سے ہاتھ اوٹھا کہ اسکے سبب سے ہم اپنی بیٹی کا علاج کرین پھر حضرت موسیٰ کا ذرا سا تھوک لیکر اوس لڑکی کے سفید داغ پر مل دیا
اوسی وقت داغ زائل ہوگیا مصرع آمد طبیب درد بکلی علاج یافت وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور بولی عورت فرعون کی آسیہ نام
مزاحم کی بیٹی اور وہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت مین سے اور عین المعانی مین لکھا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی بہر تقدیر
اوسنے فرعون سے کہا کہ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ یہ فرزند روشنی آنکھ کی میرے واسطے ہے وَلَكَ اور تیرے واسطے کہ اوسکے باعث سے میری بچی
شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ نہ قتل کرو اوسے جمع کا لفظ تعظیم کے واسطے ہے عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ شاید کہ نفع پہونچاوے ہمین کہ

برکت کی علامتین اوسکی پیشانی سے ظاہر ہین اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا لین اوسے ہم وَلَدًا فرزندی مین اسواسطے کہ وہ اوسکی لیاقت رکھتا ہی
فرعون نے موسی علیہ السلام کو آسیہ کے حوالہ کردیا اور آسیہ اونکی پرورش مین مشغول ہوئین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ حال آنکہ
وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ فرعون کی ہلاکت اسی فرزند یعنی موسی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہی وَاَصْبَحَ اور ہوگیا فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى
دل موسی کی مان کا فٰرِغًا خالی صبر و عقل سے یعنی جب اونھون نے سنا کہ وہ صندوق فرعون کے ہاتھ پڑا تو بے صبر اور بے قرار
ہوگئین اِنْ كَادَتْ بیشک قریب ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے لَتُبْدِيْ بِهٖ ظاہر کرے موسی علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہہ دے
کہ یہ میرا بیٹا ہی اسے قتل نہ کرو اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت موسی کی مان نے سنا کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بیٹا بنایا تو غم سے
اونکا دل خالی ہوگیا اور نزدیک تھا کہ خوشی کے مارے ظاہر کردین کہ یہ میرا بیٹا ہی لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا اگر نہ یہ ہوتا کہ ہمنے
باندھ رکھا اوسکے دل پر یعنی باندھ دیا اور محکم کردیا اوسکے دل کو صبر اور ثبات کے ساتھ لِتَكُوْنَ تاکہ ہوجائے وہ عورت مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ باور کرنے والون مین سے ہمارے وعدہ کو اور اگر ہم یہ مہربانی نہ کرتے تو وہ ظاہر کردیتی اپنے بیٹے کو وَقَالَتْ
اور کہا موسی علیہ السلام کی مان نے لِاُخْتِهٖ موسی کی بہن مریم سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ اوسکا نام کلثوم تھا اور اوسکے شوہر کو غالب
بن یوشا کہتے تھے موسی علیہ السلام کی مان نے اوس سے کہا کہ قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے اپنے بھائی کے جا اور اوسکی خبر لا کلثوم بارگاہ فرعون کے
دروازہ پر آئین فَبَصُرَتْ بِهٖ پھر دیکھا اپنے بھائی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے آسیہ کی گود مین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ لوگ
نہ جانتے تھے کہ وہ اس فرزند کی بہن ہی وَحَرَّمْنَا اور حرام کردیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ موسی پر دودھ دائیون کا مِنْ قَبْلُ
پہلے اوسکی بہن کے آنے سے لکھا ہی کہ آٹھ دن رات موسی علیہ السلام نے کسی انّا کا دودھ نہین لیا یہانتک کہ آسیہ اور اوسکی قوم کے لوگ
ناچار ہوئے مگر موسی علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوستے تھے اور پاک صاف دودھ اوسمین سے نکلتا تھا اوسے پیتے تھے جب کلثوم نے دیکھا
کہ آسیہ انّا کے واسطے مضطرب ہی فَقَالَتْ تو کہا موسی کی بہن نے هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا دلالت کردون مین تمھین عَلٰٓى اَهْلِ
بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ ایک گھر والون پر کہ شفقت کی راہ سے لیلین اس لڑکے کو اور پرورش کرین لَكُمْ تمھارے واسطے وَهُمْ اور وہ
گھر والے لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○ اوسکے خیرخواہ رہین اور اوسے دودھ پلانے اور پرورش کرنے مین کمی نکرین لکھا ہی کہ ہامان نے جب یہ بات سنی
تو بولا کہ اس عورت کو پکڑو یہ جانتی ہی کہ یہ لڑکا فلان گھرانے کا ہی کلثوم سمجھ گئین بولین کہ مین نے یہ خیال کرکے کہا کہ وہ لوگ بادشاہ یعنی فرعون کے
خیرخواہ ہین لڑکے کے نہین تو کلثوم کی خاطرداری کرکے کہا کہ جاؤ جنھین کہتی ہو لے آؤ کلثوم جاکر مان کو بلا لائین اوسوقت موسی علیہ السلام
فرعون کی گود مین تھے ہر چند انّائین لاتے اور وہ موسی علیہ السلام کو گود مین اوٹھاتین مگر حضرت موسی اونسے منھ پھیرتے اور کسی کا دودھ نہ لیتے
جب اونھین مان کی گود مین دیا اور مان کی بو اونکے دماغ مین پہونچی تو اونکی طرف متوجہ ہوئے اور چھاتی منھ مین لی بیت بوے خوش تو ہر کہ ز باد صبا
شنید از یار آشنا سخن آشنا شنید فرعون بولا کہ تو کون ہی کہ اس دودھ پیتے بچے نے تیری طرف رغبت کی حضرت موسی علیہ السلام کی مان
بولین کہ مین عورت ہون بہت پاکیزہ اور مجھ مین خوشبو آتی ہی اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیرین ہی جو لڑکا میرے پاس آتا ہی میرا دودھ پی جاتا ہی
فرعون نے کہا کہ اسکی اجرت مقرر کرو اجرت مقرر ہوئی بس فرعون نے موسی علیہ السلام کو اونکی مان کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر لیجا ہفتہ بھر مین

آگیا میرے پاس لایا کرنا موسی علیہ السلام کو اونکی ماں نے لیلیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے گھر پھرین کہ خدا کا وعدہ سچا ہوا جیسا
خود حق تعالی نے فرمایا ہی فَرَدَدْنٰهُ پھر پھیر دیا ہمنے موسی کو اِلٰٓى اُمِّهٖ اوسکی ماں کی طرف كَيْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَيْنُهَا اوسکی
آنکھ فرزند کی بدولت وَلَا تَحْزَنَ اور غمگین نہووے اپنے بیٹے کی جدائی مین وَلِتَعْلَمَ اور تاکہ جان لے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حَقٌّ حق اور سچا ہی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر قبطی لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے تھے
وَلَمَّا بَلَغَ اور جب کہ پہونچا موسی اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى نہایت قوت اور کمال جوانی کو کہ وہ تیس برس کا سن ہی یا چالیس برس کا
اور رسیدہ ہوا اور اونکی عقل کامل ہوئی اوس سن مین یہان چالیس برس کا سن مراد ہی کہ جب اس سن کو پہونچے تو اٰتَيْنٰهُ دی ہمنے اونکو
حُكْمًا نبوت وَّعِلْمًا ط اور علم دین مین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح موسی اور اونکی ماں پر ہمنے مہربانی اور کرم کیا اسی طرح نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ○ بدلا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اس قصہ مین نبوت کا ذکر اور دونون وعدے سچ ہونے کا بیان ہی کہ جسطرح
اونھین ماں کے پاس ہمنے پہونچا دیا اوسی طرح نبوت بھی عطا کی وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ اور داخل ہوے موسی شہر مصر مین یا شہر منف مین
کہ ملک مصر مین تھا یا شہر حابین مین کہ مصر سے دو فرسخ یعنی چھ میل ہی یا عین الشمس مین کہ نواح مصر مین ہی اور تفسیر نقاش مین کہا ہی کہ
اسکندریہ مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ مصر مین حضرت موسی داخل ہوے عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ اوس وقت پر کہ غفلت واقع تھی
مِّنْ اَهْلِهَا اہل مصر سے یعنی مغرب اور عشا کے درمیان کہ اوس وقت سب لوگ اپنے کامون مین مشغول تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
دن کو استراحت اور قیلولہ کے وقت داخل ہوے فَوَجَدَ تو پائے فِيْهَا اوس شہر مین رَجُلَيْنِ دو مرد کہ وہ يَقْتَتِلٰنِ ز
جھگڑتے تھے هٰذَا ایک مِنْ شِيْعَتِهٖ پیروون اور گروہ مین سے تھا موسی کے یعنی بنی اسرائیل مین سے اور اوسکا نام سامری تھا
اور بعضون نے کہا ہی کہ بلیخا وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ج اور یہ ایک دشمنون مین سے اوسکے تھا یعنی قبطیون سے اوسکا نام قاتون یا فیلقون تھا
اور یہ فرعون کا باورچی تھا بنی اسرائیل کو لکڑی ڈھونے کی تکلیف دیتا تھا جب موسی علیہ السلام وہان پہونچے فَاسْتَغَاثَهُ تو فریاد کی موسی
علیہ السلام سے اور دوہائی دی الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ اوسنے جو موسی کے گروہ مین سے تھا عَلَى الَّذِيْ اوسپر جو تھا مِنْ عَدُوِّهٖ
اوسکے دشمنون مین سے یعنی سبطی نے قبطی کو دور دفع کرنے پر موسی علیہ السلام سے مدد چاہی حضرت موسی نے قبطی کو کہا او قبطی اس سبطی کو
چھوڑدے پس قبطی نے موسی علیہ السلام کا کہا نہ کیا اور جواب دیا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى تو مکّا مارا اوسے موسی نے فَقَضٰى عَلَيْهِ پس مار ڈالا
اوسے اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نے اوسپر موت کا حکم کر دیا تو وہ مرگیا اور موسی علیہ السلام نے اوسے قتل کرنے کے بعد قَالَ کہا هٰذَا یہ کام
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ط اوسکے کام مین سے ہی جیسے شیطان و رغلانے مجھے ایسے لوگون کے کامون مین سے نہین اِنَّهٗ بیشک شیطان عَدُوٌّ دشمن ہی
مُّضِلٌّ گمراہ کرنے والا مُّبِيْنٌ ○ کھلی ہوئی ہی اوسکی دشمنی چونکہ پیغمبر لوگ قصدًا خدا کی نافرمانی سے معصوم ہین اور اونکی زلت اور خطا سہوًا
ہی ہوتی ہی اور یہ خطا اونکے رتبہ عالی کی نسبت گناہ ہی تو حضرت موسی علیہ السلام نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اِنِّيْ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ بیشک مین نے ظلم کیا اپنی ذات پر حکم ہونے سے پہلے قبطی کو قتل کرکے فَاغْفِرْ لِيْ تو بخش دے تو مجھے
فَغَفَرَ لَهٗ ط تو بخش دیا خدا نے اونھین اونکے استغفار کے سبب سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ بیشک خدا بخشنے والا ہی

بندون کو مہربان ہی قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ای میرے رب قسم کھاتا ہون مین بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ اوس چیز پر جو انعام
فرمائی تونے مجھپر مغفرت وغیرہ کہ توبہ کرتا ہون فَلَنْ اَکُوْنَ پھر ہرگز نہونگا ظَهِیْرًا پشت پناہ اور یار و مددگار لِّلْمُجْرِمِیْنَ ○
گناہگارون کے واسطے یعنی ایسی کسی کی مدد نہ کرونگا کہ وہ گناہ کا سبب ہو جیسے اس سبطی کی مدد کے سبب سے قبطی قتل ہو گیا
فَاَصْبَحَ پھر صبح کی موسیٰ علیہ السلام نے فِی الْمَدِیْنَةِ اوس شہر مین خَآئِفًا ڈرتے ڈرتے یَّتَرَقَّبُ انتظار کرتے
تھے موسیٰ کہ اب کوئی اونھین بلائے اور قصاص لے فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ پھر جسنے مدد چاہی تھی اونسے بِالْاَمْسِ
کل یَسْتَصْرِخُهٗ ط وہ پھر فریاد کرنے لگا دوسرے قبطی پر اور مدد چاہنے لگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓی کہا موسیٰ علیہ السلام نے اوس
بنی اسرائیل سے اِنَّكَ بیشک تو لَغَوِیٌّ ایک مرد ہی گمراہ مُّبِیْنٌ ○ کھلی ہوئی ہی تیری گمراہی یعنی کل تو ایک بندہ خدا کے قتل کا
سبب ہوا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ پھر اوس وقت جب چاہا حضرت موسیٰ نے اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ یہ کہ پکڑے اوس آدمی کو کہ هُوَ
عَدُوٌّ لَّهُمَا لا وہ دشمن ہی موسیٰ علیہ السلام اور اوس سبطی کا اور قبطی کے شر سے سبطی کو بچالے تو قبطی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام
اوسکی طرف اوسے مارنے جاتے ہین تو قَالَ یٰمُوْسٰٓی بولا کہ ای موسیٰ اَتُرِیْدُ کیا تو چاہتا ہی اَنْ تَقْتُلَنِیْ یہ کہ تو مجھے قتل کرے
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا جس طرح قتل کی تونے ایک جان بِالْاَمْسِ ق کل اِنْ تُرِیْدُ نہین چاہتا ہی تو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
مگر یہ کہ ہو تو جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ سرکش نامہربان خونریز قبطیون کو قتل کرکے زمین مصر یا اسکندریہ مین یا اور کسی مین ہین کہ اونکے
نام اوپر ذکر ہو چکے ہین وَمَا تُرِیْدُ اور نہین چاہتا تو اَنْ تَكُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ○ صلح کرنے والون مین کہ
لوگون مین تیرے سبب سے صلح رہے قبطی نے یہ بات سنی تھی اور جانتا تھا کہ فاتون باورچی کو حضرت موسیٰ نے قتل کیا ہی پھر یہ خبر فرعون کو
پہونچائی اوسنے ارکان سلطنت سے مشورہ کرکے یہ امر مقرر کیا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہیے حزبیل جو اہل فرعون مین مؤمن تھا اس حال سے آگاہ
ہوکر موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ اور آیا ایک مرد یعنی حزبیل مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ بہت دور جگہ شہر سے
یعنی فرعون کی بارگاہ سے کہ شہر کے ایک کنارے تھی یَّسْعٰی دوڑتا ہوا یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہو پہنچا قَالَ یٰمُوْسٰٓی
بولا کہ ای موسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ بیشک سردار قوم یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ مشورہ کرتے ہین اور تدبیر ٹھہراتے ہین تیرے ساتھ لِیَقْتُلُوْكَ
تاکہ قتل کرین تجھے مقتول کی عوض فَاخْرُجْ تو تم باہر چلے جاؤ اس شہر سے اِنِّیْ لَكَ بیشک مین آپکے واسطے مِنَ
النّٰصِحِیْنَ ○ نصیحت کرنے والون مین ہون اور خیرخواہون مین سے فَخَرَجَ پس نکل گئے موسیٰ بے زاد راہ بے سواری
کے ساتھی مِنْهَا اوس شہر سے خَآئِفًا ڈرتے ہوئے اپنی جان کو یَّتَرَقَّبُ وقت یہ انتظار اور خیال کرتے ہوئے کہ کوئی اونکے پیچھے آتا ہی
اور قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ نے ای میرے رب نَجِّنِیْ نجات دے مجھے اور چھوڑا لے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ ع ظالمون کے گروہ سے
یعنی فرعون اور فرعون کے لوگون سے منقول ہی کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور اونھون نے کہا کہ ای موسیٰ شہر مدین کی طرف جاؤ یہ کہکر اونکو
راہ پر لائے اور موسیٰ علیہ السلام نے راہ لی وَلَمَّا تَوَجَّهَ اور جب کہ متوجہ ہوئے موسیٰ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ مدین کی طرف اور وہ ایک شہر کا نام
آباد کرنے والے کے نام پر رکھا گیا تھا کہ مدین بن ابراہیم تھے اور مصر سے وہان تک آٹھ دن کی راہ ہی اور جب متوجہ ہوئے تو قَالَ کہا کہ عَسٰی

رَبِّيٓ شاید کہ میرا رب اَنْ يَّهْدِيَنِيْ راہ دکھلائے مجھے سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ راہ سیدھی اور صحیح مدین تک پھر موسیٰ علیہ السلام
آٹھ دن رات برابر چلے گئے اور گھاس پات کے سوا اور کچھ نہ کھاتا تھا سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کا منھ تو مدین
کی طرف تھا اور دل حضرت ذوالمنن کی طرف مدین کے میدانوں کی راہیں طی کرنے مین شوق لقا اونکے ساتھ تھا بیت غمت
تا یا من شد سوی در راہ عدم کردم ✣ خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہ چنین باشد ✣ وَلَمَّا وَرَدَ اور جب پہونچے موسیٰ علیہ السلام مَآءَ
مَدْيَنَ پانی پر مدین کے اور وہ ایک کنوان تھا شہر کے کنارے تو وَجَدَ عَلَيْهِ پایا اوس کنوے پر اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ
ایک گروہ لوگون کا کہ وہان جمع ہو کر يَسْقُوْنَ تب بہ پانی پلاتے ہین اپنے مویشی کو وَوَجَدَ اور پایا مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ
اونسے نیچے دو عورتین یعنی اوس مقام سے نیچے دو عورتون کو دیکھا تَذُوْدٰنِ کہ چراتی تھین اپنی بکریان تاکہ اورون کے گلہ مین
نہ مل جائین چونکہ شفقت صفت ذاتی انبیا علیہم السلام کی ہی حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور مہربانی کی راہ سے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے
مَا خَطْبُكُمَا ط کیا حال ہی تم دونون کا اور کام تمہارا کہ اپنی بکریون کو اور بکریون کے ساتھ گھاس چرنے اور پانی پینے سے روکتی ہو
قَالَتَا بولین وہ دونون کہ لَا نَسْقِيْ ہم پانی نہین پلاتے اپنی بکریون کو حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتہ جب تک پھیر لیجا ئین
چرواہے اپنے گلون کو کنوے پر سے اور مویشی سے جو چارہ بچ رہتا ہی وہ ہم اپنی بکریون کو دیتے ہین اسواسطے کہ ہم کوئی معین و مددگار
نہین رکھتے وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہی اتنی سکت نہین رکھتا کہ یہان آئے اور ہماری مدد فرمائے بعضون نے
کہا ہی کہ وہ شعیب علیہ السلام کے بھائی یا بھتیجے کی بیٹیان تھین کہ اوسے بثرین کہتے تھے اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ خود حضرت شعیب کی
بیٹیان تھین بڑی کا نام صفورا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفوریہ جب حضرت موسیٰ کو اونکا حال معلوم ہوا تو چرواہون کے پاس آئے اور یہ
بات فرمائی کہ ان بیچاری عورتون کو کیون انتظار کرنے دیتے ہو پہلے انھی کے چارپایون کو پانی پلا دیا کرو کہ اپنے گھر جلدی جائین اونھون نے
تحکم کی راہ سے کہا کہ ہم تو انکو پانی نہین دینے اگر تمکو کچھ بل ہو تو آؤ پانی پلاؤ حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور اون لوگون کی نگاہ انکی دونون
بھودن کے بیچ مین پڑی ڈر کے مارے بھاگے اور ایک طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے پس موسیٰ علیہ السلام کنوے پر آئے اور جو ڈول دس
آدمی ملکر کھینچتے تھے اونھون نے اکیلے کھینچا حال آنکہ آٹھ دن رات گذرے تھے کہ کچھ کھانا نہ کھایا تھا اور اون پیغمبرزادیون کی بکریون کو
سیراب کر دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ دوسرے کنوے پر حضرت موسیٰ گئے اور جو پتھر چالیس آدمی ملکر اوٹھاتے تھے کنوے کے منھ پر سے
اکیلے اوسے اوٹھایا اور وہ بڑا ڈول جسے چالیس آدمی ملکر کھینچتے تھے تنہا اوس سے پانی کھینچا فَسَقٰى پھر پانی پلایا لَهُمَا اون
دونون کے واسطے اونکی بکریون کو اور وہ چلی گئین ثُمَّ تَوَلّٰٓى پھر پھرے موسیٰ علیہ السلام اِلَى الظِّلِّ طرف سایہ کے کہ دیوار کا
تھا یا درخت کا فَقَالَ رَبِّ پھر کہا حضرت موسیٰ نے کہ اے میرے رب اِنِّيْ بیشک مین لِمَآ اَنْزَلْتَ واسطے اوس چیز کے جو بھیجی
تو نے اِلَيَّ میری طرف مِنْ خَيْرٍ نیکی مین سے یعنی کھانا تھوڑا بہت جو کچھ ہو اوسکا فَقِيْرٌ ۝ محتاج ہون یا جو کچھ نیکیون مین سے
تو نے میری طرف بھیجا کہ وہ کمال دین کی راہ ہی اوسکے واسطے مین فقیر ہوا دنیا مین اور وسعت عیش اور مالداری جو فرعون کے
پاس مین رکھتا تھا وہ مین نے چھوڑ دی بیت با فقیر بسازم کہ مرا فقر خوش ست ✣ گر ہیچ ندارم چو تو دارم ہمہ ہست حضرت شعیب کی

بیٹیان اوس روز جو بہت جلدی گھر پھر آئین باپ نے جلدی پھر آنے کا سبب پوچھا بیٹیون نے تمام قصہ عرض کیا پس اونھون نے اپنی ایک بیٹی کو حکم دیا کہ جا اوس جوانمرد کو جلد لے آ فَجَآءَتْهُ پھر آئی موسیٰ علیہ السلام پاس اِحْدٰىهُمَا ایک اون دونون عورتون مین سے کہ وہ حضرت صفورا تھین تَمْشِيْ چلتی تھین عَلَى اسْتِحْيَآءٍ اوس طور پر جیسے شرم والی کواریان چلتی ہین اور حضرت موسیٰ کے سامنے آکر حضرت صفورا قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ بولین تحقیق کہ میرا باپ يَدْعُوْكَ بلاتا ہی تجھے لِيَجْزِيَكَ تاکہ بدلا دے تجھے اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا اجرت اوسکی کہ پانی پلایا تو نے ہماری بکریون کو ہمارے واسطے پس موسیٰ نے حضرت شعیب علیہما السلام کی زیارت اور ملاقات کی غرض سے قبول کیا اجرت کی طمع کے واسطے نہین آگے آگے حضرت صفورا پیچھے پیچھے حضرت موسیٰ چلے ہوا سے حضرت صفورا کا کپڑا اوڑتا اور کچھ کچھ اونکا بدن کھل جاتا پس حضرت موسیٰ نے اونسے کہا کہ تم میرے پیچھے پیچھے آؤ اور زبان سے مجھے رستہ بتاتی جاؤ فَلَمَّا جَآءَهٗ پھر جب آئے حضرت موسیٰ حضرت شعیب علیہما السلام کے پاس وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ اور پڑھا اونپر قصہ یعنی اپنا سب حال بیان کیا تو حضرت شعیب نے پہچان لیا کہ یہ جوان اہل بیت نبوت مین سے ہی قَالَ لَا تَخَفْ نفی کہا شعیب علیہ السلام نے کہ نہ ڈر نَجَوْتَ رہائی پائی تو نے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ سے یعنی فرعون اور اوسکی قوم سے اسواسطے کہ اس ملک مین اونکا کچھ قابو نہین پھر حضرت شعیب کے فرمانے سے کھانا حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سامنے حاضر کیا گیا حضرت موسیٰ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ مین آخرت کا کام دنیا کے عوض نہین بیچتا یعنی بکریون کو پانی خدا کے واسطے مین نے پلایا ہی اجرت کے لیے نہین حضرت شعیب نے فرمایا کہ کھانا تمھارے کام کی اجرت نہین بلکہ میری عادت ہی کہ جو کوئی میرے گھر مین آتا ہی بطور ضیافت اوسکی خدمت کرتا ہون اب تم میرے مہمان ہو اور جو کچھ حاضر تھا موجود ہی مروت چاہتی ہی کہ اوسے رد نہ کرو اسواسطے مصرع کہ مہمان سخن میزبان قبول کنند موسیٰ علیہ السلام نے اوس کھانے مین سے کچھ نوش فرمایا اس اثنا مین قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا کہا ایک نے اون دو بیٹیون مین سے کہ وہ صفورا تھین کہ يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اے میرے باپ اجرت پر مقرر کر لے موسیٰ کو بکریان چرانے کے لیے اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ بیشک بہتر اوسکا جسے اجرت پر ٹھہراؤ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ○ مزدور قوت والا امانت دار ہی یہ کنایہ اسطرح ہی کہ موسیٰ علیہ السلام مین قوت اور امانت دونون صفتین ہین لکھا ہی کہ حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورا سے پوچھا کہ تجھے انکی قوت اور امانت کیونکر معلوم ہوئی تو حضرت صفورا نے ڈول کھینچنے کا قصہ اور راہ مین اونھین اپنے پیچھے پیچھے چلنے کو کہنے کا حال بیان کیا شعیب علیہ السلام کو جب یہ حال معلوم ہوا تو قَالَ کہا کہ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ بیشک مین چاہتا ہون اَنْ اُنْكِحَكَ یہ کہ نکاح مین دون اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ ایک کو ان دونون بیٹیون مین سے جسے تم چاہو عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ اس بات پر کہ اجارہ دو تم اے موسیٰ مجھے اپنی ذات یا مزدوری کردو مجھے ثَمٰنِيَ حِجَجٍ آٹھ برس عین المعانی مین ہی کہ اگلی شریعتون مین بیٹیون کے مہر کا اختیار باپون کو تھا وہ مہر لیتے تھے اور ہماری شریعت مین منسوخ ہو گیا اس حکم کے سبب سے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اور یہ بات کہ مزدوری منافع مہر ہوسکے ممنوع ہی امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور بعضون نے کہا ہی کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ مزدوری یہ ہی کہ تیرے نکاح مین اپنی بیٹی دیتا ہون اور میری بیٹی کا مہر یہ ہی کہ آٹھ برس تم میری بکریان چراؤ فَاِنْ اَتْمَمْتَ پس اگر پورے کردو تم اے موسیٰ اون برسون کو عَشْرًا دس برس

فَمِنْ عِنْدِكَ ج تو وہ تمہاری طرف سے ہے یعنی اگر ایسا کرو تو تمہارا مزید کرم ہے وَمَآ اُرِيْدُ اور مین نہین چاہتا اَنْ اَشُقَّ
عَلَيْكَ ط کہ بار رکھون مین تجپر دس سال پورے کرنے کا کہ خواہ مخواہ پورے کر یا جھگڑا کرون کہ ہر وقت میرا پورا کام کیا کرو ایسا
نہ کرونگا بلکہ اے موسیٰ تجسے اسطرح کام کو کہتا ہون کہ آسائش اور تم تکلیف مین نپڑو سَتَجِدُنِيْٓ قریب ہے کہ پاؤگے تو مجھے
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہیگا اللہ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ نیکون مین سے جو خوش معاملگی اور عہد پورا کرنے اور آداب صحبت
بجالانے مین شایستہ ہین قَالَ ذٰلِكَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عہد بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ط میرے تیرے درمیان قائم ہے کوئی
خلاف نہ کرے اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ کوئی ان دونون مدتون مین سے کہ آٹھ اور دس برس ہین قَضَيْتُ گذار دون اور پوری
کرون مین فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ط تو تعدی اور زیادتی ڈھونڈھنا نہین ہے مجپر یعنی پھر میری اہلیہ کو مجھسے روک رکھنا چاہیے وَاللّٰهُ
عَلٰى مَا نَقُوْلُ اور اللہ اوس چیز پر جو مین کہتا ہون اور شرط کرتا ہون وَكِيْلٌ ع گواہ ہے اس گفتگو پر جو ہوتی ہے اور وہ میرا
کارساز ہے کہ مین اپنا کام اوسکے سپرد کرتا ہون کہ اوسکی مدد توفیق سے عہد پورا کرون بیت گر لطف تو یاری نماید زنخست ÷ ہم عہد شکستنا ست
وہم پیمان سست ÷ فَلَمَّا قَضٰى پھر جب گذار دی مُوْسَى الْاَجَلَ موسیٰ نے اپنی مدت حدیث مین ہے کہ بڑی مدت پوری کی
یعنی دس برس تک بکریان چرائین اور دس برس اور حضرت شعیب کی صحبت مین رہے اور چالیس برس کے سن مین حضرت شعیب کی
اجازت سے مصر کی طرف چلے جب راہ مین قدم رکھا وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اور لیے جاتے تھے حضرت موسیٰ اپنے لوگون کو جاڑے کی اندھیری رات مین
اور راہ بھول گئے قریب تھا کہ اونکی بی بی کے لڑکا ہو ہوا کی شدت بجلی کی چمک سے بکریان ادھر اودھر بھاگین گلہ متفرق ہو گیا چقمق سے
آگ نہ جھڑتی تھی تو اٰنَسَ دیکھی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ کوہ طور کی طرف سے نَارًا ج ایک آگ تو قَالَ لِاَهْلِهِ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے اپنے لوگون سے کہ امْكُثُوْٓا ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک مین نے دیکھی نَارًا ایک آگ لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید کہ لے
آؤن تمہارے واسطے مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس سے کچھ خبر یعنی جو لوگ آگ کے پاس ہون اونسے خبر پوچھ آؤن کہ راہ کدھر ہے اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ
النَّارِ یا کوئی چنگاری آگ کی لے آؤن لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ شاید تم اپنے کو گرم کرلو اوسکے سبب سے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے
حضرت موسیٰ اوس آگ کے پاس نُوْدِيَ ندا کی گئی یعنی موسیٰ علیہ السلام کو پکارا مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ کنارہ رود سے
جو حضرت موسیٰ کے داہنی طرف تھا اور وہ ندا پہونچی فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ برکت والی جگہ مین مِنَ الشَّجَرَةِ درخت سے کہ وہ ثمر دار یا خار دار
یا عناب کا تھا اَنْ يّٰمُوْسٰٓى یہ کہ اے موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہی ہون اللہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رب اہل عالم کا بس موسیٰ علیہ السلام
نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی بے دھوین کی سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقائے محبوب کی آگ کا شعلہ
مشاہدہ کیا یہ دو آگین دیکھنے سے قریب تھا کہ بالکل سوخت ہو جائین بیت ہست رمز آتشے روشن نمیدانم کہ چیست ÷ اینقدر
دانم کہ ہمچون شمع میکاہم ز عشق ÷ موسیٰ علیہ السلام اَنْ يّٰمُوْسٰى کی ندا سے عشق و شوق مین سوختہ اور گداختہ ہو کر اوسی درخت کے
سامنے کھڑے ہوے اور اوس ندا سے دو مضمون پیدا تھے ایک تو یہ کہ یا موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ط اور
دوسرا یہ کہ ڈالدے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا جو ڈالا تو وہ سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا حضرت موسیٰ نے عصا کو کہ

تَهْتَزُّ جلدی کے ساتھ حرکت کرتا ہی کَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ وہ سانپ ہی تڑپنے والا کہ عرب مین اوسکو تیز سانپ کہتے ہین وَّلّٰی
پھرے حضرت موسیٰ مُدْبِرًا پیٹھ موڑ کر خوف کے مارے وَّلَمْ يُعَقِّبْ اور پھر نہ پھرے اوس وادی کی طرف بلکہ اپنے لوگون کی
طرف چلے پھر دوبارہ ندا آئی کہ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ اے موسیٰ آگے آ وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر سانپ سے اِنَّكَ بیشک تو مِنَ
الْاٰمِنِيْنَ ۝ امان پائے ہوؤن مین سے ہی اُسْلُكْ يَدَكَ ڈال اپنا ہاتھ فِيْ جَيْبِكَ اپنے کپڑے کے گریبان مین تَخْرُجْ
بَيْضَآءَ کہ نکلے سفید چمکتا ہوا مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ نہ بے عیبی سے یعنی اوسکی سفیدی بُری نہ معلوم ہوگی اور اوس سے طبیعت نفرت
نہ کریگی جیسے برص کی سفیدی سے نفرت کرتی ہی وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ اور سمیٹ اپنی طرف جَنَاحَكَ اپنے بازو یعنی اپنے
سینہ پر اپنا ہاتھ رکھو مِنَ الرَّهْبِ ڈر کے واسطے تاکہ تسکین پاؤ یا ہاتھ بائین بغل کے نیچے لاؤ جیسا کہ ڈرے ہوئے آدمی کرتے ہین
فَذٰنِكَ پھر یہ دونون چیزین یعنی عصا اور ید بیضا بُرْهَانٰنِ دو دلیلین اور نشانیان ہین مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے تیرے
رسول ہونے پر اوران دونون معجزون سمیت جاؤ اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف وَمَلَا۟ئِهٖ اور اوسکے گروہ کی جانب اِنَّهُمْ
بیشک وہ كَانُوْا ہین قَوْمًا ایک گروہ فٰسِقِيْنَ ۝ باہر نکلے ہوئے دائرہ فرمان سے قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے
میرے رب اِنِّيْ قَتَلْتُ تحقیق کہ مین نے قتل کیا ہی مِنْهُمْ نَفْسًا قبطیون مین سے ایک کو فَاَخَافُ تو ڈرتا ہون اَنْ
يَّقْتُلُوْنِ ۝ یہ کہ قتل کر ڈالین وہ مجھے اوسکے قصاص مین وَاَخِيْ هٰرُوْنُ اور میرا بھائی ہارون هُوَ اَفْصَحُ وہ بہت فصیح ہی
مِنِّيْ مجھسے لِسَانًا زبان آوری اور بات کہنے مین فَاَرْسِلْهُ بس بھیج اوسے مَعِيَ میرے ساتھ رِدْاً یار اور مددگار کرکے
يُّصَدِّقُنِيْٓ تاکہ میری تصدیق کرے دلیلین مقرر کرنے اور شبہے دفع کرنے مین یا میری بات صاف بیان کردیا کرے اِنِّيْٓ اَخَافُ
بیشک ڈرتا ہون مین اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ یہ کہ میری تکذیب کرین فرعون کے لوگ اور میری زبان مناظرہ کے وقت یاری نہ کرے
قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ قریب ہی کہ سخت کرین ہم تیرا بازو یعنی اے موسیٰ جلد ہم تمہاری قوت بڑھاوینگے
بِاَخِيْكَ تیرے بھائی کے سبب سے وَنَجْعَلُ لَكُمَا اور دینگے ہم تمکو سُلْطٰنًا غلبہ اور تسلط دشمنون پر فَلَا يَصِلُوْنَ
پھر نہ پہونچین وہ اِلَيْكُمَا تم دونون کی طرف یعنی تم پر وہ غلبہ نہ پائینگے تو جاؤ تم دونون بِاٰيٰتِنَا ہماری دلیلون سمیت یعنی
ہماری قدرت کی دلیلین لیکر یا یہ کہ ہماری آیتون کے سبب سے اَنْتُمَا تم دونون وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ اور جو کوئی پیروی
کرے تم دونون کی وہ غالب ہی مغلوب نہین اسواسطے کہ ہماری نشانیون کا جھنڈا بلند ہی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہماری عنایات
اور اعانت متواتر ہی فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا پھر جب لائے موسیٰ اونکے پاس ہماری آیتین یعنی ہمارے دیے ہوئے معجزے
بَيِّنٰتٍ کھلے ہوئے قَالُوْا تو کہا فرعون کے لوگون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہی یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى مگر جادو افترا کیا ہوا اور بنایا ہوا
اوسکا اور کسی نے ایسا جادو نہین کیا اور ایسا جادو ہمنے نہین دیکھا وَّمَا سَمِعْنَا اور نہین سنا ہمنے بِهٰذَا ایسا جادو یعنی ایسا
جادو نہوا ہوگا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ چلنے مین ہمارے باپ دادا کے جو ہمسے پہلے تھے یہ بات اونہون نے اسواسطے کہی کہ خود اونکے اور اونکے
باپ دادا کے زمانہ مین جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ میرا رب بڑا جاننے والا ہی بِمَنْ جَآءَ

بِالْهُدٰی اوس شخص کو جو آیا ہدایت کے واسطے انبیا علیہم السلام مین سے مِنْ عِنْدِهٖ اوسکے پاس سے یعنی حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا اور وہ جانتا ہی کہ مین حق پر ہون اور تم باطل پر وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ اور خوب جانتا ہی اوسے کہ ہو جسکے واسطے عَاقِبَةُ الدَّارِ انجام بہتر دنیا مین یعنی جسکا خاتمہ ایمان پر ہو جائے یا آخرت مین انجام بہتر ہو یعنی اوسے دوزخ سے نجات حاصل ہو اور وہ جنت مین داخل ہو اِنَّهٗ تحقیق شان یہ ہی کہ کسی طرح لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ نہ فلاح پاینگے ظالم لوگ انجام بخیر ہونے کے سبب سے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اے گروہ بزرگون کے مَا عَلِمْتُ نہین جانتا ہی مین لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ تم اوسکی پرستش اور تعظیم کرو غَيْرِيْ اپنے سوا اور موسیٰ کہتا ہی کہ خدا اور ہی جسنے آسمان پیدا کیے فَاَوْقِدْ لِيْ پس جلا آگ میرے واسطے يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ اے ہامان گارے پر تاکہ وہ پختہ ہو جائے اور اوس سے جو بنیاد رکھی جائے اوسمین مضبوطی ہو لکھا ہی کہ پہلے جسنے اینٹ پکانے کا حکم دیا وہ فرعون تھا کہ اوسنے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹ پکا فَاجْعَلْ لِّيْ پھر بنا میرے واسطے صَرْحًا محل اونچا کہ اوسکی سیڑھیان ہون کہ اوسکی چھت پر چڑھون لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ شاید کہ اطلاع پاؤن اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى موسیٰ کے خدا کی طرف یعنی اوسپر اطلاع پاؤن اور دیکھون کہ ایسا ہی ہی جیسا کہ موسیٰ کہتا ہی وَاِنِّيْ اور تحقیق کہ مین لَاَظُنُّهٗ گمان کرتا ہون موسیٰ کو مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ جھوٹون مین سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ حق تعالیٰ جسم والا ہی اور آسمان پر اوسکا مکان ہی اور اوسکی طرف چڑھ جانا ممکن ہی اور یہ اوسے نہ معلوم تھا کہ نظم بامکان آفرین مکان چہ کند ؎ آسمانگر آسمان چہ کند ؎ نہ مکانش رہ برد نہ زبان نہ بیان نہ خبر دہد نہ عیان ؎ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار کاریگر جمع کیے مزدورون کے علاوہ اور اینٹین پاتھنے چونا پکانے لکڑی کاٹنے مکان اوٹھانے کا حکم دیا محل اوٹھا نہایت اونچا اور پکا مضبوط کہ کسی نے اس سے پہلے ایسا محل نہ بنایا تھا بیت چنان بلند بنائے کہ عقل نتوانست ؎ کمند فکر فگندن بگوشہ بامش ؎ اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ جب محل بن چکا تو فرعون اوسکی چھت پر چڑھا اور اوسکے خیال مین تھا کہ آسمان کے نزدیک پہونچا ہوگا جب اوسنے دیکھا تو آسمان کو اوس محل پر سے بھی ویسا ہی دیکھا جیسا زمین پر سے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ ہو کر بولا کہ ایک تیر آسمان کی طرف مارو لوگون نے تیر مارا وہ تیر خون مین بھرا ہوا آگرا لیکن فرعون بولا مین نے موسیٰ کے خدا کو مار لیا پس حق تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنا ایک پر جو اوس محل پر مارا تو وہ تین ٹکڑے ہو کر گرا ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکرگاہ پر اور اوس سے ہزارون قبطی دب کر مرے اور ایک ٹکڑا دریا مین اور ایک مغرب کی طرف چلا گیا اور اون کاریگرون اور مزدورون مین سے کوئی زندہ نہ بچا باوجود اس بات کے فرعون متنبہ نہوا اور اوسکا تکبر اور غرور اور بھی زیادہ ہوا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکرون نے فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ اوسے استحقاق اور لیاقت نہ تھی وَظَنُّوْٓا اور اونھون نے گمان کیا اَنَّهُمْ یہ کہ وہ اِلَيْنَا ہماری جزا اور سزا کی طرف لَا يُرْجَعُوْنَ ۝ نہ پھیرے جائینگے حشر و نشر کے سبب سے فَاَخَذْنٰهُ تو لے لیا ہمنے اوسے وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکرون کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈال دیا ہمنے اونھین فِي الْيَمِّ دریاے طبریہ مین یہانتک کہ وہ ڈوب گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسا ہوا اوسمین عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ انجام ظالمون کا یعنی مشرکون کو اور اپنی قوم کو ایسے قصے اور واقعے سنا کر ڈراؤ وَجَعَلْنٰهُمْ

اور کر دیا ہمنے انھیں اس جہان مین اَئِمَّةً پیشوا گمراہی مین کہ اپنے گمراہ کرنے سے لوگون کو يَّدْعُوْنَ بلاتے ہین اِلَى النَّارِ
آگ کی طرف یعنی ایسے کامون کی طرف بلاتے ہین جسکے سبب سے لوگ دوزخ مین داخل ہون جیسے کفر اور معصیت وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور قیامت کے دن لَا يُنْصَرُوْنَ ○ نہ مدد دیے جاینگے یعنی اونکا کوئی یار اور مددگار اونسے عذاب روکیگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ اور اونکے
پیچھے پیچھے لائے ہم یعنی اونسے ملادی ہمنے فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اس دنیا مین لعنت کہ فرشتے اور ایمان والے اونپر لعنت
کرتے ہین وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن هُمْ وہ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ○ بدصورتون مین سے ہین یا راندے ہوون مین سے
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسی علیہ السلام کو توریت مِنْۢ بَعْدِ بعد اسکے کہ مَآ اَهْلَكْنَا
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى ہلاک کیا ہمنے پہلے قرن والون کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط کو بَصَآئِرَ اوس حال مین کہ وہ
کتاب نکتے ہین اور آیتین کھلی ہوئی تھین یا روشنی تھی کہ دیدۂ بصیرت کو روشن کرے لِلنَّاسِ بنی اسرائیل کے واسطے وَهُدًى
اور راہ بتلانے والی احکام شرع کی وَرَحْمَةً اور رحمت تھی اپنے تابعون اور عاملون کے واسطے لَّعَلَّهُمْ شاید کہ وہ يَتَذَكَّرُوْنَ ○
نصیحت پاوین وَمَا كُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ جانب غربی کے وادی واقع نواح طور
اور مقام موسی سے طور مغرب کی طرف تھا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کوہ طور پر موجود نہ تھے اِذْ قَضَيْنَآ جب گذرانی ہمنے
اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ موسی کی طرف وحی وَمَا كُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ گواہون مین سے
اہل فرعون کی طرف موسی کو بھیجنے پر وَلٰكِنَّآ اور مگر وحی بھیجا ہمنے وہ قصہ تمہاری طرف اسواسطے کہ ہمنے اَنْشَاْنَا پیدا کیے موسی کے
بعد قُرُوْنًا قرن مختلف ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد فَتَطَاوَلَ پھر بڑی ہوئین عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگیان یعنی
بڑی مدتین ان قرن والون پر گذرین اور خبرین صحت اور صواب کی راہ سے بدل گئین اور علم مندرس ہوگئے تو ہمنے تمکو وہ خبرین نئی
کرنے کے واسطے بھیجا تاکہ عقلمند لوگ جان لین کہ ایسی خبرین بے وحی خدا نہین ہوسکتین وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا اور نہ تھے تم مقیم
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ اہل مدین کے درمیان کہ برابر تعلیم لینے کے واسطے تَتْلُوْا پڑھتے ہو تم عَلَيْهِمْ
اونپر اٰيٰتِنَا ہماری آیتین موسی اور شعیب علیہما السلام کے قصہ مین جسطرح شاگرد استاد سے پڑھتے ہین یعنی تم مدین مین نہ تھے
کہ یہ قصہ تعلیم لو وَلٰكِنَّا اور مگر ہم كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ○ ہین بھیجنے والے تمہاری طرف اور تمھین خبر کرنے والے ان قصون کی
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تھے تم حاضر طور سینا کی طرف اِذْ نَادَيْنَا جب ندا دی ہمنے موسی کو اور توریت عطا کی ہمنے اونھین
زاد المسیر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ندا کی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور نوادر کشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے
کہا کہ الٰہی توریت مین ایک امت کی صفت اور سیرت مین پڑھا کرتا ہون کہ نیک خصلتون اور صفتون سے موصوف ہے یہ کس پیغمبر کی امت ہوگی
جواب ملا کہ ای موسی یہ امت ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی پس موسی علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ اس امت کو دیکھین حق تعالی
نے فرمایا کہ ای موسی ابھی یہ امت ظاہر ہونے کا وقت نہین ہے اگر تمکو منظور ہو تو اونکی آواز سنا دون پھر حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ ای امت محمد
سب نے اپنے باپون کی پشت سے جواب دیا کہ لبیک اللهم لبیک جب حضرت موسی کو امت محمدی کی آواز حق تعالی نے سنائی تو یہ چاہا

کہ بے تحفہ دیے پھیر دے تو حق تعالیٰ نے فرمایا عطیہ دیا ہمنے تمکو قبل اسکے کہ تم مجھسے مانگو اور بین دے تمکو بخشش دیا پہلے اس سے کہ تم مجھسے بخشش
چاہو سبحان اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ باوصف یہ مرتبہ پانے کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور قرآن کے ساتھ ہین اسطرح پر خوشخبری پائی ہے بیت حق لطف کرد و داد بما ہر چہ بہتر ست ✽ وین بہتر از ہمہ ست کہ او نیز از آن
ماست ✽ اور جب ایسی سرفرازی امت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے حاصل ہے تو آپ سے حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اے ہمارے حبیب تم کوہ طور پر حاضر نہ تھے جب کہ ہمنے تمہاری امت کو پکارا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً اور مگر تمکو ہمنے خبر دی اوس رحمت کے سبب سے جو
واقع ہے تمپر مِّنْ رَّبِّكَ تمہارے رب کی طرف سے اور ہمنے تمکو یہ قصے اسواسطے سکھائے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ تاکہ ڈراؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس گروہ کو کہ نہین آیا ہے اونپر کوئی ڈرانے والا تمسے پہلے یعنی اوس زمانہ مین جو حضرت
عیسی اور حضرت سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے درمیان مین تھا اور نہ حضرت اسمٰعیل کو عرب مین رسول کیا تھا اور اوس زمانہ کو بہت مدت
گذر گئی تھی پھر اس زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے رسول کیا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کہ شاید وہ نصیحت پاوین
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ اور اگر نہ یہ ہوتا کہ اونھین پہونچتی مُّصِيْبَةٌ مصیبت بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہے
اَيْدِيْهِمْ اونکے ہاتھون نے یعنی جو کام کہ شرک اور ظلم اور گناہ اونھون نے کیے فَيَقُوْلُوْا پھر کہتے نزول عذاب کے وقت کہ رَبَّنَا اے
ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تو نے اِلَيْنَا ہماری طرف رَسُوْلًا رسول جو تیرا پیغام ہمارے پاس لاتا فَنَتَّبِعَ
اٰيٰتِكَ پھر ہم اتباع کرتے تیری آیتون کی اور تیرے رسول کی تصدیق کرتے وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہوتے ہم ایمان
والون مین سے کہ تیری وحدانیت تیرے رسول کی رسالت پر ایمان لاتے پہلے لولا کا جواب محذوف ہے یعنی اگر نہ یہ ہوتا کہ نزول عذاب کے وقت
عذر پیش کرتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمین حق کی طرف نہین بلایا تو البتہ اونپر ہم عذاب نہ بھیجتے لکھا ہے کہ قریش کے گروہ نے
یہود سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین سوال کیا اور اونھون نے آپ کی نبوت کا اقرار کر دیا اور آپکی نعت او صفت توریت سے
پڑھی تو مشرکون نے توریت سے بھی انکار کر کے کہا کہ محمد عربی اگر پیغمبر ہین تو جو معجزے حضرت موسی رکھتے تھے یہ کیون نہین رکھتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آیا اونکے یعنی عرب کے کافرون پاس رسول سچا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا پیغام
صحیح اور درست یعنی قرآن شریف مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے تو قَالُوْا کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُوْتِيَ کیون نہ دیا گیا
محمد عربی کو مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مثل اوسکے جو دیا گیا موسی معجزات مین سے یعنی محمد عربی کو معجزہ عصا اور ید بیضا کیون
نہ دیا اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا آیا کافر نہین ہوے یعنی کافر ہوے انکے ہمجنس قبط کے مشرک بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ اوس
چیز کے جو دی تھی موسی کو اس سے پہلے یعنی نو نشانیان قَالُوْا کہا قبطیون نے کہ سِحْرٰنِ دو جادو کرنے والے یعنی موسی اور ہارون تَظٰهَرَا
پشت پناہ ہین خوارق عادات ظاہر کرنے مین یا عرب کے مشرکون نے کہا کہ دو جادو ایک دوسرے کے معین ہین یعنی توریت اور قرآن وَقَالُوْٓا
اور کہا قبطیون نے یا مکہ کے مشرکون نے کہا کہ اِنَّا بِكُلٍّ یقینی ہم ہر ایک کے ساتھ ان دونون جادوون مین سے یا سب پیغمبرون اور اونکی کتابون کے ساتھ
كٰفِرُوْنَ ۝ منکر ہین قُلْ فَاْتُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کوئی کتاب خدا کے پاس سے کہ جو

هُوَ اَهْدٰی وہ کتاب بہت ہدایت مِنْهُمَآ اِن دونون کتابون سے جو مجھپر اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئی کہ مین اَتَّبِعْهُ پیروی کرون اوسکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن جادو ہی فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا پھر اگر نہ قبول کرین اور جواب دین لَكَ تجکو اور کتاب نہ لائین فَاعْلَمْ تو جان لے تو کہ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ پیروی کرتے ہین اَهْوَآءَهُمْ اپنی خواہشون کی بے علم اور دلیل کے وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص ہے بہت گمراہ مِمَّنِ اتَّبَعَ اوس شخص سے جو پیروی کرے هَوٰىهُ اپنی خواہش کی بِغَيْرِ هُدًى بے ہدایت اور بصیرت کے مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالیٰ لَا يَهْدِي ہدایت نہین کرتا اور منزل مقصود کو نہین پہونچاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ کو جو اپنے نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہین وَلَقَدْ وَصَّلْنَا اور بیشک ملائی ہے ہمنے لَهُمُ الْقَوْلَ اونکے واسطے بات یعنی عوت کو دلیلون سے نصیحت کو وعیدون اور عبرتون سے قصہ کو مثالون سے یا قرآن کو ہمنے ملا ہوا بھیجا ایک آیت دوسری آیت کے بعد اور ایک سورت دوسری سورت کے بعد لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ؕ شاید کہ وہ نصیحت پائین اور اوسمین غور و تامل کرکے اوسپر ایمان لائین اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جنھین دی ہے ہمنے کتاب یعنی توریت مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے پہلے هُمْ بِهٖ وہ قرآن کے ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لاتے ہین مفسرون کے ایک گروہ کے نزدیک اس آیت سے وہ یہود مراد ہین جو ایمان لائے جیسے حضرت ابن سلام اور اونکے یار اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کتاب سے انجیل اور اہل کتاب سے وہ چالیس نصارا حبشہ او شام کے مراد ہین جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ معظمہ مین آکر مشرف باسلام ہوے اسواسطے کہ یہ سورت مکہ مین نازل ہوئی اور ابن سلام اور اونکے یار مدینۂ منورہ مین ایمان لائے مگر بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ آیت مدینہ مین اوتری ہے وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑھا جاتا ہے اونپر قرآن قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ تو وہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اوسکا اور جان لیا ہمنے کہ یہ کلام خدا کا ہے اِنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ صحیح اور درست ہے اور اوترا ہے مِنْ رَّبِّنَآ ہمارے رب کے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے مِنْ قَبْلِهٖ قبل سے اوسکے اوترنے کے مُسْلِمِيْنَ ○ اسلام اور اخلاص والے اس جہت سے کہ اگلی کتابون مین اوسکا ذکر ہمنے پایا تھا اور اوسکی حقیقت ہم پہچانے ہوے تھے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ دونون کتاب والون کا يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ اجر دیے جائینگے وہ لوگ مَّرَّتَيْنِ دوبار بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے صبر کیا اور ثابت قدم تھے توریت یا انجیل کے یا قرآن شریف کے ایمان پر وَيَدْرَءُوْنَ اور دور کرتے ہین بِالْحَسَنَةِ نیک بات سے السَّيِّئَةَ بری بات کو لکھا ہے کہ نصارا جب ایمان لائے تو ابوجہل وغیرہ اونکو گالیان دیتے تھے اور وہ اونکے جواب مین کہتے تھے کہ خدا تمکو توفیق دے اور ہدایت فرمائے یا آیا مدینہ کے منافق اور یہود ابن سلام رضی اللہ عنہ اور اونکے یارون پر طعن کرتے تھے اور یہ بھی اونکو نرمی کے ساتھ جواب دیتے تھے حق تعالیٰ نے اونکی تعریف کی کہ نیک بات کہکر اون احمقون کے کلام کو رد کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور جو چیز روزی دی ہے ہمنے انھین اوسمین سے يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین میری راہ مین وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اور جب سنتے ہین بیہودہ بات یعنی کافرون اور منافقون کی طعن و تشنیع تو اَعْرَضُوْا عَنْهُ اعراض کرتے ہین اوس سے اور جب بیہودہ سنتے ہین اور اوس سے کچھ تعرض نہین کرتے وَقَالُوْا اور کہتے ہین بیہودہ بات کرنے والون سے کہ لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہین ہمارے

٥٧ ع

کام تحمل اور بردباری وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ اور تمہارے واسطے ہین تمہارے کام حماقت اور بیہودہ بکنا یا ہمارے لیے ہی ہمارا دین اور تمہارے
لیے ہی تمہارا دین سَلَامٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہی تمکو ہمسے یعنی تمہاری لغویات کے جواب مین ہم لغو نہین کہتے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ
سلام رخصتی اور چھوڑ دینے کا ہی تحیت اور دعا کا نہین یعنی ہمنے تمھین چھوڑا لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ○ نہین چاہتے ہم جاہلون کی
صحبت اور تمہارے اخلاق اپنے مین ہم نہین پیدا کرتے اسواسطے کہ بُرون کی صحبت دنیا مین سبب بدنامی عقبی مین باعث بدانجامی ہی
بیت از بدان بگریز و با نیکان نشین ☆ یار بد بدتر بود از مار بد ☆ تبیین مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ایمان کے
نہایت خواہشمند تھے وقت وفات اونکے سرہانے آپ تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہکر مجھے مدد دے کہ حق تعالی کے
سامنے یہ کلمہ کہنا دلیل لاؤن تمہارے واسطے ابوطالب بولے کہ اے میرے بھتیجے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہی اگر قریش کی بوڑھیون کی
اس ملامت کا مجھے خیال نہوتا کہ وہ کہینگی کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھ لیا تو مین یہ کلمہ پڑھکر تجھے خوش کر دیتا تو آیت نازل ہوئی
کہ إِنَّكَ تحقیق کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَهْدِي تم قدرت نہین رکھتے ہو کہ ہدایت کرو ایمان مَنْ أَحْبَبْتَ اوسے
جسے تم دوست رکھتے ہو کہ یہ ہدایت پائے وَلَكِنَّ اللَّهَ اور مگر خدا يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ہدایت فرماتا ہی جسکو چاہتا ہی وَهُوَ
أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○ اور وہ جاننے والا ہی ہدایت پائے ہوون کو یعنی جو لوگ ہدایت قبول کرنے کے مستعد ہین یا وہ لوگ کہ حکم ازلی
جنکی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہی اسواسطے کہ حکم ازلی ہدایت مین اصل ہی بیت ہدایت ہر کرا داد از بدایت ☆ چہ با او ہمرہ باشد تا نہایت ☆
لکھا ہی کہ حارث بن عثمان بن نوفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم جانتے ہین کہ آپکی بات حق ہی
اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ زندگی مین ہماری دولت کا سبب ہی اور وفات کے بعد ہماری سعادت کا ذریعہ ہی مگر آپکی متابعت تمام عرب کی مخالفت کا باعث ہی
مین ڈرتا ہون کہ اگر آپکی پیروی کرون تو عرب مجھے زمین حرم سے نکال دینگے اور بے یار و مددگار تھوڑے سے ہین مجھے عرب سے مقابلہ کرنے کی
قوت نہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا اور کہا بعضے کافرون نے کہ إِنْ نَتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ اگر پیروی کرین
ہم راہ ہدایت مین تیرے ساتھ یعنی آپکا ایمان لائین تو نکال دیے جائین ہم مِنْ أَرْضِنَا اپنی زمین سے یعنی عرب ہمین اس دیار سے
نکال دین أَوَلَمْ نُمَكِّنْ کیا ہمنے جگہ نہین دی ہی لَهُمْ اونکے واسطے حَرَمًا آمِنًا حرم امان والا کہ کوئی اونپر قابو نہ پائے يُجْبَىٰ
کھینچے جاتے ہین إِلَيْهِ اس حرم کی طرف ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ میوے ہر چیز کے یعنی ہر قسم کی منفعت اور ہر جگہ کی عجیب چیزین وہان لاتے ہین
اور دی ہمنے اس بے پیڑ میدان بے کھیت کے مین رِزْقًا روزی مِنْ لَدُنَّا اپنے پاس سے بے منت غیر تو عجب باوجود بت پرستی کے ہم
اونھین محفوظ اور مطمئن اور مرفہ الحال رکھتے ہین تو اگر وہ ایمان لاوین تو کیونکر اونھین خوف و نکال دیے جانے سے ہم امان مین نہ رکھینگے
وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اونکے لَا يَعْلَمُونَ ○ نہین جانتے اور یہ نکتہ نہین دریافت کرتے وَكَمْ أَهْلَكْنَا اور بہت سے
ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ اون گانؤن والون مین سے جو نافرمانی کے سبب سے بَطِرَتْ کافر ہوگئے مَعِيشَتَهَا اپنی
زندگی مین یعنی نعمت کے وقت طاغی اور باغی ہوگئے اور ہمنے اون طاغیون کو ہلاک کر دیا فَتِلْكَ تو وہ ہین مَسَاكِنُهُمْ
مسکن اونکے خالی اور خراب لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ نہ بیٹھے اونمین اونکے ہلاک ہونے کے بعد إِلَّا

قَلِيلًا ط مگر تھوڑے سے راہ چلیتون مین سے کہ دن بھر یا ایک دن سے بھی کم وہان رہتے ہین اور پھر خالی چھوڑ کر چلے جاتے ہین بیت خانۂ دنیا چہ نشینی برخیز۔۔ کاین خانہ بدان خوش ست کاید و روند۔۔ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ○ اور ہین ہم وارث اون گھرون کے گھر والون کے بعد یعنی سب کے فنا ہوجانے کے بعد ہمین باقی ہین وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین ہی رب تمہارا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنے والا گانون والون کو حَتّٰى يَبْعَثَ اوس وقت تک کہ مبعوث کرے فِيْٓ اُمِّهَا اوس دیار کی بڑی بستی اور اون بستیون والون مین سے یعنی بڑی بستی کے رہنے والے آدمی چھوٹے گانون اور پروون کے رہنے والون کی نسبت زیادہ ہوشیار اور فہمیدہ ہوتے ہین تو وہین پیدا کرتا ہی اللہ رَسُوْلًا رسول کہ حکم آلہی سے يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑھے اونپر اٰيٰتِنَا آیتین ہماری الزام حجت اور قطع معذرت کے واسطے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اور نہین ہین ہم ہلاک کرنے والے یعنی خراب کرنے والے دیہات کے عذاب سے اِلَّا وَاَهْلُهَا مگر اون گانون والے ظٰلِمُوْنَ ○ ظالم ہون رسولون کی تکذیب اور حق سے انکار کر کے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اور کچھ دیے گئے تم مِّنْ شَيْءٍ کسی چیز مین سے جو اسباب دنیوی ہو فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو فائدہ لینا ہی اس جہان کی زندگی مین وَزِيْنَتُهَا اور آرایش ہی دنیا کی کہ حیات بے اعتبار مین اوسکے سبب سے ڈینگ اور فخر کرتے ہو وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہی اوس جہان کا ثواب اور ہمیشہ رہنے والی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہی اپنی ذات مین اسواسطے کہ اوسکی لذت مشقت اور محنت کی کدورت سے خالص ہی وَّاَبْقٰى ط اور بہت باقی رہنے والی ہی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ع۶ کیا پھر تم سمجھ نہین لیتے ہو اور سوچتے نہین ہو کہ باقی کو فانی اور مرغوب کو معیوب سے بدلتے ہو بیت حیف باشد لعل و زر دادن چنگ۔۔ پس گرفتن در برابر خاک و سنگ۔۔ حدیث مین ہی کہ حضرت علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما نے ابو جہل کے ساتھ بہت جھگڑا کیا دین کے باب مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عمار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ کے ساتھ بہت جھگڑا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ آیا وہ شخص جس سے وعدہ کیا ہمنے جنت کا آخرت مین اور فتح و نصرت کا دنیا مین وَعْدًا حَسَنًا وعدہ نیک کہ اوسمین خلاف متصور ہی نہین فَهُوَ لَاقِيْهِ تو وہ پانے والا ہی اوس وعدہ کی ہوئی چیز کا بیشبہہ یعنی حضرت علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم ایسے ہی آدمی ہین كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مانند اوس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اوسے متاع زندگی دنیا مین کہ اوسکی نعمت محنت سے ملی ہوئی ہی اور اوسکی دولت کا انجام نکبت ہی اور اوسکا مال ہمیشہ زوال مین ہی اور یہان کی قدر و جاہ معرض انتقال مین ہی ثُمَّ هُوَ تو وہ شخص يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ حاضر کیے ہوون مین سے ہوگا عذاب یا حساب کے واسطے اس شخص سے مراد ابو جہل ہی یا ولید بن مغیرہ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن خدا پکاریگا فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ کہان ہین شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ کہینگے وہ لوگ کہ واجب ہوا ہی عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اونپر خدا کا کلام یعنی وعید کی آیتین یا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ وہ لوگ گمراہون کے رئیس ہینگے یا شیطان کہ کہینگے رَبَّنَا ای ہمارے رب هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ یہ لوگ یعنی ضعیف بیچارے تابع وہ ہین کہ اَغْوَيْنَا گمراہ کردیا ہمنے اونھین اور شرک کی طرف ہمنے اونھین بلایا تو اونھون نے مان لیا اَغْوَيْنٰهُمْ گمراہ کردیا ہمنے اونکو كَمَا غَوَيْنَا جسطرح ہم خود گمراہ تھے تَبَرَّاْنَآ

۵۱ خواری و خستگی و دردمندی ۱۲

۵۲ ضرور دھر پینگے ہم جہنم ۱۲

اب بیزار ہین ہم اونسے تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ بیزار ہوے ہم طرف تیری اور اوس سے بھی جو کچھ اونھون نے اختیار کیا ہی کفر مَا كَانُوا تھے وہ کہ واقع مین إِيَّانَا
يَعْبُدُونَ ○ ہماری پرستش کرتے بلکہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے وَقِيلَ ادْعُوا اور کہینگے کافرون کو کہ پکارو شُرَكَاءَكُمْ
اپنے شریکون کو یعنی اونھین جنکو تم ہمارا شریک کرتے تھے بتون مین سے کہ ہمپرسے عذاب دفع کرین فَدَعَوْهُمْ تو پکارینگے وہ اونھین مدد کی
امید پر فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ پس نہ قبول کرینگے وہ بت اون شرکون کو جواب دینے اور مدد کرنے سے وَرَأَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے
عذاب تابع بھی اور متبوع بھی اور تمنا کرینگے کہ لَوْ أَنَّهُمْ کاش کہ وہ كَانُوا يَهْتَدُونَ ○ ہوتے کہ راہ پاتے حیلہ کی
کہ عذاب اپنے اوپر سے دفع کرتے یا راہ پاتے حق کی طرف کہ عذاب سے بے خوف ہو جاتے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ دن جس دن پکاریگا حق تعالیٰ تکذیب کرنے والون کو فَيَقُولُ پھر کہیگا کہ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ○
کیا جواب دیا تھا تمنے رسولون کو جب اونھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِيَتْ پھر پوشیدہ ہو جائینگی عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ اونپر
خبرین یعنی جو کچھ پیغمبرون سے کہا ہوگا یا بھول جائینگے دلیلین يَوْمَئِذٍ اوس دن جانینگے کہ کیا کہین فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ○
پس وہ نہ پوچھینگے ایک دوسرے سے کہ ہم کیا جواب دین اس جہت سے کہ پوچھنے والا اور وہ جس سے پوچھے دونون عاجز ہونگے یا نہایت دہشت اور حیرت کے
مارے پوچھنے کی پروا نہ کرینگے فَأَمَّا مَنْ تَابَ پھر مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَآمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام نیک فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ تو شاید بلکہ چاہیے کہ ہو مِنَ الْمُفْلِحِينَ ○ نیکون اور چھٹکارا پانے والون
مین سے ظالمون مین سے نہین اور سوال کے وقت عاجز نہ ہے اور فلاح و نجات حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دین قبول
کرنے کے ساتھ بندھی ہی بیت مزن بے رضاے محمد نفس ٭ رہ رستگاری ہمین ست و بس ٭ لکھا ہی کہ عرب کے سردار طعنہ دیتے تھے کہ
حق تعالیٰ محمد صلعم کو نبوت کے واسطے کیون اختیار کرنے لگا چاہیے کہ ایسا منصب عالی مکہ اور طائف مین جو سب سے زیادہ بزرگ ہو اوسے
پہونچتا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ تو حق تعالیٰ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
وَيَخْتَارُ اور تیرا رب پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بے موجب اور بے مانع اور اختیار کرتا ہی اور برگزیدہ کرلیتا ہی احکام پہونچانے کے واسطے
جس کسی کو چاہتا ہی مَا كَانَ نہین اور نہوگا لَهُمُ الْخِيَرَةُ کافرون کو کچھ اختیار اوسمین کافر جیسے ولید بن مغیرہ وغیرہ یعنی
انکو نہین پہونچتا اور نہین سزاوار ہی کہ نبوت کے واسطے کسی کو برگزیدہ کرین اور خدا جسے چاہے رد کرے سُبْحَانَ اللَّهِ پاکی خدا کے واسطے ہی
اس بات سے کہ اوسپر کسی کو اختیار ہو وَتَعَالَىٰ اور برتر ہی اللہ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ اوس چیز سے کہ شرک لاتے ہین بت پرست اور
شریک کرتے ہین وَرَبُّكَ اور تیرا رب يَعْلَمُ جانتا ہی مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُورُهُمْ سینے اونکے یعنی جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور ایمان والون کے ساتھ کینہ چھپاتے ہین وَمَا يُعْلِنُونَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین نبوت پر
طعن اور قرآن کی تکذیب وَهُوَ اللَّهُ اور وہ ہی خدا عبادت کا مستحق لَا إِلَٰهَ کوئی معبود لائق عبادت نہین إِلَّا هُوَ مگر وہ لَهُ
الْحَمْدُ اوسی کے واسطے ہی حمد فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ اس جہان مین اور اوس جہان مین اسواسطے کہ دنیوی اور اخروی نعمتون کا
مالک وہی ہی وَلَهُ الْحُكْمُ اور اوسی کے لیے ہی حکومت وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ اور اوسی کی طرف پھیرے

پھیرے جاؤگے قیامت کے دن قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کر دے اللہ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا تم پر رات کو ہمیشہ رہنے والی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو زمین کے نیچے ہی رکھے یا افق غارب کے حوالی میں حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ کون خدا ہے غَيْرُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کہ قدرت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ لائے تمہارے واسطے روشنی یعنی روز روشن جسمیں طلب معاش کرتے ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کیا نہیں سنتے ہو تم نصیحت فکر و اعتبار کے کان سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کر دے اللہ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ تم پر دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ باقی رہنے والا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو وسط آسمان پر یا فوق الارض کے مدار پر حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کون ہے خدا اللہ کے سوا کہ رحمت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ لائے تمہارے واسطے رات کہ آرام لو تم فِيْهِ اوسمیں اور دن کے کاموں کی تھکن سے راحت طلب کرو اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیا نہیں دیکھتے ہو آثار قدرت کو فکر کرنے اور بصیرت چاہنے کی آنکھ سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ اور اپنی رحمت سے اوسنے جَعَلَ پیدا کیا لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ تمہارے واسطے دن رات کو لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام کرو رات میں وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو دن میں مِنْ فَضْلِهٖ روزی جو خدا نے اپنے فضل سے مقرر کی ہے وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم اوسمیں تَشْكُرُوْنَ ۝ شکر کرو اللہ کا رات دن کی نعمت پر نظم چرخ را دور شبا روزی دہد ✤ شب بر در روز آور دروزی دہد ✤ خلوت شب بہر آن تا جان لیش ✤ راز دل گوید بر جانان خویش ✤ روزہا از بہر غوغائے عوام ✤ تا بدیشان کار تن گیرد نظام ✤ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن کہ پکاریگا خدا بت پرستوں کو اس ندا کی تکرار تقریع پر تقریع ہے فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ اَيْنَ کہاں ہیں شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہیں اور تم جھوٹ کہتے تھے وَنَزَعْنَا اور نکالینگے ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ اور امت میں سے شَهِيْدًا گواہ اونکے قول اور فعل پر یعنی اونکے پیغمبر کو ہم گواہ لائینگے فَقُلْنَا هَاتُوْا پھر کہینگے ہم امتوں کو کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی جو شرک پر رکھتے ہو اور تکذیب پر فَعَلِمُوْٓا تو جان جائینگے اوس وقت کہ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ بیشک سچائی یا عبادت یا توحید اللہ ہی کے واسطے ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو جائیگا اونسے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ع وہ جو کہ تھے افترا کرتے جھوٹی باتیں یا امید شفاعت جو بتوں سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ بیشک قارون كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى تھا قوم موسیٰ میں سے ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ بھانجا تھا موسیٰ علیہ السلام کا اور بہت صحیح وہی بات ہے کہ چچا کا بیٹا تھا اسواسطے کہ قارون یصہر بن قاہش کا بیٹا ہے اور حضرت موسیٰ عمران بن قاہش کے فرزند ہیں اور قاہش لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھا اور قارون چونکہ نہایت خوبصورت اور زیبا طلعت تھا اسوجہ سے اوسے منور کہتے تھے بنی اسرائیل بھر میں توریت خوب پڑھتا تھا اور اوسکے ستر مختاروں میں ایک یہ بھی ہے مفلسی اور محتاجی کے زمانہ میں منکسر اور خلیق آدمی تھا مالدار ہوتے ہی اوسکا حال بدل گیا فَبَغٰى پھر ظلم کیا اور زیادتی ڈھونڈھی قارون نے عَلَيْهِمْ قوم موسیٰ کے لوگوں پر اور چاہا کہ سب پر حاکم بن جائے وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسکو مِنَ الْكُنُوْزِ

ع ١٥

اور کثرت مال پر کیون مغرور ہوا اور آگاہ نہ تھا کہ جو لوگ اوس سے زیادہ قوی اور غنی تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا ہی تو تہدید کی رو سے فرمایا ہے
وَلَا يُسْئَلُ اور پوچھے نہ جاینگے عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ اپنے گناہون سے گناہگار یعنی مشرک لوگ اسواسطے
کہ اونھین اونکی پیشانی کے نشان سے پہچان لینگے یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ یا اونسے بتانے کا سوال نہوگا اسواسطے کہ حق تعالی
مطلع ہی اوسپر یا عذاب کرنے مین اونسے کچھ سوال نہوگا اسواسطے کہ وہ بے حساب دوزخ مین جاینگے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پھر نکلا
قارون ہفتہ کے دن اپنی قوم پر فِیْ زِیْنَتِهٖ اپنی آرایش کے ساتھ سفید خچر پر سوار سنہرا زین کسے زرد جوڑے پہنے چار ہزار سوار اسی کیفیت
اور صفت پر اوسکے ساتھ اور کشاف مین ہی کہ نوے ہزار آدمی سرخ لباس پہنے اوسکے ساتھ سوار تھے اور اوس سے پہلے کسی نے اس قسم کا
رنگ نہ دیکھا تھا موضح مین ہی کہ ہزار لڑکیان سفید خچرون پر اوسکے ساتھ سوار تھین سنہرے زین کسے زرد جوڑے پہنے سفید موتی
جڑے ہوئے جب قارون اس شوکت اور دبدبے کے ساتھ قوم کے لوگون مین داخل ہوا تو قَالَ الَّذِیْنَ کہا اون لوگون نے جو یُرِیْدُوْنَ
الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا چاہتے تھے زندگی دنیا کو اور اوسکی رغبت رکھتے تھے اوسکی قوم مین سے یعنی جب اس شوکت و زینت کے
ساتھ قارون اون لوگون مین داخل ہوا تو اونھون نے کہا کہ یٰلَیْتَ لَنَا ای کاشکے ہوتا ہمارے واسطے مال مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ
قَارُوْنُ مانند اوسکے جو دیا گیا ہی قارون کو اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ○ بیشک قارون بڑے حظ والا ہی اور بہت مزے لوٹتا ہی
وَقَالَ الَّذِیْنَ اور کہا اون لوگون نے اُوْتُوا الْعِلْمَ جو دیئے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو لوگ برکت قناعت و عزت
توکل جانتے تھے جیسے حضرت یوشع علیہ السلام اور اونکے اصحاب کہ وَیْلَكُمْ افسوس تمہاری دنیا طلب کرنے والو ثَوَابُ اللّٰهِ
ثواب اللہ کا آخرت مین خَیْرٌ بہتر ہی دنیا کے مالون سے لِّمَنْ اٰمَنَ اوس شخص کے واسطے جو ایمان لانے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام اچھے وَلَا یُلَقّٰىهَآ اور تلقین نہ کرینگے یہ بات جو عالمون نے کہی یعنی دل اور زبان پر نہ رکھینگے اِلَّا
الصّٰبِرُوْنَ ○ مگر صبر کرنے والے طاعت پر یا مصیبت پر اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نیک کامون کی توفیق نہین دیتا مگر صابرون
کو نظم اہل صبر از جملہ عالم برترانند ٭ صابران از اوج گردون بگذرند ٭ ہر کہ کارد تخم صبر اندر جہان ٭ بدرود محصول عیش جاودان ٭ لکھا ہی
کہ قارون کو موسی اور ہارون علیہما السلام پر بڑا حسد تھا ایکدن حضرت موسی سے کہا کہ تمنے رسالت لی اور مذبح ہارون کو دلا مین
بے منصبی پر کہانتک صبر کرون غرضکہ ہمیشہ حضرت موسی کو ایذا دینے کے درپے رہتا تھا یہانتک کہ زکوۃ کا حکم نازل ہوا یہ حکم کہ ہزار
حصہ یا چوتھائی مال کی دینا چاہیے موسی علیہ السلام نے حکم آپکے موافق اوس سے اس بات پر صلح کی کہ ہزار دینار مین سے ایک دینار
زکوۃ دے قارون نے حساب کیا تو بھی بڑی رقم ہوتی تھی بخل اور خست اوسکے دل مین غالب ہوئی تو بنی اسرائیل کے کچھ
لوگون کو بلا کر قارون نے یہ بات کہی کہ جو کچھ موسی نے کہا ہمنے مانا اب وہ چاہتے ہین کہ تمسے مال حاصل کرین وہ لوگ بولے کہ تم ہمارے سردار ہو
کیا حکم فرماتے ہو قارون بولا کہ مین چاہتا ہون کہ موسی کو قوم مین رسوا کرون کہ اور لوگ اوسکی بات نہ سنین تو ایک بدکار عورت کو
کہ تیسیر مین اوسکا نام سبرہ لکھا ہی بلایا اور دو تھیلی سبز و سپید اوسے دیا اور یہ بات ٹھہرائی کہ کل خاص و عام کے مجمع مین وہ اقرار کرے کہ موسی
نے میرے ساتھ زنا کی دوسرے دن جب موسی علیہ السلام امر و نہی فرماتے تھے اوسی بیان مین فرمایا کہ جو کوئی چوری کریگا اوسکا ہاتھ

لگاؤنگا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہی تو کوڑے مارونگا اور اگر محصن ہی تو اوسے سنگسار کرونگا پس قارون اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ
اگرچہ تم زنا کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہان اگرچہ مین زنا کرون تو میری بھی یہی سزا ہی قارون بولا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تمنے
فلان عورت سے زنا کی ہی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ معاذ اللہ اوسے حاضر کرو پھر وہ عورت محفل مین آئی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ای عورت تجھے مین
قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسنے دریا کو پھاڑ دیا اور توریت کو نازل کیا کہ سچ سچ بیان کرنا عورت پر ہیبت الٰہی غالب ہوئی بولی کہ ای کلیم اللہ
قارون نے دو تھیلیان بھر روپیہ مجھے رشوت دیا کہ آپ پر افترا کرون اور مین باوجود اسکے کہ بڑی گنہگار اور بدکار ہون کیونکر آپ پر تہمت رکھنا پسند
کرون اور یہ وہ دونون تھیلیان قارون کی مہر کی ہوئی میرے پاس موجود ہین بنی اسرائیل نے قارون کی مہر دیکھ کر پہچانی اور اوسکا مکر سب پر
کھل گیا پس حضرت موسیٰ نے اپنا منھ خاک پر رکھ کر جناب الٰہی مین قارون کی شکایت کی حکم پہونچا کہ ای موسیٰ زمین کو ہمنے تیرے حکم مین
کر دیا جو چاہو اوسے حکم کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میری قوم مین قارون کی طرف بھیجا گیا ہون جسطرح فرعون کی طرف
مبعوث تھا جو قارون کے ساتھ ہی اوس سے کہدو کہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہین اونسے کہدو کہ کنارے ہو جائین پس
سب بنی اسرائیل اوس محفل سے کنارے ہو گئے مگر دو آدمی قارون کے ساتھ رہے اور موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا کہ پکڑ لے انکو
پس زمین نے اونکے پانون ٹخنون تک دھنسا لیے اور اونھون نے عاجزی شروع کی اور امان مانگی حضرت موسیٰ نے ایک کی بھی نہ سنی اور
زمین سے فرمایا کہ پکڑ لے انھین غرضکہ زانو تک پھر کمر تک پھر گردن تک زمین مین دھنسے اور اونکے رونے چلانے اور امان مانگنے نے حضرت موسیٰ کے
دل مین کچھ اثر نکیا یہان تک کہ زمین نے اون سب کو بالکل نگل لیا اور اونکے نالہ وزاری سے کچھ فائدہ نہوا اکثر تفسیرون مین ہی کہ حق تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ ای موسیٰ قارون اور اوسکے رفیقون نے ستر بار فریاد کی اور تمنے اونکی فریاد نہ سنی اور رحم نکیا قسم ہی مجھے اپنی عزت
اور جلال کی کہ اگر وہ مجھے ایکبار بھی پکارتے تو مین سن لیتا اور قبول فرماتا غرضکہ قارون کے دھنس جانے کے بعد بنی اسرائیل کے
احمقون نے باہم یہ بات کہی کہ موسیٰ نے اسواسطے دعا کی کہ قارون زمین مین دھنس جاوے تو اوسکی کنجیان اور خزانے لے لیجیے
جب حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ قارون کے مکان اور خزانے بھی زمین مین دھنس جائین جیسا کہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ **فَخَسَفْنَا بِهٖ** پھر دھنسا دیا ہمنے قارون کو **وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ** اور اوسکے گھر کو زمین مین صاحب
لباب نے فرمایا ہی کہ ہر روز قارون مطعون ملعون اپنے قد کے موافق مال اور گھر سمیت زمین مین دھستا ہی اور نفخ صور مین نیچے کی زمین پر پہونچیگا
بیت گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز ÷ خوانده باشی که هم از غیرت درویشانست ÷ **فَمَا كَانَ لَهٗ** تو نہ تھا قارون کو
مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اوسکے یارون مین سے کہ اوسوقت **يَّنْصُرُوْنَهٗ** مدد کرتے اوس گروہ کے لوگ اوسکی **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ**
خدا کے سوا **وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝** اور نہ تھا عذاب روکنے والون مین سے یعنی نہ اور کسی نے
اوس سے عذاب کو روکا اور نہ وہ خود روک سکا **وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا** اور صبح کی اون لوگون نے جو آرزو کرتے تھے
مَكَانَهٗ اوسکے مکان اور جاہ کی **بِالْاَمْسِ** کل یعنی جو لوگ آرزومند تھے وہ قارون کے دھنسنے سے ہی نیکی کی طرف متوجہ ہو گئے
يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے ہر ایک دوسرے سے **وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ** ویکان معنی مین ویک کے ہی اور لفظ اعلم پوشیدہ ہی یعنی ای بے خبر

یہان سے کہ حق تعالی یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ کھولدیتا ہی روزی لِمَنۡ یَّشَآءُ جسکے واسطے چاہتا ہی مِنۡ عِبَادِہٖ اپنے بندون مین کسی بزرگی کے سبب سے کہ وہ کشایش کی مقتضی ہو بلکہ محض اپنے ارادے سے وَیَقۡدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی نہ کسی ذلت کی وجہ سے کہ وہ تنگی کی مقتضی ہو بلکہ محض تقاضاے مشیت سے لَوۡلَآ اَنۡ مَّنَّ اللّٰہُ اگر نہ یہ ہوتا کہ اللہ تعالی احسان رکھتا عَلَیۡنَا ہمپر اور نہ دیتا ہمین جو کچھ ہماری تمنا تھی مال دنیا مین سے تو لَخَسَفَ بِنَا البتہ دھسا دیتا اللہ ہمکو زمین مین اور یکرنے مجہول کا صیغہ پڑھا ہی لخسف بنا یعنی البتہ دھسا دیے جاتے ہم زمین مین وَیۡکَاَنَّہٗ وی تقدیم کا کلمہ ہی اور کان تشبیہ کے واسطے ہی اور لباب مین طبری سے منقول ہی کہ تمام لفظ ویکان الم تعلم اور الم تر کے معنی مین ہی یعنی کیا تو نہین جانتا اور نہین دیکھتا یہ کہ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے کافر یا نا شکر یا تکذیب کرنے والے تِلۡکَ الدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ وہ آخرت کا گھر جو تونے سنا ہی اور جانا ہی یعنی بہشت نَجۡعَلُہَا بنایا ہی ہمنے اوسے لِلَّذِیۡنَ اون لوگون کے واسطے جو لَا یُرِیۡدُوۡنَ نہین چاہتے عُلُوًّا بڑائی اور تکبر فِی الۡاَرۡضِ زمین بیچ زمین والون کے ساتھ وَلَا فَسَادًا اور نہ تباہی حق النا اور ظلم لوگون پر جیسا کہ قارون نے چاہا تھا وَالۡعَاقِبَۃُ اور انجام خیر لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۸۳﴾ پرہیزگارون کے واسطے ہی صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ رضا کا گھر اوس جماعت ارواح کے واسطے ہی جو صفات نفسانیہ کے میلاون سے پاک ہو گئی ہی اسلیے کہ زمین بشریہ مین وہ روحین بڑائی اور برتری کی طالب نہین ہوتین اور فرعونون جابرون نفوس کی طرح فساد نہین چاہتی ہین یعنی حضرت الہی کے سوا اور سے نظر اوٹھا کر کسی آدمی اور کسی چیز کی طرف التفات نہین کرتے اور عالم ملک و ملکوت کو حضرت مالک الملک کے تصرف مین چھوڑتے ہین کہ جو تصرف کرے جس مکان مین چاہے کرے اور اونکو اوسپر کچھ اعتراض نہین ہوتا مصرع
ہر چہ خواہی کنی کہ ملک تراست ۔ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ جو کوئی لائے نیک خصلت یا معرفت توحید ربانی کی یا اخلاص کے ساتھ طاعت فَلَہٗ تو اوسکے واسطے ہی خَیۡرٌ بہتر مِّنۡہَا اوس خصلت یا طاعت یا معرفت سے یا جو کوئی کرے دنیا مین نیکی تو اوسکے واسطے آخرت مین اوس نیکی سے بہتر ثواب ہی وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ اور جو کوئی لائے برائی جیسے شرک اور تکذیب فَلَا یُجۡزَی الَّذِیۡنَ تو جزا نہ دیے جاوینگے وہ لوگ جنھون نے عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ کین برائیان اِلَّا مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾ مگر مثل اوسکے جو تھے دنیا مین عمل کرتے ظاہر آیت اس بات پر دلیل ہی کہ نیکی کا ثواب اوس سے بہتر ہوگا اور برائی کی جزا اوسکے مثل ملیگی ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا بدکارون کے حال کی حرابی ظاہر کرنے کو ہی اور اونکی طرف برائی کی اسناد مکرر کرنے سے فائدہ یہ ہی کہ عقلمندون کو زجر ہو اور برائی سے باز رہین بیت ہر چہ در عقل و شرع بد باشد ٭ مکند آنکہ باخرد باشد ٭ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت جب جحفہ مین پہونچے تو حرم کعبہ کا شوق اور اپنی ولادت گاہ کی آرزو دل مبارک مین پیدا ہوئی تو یہ آیت حضرت جبریل لائے کہ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ تحقیق کہ فرض کیا ہی عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ تجپر اے ہمارے حبیب قرآن پہونچانا یا قرآن پر عمل کرنا لَرَآدُّکَ البتہ پھیرنے والا ہی تجکو اِلٰی مَعَادٍ پھرنے کی جگہ یعنی مکہ کی طرف اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ فتح مکہ کا وعدہ ہی اور بعض نے کہا ہی کہ معاد سے جنت مراد ہی اور تاویلات کاشی مین ہی کہ معاد فنا فی اللہ ہی احدیت ذات مین اور بقا باللہ ہی مقام تحقیق جمیع صفات مین سالک صاحب بصیرت پر یہان منہ بدا و الیہ یعود کا بھید کھلتا ہی نظم چون ازو بود این و آن را ابتدا ٭ ہم بدو باید کہ باشد انتہا ٭ نور ہائے را کہ گرد از حق طلوع ٭ جملہ را ہم سوے او باشد رجوع

رجوع ؛ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَّبِّیْٓ میرا رب اَعْلَمُ خوب جانتا ہے اوسے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی جو کوئی لایا سیدھی راہ
یا توحید یا قرآن اور وہ ہم ہین وَمَنْ هُوَ اور اوسے جو ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی مین یعنی وہ لوگ جو میرے
منکر ہین وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امید رکھی ہوتی تمنے اَنْ یُّلْقٰٓى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ
یہ کہ بھیجی جاوے تمھاری طرف کتاب تو ہمنے نہین بھیجی تمھاری طرف کتاب اِلَّا رَحْمَةً مگر بجہت رحمت کے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے
پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا پس نہو پشت پناہ اور یار لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ کافرون کے واسطے یعنی اونکے ساتھ مدارا کر کے جو
کچھ وہ چاہین اوسے قبول نکرو وَلَا یَصُدُّنَّكَ اور چاہیے کہ کافر باز نہ رکھین تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ
اللہ کی آیتین پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ بعد اسکے کہ اوتری ہین تیری طرف وَادْعُ اور بلا خلق کو
اِلٰی رَبِّكَ اپنے رب کی عبادت کی طرف وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اور نہو مشرکون مین سے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار
مَعَ اللّٰهِ اللہ کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو اسواسطے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود پکارنے کے قابل مگر وہ اس
آیت مین خطاب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہین اور حضرت سے جو خطاب ہوا اسکا فائدہ یہ ہے کہ
مشرکون کی یہ امید منقطع ہوجاوے کہ آپ اونکے ساتھ موافق ہوجاوینگے كُلُّ شَیْءٍ سب چیزین هَالِكٌ فنا ہو جانے والی ہین
اِلَّا وَجْهَهٗ مگر ذات حق تعالی کی یا سب عمل باطل ہین مگر وہ جس سے وجہ اللہ مطلوب ہو لَهُ الْحُكْمُ اوسی کے واسطے ہے حکم
وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے بدلے کے واسطے بعضے محققون کے نزدیک یہ ہے کہ جب وجود حقیقی
کوئی نہین مگر حق سبحانہ تعالی تو حقیقت مین اوسکا ماسوا فانی ہے صاحب کشف الاسرار اس آیت کی تفسیر مین حضرت شیخ الاسلام کے کلمات
نقل کرتے ہین بیت کہ نہ از کس بتو و نہ از تو بکس ؛ ہمہ از تو بتو و بس ہمہ تو و بس ؛ الا كل شیء ما خلا اللہ باطل اور سب نعمتین لا محالہ زائل
علاقے منقطع عوائق مرتفع رسوم باطل ہین اسباب مضمحل حدود پراگندہ خلائق فانی اور حق تعالی یکتا خود بخود باقی ہے شرح عوارف مین لکھا ہے
کہ حق تعالی نے یہ نہ فرمایا کہ یہلک تاکہ معلوم ہوجاوے کہ سب چیزون کے وجود آج ہی اوسکے وجود مین فنا ہین اور مشاہدہ اس حال کا
محجوبون کے واسطے کل قیامت پر حوالہ ہے یَوْمَ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰهُ قَرِیْبًا مصرع با وجود تو ز من اسم نیاید کہ منم ؛

سورۃ العنکبوت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی تسع وستون آیۃ
سورہ عنکبوت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اونہتر ۶۹ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہین تاکہ بندے جان لین کہ کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت
کرنے کی طرف راہ نہین ہے اور کسی کامل کی عقل اوسکی کنہ معرفت سے آگاہ نہین ہے مصرع خرد عاجز و فہم در وے گم ست ؛
اس سورت کے حروف اول کشاف مین کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجید کی طرف
فرماتا ہے کہ اللہ مین ہون میری طاعت کی طرف متوجہ ہو لطیف مین ہون اخلاص میری عبادت مین نہ چھوڑ مجید مین ہون

اور ون کی بزرگی مسلم نہ رکھ **اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا** کیا جان لیا لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائینگے **اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا**
وہ جو کہین کہ ایمان لائے ہم یعنی یہ نہ سمجھین کہ فقط اٰمَنَّا کہنے کی بدولت اونسے ہاتھ روک لیا جائیگا **وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ** ○
اور وہ آزمائے نہ جائینگے امر و نواہی کے ساتھ یا مبتلا نہونگے نفس اور مال مین یا اونکا امتحان نہ کیا جائیگا ہجرت اور جہاد کے سبب سے
اور اوسکے مثل امور سے یعنی ایمان لانے کے ساتھ یہ امور بھی اونپر پیش آئینگے اور فقط اٰمَنَّا کہنے سے وہ لوگ چھوڑ نہ دیے جائینگے اور یہ آیت
مسلمانون کی ایک جماعت کی شان مین ہی جو مکۂ معظمہ مین تھی اور انھین اپنے وطن اور مسکن سے ہجرت دشوار معلوم ہوتی تھی اور
مہاجر لوگ مدینۂ منورہ سے اونکے پاس پیغام بھیجتے تھے کہ تم لوگ جب تک کافرون کے جوار مین ہو گے تمھارا اسلام پورا نہین ہی تو بعضے اونمین
ہجرت کی نیت کرکے نکلے اور مشرک آگاہ ہوے اور اونھین راہ سے پھیر لیگئے تو حق تعالی نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ یہ نہ تصور کرنا
چاہیے کہ بے کشاکش بلا دعوی ولا صحیح ہو **بیت** عاشقان را درد دل بسیار می باید کشید ٭ جور یار و قصۂ اغیار می باید کشید ٭ اور
بہت صحیح یہ بات ہی کہ یہ پیچ نام حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا غلام جنگ بدر مین عامر حضرمی کے تیر سے شہید ہوا اور جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی زبان مبارک پر لفظ آیا کہ یہ شہیدون مہجع ہی جو سب شہیدون کے آگے چلیگا مہجع کے مان باپ مہجع کی وفات کے سبب سے بڑی جزع فزع کرتے تھے
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ فقط لفظ ایمان سے بے ابتلا اور امتحان کے کام نہین چلتا **وَ لَقَدۡ فَتَنَّا** اور بیشک امتحان کیا اور فتنہ مین
ڈالا ہمنے **الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ** اون لوگون کو جو ان ایمان والون سے قبل تھے یعنی یہ صورت تو سب امتون مین واقع تھی اور سب کے
وجود کو بلا سے آزمایا ہی **فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ** تو ظاہر کرتا ہی اللہ **الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا** اون لوگون کو جو سچ بولے ہین دعوی ایمان
مین **وَ لَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ** ○ اور ظاہر کر دیتا ہی جھوٹون کو جو دین مین جھوٹا دعوی کرتے ہین یا دکھا دیتا ہی اون دونون گروہونکا
حال خلق کو یا جزا دیتا ہی اوس چیز کی جو جانتا ہی اونکا سچ اور جھوٹ **نظم** در محبت ہر کہ او دعوی کند ٭ صد ہزاران امتحان بر وے تند ٭
گر بود صادق کشد بار جفا ٭ ور بود کاذب گریزد از بلا ٭ **اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ** بلکہ گمان کرتے ہین وہ لوگ جو **یَعۡمَلُوۡنَ**
السَّیِّاٰتِ کرتے ہین برائیان جیسے کفر اور گناہ **اَنۡ یَّسۡبِقُوۡنَا** یہ کہ پیشی کرینگے ہمپر اور ہمکو عاجز کر دینگے اونکو گناہون کی جزا دینے
سے **سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ** ○ برا ہی حکم جو کرتے ہین فتوحات مین لکھا ہی کہ کیا گمان کرتے ہین گناہگار کہ اپنے گناہون کے
سبب سے میری مغفرت اور شمول رحمت پر سبقت لیجائین یہ حکم ناپسند ہی اسواسطے کہ میری رحمت سبقت لیگئی ہی اونکے گناہون پر
جو موجب غضب ہوتے ہین **بیت** گر گناہ تو از عدد بیش ست ٭ سبقت رحمتی ازان بیش ست ٭ **مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا** جو کوئی ہو کہ
امید رکھے **لِقَآءَ اللّٰہِ** لقاء آلہی کی بہشت مین یا ثواب پانے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ڈرتا ہی روز قیامت سے اور اس بات سے کہ مین خدا کے
سامنے حاضر کیا جاؤنگا اوس سے کہدو کہ آمادہ رہے **فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ** پس بیشک جو مدت کہ خدا نے مقرر کر دی ہی آخرت مین لقاے
آلہی کی وہ **لَاٰتٍ** البتہ آنے والی ہی **وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ** ○ اور وہ ہی سننے والا بندون کی بات جاننے والا اونکے دلون کے
ارادے اور خیالات **وَ مَنۡ جَاہَدَ** اور جو کوئی جہاد کرے کفار یا ہوائے نفس غدار کے ساتھ **فَاِنَّمَا یُجَاہِدُ** تو سوا اسکے نہین کہ وہ جہاد
کریگا **لِنَفۡسِہٖ** اپنے واسطے اسواسطے کہ اوسکا ثواب اوسی کو ملیگا **اِنَّ اللّٰہَ** بیشک اللہ **لَغَنِیٌّ** البتہ بے پروا ہی **عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ** ○

اہل عالم کی طاعتوں اور عبادتوں سے اور بندوں کو عبادت کی تکلیف اور نہی کے احوال کی دانشی کے واسطے دیتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا
اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے ہیں انھوں نے کام اچھے لَنُكَفِّرَنَّ البتہ مٹا دینگے ہم عَنْهُمْ اونسے
سَيِّئَاتِهِمْ اونکی برائیاں وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اور البتہ جزا دینگے ہم اونھیں أَحْسَنَ الَّذِي بہتر سب کام کی جو كَانُوا
يَعْمَلُونَ ○ تھے کرتے یعنی توحید کی جزا کہ اونکے سب عملوں میں یہی بہتر ہے اور باقی کام چونکہ فضیلت میں اوسکے برابر نہیں ہیں
اونکی جزا اونکے موافق ہم دینگے اونکے عمل سے بہتر اور زیادہ ایک کے بدلے دس اور اس سے بھی زیادہ سات سو تک اسواسطے کہ وہ محتاج ہیں
اور ہیں بے نیاز ہوں مصرع رہم باشد کز غنی چیزے رسد محتاج را لکھا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دولت اسلام سے
سرفراز ہوے تو اونکی ماں حمنہ نام بنت ابوسفیان نے قسم کھالی کہ ہرگز دھوپ سے چھاؤں میں نہ جاونگی اور جس چیز سے میری زندگی کو مدد
پہونچتی ہے وہ نہ کھاونگی جب تک تو دین محمدی سے جو تو نے اختیار کیا ہے پھر نہ جاے حضرت سعد نے یہ حال جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی خدمت میں عرض کیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ اور حکم کیا ہے آدمی کو بِوَالِدَيْهِ اوسکے ماں
باپ کے ساتھ حُسْنًا نیکی کا یعنی ایسے کام کا جو محض نیکی ہو وَإِن جَاهَدَاكَ اور اگر کوشش کریں ماں باپ اور لڑائی جھگڑا
کریں تیرے ساتھ لِتُشْرِكَ بِي تاکہ شریک ٹھہراے تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ اوس چیز کو کہ نہیں ہے لَكَ بِهِ تجھے اوسکی خدائی کا
عِلْمٌ کچھ علم نفی الوہیت کو نفی علم الوہیت کے ساتھ حق تعالی نے تعبیر فرمایا یعنی ماں باپ اگر تجھے حکم کریں اس بات کا کہ اوس چیز کو میرا شریک
ٹھہرا جسکی خدائی تو نہ جانتا ہو اور واقع میں خدائی میرے سوا کسی کے واسطے ثابت ہی نہیں پس اگر ماں باپ شرک کرنے کو کہیں فَلَا تُطِعْهُمَا
تو نہ اطاعت کر اونکی اسواسطے کہ خالق کے گناہ میں مخلوق کی فرمانبرداری درست نہیں ہے إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ میری طرف ہے پھرنا
تمھارا مومن ہو یا مشرک فرزند یار ہو یا عاق فَأُنَبِّئُكُم تو آگاہ کرونگا میں تمکو جزا دینے کے وقت بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ اوس
چیز سے کہ ہو تم کرتے وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ جو ایمان لاے کفر کے بعد وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے انھوں نے کام اچھے برائی کے
بعد لَنُدْخِلَنَّهُمْ ضرور ضرور داخل کرینگے ہم اونھیں فِي الصَّالِحِينَ ○ گروہ میں نیکوں کے یا لائینگے ہم اونھیں اونکے داخل ہونے کی
جگہ میں کہ وہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَن يَقُولُ کوئی ہے کہ کہتا ہے آمَنَّا بِاللَّهِ ایمان لائے ہم خدا کا
مراد منافق ہیں یا ضعیف الایمان لوگ کہتے تھے کہ ایمان لائے کہتے ہیں ہم فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ پھر جب ایذا دیا جاتا ہے وہ راہ خدا میں اپنے
دین کے سبب یعنی جب کافر اوسپر سختی کرتے ہیں تو جَعَلَ کرتا ہے یعنی گنتا ہے اور شمار کرتا ہے فِتْنَةَ النَّاسِ رنج اور سختی کو لوگوں کی
كَعَذَابِ اللَّهِ مانند عذاب الہی کے یعنی خلق کی تکلیف اور ایذارسانی کے سبب سے ایمان چھوڑ دیتے ہیں جسطرح عذاب الہی کے
خوف سے کفر ترک کر دینا چاہیے وَلَئِن جَاءَ اور اگر آئے نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ مدد تیرے رب کے پاس سے یعنی فتح اور غنیمت تو لَيَقُولُنَّ
ضرور کہیں کہ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہیں دین و ملت میں تو ہمیں بھی مال غنیمت میں شریک کرلو أَوَلَيْسَ اللَّهُ کیا
نہیں ہے اللہ بِأَعْلَمَ بڑا جاننے والا سب جاننے والوں سے بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ○ وہ چیز جو آدمیوں کے دلوں میں ہے
اخلاص کی سچائی یا نفاق کا [illegible] وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور البتہ جانتا ہے خدا اون لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں

دل سے وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ○ اور البتہ جانتا ہی منافقون کو جو نہین ایمان لائے ہین اور اونکو دنیا مین ظاہر کریگا یعنے مین
مبتلا کرکے اور بلا مین ڈالکر اونکا امتحان لیکے اسواسطے کہ بلا اور مصیبت مین مردون کا جوہر پہچانا جاتا ہی جسطرح آگ مین سونے
چاندی کا کھرا کھوٹا پن کھلجاتا ہی نظم بشکل و ہیات انسان زرہ مرو زنہار ٭ تو ان بصیر و محل شناخت جوہر مرد ٭ اگر نہ پاک بود از بلا
نخواہد جست ٭ وگر در اصل بود پاک صبر خواہد کرد ٭ لباب مین ہی کہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر اور حضرت خباب رضی اللہ
عنہما کو کہا کہ تم دین سے منھ موڑو اور اپنے باپ دادا کا قدیم طریقہ نہ چھوڑو اور اگر باپ دادا کے دین پر ثابت قدم رہنے مین کچھ گناہ ہو تو اوسکا
بار ہم اوٹھالینگے اور تمکو اوس بار مین نہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو ایمان
لائے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان لائے کہ اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا پیروی کرو ہماری راہ کی یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ پر رہو وَلْنَحْمِلْ اور چاہیے کہ اوٹھائین ہم خَطٰيٰكُمْ گناہ تمھارے امر تاویل جزا مین ہی یعنی اگر ہماری متابعت کرو تو
ہم تمھارے گناہ اوٹھالین وَمَا هُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین ہین کافر بِحٰمِلِيْنَ اوٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مومنون کے
گناہون مین مِّنْ شَيْءٍ کچھ بھی اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ تحقیق کہ وہ ضرور جھوٹے ہین اپنی اس بات مین جو کہتے ہین کہ ایمان والون کے
گناہون کا بوجھ ہم اوٹھالینگے اور وہ اوسکے اوٹھانے پر قادر نہونگے نہ تھوڑے کے نہ بہت کے اپنے گناہون کے بلکہ جہت سے
اور اونکے گناہون کے بوجھ کے باعث سے بھی کہ اونھین کافرون کے سبب سے وہ گمراہ ہوے اور اون کافرون کی متابعت کی جیسا
حق تعالی نے فرمایا ہی وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ اور ضرور اوٹھاوینگے قیامت مین بھاری بوجھ اپنے گناہون کے وَاَثْقَالًا
اور بھاری بوجھ اورون کے مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز اپنے بھاری بوجھون کے ساتھ یعنی جن لوگون کو ان کافرون نے گمراہ کیا ہی
اونکے وبال کے بوجھ کو اون کافرون کے گناہون کے بوجھ پر اضافہ کرینگے بغیر اس بات کے کہ گمراہون کے گناہ مین سے کچھ کم ہو وَ
لَيُسْئَلُنَّ اور پوچھے جاوینگے تابع اور متبوع لوگ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ ع اوس
چیز سے کہ ہین افترا کرتے باطل باتین اور حیلے جسکے سبب سے خلق گمراہ ہوتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک بھیجا ہمنے نُوْحًا اِلٰى
قَوْمِهٖ نوح کو اونکی قوم کی طرف فَلَبِثَ تو ٹھہرا فِيْهِمْ اونکے درمیان قوم کے لوگون کو راہ حق کی طرف بلانے کے واسطے
اَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مگر پچاس سال بہت مشہور روایت ہی کہ نوح علیہ السلام چالیس
برس کے سن مین مبعوث ہوے اور نوسو پچاس برس خلق کو خدا کی طرف پکارا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے اختلاف مین حضرت
وہب سے منقول ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو برس کی ہوئی صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوے
اور نوسو پچاس برس دعوت کی اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے قبض روح کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے
پوچھا کہ ای سب پیغمبرون مین بڑی عمر والے آپنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے دو درون کا ایک گھر کہ ایک سے آئین دوسرے سے نکل جائین
رباعی گر عمر تو عمر نوح و لقمان باشد ٭ آخر بروی چنانکہ فرمان باشد ٭ در بودن دنیا و برون رفتن از و ٭ یک روز و ہزار سال یکسان باشد
حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ حق تعالی نے اس جہت سے بیان فرمایا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے دل مبارک کو تسکین ہو

اور قوم کی ایذا اور ظلم اوٹھانے پر آپ کو آگاہی ہو جائے اور طوفان نوح کا حال سنکر تکذیب کرنے والوں کو دھمکی ہو جائے یعنی نوح
علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم کی ایذا سہی اور دعوت اسلام کرتے رہے اور کوئی ایمان نہ لایا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ
پھر پکڑ لیا اونکی قوم کو عذاب طوفان نے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور وہ ظالم تھے کفر کے سبب سے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے
نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور یاران کشتی کو اور جو کوئی اونکے ساتھ تھا ایمان والے آدمی اور اقسام جانور وَ
جَعَلْنٰهَآ اور کردیا ہمنے کشتی کو یا حضرت نوح کے واقعہ کو اٰيَةً دلالت اور نشانی یا عبرت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے کہ اوس سے
دلیل پکڑیں یا نصیحت مانیں وَاِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھوں نے لِقَوْمِهِ اپنی
قوم کے لوگوں کو کہ بابل کے رہنے والے تھے اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو اللہ کی وَاتَّقُوْهُ ط اور ڈرو اوسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ
یہ عبادت اور ڈر خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اوس دین اور آئین سے جو تم رکھتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○
اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے نفع کو ضرر سے اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْثَانًا
بتوں کو وَّتَخْلُقُوْنَ اور پیدا کرتے ہو اِفْكًا ط جھوٹ اور اوسکا نام خدا رکھتے ہو یعنی جھوٹا خدا اپنے دل سے پیدا کرتے ہو اِنَّ
الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ تحقیق کہ جنکو پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وہ لَا يَمْلِكُوْنَ نہین سکت اور قدرت
رکھتے کہ دیں لَكُمْ رِزْقًا تمکو روزی فَابْتَغُوْا تو ڈھونڈھو عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ خدا کے پاس سے روزی کہ وہ رزق
کھانے والوں کو رزق پہونچانے کی قدرت رکھتا ہی وَاعْبُدُوْهُ اور عبادت کرو اوسکی اوسے ایک جان کر وَاشْكُرُوْا اور شکر کرو
لَهٗ ط اوسکا اسواسطے کہ شکر سے نعمت حال باقی رہتی ہی اور آئندہ نعمت بڑھتی ہی اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اوسکی طرف پھیر
جاؤگے یہانتک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا قول تھا اب حق تعالیٰ کفار قریش کو تہدید فرماتا ہی اور دھمکی سناتا ہی کہ وَاِنْ
تُكَذِّبُوْا اور اگر تکذیب کروا اے مکہ والو میرے پیغمبر کی فَقَدْ كَذَّبَ تو بیشک تکذیب کر چکی ہین اپنے پیغمبروں کی اُمَمٌ امتین
مِّنْ قَبْلِكُمْ ط تم سے قبل جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح علیہم السلام اور اونکی تکذیب سے پیغمبروں کو کچھ ضرر نہین پہونچا بلکہ اونکی ہی
مضرت اونھی امتوں کے لاحق حال ہوئی کہ وہ لوگ دنیا اور آخرت مین مستحق عذاب ہوے تو ای کفار قریش تمہاری تکذیب سے میرے حبیب کا کیا
نقصان وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ اور نہین ہی میرے رسول پر مگر پیغام پہونچا دینا کھلا ہوا اور اونھوں نے
پیغام پہونچا کر خوف اور امید دلا کر تمکو راہ حق کی طرف بلایا اور عذاب آخرت سے تمکو ڈرایا اور تم حشر و نشر کے منکر ہوے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہین دیکھا اونھوں نے اور پڑھتے ہین لم تروا جمع حاضر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا نہین دیکھا تمنے ای حشر ونشر کے منکرو كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ
الْخَلْقَ کیونکر ظاہر کرتا ہی اللہ مخلوق کو اور نیست سے ہست کرتا ہی ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ط پھر اونھین موت کے بعد پھیر لایگا زندگی کی طرف اِنَّ
ذٰلِكَ تحقیق کہ پہلے پہل پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ فرمانا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ خدا پر آسان ہی قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سِيْرُوْا سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوْا كَيْفَ پھر دیکھو کیونکر بَدَاَ الْخَلْقَ پیدا کیا ہی پہلے خلق کو مختلف شکلون
فعلون مختلف حالون پر ثُمَّ اللّٰهُ پھر اللہ تعالیٰ يُنْشِئُ ظاہر کریگا النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ط دوسرا پیدا کرنا خلاصہ کلام یہ ہی کہ جب ہمنے

دیکھا اور جان لیا کہ ابتدا مین سب کا خالق اللہ ہی تو تم پر دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل اور حجت لازم ہو جائیگی اور خواہی نخواہی جان لوگے کہ جو
ابتدا مین خلائق کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہی کہ وہ دوبارہ پیدا کرنے والا بھی ہو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالی عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ
ہر چیز پر یا ابتدائے پیدا کرنا ہو یا دوبارہ قَدِيْرٌ ۝ قادر ہی اس جہت سے کہ قدرت اوسکی صفت ذاتی ہی اور اوسکی ذات سب ممکنات کے
ساتھ نسبت کرکے یکسان ہی جب وہ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہی تو یقینی دوبارہ پیدا کرنے سے بھی عاجز نہوگا يُعَذِّبُ عذاب
کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی عذاب کرنا وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ج اور رحم کرتا ہی جسپر چاہتا ہی رحم کرنا وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ
اور اوسی کے حکم کی طرف پھیرے جاؤگے روز جزا مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کرتا ہی چھوڑ دینے اور کفران کے ساتھ اور رحم
کرتا ہی توفیق ایمان دیکر کشف الاسرار مین ہی کہ عذاب اوسکا عدل کی راہ سے ہی اور رحمت اوسکی فضل کی رو سے جسکے ساتھ
چاہتا ہی عدل کرتا ہی اور سامنے سے ہٹا دیتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فضل کرتا ہی اور مہربانی کے ساتھ بلاتا ہی نظم اگر رانی ز راہ عدل
رانی ٭ وگر خوانی ز روے فضل خوانی ٭ مرا بار اندن و خواندن چه کارست ٭ اگر خوانی وگر رانی تو دانی ٭ اور زاد المسیر مین ہی
کہ عذاب بدخوئی کے سبب سے اور رحمت حسن خلق کے باعث سے اور بعضون کے نزدیک عذاب دنیا کی طرف میل اور رغبت کرنے سے اور رحمت
دنیا کو ترک اور نفرت کرنے سے یا عذاب و رحمت حرص و قناعت کے باعث یا عذاب بدعت کی وجہ سے اور رحمت ملازمت سنت کے
سبب سے یا عذاب پریشانی خاطر اور رحمت جمعیت دل کے ساتھ ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عذاب یہ ہی کہ بندہ کو اوسی پر
چھوڑے اور رحمت یہ ہی کہ خود بندہ کے کامون کا کفیل ہو جائے مصرع تا تو بناشی یار بارونق نگیرد کار ما ٭ وَمَآ اَنْتُمْ اور نہین ہو تم
اے لوگو بِمُعْجِزِيْنَ عاجز کرنے والے اپنے رب کو اپنے عذاب سے فِي الْاَرْضِ زمین مین اگر چاہو کہ اوسکے حکم سے بھاگو اور زمین مین
چھپ رہو تو نہین چھپ سکتے ہو وَلَا فِي السَّمَآءِ ز اور نہ آسمان مین یعنی اگر آسمان مین ہو تو بھی تم عاجز کرنے والے نہین ہو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو خلق آسمان مین ہی وہ بھی خدا کو عاجز کرنے پر قادر نہین ہی وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمہارے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی یار جو تمکو عذاب الٰہی سے بچائے وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ ع اور نہ کوئی مددگار جو عذاب
تم پر سے اوٹھائے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور جو لوگ کافر ہوے خدا کی آیتون کے ساتھ یعنی اوسکی کتابون کا ایمان
نہ لائے یا اوسکی حکمت اور وحدانیت کی دلیلین نہ مانین وَ اور ایمان نہ لائے لِقَآئِهٖ اوسکی ملاقات اور دیدار کا یعنی آخرت و حشر
و نشر کے منکر ہوے اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا وہ لوگ نا امید ہوے مِنْ رَّحْمَتِيْ میری رحمت سے دنیا مین یا نا امید ہونگے قیامت مین
اور یئسوا صیغہ ماضی تحقق وقوع کی جہت سے ہی گویا وہ مایوس ہو چکے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ عذاب مین رہینگے اپنے کفر کے سبب سے اسکے بعد جملہ معترضہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم
کے قصہ کے ساتھ بیان فرماتا ہی کہ فَمَا كَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جب وہ اپنی
قوم کو بت پرستی سے منع فرما چکے اور بت توڑ دیے اِلَّآ اَنْ قَالُوا اگر یہ کہ بولے قوم کے بعض لوگ بعضون سے کہ اقْتُلُوْهُ قتل کرو
ابراہیم کو اَوْ حَرِّقُوْهُ یا جلادو اوسے اور جلانے پر متفق ہو کر اونھین آگ مین ڈالدیا فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ تو نجات دی ابراہیم کو اللہ تعالی نے

ع ۹

مِنَ النَّارِ ط آگ کے ضرر سے اور آگ اونپر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی کر دی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس نجات دینے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین اوسکی قدرت کی کہ آگ کو بجھایا اپنے خلیل کو سلامت بچایا اونکی تفریح کے واسطے قدرتی چمن پھولا ہوا لگایا اور قدرت کی نشانیان اونکے واسطے ہین لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لاتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ سنکر اوسمین غور و فکر کرتے ہین اور فائدہ اوٹھاتے ہین وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ سوا اسکے نہین کہ ٹھہرا لیا ہی تمنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا اللہ تعالی کے اَوْثَانًا بتون کو خدا اپنے مَّوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ اپنے درمیان دوستی ہونے کے سبب سے یعنی تاکہ تم اور بت پرست باہم ملجاو اور بتون کی پرستش پر اجتماع کرلو فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج زندگی دنیا مین یعنی جبتک تم دنیا مین رہو وہ دوستی باقی ہی ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پھر قیامت کے دن یَکْفُرُ کافر ہو جائینگے اور بیزاری جتلاوینگے اور منکر ہو جاوینگے بَعْضُکُمْ بعضے تم مین جنکے لوگ تابع تھے بِبَعْضٍ بعض کے ساتھ کہ تابع ہین وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے یعنی پیروی کرنے والے اور رذیل لوگ بَعْضًا ز بعض کو کہ آگے چلنے والے اور شریف لوگ ہین وَّمَاْوٰىکُمُ النَّارُ اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہی وَمَا لَکُمْ اور نہین ہی تمہارے واسطے اوسدن مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○ کوئی یار و مددگارون مین سے جنکی مدد سے تم نجات پاؤ آتش دوزخ سے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس آگ سے نکلے فَاٰمَنَ تو ایمان لائے اور تصدیق کی لَہٗ لُوْطٌ م اونکی لوط علیہ السلام نے کہ اونکے بھائی کے بیٹے یا بھتیجے تھے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط علیہما السلام سے اور حضرت سارہ سے کہ اونکی چچازاد بہن تھین اور اونکا ایمان لائی تھین کہ اِنِّیْ مُھَاجِرٌ بیشک مین ہجرت کرنے والا ہون اس قوم سے اِلٰی رَبِّیْ ط اوس جگہ جہان میرے رب کا حکم ہی اِنَّہٗ ھُوَ الْعَزِیْزُ بیشک وہ وہ تو غالب ہی مجھے دشمنون سے مغلوب کریگا اَلْحَکِیْمُ ○ حکیم ہی جانتا ہی اور حکمت کے ساتھ میرا کام بناتا ہی پھر لوط اور سارہ نے ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ اتفاق کر کے پہاڑ پر سے جو کوفہ کے سامنے ہی نجران کو گئے اور وہان سے ملک شام مین داخل ہوئے حضرت ابراہیم تو فلسطین مین ٹھہرے اور لوط علیہ السلام موتفکہ مین گئے کشاف مین لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام اوسوقت پچھتر برس کے تھے اور اسی سال حق تعالی نے اسماعیل علیہ السلام کو اونکے گھر پیدا کیا حضرت ہاجرہ سے کہ حضرت سارہ کی لونڈی تھین اور جب حضرت ابراہیم کا سن شریف ایک سو بارہ یا ایک سو بیس برس کا ہوا تو حق تعالی نے حضرت سارہ سے بھی اونھیں فرزند عطا کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَوَھَبْنَا لَہٗٓ اور عطا کیا ہمنے اونھیں بوڑھاپے مین اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ایک فرزند اسحاق نام اور ایک پوتا یعقوب نام وَجَعَلْنَا اور رکھدی ہی ہمنے فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ اوسکے فرزندون مین نبوت یعنی نبی اسرائیل اور نبی اسماعیل مین وَالْکِتٰبَ اور کتابین یعنی توریت انجیل زبور قرآن وَاٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اجر ہجرت کا فِی الدُّنْیَا ج اس جہان مین اسطرح کہ اونھین ہمنے فرزند عطا کیا بوڑھاپے مین بانجھ بوڑھیا سے یا ہمنے ذریت پاکیزہ عطا فرمائی اور پیغمبری اور کتابین اونھین مرحمت کین یا اونھین ہمنے مقبول خلق اور ہر دل عزیز کر دیا کہ سب ملتون والے اونکی طرف اپنی نسبت ٹھیک کرتے ہین یا ہمنے حکم کر دیا اونپر درود پڑھنے کا آخر زمانہ تک اور ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ دنیا مین اونکا اجر اونکی ضیافت باقی رہنا ہی یعنی جسطرح اونکی زندگی مین اونکے مہمانخانہ مین دعوت کا دستارخوان بچھا رہتا تھا اب بھی ہی اور سب خاص و عام اوس دستارخوان سے بہرہ مند ہین وَاِنَّہٗ اور بیشک وہ

فلازم

۱۵۱

فِي الْآخِرَةِ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ صالحون مین سے ہین وَلُوْطًا اور یاد کرلوطکو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم کے لوگون سے کہ وہ ہمیشہ لواطت کرتے تھے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ز آتے ہو بُرے کام پر اور کہتے ہین اَئِنَّكُمْ ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم بُرے کام پر آتے ہو یعنی کیا تم وہ کام کرتے ہو جو نہایت بُرا ہے اور اوسکا بُرا ہونا ہے کے سبب مَا سَبَقَكُمْ نہین سبقت لیگیا تم پر بِهَا اوس بُرے کام مین مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم مین سے اسواسطے کہ اچھی اور سلیم طبیعتین اوس کام سے متنفر ہین اور پاکیزہ نفس اوس کام سے کراہت کرتے ہین اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تم آتے ہو مردون پر مباشرت کی راہ سے وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۥ اور راہ ماری کرتے ہو راہ چلنتون پر یعنی اونکا مال لیکر اونھین قتل کر ڈالتے ہو یا غریبون پر اس کام کے واسطے جبر کرتے ہو اور اس سبب سے لوگون نے دریا کی راہ سے آمد و رفت اختیار کی ہے اور خشکی کی راہ بند ہو گئی ہے وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو تم فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ اپنی مجلسون مین بُرے کام کے ساتھ یعنی ایسے کام کرتے ہو جو عاقلون اور عارفون کے نزدیک اچھے نہین ہین جیسے گالی بکنا اور فحش ملی ہنسی کرنا اور سیٹی بجانا اور اونگلی سے ایک کا دوسرے کو کنکری مارنا اور راہ چلتون کو غلّے مارنا اور شراب پینا تنبورہ وغیرہ مزامیر بجانا اور مسافرون سے مسخراپن اور ایسی باتین فَمَا كَانَ تو نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب لوط کی قوم کو لوط کی بات کا اِلَّآ اَنْ قَالُوا مگر یہ کہ کہا اونھون نے ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ لا تو عذاب خدا کا ہمپر اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ سچّون مین سے اس بات مین کہ یہ کام بُرے ہین اور اسکے سبب سے تمپر عذاب نازل ہوگا یعنی ہم یہ کام نہ چھوڑینگے اے لوط اگر تم سچ کہتے ہو کہ خدا ہے اور تم اوسکے پیغمبر ہو تو اوس سے کہو کہ عذاب ہمپر بھیجے جب لوط علیہ السلام اون کافرون سے نا امید ہوئے کہ ایمان نہ لاوینگے تو قَالَ کہا مناجات کی راہ سے کہ رَبِّ انْصُرْنِيْ اے رب مدد کر میری عذاب نازل کرکے عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ گروہ مفسدون کے وَلَمَّا جَآءَتْ اور جب لائے رُسُلُنَآ رسول ہمارے یعنی فرشتے اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ابراہیم کی طرف فرزندی بشارت دینے تو قَالُوْٓا کہا فرشتون نے کہ اِنَّا مُهْلِكُوْٓا بیشک ہم ہلاک کرنے والے ہین اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اس سدوم نام گانون کے رہنے والون کو اسواسطے کہ وہ آپکے بھتیجے لوط علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ اَهْلَهَا بیشک اوس گانون والے كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ ہین ظالم کفر کے سبب سے اور انواع و اقسام کی بُرائیان کرکے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ بیشک اوس گانون مین لوط ہین اور وہ تو ظالمون مین سے نہین ہین تو قَالُوْا بولے فرشتے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَنْ فِيْهَا ۡ اوسے جو اوس گانون مین ہے مومن اور کافر اور ہم لوط علیہ السلام کے حال سے غافل نہین ہین لَنُنَجِّيَنَّهٗ ضرور ضرور ہم نجات دینگے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو كَانَتْ ہو وہ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ باقی رہجانے والون مین سے عذاب مین یا گانون مین یعنی ہم کہدینگے کہ لوط علیہ السلام قوم مین سے نکل جائین اپنے لوگون سمیت اور اونکے سب لوگ نکل جائینگے مگر اونکی جورو قوم کے لوگون مین رہیگی اور اونکے ساتھ ہلاک ہوجائیگی وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ اور جب آئے رُسُلُنَا لُوْطًا بھیجے ہوئے ہمارے لوط کی طرف تو سِيْٓءَ بِهِمْ غمناک ہوئے لوط اونکے سبب سے

ع ۸

آئے [illegible] رنجیدہ ہوا اور تنگ ہوے اونکے باعث ذَرْعًا دل کی رو سے یعنی تنگدل ہوے کہ مبادا اونکی قوم کے لوگ ان سے [illegible]
ان کو رنج پہونچے بایں جہت کہ قوم کے لوگ خبیث ہیں [illegible] متعرض ہوتے تھے فرشتون نے رنج کے آثار حضرت لوط کے چہرہ پر دیکھ کر
اونکو تسلی دی وَقَالُوْا اور بولے فرشتے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر وَلَا تَحْزَنْ اور نہ رنج کر اِنَّا مُنَجُّوْكَ بیشک ہم نجات
دینے والے ہین تجھے وَاَهْلَكَ اور تیرے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر تیری جورو کو کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝
ہوگی رہجانے والون اور ہلاک ہونے والون مین سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ بیشک ہم نازل کرنے والے ہین عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ ان گانون والون پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے یعنی پتھر کا مینھ بِمَا كَانُوْا اسسبب سے کہ تھے برابر
يَفْسُقُوْنَ ۝ فسق کرتے تو حکم آلہی کے موافق لوط علیہ السلام نے اپنے لوگون سمیت نجات پائی اور موتفکہ کے کافر ہلاک
ہوے اور شہر خراب گیا اور اون کافرون کا حال اہل عالم کے واسطے محل عبرت ہوگیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ تَّرَكْنَا
اور بیشک ہمنے چھوڑ رکھا ہے مِنْهَا اوس گانون مین سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی کھلی ہوئی لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس قوم کے
واسطے جسکے لوگ سمجھتے ہین اور عبرت لیتے ہین اور وہ نشانی اونکے خراب مکانون کے آثار ہین یا پتھر کنکر وغیرہ کہ اوس مین
پائے جاتے ہین یا سیاہ پانی کہ ابتک موجود ہے وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے اہل مدین کی طرف اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے
بھائی شعیب کو فَقَالَ پھر کہا شعیب نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم کے لوگو عبادت کرو اللہ کی وَارْجُوا الْيَوْمَ
الْاٰخِرَ اور امید رکھو ثواب روز آخرت کی یعنی ایسے کام کرو جنکے سبب سے ثواب کی امید رکھ سکو یا ڈرو روز قیامت سے وَلَا تَعْثَوْا
اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِى الْاَرْضِ زمین مدین مین کم ناپ تول کے مُفْسِدِيْنَ ۝ اوس حال مین کہ قصد کرنے والے ہو فساد کا
فَكَذَّبُوْهُ تو تکذیب کی اون لوگون نے اور تباہی اور خرابی کرنے سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ تو آپکڑا اونکو
سخت زلزلے نے یا جبریل علیہ السلام کی چیخ نے کہ اوسکے سبب سے دل تھرا گئے فَاَصْبَحُوْا پھر صبح کی فِىْ دَارِهِمْ اپنے گھرون مین
جٰثِمِيْنَ ۝ زانو کے بل پڑے ہوے اور مرے ہوے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا اور ہلاک کئے ثمودا پڑھا ہے تنوین دال کے ساتھ اور یاد کر
قوم عاد اور ثمود کو وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اور بیشک ظاہر ہوئی ہے اونکی ہلاکت تمہارے واسطے مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ اونکے
مکانون سے جو حجاز اور یمن مین واقع ہین کہ وہان تمہارا گذر ہوتا ہے اور عذاب کے آثار دیکھتے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ اور آراستہ کردیے ہین
اونکے واسطے الشَّيْطٰنُ شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام کفر اور تکذیب فَصَدَّهُمْ تو باز رکھا اونھین عَنِ السَّبِيْلِ
راہ راست سے جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے ہین وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ اور تھے دیکھنے والے یعنی دیدہ
اہل بصیرت سے ملاحظہ اور نظر اور فکر کرسکتے تھے مگر اس طرف متوجہ اور مشغول نہوے یا اپنے گمان مین ہوشیار اور باریک بین
تھے مگر پیغمبرون کی باتون کو نامعقول جانا وَقَارُوْنَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارون کو وَفِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ اور فرعون کو اور اوسکے وزیر ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى اور تحقیق کہ آئے اونکے پاس
موسی علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی نشانیون اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَاسْتَكْبَرُوْا پھر سرکشی کی اونھون نے

فِی الْاَرْضِ مین متعین اور بڑائی اختیار کی وَمَا کَانُوْا سٰبِقِیْنَ ○ اور نہ تھے سبقت لیجانے والے حکم آلہی پر بلکہ حکم الہی اونہین جاری ہوا فَکُلًّا تو ہر ایک کو انہین سے جنکا ذکر کیا اَخَذْنَا پکڑلیا اور عذاب کیا ہمنے بِذَنْۢبِهٖ اوسکے گناہ کے سبب سے فَمِنْهُمْ تو اونہین سے مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوسپر حَاصِبًا آندھی کہ اونپر سنگ ریزے برستے تھے یعنی قوم لوط پر وَمِنْهُمْ اور اونہین سے مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ کوئی تھا کہ پکڑلیا اوسے چیخ کے عذاب نے یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کو وَمِنْهُمْ اور اونہین سے مَّنْ خَسَفْنَا کوئی تھا کہ دھنسا دیا ہمنے بِهِ الْاَرْضَ اوسے زمین مین جیسے قارون کو وَمِنْهُمْ اور اونہین سے مَّنْ اَغْرَقْنَا کوئی تھا کہ ڈبو دیا ہمنے اوسے پانی مین جیسے قوم نوح اور فرعون وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہین کہ بے جرم اونپر عذاب کرے وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اور لیکن تھے وہ کہ جہل اور عناد کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ○ اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے اور کفر و معصیت کرکے اپنے کو مستحق عذاب کا اوروہ پاتے تھے یا عی اے یہ حکم شرع اور میلانی پر راہ باطل پیری ہمیشہ یا جو ہی تو نیکی ہدی یا پائی جزا پس یہ سیاچلہ یا خود میکنی مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مثل اون لوگون کی جنھون نے ٹھہرایے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اللہ کے اَوْلِیَآءَ دوست یعنی معبود كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ مانند مکڑی کے ہی کہ پنے واسطے اِتَّخَذَتْ بَیْتًا بنالیتی ہی گھر یعنی جالا لگاتی ہی وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ اور تحقیق کہ گھرون مین بہت سست اور بے ثبات لَبَیْتُ الْعَنْكَبُوْتِ البتہ گھر یعنی جالا مکڑی کا ہی کہ نہ چھت ہوتی ہی نہ دیوار وہ نہ گرمی سے بچاتا ہی نہ سردی سے لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہون کافر کہ کچھ بھی جانین تو یہ بات ضرور جان لین کہ یہ مثل اونکے دین کے واسطے ہی جیسے مکڑی کا جالا بے اصل ہی اور کسی چیز کو نہین چاہیے ہوتا اسی طرح اونکا دین بھی ذلیل و خوار اور بے قدر ہی اور اوس سے کوئی بات نہین کھلتی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ مکڑی جتنا اپنے اوپر جالا تنتی ہی اپنی ذات کے واسطے قید خانہ بناتی ہی اور اپنے ہاتھ پانون پھنساتی ہی تو اوسکا گھر اوسکا قید خانہ ہی تو جو لوگ خدا بر حق کے سوا اور معبود ٹھہراتے ہین یعنی ہوا پرستی اور محبت دنیا اور متابعت شیطان کی طرف میل کرتے ہین وہ طوق زنجیرون یا اور وبال مین مقید ہوکر خلاص ہونے کا منھ اور نجات کی راہ نہین دیکھنے اور عاقبت کو دوزخ کے ہلاکتخانہ اور دوری محرومی کے گڑھے مین پڑکر مبتلاے عذاب ہونگے آور بعضون نے ہواے نفسانی کو بے اعتباری اور بے ثباتی مین مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ہی جیسا کہ کسی نے کہا ہی بیت

از ہوا بگذر کہ بس بے اعتبار افتادہ است ✦ رشتۂ دام ہوا چون تار بیت عنکبوت ✦

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ تحقیق کہ اللہ جانتا ہی مَا یَدْعُوْنَ جو کچھ وہ پکارتے ہین یعنی پوجتے ہین مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مِنْ شَیْءٍ ہر چیز مین سے جیسے بت فرشتے آدمی ستارے وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی اپنی بادشاہی مین شریک نہین رکھتا الْحَكِیْمُ ○ حکمت کے ساتھ کام کرنے والا کسی حکمت سے مشرکون پر عذاب نازل کرنے مین تاخیر کرتا ہی وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ اور یہ مثلین نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لاتے ہین ہم اور بیان کرتے ہین لوگون کے واسطے وَمَا یَعْقِلُهَاۤ اور نہین دریافت کرتے اوسکا ثمرہ اور فائدہ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ○ مگر جاننے والے جو غور کرتے ہین چیزون کی حقیقتون مین خَلَقَ اللّٰهُ پیدا کیے اللہ نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وقف

آسمان اور زمینین بِالْحَقِّ ساتھ حق ظاہر کرنے کو باطل اور کھیل نہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس پیدا کرنے مین لَاٰیَةً البتہ
نشانی ہی کھلی ہوئی یا مثال ہی بیچ مین حجت ہی لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والون کے واسطے فقط

اُتْلُ پڑھا کرو تم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ جو وحی بھیجی جاتی ہی تمہاری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى بیشک نماز باز رکھتی ہی عَنِ الْفَحْشَآءِ اون کامون سے
جو عقل کے نزدیک برے ہوتے ہین وَالْمُنْكَرِ اور اوس کام سے جسکی ممانعت حکم شرع کی رو سے ہی یعنی نماز گناہون سے باز رہنے
سبب ہوتی ہی اسواسطے کہ نماز کی مداومت دوام ذکر کا سبب ہی اور دوام ذکر کا نتیجہ کمال خوف آلہی ہی او جسکے دل مین خوف ہوگا
اوس سے ارادہ گناہ [illegible] ہوسکتا تو نماز کی خاصیت یہ ہی کہ بندہ کو گناہ سے باز رکھتی ہی لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان ہمیشہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا کبھی اوسکی جماعت نہ ترک ہوتی اور ہر طرح کی ناشایستہ باتین منع ہین سب کرتا جب صحابہ نے
اوسکے حال کی حکایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تو آپنے فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى یعنی قریب ہی کہ نماز باز رکھے اوسے اور
اون برائیون سے بس تھوڑے ہی زمانہ مین اوسنے توبہ کی توفیق پائی اور زاہد صحابہ مین سے ہو گیا وسیط مین اپنی اسناد کے ساتھ
مالک رضی اللہ عنہم سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو نماز اون کامون سے باز نہین رکھتی
[illegible] منع ہین تو وہ درگاہ آلہی سے دوری ہی بڑھتی جاتی ہی صاحب تاویلات نے لکھا ہی کہ ہر ایک کو بدن دل
نفس سر روح خفی ہی ایک نماز باز رکھنے والی ہی بدن کی نماز گناہون اور کھیل کی باتون سے منع کرتی ہی اور دل کی نماز فضول
[illegible] غفلت کی زیادتی اور فورسے باز رکھتی ہی نفس کی نماز رذیل باتون اور علاقون اور برے اخلاق اور تیرگی پیدا
کرنے والے گناہون سے منع کرتی ہی اور سر کی نماز غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے روکتی ہی اور روح کی نماز ملاحظہ اغیار کے ساتھ
قرار پکڑنے کو منع کرتی ہی اور خفی کی نماز سالک کو شہود انسیت او ظہور انانیت سے گزار دیتی ہی یعنی سالک پر ظاہر ہو جاتا ہی کہ حقیقت کی
رو سے سوا اللہ کے کچھ نہین بیت جز بکے نیست نقد این عالم ÷ باز بین بعالمش مفروش ÷ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ
اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی سب چیزون کے ذکر سے اسواسطے کہ اوسکا ذکر عبادت ہی اور غیر خدا کا ذکر عبادت نہین ہی یا
اللہ کا ذکر بہت بڑا ہی اس بات سے ہی کہ کوئی اوسکی قدر پہچانے یا بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ اور کا ذکر اوسکے ساتھ برابری
کرے اور بعضون کے قول پر ذکر سے نماز مراد ہی تو معنی یہ ہین کہ نماز بہت بڑی عبادت ہی سب عبادتون سے یا اس سبب سے بہت
بڑی ہی کہ نماز پڑھنے والے کو سبب عذاب سے باز رکھتی ہی یعنی شرعاً اور عقلاً جو بری باتین ہین اونسے روکتی ہی محققون نے کہا ہی
کہ یاد کرنا خدا کا بندہ کو بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ بندہ خدا کو یاد کرے اسواسطے کہ بندہ کا خدا کو یاد کرنا غرضون کے ساتھ ملا
ہوا ہی اور بندہ کو خدا کا یاد فرمانا صاف ہی بے غرض اور بے کدورت یا بندہ کا یاد کرنا خدا کو آپ ہی اور جلد فنا ہو جائیگا اور خدا کا
یاد کرنا بندہ کو باقی ہی کبھی زائل ہی نہوگا حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا کا بندہ کو یاد فرمانا اس سبب سے
بہت بڑا امر ہی کہ جب وہ پہلے تجھے یاد کر لیتا ہی تو تو اوسے یاد کرتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ ازل مین جو اوسنے یاد فرمایا یہ یاد

فرماتا ہے بہتر ہو اس سے کہ اب تم اوسکو یاد کرتے ہو نفحات مین حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ سے منقول ہی کہ خدا کا یاد کرنا بہت بڑھکر ہو نہ اسطرح کہ تو اوسے یاد کرتا ہی بلکہ وہ تجھے یاد فرماتا ہی اس سبب سے اوسکا ذکر بہت بڑھ کر ہو تیرا یاد کرنا پیدا ہوا ہی کہانتک ہیگا

بیت تو یاد کنی خدای را در خور خود ٭ او یاد کند ترا ولے در خور خویش ٭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تَصْنَعُونَ ۝ جو کچھ کرتے ہو تم نماز و روزہ وغیرہ اور تمھارے عمل کے موافق جزا دیگا وَلَا تُجَادِلُوا اور نہ جھگڑو اَهْلَ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے یعنی اون اہل کتاب سے جو تمھارے عہد مین ہین یا جنھون نے جزیہ دینا قبول کیا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر اوس خصلت سے ساتھ کہ وہ بہتر ہی یعنی وہ بدمزاجی کرین تو اوسکے مقابلہ مین تم اونکے ساتھ خوشخوئی کرو وہ غصہ کرین تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ جنھون نے ظلم کیا اونمین سے یعنی جنھون نے عہد توڑ ڈالا یا جزیہ روک لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل کتاب مین سے ظالم وہ ہین جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہین وَقُوْلُوْا اور کہو اونسے کہ کمال صدق کے ساتھ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اوس چیز کا جو اوتاری گئی ہی اِلَيْنَا ہماری طرف یعنی قرآن وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور جو اوتاری گئی ہی تمھاری طرف یعنی توریت اور انجیل اور زبور وَاِلٰهُنَا اور ہمارا خدا وَاِلٰهُكُمْ اور تمھارا خدا وَاحِدٌ ایک ہی وَّنَحْنُ لَهٗ اور ہم اوسکے واسطے مُسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکائے ہوئے اور مخلص اور موحد ہین اور تم اپنے عالمون اور فقیرون سے رب ٹھہرالیتے ہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے اوتارین اور انبیا علیہم السلام پر اپنی کتابین اوسی طرح اَنْزَلْنَآ اوتارا ہمنے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تمھاری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کہ وہ ایک کتاب ہی اصول دین مین اگلی کتابون کے موافق فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ تو وہ لوگ جنھین دیا ہمنے اگلی کتابون کا علم جیسے ابن سلام اور اونکے یار لوگ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان لاتے ہین قرآن کا یا وہ لوگ مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے ہین جیسے قیس بن ساعدہ اور بحیرا اور نسطور اور ورقہ اور اونکے مثل وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ اور اوس گروہ عرب سے مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ کوئی ہی کہ ایمان لاتا ہی قرآن کا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور نہین منکر ہوتے ہماری کتاب کی آیتون کے اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ مگر کافر لوگ یہود مین سے جیسے کعب بن اشرف اور عرب مین سے جو عناد رکھتے ہین جیسے ابو جہل اور مثل اوسکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے قبل مِنْ كِتٰبٍ کوئی کتاب نازل کی ہوئی کتابون مین سے وَّلَا تَخُطُّهٗ اور نہین لکھتے تم کتاب بِيَمِيْنِكَ اپنے داہنے ہاتھ سے یہ تاکید ہی نفی کتابت مین یعنی اے ہمارے حبیب ہرگز نہ تمنے پڑھا ہی نہ لکھا ہی اسواسطے کہ اگر تم لکھنے پڑھنے والے ہوتے تو اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اوس وقت شک مین پڑتے تباہکار اور ٹیڑھی راہ چلنے والے یعنی مشرکان عرب کہتے کہ جب محمد علی لکھتے پڑھتے ہین تو قرآن کو اگلی کتابون مین سے چھانٹکر ہم پر پڑھ دیتے ہین اور لکھ دیتے ہین یا یہود شک مین پڑتے کہ ہمنے تو کتابون مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر زمان لکھتے پڑھتے نہونگے اور یہ شخص تو لکھتا پڑھتا ہی تیسیر مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور لوگون کے واسطے لکھنا پڑھنا بزرگی اور فضیلت کی بات ہی اور نہ لکھنا پڑھنا معجزہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور یہ معجزہ ظاہر ہے کہ آپ کے امّی ہونے مین کچھ شک و شبہہ نہ رہا تو حق تعالی نے اخیر عمر مین لکھنے پڑھنے کی
فضیلت بھی آپکو عطا فرمائی تاکہ دوسرا معجزہ ہو ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف مین عون بن عبد اللہ کے طریق سے نقل کرتے ہین کہ ما مات
رسول اللہ حتّی کتب و قرء یعنی نہین وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ لکھا آپ نے اور پڑھا اور یہ صورت
قرآن کے منافی نہین ہے اسواسطے کہ جس کتاب مین آپکے نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کا ذکر ہے اوسکے معنی یہ ہین یا دلیل کی ہے کہ وحی نازل
ہونے کے قبل آپکی یہی شان تھی اور جو علما آپکو اول عمر سے آخر تک امّی جانتے ہین اونکا مذہب صحت اور صواب سے بہت قریب ہے نظم
بقلم گر نرسید انگشتش ٭ بود لوح و قلم اندر مشتش ٭ از سواد خط اگر دیدہ ببست ٭ بگمانش نرسد هیچ شکست ٭ بود او نور و خط تیرہ
ظلم ٭ نشود نور و ظلم جمع بہم ٭ بَلْ هُوَ بلکہ قرآن اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ آیتین ہین کھلی ہوئی فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ سینہ
اون لوگون کے جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم یعنی اہل کتاب مین سے جو ایمان لائے یا صحابہ کرام کہ وہ اوسے یاد کرتے
تھے تاکہ اوسمین کوئی تبدیل اور تحریف نہ کرسکے اور دل سے حفظ قرآن پڑھنا امت محمدی کا خاصہ ہے اسواسطے کہ اگلی اور آسمانی کتابین
اوراق مین لکھی دیکھکر پڑھتے تھے اور ایک قول یہ ہی کہ بل ہو مین ہو کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہے یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور آپکے کام اور علم باوصف اسکے کہ آپ امّی ہین کھلی ہوئی نشانیان ہین اون لوگون کے واسطے جو اگلی کتابون کے عالم ہین
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتون اور نشانیون سے واقف ہین وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور منکر نہین ہوتے ہماری آیتون سے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہین اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ مگر وہ لوگ جو ظلم مین کامل ہین کہ مناظرہ اور مکابرہ کرتے ہین باوصف
اسکے کہ معجزے کھلے ہوئے دیکھتے ہین وَقَالُوْا اور کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہین اوتارے جاتے عَلَیْهِ محمد عربی
اٰیٰتٌ معجزے مِّنْ رَّبِّهٖ اونکے رب کے پاس سے یعنی ایسے معجزے جیسے کہ حضرت صالح کو اونٹنی اور حضرت موسیٰ کو عصا اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو مائدہ عطا ہوا تھا قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ آیتین اور معجزے عِنْدَ
اللّٰهِ اللہ کے پاس ہین جسوقت جسپر جو معجزہ چاہتا ہے اوتارتا ہے اور وہ میرے اختیار اور اقتدار مین نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝
اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنی ایسی زبان مین تمکو خوف دلاتا ہون کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ کیا کافی
نہین اونھین دلیل کھلی ہوئی اور معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا یہ کہ اوتارا ہمنے عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تیرے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن
اور برابر یُتْلٰی عَلَیْهِمْ پڑھا جاتا ہے اونپر اونھی کی زبان مین اور وہ بڑے فصیح لوگ ہین بلاغت کے اسرار اور فصاحت کے اطوار اونپر
پوشیدہ نہین ہین اور تمنے اونھین اپنے سامنے بلایا اور سب سے چھوٹی سورت جو قرآن کی ہے اوسکے مثل عبارت اونسے چاہی اور وہ
لشکر کھینچتے ہین اور جان و مال ہارے دیتے ہین اور اوسکے مثل عبارت بنانے مین نہین مشغول ہوتے اس سے زیادہ کھلا ہوا اور کونسا
معجزہ ہوگا اور کہان سے آئیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ کچھ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور یہود کے
بعضے کلمات لکھتے لائے مطلب تھا کہ ہم ایسی چیز چاہتے ہین جس سے اپنے علم کو بڑھائین حضرت نے فرمایا کہ پچھلی قوم کی یہی
گمراہی ہے کہ جو کچھ اونکا نبی اونپر لایا اوسے چھوڑکر رغبت کرتے ہین ایسی چیز کی طرف جو اونکے نبی کے سوا دوسرا لایا اور یہ آیت مذکور

نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ یعنی کیا اونھین یہ قرآن کفایت نہین کرتا ہو اونپر پڑھا جاتا ہو اِنَّ فِي ذٰلِكَ بیشک اس کتاب مین لَرَحْمَةً
البتہ بڑی رحمت اور نعمت ہو اوس شخص کے واسطے جو قرآن کی متابعت کرے وَّذِكْرٰى اور نصیحت ہو لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝
اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ کہہ بس ہو خدا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے اور تمہارے
شَهِيْدًا اے گواہ میری بات پر اسواسطے کہ معجزات عطا فرما کر میری تصدیق فرماتا ہو يَعْلَمُ جانتا ہو خدا مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جو کچھ ہو آسمانون اور زمین مین تو میرا اور تمہارا احوال بھی اوسپر پوشیدہ نہ رہیگا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان
لائے بِالْبَاطِلِ ناحق پر جیسے یہودی اور نصرانی یا ایمان لائے ہین باطل معبودون کا وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اور کافر ہوئے
خدائے برحق کے ساتھ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ تو نقصان اوٹھانے والے ہین کہ اونھون نے کفر کو ایمان کے
ساتھ بدل دیا وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور جلدی چاہتے ہین تجھسے اے ہمارے حبیب بِالْعَذَابِ عذاب جیسے نضر بن حارث
اور اوسکے مثل کافر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہ مدت ہوتی نام رکھی ہوئی اور معین ہر قوم کے عذاب کے واسطے لَّجَآءَهُمُ
الْعَذَابُ تو البتہ آجاتا وہ عذاب جلدی عذاب مانگنے والون پر جسکا وعدہ ہو وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ اور ضرور آجائیگا اونپر عذاب
بَغْتَةً اچانک دنیا مین موت کے وقت یا آخرت مین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ نہ جانینگے عذاب آنا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ
جلدی مانگتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور حال یہ ہو کہ دوزخ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝
پکڑے اور گھیرے ہوئے ہو کافرون کو یا جہنم مین جانے کے سبب گھیرے ہوئے ہین اونھین جیسے کفر اور عذاب یا اسم فاعل فعل مستقبل کے معنی مین
ہو یعنی گھیر لیگا اونھین عذاب يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو کہ گھیر لیگا اونھین عذاب
مِنْ فَوْقِهِمْ اونکے سرون کے اوپر سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور اونکے پیرون کے نیچے سے وَيَقُوْلُ اور فرمائیگا حق تعالی
یا فرشتہ کہیگا خدا کے حکم سے یا کوئی آدمی کہیگا دوزخیون سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ جزا اوس
چیز کی کہ تھے تم کرتے دنیا عمل کرنے کا گھر ہو اور عقبی جزا پانے کا گھر جو وہان تم بو آئے ہو یہان کاٹو بیت تو تجھے بہشتان
گر جو ان بد روی ہا بہ محصول خود دشاد و خرم شوی ہ لکھا ہو کہ کچھ مسلمانون نے مکہ معظمہ مین قیام کیا خرچ راہ کم ہونے یا قوت استعداد
کی قلت یا وطن کی محبت یا بھائیون کی صحبت کے خیال سے ہجرت نہ کرتے تھے اور خوف و ہراس کے ساتھ پوشیدہ خدا کی عبادت
کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو مشرکون سے
الگ ہو جاؤ اور مومنون کا ساتھ ڈھونڈھو اگر مکہ مین میری عبادت علانیہ نہین کر سکتے ہو تو اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ
بیشک میری زمین کشادہ ہو تم خوف کی جگہ سے امن کے مقام پر ہجرت کر جاؤ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ پھر میری
عبادت کرو خالص اور یہی کسی نے کہا ہو قطعہ سفر کن چو جائے تو ناخوش بود ٭ کزین جائے رفتن بدان ننگ نیست ٭
اگر تنگ گردد ترا جائگاہ ٭ خدائے جہان را جہان تنگ نیست ٭ اور اگر اہل وعیال کی محبت کے سبب سے اپنا شہر نہین چھوڑ سکتے
تو ایک دن مفارقت ضرور ہونا ہو کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک نفس چکھنے والا ہو موت کا اور مر کر ہر جگہ

اور ہر شخص سے چھوٹنا ہوگا ثُمَّ اِلَيْنَا پھر ہماری طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤگے اور بکر نے يُرْجَعُوْنَ جمع غائب کا
صیغہ پڑھا ہے یعنی پھر ہماری طرف رد پھیرے جاؤنگے جزا پانے کو تو مشرکوں کے شہر میں نہ رہنا چاہیے اور کعبہ ایمان یعنی آستان
حضرت پیغمبر آخر زمان کی طرف رخ کرنا چاہیے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے
انھوں نے کام اچھے یعنی فرض ادا کیے تو لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور اتار دینگے ہم انھیں مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے غُرَفًا
اونچے اونچے مکان میں کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں اونکے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے
والے ہیں وہ فِيْهَا ط ان مکان عالیشان میں نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ خوب اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کو جنت میں
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وہ جنھوں نے صبر کیا مشرکوں کی اذیت پر اور وطنوں سے ہجرت پر وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر اوسکے سوا
اور کسی پر نہیں يَتَوَكَّلُوْنَ ○ توکل کرتے ہیں اور اپنا کام اوسی کو سونپتے ہیں مکہ کے مسلمانوں نے یہ آیتیں سنیں اور مدینہ منورہ
کی طرف ہجرت کرنے کی عزیمت اور نیت کی تو دوسرا دغدغہ پیدا ہوا کہ جس شہر میں ہمارے واسطے اسباب معیشت مہیا نہیں ہیں وہاں
کیونکر جا سکتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ اور کتنے جنبش کرنے والے ہیں کہ کسی جہت سے لَا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا ق جیسے نہیں اوٹھاتے اپنی روزی یعنی اوسے اوٹھانے کی طاقت اور قوت نہیں رکھتے یا جمع نہیں کر رکھتے اور جمع کر رکھنے کو
تین جاندار ہیں آدمی چوہا چیونٹی اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنگلی کوا بھی جمع کر رکھتا ہے اور بلبل بھی جاتا ہے کشاف میں بعضوں سے اگلے بزرگوں سے
منقول ہے کہ بلبل کو میں نے دیکھا کہ اپنی خوراک بازو کے نیچے چھپاتی تھی غرضکہ بہت جانور ایسے ہیں جو وحوش طیور درندے وغیرہ کہ کل کے واسطے
کھانا اسے جمع نہیں کر رکھتے اور اپنے اوپر اوٹھائے نہیں پھرتے اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے اونھیں وَاِيَّاكُمْ ز
اور تمھیں بھی تو غربت و مسافرت میں اسباب معیشت نہ ہونے کے سبب اندیشہ نہ کرو قطعہ ہست بخش کریم ذو الجلال مشرب ارزاق
برای لال شاہ و گدا روزی او میخورند مور و ملخ قسمت او می برند وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہی سننے والا تمھاری بات جو تم کہتے ہو
کہ پردیس میں ہجرت کر کے ہم جائینگے تو روزی کہاں سے کھائینگے الْعَلِيْمُ ○ جاننے والا کہ تمکو کہاں سے روزی دیگا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیے آسمان اور زمین
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند کو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ج ضرور کہینگے کہ اللہ نے چونکہ یہ مسئلہ سب کی عقلوں میں
جما ہوا ہے کہ انتہا سب ممکنات کی اوس ایک کی طرف واجب ہے جسکی ذات واجب الوجود ہے اور چونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین کا پیدا
کرنے والا بھی وہی ہے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کہاں منھ پھیرے جاتے ہیں توحید سے یعنی راہ حق سے کیوں منھ پھیرتے ہیں اور راہ
باطل میں کیوں دوڑتے ہیں اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ پھیلاتا ہے اور کشادہ فرماتا ہے روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کے
واسطے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے وَيَقْدِرُ لَهٗ ط اور تنگ کرتا ہے اوس کے واسطے کہ چاہتا ہے ضمیر غیر
مذکور کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ تقسیم اوسپر دلالت کرتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جسکے واسطے روزی کشادہ کیجاتی ہے اور جسپر تنگ
کیجاتی ہے وہ ایک ہی ہے یعنی جس بندہ پر چاہتا ہے کبھی روزی کشادہ کر دیتا ہے اور کبھی تنگ کر دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یعنی اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ہر چیز جانتا ہی روزی کی تنگی اور فراخی اور بندون کی مصلحت اوسپر پوشیدہ نہین وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرکون سے کہ مَّنْ نَّزَّلَ کسنے برسایا مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان سے مَآءً
پانی فَاَحْيَا پھر زندہ اور ہرا کر دیا بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی سے زمین کو مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے
بعد تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے یعنی اس بات کا اونھین اقرار ہی کہ ممکنات کا پیدا کرنے والا وہی ہی اور باوجود اسکے بعضے
مخلوقات اوسکی عبادت مین اور ون کو شریک کرتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حمد و شکر خدا کے واسطے ہی
کہ اوسنے اس گمراہی سے محفوظ رکھا مجھے اور میری اتباع کرنے والون کو بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت سے اونکے یعنی اکثر کافر لَا يَعْقِلُوْنَ ○
نہین سمجھتے اور وہ یہی بات [illegible] کا اقرار کرتے ہین اور مخلوق کو اوسکا شریک ٹھہراتے ہین وَمَا هٰذِهِ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہین ہی زندگی دنیا کی اِلَّا لَهْوٌ مگر مشغولی اور بیکاری وَّلَعِبٌ اور کھیل یعنی جھٹ پٹ گذر جانے مین
لڑکون کے کھیل کے مثل ہی کہ ایک جگہ جمع ہوتے ہین اور [illegible] کھیل سے خوش ہوتے ہین اور پھر دم بھر مین تھک کر اور رنجیدہ ہو کر متفرق
ہو جاتے ہین اور یہی مضمون کسی نے کیا خوب کہا ہی کہ بیت [illegible] مبتلا شوند
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت لَهِيَ الْحَيَوَانُ [illegible] یعنی وہان ہمیشہ زندگی ہوگی لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ اگر یہون لوگ کہ جانین اور جہان بوجھیں [illegible] فَاِذَا رَكِبُوْا پھر جب
سوار ہوتے ہین کافر فِي الْفُلْكِ کشتی مین اور موج کے [illegible] مضطرب ہوتے ہین تو دَعَوُا اللّٰهَ پکارتے ہین خدا کو
مُخْلِصِيْنَ اوس حال مین کہ خالص کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّيْنَ اپنے خدا کے واسطے اپنے دین کو یعنی ظاہر مین
مخلصون کی ایسی صورت بناتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت خدا ہی کو یاد کرتے ہین اور وہ خوف و اضطراب دفع کرنے کو اوسی کی پناہ
ڈھونڈھتے ہین فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ پھر جب نجات دیتا ہی اونھین خدا دریا سے اور وہ سلامت اوترتے ہین اِلَى الْبَرِّ میدان
کی طرف تو اِذَا هُمْ اوسی وقت وہ يُشْرِكُوْنَ ○ شرک کرتے ہین یعنی اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہین لِيَكْفُرُوْا
تاکہ کافر اور ناشکرے ہو جائین بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوس چیز کے ساتھ جو ہمنے دی ہی اونھین نجات کی نعمت وَلِيَتَمَتَّعُوْا
اور تاکہ فائدہ اوٹھائین بت پرستی پر اکٹھا ہو کر یا اس جہان کی زندگی سے پھل کھائین فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہی کہ جانینگے
عذاب کے وقت اپنے کام کا انجام اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا مکہ کے لوگون نے اور نہین جانا اَنَّا جَعَلْنَا یہ کہ کر دیا ہمنے اونکے شہر
حَرَمًا اٰمِنًا حرم امن والا یعنی وہان کے لوگ لوٹ مار سے بیخوف ہین وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور حال یہ ہی کہ لیے جاتے ہین
لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ گرداگرد سے اونکے شہر کے یعنی لوگون کو قتل اور قید کرتے ہین مکہ معظمہ کے گرد اور کوئی اونکے حال سے متعرض
نہین ہوتا اَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر باطل پر یعنی بت ہین یا شیطان يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ اور نعمت الٰہی کے ساتھ
یعنی ایسی کھلی ہوئی نعمت کہ حرم مین مکان بنانا خوف سے امین ہو جانا اسکے ساتھ يَكْفُرُوْنَ ○ کفران کرتے ہین اور ناشکر
ہوے جاتے ہین اور اونکے کفرانِ نعمت کی دلیل شرک ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص بڑا ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرٰى اوس سے

ع ۱۴

وقف

جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور گمان کرے کہ خدا کا شریک ہی اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ یا تکذیب کرے قرآن کی یا رسول کی لَمَّا جَآءَهٗ ط جبکہ آئے اوسکے پاس اَلَيْسَ کیا نہین ہی یعنی ہی فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ مین مَثْوًى جگہ ٹھہرنے کی لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ کافرون کے واسطے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اور جو لوگ کوشش کرتے ہین فِيْنَا ہمارے کام مین اور ہمارے دین قائم رکھنے مین تو لَنَهْدِيَنَّهُمْ ضرور راہ دکھاتے ہین ہم اونھین سُبُلَنَا ط اپنی راہین وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ تعالی لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ع نیک کام کرنے والون کے ساتھ ہی یعنی مجاہدون کے ساتھ مدد اور فتح کر کے حق تعالی نے یہان مجاہدہ کا لفظ مطلق فرمایا تاکہ ظاہری اور باطنی دونون جہادون کو شامل رہے تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ جو لوگ جہاد کرتے ہین میری راہ مین دین کے دشمنون کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دکھاتے ہین ہم اونھین وصلت لقا کو پہونچنے کی راہ سہل عبد اللہ تستری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جو لوگ کوشش کرتے ہین اقامت سنت مین راہین دکھاتے ہین ہم اونھین جنت کی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہین اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کر دیتے ہین ہم اونکا باطن مشاہدات سے شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے معنی یون فرماتے ہین کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ جو کوشش کرتا ہی میرے واسطے تو مین راہ دیتا ہون اوسے اپنی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ اس آیت مین ارشاد ہوتا ہی کہ جو کوئی کوشش کرتا ہی میری طلب مین تو مین اوسے اپنے پا جانے کی راہ بتاتا ہون اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ یعنی آگاہ ہو جسنے مجھے ڈھونڈھا پایا بعض کلمات زبور شریف کے ترجمہ مین کسی نے یہ شعر کہا ہی شعر

اَنَا الْمَعْبُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ + اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ + بیت اگر در جستجوے من شتابی + مراد خود بزودی بازیابی +

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورہ روم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

الٓمّٓ ○ ابو الجوزا رحمہ اللہ تعالی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہین کہ حروف مقطعہ آیت بانیہ مین ہر ایک حرف اشارہ ہی اوس صفت کی طرف جسکے ساتھ خدا کی ثنا کرتے ہین جیسا کہ الٓمّٓ مین الف الوہیت سے کنایہ ہی اور لام لطف سے اور میم ملک سے اور بعضون نے کہا ہی کہ الف اشارہ ہی اسم اللہ کی طرف اور لام جبریل کی جانب اور میم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی اللہ نے جبریل امین کے ذریعہ سے وحی بھیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ لا مغلوب ہوے رومی اور فارسی اونپر غالب آئے فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ اوس زمین مین جو بہت نزدیک ہی عرب سے زمین روم کی نسبت اور وہ شہر اردن اور فلسطین تھا یا کشکر یا اذرعات اور بصری کا درمیان اور وہ غلبہ اس طرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہریار اور فرخان کہ اوسکے دو امیر تھے انکو بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملک روم مین سے اونھون نے کچھ فتح کر لیا اور روم کے لوگ شکست کھا گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے نوین برس خبر مکہ مین پہونچی تو کافر خوش ہوے اور مسلمانون سے بدخواہی کے طور پر بولے کہ تم اور نصارا دونون اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونون امی ہین تو روم پر فارس کے غلبہ سے ہم یہ فال نکالتے ہین کہ ہم بھی تمپر غالب ہونگے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور بیان کر دیا کہ وَهُمْ اور رومی مِّنْۢ بَعْدِ

غَلَبِهِمْ اپنے مغلوب ہونے کے بعد سَيَغْلِبُونَ ۙ جلد غالب ہونگے فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ تھوڑے برسون مین کہ تین سے نو برس تک ہین اور بیان کئے ہین پس امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون سے کہا کہ تمھاری آنکھین روشن نہون قسم ہی خدا کی کہ روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے چند سال مین اُبی بن خلف بولا کہ ایسا نہین ہی ہم تمھارے ساتھ شرط کرتے ہین پس تین برس کی مدت مقرر کر کے دس دس اونٹ جوان شرط لگائے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال عرض کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بضع تین اور نو کے درمیان ہی تم جاؤ مال اور مدت بڑھاؤ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نو برس تک کی مدت مقرر کر کے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت لی جنگ بدر کے دن جب مسلمان کفار قریش پر غالب ہوئے تو فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی بھی خبر پہونچی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خبر جنگ حدیبیہ کے دن تحقیق ہوئی پہلے قول کے موافق حضرت صدیق نے سو اونٹ اُبی بن خلف سے لیے اور دوسرے قول پر اوسکے ضامن سے اسواسطے کہ اُبی جنگ احد مین قتل ہو گیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ بہتر ہی یعنی صدقہ دیدو غرضکہ یہ آیت خبر دینا ہی ہونے والے امور سے اور یہ اعجاز قرآن کے اقسام مین سے ہی لِلَّهِ الْأَمْرُ اللہ ہی کے واسطے ہی حکم مِن قَبْلُ پہلے سے جب فارس کو روم پر غلبہ ہوا تھا وَمِن بَعْدُ ۚ اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت اوسکا حکم جاری ہی اور سب کام اوسی کے قبضۂ قدرت مین ہین اور کشف الاسرار مین کہا ہی کہ قبل ازل ہی اور بعد ابد یعنی امر ازلی و ابدی اوسی کو ہی اسواسطے کہ وہ خداوند ازلی و ابدی ہی وَيَوْمَئِذٍ اور جب رومی فارسیون پر غلبہ کرینگے تو يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۙ خوش ہونگے مومن بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ خدا کی مدد کے سبب سے کہ وہ اہل کتاب کی مدد اور فتح دیگا اوس قوم پر جو کتاب نہین رکھتے اسواسطے کہ فارس کی فتح اور لٹ جانا نیک فال ہی مسلمانون کے واسطے اور ایمان والون کی دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہی اور کی ہوئی شرط کا لینا ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یقین زیادہ ہوتا ہی تو ضرور ایمان والے خوش و خرم ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ مسلمانون کی خوشی کا باعث یہ ہی کہ رومیون اور فارسیون کی لڑائی مین بعضے دین کے دشمنون نے بعض پر غلبہ کیا اور ایک جماعت کو نیست و نابود کر دیا اور اوسکی کیفیت اسطرح پر ہی کہ شہریار اور فرخان ملک روم کے بعضے شہرون پر غالب ہوئے اور پرویز بعض اہل غرض کی غمازی اور چغلی کھانے سے دونون بھائیون سے ناراض ہوا اور اوسنے چاہا کہ ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے ہلاک کرے دونون بھائی اس حال کی حقیقت سے واقف ہوگئے اور قیصر روم کو یہ کیفیت لکھی اور نصارا ہوگئے اور لشکر روم کے سپہ سالار ہو کر فارسیون کو مغلوب کیا اور اونکے بعضے شہر فتح کر لیے يَنصُرُ مدد دیتا ہی حق تعالی مَن يَشَاءُ ۖ جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہی انتقام لیتا ہی ایک گروہ سے الرَّحِيمُ ۝ مہربان ہی غلبہ دیتا ہی ایک گروہ دوسرے گروہ پر وَعْدَ اللَّهِ ۖ وعدہ کیا خدا نے غلبۂ روم کا یا مسلمانون کی خوشی کا وعدہ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ نہین خلاف کرتا ہی اللہ اپنا وعدہ اسواسطے کہ جھوٹ اوس سے ممتنع ہی بلکہ وہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُونَ ۝ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی صحت اور سچائی يَعْلَمُونَ جانتے ہین ظَاهِرًا ظاہر چیزین مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین سے دنیا کا مال متاع جاہ و دولت یا معیشتون اور تجارتون کے اسباب

اور تفسیر مین لکھا ہی کہ دنیا سے مراد مکان بنانا اور کھیتی کرنا نہرین جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لانا ہی کہ اکثر دنیا کے لوگ اوسکے
قواعد جانتے ہین وَهُمْ اور وہ عَنِ الْاٰخِرَةِ امور آخرت سے کہ غایت مقصود وہی ہی هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ وہ تو غافل اور
بے خبر ہین ضمیر کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کیا فکر نہین کرتے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتون مین کہ مرایا ہے حکمتا ہی یعنی
جو کچھ آفاق مین ہی اوسکی نمود نفسون مین پاسکتے ہین یا یہ معنی ہین کہ اپنے کامون مین کیون تفکر نہین کرتے تاکہ اپنے پہلے پہل
پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑین مَا خَلَقَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا خدا نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
آسمانون اور زمینون کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہی اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ
خلاصہ کلام یہ ہی کہ زمین آسمان اور جو کچھ ان دونون مین ہی اوسکا پیدا کرنا کھیل کے واسطے نہین بلکہ اسکا پیدا کرنا اسواسطے ہی کہ حضرت
باری تعالی کی توحید پر انسے دلیل پکڑین وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نام رکھے ہوے وقت کے واسطے کہ جب وقت آپہونچیگا تو یہ سب
نہایت کو پہونچ جائینگے اس سے قیامت کا دن مراد ہی وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ النَّاسِ لوگون مین یعنی کافر
بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی قیامت کے دن پر وہ لقاے الہی کا وقت ہی لَكٰفِرُوْنَ ○ البتہ نا ایمان لانے
ہین اور منکر ہین اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی تجارت کے وقت عاد و ثمود کے مکانون کی سیر
نہین کرتے فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پس دیکھین تو کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام ان لوگون کا جو تھے مِنْ
قَبْلِهِمْ پہلے انسے اگلی امتون میں سے كَانُوْٓا اَشَدَّ تھے وہ لوگ اشد مِنْهُمْ بہت سخت اہل مکہ کی نسبت قُوَّةً زور کی
رو سے جیسے قوم عاد اور ثمود کے لوگ اور تھے اہل مکہ وَاَثَارُوا الْاَرْضَ اور پھاڑی اونھون نے زمین یعنی بیج بونے درخت
لگانے کنوان نکالنے پانی لینے کے واسطے اونھون نے زمین پھاڑی وَعَمَرُوْهَآ اور آباد کیا اونھون نے اوسے اَكْثَرَ مِمَّا
عَمَرُوْهَا بہت زیادہ اوس سے کہ آباد کی مکہ کے لوگون نے کہ اس سبب ان کے رہنے والے ہین یہان کھیت نہ تھا یا یہ کہ وہ لوگ
عمر رکھتے تھے دنیا مین کفار قریش کی عمرون سے زیادہ وَجَآءَتْهُمْ اور آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنٰتِ
کھلی ہوئی آیتون یا ظاہر معجزون کے ساتھ اور وہ کافر اونکا ایمان نہ لائے تو حق تعالی نے اون سب کو ہلاک کردیا فَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ تو نہین ہی اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہین ہی کہ بے رسول بھیجے اور بغیر کفر اور تکذیب کے اونکو ہلاک کردے
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ عذابون کے موجبات اور اسباب کے باعث سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اپنی ذاتون پہ
ظلم کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ پھر ہی سرانجام اون لوگون کا جنھون نے اَسَآءُوا برا کیا یعنی کافر ہوئے
السُّوْٓاٰى برا کہ سختی اور عذاب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سُوْاٰی جہنم کا نام ہی جس طرح حسنی بہشت کا نام ہی یعنی دوزخ مشرکون کا
انجام ہی اَنْ كَذَّبُوْا بسبب اسکے کہ تکذیب کی ہی اونھون نے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی آیتون کی یعنی اونھون نے قرآن کو
نہ مانا یا دلائل قدرت کے سبب سے اونھون نے عبرت نہ پکڑی وَكَانُوْا بِهَا اور تھے کہ اون آیتون کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○
ہنسی کرتے تھے اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ اللہ پیدا کرتا ہی خلق کو نطفہ سے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر دوبارہ زندہ کریگا اور اوٹھائیگا

موت کے بعد ثُمَّ اِلَیْهِ پھر اوسکی جزا اور اوسکے حکم کی طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤگے اور بکرنے جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے
یعنی وہ پھیرے جائینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ چپ ہو جائینگے
مشرک یعنی نا امید ہو جائینگے اور حجت منقطع ہو جائیگی وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ اور نہو گا اونکے واسطے مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ اونکے
شریکون مین سے یعنی خداؤن مین سے جنکا نام اونھون نے شریک رکھا تھا جیسے فرشتے اور بت انمین سے اونکا کوئی شُفَعٰٓؤُا
شفاعت کرنے والے یعنی یہ کافر دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے اور اوسدن کافر انکی شفاعت سے محروم رہینگے
وَكَانُوْا اور تھے اوس امید کے سبب سے بِشُرَكَآئِهِمْ اون شریکون کے ساتھ كٰفِرِیْنَ ○ کافر یعنی جب اپنے مطلوب سے
نا امید ہونگے تو اپنے خداؤن سے بیزار ہو جائینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت یَوْمَئِذٍ
اوسدن یَّتَفَرَّقُوْنَ ○ پراگندہ ہو جائینگے لوگ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائینگے ایک گروہ اعلیٰ علیین کی طرف جائیگا ایک
گروہ اسفل السافلین مین گر پڑیگا ایک تو درجۂ وصلت پر ہوگا ایک درکۂ فرقت مین پڑیگا وہ تو صحبت کے تخت پر ہونگے یہ محبت اور
مصیبت کی چٹائی پر اونکو طرح طرح کا ثواب ہوگا انپر قسم قسم کا عذاب ہوگا ایک گروہ دولت مواصلت سے نازش کریگا ایک گروہ
آتش مفارقت مین جلنے بھننے کا *بیت* یکے خندان بصد عشرت یکے نالان بصد عسرت یکے در راحت وصلت یکے در شدت
ہجران ؎ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پھر مگر جو لوگ ایمان لائے ہون وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہون اونھون نے
اچھے فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ○ تو وہ ایسے باغ مین خوش کیے گئے ہونگے جو پھلا پھولا سرسبز شاداب ہوگا نہرین
اوسمین چھلکتی ہونگی اور وہ نیک لوگ اوس باغ مین ایسے خوش ہونگے کہ خوشی کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا بزرگی کیے گئے
اور نعمت دیے گئے یا اونھین حلون سے آراستہ کرینگے اقتصاد مین ہے کہ تاج دیے جائینگے عین المعانی مین ہے کہ ایسی اچھی آواز سنائے جائینگے کہ اوسکے
سننے کے برابر کسی چیز مین لذت نہوگی حدیث مین ہے کہ بہشت کی کنواریان ایسی آواز سے گائینگی کہ خلائق نے ویسی آواز نہ سنی ہوگی اور
آواز بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی کنواریان کیا گائینگی تو اونھون نے فرمایا کہ
تسبیح حضرت یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ سے پوچھا کہ آوازون مین آپ کس آواز کو بہت دوست رکھتے ہین فرمایا کہ مزامیر انس کو مکانات
قدس مین الحان تحمید کے ساتھ ریاض تمجید مین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ کل قیامت کو خدا کے دوست بہشت کے باغون مین
چمنستان انس کے درمیان خوشی کے ساتھ یہ سماع کرینگے کہ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوچکیگا
کہ وہ دلپذیر نغمہ اور شوق انگیز تر آواز جو ہمنے تمکو عطا کی ہے اوس سے زبور پڑھو اے موسیٰ تم توریت پڑھو اے عیسیٰ تم انجیل پڑھنے مین مشغول
ہو اے طوبیٰ دل آراستہ کرنے والی آواز میری تسبیح کے ساتھ نکال اے اسرافیل تو قرآن شروع کر امام ثعلبی اوزاعی رحمہما اللہ سے نقل کرتے
ہین کہ حضرت اسرافیل سے زیادہ کوئی خوش آواز نہین جب وہ خوش آوازی کرتے ہین تو سب فرشتے اپنے اوراد و اذکار سے باز رہتے
ہین حاصل کلام یہ ہے کہ انوار تجلی کے مشاہدہ کے بعد جنت مین سب سے بہتر لذت سماع ہوگی اسی جگہ سے شرح مثنوی مین اوس عزیز نے کہا ہے
کہ دنیا کے میدان تیرگی بڑھانے والے مین جو لوگ عاجز اور درماندے ہین سماع اونکے واسطے بہشت نورانی کے عشرت آباد سے

ایک منادی ہی نظم مومنان گفتند کاو ابر بہشت با لغز گردانید ہر آواز زشت ہ ما ہمہ اجزاے عالم بودہ ایم ہ ما شنودہ ایم
آن لحنہا بشنودہ ایم ہ گرچہ بر ما ریخت آب و گل شکے ہ یاد ما آید از انہا اندکے ہ پس غذاے عاشقان آمد سماع ہ ایں نفس
عاشقان لیکن نغمہا بشنوند ہ جزو بگذارند و سوے کل روند ہ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اور لیکن وہ جو ایمان لائے وَکَذَّبُوۡا
بِاٰیٰتِنَا اور جھٹلائین اونھون نے ہماری آیتین یعنی قرآن یا ہماری قدرت کی دلیلین وَلِقَآیِٔ الۡاٰخِرَۃِ اور تکذیب کی
ملاقات آخرت یعنی حشر و نشر کی فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ فِی الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ○ عذاب مین حاضر کیے گئے ہین
فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ یہ مصدر ہی امر کے معنی مین یعنی تسبیح کرو خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرو یا نماز پڑھو حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ
جب شام ہوتی ہی اس سے مغرب یا عشا کی نماز مراد ہی وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ○ اور جسوقت صبح ہوتی ہی اس سے صبح کی نماز مراد ہی
وَلَہُ الۡحَمۡدُ اور اوسی کے واسطے ہی تعریف فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ آسمانون اور زمین مین یعنی جو کوئی آسمان اور زمین
مین ہی وہ اوسکی حمد کرتا ہی وَعَشِیًّا اور نماز پڑھو آخر دن کے کنارے یعنی عصر کی نماز وَحِیۡنَ تُظۡہِرُوۡنَ ○ اور جسوقت
ہوتے ہو ظہر کے وقت یعنی ظہر کی نماز صاحب لباب نے فرمایا ہی کہ تسبیح کے معنی آواز بلند کرنا ہی تو صلوۃ جہریہ یعنی اون نمازون کے
ساتھ ملانا نسبت سے خالی نہین جنمین چلا کر قرأت کرتے ہین اور حمد چونکہ آواز بلند کرنے پر دلالت نہین کرتی تو نماز اخفائیہ یعنی اون
نمازون کے ساتھ اوسکے ذکر کی تخصیص مناسب نظر آئی جنمین آہستہ قرأت کرتے ہین یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ نکالتا ہی خدا
زندون کو مردون سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرند انڈے سے اور انسان نطفے سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن کو
کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہی وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے جیسے اوسکا عکس مذکور ہوا وَیُحۡیِ
الۡاَرۡضَ اور زندہ کرتا ہی زمین کو گھاس سے بَعۡدَ مَوۡتِہَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد وَکَذٰلِکَ اور اسی طرح نکالنے کی طرح
تُخۡرَجُوۡنَ ○ ع نکالے جاؤگے قبرون سے وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اور قدرت خدا کی نشانیون مین سے اَنۡ خَلَقَکُمۡ وہ ہی کہ اوسنے پیدا
کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو مِّنۡ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ پھر اب تم بَشَرٌ آدمی ہو کہ تَنۡتَشِرُوۡنَ ○
پراگندہ ہوتے ہو زمین مین اسباب معیشت مین تصرف کرنے کے واسطے وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے اَنۡ
خَلَقَ لَکُمۡ یہ کہ اوسنے پیدا کین تمھارے واسطے مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ تمھاری ذاتون یعنی تمھاری جنس سے اَزۡوَاجًا
عورتین لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا تاکہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اونکی طرف اور آرام لو اونسے اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم میل
کرنے کا سبب ہی اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہی نظم بجنس خود کند ہر جنس آہنگ ہ ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ ہ بجنس
خویش دارد میل ہر جنس ہ فرشتہ با فرشتہ انس با انس ہ وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتون کے
درمیان مَّوَدَّۃً دوستی وَّرَحۡمَۃً اور مہربانی اور موضح مین لکھا ہی کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد تزویج ہی سے ہو جاتی ہی
اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہی یا محبت تو کمسنون کے ساتھ ہوتی ہی اور مہربانی بوڑھیون پر اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ بیشک عورتون کو
بشریت مین مردون کے مشابہ اور ہمشکل پیدا کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ○ اوس گروہ کے واسطے

جو تفکر کرتے ہین اور اس صورت مین جو حکمت ہی اوسپر مطلع ہوجاتے ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانون اور زمینون کا وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مخالفت تمہاری زبانون کی
بات کہنے مین اسواسطے کہ کوئی بلند آواز کرکے بات کرتا ہی کوئی آہستہ سے کوئی فصاحت کے ساتھ کوئی ہکلا کر مختلف زبانون مین عربی
فارسی ترکی ہندی وغیرہ مین کتاب مین ہی کہ سب مختلف زبانون کی اصلین بہتر ہین اونمین انیس اولاد سام مین ستره حام کی اولاد مین چھتیس
اولاد یافث مین وَاَلْوَانِكُمْ اور دوسرے اختلاف تمہارے رنگون کا سرخی سفیدی زردی مین یا اعضا اور ہیئتون اور
شکلون مین کہ کوئی آدمی سب چیزون مین دوسرے کے مشابہ نہین ہی یہانتک کہ جو دو لڑکے جڑوان پیدا ہوتے ہین باوجود اسکے کہ
ایک ہی رات سے اور ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوتے ہین مگر اونکی بھی کسی نہ کسی چیز مین فرق ہوتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک
آدمیون کی زبانین اور رنگ مختلف ہونے مین باوصف اسکے کہ ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوے ہین لَاٰيٰتٍ البتہ اوسکی قدرت
اور حکمت کی نشانیان ہین لِّلْعٰلِمِيْنَ ○ علم والون کے واسطے یعنی یہ نشانی عالمون کے واسطے ہی جو اوسمین غور و فکر کرتے ہین
اور اوسکی کنہ کو پہونچتے ہین اور بکسرہ لام العالمین پڑھا ہی لام کو زبر یعنی یہ نشانی اہل عالم کے واسطے ہی کہ فرشتہ انسان جن کسی عقل والے پر
یہ بات پوشیدہ نہین کہ اس اختلاف مین حکمت کلی مندرج ہی اسواسطے کہ اگر اس وجہ پر اختلاف نہوتا تو شخصون مین خلاف مشکل پڑتا
اور بہت کام نہوتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے مَنَامُكُمْ سونا تمہارا ہی بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مین تو اپنے نفسانی کی استراحت اور قوائے طبیعی کی قوت کے واسطے وَابْتِغَاۗؤُكُمْ اور ڈھونڈھنا تمہارا روزی کو مِّنْ
فَضْلِهٖ اوسکے فضل سے یعنی اسباب معاش ڈھونڈھنا اور بعضون نے کہا ہی کہ سونا مخصوص ہی رات کے ساتھ اور روزی ڈھونڈھنا
دن کے ساتھ اور اس آیت مین معنی کے موافق تقدیم اور تاخیر ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ رات کو سونے اور دن کو معیشت ڈھونڈھنے مین
لَاٰيٰتٍ البتہ دلائلین اور عبرتین ہین لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ اور اوسکی حکمت کی نشانیون مین سے ہی يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ یہ ہی کہ دکھاتا ہی تمھین بجلی خَوْفًا بجلی گرنے سے مسافرون کو
ڈرانے کے لیے وَّطَمَعًا اور مقیم کو مینھ کی طمعون مین ڈالنے کے واسطے وَّيُنَزِّلُ اور برساتا ہی مِنَ السَّمَاۗءِ آسمان کی طرف سے
پانی مَاۗءً پانی فَيُحْيٖ پھر زندہ کرتا ہی بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی کے سبب سے زمین کو کہ اوس سے تر و تازہ گھاس اوگتی ہی بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے افسردہ اور پژمردہ ہوجانے کے بعد اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ برق و باران مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت
الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو عقل لڑاتے ہین حق تعالیٰ کی کائنات کے ہونے مین تاکہ اونپر ظاہر ہو جاوے
حق تعالیٰ کی کمال قدرت جو ہر شی پیدا ہوئی چیزین ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ یہ ہی
کہ قائم رہتا ہی آسمان بے ستون کے وَالْاَرْضُ اور ٹھہری ہوئی ہی زمین پانی پر بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے یعنی اوسکی نگہبانی سے جو اوسے
ساتھ علاقہ رکھتی ہی ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل آخر کو صور پھونک کر دَعْوَةً اصلی پکارنا اسطرح کہ ای مردو نکلو
مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ اوسوقت تم تَخْرُجُوْنَ ○ نکل آؤگے اپنی قبرون سے خلق کا قبرون سے نکلنا بھی

اوسکی نشانیون مین سے ایک نشانی ہی وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین
اور سب کا خالق مالک وہی ہی كُلٌّ لَّهٗ سب اوسکے واسطے قٰنِتُوْنَ ○ فرمانبردار ہین صورت زندگی حشر ونشر مین آن
احوال مین اوسکے حکم سے سرکشی نہین کرسکتے وَهُوَ اور وہ ہی الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ وہ جو پہلی بار پیدا کرے خلق کو
پھر مار ڈالے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر زندہ کرے اوسے وَهُوَ اور وہ پھر زندہ کرنا اَهْوَنُ بہت آسان ہی عَلَيْهِ خدا پر جسطرح
پہلی بار پیدا کرنا یا تمھارے اعتقاد کے موافق دوبارہ بنانا پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہی پھر جب تم اس بات کے قائل ہو کہ پہلی بار
اوسنے پیدا کیا تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیون منکر ہو پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اوسکی قدرت کے آگے یکسان ہی نظم چون قدرت
او منزہ از نقصان ست ✤ آوردن خلق و بردنش یکسان ست ✤ نسبت بمن تو ہر دو دشوار بود ✤ در قدرت پر کمال او آسان ✤
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور اوسکے واسطے ہی صفت برتر اور بہت بڑی جیسے قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت
صفات فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمینون مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی عاجز نہین ممکن کو پہلی بار
پیدا کرنے مین اور دوبارہ زندہ فرمانے مین الْحَكِيْمُ ○ صواب جاننے والا اسواسطے کہ اوسکے افعال اوسکی حکمت کے موافق
ہوتے ہین ضَرَبَ لَكُمْ بیان کرتا ہی حق تعالی تمھارے واسطے مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ایک مثل لی ہوئی تمھاری ذاتون کے
احوال سے هَلْ لَّكُمْ کیا ہی تمھارے واسطے ای آزاد لوگو مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ تمھارے لونڈی غلامون مین سے جو
تمھارے ہاتھ کا مال ہین مِّنْ شُرَكَآءَ کوئی شریک فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین جو دیے ہین ہمنے تمکو مال اور اسباب فَاَنْتُمْ
فِيْهِ سَوَآءٌ پھر تم اور وہ اوس چیز مین یکسان ہو یعنی جس طرح تم اپنے مال و ملک مین تصرف کرتے ہو اوس طرح وہ بھی کرسکتے
ہین تَخَافُوْنَهُمْ ڈرتے ہو اونسے کہ تصرف مین مستقل ہو جائین كَخِيْفَتِكُمْ مثل ڈرنے تم آزادون کے اَنْفُسَكُمْ اپنی
ذاتون سے یعنی اون آزادون سے جو شریک ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ ای لونڈی غلامون کے مالکو کیا تم اپنے لونڈی غلامون کو اپنے ملک و
مال مین شریک کرتے ہو کہ اوسپر تسلط اور تصرف کرنے مین تم اور وہ برابر ہو اور اونکے ہمیشہ مستقل قابض ومتصرف ہونے سے ڈرتے رہو عین المعانی
اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ جب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ آیت سرداران قریش کے سامنے پڑھی تو وہ بولے کہ ہرگز نہین واللہ نہو گا ایسا
ایسا کبھی ہرگز پس حضرت نے فرمایا کہ تم تو اپنے لونڈی غلامون کو اپنی ملک مین شرکت نہین دیتے ہو تو مخلوق جو خدا کے بندے ہین انھین اوسکی
ملک مین کیونکر شریک کرتے ہو نظم خلق چون بندگان سر در پیش ✤ ماندہ در بند حکم خالق خویش ✤ جملہ ہم بندہ اند و ہم بندی ✤ نرسد
بندہ را خداوندی ✤ كَذٰلِكَ اسکی تفصیل کے موافق نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور بیان کردیتے ہین ہم اپنی وحدت کی
دلیلین لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ اپنی عقل مثالین سوچنے سمجھنے مین لڑاتے ہین مگر منکر اور ظالم لوگ
ان باتون کی حقیقت سے بیخبر ہین بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا بلکہ پیروی کرتے ہین وہ لوگ جنھونے ظلم کیا اپنا اوپر شرک کے سبب سے
اَهْوَآءَهُمْ اپنے نفس کی آرزوون کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علمی اور نادانی کے سبب سے فَمَنْ يَّهْدِيْ پھر کون ہی جو ہدایت کرے اوسے
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ جسکو چھوڑ دیا اللہ نے اور چھوڑ دینے کے سبب سے گمراہ ہو گیا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی گمراہ مشرکون کے واسطے

مِنْ نّٰصِرِیْنَ ○ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب دوزخ سے اونھین نجات دے فَاَقِمْ وَجْهَكَ پھر سیدھا رکھ تو یعنی [illegible] صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنا منہ لِلدِّیْنِ عبادت الٰہی کے واسطے یعنی خالص کر لو اپنا کام حَنِیْفًا اوس حال مین کہ [illegible]
یعنی اسلام کی طرف اور اپنی امت کے [illegible] کہ اسی جہت سیدھے پر قائم رہین [illegible] کرین فِطْرَتَ اللّٰهِ [illegible] خدا کی
الَّتِیْ [illegible] فَطَرَ النَّاسَ پیدا کیا خدا نے لوگون کو عَلَیْهَا اوسپر یعنی کہتے ہین کہ [illegible]
[illegible] مین [illegible] کو حاصل ہوا تو فرماتا ہی کہ وہ عہد لازم پکڑے رہو کہ اوسپر عہد لیے گئے ہو لَا تَبْدِیْلَ نہی نفی کی
صورت مین ہی یعنی تبدیل نکرو لِخَلْقِ اللّٰهِ خلق خدا کو یعنی جس دین پر حق تعالی نے خلق کو پیدا کیا اور اوس سے عہد و میثاق لیا ذٰلِكَ
الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وہ ہی دین سیدھا اور مستقیم وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے
سیدھا اور مستقیم ہونا دین کا اپنی طبیعت کی کجی کے سبب سے اور اسمین غور نکرنے کے باعث مُنِیْبِیْنَ حال ہی اَقِمْ کی ضمیر سے یعنی ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی طرف متوجہ ہو اپنی امت سمیت اوس حال مین کہ پھرے گئے ہو اِلَیْهِ حق کی طرف اوسکے غیر سے شیخ ابو سعید خراز
قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ انابت حق سے حق کی طرف رجوع کرنا ہی اور منیب اوسے کہتے ہین کہ جو حق تعالی کے سوا اور کسی طرف رجوع نہو
بیت تو مرجعی ہمہ را من رجوع با کہ کنم ؛ گرم تو در نپذیری کجا روم چہ کنم ؛ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوس سے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اور
قائم رکھو نماز وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو جاؤ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ شرک کرنے والون مین سے قصداً نماز ترک کرکے یہ خطاب امت کی طرف
ہی تیسیر مین شیخ محمد طوسی قدس سرہ سے منقول ہی کہ ایک حدیث مجھے پہونچی کہ جو کچھ مجھسے روایت کیجائے اوسے قرآن شریف پر پیش کرو اگر
موافق ہو تو وہ روایت مجھسے ہی تو مین نے اس حدیث کو کہ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ چاہا کہ کسی آیت سے موافق کرون تیس برس مین
فکر کی یہان تک کہ یہ آیت پائی کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا اور نہو اون لوگون مین سے
جنھون نے جدا کیا اور پراگندہ کردیا دِیْنَهُمْ اپنا دین وَكَانُوْا شِیَعًا اور ہوگئے وہ گروہ گروہ اس سے مشرک مراد ہین کہ دین اسلام
چھوڑکر کچھ بت پوجنے لگے اور ایک گروہ نے فرشتون کی پرستش اختیار کی ایک نے ستارہ کی یا یہود و نصاریٰ مراد ہین کہ اونمین سے ہر ایک
کئی گروہ ہوگئے یا خارجی اور رافضی مراد ہین کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس باب مین ایک حدیث مرفوع روایت ہی یا بدعتی مراد ہین كُلُّ
حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ ہر ایک گروہ کے لوگ بسبب اوسکے کہ جو کچھ اونکے نزدیک ہی دین فَرِحُوْنَ ○ خوش ہین اور اونکو گمان ہی
کہ وہی حق پر ہین نظم ہر کسے را در خور مقدار خویش ؛ ہست نوع خوشدلی در کار خویش ؛ میکند اثبات خویش و نفی غیر ؛ چہ امام
صومعہ چہ پیر دیر ؛ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اور جب پہونچتی ہی مشرکون کو ضُرٌّ سختی یا بیماری یا مفلسی اور بعضون نے کہا ہی کہ
کچھ مشرکون کی تخصیص نہین بلکہ عام ہی سب لوگون کے واسطے کہ جب کسی سختی اور شدت مین پھنستے ہین تو دَعَوْا پکارتے ہین وہ
رَبَّهُمْ اپنے رب کو مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ پھر کر حق کی طرف ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ پھر جب چکھاتا ہی اونھین یعنی عطا کرتا ہی اونھین خدا
مِّنْهُ اپنے پاس سے رَحْمَةً آسانی یا صحت یا مالداری اور اوس شدت سے چھوڑا لیتا ہی تو اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ اوسوقت ایک گروہ
اونمین سے بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ○ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہین یعنی بلا سے نجات پانے کے عوض ایسا عمل کرتے ہین لِیَكْفُرُوْا

تاکہ کافر اور ناشکرے ہو جائین بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ ط اوس چیز کے ساتھ جو عطا کی ہمنے اونکو فَتَمَتَّعُوْا پس حکم ہی کہ بہرہ گیر ہو کافرو دنیا سے
اوٹھالو دو چار روز دنیا کی نعمتون سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہی کہ جانو گے انجام کار کا کہ وہ عذاب آخرت ہی اَمْ اَنْزَلْنَا
کیا بھیجی ہمنے عَلَیْھِمْ کافرون پر سُلْطٰنًا کوئی کتاب یا دلیل یا رسول یا فرشتہ کہ اوسکے ساتھ کوئی دلیل ہو کہ
فَھُوَ پھر وہ رسول یا فرشتہ یَتَکَلَّمُ بات کہے اوس کتاب کے سبب یعنی وہ دلیل کہتا ہو بِمَا کَانُوْا بِهٖ یُشْرِکُوْنَ ○ ساتھ
اوس چیز کے کہ ہین وہ اوسکے سبب شرک کرتے یعنی وہ دلیل ہو اونکے شرک کرنے پر ایسا نہین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب چکھاتے ہین
ہم مشرکون کو رَحْمَةً کوئی رحمت وسعت اور مثل اوسکے تو فَرِحُوْا خوش ہوتے ہین بِھَا ط اوس نعمت کے سبب وَاِنْ تُصِبْھُمْ
سَیِّئَةٌ اور جب پہونچتی ہی اونھین سختی بیماری اور قحط اور مثل اوسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیجے
ہین اونکے ہاتھ یعنی اونھون نے کیے ہین برے کام اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ تو اونھین بلا پہونچتی ہی تو اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ اوسوقت
وہ نا امید ہوتے ہین اور یہ برخلاف مومن کے ہی کہ نعمت پر شکر کرتا ہی اور مصیبت پر صبر اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین جانا اونھون نے
کہ اَنَّ اللّٰهَ یعنی اللہ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی وَیَقْدِرُ ط
اور تنگ کر دیتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک روزی کی وسعت اور تنگی مین لَاٰیٰتٍ البتہ دلیلین عبرت کی ہین
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین حکم الٰہی کی وسعت اور تنگی رزق مین اور بھلائی پر شکر
کرتے ہین اور برائی پر صبر اسواسطے کہ مومن کے کام کی بنیاد اور ایمان کی اصل انھی دو صفتون پر ہی فَاٰتِ پھر دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذَا الْقُرْبٰی قرابت والے بنی ہاشم کو حَقَّهٗ اوسکا حق مال غنیمت مین سے بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر مین تو یہ خطاب حضرت رسول
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ ہی اور سب امت اس حکم مین داخل ہین یعنی حق تعالیٰ سب مسلمانون کو حکم فرماتا ہی کہ وہ حق قرابت دارون کو یعنی ناتہ
جوڑے رہو احسان کرکے انعام دیکر تعظیم و توقیر کرکے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذوی الارحام کو نفقہ دینا واجب ہونے پر اسی آیت سے دلیل
نکالی ہی وَالْمِسْکِیْنَ اور دو حق محتاجون اور عاجزون کو وَابْنَ السَّبِیْلِ ط اور راہ چلنے والون کو اوسمین سے جو دینا مقرر ہوا ہی
یعنی مال زکوۃ مین سے ذٰلِكَ یہ حقوق دینا خَیْرٌ بہتر ہی حق روکنے سے لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو
چاہتے ہین وَجْهَ اللّٰهِ خدا کا دیدار یا اوسکی رضامندی ڈھونڈھتے ہین یا اونکی مراد حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ہی اس دینے سے
اور کسی غرض اور بدلے کی جہت سے نہین دیتے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ نفقہ دینے والون کا ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ تو وہی ہین
فلاح پانے والے وَمَآ اٰتَیْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو مِّنْ رِّبًا ہدیہ اور عطیہ بدلے کی توقع پر لِّیَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے مال تمھارا فِیْٓ
اَمْوَالِ النَّاسِ لوگون کے مالون مین یعنی کسی کو ہدیہ دیتے ہو اور اوسکی قیمت سے زیادہ کی توقع رکھتے ہو تاکہ تمھارا مال بڑھے فَلَا یَرْبُوْا
تو زیادہ نہین ہوتا وہ مال عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اور اوس سے برکت جاتی رہتی ہی یا جو کچھ دیتے ہو معاملات مین حرام زیادتی کے طور پر
یعنی روپیہ کا سود تاکہ سود کھانے والون کے مال مین بڑھتی ہو تو ایسا نہین ہوتا اور اوسمین برکت نہین رہتی وَمَآ اٰتَیْتُمْ
مِّنْ زَکٰوةٍ اور جو کچھ دیتے ہو زکوۃ فرض مین سے یا صدقہ کہ اوس دینے مین تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ چاہتے ہو ثواب

اللہ تعالیٰ کا فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ خدا کے واسطے دیتے ہیں بڑھنے کی نیت سے نہیں هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ وہی ہیں حساب
زیادتی کے یا زیادتی پانے والے کہ ایک کے بدلے دس یا زیادہ پاینگے آ اللّٰہ خدا ہے برحق اَلَّذِیْ خَلَقَكُمْ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو
اور تم نہ تھے ثُمَّ رَزَقَكُمْ پھر روزی دی اوسنے اور دیتا ہے جبتک کہ تم زندہ ہو ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب تمھاری مدتیں
پوری ہو چکینگی ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ پھر زندہ کریگا تمکو اور اوٹھائیگا قیامت کے دن هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہے تمھارے
شریکوں میں سے یعنی وہ بت جو تمھارے زعم میں خدا کے شریک ہیں اونہیں سے ہے مَّنْ یَّفْعَلُ کوئی جو کرے مِنْ ذٰلِكُمْ اس
پیدا کرنے روزی دینے مار ڈالنے پھر جلانے میں سے مِّنْ شَیْءٍ کوئی چیز کہ اوس سبب سے اوسکی پرستش کر سکیے اور چونکہ ان کاموں میں سے
کچھ بھی اونسے نہیں ہوتا تو اونکو شریک ٹھہرانا نہ چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہے اللہ وَتَعٰلٰی اور برتر ہے عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز
سے کہ شریک کرتے ہیں اوسکے ساتھ ظَهَرَ الْفَسَادُ ظاہر ہوا فساد اور تباہی فِی الْبَرِّ میدان میں خشک سالی اور چارپایوں کے
مرنے اور وباؤں کے سبب سے وَالْبَحْرِ اور دریا میں ہیجان اور طوفان اور کشتیاں غرق ہونے کے سبب سے بِمَا كَسَبَتْ بسبب اسکے
کہ کیا اَیْدِی النَّاسِ ہاتھوں نے آدمیوں کے یعنی اونکے گناہوں کے وبال کے سبب سے اکثر علما اس بات پر ہیں کہ فساد سے مقصد نہ برسنا
مراد ہے اسواسطے کہ جب پانی نہیں برستا تو میدان میں گھاس نہیں اوگتی اور دریا میں موتی اور جواہر نہیں بنتے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ جب پانی
نہیں برستا تو دریا کے جانور اندھے ہو جاتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ خشکی کا فساد یہ تھا کہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور دریا کا فساد یہ تھا
کہ کشتیاں غصب کریں اور بعضوں کے نزدیک فساد سے فساد کا اثر مراد ہے یعنی اوسکا نتیجہ ظاہر ہوا خشکی میں اہل قریٰ کو ہلاک کرنے سے اور
دریا میں قوم نوح کو اور آل فرعون کو غرق کرنے سے اور بہر تقدیر حضرت مالک قدیر نے اسباب دنیوی کا فساد آدمیوں سے کیا لِیُذِیْقَهُمْ
تاکہ چکھائے اونھیں بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا بعضی جزا اوسکی جو اونھوں نے کیا ہے اسواسطے کہ پوری جزا آخرت میں ہوگی لَعَلَّهُمْ شاید کہ
وہ یہ بعضی جزا کا مزا چکھنے سے یَرْجِعُوْنَ ۝ پھریں شرک سے توحید کی طرف اور گناہ سے طاعت کی جانب اور محققوں کے نزدیک بر سے
نفس مراد ہے اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جسکا بحر دل مراقبہ ترک کرنے سے خراب ہو جاتا ہے تو اوسکے بر نفس میں
خرابی ظاہر ہو جاتی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بر نفس کا فساد خطرات میں ترک ہونے سے ہے اور بحر دل کا فساد بے رعایتی کے سبب سے
جور ہے ن او... عادتوں کی پابندی کے سبب سے ہوتا ہے حقائق سلمی میں مذکور ہے کہ بر تو علماء ظاہر کی زبان ہے اور بحر اہل تحقیق کی بان فا
تاویلوں سے علماء ظاہر کی زبان بگڑتی ہے اور باطل دعووں سے عارفوں کی زبان خراب ہوتی ہے نظم با نادیدہ نشانہا مید ہند
راستیہا را ابران کج می نہند ازبرائے مثنوی در وصف ماہ صد نشان نادیدہ گوید بہر جاہ قُلْ سِیْرُوْا کہو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں سے کہ جاؤ فِی الْاَرْضِ اگلی امتوں کی زمین میں فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ پھر دیکھو تو کیسا تھا
عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ انجام اون لوگوں کا جو تھے مِنْ قَبْلُ ان سے پہلے كَانَ اَكْثَرُهُمْ تھے اکثر اونکے جو ہلاک ہوئے
مُّشْرِكِیْنَ ۝ شرک کرنے والے فَاَقِمْ تو سیدھا کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَجْهَكَ تمام اپنے کو لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ
سیدھے دین کے واسطے یا متوجہ ہو جا صحیح اور درست دین کی طرف مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آئے یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ

تھین ہی پھر اوسکے واسطے نہین [illegible] خدا [illegible] کی [illegible]
[illegible] لِّلّٰهِ [illegible] وہ دن کہ [illegible]
ایک [illegible] دوزخ مین [illegible] تعالیٰ [illegible] یومئذٍ یصدعون [illegible] کوئی کافر ہو
[illegible] دوزخ مین [illegible] آتش [illegible] دوزخ مین [illegible] کوئی کرے نیک
کام فَلِاَنْفُسِهِمْ تو اونسے کیے ہونگے اپنی ذاتون کے واسطے يَمْهَدُوْنَ ۝ بچھاتے ہین یعنی جگہ درست کرتے ہین بہشت
اور قیامت کے دن بندون کا علاحدہ ہونا واقع ہی لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے خدا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے اور یہان کافرون کی جزا کا ذکر نہین کیا
اس جہت سے مقصود بالذات ایمان والے ہین اِنَّهٗ بیشک اللہ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ دوست نہین رکھتا کافرون کو کہ ایمان
والون کے ساتھ اکٹھا کرے بلکہ کافرون کو جدا کرکے دوزخ مین بھیجیگا وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ
يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ یہ ہی کہ بھیجتا ہی ہوائین یعنی اوتری دکھنی ہوا اور باد صبا کو مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینے والیان مینہ کی وَّ
لِيُذِيْقَكُمْ اور تاکہ چکھاوے تمکو اوس سے مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین سے جو مینہ کے تابع ہی یعنی فراخی معیشت اور رفاہیت
وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ اور اسواسطے تاکہ ہواؤن کے سبب سے چلے کشتی دریا پر بِاَمْرِهٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو
دریاؤن کی تجارت مین مِنْ فَضْلِهٖ روزی جو خدا محض اپنے فضل سے دیتا ہی وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور شاید کہ تم شکر کرو ان
نعمتون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور یقینی ہمنے بھیجے مِنْ قَبْلِكَ تمسے پہلے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُسُلًا رسول آدمیون مین سے
اِلٰى قَوْمِهِمْ اونکے گروہ کی طرف فَجَآءُوْهُمْ تو آئے ہمارے رسول اپنی قوم کے پاس بِالْبَيِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ
یا حلال اور حرام کے ظاہر احکام کے ساتھ تو بعضے لوگ اونکی قوم مین سے اونکا ایمان لائے اور بعضے کافر ہوے فَانْتَقَمْنَا پھر ہمنے
انتقام اور بدلا لیا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا اون لوگون سے جو کافر رہے اور اونھین ہمنے ہلاک کر دیا اور مدد کی ہمنے اونکی جو ایمان لائے تھے
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا اور ہی حق ہمپر نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مدد دینا ایمان والون کو اسواسطے کہ وہ مدد کے مستحق ہین اَللّٰهُ
خدا ہی برحق الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ وہ ہی جو بھیجتا ہی ہوائین فَتُثِيْرُ سَحَابًا تو اوٹھاتی ہین ہوائین ابر کو فَيَبْسُطُهٗ
پھر پھیلا دیتا ہی خدا اوسے یعنی جب کبھی چاہتا ہی ابر کو ملا اور گہرا رکھتا ہی فِي السَّمَآءِ آسمان کی طرف كَيْفَ يَشَآءُ جسطرح چاہتا ہی
چلتا ہوا یا تھما ہوا وَيَجْعَلُهٗ اور کر دیتا ہی اوسکو کبھی كِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے ہر ٹکڑے کو ہر طرف فَتَرَى الْوَدْقَ پھر تو دیکھتا ہی
مینہ کو کہ حکم الٰہی کے موافق يَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْ خِلٰلِهٖ ابر کے درمیان سے ابر ملا ہوا اور گھرا ہوا ہوتا ہی جب بھی اور جدا جدا
ہوتا ہی تب بھی فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ پھر جب پہونچا دیتا ہی خدا مینہ کو مَنْ يَّشَآءُ جس کسی کی زمین اور کھیتون کو
چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖٓ اپنے بندون مین سے اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اوس وقت وہ خوش ہوتے ہین وَ
اِنْ كَانُوْا اور تحقیق کہ تھے مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ قبل سے اسکے کہ برسایا جائے اونپر مینہ مِّنْ قَبْلِهٖ

بد از آنے سے پہلے لَمُبْلِسِيْنَ ○ نا امید مینھ سے فَانْظُرْ پس دیکھ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ رحمت آلہی کے نشان کی طرف
یعنی مینھ کا اثر دیکھ کہ كَيْفَ کیونکر خدا اوس اثر سے يُحْيِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہی زمین کو پیڑون پھلون کھیتون بوٹون سے بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد یہ ترجمہ بکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اونھون نے اَثَرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ پڑھا ہی اور حفص نے
اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ صیغۂ جمع کے ساتھ پڑھا ہی یعنی تا کہ رحمت آلہی اور بخشایش نا متناہی کے آثار تو دیکھے کہ مری ہوئی زمین کو زندگی عطا
فرماتا ہی اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ جو مری ہوئی زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہی وہ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ہی البتہ زندہ کرنے والا مردون کا بھی ہی
اسواسطے کہ زمین کا زندہ کرنا نیا پیدا کرنا اوسکا ہی جو اسمین تھین نباتی قوتین اور مردون کا زندہ کرنا پیدا کرنا اوسکا ہی جو مُردون کے
مادّون مین تھین قوتین وغیرہ وَهُوَ اور اللہ تعالی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ سب چیزون پر قادر ہی اسواسطے کہ اوسکی
قدرت سب مخلوقات کے ساتھ یکسان ہی احقاف مین ہی کہ رحمت کا اثر مینھ کے ظاہر مین یہ ہی کہ سب کی زندگی اوسی کے سبب سے ہی
اور باطن مین اوسکا ذکر ہی کہ دل کی زندگی اوسکے سبب سے ہی اور بحر الحقائق مین ہی کہ اثر رحمت نشان اوس وانہ کا ہی جسسے زمین دل زندہ
ہوتی ہی اور بعضون کے نزدیک اثر رحمت خود دل ہی کہ حق تعالی کی نظر پڑنے کی جگہ ہی مثنوی مین اسی مبحث کے مناسب ایک حکایت
لائے ہین مثنوی صوفیے در باغ از بہر کشاد ۔ صوفیانہ روے بر زانو نہاد ۔ پس فرو رفت او بخود اندر نغول ۔ شد ملول از صورت خوابش
فضول ۔ گر چہ خسپی آخر اندر رز نگر ۔ این درختان بین آثار خضر ۔ امر حق بشنو کہ گفت ست انظروا ۔ سوے این آثار رحمت آر رو ۔
گفت آثارش دل ست ای بو الہوس ۔ آن برون آثار آثار ست و بس ۔ باغہا و میوہا اندر دل ست ۔ عکس لطف او برین آب و گل ست ۔
وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بھیجین ہم رِيْحًا ہوا ہلاک کرنے والی جیسے دبور کہ عذاب کی ہوا ہی اور یہ ہوا اونکے کھیتون پر چلے فَرَاَوْهُ
تو دیکھین وے کھیتی کو مُصْفَرًّا زرد سبزی کے بعد مری ہوئی ایسی کہ اوس سے فائدہ نہ لے سکین تو لَظَلُّوْا البتہ ہو جائین وے مِنْۢ
بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ○ کھیت زرد ہو جانے کے بعد کہ ناشکرے ہو جائین گذری ہوئی نعمتون پر چاہیے تھا کہ حق تعالی سے التجا کرتے
اور اوسکی رحمت سے نا امید نہوتے اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ باتین سمجھین اور تمہارا کہا مانین فَاِنَّكَ
پس تحقیق کہ تم ای ہمارے حبیب لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مُردون کو اور کافر مُردون ہی کا حکم رکھتے ہین اسواسطے
کہ اونکے دل مرے ہوے ہین وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ اور نہین سنا سکتے تم بہرون کو الدُّعَآءَ پکارنا اِذَا وَلَّوْا جب وے پھرین پکار
والے کی طرف سے مُدْبِرِيْنَ ○ بھاگتے ہوے بات کہنے والے کی طرف سے پھرنے اور بھاگنے کی قید ... کہ اونکو سنانا محال ہوجانے
کے واسطے ہی یعنی وہ بہرا جسکا منہ بات کہنے والے کی طرف ہوتا ہی اگرچہ سنتا نہین مگر لب ہلانے کی حرکت اور ... اشارے سے
کچھ دریافت کر لیتا ہی لیکن جس بہرے کی پیٹھ بات کرنے والے کی طرف ہو وہ اسقدر دریافت کرنے سے بھی محروم ہی وَمَآ اَنْتَ اور نہین
ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰدِ الْعُمْيِ راہ دکھانے والے دل کے اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے یعنی ای ہمارے
حبیب تمکو یہ قدرت نہین کہ مشرکون کو ایمان کی توفیق دو اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتے ہو قرآن کی نصیحتین اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے
جو ایمان لایا ہی بِاٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون کا اسواسطے کہ ایمان اونھین اس بات پر رکھتا ہی کہ الفاظ قرآن کو یاد کر لیتے ہین اور وے

ع ۵ ۱۳

معنی مین غور اور فکر کرتے ہو فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ تو وہ ماننے والے ہین امر و نواہی کو اَللّٰهُ خداوند مطلق اور معبود برحق الَّذِیْ
خَلَقَكُمْ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مِّنْ ضُعْفٍ سست چیز یعنی نطفہ سے ثُمَّ جَعَلَ پھر دی تمھین مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ
سستی کے بعد جو بچپنے مین ہوتی ہی قُوَّةً یعنی جوانی ثُمَّ جَعَلَ پھر دی مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ زور جوانی کے بعد ضُعْفًا وَّ
شَيْبَةً سستی اور بوڑھاپا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی ضعف و قوت جوانی بوڑھاپا وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا ہی
بندون کا احوال الْقَدِيْرُ ○ قادر ہی اونکی کیفیتین اور صفتین بدلنے پر وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت
اور وہ آخر ساعت ہوگی دنیا کی ساعتون مین سے يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۵ قسم کھائینگے کافر کہ مَا لَبِثُوْا نہین ٹھہرے وہ
دنیا مین یا قبرون مین غَيْرَ سَاعَةٍ سوا ایک ساعت کے اور سب ایمان والے جانینگے کہ یہ جھوٹ کہتے ہین كَذٰلِكَ جسطرح
آخرت مین سچ سے برگشتہ ہوکر جھوٹ بولینگے اسی طرح كَانُوْا ہین دنیا مین کہ حشر و نشر سے انکار کرنے کے سبب سے يُؤْفَكُوْنَ ○
پھیرے جاتے ہین سچائی کی راہ سے یعنی جھوٹ بولنا اونکا کام ہی دونون جہان مین وَ اور جب وہ قسم کھا چکینگے کہ ہم دنیا مین نہین رہے تو
قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہینگے وہ لوگ جو دیے گئے ہین علم وَالْاِيْمَانَ اور ایمان یعنی مومن اور عالم فرشتے اور آدمی
کہینگے کہ کیون جھوٹ بولتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ سچ تو یہ ہی کہ بیشک تم ٹھہرے ہو دنیا مین اور تمھارا ٹھہرنا مذکور اور لکھا ہوا ہی فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ اللہ کی کتاب یعنی لوح محفوظ یا قرآن شریف مین وہان جہان فرمایا ہی کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا خدا کے
علم مین یا اوسکے حکم مین یا اوسمین کہ جو کچھ تمہارے واسطے لکھا ہی کہ تمہارے ٹھہرنے کا زمانہ ہوگا اور تم اوسی قدر دنیا مین یا قبرون مین رہے ہو
اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اوٹھنے کے دن تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ تو یہی ہی اوٹھنے کا دن جسکا تم انکار کرتے تھے وَلٰكِنَّكُمْ
كُنْتُمْ اور لیکن تم تھے کہ کمال نادانی اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا تَعْلَمُوْنَ ○ نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبرون سے اوٹھنا حق ہی
تو کافر عذر شروع کرکے جو گذر گیا اوسکے تدارک کے واسطے دنیا مین پھر آنے کی اجازت مانگینگے اور اجازت نہ پائینگے فَيَوْمَئِذٍ پھر اوسدن
لَّا يَنْفَعُ فائدہ نہ کریگی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر خواہی اونکی
وَلَا هُمْ اور نہ وہ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ پکارے جائینگے ایسی چیز کی طرف جو اونسے عذاب زائل کرے یعنی اونسے نہ کہینگے کہ
خدا کی رضامندی طلب کرو اسواسطے کہ خدا تو اونسے راضی ہی نہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ بیان کی ہی ہمنے لِلنَّاسِ
لوگون کے واسطے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر مثل سے کہ جو اونکے کام آئے توحید اور حشر
اور سب رسل کے سچے ہونے کے بیان مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ اور اگر لاؤ تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس معجزہ
یعنی منکرون اور ... معجزہ طلب کرتے ہین اگر وہ معجزہ تم اونھین دکھاؤ تو لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ضرور کہینگے وہ لوگ جو
کافر ہوے ہین شدت عداوت و عناد اور غایت سرکشی و فساد کی وجہ سے کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم یعنی پیغمبر اور مومن لوگ
اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ○ مگر تباہ کار اور جھوٹے اور افترا کرنے والے كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کر دیتا ہی اللہ
عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ دلون پر اون لوگون کے جو لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے اور نہ جاننا چاہتے ہین فَاصْبِرْ

تو صبر کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی ایذارسانی پر کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ بیشک خدا کا وعدہ تمہاری فتح ونصرت اور کلمہ بلند کرنے اور تمہارا دین غالب ہونے کے باب مین حَقٌّ سچ ہی اور خدا وہ وعدہ وفا کریگا وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِیْنَ اور نہ سبک کھینگے تمھین وہ لوگ جو لَا یُوْقِنُوْنَ۝ نہین یقین رکھتے معاد کے باب مین یا تمکو اس بات پر نہ لائینگے کہ اوپر جلد عذاب نازل ہونے کی دعا کرو کہ وہ ایک وقت مقرر پر موقوف ہی جب وہی وقت آئیگا تو حکم الٰہی ظاہر ہو جائیگا بیت نگہدار ید وقت کار ہا کہ ہر کارے بوقتے بازبست ٭

اربع وثلثون آیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	سورۃ لقمٰن مکیۃ وھی
چونتیس ۳۴ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ لقمان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

الٓمّٓ۝ حروف مقطعہ سورتون کے شروع اور غیب کے خزانون کی کنجیان ہین اور الف لام میم کی تفسیر مین کہا ہی کہ الف اشارہ ہی انا کی طرف اور لام لی کی جانب اور میم منّی کی طرف یعنی اَنَا اللّٰہُ لِیْ جَمِیْعُ الصِّفَاتِ وَمِنِّی الْغُفْرَانُ وَالْاِحْسَانُ یعنی مین معبود برحق ہون میرے ہی واسطے ہین سب صفتین اور میری ہی طرف سے ہی بخشدینا اور احسان تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ یہ سورت آیتین ہین قرآن الْحَکِیْمِ۝ صاحب حکمت یا متضمن حکمت کی یا قرآن محکم کی کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا قرآن حاکم کی کہ حلال وحرام کا حکم کرتا ہی ھُدًی ہدایت کرنے والا وَّرَحْمَۃً اور رحمت خدا ہی لِّلْمُحْسِنِیْنَ۝ نیک کام کرنے والون کے واسطے الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہین نمازین فرض وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور دیتے ہین زکوۃ واجب وَھُمْ اور وہ بِالْاٰخِرَۃِ آخرت پر ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۝ وہ یقین رکھنے والے ہین یعنی قبر سے اوٹھنے اور جزا پانے کو تصدیق کرتے ہین اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین عَلٰی ھُدًی سیدھی راہ پر ہین مِّنْ رَّبِّھِمْ اپنے رب کی طرف سے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ وہ تو نجات پانے والے ہین لکھا ہی کہ نضر بن حارث تجارت کے واسطے فارس طرف گیا تھا اور رستم اور اسفندیار کا قصہ مول لا کر قریش کے مجمع مین اسطرح سناتا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ ہوتے اور ڈینگ مارتا کہ اگر محمد عولی عاد وثمود کی حکایت اور سلیمان و داؤد کی بادشاہی کی عظمت بیان کرتے ہین تو مین فارس کے بادشاہون کی سلطنت کی وسعت اور اونکی تیار وشوکت کی حکایت بیان کرتا ہون تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ یَّشْتَرِیْ کوئی ہی کہ مول لیتا ہی لَھْوَ الْحَدِیْثِ بات کھیل کی اور بعضون نے کہا ہی کہ بات فریب دینے والی اور باز رکھنے والی یعنی اختیار کرتا ہی یا معتبر کہانی لِیُضِلَّ تا کہ گمراہ کرے لوگون کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا سے یعنی اوسکے دین سے باز رکھتا کہ وہ دین قرآن سنتا ہی بِغَیْرِ عِلْمٍ بے علم اور بے دلیل باز رکھتا ہی وَّیَتَّخِذَھَا اور ٹھہرا لیتا ہی خدا کی آیتون کو ھُزُوًا ہنسی اور مسخراپن اُولٰٓئِکَ وہ لوگ لَھُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مُّھِیْنٌ۝ ذلیل کرنے والا کہ قید اور قتل ہی دنیا مین اور عذاب ہی آخرت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اون لوگون کی شان مین ہی جو گانے والی لونڈیان [illegible] لوگون کو اونکی آواز اور الحان سنا کر کلام حق سننے سے باز رکھتے تھے وَاِذَا تُتْلٰی اور جب [illegible] پڑھی جاتی ہین [illegible]

اوسپر جسنے کھیل کی بات مول لی ہی اور اوسے عظمت دی ہی اٰيٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا وہ منھ پھیر جاتا ہی
متکبر بنکر یعنی اوسکی طرف التفات نہین کرتا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ اوسنے سنا ہی نہین كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ گویا کہ اوسکے
دونون کانون مین وَقْرًا ۚ بوجھ ہی فَبَشِّرْهُ تو بشارت دو تم اوسے اور خوشخبری کی جگہہ پر ڈرا دو اوسے بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب
دکھہ دینے والے سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین
اونھون نے کام اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ اونکے واسطے ہین جنتین نعمت والی یا جنت کی نعمتین خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ حَقًّا ؕ صحیح اور درست وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ
خدا غالب ہی کہ کوئی اوسے عہد اور وعدہ وفا کرنے سے مانع نہین ہوتا الْحَكِيْمُ ۝ درست کام کرنے والا جو کچھہ کرتا ہی وہ حکمت ہی کی
راہ سے ہی بیت نہ در وعدۂ اوست نقض و خلاف ٭ نہ در کار او ہیچ لاف و گزاف ٭ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیے اوسنے آسمان
بِغَيْرِ عَمَدٍ بے ستون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اونھین اوٹھے ہوئے وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ اور رکھے زمین مین یعنی پیدا کیے
اوسمین رَوَاسِيَ پہاڑ بلند پایدار تا کہ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ نہ ہلائے اور نہ مضطرب بنائے تمکو زمین اسواسطے کہ زمین پانی پر ہلتی تھی
کشتی کی طرح پہاڑون کے بوجھہ مین دب کر تھمی موضح مین ضحاک سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اول پہاڑون کو میخ زمین کر دیا کہ زمین
ٹھہر گئی اونھین سے کوہ قاف ہی اور ابوقبیس و جودی اور لبنان اور سین و طور سینا اور ثبیر وغیرہ وَبَثَّ فِيْهَا اور پراگندہ کیا زمین مین
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ ہر جنبش کرنے والے مین سے وَاَنْزَلْنَا اور نیچے بھیجا ہمنے تکلم کی طرف التفات فاعل کے ساتھ فعل نازل کرنے کی
جہت سے ہی یعنی ہمارے سوا کسی نے نہین بھیجا ہم ہی نے بھیجا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کہ وہ مینھہ ہی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا
ہمنے فِيْهَا زمین مین اوس پانی کے سبب سے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس كَرِيْمٍ ۝ اچھی اور بہت فائدہ والی هٰذَا یہ جو نظر کو
ہو آسمان زمین پہاڑ حیوان نبات خَلْقُ اللّٰهِ پیدا کیے اللہ کے ہین فَاَرُوْنِيْ پھر دکھاؤ مجھے کہ عالم مین مَاذَا خَلَقَ کیا چیز
پیدا کرتے ہین الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وہ لوگ جو سوا اوسکے ہین اس سے بت مراد ہین کہ کافر اونھین خدا کا شریک کہتے تھے تو حق تعالی
فرماتا ہی کہ یہ سب تو میرے مخلوق ہین تمہارے بتون نے کیا چیز پیدا کی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ مشرک لوگ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
کھلی ہوئی گمراہی مین ہین کہ عاجز کو قادر کے ساتھہ مخلوق کو خالق کے ساتھہ مستحق عبادت مین شریک کرتے ہین نظم ہر کہ ہست آفریدہ او بندہ است
بندہ و بندہ آفرینندہ راست ٭ پس کجا بندہ کو در خور است ٭ لائق شرکت خدا و در است ٭ نقل ہی کہ لقمان حکیم کا قصہ اور اونکی حکمتین
یہود مین بڑی شہرت رکھتی تھین اور عرب جس مہم مین یہود کی طرف رجوع کرتے یہود لقمان کی حکمتون مین سے اونکے واسطے مثال دیتے
تو حق تعالی نے اوسکے حال سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ لقمان بن باعور کو
حکمت کہ بات صائب اور کام پورا ہی یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی اور احقاف مین کہا ہی کہ حکمت لقمان توحید مقرر کرنا اور رسولون پر
ایمان کے واسطے عقلی دلیلین قائم کرنا اور شرک کی نفی اور اوسکی طرف بہمی دلیلون کی اضافت کرنا ہی لقمان کی نبوت مین عالمون کا اختلاف ہی
سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھے اور اس آیت مین حکمت سے نبوت مراد ہی

اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر مین لکھا ہی کہ لقمان باعو کے فرزند تھے اور باعور ناحور کا بیٹا ناحور
تارخ کا بیٹا تارخ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بھائی تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ لقمان کی کنیت ابو الانعم تھی
اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام کی بعثت سے پیشتر دس ہزار برس لقمان پیدا ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے
زمانہ تک زندہ رہے اور بعضون نے کہا ہی کہ ہزار برس اونکی عمر ہوئی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھے بلکہ حکیم تھے اور
بعضون نے کہا ہی کہ کسی کے غلام تھے اور بکریان چرایا کرتے یا درزی یا بڑھئی کا کام کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حبشی تھے بنی اسرائیل مین
فتوی پوچھتے اور امام سجاوندی کے قول پر بندگان تو بہ سے تھے مرد سیاہ رنگ اوٹے ہوتے ہونٹھ ایک دن حکیم لقمان کے گھر مین
دن کو سونے کے وقت فرشتے آئے اور لقمان پر سلام کیا لقمان نے اونھین نہین دیکھا اور سلام کا جواب دیا فرشتے بولے کہ ای لقمان
ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہین تمکو زمین پر ہم خلیفہ کرتے ہین کہ صحت اور راستی کے ساتھ لوگون مین حکم کیا کرو پس لقمان نے
جواب دیا کہ اگر اس کام پر میرے رب کی طرف سے حکم قطعی ہی تو سنکر طاعت کے طور پر مین قبول کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مجھے
توفیق دے اور میری مدد کرے اور اگر مجھے اختیار دیا ہی تو مین عاقبت اختیار کرتا ہون اور فتنہ سے متعرض نہین ہوتا فرشتے ون کو
اس بات سے تعجب آیا حق تعالی نے لقمان کی بات کو پسند فرمایا اور اونکی طرف حکمت فاضہ کی تقریبا دس ہزار کلمے اونسے منقول ہین
کہ ہر کلمہ ایک عالم کے برابر ہی بنی اسرائیل مین سے ایک بڑا آدمی ایک دن حکیم لقمان کے سامنے گذرا اور ایک جماعت لوگون کی اونکے پاس
تھی کچھ لوگ بیٹھے کچھ کھڑے حکمت کی باتین سنتے تھے اوس بڑے بزرگ آدمی نے پوچھا کہ ای لقمان کیا تو وہ کالا غلام نہین ہی جو بکریان
چراتا تھا فلان شخص کی لقمان بولے کہ ہان مین ہی ہون پھر اون بزرگ نے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے اس مرتبہ پر پہونچا دیا لقمان بولے کہ تین
چیزون نے سچ بولنے امانت کی نگہبانی کرنے فضول بات چھوڑ دینے نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالی کی تفسیر مین لقمان کی حکایتون مین سے مذکور ہی
کہ ایک دن اونکے آقا نے اور غلامون کے ساتھ اونھین باغ مین بھیجا کہ میوہ لائین وہ غلام راہ مین میوہ کھا گئے اور کہدیا کہ لقمان نے کھا لیا
آقا لقمان پر خفا ہوا لقمان بولے کہ میوہ ان غلامون نے کھایا ہی اور مجھے جھوٹ لگایا ہی آقا بولا کہ اس بات کی حقیقت کیونکر معلوم ہو لقمان بولے
کہ ہم سب کو گرم پانی پلائیے اور میدان مین دوڑائیے کہ ہم قی کرین جسکے پیٹ مین سے میوہ گرے وہ خائن ہی حضرت مولوی معنوی قدس
سرہ نے مثنوی مین یہ حکایت نظم کی ہی چھ بیتین جنمین نکتہ ہی اوس حکایت مین سے یہان مذکور ہین نظم گفت ساقی خواجہ از آب حمیم ۔ مر غلامانرا
و خوردند آن بہیم ۔ بعد ازان میراندشان در دشتہا ۔ میدویدند آن نفر تحت و علا ۔ در قی افتادند ایشان از عنا ۔ آب می آورد از ایشان
میوہا ۔ چونکہ لقمان را در آمد قی زناف ۔ میبر آمد از درونش آب صاف ۔ حکمت لقمان چو این پایہ نمود ۔ تا چہ باشد حکمت رب الوجود ۔ ہر چہ
پنہان باشدت پیدا شود ۔ ہر کہ از خائن بود رسوا شود ۔ یعنی آقا نے سب غلامون کو پانی پلا کر میدان مین دوڑایا سب نے قی کی تو لقمان کے سوا
سب کے پیٹ سے میوہ گرا تو لقمان کی حکمت سے جب خائنون کی خیانت کھل گئی تو خدائے حکیم کی حکمت کے سامنے کسی کی خیانت کب چھپے
سکیگی لباب مین ہی کہ ایک دن داود علیہ السلام نے لقمان سے پوچھا کہ کیونکر صبح کی لقمان نے جواب دیا کہ صبح کی دوسرے کے ہاتھ مین اس
فضل اور عدل کا قبضہ مراد ہی حضرت داود نے اس بات مین فکر کی اور ایک نعرہ مارکر بیہوش ہو گئے اور لقمان کی بعضی حکمتین اور کلمات

اسی مقام میں جواہر التفسیر میں نقل کئے ہیں غرضکہ حق تعالی نے فرمایا کہ ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی اور اوس سے کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ط
یہ کہ شکر کر اللہ کا نعمت حکمت پر وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی شکر کرتا ہے فَاِنَّمَا يَشْكُرُ تو سوا اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ شکر کا نفع ہمیشہ نعمت کا باقی رہنا اور زیادتی کا مستحق ہونا ہے یہ نفع شکر کرنے والے کو پہونچتا ہے وَمَنْ
كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہے کسی کے شکر کی پروا نہیں کرتا حَمِيْدٌ ○
حمد کے لائق ہے اگرچہ کوئی اوسکی حمد نہ کرے یا محمود ہے کہ تمام کائنات زبان قال و زبان حال سے اوسکے شکر گذار ہیں وَاِذْ قَالَ
لُقْمٰنُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا لقمان نے لِابْنِهٖ اپنے بیٹے انعم سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوسکا نام ماثان
یا سادان یا اشکم یا مشکور تھا وَهُوَ يَعِظُهٗ اور لقمان نصیحت کرتے تھے اوسے اور کہتے تھے کہ يٰبُنَيَّ اے چھوٹے بیٹے میرے شفقت
اور مہربانی کی وجہ سے چھوٹا بیٹا کہکر کہا کہ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ نہ شرک کر خدا کے ساتھ اِنَّ الشِّرْكَ تحقیق کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○
البتہ ظلم بڑا ہے اسواسطے کہ مشرک آدمی مخلوق کو خالق کے ساتھ برابر کرتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور حکم
کردیا بِوَالِدَيْهِ کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اور نیکی کرنے کا ایک سبب ہے کہ حَمَلَتْهُ اوٹھایا فرزند کو اُمُّهٗ اوسکی ماں نے تھوڑی
مدت اوسکے حمل اور اوٹھانے میں [illegible] وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ [illegible] اور ناطاقتی پر ناطاقتی وَّفِصٰلُهٗ اور
چھوڑانا اوسکا دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ دو برس گذرنے میں اور اتنی مدت تک اوسے دودھ دیا اور آدمی کو ہمنے دوسرا حکم کیا اَنِ
اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر میرا وَلِوَالِدَيْكَ ط اور اپنے ماں باپ کا اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ○ میرے حکم کی طرف ہے پھرنا آدمیون کا
اور شکر اور شرک پر اونھیں جزا دونگا وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کریں تیرے ماں باپ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اس بات پر
کہ شریک ٹھہرا تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کو کہ نہیں ہے تجھے بِهٖ عِلْمٌ شرکت پر اوسکے مستحق ہونے کا کچھ علم
فَلَا تُطِعْهُمَا تو نہ حکم مان اونکا وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت کر اون دونوں کے ساتھ فِي الدُّنْيَا زندگی دنیا میں مَعْرُوْفًا ز
مصاحبت اچھی کہ شریعت کے موافق اور بزرگی کا مقتضا ہو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر دین میں سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اوسکی راہ کی جو پھرا ہے اِلَيَّ
میری طرف توحید اور اخلاص کے ساتھ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ پھر میری جزا کی طرف ہے
مَرْجِعُكُمْ پھرنا تمہارا فَاُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کرونگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو کہ ہو تم کرتے بھلائی
برائی یہ آیت حضرت سعد وقاص کی شان میں نازل ہوئی جیسا کہ سورہ عنکبوت میں مذکور ہے اور لقمان کے قصہ میں اس حکم کا ذکر ممانعت
شرک کی مناسبت کے سبب سے ہے لکھا ہے کہ حضرت سعد وقاص کی ماں نے تین دن کھانا پانی نہ کھایا پیا یہانتک کہ اونکا منھ لکڑی سے کھولکر
حلق میں پانی ڈالدیا اور حضرت سعد رضی بھی کہتے تھے کہ بالفرض اگر اسکی ستر روحیں ہوں اور ایک ایک قبض کریں یعنی اگر ستر بار مرے
تو بھی میں دین اسلام سے نہیں پھرتا پھر دوبارہ لقمان کی وصیت حق تعالی بیان فرماتا ہے کہ اونھوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ يٰبُنَيَّ
اے میرے چھوٹے بیٹے اِنَّهَآ بیشک جو کام آدمی کا ہوتا ہے یعنی نیک اور بدکام اِنْ تَكُ اگر ہو چھوٹے پن میں مِثْقَالَ حَبَّةٍ
برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے کہ رائی کا دانہ سب دانوں سے چھوٹا ہوتا ہے فَتَكُنْ پھر ہو وہ فِيْ صَخْرَةٍ صخرہ سبز کے نیچے کہ اوسے

سما کہتے ہین یا اور دوسرے مقامون مین جو زمین کے نیچے ہے اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا وہ کسی آسمان مین ہو باوجود اوسکی بلندی اور وسعت کے یا آسمانون کے
اوپر ہو اَوْ فِی الْاَرْضِ یا زمین مین پوشیدہ ہوگا ہو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لائیگا اوسے خدا اور حاضر کردیگا اور اوسکا حساب لیگا اِنَّ اللّٰهَ
لَطِيْفٌ بیشک اللہ باریک جاننے والا ہے اور اوسکا علم ہر پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوئے ہے خَبِيْرٌ جاننے والا ہے ہر چیز کا تحقیق کا يٰبُنَيَّ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ اے چھوٹے بیٹے میرے قائم رکھ نماز تاکہ تیرا نفس مرتبہ کمال کو پہونچے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر نیکی کا وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھ برائی سے تاکہ اور لوگ تیرے سبب سے کامل ہون معروف وہ ہے جو شریعت اور سنت کے موافق ہو اور منکر وہ ہے جو
عقل اور نقل کے مخالف ہو وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ اوس چیز پر جو تجھے پہونچے شدتون مین سے خصوصًا اوامر اور
نواہی مین اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو حکم کیا گیا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ واجبات امور مین سے ہے یعنی جو کچھ خدا نے حکم قطعی کیا
ہے اوسمین یہ حکم واجب کردیا ہے وَلَا تُصَعِّرْ اور ایک طرف نہ پھیر خَدَّكَ لِلنَّاسِ اپنا منہ یعنی تکبر کی وجہ سے لوگون کی طرف سے
منہ نہ پھیر بلکہ فروتنی کے ساتھ اونکی طرف متوجہ ہو وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ اور نہ چل زمین مین مَرَحًا ہنسی کھیل خودغرضی کے
واسطے یعنی اہل دنیا پرستون کی طرح نہ چل اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر چلنے والے کو
جو متکبرون کی طرح چلتا ہے فَخُوْرٍ ناز کرنے والے کو کہ اسباب نعمت کے سبب سے لوگون کے سامنے اکڑتا ہے وَاقْصِدْ اور اوسط
درجہ اختیار کر فِیْ مَشْيِكَ اپنی چال مین یعنی جلد اور آہستہ چلنے کے درمیان مین چلتا رہ اسواسطے کہ جلدی چلنا ہلکے پن
اور سبکساری کی علامت ہے اور دیر کو قدم اوٹھانا تکبر اور بزرگواری کا نشان ہے بلکہ میانہ رو رہ اور فروتنی کے ساتھ قدم رکھ وَاغْضُضْ
اور نیچی کر اور کم نکال مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز مین سے یعنی چیخا چلایا نہ کر زبان دراز اور سخت گو نہ ہو اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
یقینی بدتر آوازون کی لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ گدھے کی آواز ہے یعنی آواز بلند کرنے مین کچھ فضیلت نہین ہے دیکھو گدھے کی آواز کیسی
بلند ہوتی ہے باوصف اسکے طبیعت کو بری معلوم ہوتی ہے دماغ کو پریشان کرتی ہے عین المعانی مین ہے کہ عرب کے مشرک آواز بلند ہونے پر
تفاخر کرتے تھے اس آیت مین حق تعالی نے اونکے فخر کو اونپر رد کر دیا اور حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نرم آواز دوست رکھتے تھے
اور بلند آواز سے کراہت فرماتے تھے انجیل مین لکھا ہے کہ حکم کر میرے بندون کو کہ جب میرے ساتھ مناجات کیا کرین تو اپنی آوازین سبک کرین
یعنی آہستہ مناجات کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھ اونکے دلون مین ہے جانتا ہون اگر کوئی کہے کہ بدتر ہونا گدھے کی آواز کے ساتھ خاص کیا گیا
حال آنکہ بعض حیوانون کی آواز اوس سے بھی بدتر ہوتی ہے تو اسکا جواب دیا ہے کہ بدتر اور مکروہ معلوم ہونے مین عرب کے نزدیک گدھے کی آواز مثل
ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ہر حیوان کی آواز اوسکی تسبیح ہے مگر گدھے کی چیخ شیطان کو دیکھنے کے سبب سے ہے اور حدیث مین
آیا ہے کہ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطٰنًا یعنی جب تم آواز گدھے کی سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ کہو اسواسطے کہ بیشک گدھے نے شیطان کو دیکھا ہے اور کتاب فیہ ما فیہ مین حضرت مولوی قدس سرہ سے گدھے کی آواز بدتر ہونے کی وجہ
یہ نقل کی ہے کہ اکثر وہ گھاس اور پانی کے واسطے چلاتا ہے یا شہوت جھاڑنے کو یا دوسرے گدھے سے لڑنے کے لیے اور جو آواز صفات بہیمی اور سبعی کے
سبب سے پیدا ہو وہ سب آوازون سے بدتر ہوتی ہے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اصحاب اخلاق ربانی اور فرشتہ خصلت لوگون سے آتی ہے وہ سب صدا اون

اوسکا ادن سے بہتر ہو گی بیت نغمہاے عاشقان بس دلکش ست ٭ استماع نغمہ ایشان خوش ست ٭ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہین دیکھتے ہو
تم اے لوگو کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے سَخَّرَ لَكُمْ مسخر کردین تمھارے واسطے مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیزین جو آسمانون مین ہین
آفتاب یا مہتاب کہ اونکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتے ہو اور ستارے کہ اونکے سبب سے راہ پاتے ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیزین زمین مین ہین
پہاڑ صیدان دریا حیوانات نباتات کھانین کہ اوس سے نفع حاصل کرتے ہو وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ اور پوری کردین تمپر نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
نعمتین اپنی ظاہر وَّبَاطِنَةً اور پوشیدہ یعنی جو نعمتین تم پہچانتے ہو اور جو نہین پہچانتے ہو یا نعمتین جو محسوس ہین یعنی حواس سے
پہچانی جاتی ہین اور جو معقول ہین کہ عقل سے دریافت ہوتی ہین اور بعضے نے نِعْمَةً پڑھا ہے صیغہ واحد اور نعمت ظاہر و باطن مین علما کو بہت گفتگو ہے
صاحب تیسیر نے لکھا ہے کہ کتاب بحر العلوم مین نعمت کی تین سو تفسیر کی ہے اور جو نعمت ظاہر مشہور ہے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات ہے
اور نعمت باطن فرشتون کی امداد ہے اور ایک قول کے موافق نعمت ظاہر خوبصورتی ہے اور نعمت باطن نیک سیرتی یا اقرار اور تصدیق یا نطق یعنی
گویائی اور عقل یا وجود نعمت اور شہود منعم یا درستی اعضا اور معرفت ملک علی یا حفظ قرآن اور اوسکے معنی سمجھنا یا دن رات یا نماز روزہ یا ذکر
زبان و ذکر قلب یا بدنون کی صحت اور دینون کی صحت یا بصر اور بصیرت یا منافع کھینچنا اور ضرر دفع کرنا یا زیادتی اموال اور صفائی احوال یا نبوت اور
ولایت شیخ جمال الدین سباحی قدس سرہ نے فرمایا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی نے کہا ہے کہ نعمت ظاہر فقیرون کا انصاف ان کو دینا
اور نعمت باطن فقیر کا انصاف ان کو دینا ہے اور باقی وجہین جو عالمون اور عارفون نے کہی ہین وہ جواہر التفسیر مین ہمنے لکھی ہین بیت
کوششے کن وہ سوآن بحر بہا ٭ کاندران یابی صدفہا پر گہر ٭ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے
فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب مین یعنی نضر بن حارث کہ قرآن شریف کو اگلون کی کہانی کہتا تھا عین المعانی مین ہے کہ ایک یہودی نے حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا کہ تمھارا خدا کس چیز کا ہے پس فوراً اوسے بجلی نے ہلاک کر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے خدا کی
ذات مین بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علم کے وَّلَا هُدًى اور بے بیان کے کہ خدا کے پاس سے ہو وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بے کتاب
روشن کے بلکہ محض تقلید کی راہ سے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہین اونکو کہ صدق کے ساتھ اتَّبِعُوْا پیروی کرو
مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کی جو بھیجی ہے اللہ نے یعنی قرآن اور اوسکا ایمان لاؤ تو قَالُوْا کہتے ہین کہ بَلْ نَتَّبِعُ ہم نہین ایمان لاتے
اور نہین پیروی کرتے اوسکی بلکہ ہم پیروی کرتے ہین مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اوس چیز کی کہ پایا ہے ہمنے اوسپر اٰبَآءَنَا اپنے باپ
دادا کو یعنی اپنے بزرگون کی راہ پر ہم چلتے ہین اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ کیا اگر ہے شیطان کہ وسوسون سے يَدْعُوْهُمْ بلاتے
اونھین اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب دوزخ کی طرف تو بھی یہ اسی طرح پیروی کرتے رہینگے اوسکی اور تقلید سے نہ درگذرینگے
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اور جو کوئی خالص کرے دین یا عمل اپنا یا اخلاص کے ساتھ توجہ کرے اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف وَهُوَ
مُحْسِنٌ حال آنکہ وہ نیک کام کرنے والا ہو یعنی موحد فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تو بے شک و شبہہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى مضبوط پکڑ پر کہ کلمہ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن ہے اور بعضون نے کہا ہے محبت اللہ کے واسطے اور عداوت اللہ کے
واسطے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ عروہ وثقی یعنی مضبوط پکڑ طریقہ سنت و جماعت کی رعایت ہے وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف ہے

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ○ پھرنا سب کاموں کا یعنی اہل امور کو کہ خلائق ہیں اوسی کی طرف پھرنا ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کفر کرے ایمان نہ لائے اور عروہ وثقی پر ہاتھ نہ مارے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ نہ کرے تمکو ای ہمارے حبیب كُفْرُهٗ ط اوسکا کفر اِلَيْنَا ہمارے ہی طرف ہی مَرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا فَنُنَبِّئُهُمْ پھر آگاہ کرینگے ہم اونہیں بِمَا عَمِلُوْا ط اوس چیز کے ساتھ جو اونھون نے کیا ہی اور یہ آگاہ کرنا عذاب کرکے ہوگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌ خوب جانتا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ○ اون باتون کو جو تمہارے سینون مین ہین بھلائی برائی نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہین ہم اونکو نعمت اور خوشی کے سبب سے قَلِيْلًا تھوڑی مدت کہ جلد تمام ہو جائے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر لائینگے ہم اونھین مضطر اور ناچار کرکے اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ○ عذاب سخت اور گاڑھے اور بھاری کی طرف کہ ہرگز سبک نہوگا بلکہ عذاب مین روز بروز ترقی ہوگی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ضرور کہینگے کہ خدا نے برحق نے اور خالق مطلق نے اسواسطے کہ غیر خدا کی طرف پیدا کرنے کی اسناد کو منع کرنے والی دلیلین بہت کھلی ہوئی ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی یعنی شکر کرو کہ وہ اقرار کرتے ہین اوس چیز کا جس سے اونکے اعتقاد کا باطل ہونا ثابت ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اونمین سے لَا يَعْلَمُوْنَ○ نہین جانتے کہ اس اقرار کے سبب سے اونپر الزام آتا ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین یعنی سب اوسی کے مخلوق ہین تو زمین و آسمان مین اوسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بیشک اللہ تعالی وہ تو بے پرواہ اپنی ذات سے سب چیزین پیدا ہونے کے قبل سے الْحَمِيْدُ○ خوب تعریف کیا ہوا اپنی صفات کے ساتھ سب بندون کی گویائی کے قبل سے یا بے پرواہ ہی سب تعریف کرنے والون کی تعریف سے اور تعریف کیا ہوا ہی بے اونکی تعریف کیے ہوئے بیت ای غنی در ذات خود از ما سوائے خویشتن ٭ خود تو سگوئی بخود حمد و ثنائے خویشتن ٭ سورۂ کہف کے آخر مین گذرا کہ یہود نے قرآن پر اعتراض کیا کہ کہین تو اوسمین ہی کہ تمکو حکمت کے ساتھ ہمنے بہت کچھ دیا ہی اور کہین ہی کہ تمکو تھوڑا سا علم دیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا اس سورت مین بھی اوس خبر کی تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہوتا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی مِنْ شَجَرَةٍ درختون مین سے اَقْلَامٌ قلم وَّالْبَحْرُ اور دریائے محیط باوصف اپنی وسعت کے سیاہی ہوتا کہ يَمُدُّهٗ مدد دیتے اوس بحر محیط کو مِنْۢ بَعْدِهٖ اوسکا پانی تمام ہوجانے کے بعد سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا اور اوسکے مانند اور قلمون اور دریاؤن کے پانی کی سیاہی سے لکھتے تو مَّا نَفِدَتْ نہ ختم اور تمام ہوتا كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط علم آلہی اور عجائب صنع بادشاہی یا دنیا مین جو کچھ پیدا کیا ہی اور عقبی مین جو کچھ پیدا کریگا اونکے نام یا اوسکے حکم اور فرمان یا جو نعمتین کہ دونون جہان مین بندون کو پہونچاتا ہی اسواسطے کہ سیاہی اور قلم کی نہایت ہی اور یہ جو مذکور ہوا بے نہایت ہی اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ بیشک اللہ غالب ہی احکام بے نہایت مین حَكِيْمٌ○ جاننے والا ہی کوئی چیز اوسکے علم اور حکمت سے باہر نہین مَا خَلْقُكُمْ نہین ہی پیدا ہونا تمہارا ای مکہ کے لوگو وَلَا بَعْثُكُمْ اور نہ اوٹھانا تمہارا موت کے بعد اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط

مگر مانند پیدا کرنے اور اوٹھانے ایک آدمی کے اسواسطے کہ حق تعالیٰ پیدا کرنے مین اوزار اور مددگارون کی مدد کا محتاج نہین ہی بلکہ ایک
لفظ کن سے لاکھ عالم پیدا کرتا ہی اور مُردون کو اوٹھانے مین پہلے کچھ چیزین مرتب کرنے کی احتیاج نہین رکھتا بلکہ حضرت اسرافیل سے
حکم کر دیگا کہ اوٹھو قبرون سے بس ایک ہی پکار مین سب مخلوق اپنی اپنی قبرون سے نکل آوینگے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ تحقیق
کہ اللہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی سب دیکھنے کی چیزین اور یقینی ایسے قادر مطلق کی قدرت کاملہ
مین عاجزی کو دخل نہین بیت قدرت بے عجز نداری بکس ٭ قدرت بے عجز تو داری و بس ٭ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا
تو نے اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ تعالیٰ يُوْلِجُ الَّيْلَ اندر کر دیتا ہی رات کے اندھیرے کو فِي النَّهَارِ دن کے اوجالے مین یہ شام کو ہوتا ہی
وَيُوْلِجُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہی دن کے اوجالے کو فِي الَّيْلِ رات کے اندھیرے مین یہ صبح ہوتے ہوتا ہی رات دن کی مقدارین
کم اور زیادہ کرتا ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند کو ان دونون کے سبب سے خلق کو فائدے
پہونچتے ہین كُلٌّ يَّجْرِيْٓ ہر ایک دونون مین سے چلتا ہی اپنے آسمان مین اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ونام رکھے ہوے تک کہ وہ قیامت کا
روز ہی اوس دن انکا چلنا البتہ بند ہو جائیگا وَّاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ۝ خبر رکھتا ہی اور سب امور کی باریکی پہچانتا ہی ذٰلِكَ وہ وسعت علم اور شمول قدرت بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ اللہ تعالیٰ
هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور واجب ہی اپنے وجود مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ اور وہ چیز جسے پکارتے ہین مشرک اور بکر نے
تَدْعُوْنَ مخاطب پڑھا ہی یعنی ای مشرکو جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے وہ الْبَاطِلُ لا بہیودہ اور ناحق ہی وَاَنَّ
اللّٰهَ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ هُوَ الْعَلِيُّ وہی برتر یعنی سب پر غالب الْكَبِيْرُ ۝ بڑا ہی کہ اوس سے بڑا کوئی نہین اَلَمْ تَرَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے اَنَّ الْفُلْكَ یہ کہ کشتی تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ چلتی ہی دریا مین بِنِعْمَتِ اللّٰهِ اللہ کے احسان سے
کہ وہی کشتی کی پانی کے اوپر نگہبانی کرتا ہی اور ہوا کو کشتی چلانے کے واسطے بھیجتا ہی لِيُرِيَكُمْ تا کہ دکھاوے تمکو مِّنْ اٰيٰتِهٖ
اپنی قدرت کی نشانیون مین سے کشتی کے ہلنے اور چلنے اور دریا کے بعضے عجائبات مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک کشتی اور دریا کے
امور مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین شمول قدرت اور کمال حکمت اور وفور نعمت کی لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے اوسکی
بلا پر شَكُوْرٍ ۝ شکر کرنے والے کے لیے اوسکی نعمتون پہ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ اور جب پکڑتی ہی اور چھپا لیتی ہی
کشتی والون کو موج دریا کی کہ بڑائی مین كَالظُّلَلِ مانند سائبانون کے ہوتی ہی یا پہاڑون کے مانند یا ابرون کے مثل تو دَعَوُا اللّٰهَ
پکارتے ہین خدا کو مُخْلِصِيْنَ پاک کرنے والے لَهُ الدِّيْنَ۬ خدا کے واسطے اپنا دین اسواسطے کہ آفت ہوا اور کشتی کا
کشتیبان کے اختیار مین چلنا کہ مخالف اصلی ہین انکے خوف شدید کو زائل کرے اور اونھین اصلی مقام مین پہونچا دے
فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ پھر جب کہ چھڑاتا ہی اللہ اونھین اور صحیح سلامت پہونچا دیتا ہی اِلَى الْبَرِّ میدان کی طرف فَمِنْهُمْ
تو بعضے اونمین سے مُّقْتَصِدٌ عادل ہین یعنی سیدھے ہین طریق توحید پہ اور بعضے مڑنے والے راہ حق سے یعنی
کشتی مین جو ایمان والے ہوتے ہین وہ تو اپنی دعا اور امید پہ ثابت رہتے ہین اور مشرک منکر ہو جاتے ہین وَمَا يَجْحَدُ

بِاٰیٰتِنَآ اور انکار نہین کرتے ہماری قدرت کی نشانیون کا اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ مگر ہر غدر کرنے والا اور عہد توڑنے والا کَفُوْرٍ ناشکرا اپنے پروردگار کی نعمتون پر یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہے یعنی اے سب لوگو کشتی والے جو ثابت ہوا اپنی دعا اور امید پر اور غیر اہل کشتی اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ڈرو اپنے رب کے عذاب سے یا پرہیز کرو بُری باتون سے وَاخْشَوْا اور ڈرو یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ اوس دن سے کہ دفع نہ کریگا عذاب کو اور نہ روکیگا وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ باپ اپنے بیٹے سے وَلَا مَوْلُوْدٌ اور نہ کوئی فرزند کہ ھُوَ جَازٍ بازرکھنے والا ہو عَنْ وَّالِدِهٖ اپنے باپ سے شَیْئًا کچھ عذاب مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خبر خاص ہے کافرون کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان والے باپ بیٹے بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا ثواب اور عذاب کے باب مین حَقٌّ سچا ہے اور اوسمین کچھ خلاف نہین اور نہوگا فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وقفہ زندگی دنیا کی یعنی دنیا کے دلفریب مال و متاع اور اوسکی زینتون پر فریفتہ نہو جاؤ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ اور چاہیے کہ مغرور نہ کرے تمکو بِاللّٰهِ خدا کی بخشش کے ساتھ یا اوسکے مہلت دینے پر الْغَرُوْرُ شیطان فریب دینے والا یعنی تمکو بڑی لمبی لمبی امیدون کے سبب سے راہ بہکا کر گناہون پر دلیر کردیتا ہے اور کہتا ہے کہ مصرع امروز گنہ کنید و فردا توبہ ٭ تم ہرگز دھوکے مین نہ آنا اسواسطے کہ کل کے عذر کے واسطے کل کی عمر چاہیے کوئی اوسکا قبول کرنے والا نہین ہے نظم کار امروز بہ فردا مگذار ای زنہار ٭ روز چون یافتہ کار کن و عذر بیار ٭ ساقیا عشرت امروز بفردا مفگن ٭ یا ز دیوان قضا خط امانی بمن آر ٭ لکھا ہے کہ حارث یا وارث بن عمرو ایک محارب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے محمد قیامت کب ہوگی اور مین نے کھیت بویا ہے پانی کب برسیگا اور میری عورت حاملہ ہے اوسکے پیٹ مین لڑکا ہے یا لڑکی اور مجھے بتاؤ کہ مین کل کیا کام کرونگا اور مین اپنے پیدا ہونے کی جگہ تو جانتا ہون بھلا مین دفن کہان ہونگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اے ہمارے حبیب تم کہدو کہ ان پانچون کا علم میرے رب ہی کے خزانہ مشیت مین ہے اور اسکے اطلاع کی کنجی کسی آدمی کے ہاتھ مین اوس نے نہین دی ہے اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ عِنْدَهٗ اوسکے پاس ہے یقینی عِلْمُ السَّاعَةِ علم قیامت آنے کا وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور برساتا ہے مینھ اوسوقت اور اوس مقام پر جو ٹھہرایا اور مقرر فرمایا ہے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا فِی الْاَرْحَامِ جو کچھ رحمون مین ہے لڑکا لڑکی پورا ناقص وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی نیک کام کرنے والا ہو یا بدکار کہ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا کیا چیز کمائی کریگا کل بھلائی یا برائی وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی کہ وہ بِاَیِّ اَرْضٍ کس زمین پر تَمُوْتُ مریگا اور کسوقت مریگا اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بیشک اللہ جانتا ہے غیب کی باتین جب چاہے ظاہر کرے خَبِیْرٌ آگاہ ہے غیبون سے جب چاہے پردہ کرم مین چھپائے

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً
سورہ سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس ۳۰ آیتین ہین

الٓمّٓ امیر المومنین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے قرآن کا خلاصہ حروف مقطعہ ہین الٓمّٓ مین کہا ہے کہ الف حلق کی انتہا سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہون مین اول ہے اور لام زبان کے کنارے سے نکلتا ہے

اور وہ حروف نکلنے کی جگہون مین وسط ہی اور میم ہونٹھون سے نکلتا ہی اور وہ حروف نکلنے کی جگہون مین اخیر ہی تو یہ بات اس طرف اشارہ ہی
کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اقوال اور افعال کی ابتداؤن اور درمیان اور انتہاؤن مین اللہ کے ذکر کے ساتھ اُنس چاہتا رہے تَنۡزِیۡلُ
الۡکِتٰبِ اوتارنا کتاب یعنی قرآن کا لَا رَیۡبَ فِیۡهِ کچھ شک نہین وسمین یعنی اوتارا گیا ہی بے شبہہ مِنۡ رَّبِّ
الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے آیا تصدیق کرتے ہین مکہ کے لوگ کہ یہ خدا پاس سے ہی اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ
یا کہتے ہین کہ بنا لیا ہی اوسے محمد عربی نے اپنے جی سے بَلۡ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بلکہ هُوَ الۡحَقُّ قرآن بات صحیح اور درست ہی
اوترا ہوا مِنۡ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے لِتُنۡذِرَ تا کہ ڈرائے تو عذاب الٰہی سے قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىهُمۡ اوس قوم کو جو تیرے
درمیان ہی اور نہین آیا ہی اونکے پاس مِّنۡ نَّذِیۡرٍ کوئی ڈرانے والا مِّنۡ قَبۡلِكَ پہلے تجھسے اس سے فترت کا زمانہ مراد ہی
اور اسماعیل علیہ السلام اپنے زمانہ والون کے واسطے ڈرانے والے تھے اور تم اے حبیب اپنی قوم کو ڈرانے والے ہو لَعَلَّهُمۡ
شاید کہ وہ لوگ تمھارے ڈرانے سے یَهۡتَدُوۡنَ ۝ راہ پائین اگر مین چاہون اَللّٰهُ خدائے برحق الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین وَمَا بَیۡنَهُمَا اور وہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہی فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ
چھ دن کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے ثُمَّ اسۡتَوٰى پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَی الۡعَرۡشِ عرش پر کہ سب مخلوق سے
بڑا ہی تو اوس خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی راہ سے منھ نہ پھیرو کہ دنیا اور عقبی مین مَا لَكُمۡ نہین ہی تمھارے واسطے مِّنۡ دُوۡنِهٖ
اوسکے سوا مِنۡ وَّلِیٍّ کوئی دوست کہ یاری کرے وَّلَا شَفِیۡعٍ اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ مدد گاری کرے اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوۡنَ ۝ کیا نصیحت نہین مانتے خدا کے اور قرآن کے پند و نصائح سے یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ بناتا ہی دنیا کے کام یعنی اوسکا
حکم کرتا ہی اور بھیجتا ہی فرشتہ کو جو اوس کام پر معین ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے اِلَی الۡاَرۡضِ زمین کی طرف تو فرشتہ آتا ہی اور
وہ کام بجا لاتا ہی ثُمَّ یَعۡرُجُ پھر چڑھ جاتا ہی اِلَیۡهِ آسمان کی طرف فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ دن مین کہ ہی مِقۡدَارُهٗۤ مقدار
اوسکی اَلۡفَ سَنَةٍ ہزار سال مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۝ اوس چیز مین سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی آسمان سے اوترنا اور چڑھنا ہی
اتنی مدت مین کہ اگر آدمی جلائے تو ہزار برس سے کم مین جانا میسر نہ آئے اسواسطے کہ آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہی تو اوترنے کا
چڑھنے کا زمانہ ہزار برس ہوا ذٰلِكَ وہ خدا جو بندون کے کام بناتا ہی عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی پوشیدہ اور ظاہر
یعنی دنیا اور آخرت کے امور جانتا ہی یا جانتا ہی جو کچھ ہو چکا اور ہوتا ہی اور ہوگا الۡعَزِیۡزُ غالب ہی مقدور او مقرر کرنے مین الرَّحِیۡمُ ۝
مہربان ہی بندون پر کام بنانے مین الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ وہ وہ ہی جسنے اچھا کیا كُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ ہر چیز کو کہ پیدا کیا یعنی آراستہ کیا
اچھی صورت پر بمقتضائے حکمت نظم کردنی انچہ در جہان شاید ✽ کردہ آنچنانکہ میباید ✽ از تو رونق گرفت کار ہمہ ✽ کہ توئی آفریدگار ہمہ ✽ نقش زیبا
بلوح خاک زتست ✽ دل دانا و جان پاک زتست ✽ وَبَدَاَ اور شروع کیا خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا مِنۡ طِیۡنٍ ۝
مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ پھر پیدا کیے نَسۡلَهٗ فرزند اوسکے مِنۡ سُلٰلَةٍ خلاصہ سے پیٹھ سے باہر نکالکر مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ۝
پانی ضعیف اور ذلیل یعنی نطفہ سے ثُمَّ سَوّٰىهُ پھر سیدھا کیا آدم کا قالب وَنَفَخَ فِیۡهِ اور پھونکی اوسمین مِنۡ رُّوۡحِهٖ

اپنی روح مین سے یہ اضافت بزرگی اور سرفرازی کی ہی یہ بات ظاہر کرنے کو کہ روح بزرگ مخلوق ہے وَجَعَلَ لَكُمُ اور بنایا تمھارے واسطے السَّمْعَ کان تاکہ سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ دیکھو وَالْاَفْئِدَةَ اور دل تاکہ دریافت کرو قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ تھوڑا سا شکر کرتے ہو ایسی نعمتون پر وَقَالُوا اور کہا اون لوگون نے جو قیامت کے دن پھر جی زندہ ہوکر اوٹھنے کے منکر تھے جیسے ابی بن خلف اور اوسکے ایسے منکرون نے کہ ءَاِذَا ضَلَلْنَا کیا جب ہم گم ہو جائینگے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی جب ہم خاک ہوکر زمین مین اسطرح رل مل جائینگے کہ ہمارے اعضا اور خاک کے درمیان کچھ تمیز نہ باقی رہے تو ءَاِنَّا کیا ہم لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ؕ ضرور نئی پیدائش مین ہونگے اور یہ استفہام انکار کے طور پر ہے یعنی جب ہم خاک ہو جائینگے تو نئی پیدائش ہماری متعلق نہوگی بَلْ هُمْ ایسا نہین جو وہ کہتے ہین بلکہ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ وہ اپنے رب کی ملاقات سے كٰفِرُونَ ۝ کافر ہین یعنی آخرت جو دیدار کی جگہ ہے اوسکا ایمان نہین رکھتے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرت کے منکرون کو کہ جلد يَتَوَفّٰىكُمْ لے لیگا تمھاری روح کو مَّلَكُ الْمَوْتِ فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہین الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ وہ فرشتہ جو موکل اور مقرر کیا گیا ہے تمھاری روحین قبض کرنے پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر اپنے رب کی طرف تُرْجَعُونَ ۝ع پھیرے جاؤگے حساب اور جزا کے واسطے کشاف مین ہے کہ عزرائیل علیہ السلام روحون کو پکارتے ہین وہ جواب دیتی ہین پھر وہ اپنے مددگارون کو قبض ارواح کا حکم دیتے ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ملک الموت کا ایک چہرہ آگ کا ہے اوس چہرے سے کافرون پر ظاہر ہوتے ہین اور اونکی روح قبض کرتے ہین اور ایک چہرہ اونکا ظلمت اور سیاہی کا ہے کہ اوس چہرے سے ظاہر ہوکر منافقون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ آدمیون کا سا ہے وہ چہرہ ظاہر کرکے ایمان والون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ ہے نور کا اوس چہرے سے ظاہر ہوکر انبیا اور صدیقون کی روح قبض کرتے ہین اور اونکے مددگار رحمت کے فرشتے بھی ہین اور عذاب کے بھی پس آدمی سے تعجب ہے کہ اوسکی گھات مین تو ایسا حریف لگا ہوا ہے پھر وہ کیونکر آرام طلبی کا دم بھرتا ہے اور دعوی کرتا ہے فرد آسودگی مجوے کہ از صدمت اجل ؛ کس را نداده اند برات مسلمی ؛ وَلَوْ تَرٰى اور اگر دیکھے تو اے دیکھنے والے اِذِ الْمُجْرِمُونَ جب مشرک لوگ حشر کے دن نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ جھکائے ہونگے اپنے سر یعنی کمال مرتبہ خجالت اور ندامت کی وجہ سے اپنا سر آگے جھکا لینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اپنے رب پاس عرض کے محل اور موقف مین تو البتہ دیکھیگا تو ہول بھرے کام اور اوسوقت وہ کہینگے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَبْصَرْنَا دیکھا ہمنے جو کچھ تو نے وعدہ کیا تھا وَسَمِعْنَا اور سنی ہمنے تجھسے پیغمبرون کی تصدیق یا قیامت کے دن کی ہول ہمنے دیکھی اور صور کی آواز سنی فَارْجِعْنَا پھر پھیر دے ہمین دنیا مین نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے اِنَّا مُوقِنُونَ ۝ بیشک ہم یقین کرنے والے ہین آخرت کے اسواسطے کہ اب ہمنے آنکھون سے دیکھ لیا اور اب ہمین شبہہ نہین ہا پس حق تعالی فرمائیگا کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم تو لَاٰتَيْنَا البتہ دیتے ہم دنیا مین كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو هُدٰىهَا وہ چیز جس سے وہ راہ پاتا ایمان اور نیک کام کی طرف وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ اور لیکن ثابت ہوا ہے یہ حکم مِنِّي مجھسے کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دینگے ہم دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کافر جن اور آدمی اَجْمَعِيْنَ ۝ سب سے فَذُوقُوا تو چکھو تم عذاب بِمَا نَسِيْتُمْ بسبب اسکے کہ بھول گئے یعنی چھوڑ بیٹھے لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

هٰذَا آج اپنا یہ دن دیکھنے کو یعنی تم اس روز کی ملاقات کا ایمان نہ لائے اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ بیشک ہمنے بھی ترک کیا تمکو اور عذاب مین چھوڑ دیا
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا
یُؤْمِنُ سوا اسکے نہین کہ ایمان لاتے ہین بِاٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا وہ لوگ کہ جب نصیحت کیے
ہوتے ہین بِھَا اون آیتون کے سبب سے تو خَرُّوْا منھ کے بل گر پڑتے ہین وہ سُجَّدًا سجدہ کرنے والے وَّسَبَّحُوْا اور پاکی بیان
کرتے ہین اپنے پروردگار کی اوس چیز سے جو اوسکی عظمت اور کبریائی کے لائق نہو ایسی تسبیح جو ملی ہو بِحَمْدِ رَبِّھِمْ اونکے رب کی تعریف کے
ساتھ یعنی نالائق صفتون سے تنزیہ کرتے ہین اور موافق صفتون کے ساتھ تعریف کرتے ہین یا سجدون مین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے ہین
وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۩ اور وہ سرکشی نہین کرتے ایمان اور طاعت اور سجدون سے حضرت امام اعظم کے قول پر یہ نوان سجدہ
ہی اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک دسوان شیخ قدس سرہ نے اسکو سجدۂ تذکر کہا ہی سجدہ کرنے والے کو چاہیے
کہ اوس چیز کو یاد کرے جس سے غافل ہوا ہی اور وجود واحد کی دلالت کو تصدیق کرے کہ وہ دلالت سب چیزون مین موجود ہی بیت
وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ اٰیَۃٌ ٭ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ ٭ نظم ہمہ ذرات از مہ تا بماہی ٭ بوحدانیتش دادہ گواہی ٭ ہمہ اجزاے کون از مغز تا پوست ٭
چو وا بینی دلیل وحدت اوست ٭ لکھا ہی کہ بعضے انصار کے مکان حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور تھے جب وہ
مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت مین پڑھتے تو اوسی طرح عشا تک مسجد مین ٹھہرے رہتے اور نماز عشا پڑھتے پھر
بھی اپنے مکانون کو نہ جاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کی دولت اور سعادت سے بہرہ مند ہون تو
حق تعالی نے اونکی شان مین یہ آیت بھیجی کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ دور رہتے ہین اونکے پہلو سونے کی جگھون سے
یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ پکارتے ہین اپنے رب کو خَوْفًا خوف سے غصہ کے وَّطَمَعًا اور امید پر اوسکی خوشنودی کے ابو الدردار
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ یہ آیت اونکی شان مین ہی جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ تہجد پڑھنے
والون اور رات کو اوٹھنے والون کی شان مین ہی کہ جب شب کا پردہ پڑجاتا ہی اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیہ پر سر رکھتے ہین تو وہ تہجد گزار بستر
گرم و نرم سے اپنا پہلو خالی کرکے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہین اور شب دراز مین از حضرت بے نیاز سے کہتے ہین سہیل یمنی یعنی حضرت
اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کسی شب وہ کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہی تمام شب رکوع ہی مین رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہی
بس ایک ہی سجدہ مین صبح کردیتے لوگون نے اونسے کہا کہ اویس کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتین ایک حال مین گزار دیتے
پس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہان ہی کاشکے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ مین ایک ہی سجدہ مین اوسے تمام کردیتا اور اوس
سجدہ مین نالۂ زار اور گریۂ بیشمار کرتا بیت ہمہ شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ٭ من و خیال تو و نالہاے درد آلود ٭ وَمِمَّا
رَزَقْنٰھُمْ اور جو کچھ روزی دی ہی ہمنے اونھین اوسمین سے یُنْفِقُوْنَ ۞ خرچ کرتے ہین نیک راہون مین یعنی رات کو تو میری
درگاہ مین گدائی کرتے ہین اور دن کو میری راہ مین فقیرون کو دیتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہین جانتا کوئی نہ فرشتہ مقرب نہ نبی مرسل
مَّآ اُخْفِیَ جو کچھ چھپا رکھا گیا ہی لَھُمْ اونکے واسطے یعنی اون لوگون کے واسطے جو اپنے بسترون سے پہلو تہی کرتے ہین مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ

آنکھون کی روشنی مین ہے یعنی وہ چیز جس سے آنکھین روشن ہون حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اوس پوشیدہ نعمت کو زبان پر لانا نسب ہی اسواسطے کہ فلا تعلم اور لا خطر علی قلب بشر یہ آیت اور حدیث دو گواہ ہین کہ وہ نعمت دریافت کر لینے کا دعوی لائق نہین مگر اہل مشاہدہ کو اور وہ بچھونون سے پہلوتہی کرنے والے دیے جائینگے جزآءً جزا بما کانوا بسبب اوسکے کہ تھے خالص نیت سے یعملون ○ عمل کرتے بزرگون نے کہا ہی کہ چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اوسکی جزا بھی پوشیدہ ہی اسواسطے کہ جسطرح کوئی اونکی عبادت پر مطلع نہین ہوا اوسی طرح اونکی جزا سے بھی آگاہ نہو **نظم** روز یکہ دم ہمرہ جانان گذرانیم ٭ زلالہ و گل بینم و نی سرو و سمن ٭ رازیکہ میان من و او گفتہ شود من دانم و داند و داند دل من ٭ لکھا ہی کہ ایک دن ولید بن عقبہ نے شیر خدا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ڈینگ کے طور پر کہا کہ ای علی میری سنان تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہی پس حضرت علی نے فرمایا کہ چپ ای فاسق تجھے میرے ساتھ کیا مجال برابری کی اور کیا طاقت جھگڑے کی پس حق تعالی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کی تصدیق فرمائی اور یہ آیت بھیجی کہ افمن کان کیا کوئی ہو مؤمنا ایمان لانے والا خدا اور رسول کا یعنی علی کرم اللہ وجہہ کمن کان فاسقا مانند اوس شخص کے جو ہی فاسق جیسے ولید بن عقبہ لا یستون ○ برابر نہین ہین بزرگی اور مرتبہ مین یا جزا اور ثواب مین اما الذین امنوا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وعملوا الصلحت اور کام کیے اونھون نے نیک فلھم تو اونکے واسطے ہین جنت الماوی باغ رہنے کے حقیقی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت الماوی ایک بہشت ہی داہنے جانب عرش کے حق تعالی یہ جنت مومنون کو عطا فرمائیگا نزلا اوس حال میں پیشکش ہونگے یعنی ما حضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور کلی نعمتین جنت مین داخل ہونے کے بعد اونھین عطا ہونگی یہ پیشکش بما کانوا یعملون ○ بسبب اوسکے ہی کہ تھے عمل کرتے جسکی بدولت اس بزرگی کے مستحق ہوے واما الذین فسقوا اور لیکن جن لوگون نے فسق کیا فماوٰھم النار تو بازگشت اونکی دوزخ ہی یعنی جنت الماوی تو ایمان والون کے واسطے ہی اوسکے مقابلہ مین فاسقون کو ماوی اور ٹھکانا دوزخ مین دینگے کلما ارادوا ان یخرجوا منہا جب چاہینگے فاسق کہ نکلین آتش دوزخ سے اعیدوا پھیرے جائینگے فیھا دوزخ مین لکھا ہی کہ جوش کے وقت دوزخ فاسقون کو اوپر پھینکیگی یہانتک کہ وہ دوزخ کے دروازون کے قریب پہونچینگے اور باہر نکلجانے کی توقع کرینگے پس دوزخ کے مہتمم فرشتے آگ کے گرزون سے اونھین مار کر ہانکینگے اور دوزخ کے گڑھے مین ڈالدینگے وقیل لھم اور کہا جائیگا اونکو اہانت کی راہ سے کہ ذوقوا چکھو عذاب النار عذاب آگ کا الذی کنتم بہ تکذبون ○ وہ عذاب کہ تھے تم اوسکی تکذیب کرتے اور باور نہ کرتے تھے ولنذیقنھم اور البتہ چکھائینگے ہم بدکاروں کو من العذاب الادنی عذاب مین سے جو بہت نزدیک ہی اور بہت چھوٹا ہی دنیا مین کہ قتل اور قید ہونا ہی یا قحط دون العذاب الاکبر بڑے عذاب سے کہ وہ دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی لعلھم شاید کہ وہ یعنی جو لوگ اونمین سے باقی رہین یرجعون ○ پھرین راہ حق کی طرف اور کفر سے توبہ کرین موضح مین ہی کہ بہت چھوٹا عذاب جمع حطام ہی اور بہت بڑا عذاب کسب آثام اور بعضون کے نزدیک ادنی عذاب قبر کا ہی اور اکبر عذاب دوزخ ابو سلیمان دارانی قدس سرہ نے کہا ہی کہ ادنی خذلان ہی اور اکبر نیران لباب مین نقاش کی تفسیر سے منقول ہی کہ ادنی عذاب

نزدیک ہے اوس سے پہلے اور اکبر عذاب الیم یعنی مہدی کا نکلنا ہے مع شمشیر آبدار اور بعضوں نے کہا ہے کہ ادنی عذاب دنیا کی خواری ہے اور اکبر عذاب عقبیٰ کی لگو نسا ہی یعنی گناہوں میں پڑنا اور درجات قرب الٰہی سے گرنا ہے بیت دور ماندن از وصال و عذاب اکبر ست ٭ آتش سوز فراق او عذاب بدتر ست ٭ **وَمَنْ أَظْلَمُ** اور کون ہے بڑا ظالم **مِمَّنْ ذُكِّرَ** اوس شخص سے جو نصیحت کیا جائے **بِآيَاتِ رَبِّهِ** اپنے رب کی آیتوں کے ساتھ یعنی قرآن سے **ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا** پھر منہ پھیرے اوس سے اور اوسمیں غور و تامل نہ کرے **إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ** ۝ ع بیشک ہم مشرکوں سے بدلا لینے والے ہیں ہلاک اور عذاب کرکے **وَلَقَدْ آتَيْنَا** اور تحقیق کہ ہمنے دی **مُوسَى الْكِتَابَ** موسیٰ کو کتاب توریت جسطرح تمھیں دیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن **فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ** پس نہ شک میں **مِنْ لِقَائِهِ** دیدار موسیٰ علیہ السلام سے وسیط میں ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے وعدہ کیا تھا کہ دنیا سے رحلت کرنے کے قبل تم حضرت موسیٰ کو دیکھو گے یہاں اوس وعدہ کی تاکید کے واسطے فرماتا ہے کہ موسیٰ کی ملاقات میں شک نہ کر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو حضرت موسیٰ کو چھٹے آسمان پر دیکھا عرش پر جاتے وقت بھی اور زمین پر آتے وقت بھی **وَجَعَلْنَاهُ** اور کردی ہمنے وہ کتاب جو موسیٰ پر اوتاری تھی **هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ** ۝ راہ دکھلانے والی بنی اسرائیل کو **وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ** اور کردیے بنی اسرائیل میں سے **أَئِمَّةً يَهْدُونَ** پیشوا کہ خلق کو اونھوں نے راہ دکھائی احکام توریت کے ساتھ **بِأَمْرِنَا** ہمارے حکم سے **لَمَّا صَبَرُوا** جبکہ اونھوں نے صبر کیا ایمان پر یا قوم کی سختیوں پر یا عبادت کرکے یا بری باتوں سے بچکر **وَكَانُوا بِآيَاتِنَا** اور تھے کہ ہماری آیتوں سے یعنی ان علامتوں کے ساتھ جو ہمنے موسیٰ کو دی تھیں **يُوقِنُونَ** ۝ یقین رکھتے تھے **إِنَّ رَبَّكَ** بیشک تیرا رب **هُوَ يَفْصِلُ** وہ حکم کریگا **بَيْنَهُمْ** لوگوں کے درمیان **يَوْمَ الْقِيَامَةِ** قیامت کے دن **فِيمَا كَانُوا فِيهِ** اوسمیں کہ تھے جسمیں **يَخْتَلِفُونَ** ۝ اختلاف کرتے امر دین میں سے تو حکم الٰہی اوس دن جدا کردیگا اوسے جو حق پہ تھا اوس سے جو باطل پر تھا اور ہر ایک کو اوسکے مناسب حال جزا ملیگی **أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ** کیا راہ نہیں دکھائی اور بیان نہیں کیا اہل مکہ کے واسطے عذابوں میں سے جو تکذیب کرنے والوں کو پہونچا کہ **كَمْ أَهْلَكْنَا** کتنے ہلاک کردیے ہمنے **مِنْ قَبْلِهِمْ** پہلے اونسے **مِنَ الْقُرُونِ** قرنوں والوں میں سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود کہ **يَمْشُونَ** چلتے ہیں یعنی اہل مکہ **فِي مَسَاكِنِهِمْ** اونکے مکانوں اور مسکنوں میں اور سفر کے حال میں وہاں انکا گذر رہتا ہے **إِنَّ فِي ذَٰلِكَ** بیشک آنحو ہمنے لگلے زمانہ والوں کو ہلاک کردیا اس ہلاک کرنے میں **لَآيَاتٍ** البتہ عبرتیں ہیں اگلی امتوں کے واسطے **أَفَلَا يَسْمَعُونَ** ۝ کیا پھر نہیں سنتے یعنی عقل کے کان سے نہیں سنتے **أَوَلَمْ يَرَوْا** کیا وہ نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے **أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ** اس بات کو کہ ہم پانی چلاتے ہیں یعنی مینھ او ربہا لیجاتے ہیں **إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ** بے گھاس کی زمین پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ جرز ملک یمن میں ایک موضع کا نام ہے کہ نہروں کا پانی وہاں نہیں پہونچتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پانی اوس خشک زمین میں پہونچاتے ہیں **فَنُخْرِجُ بِهِ** پھر نکالتے ہیں ہم اوس پانی کے سبب سے **زَرْعًا** کھیت اور بعضوں نے کہا ہے کہ غلے اور درخت مراد ہیں **تَأْكُلُ مِنْهُ** کھاتے ہیں اوسمیں سے **أَنْعَامُهُمْ** چارپائے اونکے گھاس اور درخت کے پتے **وَأَنْفُسُهُمْ** اور وہ خود کھاتے ہیں دانے اور میوے **أَفَلَا يُبْصِرُونَ** ۝ کیا پھر نہیں دیکھتے وہ یہ قدرت کی نشانی تا کہ کمال قدرت الٰہی و دلیل پکڑیں اور جانیں کہ جو خدا خشک زمین میں گھاس اوگانے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد لوگوں کو پھر زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے **وَيَقُولُونَ**

اور کہتے ہیں کفار کہ مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ کب ہوگی یہ فتح جو مومن کہتے ہیں کہ اللہ عنقریب ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا یعنی کافروں پر فتح دیگا جلدی کی راہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ یہ فتح جسکا تمکو وعدہ دیا گیا ہے کب ہوگی ہمیں جلدی دکھاؤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اپنے وعدے میں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ فتح بدر یا فتح مکہ کے دن لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا نہ فائدہ دیگا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اِيْمَانُهُمْ ایمان لانا اونکا اس سے وہ کافر مراد ہیں جو فتح کے دن قتل ہوئے اسواسطے کہ قتل کے حال میں اونکا ایمان کچھ فائدہ نہیں دیتا اسواسطے کہ یہ ایمان یأس ہے وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ اور نہیں ہیں وہ کہ مہلت دیے جائیں آخرت میں اور عذاب ونپر سے ٹھہرے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے اہانت کے طور پر مدت معلوم تک یعنی آیت سیف جب تک نازل ہو وَانْتَظِرْ اور منتظر رہو نصرت الٰہی کے اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ یقینی وہ بھی منتظر ہیں کہ تم پر غالب ہوں حق تعالیٰ تمکو غالب کریگا اونکو نہیں فنظم منتظر باش الطاف الٰہی کہ شود عکم دین تو ہر روز برافراختہ تر ہر ساختگی کہ بود ہر روزے ؎ کار احباب تو از روز دگر ساختہ تر ؎

سورۃ الاحزاب مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث وسبعون آیۃ
سورۂ احزاب مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تہتر آیتیں ہیں

اس سورت کے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور جنگ احد کے بعد مدینہ منورہ میں آئے اور ابن ابی منافق کے یہاں ٹھہرے دوسرے دن منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہو کر جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا سے امان مانگی اور مستدعی ہوئے کہ ہمکو لات منات کے ساتھ چھوڑ دیے اور کہہ دیجیے کہ بتوں کو قیامت کے دن مرتبۂ شفاعت حاصل ہے تاکہ ہم بھی آپکو چھوڑ دیں کہ آپ اپنے خدا کی عبادت کیجیے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاق گذری آپ چین بجبین ہوئے پس ابن ابی اور ابن قشیر اور جند بن قیس بولے کہ یا رسول اللہ شرفا عرب کا کلام رد نہ کیجیے اسی میں صلاح ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حمیت اسلام اور سختی دین غالب ہوئی آپ نے کافرون کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر میں نے انکی جان کی امان دی ہے اور عہد توڑنا روا نہیں ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر اتَّقِ اللّٰهَ دائم اور قائم رہو تقوے پر یا ڈرتے رہو حق تعالیٰ سے عہد توڑنے میں وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ اور کہا نہ مانو کفار مکہ کا جیسے ابوسفیان اور عکرمہ وغیرہ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور مدینہ کے منافقون کا جیسے ابن ابی اور معیث بن قشیر اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بیشک اللہ ہے عَلِيْمًا جاننے والا اونکی باتیں حَكِيْمًا حکم کرنے والا عہد پورا کرنے کو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف اے ہمارے حبیب مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے جیسے اونکا کہا ماننے کی ممانعت اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق اللہ ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خَبِيْرًا خبردار وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اللہ پر یعنی اپنا کام اوسکے سپرد کر وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ وَكِيْلًا کام بنانے اور مشکل حل کرنے والا اور نگہبان اور کفایت کرنے والا مہمات کا بیت چون نہ لطف عنایت کند ؎ جملہ مہمات کفایت کند ؎

لکھا ہی کہ ابی معمر بن جمیل بن اوس زبان آور اور منشی آدمی تھا بارہا کہتا کہ میرے دو دل ہین ایک سے سمجھتا ہون اوس سے زیادہ جو محمد سمجھتے ہین ایسا سے قوم
اوسے ذوالقلبین یعنی دو دل والا کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگا ہوا مکہ معظمہ کو جاتا تھا تو ایک جوتا اوسکے ہاتھ مین تھا ایک پانون مین
ابوسفیان اوسے ملا اپنی قوم کی خبر پوچھی دو دلے نے جواب دیا کہ بعضے قتل ہوے کچھ بھاگ گئے ابوسفیان بولا کہ تیری جوتیون کا کیا حال ہے
ایک پانون مین ہی ایک ہاتھ مین ابو معمر نے دیکھا تو واقعی ایک پانون مین ہی ایک ہاتھ مین ہی پس کہنے لگا کہ مین تو جانتا تھا کہ دونون جو
میرے پانون مین ہین پس حق تعالی نے اوسے جھوٹا کردیا اور معلوم ہوگیا کہ اوسکے دو دل نہین ہین اور اس باب مین آیت نازل ہوئی کہ
مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا اللہ نے لِرَجُلٍ کسی مرد کے واسطے مِّنْ قَلْبَيْنِ دو دل سے فِيْ جَوْفِهٖ اوسکے درون
یعنی سینہ مین اسواسطے کہ دل روح حیوانی کا معدن اور قوتون کا منبع ہی تو ایک دل سے زیادہ نہونا چاہیے اسواسطے کہ روح حیوانی
ایک ہی ہی زاد المسیر مین ہی کہ منافق کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہین ایک ہمارے ساتھ ایک اپنے اصحاب کے ساتھ
پس حق تعالی نے فرمایا کہ منافق جھوٹے ہین حق تعالی نے کسی کو دو دل نہین دیے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ اور نہین
کیا خدا نے تمہاری عورتون کو وہ عورتین کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ظہار کرتے ہو تم اونسے اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری مائین یعنی
تم جس عورت کو کہتے ہو کہ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنی تو مجھ پر ہماری ماں کے پیٹھ ہی اوس عورت کو اللہ نے تمہاری ماں نہین کردیا اسواسطے کہ جورو ہونے اور ماں ہونے کا
اجتماع ایک عورت مین محال ہی کہ ہوسکے جورو ہونا چاہتا ہی کہ عورت مرد کی خدمت کرے ماں ہونا چاہتا ہی کہ مرد اوس عورت کی خدمت کرے جو ماں ہی
وَمَا جَعَلَ اور نہین کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ تمہارے منہ بولے بیٹون کو اَبْنَآءَكُمْ واسطے بیٹے تمہارے اسواسطے کہ بیٹا ہونا امر
اصلی ہی اور منہ سے بیٹا کہکر پکارنا صورت عارضی ہی تو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہو عرب کے نزدیک ظہار طلاق تھی اور منہ بولا بیٹا سگے
بیٹے کے مثل میراث لیتا تھا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ جسطرح دو دل ایک سینہ مین اکٹھا نہین ہوتے اوسیطرح جورو ہونا اور ماں ہونا بھی ایک
عورت مین اور متبنی ہونا اور حقیقی فرزند ہونا ایک شخص مین جمع نہین ہوتا ذٰلِكُمْ یہ کہ ظہار کی ہوئی عورت کو طلاق دی ہوئی جانتے
ہو اور بنائے ہوے بیٹے کو اصلی بیٹا کہتے ہو قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ بات ہی کہ اپنی بانون سے کہتے ہو اور اس بات کی کچھ حقیقت
نہین وَاللّٰهُ اور اللہ تعالی يَقُوْلُ الْحَقَّ کہتا ہی حق بات جو مطابق واقع کے ہی وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اور وہ
راہ دکھاتا ہی حق راہ یہ آیت حضرت زید ابن حارث کے واسطے نازل ہوئی کہ لوگ اونھین زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ حضرت زید ام المومنین
حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذر کیا اور بخشدیا تھا اور
آنحضرت نے حضرت زید کو آزاد کردیا اور فرزند کی طرح پرورش فرماتے تھے لوگ حضرت زید کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہتے تھے تو حق تعالی نے
فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ پکارو بیٹون کو اور نسبت دو اونھین لِاٰبَآئِهِمْ اونکے باپون کے ساتھ هُوَ یہ پکارنا اَقْسَطُ بہت سچ ہی
عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک صحیح بخاری مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہی کہ پہلے ہم زید بن محمد ہی کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی
تو زید بن حارث کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا پھر اگر نہ جانو اٰبَآءَهُمْ اونکے باپون کو کہ اونکی طرف منسوب کرو فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ
تمہارے بھائی ہین فِي الدِّيْنِ دین اسلام مین اور کہو یا اخی یعنی اے میرے بھائی وَمَوَالِيْكُمْ اور دوست تمہارے ہین یا مولای کہکر

اوس سے خطاب کرو یعنی دوست کہکر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ اور نہین ہی تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ فِيمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ اوس
چیز مین کہ خطا کی تمنے بیچ اوسکے سبب سے جیسے زید بن محمد کہنا وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ اور لیکن گناہ وہ ہی اوس چیز مین کہ قصد
کرین قُلُوْبُكُمْ دل تمہارے اور قصداً کسی کو اوسکے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب کرو وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا اوسے جو خطا کرے رَّحِيْمًا ○ مہربان صاحب قصد پر جب وہ توبہ کرے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى پیغمبر سزاوار بہت ہی بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مومنون کے ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اونکی ذاتون سے ہر کام مین اسواسطے کہ پیغمبر صاحب جو حکم کرینگے بندون کی عین صلاح اور فلاح ہی
بہ نسبت اونکے نفس کے کہ نفس کا حکم شقاوت کا سبب ہوتا ہی پس چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ کے نزدیک زیادہ دوست ہوون
اوسکے نفس کی بہ نسبت یعنی حضرت کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہین ہوتا جب تک اوسے میرے ساتھ محبت نہو اپنے مان باپ اولاد اور اپنے نفس اور سب لوگون کی محبت سے
زیادہ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ فرمایا تو سب مسلمانون کو نکلنے کا حکم کیا بعضون نے کہا کہ اپنے
مان باپ سے ہم اجازت لیلین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صاحب اولی تر ہین مومنون کے واسطے اونکی جانون کی نسبت تو چاہیے کہ آپکا
حکم سب حکمون سے زیادہ اپنے اوپر لازم جانین عین المعانی مین ہی کہ آپکی ذات کے ساتھ محبت زیادہ رکھنا سزاوار ہی اپنی جان کے ساتھ
یا اورون کے ساتھ محبت رکھنے سے نظم امتا اے در دو عالم اوست دوست ؛ دوستی با دیگران بر بوے اوست ؛ دوستی با اصل
باید کرد بس ؛ فرع را بہر چہ دارد دوست کس ؛ اصل داری فرع ہرگز گو مباش ؛ تن بجان و جان بگیر خواجہ باش ؛ وَاَزْوَاجُهٗٓ
اور بیبیان آپکی اُمَّهٰتُهُمْ مائین ہین مومنون کی تحریم اور تعظیم کی جہت سے محرمیت اور وراثت کے سبب سے نہین اسواسطے کہ
اونھین دیکھنا روا نہین اور مسلمان اونکے مال کے وارث نہین ہین حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرأت مین یہ عبارت
یون تھی کہ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ اس سے شفقت تمام اور رحمت لا کلام مراد ہی اور چونکہ ابتدا اسلام مین ہجرت کے سبب سے
اور دوستی اور بھائی چارے کی وجہ سے میراث لیتے تھے تو حق تعالی نے وہ حکم منسوخ فرمایا کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابت والے
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ بعضے اونکے بہت سزاوار ہین بعض کے ساتھ وارث ہونے مین فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ لوح محفوظ مین
یا اوسمین جو بھیجا ہی قرآن مین سے یعنی وہ آیت جسمین وراثت کا بیان ہی اور حکم فرمادیا کہ اولو الارحام بہت مستحق ہین میراث پانے کے
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون سے یعنی انصار سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ اور مہاجرون سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اونکے باہم برادری کردی
تھی اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا مگر یہ کہ کرو اپنی زندگی مین اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ اپنے دوستون کے ساتھ مَّعْرُوْفًا نیکی یا وصیت کرو اوسکے
واسطے جسے دوست رکھتے ہو كَانَ ذٰلِكَ ہی یہ جو ذکر کیا گیا پیغمبر کا اولی ہونا اور ذوی الارحام کا میراث لینا فِي الْكِتٰبِ لوح محفوظ مین
یا قرآن مین مَسْطُوْرًا ○ لکھا ہوا اور ثابت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کر اوسے کہ لیا ہمنے مِنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون سے مِيْثَاقَهُمْ
عہد اونکا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کرین اور خدا کی عبادت کی طرف بلائین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرین اور امت کو نصیحت کرین یا ایک
بشارت دین دوسرے پیغمبر کی کہ اونکے بعد ہونگے اور یہ عہد پیغمبرون سے روز الست مین لیا تھا وَمِنْكَ اور لیا ہمنے تجھ سے بھی عہد اے محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور ان سب پیغمبرون سے بھی عہد لیا جنکا ذکر ہوا ان پیغمبرون کے
ذکر کی تخصیص اسواسطے ہے کہ یہ اولوالعزم ہین اور ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر سب سے مقدم آپکی تعظیم کی جہت سے ہے وَ
اَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہمنے سب پیغمبرون سے مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ عہد مضبوط قسم کے ساتھ لِّيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ
تاکہ پوچھے خدا سچون سے یعنی پیغمبرون سے عَنْ صِدْقِهِمْ اونکی سچائی اوس بات مین جو اونھون نے اپنی قوم سے کہی یا قوم کی
تصدیق کا حال کہ اونھون نے ان پیغمبرون کی تصدیق کی وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے خدا نے لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے جو
رسولون کا ایمان نہین لائے عَذَابًا اَلِيْمًا ۠ عذاب دکھ دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوْا
یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت اللہ کی جو اوسنے انعام کی تمپر اِذْ جَآءَتْكُمْ جب آئے تمہارے پاس جُنُوْدٌ
لشکر جیسے قریش غطفان کنانہ یہود دس ہزار آدمی کے قریب فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پھر بھیجا ہمنے اونپر رِيْحًا ہوا کو اس سے باد صبا
مراد ہے وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ اور وہ لشکر جنکو تمنے نہین دیکھا یعنی فرشتے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ
اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرًا ۚ دیکھنے والا اس آیت مین جنگ احزاب کا بیان ہے اور مجملاً وہ قصہ اس طرح پر ہے کہ بنی نضیر کو
جلاوطن کرنے کے بعد یحیی بن اخطب یہود کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ مین گیا اور ابوسفیان اور اوسکے تابعون سے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرنے پر عہد باندھا اور قریش اور علماء عرب مین سے دس ہزار سے زیادہ جمع کرکے مدینہ
منورہ کی طرف عازم ہوا یہ خبر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی مدینہ منورہ سے تین ہزار آدمی لیکر آپ روانہ ہوے اور آپکا
لشکرگاہ جبل سلع کے سامنے مقرر ہوا وہان سب مسلمان اوترے آپنے دشمنون سے مقابلہ کرنے کے باب مین اصحاب سے مشورہ کیا وہ شمار مین بہت
اور ہتھیارون سے آراستہ تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خندقون کی وضع سے واقف تھے کہ عجم کے شہرون مین ہوتی ہین اونکا کچھ
حال بیان کیا حضرت کی راے عالی نے اوسے قبول فرمایا پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر زمین تقسیم فرمادی اور خندق کھودنے کا اشارہ فرمایا صحابہ
اوس کام مین مشغول ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس مٹی نکالنے مین مشغول تھے اور صحابہ کو فتح کی خوشخبری دیتے اور
زبان مبارک پر یہ دعا جاری تھی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اسی اثنا مین ایک بہت بڑا پتھر خندق مین
ظاہر ہوا کہ تبر وغیرہ اوسپر کام نکرتا تھا صحابہ نے حضرت کو خبر کی آپ پتھر کے قریب تشریف لائے اور کدال دست مبارک مین لیا بسم اللہ کہکر
اوس پتھر پر کدال مارا دو انگل پتھر اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور بجلی کی طرح چمکا اوس روشنی مین نظر مبارک ملک شام کے محلون پر پڑی پس آپنے
فرمایا کہ اللہ اکبر ملک شام کی کنجیان مجھے عطا ہوئین دوبارہ تکبیر کہکے اوس پتھر پر کدال مارا تھوڑا پتھر ٹوٹا اور نور چمکا اوسمین ملک یمن کے محل حضور کو نظر
آئے آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر یمن کی کنجیان میرے قبضہ اختیار مین ہین تیسری مرتبہ تمام پتھر ٹوٹ گیا اور بہت نور اوسمین سے چمکا کسری کے
اونچے اونچے مکانات آپکو اوس نور مین نظر آئے فرمایا کہ اللہ اکبر فارس کے ملک میرے قبضہ قدرت مین آئے منافق بولے کہ یہ مرد خلق کو دم
دیتا ہے دشمنون کے خوف سے آج تو خندق کھودتا ہے اور ملک فارس و یمن اور شام فتح کرنے کا وعدہ کرتا ہے غرضکہ چھ دن مین خندق کی مہم
ختم ہوئی اور خندق کھد چکی تو دشمنون کا لشکر وہان پہونچا مالک بن عوف اور عیینہ بن حصن اور غطفان اور قرازہ اور یہود اوس میدان کے

ع ۸

اوپر سے آئے جو مدینہ کے مشرق طرف ہی اور ابو سفیان وغیرہ کفار قریش اوس میدان کی دوسری طرف سے کہ مغرب کی جانب ہی ظاہر ہوئے اور بنو
قریظہ جنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد باندھا تھا ابن اخطب کے بہکانے سے وہ عہد توڑ کر کافرون کے مددگار ہوگئے اور کفار کے
لشکر کی ہیبت اور کثرت دیکھکر ضعیف مسلمانون کے دل ہٹ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اِذْ جَآءُوْکُمْ یاد کرو اوسے کہ جب
آپڑے تم پر لشکر مِّنْ فَوْقِکُمْ تمہارے اوپر سے یعنی میدان کے اوپر کی جانب سے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ اور تمہارے نیچے سے
یعنی میدان کے جانب اسفل سے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور جبکہ کج ہو گئیں آنکھیں اپنے گردون میں اور کم ہی کرنے لگیں خوف کے مارے
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہونچے دل حلقون مین خوف کے مارے اسواسطے کہ پھیپھڑا شدت سے پھول جاتا ہی اور دل اوس کی
بلندی کے سبب سے حلق تک پہونچتا ہی وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ اور گمان کیے اللہ کے ساتھ انواع واقسام کے گمان
مخلصون کو تو یہ گمان کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کریگا اور مومنون کو فتح دیگا اور منافقون کو یہ گمان کہ لشکر اسلام ان لشکرون سے لڑائی کی
تاب نہ لاکر تباہ ہوجائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وہان آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم لوگ راہ ترلزل سے ممتاز ہوے
وَزُلْزِلُوْا اور ہلادیے گئے زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ ہلانا سخت یعنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے یہانتک کہ بد دل لوگون نے سفر کا
ارادہ کیا اور بے صبرون نے جدا ہوجانے کا قصد کیا بیت آرام از دل بشد دل از جائے ۞ ہوش از سر رفت و قوت از پائے ۞
وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کر یہ کہ کہا منافقون نے جیسے ابن قشیر نے وَالَّذِيْنَ اور ان لوگون نے فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ جنکے دلون مین بیماری ہی یعنی ضعف اعتقاد کہ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وعدہ نہین دیا ہمکو اللہ وَرَسُوْلُهٗٓ اور اوسکے
رسول نے شام اور یمن کی فتح کا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ مگر وعدہ فریب کے ساتھ یعنی وہ دل لگی اور دم دینے کی بات تھی وَاِذْ قَالَتْ
اور اوسے بھی یاد کرو کہ کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے منافقون میں سے جیسے اوس بن قیظی اور ابو عرابہ اور ابن ابی نے
کہ یٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ اے یثرب والو یثرب ایک زمین ہی کہ مدینہ طیبہ اوسکے ایک ناحیہ مین واقع ہی غرضکہ ان منافقون نے مدینہ کے لوگون سے
کہا کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ نہین جگہ رہنے کی ہی تمہارے واسطے محمد عربی کے لشکرگاہ مین یا یہان تمہین کھڑے ہونے کی کیا وجہ
فَارْجِعُوْا تو پھر جاؤ تم اپنے گھرون کو مدینہ مین یا دین اسلام پر قائم رہنے کی تمکو کوئی وجہ نہین تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر جاؤ
اور محمد عربی کو دشمنون کے حوالے کرو پس دیکھا کہ وَيَسْتَاْذِنُ اور پھر جانے کی اجازت چاہتے ہین فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ ایک
گروہ کے لوگ منجملہ اونکے نبی سے یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اجازت چاہنے لگے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ اِنَّ
بُيُوْتَنَا یقینی ہمارے گھر مدینہ مین عَوْرَةٌ ۚ خالی ہین اور مضبوط نہین وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ حالانکہ اونکے گھر خالی نہ تھے اور اونمین کچھ نقصان
نہ تھا خوب مضبوط تھے اِنْ يُّرِيْدُوْنَ نہ چاہتے تھے اس جانے سے اِلَّا فِرَارًا ۝ مگر بھاگ جانا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل ہوجاتے
مدینہ مین لشکر کفار عَلَيْهِمْ اونپر مِّنْ اَقْطَارِهَا اوسکے اطراف سے یعنی اگر دفعتہ کفار مدینہ مین آجائیں اور اوسکے گرداگرد گھیر لین ثُمَّ
سُئِلُوا الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جائیں بھاگنے والے فتنہ کا یعنی اگر کفار مدینہ مین گھیر کر اونسے کہین کہ تم شرک اختیار کرو یا مسلمانون سے لڑو
لَاٰتَوْهَا ضرور وہ برپا کردین فتنہ یعنی کفار کا کہا مان لین وَمَا تَلَبَّثُوْا اور نہ دیر کرین بِهَآ فتنہ اوٹھانے کی اِلَّا يَسِيْرًا ۝

مگر تھوڑی سی دیر سے یا بہت جلد شریک ہو جاتے فتنہ مین مسلمانون سے محاربہ و مقاتلہ کرنے لگین وَلَقَدْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ
اتابت کی رو سے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا اونھون نے مِنْ قَبْلُ اسکے پہلے یعنی جنگ احد کے دن اونھون نے عہد کیا تھا کہ ہرگز لَا
يُوَلُّونَ الْاَدْبَارَ پیٹھین نہ پھیرینگے لڑائی مین وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے عہد خدا کا مَسْئُولًا پوچھا گیا یعنی وہ سوال
کیا جائیگا اور عہد توڑنے یا وفا کرنے کی جزا اونکو دینگے قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کسی وجہ سے لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ فائدہ نہ دیگا
تمکو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بھاگوگے تم مِّنَ الْمَوْتِ موت سے اَوِ الْقَتْلِ یا قتل سے اسواسطے کہ ہر شخص کو وقت معین پر موت آنا
یا قتل ہونا لازم ہے کہ حکم قضا الٰہی کے ساتھ جاری ہوا ہے وَاِذًا اور اوسوقت جب کہ بھاگ جائین یعنی اگر بھاگنا نفع کرے اور تمھاری
تاخیر مین پڑے تو لَا تُمَتَّعُونَ نہ فائدہ دیے جائینگے اِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑا زمانہ اسواسطے کہ آخر فنا ہونا ہے بیت ؎ [illegible] قدم
اندرین سرای کون و فساد ؛ کہ بازروی براہ عدم نہی آرد ؛ قُلْ کہہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ کون ہے وہ جو بچالیٔے تمکو مِّنَ
اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ سُوْٓءًا تمھارے ساتھ بُرائی اور شکست اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً
یا چاہے تمھارے ساتھ نعمت اور نصرت تو وہ کون ہے جو منع کرے اوسے وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ اور نہین پاتے ہین لوگ اپنے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَلِيًّا کوئی دوست کہ نفع پہونچائے وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ کوئی یار و مددگار کہ ضرر کو روکے
در زاد المسیر مین ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لشکر گاہ سے مدینہ منورہ مین گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش و طرب کا اسباب
مہیا کیے ہوے شراب و نقل اپنے سامنے رکھے تھا وہ بولا کہ ای بھائی تو یہان عیش و طرب مین گذرانے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نیزہ اور تلوار کے بیچ مین بھائی نے جواب دیا کہ تو آ بیٹھ کہ تجھے اور تیرے دوستون کو بلا گھیرے ہوے ہے محمد عربی ہرگز اس معرکہ سے سلامت نہ نکلینگے
وہ مرد پھرا اور بولا کہ جاتا ہون اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تیری باتون کی خبر سناتا ہون جب حضرت کے پاس پہونچا حضرت جبرئیل اوس سے
پہلے ہی آچکے تھے اور یہ آیت لاچکے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ تحقیق کہ جانتا ہے اللہ الْمُعَوِّقِيْنَ باز رکھنے والون کو نصرت رسول سے
مِنْكُمْ تمھارے گروہ مین سے وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے والون کو اپنے بھائیون سے کہ هَلُمَّ اِلَيْنَا آؤ ہماری طرف
اور بعضون نے کہا ہے کہ منافق لوگ مسلمانون کو ڈراتے تھے یا ابو سفیان یا یہود منافقون کو کہتے تھے کہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو اور محمد عربی کی یاری
اور مددگاری سے بھاگو منافقون نے یہود کی بات سنی اور لڑائی سے پہلو تہی کرتے تھے جیسا کہ خود فرماتا ہے کہ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اور نہین
آتے ہین منافق لوگ کفار کی لڑائی مین اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑا آنا یا تھوڑی لڑائی کرتے ہین دکھانے سنانے کی راہ سے اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ اوس حال مین کہ بخیل ہین مدد دینے مین یا خرچ دینے مین یا یہ نہین چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمکو پہونچے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ پھر جب آیا
دشمن کا خوف رَاَيْتَهُمْ دیکھتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکو کہ کمال بد دلی کی وجہ سے يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہین تمھاری طرف
تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ پھرتی ہین اونکی آنکھین اپنے گڑھون مین كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مانند اوسکے جسپر پوشیدہ کیا ہو یعنی غش کھا کر
بیہوش ہوگیا ہو مِنَ الْمَوْتِ سکرات موت کے سبب سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پھر جب جاتا رہے خوف سَلَقُوْكُمْ تو قریب ہے کہ رنج
دین تمکو اور سخت کہین بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ سخت زبان سے یعنی تیز زبانی کرین اَشِحَّةً اوس حال مین کہ بخیل ہین عَلَى الْخَيْرِ مال غنیمت پر

یعنی جب غنیمتون کے مال تقسیم ہونے کے وقت لڑتے جھگڑتے ہین تو اُولٰٓئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا وہ لوگ نہین ایمان لائے ہین فَاَحْبَطَ
اللّٰہُ پس باطل کردیے ہین اللہ نے اَعْمَالَھُمْ عمل اونکے یعنی جو جہاد اونھون نے ریا اور غرض کے سبب سے کیا ہی وہ باطل اور نامقبول ہی
یا اللہ ظاہر کردیگا اونکے اعمال کا باطل ہونا وَکَانَ ذٰلِکَ اور ہی یہ ظاہر کردینا عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا خدا پر آسان
یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ گمان کرتے ہین یہ گروہ احزاب کو یعنی کافرون کے لشکر کو کہ وہ لَمْ یَذْھَبُوْا نہین چلے گیے
ہین یعنی منافق ایسے ڈرے ہین اور اسطرح اونھون نے جی چھوڑ دیے ہین کہ باوجود اس بات کے کہ منافق لوگ شکست کھا گیے ہون مگر
منافق یہی گمان کرتے ہین کہ وہ مدینہ کو گھیرے ہوے لڑنے کو کھڑے ہین وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آئین وہ لشکر دوبارہ یَوَدُّوْا تو دوست
رکھتے ہین منافق اور تمنا کرتے ہین لَوْ اَنَّھُمْ یہ کہ وہ بَادُوْنَ صحرا نشین ہون فِی الْاَعْرَابِ میان عرب کے
یعنی منافق لوگ بیدلی کی وجہ سے چاہتے ہین کہ مدینہ کے اندر نہ رہین بلکہ جنگلون مین جا کر بیٹھ رہین یَسْئَلُوْنَ پوچھتے ہین
آنے جانے والون سے عَنْ اَنْبَآئِکُمْ تمھاری خبرون مین سے اور دشمنون کی کیفیت اور جو کچھ تمھارے اونکے درمیان گذری ہو
وَلَوْ کَانُوْا اور اگر ہون فِیْکُمْ تمھارے درمیان یعنی مدینہ مین اور دشمنون سے مقابلہ ہو تو مَّا قٰتَلُوْٓا نہ قتال کرین اِلَّا
قَلِیْلًا مگر تھوڑا سا لَقَدْ کَانَ تحقیق کہ ہی لَکُمْ تمھارے واسطے اے دلاورو اور اے بے دلو فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ رسول اللہ
کے افعال مین اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اقتدا اچھی یعنی آپکی متابعت جسطرح آپ لڑائی مین ثابت قدم اور سختیون مصیبتون پر صبر
کرتے ہین تم بھی ویسا ہی کرو یا آپکی ذات مین پیروی کرنے کے واسطے نیک خصلتین ہین لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ اوس شخص کے
واسطے جو امید رکھتا ہی ثواب الٰہی یا لقاے الٰہی کی وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت کی نعمتون کی وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا
اور اوسکے واسطے جسنے یاد کیا خدا کو بہت دل اور زبان سے توضیح مین ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی تھی احزاب
یعنی کفار کے لشکرون کے آنے کی اور فرمادیا تھا کہ اونکے اکٹھا ہونے سے تمپر کام سخت ہو جائیگا اور آخر تم ہی اونپر فتح پاؤگے وَلَمَّا رَاَ
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ اور جب دیکھا ایمان والون نے لشکرون کو جنگ خندق کے دن لشکر اسلام کے سامنے اونھون نے صف
باندھی تو قَالُوْا کہا مسلمانون نے کہ ھٰذَا یہ ہی مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وہ چیز جسکا وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَ
لَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ وَرَسُوْلُہٗ اور وہ جو فرمایا تھا خدا کے رسول نے کہ سَیَشْتَدُّ الْاَمْرُ بِاجْتِمَاعِ الْاَحْزَابِ وَصَدَقَ اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ اور سچ کہا خدا نے اور اوسکے رسول نے وَمَا زَادَھُمْ اور نہین زیادہ کیا لشکرون کے دیکھنے نے مسلمانون کے واسطے
اِلَّآ اِیْمَانًا مگر باور کرنا اللہ کے وعدون کا وَّتَسْلِیْمًا اور گردن جھکا دینا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے اسواسطے
کہ دونون جہان کی سعادت اس گردن جھکانے مین مندرج ہی بیت ہر کہ دارد چون قلم سر بر خط فرمان او ٭ نامہ نویسد بخت طغراے شرف بنام او ہی لکھا ہی
کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے بعضون نے نذر کی تھی جیسے حضرت حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن النضر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ جب میدان
جنگ مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہون ثابت قدم رہکر کفار سے خوب مقابلہ و مقاتلہ کرینگے اور جبتک شربت شہادت
نہ پیین آرام نہ لینگے تو حق تعالیٰ اونکی صفت مین فرماتا ہی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون مین سے رِجَالٌ صَدَقُوْا مرد ہین کہ سچ کی ہی اونھون نے

مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وہ چیز کہ عہد باندھا ہی خدا کے ساتھ اوس چیز پر کہ قتال پر ثابت رہنا ہی حضرت ملک متعال کی رضامندی کے
واسطے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى تو اونمین سے کوئی ہی جسنے گذارا یعنی وفا کی نَحْبَهٗ اپنی نذر اور قتال کیا یہانتک کہ شہید ہوگئے حمزہ اور
مصعب اور انس رضی اللہ عنہم وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور اونمین سے کوئی ہی کہ انتظار کرتا ہی جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا
بَدَّلُوْا اور نہین بدلا اونھون نے اپنا عہد تَبْدِيْلًا بدلنا اور اپنی بات سے نہین پھرے لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ تاکہ جزا دے اللہ
الصّٰدِقِيْنَ سچون کو یعنی عہد وفا کرنے والون کو بِصِدْقِهِمْ اونکی سچائی پر یعنی فرمانبرداری پر وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اور
تاکہ عذاب کرے منافقون کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے کہ وہ نفاق پر مرین اَوْ يَتُوْبَ یا پھیرے توفیق توبہ کے ساتھ عَلَيْهِمْ اونپر یعنی
اونکو توبہ کی توفیق دے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی غَفُوْرًا بخشنے والا جو توبہ کرے رَّحِيْمًا مہربان اوسپر جو توبہ پر مرے لکھا ہی
کہ بیس و زیادہ ستائیس دن لشکر ظاہر مدینہ پر ٹھہرے روز خندق کے کنارے آتے اور دونون طرف سے تیر اور پتھر کی لڑائی ہوتی راتون کو شبخون مارنے کا
ارادہ کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنفس نفیس صحابہ کو ساتھ لیکر شبخون کے دفع مین مشغول ہوتے ایک دن عمرو بن عبدود نام کافر کہ
شجاع عرب تھا اور اوسے ہزار جنگی آدمیون سے مقابل کرتے تھے ع کے چار شجاع کا اوس کے ساتھ لیے ہوے خندق اوترا سامنے آیا اور مقابل
طلب کیا پس عمرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور نوفل کو مسلمانون نے سنگسار کیا اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے اوسکی کمر دو ٹکڑے کردی پس کافرون کا دل ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دوشنبہ منگل بدھ تین دن مسجد
فتح کے واسطے دعا کی بدھ کے دن ظہر و عصر کی نماز کے درمیان مین فتح کا انتظار رہا اور حق تعالی نے باد صبا کو لشکر اسلام کی مدد کے واسطے
بھیجا بیت باد صبا بست میان نصرت تراج دیدی چراغ ازکہ کند باد یاوری ۔ پس صبا نے اوس لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور اونکی آگین بجھانے لگی
اور فرشتون نے آسمان سے اوترکر اونکے خیمون کی رسیان توڑدین اور میخین اوکھاڑ ڈالین وے عاجز ہوکر بھاگ نکلے اور بے دغدغہ قتال دین اقبال کی
کنجیون سے فتح و نصرت کے دروازے کھل گئے بیت بے درد سر نیزہ و آمد شد شمشیر ۔ آن فتح کہ مفتاح امان بود برآمد ۔ وَرَدَّ اللّٰهُ
اور پھیر اللہ نے مدینہ سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اوسکا یعنی احزاب کا بِغَيْظِهِمْ اونکے غصہ کے ساتھ
یعنی وہ غصہ مین بھرے ہوے پھرے لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا نہ پائی اونھون نے نصرت اور غنیمت وَكَفَى اللّٰهُ اور کفایت کی اللہ نے
الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ مومنون کو لڑائی باد صبا اور فرشتون کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا اور ہی اللہ قوی قادر جو کچھ چاہے
اوسکے پیدا کرنے پر عَزِيْزًا غالب سب چیزون پر کافرون کے بھاگ جانے کے بعد حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑائی کے واسطے مسلمان جائین
اسواسطے کہ اونھون نے عہد توڑکر کافرون کی مدد کی تھی لشکر اسلام نے پندرہ دن رات اونکا محاصرہ کیا اور اونپر کام تنگ ہوا سعد بن معاذ رضی اللہ
عنہ کہ امیر لشکر تھے اونکے حکم سے مسلمان اوترے اور سعد نے حکم فرمایا کہ اونکے مردون کو قتل کرین عورتون اور بچون کو لونڈی غلام بنائین
اور اونکے مال مومنون پر تقسیم کرین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تمنے وہ حکم کیا کہ حق تعالی نے سات آسمانون کے اوپر وہی
حکم دیا تھا تو حق تعالی اس واقعہ کی خبر دیتا ہی کہ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ اور اوتارا خدا نے اون لوگون کو جنھون نے
مدد دی ہی احزاب کو اور اونکے پشت پناہ ہوگئے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی یہود قریظہ کو مِنْ

صَيَاصِيهِمْ اونکے قلعوں سے وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈالدیا اونکے دلون مین خوف پیغمبر اور اونکے لشکر کا فَرِيقًا تَقْتُلُونَ ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو نو سو تک دشمنون سے یا سات سو تک قتل ہوے وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝ اور بردہ اور قیدی پکڑتے ہو ایک گروہ یعنی اونکی عورتون اور بچون کو قید کرتے ہو وَأَوْرَثَكُمْ اور میراث دی تمکو أَرْضَهُمْ اونکی زمین یعنی کھیت اور باغ وَدِيَارَهُمْ اور اونکے گھر یعنی قلعے وغیرہ وَأَمْوَالَهُمْ اور اونکے مال نقد جنس چارپائے وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا اور دی تمکو وہ زمین کہ نہین گئے ہو اوسمین پاؤ اوسکے مالک نہین ہوے ہو اس سے مراد خیبر ہی یا دیار روم یا ممالک فارس اور بعضون نے کہا ہی کہ جو زمین قیامت تک مسلمانون کے قبضہ مین آئے وہ اس خبر مین داخل ہی وَكَانَ اللَّهُ اور ہی اللہ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ ہر چیز پر قادر تو شہرون کے فتح کرنے اور اونپر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم کردینے پر بھی قادر ہی بیت

لشکر عزم ترا فتح وظفر ہمراہ است ٭ لاجرم ہر نفس اقلیم دگر میگیرد ٭ ارباب سیر اس بات پر ہین کہ ہجرت کے نوین برس حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے بیبیون سے جدائی اختیار کرکے قسم کھائی کہ مہینا بھر تک اونسے نہ ملونگا اور سبب تھا کہ بیبیان وقتی کپڑا آپ کے مقدور سے زیادہ مانگتی تھین جیسے ^۱^ یمانی اور دق ^۲^ مصری اور مثل اسکے اور ایسی چیزون کی طمع کرتی تھین جو آپکے فقر و تصرف مین تھین اور اسباب انکی تھین جو کتب سیر مین مذکور ہی اور بہر تقدیر آپ نے غمگین اور ملول ہو کر اونسے کنارہ کیا اور مسجد کے ایک گوشہ مین آ کر فروکش ہوے ہی اونتیس دن کے بعد کہ وہ مہینا بھی اونتیس ^۲۹^ دن کا ہوا تھا حضرت جبرئیل آیت تخییر لائے کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر قُل لِّأَزْوَاجِكَ کہدو اپنی بیبیون سے کہ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اگر ہو تم چاہتیان الْحَيَاةَ الدُّنْيَا زندگی دنیا کی یعنی دنیا مین عیش و آرام کرنا وَزِينَتَهَا اور آرائش دنیا کی جیسے لباس فاخرہ اور زیور پرتکلف فَتَعَالَيْنَ تو آؤ أُمَتِّعْكُنَّ دون مین تمکو متاع طلاق وَأُسَرِّحْكُنَّ اور رہا کردون مین تمکو سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ رہا کرنا خوب بغیر کراہت کے نہین وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ اور اگر ہو تم کہ چاہتی ہو ثواب اللہ کا وَرَسُولَهُ اور اوسکے رسول کی خوشی وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اور نعمت آخرت کی فَإِنَّ اللَّهَ تو بیشک اللہ نے أَعَدَّ تیار کیا ہی لِلْمُحْسِنَاتِ نیک کام کرنے والی عورتون کے واسطے مِنكُنَّ تم مین سے أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اجر بڑا کہ دنیا کی زخرف چیزین اوسکے مقابلہ مین حقیر یعنی وہ بیبیان جو دوسری شق اختیار کرین انکے واسطے ہی اور رکم مین لکھا ہی کہ بیبیون مین سب سے پہلے جسنے خدا اور رسول کو اختیار کیا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھین يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ اے پیغمبر کی بیبیو مَن يَأْتِ مِنكُنَّ جو کوئی لائے تم مین سے بِفَاحِشَةٍ برے کام مُّبَيِّنَةٍ کھلے ہوے کہ وہ رسول مقبول کی نافرمانی ہی اور بکسرے مبینہ کی ہے کو نہ پڑھا ہی یعنی کام ناپسندیدہ ظاہر کیا ہوا جو تم مین سے کریگی تو يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ دونا کیا جائیگا اوسکے واسطے عذاب ضِعْفَيْنِ دو حصے اوسکی نسبت جو اور دون کی عورتون کے واسطے ہو سو واسطے کہ ان بیبیون سے گناہ کا ہونا بہت برا ہی وَكَانَ ذَٰلِكَ اور ہی یہ عذاب کا دونا کرنا عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ اللہ پر آسان فقط وَمَن يَقْنُتْ اور جو کوئی کرے ہمیشہ فرمانبرداری مِنكُنَّ تم مین سے کہ پیغمبر کی بیبیان ہو لِلَّهِ وَرَسُولِهِ اللہ اور اوسکے رسول کی وَتَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے نیک کام نُّؤْتِهَا تو دینگے ہم أَجْرَهَا اوسکا اجر مَرَّتَيْنِ

ع ۷

دوبارا ایک بار تو خدا کی عبادت کرنے کے واسطے اور ایک بار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ڈھونڈھنے کے لیے وَاَعْتَدْنَا اور
تیار کی ہے ہمنے لَهَا اوس بی بی کے واسطے رِزْقًا كَرِيمًا روزی اچھی بہشت میں اوسکے اعمال کے بدلے یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ
اے پیغمبر کی بیبیو لَسْتُنَّ نہیں ہو تم كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ مانند ہر ایک کے عورتوں میں سے [illegible] کہ تمکو سب
عورتوں سے بڑھی فضیلت ہے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ اگر تم ڈرتی ہو خدا سے اور اوسکا حکم مانتی ہو فَلَا تَخْضَعْنَ تو نرمی اور عاجزی
نہ کرو بِالْقَوْلِ بات کرنے میں جب کسی سے بات کرو فَيَطْمَعَ کہ آرزو کرے تم میں الَّذِي وہ شخص فِي قَلْبِهٖ جسکے دل میں
مَرَضٌ بیماری ہے نفاق کی یا چاہ ہے گناہ کی وَّقُلْنَ اور کہو قَوْلًا مَّعْرُوفًا بات نیک اور اچھی کہ شبہہ سے دور ہو وَقَرْنَ
اور آرام کرو فِي بُيُوتِكُنَّ اپنے گھروں میں وَلَا تَبَرَّجْنَ اور بناؤ نہ دکھاؤ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰى دکھانا پہلی
جاہلیت کی عورتوں کا ایسا کہ اوس جاہلیت کے دنوں کو جاہلیت جہلا کہتے ہیں اور وہ حضرت ادریس کے زمانہ سے حضرت نوح
علیہما السلام کے زمانہ تک تھی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جاہلیت اولی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے زمانہ میں تھی کہ عورتیں پوشاک
موتیوں کی بناکر پہنتی تھیں اور اپنے کو مردوں کے سامنے پیش کرتی تھیں اور جاہلیت اخری حضرت عیسی اور جناب سید الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے درمیان میں تھی اور بعضے مفسرین نے اس آیت کے معنی یوں کیے ہیں کہ نہ چلو اوس
انداز کی چال جیسے زمانہ جاہلیت اولی کی عورتیں چلتی تھیں وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز کہ عبادات بدنیہ کی جڑ ہے وَاٰتِيْنَ
الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ کہ عبادات مالیہ میں بڑی عبادت ہے وَاَطِعْنَ اللّٰهَ اور حکم مانو خدا کا فرائض میں وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے
رسول کا سنتوں میں اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہیں کہ چاہتا ہے خدا لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ تا لیجاے
تمسے گناہ اَهْلَ الْبَيْتِ اے پیغمبر کی بیبیو وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کرے تمکو گناہوں سے تَطْهِيْرًا پاک کرنا [illegible]
کہا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بیبیاں آپکی اہلبیت ہیں اور سعید ابن عکرمہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے منقول ہے کہ اہل بیت حضرت کی بیبیاں ہی ہیں اور دلیل یہ ہے کہ پہلے بھی اونھیں سے خطاب تھا اور آیندہ بھی ونھی سے خطاب ہے
اور لِيُطَهِّرَكُمْ میں مذکر کی ضمیر تغلیب کی ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمیں تھے اور زاد المسیر میں ایک قول لکھا ہے کہ نازل
ہوا ہے بیبیوں اور اولاد کو اور احقاف میں ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی منقول ہے اور صاحب عین المعانی نے کہا ہے کہ ظاہر
تفسیر یہی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت آپکی بیبیاں ہی ہوں مگر ام المومنین حضرت بی بی عایشہ اور بی بی ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس
بن مالک رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے کہ اہل بیت جناب سیدہ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہیں اور
اس آیت کا شان نزول اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے گھر میں کملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
واسطے بچھائی آپ اوسپر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور سنبوسے یا پکا ہوا گوشت آپکے واسطے لائیں حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ
علی اور اپنے بیٹوں کو بلا کہ اس خوان پر وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں جب وہ آئے اور کھانا کھا چکے تو آپنے اوس کملی کا خالی کونا اونپر اوڑھا
دیا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں انسے گناہ لیجا اور انھیں پاک کردے تو یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے اپنا سر کملی کے اندر کرکے عرض کی

کہا یا رسول اللہ کیا میں آپکے اہل بیت میں سے نہیں ہوں آپنے فرمایا کہ تو نیک بخت ہی تو نیک حال پر ہی اسی واسطے انھی پانچ شخصوں کو
آل عبا بولتے ہیں شعر آل عبا رسول اللہ و مرتضی و بتول و شبیر و شبر اذا جمعوا فمن ... اور تفسیر میں انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ وہ حضرت ... حضرت فاطمہ کے دروازہ پر گذرتے تو فرماتے کہ الصلوۃ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا واذکرن اور یاد کرو تمہارے گھروں میں جو پڑھی جاتی ہے ما یتلی فی بیوتکن
تمہارے گھروں میں من آیت اللہ آیات کلام الہی سے والحکمۃ اور حکمت کی باتون میں سے کہ محض سنت ہے
اور یہ آیت آمادہ کرتی ہی قرآن اور حدیث حفظ کرنے پر ان اللہ کان بیشک خدا ہے لطیفا باریک کام کرنے والا تمہارے ساتھ
خبیرا جاننے والا تمہاری باتیں اور تمہارے کام یہ آیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے باب میں نازل ہونے کے بعد
مسلمان عورتوں کی ایک جماعت نے کہا کہ ہمارے واسطے کچھ بھی نہیں نازل ہوا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ان المسلمین بیشک
مسلمان مرد والمسلمات اور مسلمان عورتیں والمؤمنین والمؤمنات اور ایمان والے اور ایمان والیاں والقنتین
والقنتت اور فرمانبرداری پر ثابت رہنے والے مرد اور عورتیں والصدقین والصدقت اور سچے بات اور کام میں مرد اور
سچی عورتیں والصبرین والصبرت اور صبر کرنے والے طاعتوں پر یا گناہوں سے مرد اور عورتیں والخشعین والخشعت
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں والمتصدقین والمتصدقت اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں و
الصائمین والصئمت اور روزہ رکھنے والے فرض اور نفل کا مرد اور عورتیں والحفظین فروجہم والحفظت
اور اپنی شرمگاہیں حرام سے بچانے والے اور بچانے والیاں والذکرین اللہ کثیرا والذکرت اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا
اور ذکر کرنے والیاں اعد اللہ تیار کی ہی اللہ نے لھم اون سب مردوں اور عورتوں کے واسطے مغفرۃ مغفرت گناہوں سے
واجرا عظیما ؀ اور اجر زیادہ اونکی طاعت سے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینب بنت جحش کی خواستگاری حضرت
زید بن حارث رضی اللہ عنہم کے واسطے کی بی بی زینب نے اس گمان پر پیام قبول کر لیا کہ حضرت اپنے لیے میری خواہش کرتے ہیں جب اونھیں
معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خواہش ہی تو انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت تھیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کی
بیٹی تھیں بولیں کہ میں آزاد کیے ہوے غلام کی جورو کیوں بنوں اونکے بھائی عبداللہ بھی اس انکار میں اپنی بہن کے شریک تھے
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وما کان لمؤمن اور نہیں ہے کسی ایمان والے مرد یعنی عبداللہ بن جحش کو ولا مؤمنۃ
اور نہ کسی ایمان والی عورت یعنی بی بی زینب کو اذا قضی اللہ ورسولہ جب حکم کر چکا خدا اور اوسکا رسول امرا
کسی کام کو یعنی حضرت زید کے ساتھ بی بی زینب کے نکاح کو ان یکون لھم الخیرۃ یہ کہ ہو اونکے واسطے کچھ اختیار کہ پسند کریں
من امرھم ط اپنے کام میں سے کچھ بلکہ اونپر واجب ہی کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کا تابع کر دیں ومن یعص اللہ
ورسولہ اور جو کوئی گنہگار ہو جائے اور مخالفت کرے خدا اور رسول سے یا قرآن اور حدیث کے حکم سے در گذرے
فقد ضل تو بیشک وہ گمراہ ہوا ضللا مبینا ؀ ط گمراہی کھلی ہوئی اسواسطے کہ اگر اعتقاد کی رو سے خلاف کرے

جب یہ آیت نازل ہونے کے بعد بی بی زینب بھی راضی ہوگئیں اور اونکے بھائی بھی اور حضرت زید کے ساتھ اونکا نکاح ہوگیا اور حق تعالی نے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا کہ میرے علم قدیم میں یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ زینب تمھاری بیبیوں میں داخل ہونگی پھر حضرت زید
اور بی بی زینب میں ناموافقت ظاہر ہوئی یہانتک کہ کئی مرتبہ اونھوں نے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع
فرماتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہا تمنے لِلَّذِيْٓ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اوس شخص کے واسطے جسپر انعام کیا اللہ نے اسلام کی دولت عطا کرکے اور تمھاری خدمت اور متابعت کی
توفیق دیکر وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اور تمنے انعام کیا اوسپر پرورش اور آزاد اور متبنّیٰ کرکے یعنی زید جو خدا اور رسول کی نعمتوں کے
دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں اونسے تمنے کہا کہ اَمْسِكْ عَلَيْكَ روک رکھ اپنے واسطے زَوْجَكَ اپنی عورت یعنی بی بی زینب کو
وَاتَّقِ اللّٰهَ اور ڈر خدا سے اوسکے کام میں اور ضرر کی راہ سے اوسکو طلاق نہ دے وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ اور چھپاتے ہو تم اے
ہمارے حبیب اپنے جی میں مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وہ چیز جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے یعنی اس بات کو کہ زینب تمھاری بیبیوں میں
داخل ہوگی وَتَخْشَى النَّاسَ اور ڈرتے ہو تم لوگوں کی ملامت سے کہ کہینگے اپنے متبنّیٰ کی زوجہ کی خواہش کی وَاللّٰهُ اَحَقُّ
اَنْ تَخْشٰىهُ ط اور خدا بہت لائق اس بات کے ہے کہ اوس سے تم ڈرو اوس بات میں جسمیں ڈرنا چاہیے اور یقینی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تمام خلق میں خدا سے بہت ڈرنے والے تھے اسواسطے کہ خوف علم کے سبب سے ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اور اَنَا اَعْلَمُكُمْ
بِاللّٰهِ وَاَخْشٰكُمْ کے حکم کے موافق سب اہل عالم سے زیادہ آپکو خوف خدا تھا نظم خوف وخشیہ نتیجہ علم ست ہر کرا علم بیش خشیت بیش تا
ہر کرا خوف شد رفیق رہش تا باشد از جملہ رہروان در پیش ط لکھا ہے کہ حضرت زید نے بی بی زینب کو طلاق دیدی تو مدت عدت گذرنے
کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھیجا کہ آپکے واسطے اونکی خواہش کرے یہ بات حضرت زینب کے سامنے پہونچی تو اونھوں نے
کمال خوشی کی وجہ سے شکر کا سجدہ کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی کہ یا اللہ تیرے رسول نے میری خواہش کی ہے
اگر میں اونکے لائق ہوں تو مجھے اونکے نکاح میں دے بس فوراً اونکی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ
پھر جب پہونچا زید مِّنْهَا زینب سے وَطَرًا اوس حاجت کو جو رکھی تھی اور موضح میں ہے کہ حضرت زید کی مراد بی بی زینب کی طلاق تھی
جب اونسے اپنی مراد پائی یعنی اونھیں طلاق دی اور عدت پوری ہوئی تو زَوَّجْنٰكَهَا جوڑا کردیا ہمنے تمھیں اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوسکا یعنی تمھارا نکاح زینب کے ساتھ کردیا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہو تمھارے بعد عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ مومنوں پر
تنگی یا گناہ یا وبال فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ جائز ہونے میں اپنے متبنّاؤں کی جوروؤں کے اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا
جب پہونچیں اونسے اپنی مراد کو یعنی طلاق دیں اور عدت گذر جائے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے کام جو خدا چاہتا ہے مَفْعُوْلًا کیا ہوا
بے شبہہ جیسے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کام پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت نازل ہونے کے بعد ام المؤمنین حضرت
زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں اونکی بے اجازت چلے گئے وہ بولیں کہ یا رسول اللہ بے خطبہ اور بے گواہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے نکاح کردیا اور جبرئیل
گواہ ہیں حضرت زینب اور سب بیبیوں پہ فخر کرتی تھیں کہ میرا نکاح خود خدا نے اپنے رسول کے ساتھ کردیا اور تمھارے نکاحوں کے مہتمم اور متولی

تمہارے دلی لوگ تھے مَا کَانَ نہین ہی عَلَی النَّبِیِّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنْ حَرَجٍ کچھ بار او وبال فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ
لَهٗ ط اوس چیز مین جو مقدر اور مقرر کرچکا ہی اللہ اوسکے واسطے اور یہ صورت اونکے واسطے مخصوص نہین ہی بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت
ٹھہرا دی ہی اللہ نے سنت فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا اون لوگون مین جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ ط پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس سے اور انبیا مراد ہین کہ حق تعالی نے اونپر سے حرج مٹا دیا اوس چیز مین جو اونپر مباح کردی وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہی خدا کا کام قَدَرًا
مَّقْدُوْرًا ۝ اندازہ مقرر کیا ہوا کہ اوسکے خلاف ہونا محال ہی الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ وہ لوگ جو پہونچاتے ہین رِسٰلٰتِ
اللّٰهِ پیغام خدا کے اپنی امتون کو وَیَخْشَوْنَهٗ اور ڈرتے ہین اوس سے وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اور نہین ڈرتے ہین کسی سے
اِلَّا اللّٰهَ ط مگر خدا سے وَکَفٰی بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ حَسِیْبًا ۝ کافی ڈرنے والون کو یا شمار کرنے والا بندون کو اور جب شمار
اوسکے ہاتھ ہی تو چاہیے کہ خوف بھی اوسی سے ہو ام المومنین حضرت زینب کے اس معاملہ نکاح کے بعد بے ادبوں نے زبان طعن دراز کی
کہ محمد عربی لوگون کو تو نصیحت کرتے ہین کہ بیٹے کی جورو تمپر حرام ہی اور خود زید کو بیٹا بنایا اور اونکی عورت سے نکاح کرلیا وہ لوگ متبنی کو
حکم شرع مین اصلی بیٹے کے برابر جانتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ باپ کسی مرد کے تم مین سے اگرچہ حضرت طیب و طاہر اور قاسم اور ابراہیم کے باپ تھے مگر یہ چارون پیغمبر زادہ
مردی یعنی جوانی کی حد تک نہین پہونچے تو در حقیقت آپکی صلب سے کوئی بیٹا نہین کہ اوسکی زوجہ آپپر حرام ہو وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
اور ہاں وہ رسول ہین اللہ کے وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط اور مہر ہین پیغمبرون کی یعنی آپکے سبب سے نبوت پر مہر ہوگئی او پیغمبری آپ پر ختم
کی گئی اور خاتم آخر کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی آپ آخر انبیا ہین نور ظہور مین جسطرح اونکے اول تھے ظہور نور مین وَکَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ ہر چیز جاننے والا تو جانتا ہی کہ کون شخص اسکے لائق ہی کہ اوسپر نبوت ختم ہو عین الاجوبہ مین ہی کہ ہر نوشتے کی
صحت مہر کے سبب سے ہی اور حق تعالی نے پیغمبر کو مہر کہا تا کہ لوگ جان لین کہ محبت الہی کے دعوے کی تصحیح آپکی متابعت ہی سے کرسکتے
ہین اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہی تو سب پیغمبرون کو شرف حضرت کی ذات سے ہی اور ہر
کتبہ کی گواہ اوسکی مہر ہوتی ہی تو محکمہ قیامت مین گواہ آپ ہونگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا اور
جہان کتاب پر مہر کی گئی تو کتابت تمام ہوجاتی ہی چونکہ نبوت پر حضرت کی ذات مہر ہی تو آپکے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہوگیا اور چونکہ
سب انبیا سے مہر نبوت کے ساتھ آپ مخصوص ہوئے تو اونکی خاتمیت کے ساتھ بھی آپنے اختصاص پایا مثنوی مین ہی نظم بہر او
خاتم شد ست او کہ بجود * مثل او نی بود نی خواہند بود * چونکہ در صنعت برد استاد دست * نی تو گوئی ختم صنعت بر تو ست * یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْکُرُوا اللّٰهَ یاد کرو اللہ کو ذِکْرًا کَثِیْرًا ۝ بہت یاد کرنا یعنی اکثر اوقات یا بہت طرح سے یاد کرو لا الہ
الا اللہ کہکر الحمد للہ کہنے سے اللہ اکبر کہکر وَّسَبِّحُوْهُ اور تسبیح کرو اوسکی یا نماز ادا کرو اوسکے واسطے بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝
صبح شام اسواسطے کہ صبح اور شام کے وقت نماز ادا کرنا بہت شاق ہی شیخ قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ذکر کثیر سے دلی ذکر مراد ہی اسواسطے کہ ہمیشہ ذکر
کرنا دل ہی سے ہوتا ہی زبان سے ممکن نہین لطائف قشیری مین ہی کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہی حق تعالی کی محبت کی طرف یعنی اوسے دوست رکھو اسواسطے

کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو کسی کو دوست رکھتا ہی تو اکثر اوسکا ذکر کرتا ہی ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہی محبت چھوڑتی ہی نہین کہ زبان یا دل دوست کے ذکر سے خالی رہے ہے بیت درہیچ مکان نیم زنامت خالی ٭ درہیچ زمان نیم زذکرت غافل ٭ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وہ ہی خدا کہ درود بھیجتا ہی یعنی رحمت نازل کرتا ہی عَلَیْکُمْ تمپر وَمَلٰٓئِکَتُہٗ اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین یعنی مغفرت چاہتے ہین تمھارے گناہون کی اور یہ خدا اور فرشتون کا درود تمپر لِیُخْرِجَکُمْ اسواسطے ہی کہ نکالے تمکو مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون سے کفر کی اِلَی النُّوْرِ نور ایمان کی طرف نکال لینے سے مراد ہمیشہ نکالے رکھنا اور نکلنے پر قائم کر دینا ہی اسواسطے کہ خدا اور فرشتون نے جب اونپر درود بھیجا تو اوسوقت وہ تاریکیون مین نہ تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ نکالنا ظلمت معصیت سے تھا نور طاعت کی طرف یا شک سے یقین کی جانب یا تدبیر کے اندھیرے سے یقین کے اوجالے کی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ظلمات بشریت سے نور روحانیت کی طرف وَکَانَ اور ہی خدا بِالْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والون کے ساتھ رَحِیْمًا ۝ مہربان کہ اونپر خود تو رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو اونکی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی تَحِیَّتُہُمْ تحیت مومنون کی خدا کی طرف سے یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ جسدن دیکھینگے اوسے سلام ہی وہ سلام جو ہر آفت اور ہر خوف سے سلامتی کی خبر دے اور بعضون نے کہا ہی کہ یلقونہ مین ہو کی ضمیر ملک الموت کی طرف پھرتی ہی یہ کنایہ غیر مذکور ہی یعنی وہ جسدن حضرت عزرائیل کو دیکھینگے تو عزرائیل انپر سلام کہینگے وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہی خدا نے لَہُمْ مومنون کے واسطے باوجود اونپر تحیت کرنے کے اَجْرًا کَرِیْمًا ۝ اجر بزرگ کہ جنت اور اوسکی نعمت ہی یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اے پیغمبر یہ خبر کی کا پکارنا ہی اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بیشک بھیجا ہمنے تجھے شَاہِدًا گواہ امت کی تصدیق اور تکذیب پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا ہماری رحمت کی وَّنَذِیْرًا ۝ اور ڈرانے والا ہمارے عذاب سے وَّدَاعِیًا اور پکارنے والا اِلَی اللّٰہِ خدا کی عبادت کی طرف اور اوسکی توحید کے اقرار کی جانب بِاِذْنِہٖ اوسکے حکم سے یا اوسکی توفیق سے وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ اور چراغ روشن یا صاحب چراغ روشن کہ وہ چراغ قرآن ہی یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والا آیات باہرات مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے پیغمبر کو چراغ کہا اسواسطے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو مٹا دیتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور وجود نے کفر کے اندھیرے کو جہان سے نیست و نابود کر دیا بیت چراغے روشن از نور خدائی ٭ جہان را دادہ از ظلمت رہائی ٭ دوسرے یہ کہ جو کچھ گھر مین گم ہو جاتا ہی اوسے چراغ کی روشنی مین پا سکتے ہین اور جو حقائق لوگون سے پوشیدہ تھے اس چراغ کے نور سے انوار معرفت حاصل کرنے والون پر روشن ہو گئے نظم از وجانہا بدانش آشنائی ست ٭ وز وچشم جہانرا روشنائی ست ٭ در گنج معانی برکشادہ ٭ وزان صاحبدلانرا مایہ دادہ ٭ تیسرے یہ کہ چراغ گھر والون کو امن و امان و راحت کا سبب ہوتا ہی اور چور کو خجلت اور عقوبت کا باعث ہوتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دوستون کے واسطے سلامت اور کرامت کے سبب ہین اور منکرون کے لیے حسرت و ندامت کے باعث ہین اور منیر تاکید ہی یعنی آپ چراغ ہین اور چراغون کی طرح نہین اسواسطے کہ اور چراغ کبھی بجھتے ہین کبھی روشن ہوتے ہین اور آپ اول سے آخر تک روشن ہین اور چراغ ہوا سے جھلملاتے ہین اور کوئی آپکے نور کو مغلوب نہین کر سکتا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ اور چراغ رات کو روشن کیے جاتے ہین دن کو نہین آپنے ظلمت دنیا کی رات کو دعوت اسلام کے نور سے روشن کر دیا اور قیامت کے دن کو بھی مشعل شفاعت سے آپ

روشن کرینگے نظم شد بدنیا خوش چراغ افروز ٭ شب ما گشت ز التفاتش روز ٭ بازفرد ا چراغ افروزنده که ازان جرم عاصیان سوزنده ٭ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ فرمایا وجعلنا سراجا وھاجا اور ہمارے پیغمبر کو بھی چراغ فرمایا آفتاب چراغ آسمان ہی اور جناب رسالت مآب چراغ زمین و زمان و چراغ دنیا ہی آپ چراغ دین و منازل فلک کا چراغ آپ محافل ملک کے چراغ ہین و چراغ آب و گل ہی آپ چراغ جان و دل ہین چراغ آفتاب جلنے سے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہین آپ کے نور کا چراغ روشن ہونے سے سب خواب عدم سے اوٹھکر میدان وجود مین آئے بیت از ظلمات عدم راہ کہ بردے بیرون ٭ گر نشدے نور تو شمع روان ہمہ ٭ اور کسی نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہی بیت ز اقلیم عدم می آمدی وپیش رو آدم ٭ چراغے بود بردستش ہم از نور تجستینت ٭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری دو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والون کو بِأَنَّ لَهُمْ اس بات کے ساتھ کہ بیشک اونکے واسطے ہی مِّنَ اللَّهِ خدا کی طرف سے فَضْلًا كَبِيرًا فضل بڑا اونکے کام کے اجر سے زیادہ یعنی دولت لقا کہ بہت بڑی عطا اور بہت خوب جزا ہی وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ اور کہنا نہ مان کافرون اور منافقون کا یعنی اونکے کہے پر ثابت نہ رہ وَدَعْ اور ہاتھ اوٹھا اور چھوڑدے ای ہمارے حبیب أَذَاهُمْ اونکی اذیت کا بدلا جو اذیت تمھین پہونچتی ہی یعنی اونسے بدلا لینے کے درپی نہ رہو کہ مین اونکی برائی کو کفایت کرتا ہون وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر خدا پر اونھین دفع کرنے مین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور بس ہی اللہ وَكِيلًا کارساز اور مہم پرداز یا نگہبان یا ضامن تمھارے واسطے نصرت اور غالبیت کے وعدہ پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جب نکاح مین لاؤ ایمان والیون کو ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ پھر طلاق دو تم اونھین مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ پہلے اس سے کہ چھوؤ تم اونکو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مس کنایہ ہی مباشرت سے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خلوت صحیحہ مساس کا حکم رکھتی ہی تو جب طلاق دو تم عورتون کو دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تو نہین ہی تمھارے واسطے عَلَيْهِنَّ اون طلاق دی ہوئی عورتون پر مِنْ عِدَّةٍ کوئی عدت کہ تَعْتَدُّونَهَا گنو تم اوسکے دن فَمَتِّعُوهُنَّ تو کچھ فائدہ دو اونھین اوسکے سبب سے جو تمنے مہر مقرر کیا ہی اوس طلاق دی ہوئی عورت کو نصف مہر دینا لازم اور متعہ یعنی فائدہ دینا مستحب ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور بعض کے نزدیک واجب ہی اور اگر مہر نہ نام رکھا گیا ہو تو فائدہ دینا مال اور فراغت کی قدر واجب ہی وَسَرِّحُوهُنَّ اور چھوڑ دو اونھین سَرَاحًا جَمِيلًا چھوڑنا اچھا یعنی چونکہ عدت نہین ہی تو اونکو اپنے گھرون سے رخصت کرو اور اونکو کچھ ضرر نہ پہونچاؤ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ای غیب کی خبر دینے والے إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ بیشک ہمنے حلال کردین تمھارے واسطے أَزْوَاجَكَ بیبیان تمھاری اللَّاتِي آتَيْتَ وہ کہ دیدی ہین تمنے أُجُورَهُنَّ مہر اونکے حلال کردینے کو مقید کرنا مہر عطا کرنے کے ساتھ طریق افضل کے ایثار کی جہت سے ہی حلال ہونا اوسپر موقوف ہونے کی وجہ سے نہین وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اور حلال کردی ہی ہمنے تجھپر وہ عورت جسکا مالک ہوا ہی تمھارا ہاتھ یعنی تمھاری لونڈیان مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ اوس چیز سے کہ پھیر لایا ہی اللہ عَلَيْكَ تجھپر غنیمتون مین سے جیسے حضرت صفیہ اور ریحانہ اور مثل اونکے وَبَنَاتِ عَمِّكَ اور بیٹیان تیرے چچا کی وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیان تیری پھوپھیون کی اولاد عبد المطلب مین سے

وَبَنٰتِ خَالِكَ اور بیٹیان تیرے ماموون کی وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اور بیٹیان تیری خالاؤن کی عبد مناف بن زہرہ کی اولاد
مین سے الّٰتِيْ هَاجَرْنَ وہ عورتین کہ کی ہوئی انھون نے ہجرت کی مَعَكَ تیرے ساتھ احتمال ہی کہ ذکر کی ہوئی عورتون کو حلال کرنا
ہجرت کی قید کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین خاص ہی اور بی بی ام ہانی کا یہ قول اس احتمال کی تائید کرتا ہی کہ حضرت نے میرے ساتھ
نکاح کا پیام دیا اور اس آیت کے سبب سے مین آپ پر حرام ہو گئی اسواسطے کہ مین نے ہجرت نہ کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اور ایمان والی
عورت ہمنے حلال کر دی اِنْ وَّهَبَتْ اگر بخشدے نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اپنی ذات پیغمبر کے واسطے اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ
اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا یہ کہ نکاح مین لائے اوسے خَالِصَةً خالص کیا گیا یا حلال کر دینا اوسکا خالص کر کے
لَّكَ تیرے واسطے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ سوا مومنون کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوصات سے یہ بات ہی کہ فقط ہبہ کے ساتھ
ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف کر سکتے تھے امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح بندھ جاتا ہی مگر مہر مثل لازم ہی
اور اس بات مین اختلاف ہی کہ یہ صورت کس بی بی کے ساتھ واقع ہوئی بہت مشہور یہ بات ہی کہ ہبہ واقع ہوئی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ
عنہا سے کہ اونھین ام المساکین کہتے ہین یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہن سے
تبیان کبیر مین کہا ہی کہ حضرت ام سہل سے کہ قبیلۂ بنی اسد سے تھین اور اگر ہبہ کرنے والی حضرت زینب تھین تو اونکی ہبہ رمضان سن تین ہجری مین
واقع ہوئی اور آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم رہین کہ ربیع الاول سن چار ہجری مین وفات پائی مگر اہل سیر کے نزدیک حضرت ام شریک سے
ہبہ واقع ہوئی اور ان بی بی صاحب کو دولت عقد حاصل نہین ہوئی قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہمنے جانا ہی مَا فَرَضْنَا جو کچھ فرض کیا ہی ہمنے
عَلَيْهِمْ اوپر یعنی امت پر شرائط عقد فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ نکاح مین اونکی عورتون کے یعنی مہر گواہ نفقہ وجوب قسم چار آزاد عورتون تک کو
نکاح مین رکھنا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ اور اونکی لونڈیان رکھنے مین یعنی ہمین کام کو وسعت دینا ہی اور ہی ہمارے حبیب ہمنے تمپر عورتین فقط ہبہ کے
سبب سے بے مہر اسواسطے حلال کر دین لِكَيْلَا يَكُوْنَ تاکہ نہو عَلَيْكَ حَرَجٌ تمپر تنگی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا وہ چیزین جنسے بچنا دشوار ہی رَّحِيْمًا مہربان وسعت دیکر اوس مقام پر جہان حرج کا گمان ہو تُرْجِيْ پیچھے رکھ مَنْ تَشَآءُ
جسے چاہے مِنْهُنَّ اپنی بیبیون مین سے وَتُـْٔوِيْٓ اور جگہ دے اِلَيْكَ اپنی طرف یعنی اپنے ساتھ رکھ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہے
اونمین سے وسیط مین ہی کہ باری باٹنا اس آیت کے سبب سے حضرت پر سے ساقط ہو گیا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ام المومنین حضرت سودہ کے
سوا اور سب بیبیون مین حضرت نے آخر عمر تک باری کی رعایت رکھی اسواسطے کہ حضرت سودہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہما
کو بخشدی تھی صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ بیبیون کو الگ رکھا یعنی ام المومنین حضرت سودہ حضرت صفیہ
حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن کو اور انمین باری کی رعایت فرماتے تھے جب چاہتے اور جسطرح چاہتے اور چار بیبیون کو
اپنے ساتھ رکھا حضرت بی بی عایشہ صدیقہ حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہن کو وَمَنِ ابْتَغَيْتَ اور جسکو تم چاہو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اور دلجوئی کرو مِمَّنْ عَزَلْتَ اونمین سے جنسے کنارے رہتے ہو اور اونھیں الگ رکھتے ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ
تو کچھ گناہ اور تنگی نہین ہی تمپر ذٰلِكَ یہ معزول بیبیون کو طلب کرنا اور دور رہنے والیون کو اپنے پاس بلانا اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ بہت قریب ہی اس بات سے

کہ روشن ہوجائین اَعْیُنُهُنَّ اونکی آنکھین وَلَا یَحْزَنَّ وغمگین نہون وَیَرْضَیْنَ اور راضی ہین بِمَآ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ
ساتھ اوس چیز کے جو دو تم اونکو سب کو یعنی جب وے تمھون سے مہیان لیا کہ جو کچھ تم کرتے ہو الگ کہنا اور ساتھ رکھنا اور پاس بلانا اور دور
کردینا یہ سب خدا کے حکم سے ہی تو رنجیدہ نہونگی اور بسر چشم مان لینگی وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ وہ چیز
جو تمھارے دلون مین ہی رغبت اور کراہت وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلِیْمًا جاننے والا حَلِیْمًا بردبار کہ گناہگارون پر
عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا لَا یَحِلُّ حلال نہین ای میرے حبیب لَكَ النِّسَآءُ تیرے واسطے عورتین مِنْ بَعْدُ بعد ان نو
بیبیون کے جو تمھارے عقد نکاح مین ہین اسواسطے کہ آپکے حق مین نو بیبیان ایسی ہین جیسے امت کے حق مین چار وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ
اور نہ حلال ہی یہ کہ بدلو تم بِهِنَّ اونھین مِنْ اَزْوَاجٍ اور بیبیون سے یعنی اونھین سے ایک کو طلاق دو اور اوسکی جگہہ دوسری سے
نکاح کرلو یہ بھی حلال نہین وَّلَوْ اَعْجَبَكَ اگرچہ خوشی مین لاوے تجھکو حُسْنُهُنَّ حسن اونکا اِلَّا استثنا ہی نسا سے یعنی نو بیبیان
جو رکھتے ہو انکے بعد تمپر حلال نہین اور عورتین مگر مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ وہ جسکا مالک ہوا ہاتھ تمھارا یعنی جو عورت تمھارے قبض
و تصرف مین آوے اور تمھارے ہاتھ کا مال ہوجاوے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر رَّقِیْبًا مہربان اور
نگہبان جو کوئی حق تعالی کے رقیب ہونے سے آگاہ ہی اوسے مراقبہ سے چارہ نہین ہی مراقبہ یہی ہی کہ حق تعالی کو دانا بینا جاننا اور ظاہر اور
پوشیدہ ادب اور حرمت سے زندگی بسر کرنا بیت چو دانستی کہ حق دانا و بیناست ۔ نہان و آشکار خویش کن راست ۔ لکھا ہی کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم خدا سے بی بی زینب کو قبول کیا تو ولیمہ ترتیب دیا لوگون کو بلاکر دعوت دی جب کھانا کھا چکے تو لوگ باتین کرنے لگے اور
حضرت زینب رضی اللہ عنہ گھر کے گوشے مین دیوار کی طرف منھ کیے بیٹھی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جاوین آخر
آپ خود مجلس سے اوٹھکر چلے گئے اور اکثر صحابہ بھی چلے گئے تین آدمی اوسی طرح باتین کرتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے دروازہ پر آئے
اور اونسے عذر چاہنے مین آپ شرماتے تھے بہت انتظار کے بعد خلوت ہوئی حضرت انس کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
بی بی زینب رضی اللہ عنہ کے گھر مین داخل ہوے مین نے چاہا کہ مین بھی اندر جاؤن آپنے حجرے کے دروازہ پر پردہ ڈال لیا اور پردہ کی یہ آیت نازل ہوئی
کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای ایمان والو جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُیُوْتَ النَّبِیِّ گھرون مین پیغمبر کے
اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ مگر یہ کہ اجازت دیے جاؤ یعنی جب تمکو بلاوین اِلٰی طَعَامٍ کھانا کھانے کو تو اوسوقت آؤ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ
اوس حال مین کہ نہ منتظر ہو یعنی انتظار نہ کرو اِنٰىهُ کھانا پہونچنے کا کچھ لوگ تھے کہ وقت تاکے رہتے جب باورچی خانہ مین دھوان ہوتا تو آکر
بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ ایسا نہ کیا کرو وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ اور لیکن جب بلائے جاؤ فَادْخُلُوْا تو گھر مین جاؤ فَاِذَا طَعِمْتُمْ پھر
جب کھانا کھا چکو فَانْتَشِرُوْا تو متفرق ہوجاؤ اور نہ ٹھہرو وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ اور نہ بیٹھے رہو آرام سے لِحَدِیْثٍ باتین کرنے کو اِنَّ
ذٰلِكُمْ تحقیق کہ تمھارا ٹھہرنا کھانے سے فراغت کرکے باتون کے واسطے كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ ہی رنجیدہ کرتا پیغمبر کو فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ
پھر شرماتے ہین پیغمبر صاحب تمسے کہ کہین باہر جاؤ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ اور خدا نہین شرماتا مِنَ الْحَقِّ حق بات کہنے سے وَاِذَا
سَاَلْتُمُوْهُنَّ اور جب مانگو پیغمبر کی بیبیون سے مَتَاعًا کوئی چیز گھر کے اسباب مین سے کہ اوس سے اپنا کام کرو فَسْئَلُوْهُنَّ

تو مانگو اونسے مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ پردہ کی آڑ سے ذٰلِكُمْ یہ پردہ کی آڑ سے مانگنا اَطْهَرُ بہت پاکیزہ اور بہت پاک کرنیوالا ہو
لِقُلُوْبِكُمْ تمہارے دلون کو وَقُلُوْبِهِنَّ اور اون بیبیون کے دلون کو خیالات شیطانی اور خطرات نفسانی سے یہ آیت حجاب
نازل ہونے کے اسباب مین اور روایتین بھی ہین وَمَا كَانَ اور نہین پہونچتا اور نہ چاہیئے لَكُمْ تمکو اَنْ تُؤْذُوْا یہ کہ رنج
دو رَسُوْلَ اللّٰهِ رسول خدا کو اور نہ چاہیئے کہ وہ بات کرو جو اونھین بری معلوم ہو وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اور نہ چاہیئے تمکو یہ کہ
نکاح مین لاؤ اَزْوَاجَهٗ اونکی بیبیون کو جو اونکے تصرف مین آئی ہون مِنْ بَعْدِهٖٓ بعد اونکی وفات کے یا اونکی طلاق دینے کے
بعد اسواسطے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیان تمہاری مائین ہین اور مان بیٹے پر حرام ہی تو تمکو اونکے ساتھ نکاح نہ کرنا چاہیئے اَبَدًا ہرگز کبھی
اِنَّ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ ایذا آنحضرت کی اور آپکی بیبیون سے نکاح کرنا كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ ہی خدا کے نزدیک عَظِيْمًا بڑا گناہ اسواسطے
کہ آنحضرت کی حرمت آپکی حیات مین اور آپکی وفات کے بعد لازم ہی بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور حرمت آپکی حیات مین
اور وفات کے بعد حقوق تعظیم ادا کرنے مین یکسان ہی اسواسطے کہ خلافت عظمیٰ کا خلعت حالت حیات مین اور شفاعت کبریٰ کا لباس
وفات کے بعد آپکے قد و قامت سراپا رفعت پر چست کر دیا ہی بیت قبای سلطنت ہر دو کون تشریف ست ٭ کہ بر قامت اقبال او
بنا یدر راست ٭ لکھا ہی کہ صحابہ مین سے ایک شخص نے یہ بات کہی تھی کہ اگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات فرمائین تو مین حضرت
بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرون اور دوسرے کسی صحابی کے دل مین یہ بات گذری تھی زبان پر نہ آئی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اِنْ تُبْدُوْا اگر ظاہر کرو شَيْئًا کچھ یعنی بعض امہات مومنین کے ساتھ نکاح کرنے کا لفظ زبان پر لاؤ اَوْ تُخْفُوْهُ یا اس بات کو اپنے
دل مین چھپاؤ زبان سے نہ کہو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس بیشک خدا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کو چھپی ہو یا کھلی عَلِيْمًا جانتا اور اوسپر تمکو
جزا دیگا لکھا ہی کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد حکم ہوا اور سب بیبیان پردے بیٹھین تو اونکے باپون اور بھائیون اور قرابتدارون نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ جب عورتون کو پردہ کا حکم ہوا تو اب ہمکو پردہ کی آڑ مین اونسے بات چیت کرنا چاہیئے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا جُنَاحَ
نہین ہی کچھ گناہ عَلَيْهِنَّ عورتون پر فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ اپنے باپون کو منہ دکھلانے مین وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ اور نہ اپنے بیٹون کو وَلَآ
اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھائیون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھتیجون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور نہ اپنے
بھانجون کو وَلَا نِسَآئِهِنَّ اور نہ اپنی عورتون یعنی ایمان والی عورتون کو وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اور نہ اونکو جو اونکے
ہاتھ کا مال ہین لونڈی غلام اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ لونڈیون کو فقط اور اس مبحث مین سے کچھ سورۂ نور مین مذکور ہو چکا پھر حق تعالیٰ نے
غیبت سے خطاب کی طرف رجوع فرمائی سختی اور دھمکی کے واسطے اور حکم فرمایا کہ ای بیبیو پردے اور حجاب مین ہو وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ
اور خدا سے ڈرو اور حیا کا پردہ سامنے سے نہ اوٹھاؤ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز پر تمہارے افعال اور
اقوال مین سے شَهِيْدًا گواہ اور جو کچھ تمہارے دل مین خیال گذرتا ہی اوس پر آگاہ نظم دیدہ بپوشید ز نامحرمان ٭ دور
شوید از رہ وہم و گمان ٭ در پس زانوی حیا و وقار ٭ خوش بنشینید بصبر و قرار ٭ ای عزیز از جان اس بات کو جان کہ ان آیتون سے جو
مذکور ہوئین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرائط تعظیم اور وظائف تکریم کو لازم پکڑنا معلوم اور مفہوم ہوتا ہی تو ان آیتون سے

نازل ہوئی اوسیوقت یہ آیت نازل فرمائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال عنایت اور عنایت کو ظاہر کرتی ہی ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ بیشک خدا اور اوسکے فرشتے يُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہین عَلَى النَّبِيِّ اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا صَلُّوْا عَلَيْهِ درود بھیجو اونپر وَسَلِّمُوْا اور سلام
بھیجو تَسْلِيْمًا سلام بھیجنا یا اطاعت کرو اونکے حکم کی اطاعت کرنا حق تعالیٰ کا درود رحمت ہی اور اورون کا درود طلب رحمت ہی ایک
گروہ علما کے نزدیک اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہین کہ یا اللہ تسلیم کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا مین اونکا دین بلند کر کے اور دعوت
ظاہر فرما کر اور ذکر کو بزرگی دیکر اور شریعت کو باقی رکھکر اور آخرت کے دن امت کے حق مین اونکی شفاعت قبول فرما کر اور ثواب دونا کر کے
اور اولین اور آخرین پر اونکی بزرگی ظاہر کر کے اور سب انبیا و مرسلین اور ملائکہ اور آدمیون پر اونھین مقدم رکھکر اور جمہور علما اس بات پر
ہین کہ اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم محمول ہی وجوب پر مگر اوس واجب کی مقدار مین اختلاف ہی امام مالک رحمۃ اللہ
علیہ کہتے ہین تمام عمر مین ایکبار واجب ہی اور اس سے زیادہ مندوب اور مستحب ہی اور بعض مواضع مین استحباب بہت تاکیدی ہی یعنی
نماز مین پہلے تشہد کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اور دوسرے تشہد مین واجب ہی اور حضرت امام ابوحنیفہ اور چند علما شافعیہ
کے نزدیک سنت ہی اور حضرت کا نام لینے اور سننے کے وقت درود کے باب مین علما کا اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ ہر بار درود پڑھنا
واجب ہی اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس مین ایکبار یا تین بار درود پڑھنا واجب ہی بس اور فتویٰ اس بات پر ہی کہ ایک مجلس مین ہر چند آپکا نام
مکرر لیا جائے درود پڑھنا ایکبار تو واجب ہی باقی سنت اور درود کی کیفیت مین حدیثین متعدد اور انواع و اقسام کی وارد ہوئی ہین امام نووی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ افضل یہ ہی کہ طرق احادیث مذکورہ کے درمیان جمع کرے کہ اکثر وہ حدیثین صحت کو پہونچی ہین اور سب الفاظ وارد کو
درود مین لے آئے اسطرح پر کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا اور درود کے فضائل اور وقت اور شرائط اور آداب جنکی رعایت کرنا چاہیے تحفۃ الصلوٰۃ کے مطالعہ پر
حوالہ ہی نظم یا سید الانام درود جناب تو ۔ ورد زبان ماست مہ و سال صبح و شام ۔ ہر دم بیک توجہ تحفہ فرستیم باز دور ۔ از دور دست ما ہمین صلوات
والسلام ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ رنج دیتے ہین اللہ کو یعنی اوس کام کے مرتکب ہوتے ہین جو خدا کے نزدیک مکروہ ہی
اوسکے ساتھ شریک اور جورو لڑکے کی نسبت کرنا اور کفر کے کلمے کہنا وَرَسُوْلَهٗ اور رنج دیتے ہین اوسکے رسول کو زبان سے کہ ساحر اور
شاعر کہتے ہین اور ہاتھ سے کہ آپکے چہرے اور دندان مبارک پر صدمہ پہونچاتے ہین لَعَنَهُمُ اللّٰهُ دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اون موذیون کو
اپنی رحمت سے فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت مین وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہی لَهُمْ اونکے واسطے آخرت مین عَذَابًا
مُّهِيْنًا عذاب ذلیل کرنے والا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وہ لوگ جو رنج دیتے ہین ایمان والے مردون کو جیسے صفوان
سہمی کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتون کو جیسے حضرت بی بی عائشہ کو بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا بغیر اسکے کہ اونھون نے حاصل کیا ہی
یعنی بے ایسا کام کیے ہوئے جسکے سبب سے ایذا کے مستحق ہون فَقَدِ احْتَمَلُوْا تو بیشک اوٹھاتے ہین یہ موذی بُهْتَانًا جھوٹ وَّاِثْمًا

مُّبِیۡنًا ع اور گناہ کھلا ہوا یعنی بہتان اور ظاہری گناہ کے سبب سے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ آیت منافقوں کی شان میں
اوتری کہ نالائق باتوں سے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو رنج دیتے تھے اور اس آیت کے اسباب نزول میں لکھا ہی کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے ایک لونڈی بناؤ سنگار کیے دیکھی کہ بدکاری کی طرف میل رکھتی تھی اوسے ملامت کی بلا ادب بکر جھڑکا لونڈی اپنے آقا پاس شکایت لیگئی
اوس بے ادب نے سخت اور بُری باتیں حضرت فاروق رض کے منھ پر کہیں اور یہ آیت اوسکے باب میں نازل ہوئی اور بعضوں نے کہا ہی کہ زناکاروں کی
شان میں نازل ہوئی کہ راتوں کو سر راہ بیٹھتے اور لونڈیوں پر دست درازی کرتے اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ اوس وقت میں آزاد عورتوں کی
یہ علامت تھی کہ سر کو چادر سے چھپا کر راہ میں چلتیں اور لونڈیاں ننگے سر پھرتیں چونکہ وہ بدکار لوگ اون عورتوں سے دور رہتے جو سر چھپائے رہتی
تھیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ای نبی قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ کہ اپنی بیبیوں کو وَبَنٰتِكَ اور اپنی بیٹیوں کو وَ
نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور مومنوں کی عورتوں کو گھر سے باہر نکلتے وقت یُدْنِیْنَ نزدیک کریں اور ڈال لیں عَلَیْهِنَّ اپنے مونہوں
اور بدنوں پر مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ط اپنی چادریں یعنی اپنے منھ اور بدن اوس سے چھپا لیں ذٰلِكَ یہ سر اور منھ اور بدن چھپانا اَدْنٰٓی
بہت قریب ہی اَنْ یُّعْرَفْنَ اس بات سے کہ وہ پہچان لیجائیں نیکبختی اور پاکدامنی کے ساتھ یا پہچان لیجائیں کہ آزاد بیبیاں ہیں لونڈیاں
نہیں فَلَا یُؤْذَیْنَ ط پھر ایذا نہ دیجائیں یعنی وہ زناکار اونسے تعرض نہ کریں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا غَفُوْرًا بخشنے والا اچھلے
گناہ جب توبہ کریں رَّحِیْمًا ○ مہربان کہ بندوں کی مصلحت اونسے بیان کرتا ہی لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ اگر باز نہ آئیں منافق
اپنے نفاق سے وَالَّذِیْنَ اور اگر نہ ہو جائیں وہ لوگ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہی یعنی زناکار لوگ زنا کے قصد اور
بُری باتوں کی طرف میل سے اگر باز نہ آئیں وَّالْمُرْجِفُوْنَ اور اگر ترک نہ کریں بدخبر اوڑانے والے یعنی وہ لوگ جو بُری خبریں مشہور
کرتے ہیں فِی الْمَدِیْنَةِ مدینہ میں اسلام کے لشکروں کی اور مومنوں کے عیب لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ضرور مسلط کرینگے تجھے اوپر اونکے
حبیب اونپر اور حکم کرینگے ہم اونکے قتل کا ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ پھر پڑوس میں نہ رہینگے تیرے فِیْهَآ مدینہ میں اِلَّا قَلِیْلًا ○
مگر تھوڑے دن یعنی شہر سے جلدی نکل جائینگے مَّلْعُوْنِیْنَ ج راندے ہوے اور دور ہوکر اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا جہاں کہیں پائے جائیں
اُخِذُوْا پکڑے جائیں یعنی چاہیے کہ اونھیں گرفتار کرلیں وَقُتِّلُوْا اور قتل کیے جائیں یعنی چاہیے کہ اونھیں قتل کریں تَقْتِیْلًا ○
قتل کرنا ذلت کے ساتھ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت رکھی ہی اللہ نے سنت یعنی عادت فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا اون لوگوں میں جو گذر گئے
مِنْ قَبْلُ ج پہلے اس سے یعنی اگلی امتوں میں یہ بات مقرر تھی کہ انبیا کو منافقوں کے قتل کا حکم تھا وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ
اللّٰهِ سنت یعنی عادت الٰہی کو تَبْدِیْلًا ○ بدلنا اور تغییر دینا یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ پوچھتے ہیں تجھسے لوگ یعنی کفار امتحان
اور ہنسی کی راہ سے عَنِ السَّاعَةِ ط ساعت قیامت سے قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا نہیں ہی اوسکا
علم مگر عِنْدَ اللّٰهِ ط اللہ کے پاس اور کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اوسکی اطلاع نہیں دی ہی وَمَا یُدْرِیْكَ اور کس چیز نے جاننے والا
کیا تجھکو یعنی تم مطلق نہیں جانتے لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید قیامت کا آنا تَكُوْنُ قَرِیْبًا ○ ہو قریب اِنَّ اللّٰهَ بیشک
اللہ نے لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ راندا کافروں کو یعنی بعث و نشر کے منکروں کو اور اپنی رحمت سے دور کردیا وَاَعَدَّ اور تیار

کیا ہو اونکے واسطے سَعِیْرًا ۝ عذاب جلتی ہوئی آگ کا خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ ہمیشہ رہنگے اوسمین اَبَدًا ہمیشہ تاکہ یعنی ہمیشہ آگ مین مبتلاے عذاب رہینگے لَا یَجِدُوْنَ نہ پائنگے وَلِیًّا کوئی دوست جو اونھین دوزخ سے باہر نکالے وَّلَا نَصِیْرًا ۝ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب اونپر سے ٹلے یَوْمَ تُقَلَّبُ یاد کرو وہ دن کہ پھیرے جائنگے وُجُوْهُهُمْ اونکے منھ فِی النَّارِ آگ مین ایک طرف سے دوسری طرف یعنی دوزخ مین کبھی اونھین چت لٹائینگے کبھی پٹ یَقُوْلُوْنَ کہینگے کافر یٰلَیْتَنَا کاشکے ہم اَطَعْنَا اللّٰهَ اطاعت کرتے ہم خدا کی وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ اور اطاعت کرتے ہم رسول کی وَقَالُوْا اور کہینگے تابع اور رذیل قوم کے کہ رَبَّنَآ ای ہمارے رب اِنَّآ اَطَعْنَا بیشک ہمنے اطاعت کی سَادَتَنَا اپنے سرداروں کی جو ہمارے قبیلون مین تھے وَكُبَرَآءَنَا اور اپنے بڑون اور پیشواؤن کی فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝ تو گمراہ کر دیا اونھون نے ہمکو یعنی ہمین راہ سے بے راہ کر دیا اور قصے کہانیان کہکر فریب دیا رَبَّنَآ ای ہمارے رب ہمارا فیصلہ کر اٰتِهِمْ دے اونھین ضِعْفَیْنِ دونا مِنَ الْعَذَابِ اوس عذاب سے جو تونے ہمکو دیا ہی اسواسطے کہ وہ خود بھی گمراہ تھے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے تھے وَالْعَنْهُمْ اور راندہ کر اونھین لَعْنًا كَبِیْرًا ۝ راندنا بڑا کہ پھر بلانا نہو یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جسکو حق تعالی راندتا ہی دوسرا اوسے پھر نہین بلا سکتا بیت ہر کرا قہر تو راند کہ تواند خواندن ؛ وان کرا لطف تو خواند کہ تواند راندن ؛ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَكُوْنُوْا نہو كَالَّذِیْنَ مانند اون لوگون کے جنھون نے اٰذَوْا مُوْسٰی ایذا دی موسی کو یعنی تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ایذا دو جسطرح بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو ایذا دی تھی اور اونکی طرف زنا کی نسبت کی تھی اور اسکا تتمہ قارون کے قصہ مین گذرا فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ پھر پاک کر دیا اوسے خدا نے مِمَّا قَالُوْا اوس بات سے جو اونھون نے کہی تھی اور جس عورت کو اونھون نے رشوت دی تھی کہ حضرت موسی کے حق مین افترا کرے اوسی نے اونکی پاکی کا اقرار کیا یا جسوقت ہارون علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسی کوہ طور پر گئے تھے اور حضرت ہارون نے وہان وفات پائی تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی کو کہا کہ تمنے اونپر حسد کیا اور اونکو قتل کر دیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا اور فرشتے اونھین قبر سے نکال لائے اور قوم مین لاکر رکھدیا تو معلوم ہوا کہ مقتول نہین ہین یا حق تعالی نے حضرت ہارون کو زندہ کر دیا اور اونھون نے خود اپنے بھائی موسی کے بری الذمہ ہونے کا اقرار کیا یا بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت موسی مین کوئی عیب ہی اسواسطے کہ یہ تنہا نہاتے ہین تو ایک دن اونھون نے اپنے کپڑے اوتار کر پتھر پر رکھدیے اور خود پانی مین اوترے بس وہ پتھر کپڑون سمیت چلا اور قوم مین آیا حضرت موسی بھی اوسکے پیچھے ننگے دوڑے آئے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہو گیا کہ اونمین کوئی عیب نہین وَكَانَ اور تھے موسی علیہ السلام عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَجِیْهًا ۝ صاحب وجاہت اور صاحب قدر و منزلت یا مقبول یا مستجاب الدعوات یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ای ایمان والو ڈرو خدا سے ناگوار باتین کرنے مین اور رسول کو ایذا دینے سے وَقُوْلُوْا اور کہو قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ بات سچی اور درست اور پکی یا ملائمی باتین یہ اوسکے ضد اور خلاف سے نہی مراد ہی یعنی جھوٹ نہ بولو اور بات مین کجی نہ کرو جیسے حضرت عایشہ پر تہمت کی بات اور حضرت زینب کا قصہ اور بعضون نے کہا ہی کہ قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہی یا جس بات سے خدا کی رضامندی ڈھونڈھین اور قول جامع اس باب مین یہ ہی کہ قول سدید وہ بات ہی جو سچ ہو جھوٹ نہو صواب ہے خطا نہو جد ہو ہزل نہو خالص ہو ملی نہو تو اسکی

کہو یُصْلِحْ تاکہ درست کردے اللہ لَکُمْ تمہارے واسطے اَعْمَالَکُمْ تمہارے کام یعنی تمہارے اعمال کو قبول کرے یا ان کی صلاحیت دے
اور اون پر ثواب مرتب کرے وَیَغْفِرْ لَکُمْ اور بخشدے تمہارے واسطے ذُنُوْبَکُمْ تمہارے گناہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اور جسنے
اطاعت کی اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی جس چیز مین اوسنے حکم کیا فَقَدْ فَازَ تو یقینی چھوٹ گیا وہ اطاعت کرنے والا برائی سے
اور پہونچ گیا بھلائی کو اور اپنی مراد کو پہونچا فَوْزًا عَظِیْمًا پہونچنا بڑی مراد کو کہ وہ خدا کا دیدار ہے یا بہشت اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَةَ بیشک ہمنے پیش کی امانت کہ وہ طاعت ہے یا شرع کی حدین اور موضع مین ہے کہ وہ نماز روزہ حج زکوۃ جہاد امانتداری ہے
یا فضول بات سے زبان کو بچانا اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل جنابت ہے بہر تقدیر ہمنے پیش کی امانت عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون
اور زمین پر وَالْجِبَالِ اور پہاڑون پر ثواب اور عذاب کی شرط پر اوس وقت جب کہ انہین سمجھ پیدا کی تھی فَاَبَیْنَ تو انکار کیا اونھون نے
اَنْ یَّحْمِلْنَهَا اس سے کہ اوٹھالین امانت کو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا اور ڈرے اوس سے اور بولے کہ ہم اوسی حکم کے تابع ہین جسواسطے
تونے ہمین پیدا کیا نہ ہمین ثواب کی حاجت ہے نہ عذاب کھینچنے کی طاقت یا پیش کی امانت اہل آسمان پر کہ فرشتے ہین اور زمین اور پہاڑون کے
رہنے والون پر کہ دریائی اور خشکی کے جانور ہین اور اونھون نے بار امانت اوٹھانے سے انکار کیا خوف کی راہ سے مخالفت کی وجہ سے نہین وَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ اور اوٹھالیا اوسے انسان ضعیف اور ناتوان نے اِنَّهٗ کَانَ یقینی ہے انسان ظَلُوْمًا ظلم کرنے والا اپنے نفس پر اسواسطے
کہ اسنے وہ بار امانت اوٹھالیا جس سے بڑے بڑے اجرام یعنی آسمان زمین پہاڑون نے پہلوتہی کی اور اسنے باوصف اپنی عاجزی کے وہ امانت
قبول کرلی جَهُوْلًا نادان اوسکے انجام سے یعنی اوس امانت مین خیانت کے عذاب سے اور امانت پیش کی لِیُعَذِّبَ اللّٰہُ تاکہ عذاب
کرے اللہ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ منافق مردون اور منافق عورتون کو امانت ضائع کرنے کے سبب سے وَالْمُشْرِکِیْنَ وَ
الْمُشْرِکٰتِ اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو امانت مین خیانت کرنے کے سبب سے وَیَتُوْبَ اللّٰہُ اور تاکہ پھیرے رحمت کے
ساتھ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ایمان والون اور ایمان والیون پر امانت کی حفاظت کے سبب سے وَکَانَ اللّٰہُ اور ہے خدا
غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو رَّحِیْمًا مہربان اون پر عالمون اور عارفون نے اس آیت کی بہت طرح تفسیرین کی ہین
اونمین سے ایک شمہ یہان لایا جاتا ہے ایک گروہ نے اس آیت کے معنی یون نکالے ہین کہ اوس امانت کی شان اتنی بڑی ہے کہ اگر ان بڑے
اجرام پر پیش کیجائے اور انکو شعور اور فہم دیجائے تو اوس امانت کو اوٹھانے سے انکار کرین اور حق بات یہ ہے کہ حق تعالی نے ان
اجرام کو شعور اور ادراک دیا اور اون پر اس امانت کو پیش کیا اختیار دیکر پیش کرنا تو اونھون نے اوسے اوٹھالینے سے انکار کیا اپنی عاجزی کی حیثیت سے
معصیت کی راہ سے نہین اور انسان نے وہ امانت اوٹھالی ہمت کی راہ سے قوت کی وجہ سے نہین بیت آسمان بار امانت نتوانست
کشید ٭ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ٭ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان اجرام پر امانت عرض کی اور انسان پر فرض کی وہان عرض تھی
اونھون نے انکار کیا یہان فرض تھی انھون نے اوٹھالی شیخ جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آدم کی نظر خدا کے پیش کرنے پر تھی امانت پر نہین پیش
کرنے کے فرح سے امانت کا بوجھ بھلا دیا تو ضرور لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اوٹھالینا تیری طرف سے ہے اور نگہبانی میری جانب سے
چونکہ تونے خوشی سے میری امانت کا بوجھ اوٹھالیا مین نے بھی سب مین سے تجکو اوٹھالیا کہ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بیت اہ اورا بدونوان ہمیدہ ٭

بار اوراید و توان برداشتن ناخواسب تو است کہا ہی کہ جا ہیے امانت سے مراد عقل اور تکلیف ہو چونکہ آسمان میں اور پہاڑون کو اوسے
اوٹھانے کی استعداد نہ تھی تو انسان نے اپنی قابلیت کے سبب سے قبول کیا اسواسطے کہ ظلوم ہی قوت غضبی کے غلبہ کے سبب سے اور جہول ہی
قوت شہوی کے غلبہ کی جہت سے اور عقل سے یہ فائدہ ہی کہ دونون قوتون کو زیادتی سے بچا کر طریقہ اعتدال پر ثابت رکھے اور تکالیف سے
یہ استعداد تھی دونون قوتون کو اعتدال پر رکھنا ہی جو صفت سبعی اور بہیمی کی نتیجہ ہین پس ظلومی اور جہولی امانت اوٹھا لینے کی علت ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان کی شان سے ظلم اور جہل ہی جیسا تو کہے کہ پانی طہور ہی یعنی طہارت اوسکی شان سے ہی اسی طرح یہ دونون صفتین
آدمیون کی شان سے ہین لیکن چونکہ آدمی امانت اوٹھانے والے ہوے تو بعضون نے ظلم اور جہل چھوڑ دیا اور ایک گروہ اوسی حال پر رہا
یا خود یہ دونون صفتین آدمی کے واسطے اس اعتبار سے ثابت ہین کہ اکثر آدمیون مین پائی جاتی ہین اور احقاف مین ہی کہ ظلوم و جہول ہی
خلق کے نزدیک حق تعالی کے نزدیک نہین اور خواجہ محمد پارسا کی تفسیر مین مذکور ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اہل آسمان اہل زمین اہل جبال پر
امانت پیش کی اونھون نے اپنی بے استعدادی کی وجہ سے اوسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور چونکہ انسان کو اوسکے اوٹھانے کی استعداد تھی
اسنے بے تنگی اور مبالغہ کے قبول کر لی اور وہ ظلم کرنے والا ہی اپنے نفس پر کہ اپنی ذات کو فنا کرتا ہی ہویت مطلقہ مین اور جہول یعنی نادان ہی
کہ خدا کے سوا کسیکو نہین پہچانتا اور لا الہ الا اللہ کہکر ماسوی کی نفی کرتا ہی فتوحات مین لکھا ہی کہ امانت اسماے حسنی کے ساتھ متصف ہونا ہی
کہ سب موجودات پر پیش کی اور انسان نے قبول کر لی وہ ظلوم ہوتا یعنی اپنے اوپر ظلم کرتا اگر یہ امانت اوٹھا نہ لیتا اور جہول یعنی عالم ہی اسواسطے کہ
اللہ کو جاننے کی نہایت یہ ہی کہ اوسے پہچاننے سے اپنے عاجز اور جاہل ہونے کا اقرار ہو مصرع العجز عن درک الادراک ادراک ؛ اور حضرت قاسم
انوار نے اپنے بعضے رسالون مین امانت کو خلافت ربانی پر پڑھا لاہی اور یہ بات لکھی ہی کہ ظلم اور جہل عدل اور علم کا ضد ہی لیکن اذا جاوز الشیء حدہ
انعکس ضدہ کے معنی کو یہان جلوے دیے اور ظلوم و جہول دونون مبالغہ کے صیغے ہین جب یہ دونون صفتین حد سے متجاوز ہوئین تو ضرورتا
ضد کے ساتھ مبدل ہو جاوینگی اور روح الارواح مین کہا ہی کہ ظلوم و جہول یہان پر مدح ہی مذمت نہین آدم علیہ السلام نے بار امانت اپنی
ہمت سے اوٹھا لیا جو اونکی طاقت سے بڑھکر تھا اونسے کہا کہ تمنے ظلم کیا اپنی جان پر نہ سمجھے کہ بوجھ بھاری ہی جواب دیا کہ مین غیر حق سے جاہل تھا
پس اوسکی ظلومی اور جہولی کا شہرہ دونون عالم مین ہو گیا اور اہل عالم اسکے بھید سے غافل ہین لوامع مین ہی کہ وہ بوالعجبی جو عشق کو عالم
بشریت مین ہی مملکت ملکیت مین نہین اسواسطے کہ ملائک مہربانی اور پاکی کے سایہ مین پرورش ہوے ہین اور سایہ مین پرورش پایا ہوا امرد
اور محبت بے درد کچھ قدر اور قیمت نہین رکھتا عشق کے لائق وہی گروہ ہین کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا جنکے بازار کا سرمایہ ہی اور انہ کان
ظلوما جہولا جنکے روزگار کا پیرایہ ہی بیت عاشقان را درد و بدنامی خوش ست ؛ عاشقان را سوزو ناکامی خوش ست ؛ جب آفتاب
امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا کہ مجھے بلندی کی صفت حاصل ہی زمین چلائی کہ مجکو کشادگی کی صفت ثابت ہی پہاڑ سے
آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہی ہم اس بوجھ کا تحمل نہین رکھتے شاید ہمپر آفت نہ آئے اور یہ صفت ہمسے چھن نہ جائے آدم خاکی بولا کہ
مجھمین کیا ہی جو مجھسے چھین لینگے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ آسمانون کے جسم نہ اوٹھا سکے اپنے کاندھے پر لیکر ہل من مزید کا نعرہ مارنے لگا
پس حکم ہوا کہ اے خاکی دلیر یہ سب قوت تو کہان سے لایا پس یہ مشت خاک زبان حال سے بولا کہ بار گران یار مہربان کی مدد سے کھینچ سکو نگا بیت

...ن ارکان بدن او رعرش پاک دیا اقوت تو حامل آن بارتوان بود بخو خشکی انسان جسکا نام ہی پرانی بجاعل فی الارض خلیفۃ کا
پروانہ لکھا ہوا اوسکے قامت پاراٹھانا سہی ہوا اور کسیکے قدر امانت اوٹھانے کا خلعت ٹھیک ہوا اور جب اتنا بڑا کام اور ایسی بھاری
ہم اوسکے نام ہوئی تو حسد کرنے والے شیطان جو اوسکے پرانے دشمن ہین اونکی نظر بد سے حفاظت کے لیے غیرت کی آگ مین ظلوما کا ایہ کیا
ظلوما جہولا کا اسپند اوسپر کر دیا مصرع تا کور شود ہر انکہ نتوانددید ❊

سورۃ السبا مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع وخمسون اٰیۃ
سورہ سبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوّن آیتین ہین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی الَّذِیْ لَہٗ وہ اللہ کہ اوسی کے واسطے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون
مین بڑی نعمتون کے وسایط وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہین مہربانیون اور بخششون کے روابط وَلَہُ الْحَمْدُ اور اوسی کے
واسطے ہی تعریف فِی الْاٰخِرَۃِ آخرت مین حکم کرنے کی راہ سے نہین بلکہ خوشی کی وجہ سے جیسا کہ کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آخرت والے اوسکی حمد کرینگے دوست اوسکے
فضل کے سبب سے حمد وثنا کرینگے اور دشمن اوسکے عدل کے باعث سے ستائش کرینگے وَھُوَ الْحَکِیْمُ اور وہ ہی کام جاننے والا الْخَبِیْرُ
جاننے والا بندون کے احوال ظاہر اور پوشیدہ یَعْلَمُ جانتا ہی مَا یَلِجُ جو چیز اوترتی ہی فِی الْاَرْضِ زمین مین جیسے مینہ کا پانی
وَمَا یَخْرُجُ اور جو چیز نکلتی ہی مِنْھَا زمین سے جیسے بوٹی پتّی یا جاننے والا ہی اوسے جو کچھ زمین کے اندر ہی خزانے دفینے مردے اور جو کچھ
زمین کے اوپر ہی حیوان چشمے سونا چاندی وَمَا یَنْزِلُ اور جانتا ہی اوسے جو کچھ اوترتا ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے جیسے فرشتے
کتابین روزی اور مینہ کے اندازے وَمَا یَعْرُجُ اور جو کچھ اوپر جاتا ہی فِیْھَا آسمان مین جیسے فرشتے اعمالنامے بندون کے اور دعائین
اور کلمات طیبہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہی کہ جو آسمان سے اوترتا ہی اس سے حضرت جبرئیل مراد ہین اور جو آسمان پر جاتا ہی اس سے
جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مین آسمان پر تشریف لیجانا مقصود ہی صاحب کشف الاسرار نے
فرمایا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اوسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو اوترتے ہین اولیا کے دلون پر واردات او کشوفات اور جو کچھ اوپر جاتے ہین
اولیا اور اصفیا کے نفائس انفاس سب اوقات مین یا جو کچھ اوترتا ہی الطاف وکرم کہ بارگاہ قدم سے دلون کی طرف متوجہ ہوا ہی جہان کہین
آشنائی کی بو آتی ہی وہین منزل اور مقام کرتا ہی اِنَّ لِرَبِّکُمْ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَھَا اور جو کچھ اوپر جاتا ہی توبہ کرنے والون کا نالہ
اور مفلسون کی آہ ہی جب صبح کو اونکے سینہ کے خلوتخانہ سے یہ نالہ وآہ درگاہ رحمت پناہ کی طرف منہ کرتی ہی فوراً قبول ہوجاتی ہی کہ اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ بیت غلغل تسبیح شیخ ارچہ مقبول ست لیک ❊ آہ دردآلود رندان اقبول دیگر یست ❊ وَھُوَ الرَّحِیْمُ
اور وہ مہربان ہی نعمت پوری کرنے مین الْغَفُوْرُ ۝ چھپانے والا گناہون کا پردہ رحمت مین وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا
اون لوگون نے جو کافر ہوئے انکار یا ہنسی کی راہ سے کہ لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَۃُ نہین آتی ہی ہمپر قیامت قُلْ کہا ی محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کہ بَلٰی ہو بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو ہاں وَرَبِّیْ قسم ہے میرے رب کی لباب میں کہا ہے کہ ابو سفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی کہ
بعث و نشر کچھ نہیں ہے ... حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم بھی قسم کھاؤ کہ میرے رب کی قسم کہ جلدی لَتَاْتِیَنَّكُمْ
ضرور آئیگی تمہیں قیامت عٰلِمِ الْغَیْبِ ... رب کی صفت ہے یعنی ایسے ... جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا لَا یَعْزُبُ دور نہیں ہوتا
عَنْهُ اوسکے علم سے یا نہیں چھپتا اوس سے مِثْقَالُ ذَرَّةٍ چھوٹی چیونٹی کے برابر یا ہوا میں جو ذرے اوڑتے ہیں اونمیں سے
ایک ذرہ کی قدر فِی السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہ زمین میں وَلَآ اَصْغَرُ اور نہیں ہے بہت چھوٹی
چیز مِنْ ذٰلِكَ ذرہ سے وَلَآ اَكْبَرُ اور نہ بہت بڑی اوس سے اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مگر یہ کہ لکھی ہوئی ہے کتاب مُّبِیْنٍ روشن
یعنی لوح محفوظ ... یعنی سب چھوٹی بڑی چیزیں لوح محفوظ میں موجود ہیں لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دے اسمان لوگوں کو
جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیا اونہوں نے کام اچھے اُولٰٓئِكَ وہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کا گروہ لَهُمْ
اونکے واسطے ہے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہے ... خطاؤں سے وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ اور روزی بزرگی والی یعنی بے طلب اور بے رنج و تعب وَ
الَّذِیْنَ سَعَوْ اور جو لوگ دوڑتے ہیں فِیْٓ اٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں میں یعنی جنھوں نے ہماری آیتیں باطل کرنے میں کوشش کی
مُعٰجِزِیْنَ عناد کرنے والے یا کوشش کرنے والے اس بات میں کہ لوگ اون آیتوں سے نفرت کریں یا اپنے زعم میں ہم سے پیشی لیجانے والے
تاکہ اونپر سے ہمارا عذاب فوت ہو جائے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ لَهُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ عذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ سخت دکھ والا بہت
عذاب میں سے دکھ دینے والا عذاب وَیَرَی الَّذِیْنَ اور لوح محفوظ میں سب چیزوں کا ثبت کرنا اسواسطے ہے تاکہ جان لیں وہ لوگ جو
اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے علم اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں یا مومنین اہل کتاب اور بہر تقدیر
مراد یہ ہے کہ اہل کتاب جانتے ہیں الَّذِیْٓ اُنْزِلَ وہ چیز جو اوتاری گئی ہے اِلَیْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے
یعنی قرآن هُوَ الْحَقَّ وہ صحیح اور درست ہے وَیَهْدِیْٓ اور وہ یعنی اوتارا ہوا ہدایت کرتا ہے اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ
راہ خدائے غالب الْحَمِیْدِ تعریف کیے ہوئے کی جسکی حمد کیجاتی ہے نعمتوں پر نہایت حمد وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
اور کہا اون لوگوں نے جو کافر ہیں یعنی بعث و نشر کے منکروں میں سے بعض نے بعض سے کہا هَلْ نَدُلُّكُمْ کیا دلالت کریں
ہم یعنی بتائیں تمکو عَلٰى رَجُلٍ اوس مرد پر یُّنَبِّئُكُمْ جو خبر دیتا ہے تمکو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہتے ہیں کہ اِذَا
مُزِّقْتُمْ جب ٹکڑے کیے جاؤگے یعنی متفرق ہو جائینگے تمہارے سب اجزا كُلَّ مُمَزَّقٍ بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے یعنی جب
تمہارے جسم بالکل خاک میں ریزہ ریزہ ہو جاوینگے تو اِنَّكُمْ بیشک تم لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ضرور نئی پیدائش میں ہوگے
یعنی پھر نئے سر سے زندہ کیے جاؤگے کافروں نے باہم کہا کہ جو مرد یہ خبر دیتا ہے اوسنے اَفْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ باندھا ہے اللہ پر كَذِبًا جھوٹھ
جان بوجھ کر اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ یا اوسے جنون ہے کہ جو چیز نہیں جانتا وہ کہتا ہے بَلِ الَّذِیْنَ ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ جو لوگ
لَا یُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا فِی الْعَذَابِ عذاب میں ہیں اوس جہان میں وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ
اور دور کی گمراہی میں ہیں اس جہان میں کہ وہ گمراہی راہ صواب سے بہت دور ہے اَفَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھتے اور نہیں ایمان لاتے کافر

الی ما بین ایدیھم [illegible] وما خلفھم اور جو انکے پیچھے ہے من السماء والارض [illegible]
آسمان اور زمین سے [illegible] ان نشأ اگر ہم چاہیں [illegible] زمین میں [illegible] نخسف بھم الارض [illegible]
[illegible] او نسقط یا گرا دیں ہم علیھم اوپر انکے کسفا
من السماء [illegible] کہ [illegible] ان فی ذلک بیشک اس آسمان و زمین پر نظر کرنے
یا زمین میں دھنسا دینے اور آسمان [illegible] میں غور و تامل کرنے میں لآیۃ البتہ دلالت اور عبرت ہے لکل
عبد منیب ہر رجوع کرنے والے بندے کے واسطے جو حق کی طرف رجوع کرتا ہے اسواسطے کہ وہ غور اور فکر کرتے ہیں ہماری قدرت
اور حکمت کی دلیلون میں ولقد اتینا داود اور بیشک ہمنے دی داود کو منا اپنے پاس سے فضلا زیادتی اوس
زمانہ کے سب لوگون پر کہ نبوت تھی یا زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رعیت فیصلہ کرنے میں یا عدل کی توفیق یا ضعیفون اور رعایا کی
بخشش یا مناجات کی حلاوت یا علم اس بات کا کہ اوسکی بارگاہ کے سوا اور کوئی التجا اور پناہ کی جگہ نہین ہے عین المعانی مین ہے کہ فضل سے
اچھی آواز مراد ہے اسواسطے کہ داود علیہ السلام جب زبور پڑھنے مین مشغول ہوتے درندے اور وحشی جانور اپنے مقامون سے نکل آتے اور
اونکی آواز دلنواز سنا کرتے اور پرندے اونکے نغمات جانفزا سے مضطرب ہو کر اپنے کو ہوا سے زمین پر گراتے نظم ز صوت دلکشش جان تازہ
گشتے ٭ روان از ذوق بے اندازہ گشتے ٭ سپہر چنگ پشت ارغنون ساز ٭ ازان بر حال تر نشنودہ آواز ٭ اور لکھ دیا ہے کہا ہے کہ فضل یہ ہے
جو اسکے بعد فرماتا ہے کہ یجبال اوبی کہا ہمنے اے پہاڑو پھیر و اپنی آوازین معہ داود کے ساتھ اونکی تسبیح کے وقت یعنی اونکے ساتھ
موافقت کرو یا جہان وہ جائین اور تمکو بھی بلائین تم اونکے ساتھ سیر کرو اور یہ حضرت داود علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ اونکے
ساتھ چلتے والطیر اور مسخر کر دیا اوسکا پرندون کو کہ ذکر کے وقت اونکے ساتھ موافقت کرتے تھے لکھا ہے کہ جب حضرت داود تسبیح
کہتے تو پہاڑ آواز سے اونھین مدد دیتے اور پرندے اونکے سر کے اوپر صف باندھ کر الحان آویزے سے اونکی مدد کرتے اور وہ نغمے سننے والے بہتیرے
اپنی جان دیتے بیت چو گرد د مطرب من نغمہ پرداز ٭ ز شور عشق مرغ روح آید بپرواز ٭ ایک دن ایک فرشتہ حضرت داود کی زیارت کو آیا اور
بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ ہیں اولی یہ ہے کہ آپکا کھانا آپکی کمائی سے ہو داود علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کرو
اور یہ پیشہ حق تعالی نے اونپر آسان کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے کہ والنا لہ الحدید اور نرم کر دیا ہمنے اونکے واسطے لوہے کو بے
آگ کے ایسا کہ اونکے ہاتھ مین موم کی طرح لوہا نرم ہو جاتا تھا اور اوس لوہے مین جو تصرف چاہتے کرتے اور حکم کر دیا ہمنے ان اعمل کہ بنا
سبغت زرہین فراخ دامن کشادہ وقدر اور اندازہ نگاہ رکھ فی السرد اوسکے بننے مین یعنی اوسکی کڑیان برابر برابر بناؤ تاکہ
اوسکی وضع مناسب پڑے تیسیر میں ہے کہ حضرت داود ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھہ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و
عیال پر خرچ کرتے لباب مین لکھا ہے کہ جب حضرت داود نے وفات فرمائی تو چھہ ہزار زرہین اونکے گھر مین تھین واعملوا اور کہا ہمنے
کہ اے داود تو اپنے لوگون کے ساتھ عمل کر صالحا عمل نیک یعنی غرضون سے خالص انی بیشک مین بما تعملون ساتھ اوس چیز کے
جو تم لوگ کرتے ہو بصیر دیکھنے والا ہون اور اوسی کے لائق جزا دونگا ولسلیمن الریح اور مسخر کر دی گئی سلیمان علیہ السلام

... اور شام کو اوسکی چال ایک مہینے کی راہ صبح کو
... سلیمان چلتے اور اُترتے ... ہوتے وَاَسَلْنَا لَهٗ اور جاری کر دیا ہمنے
سلیمان کے واسطے عَيْنَ الْقِطْرِ چشمہ تانبے کا پگھلا ہوا ... اور کہان قریب صنعان ملک یمن کے ایک
... نہین رہتا اوس سے جو کچھ چاہتے بناتے وَمِنَ الْجِنِّ اور تابع کر دیے گئے سلیمان کے جنون مین سے
مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ جو کوئی کام کرتا اونکے سامنے بِاِذْنِ رَبِّهٖ اپنے رب کے حکم سے وَ اور مقرر کر دیا ہمنے کہ مَنْ يَّزِغْ
مِنْهُمْ جو کوئی ان مین پھرے اور مڑے اور سرکشی کرے عَنْ اَمْرِنَا ہمارے حکم اور سلیمان کی اطاعت سے نُذِقْهُ چکھائین ہم اوسے مِنْ
عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب مین سے جلتی ہوئی آگ کے عقبی مین اور بعضے کہتے ہین کہ دنیا مین جو فرشتہ آگ کا کوڑا ہاتھ مین لیے رہتا ہے وہ
جنون پر مقرر او مسلط تھا کہ جو جن حضرت سلیمان کے حکم سے باہر ہو وہ آگ کا کوڑا اوسے مار کر جلا دے يَعْمَلُوْنَ کام بناتے تھے جن لَهٗ سلیمان کے
واسطے مَا يَشَآءُ جو چاہتے تھے سلیمان مِنْ مَّحَارِيْبَ دار اور دالان اچھے اور دیوارین عوض مسجدین ہے کہ محراب اوس مکان کو کہتے ہین کہ ایک درجہ چڑھ کر
اوپر جا سکین اور بعضون نے کہا ہے کہ محاریب سے یہان حرب یعنی لڑائی کی جگہ مراد ہے جیسے اونچے قلعے اور بڑے ڈھس جنون نے ولایت یمن مین حضرت سلیمان کے
واسطے عجیب عجیب قلعے بنائے تھے جیسے مرواح سیلحون اور قلقوم اور غمدان اور حنیدہ اور مثل اوسکے وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے مورتین اور
فرشتون اور انبیا علیہم السلام کی صورتین اوس وضع پر جیسے کہ وہ عبادت کے وقت ہوتے تھے تاکہ لوگ اون تصویرون کو دیکھ کر اوسی صورت سے
عبادت کرین اور اوس زمانہ مین تصویر بنانا اور رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہے کہ لوہے سے آدمیون کی مورتین بناتے تھے اور جب دشمنون سے
لڑائی کا وقت آتا تو حق تعالیٰ اونمین روح پھونک دیتا تاکہ قتال مین قوی اور سخت ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ دو شیر بنائے تھے حضرت سلیمان کے
تخت کے نیچے اور دو گرس تخت کے اوپر جب حضرت سلیمان چاہتے کہ تخت پر چڑھین تو وہ دونون شیر اپنے شانے پھیلا دیتے اور اوپر قدم رکھ کر حضرت سلیمان
تخت پر چڑھ جاتے اور جب تخت پر بیٹھتے تو دونون گرس اپنے پرون سے اوپر سایہ کر لیتے وَجِفَانٍ اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے
لگن ... بڑے بڑے کاسے كَالْجَوَابِ جیسے حوضون کے مثل وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اور دیگین اونچی اونچی تپائی پر رکھین پہاڑون کے مانند
اور ہر ایک ... ہزار آدمی ... ان دیگون مین کھانا پکاتے اور ابتک ... شام مین بعض مقام پر ایسی دیگین پتھر سے تراشی ہوئی موجود ہین اِعْمَلُوْا
کہا ہمنے کہ نیک کام کرو اٰلَ دَاوٗدَ اے آل داود شُكْرًا واسطے شکر ان نعمتون کے کہ ثابت ہین ... قدس سرہ نے کہا ہے کہ آل داود نے
دن رات کی گھڑیان تقسیم کی تھین ساعت و نمین سے ایک شکر الٰہی اور عنایت بادشاہی پر قائم تھا وَقَلِيْلٌ اور تھوڑے ہین مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ میرے بندون مین سے شکر گزار اور شکور اوسے کہتے ہین جو دل اور زبان اور ہاتھ پانون سے اکثر اوقات مراسم شکر گزاری ادا کرے اور
شکر مین باوجود اسقدر ڈوبے رہنے کے اپنے کو ادائے شکر سے عاجز جانے اسواسطے کہ شکر کی توفیق ایک اور نعمت ہے کہ دوسرے شکر کو چاہتی ہے اور اسی
جگہ سے کہا ہے کہ الشکور من یری عجزه من الشکر یعنی شکر کرنے والا وہ ہے جو دیکھے اپنا عجز ادائے شکر سے مثنوی حد شکر حق نداند ہیچکس
حیرت آمد حاصل دانا و بس ⁂ آن بزرگے گفت با حق در نہان ⁂ کای پدید آرندۂ ہر دو جہان ⁂ ذرۂ از زن و فرزند و جفت ⁂ کی توانم شکر
نعمت ذات گفت ⁂ پیک حضرت داد وش ایزد پیام ⁂ گفتش از تو این بود شکرے تمام ⁂ چون رسیدن اینقدر بشناختی ⁂ شکر نعمتہا بپرداختی

لکھا ہی کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داود علیہ السلام نے شروع کی تھی اور حضرت سلیمان نے اوسے پورا کرنے مین بڑی کوشش کی لیکن ابھی
اوسکے پورا ہونے مین سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آپہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگون کو وصیت کی کہ
میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگا کر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہین اور مسجد کا کام پورا ہوجاے
پھر حضرت سلیمان جب اس جہان سے گذر گئے تو اونھین غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ مین کھڑا کر دیا جن دور سے اونھین
زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہانتک کہ ایک سال گذرنے کے بعد عصے کو نیچے کی طرف گھن نے کھا لیا اور حضرت سلیمان زمین پر
گرے تو سبھون کو اونکی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگ گئے اور پہاڑون کی گھاٹیون اور جنگلون کے درمیان مین چلدیے جیسا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ **فَلَمَّا قَضَيْنَا** پھر جب حکم کیا ہمنے **عَلَيْهِ الْمَوْتَ** سلیمان پر موت کو اور مرنے کے بعد اونھین عصے کی آڑ لگا کر
لوگون نے کھڑا کر دیا تو **مَا دَلَّهُمْ** دلالت نہ کی جنون کو **عَلَىٰ مَوْتِهِ** سلیمان کی موت پر **إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ** مگر گھن نے کہ زمین سے
نکلا **تَأْكُلُ** کھاتا تھا **مِنسَأَتَهُ** اوسکے عصے کو **فَلَمَّا خَرَّ** پھر جب گر پڑے سلیمان علیہ السلام تو **تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ** جان لیا
جنون نے **أَن لَّوْ كَانُوا** یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ **يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ** جانتے غیب کو جنون کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین اور لوگون سے
ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو **مَا لَبِثُوا** نہ ٹھہرتے سال بھر تک **فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ** ط
ذلیل کرنے والے عذاب مین یعنی عمارت بنانے مین جو سخت تکلیفین اونکو تھین وہ نہ اوٹھاتے **لَقَدْ كَانَ** بیشک تھی **لِسَبَإٍ** واسطے اولاد
سبا کے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا **فِي مَسْكَنِهِمْ** اونکے گھر مین اور بکر نے مساکنہم جمع کا صیغہ پڑھا ہی یعنی اونکے
گھرون مین **آيَةٌ** ایک علامت اور دلالت وجود صانع پر اور اوسکی قدرت کاملہ پر مختار مین ہی کہ سبا کے فرزندون کے واسطے ولایت یمن مین
مارب کے حوالی مین ایک مقام تھا دو پہاڑون کے درمیان اوسکے اوپر سے نیچے تک اٹھارہ فرسخ تھا اور اونکا گھاٹ جہان سے پانی لیتے تھے جنگل
جانب علی مین تھا ایک چشمے سے پہاڑ کی انتہا پر اور کبھی ایسا ہوتا کہ ولایت شہر کا بڑھا ہوا پانی انکے پانی مین ملجاتا اور خرابی کرتا بلقیس جو
اونکی ولایت کی والی تھی انھون نے اوس سے درخواست کی اور اوسنے آڑ کے واسطے ایک بڑی مضبوط دیوار کھینچ دی دونون پہاڑون کے
منھ پر کہ اصلی اور زیادہ پانی وہان جمع ہوتا اور اوس باندھ پر تین سوراخ ترتیب دیئے تاکہ پہلے اوپر والا سوراخ کھولدین اور اپنے کھیت
سینچ لین اور جب پانی گھٹ جائے تو بیچ والا کھولین آخر کو نیچے والا اور وہ لوگ اپنے مکانون کے داہنے بائین باغ رکھتے تھے اون
باغون مین میوہ دار درخت تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی **جَنَّتَانِ** نشانی جو اہل سبا کے مکانات مین تھی کہی دو باغ تھے **عَن
يَمِينٍ وَشِمَالٍ** ط داہنی بائین طرف اونکے مکانون سے اگرچہ باغ بہت تھے ہر طرف مگر درخت قریب قریب ہونے سے
سب باغ ایک باغ کے مثل تھے **كُلُوا** کہا پیغمبر نے اونسے کہ کھاؤ **مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ** اپنے رب کی دی ہوئی روزی مین سے اونکے باغون
میوے اس کثرت سے تھے کہ اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھکر درختون کے نیچے چلتا تو بے ہاتھ ہلائے وہ زنبیل میوون سے بھر جاتی تو پیغمبر نے
کہا کہ ان نعمتون مین سے کھاؤ **وَاشْكُرُوا لَهُ** ط اور شکر کرو خدا کا **بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ** یہ شہر ہی مین پاس سے روزی دیتا ہی خدا تمکو شہر پاکیزہ ہی
اور ہوا تندرست رکھنے والی اور پانی میٹھا اور خاک پاک بلبیت شہرے چو بہشت از نکوئی ؎ چون باغ ارم بتازہ روئی ؎ وہان مچھر

کٹھل کچھ کچھ تھے اور کپڑون مین جاپوے نہ پڑتے تھے جو مسافر وہان پہونچتا اوسکے کپڑون کے پلوے بھی مرجاتے وَرَبٌّ غَفُورٌ ○
اور رب درگزری دینے والا اور تمسے شکر چاہنے والا اور بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے فَأَعْرَضُوا پھر اونھون نے منھ پھیرا
اپنے پیغمبر سے اور شکر گذاری نہ کی روایت مین ہی کہ تیرہ پیغمبر اونکے پاس آئے اونھون نے سب کی تکذیب کی اخیر پیغمبر ذوالادعار بن جیشان
کی بادشاہی کے زمانہ مین آئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد اوس پیغمبر کو اون ناشکرون نے بہت ایذا دی تو حق تعالیٰ نے
جنگلی چوہے اوس پانی کے باندھ مین پیدا کردیے اور اونھین حکم فرمایا کہ اوس باندھ مین اونھون نے سوراخ کردیے آدھی رات کو جب سوگئے
باندھ ٹوٹ گیا اور سیلاب آیا بس اون ناشکرون کے مکان اور باغ خراب گئے اور بہت آدمی اور چارپائے ہلاک ہوگئے جیسا کہ خود
اوسنے فرمایا ہے کہ جب اونھون نے انکار کیا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تو بھیجا ہمنے اونپر سَيْلَ الْعَرِمِ سیلاب سخت اور بعضون نے
کہا ہے کہ عرم اوس پانی کے باندھ کا نام تھا یا اوس جنگل کا نام تھا جس سے پانی آتا تھا یا اوس جنگلی چوہے کا نام جسنے باندھ مین سوراخ کیا تھا
وَبَدَّلْنَاهُم اور بدل دیا ہمنے اونھین بِجَنَّتَيْهِمْ اونکے باغون سے جَنَّتَيْنِ دو باغ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ میوے والے کڑوے
وَأَثْلٍ اور جھاؤ اور ایسے مقام کو باغ کہنا مشاکلۃ باغ ہونے کے سبب سے ہی وَشَيْءٍ اور کچھ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ○ بیریان چھوٹی اور
تھوڑی سی یعنی اون شور زمینون مین تھوڑے سے بیر کے درخت ہمنے پیدا کردیے تاکہ اونکے سبب سے گذرے ہوئے میوے یاد کرین ذٰلِكَ
یہ عذاب کرکے جَزَيْنَاهُم جزا دی ہمنے اونکو بِمَا كَفَرُوا بسبب اسکے کہ ناشکری کرکے رسولون پر ایمان نہ لائے وَهَلْ نُجَازِي
اور کیا سزا دیتے ہین ہم إِلَّا الْكَفُورَ ○ مگر ناشکرے کو اور ایک نے وَهَلْ يُجَازَى إِلَّا الْكَفُورُ پڑھا ہی فعل غائب مجہول اور کفور کی رے کے
پیش یعنی کیا سزا دیا جاتا ہی مگر ناشکرا جزا عام ہی ہر مومن اور کافر کو اور مجازات کفار کے واسطے خاص ہی لکھا ہی کہ شہر سبا مین جو لوگ باقی رہگئے
تھے اونھون نے پیغمبر کے پاس آکر کہا کہ ہمنے اپنے خدا اور رسول کو پہچان لیا اسکے بعد اگر پھر وہ ہمکو نعمت عطا فرمائے تو ہم ناشکری نہ
کرینگے اور اتنی عبادت کرتے رہینگے کہ کبھی کسی قوم نے نہ کی ہو حق تعالیٰ نے دوسری بار نعمت کا دروازہ اونپر کھول کر فرمایا کہ وَ
جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کردیا ہمنے درمیان سبا کے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي اور درمیان اون دیہات کے کہ اپنے کرم سے
بَارَكْنَا برکت دی ہی ہمنے فِيهَا اونمین کہ وہ ولایت شام مین سے ہی جیسے فلسطین اور اردن اور اریحا اور ایلیا قُرًى
ظَاهِرَةً دیہات آباد ظاہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے عین المعانی مین کہا ہی کہ مارب جو اہل سبا کا مقام تھا وہان سے شام تک
چار ہزار سات سو گانون آباد ہوگئے وَقَدَّرْنَا اور اندازہ کیا ہمنے فِيهَا السَّيْرَ اون دیہات مین چلنا لوگون کا یا مرحلون کی
مقدارین ہمنے بیان کردین اور ہمنے کہدیا کہ سِيرُوا چلو فِيهَا اون دیہات مین لَيَالِيَ وَأَيَّامًا راتون اور دنون کو
آمِنِينَ ○ امان پائے ہوئے دشمنون اور درندون سے خلق کی کثرت کے سبب سے یا امان پائے ہوئے بھوک پیاس سے دیہات آباد
ہونے کے سبب سے سبا مین جو لوگ باقی رہگئے تھے اونھون نے تجارت شروع کی یمن سے شام کو جاتے تھے کچھ دن چڑھے ایک گانون مین ہوا اور
شام کو ایک گانون مین امیرون کو غریبون پر حسد آیا کہ ہم مین اور انمین کچھ فرق نہین پیادے اور مفلس تو راہ اوسی آرام سے چلتے ہین جیسے سوار
فَقَالُوا پھر اونھون نے بیوقوفی سے کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب بَاعِدْ دوری ڈالدے بَيْنَ أَسْفَارِنَا ہمارے سفر کی منزلون مین یعنی

ایک منزل ہے دوسری منزل تک میدان پیدا کردے تاکہ لوگ بے خرچ راہ اور بے سواری کے سفر نہ کرسکین وَظَلَمُوٓا اَنْفُسَهُمْ
اور ظلم کیا اونھون نے یہ دعا کرکے اپنی جانون پر اور ہمنے اون بہات کو خراب کردیا فَجَعَلْنٰهُمْ تو کردیا ہمنے اہل سبا کو اَحَادِيْثَ باتین یعنی وہ
لوگ تعجب سے کہنے لگے کہ ہمنے آبادی سے بربادی کی طرف رغبت کی وَمَزَّقْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہمنے اونھین كُلَّ مُمَزَّقٍ سب
پراگندہ کرنا یہانتک کہ اونمین سے ایک بھی مآرب مین نرہا قبیلۂ غسان تو شام مین چلا گیا اور قضاعہ مکہ مین اور اسد بحرین مین اور انمار
یثرب مین اور جزام تہامہ مین اور ازد عمان مین اور یہ کلمہ حد کو ضرب المثل ہوگیا کہ تفرقوا ایدی سبا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے ذکر کیا
اوسمین لَاٰيٰتٍ البتہ عبرتین ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنیوالے کے واسطے جو محنتون پر صبر کرتا ہی شَكُوْرٍ ۝ شکر کرنیوالے کے
لیے جو نعمتون پر شکر کرتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ اہل سبا خوشحالی کے ساتھ بسر کرتے تھے بے صبری اور ناشکری کے سبب سے گذری جو کچھ
اونپر گذری بیت روزگار عافیت شکرت نکردم لاجرم ✤ دستے کہ در آغوش بود اکنون بدندان میگزم ✤ وَلَقَدْ صَدَّقَ اور بیشک
سچ پایا عَلَيْهِمْ اہل سبا پر اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ سب کافرون پر اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ ابلیس نے اپنا گمان یعنی شیطان نے گمان کیا تھا کہ
آدمیون پر مین قابو پاؤنگا اونکی شہوت اور غصہ کے سبب سے جو اونکے اندر پیدا ہی اور اسی سبب سے مین اونکو گمراہ کرونگا تو اوسکا گمان گمراہون کے
باب مین سچا ہوا فَاتَّبَعُوْهُ تو اوسکی پیروی کی شرک اور معصیت مین اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مگر مومنون کے
ایک گروہ نے کہ وہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ اور نہ تھا لَهٗ عَلَيْهِمْ ابلیس کو اون لوگون پر جنکے باب مین اوسکا گمان محقق ہوا
مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط اور غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اسواسطے کہ ہم جدا کرین مَنْ يُّؤْمِنُ اوسے جو ایمان لاتا ہی بِالْاٰخِرَةِ
آخرت پر مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے جو مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ۭ آخرت سے شک مین ہی تاکہ ہمارے دوست اہل ایمان والون اور شک والون کو
پہچان لین وَرَبُّكَ اور تیرا رب عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر حَفِيْظٌ ۝ ع نگہبان ہی قُلِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بنی ملیح کو کہ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ پکارو اونکو جنکو گمان کیا ہی تمنے کہ خدا ہین مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی
جن فرشتون کو پوجتے ہو اونھین پکارو تو دیکھو نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے مین اونسے مدد پاتے ہو یعنی بے خدا کی مدد کے اونھین کچھ
اختیار اور قدرت نہین ہی یا سب کافرون سے کہو کہ اپنے خداؤن کو پکارو کہ کچھ تمہارا کہا مانین اور کیونکر وہ تمہاری عرض قبول کرسکتے ہین
اسواسطے کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہین ہین وہ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرہ برابر بھلائی اور برائی کے فِی السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَ
لَا فِی الْاَرْضِ اور نہ زمین مین وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی بتون یا فرشتون کو فِيْهِمَا آسمان اور زمین مین مِنْ شِرْكٍ کچھ شرکت
نہ پیدا کرنا اور نہ تصرف کرنا وَّمَا لَهٗ اور نہین ہی خدا کے واسطے مِنْهُمْ بتون اور فرشتون مین سے تقدیر اور تدبیر مین مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝
کوئی یار اور مددگار وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اور فائدہ نہ کریگی کسیکی شفاعت عِنْدَهٗٓ خدا کے پاس یعنی فرشتون یا بتون کے
ساتھ جو تم شفاعت کا گمان رکھتے ہو محقق نہوگا اسواسطے کہ شفاعت کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ مگر جسکے واسطے
اجازت دے خدا شفاعت کرنے کی یا وہ اذن دیا گیا ہو شفاعت کرنے کی اور قیامت کے دن شفاعت کرنیوالا اور وہ جسکی شفاعت
کریگا دونون منتظر رہینگے اور خوف مین ہونگے کہ دیکھیے حضرت رب العزت سے کیا حکم ہوتا ہی اور اسی انتظار مین رہینگے حَتّٰىٓ اِذَا فُزِّعَ

ع ۱۴

یہانتک کہ جب اوٹھا لینگے خوف عَنْ قُلُوبِهِمْ اونکے دلون سے اور شفاعت کی اجازت دینگے قَالُوا کہینگے بعضے اونکے بعض لوگ کہ
مَاذَا قَالَ کیا کہا رَبُّكُمْ تمہارے رب نے شفاعت کے باب مین تو قَالُوا الْحَقَّ وہ کہینگے کہ صحیح اور درست کہا اور حکم دیا کہ مومنون کی
شفاعت کرین کافرون کی نہین وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ اور خدا برتر اور بڑا ہے اس بات سے کہ پیغمبر اور فرشتے بغیر اوسکے اذن
شفاعت کرسکین قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمَاوَاتِ آسمانون سے
مینھ برساکر وَالْأَرْضِ اور زمین سے سبزہ اوگاکر قُلِ اللَّهُ تو خود یہ بھی کہو کہ اللہ روزی دیتا ہے تمکو اسواسطے کہ اس سوال کا
اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہین ہے اگرچہ کافر بزام کے خوف سے زبان پر نہ لائین مگر دل سے اسکے مقر ہین وَإِنَّا اور اونسے یہ بھی کہو
کہ ہم مومن جو روزی دینے والے کو ایک کہتے ہین اور اوس وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہین جو ہر صفت مین ایک ہے أَوْ إِيَّاكُمْ
یا تم مشرک کہ جماد کو جو ممکنات مین مرتبہ کی راہ سے سب سے کمتر ہین واجب الوجود کے ساتھ شریک کرتے ہو لَعَلَىٰ هُدًى سیدھی
راہ پر ہین أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ یا کھلی ہوئی گمراہی مین قُل لَّا تُسْأَلُونَ کہہ کہ نہ پوچھے جاؤگے تم عَمَّا أَجْرَمْنَا
اوس سے جو کچھ کرتے ہین ہم برائی وَلَا نُسْأَلُ اور ہم نہ پوچھے جائینگے عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو بلکہ ہمارا
پروردگار ہر ایک سے اوسی کے اعمال پوچھیگا اور اوسکے مناسب جزا دیگا قُلْ يَجْمَعُ کہہ جمع کریگا بَيْنَنَا درمیان ہمارے رَبُّنَا
رب ہمارا قیامت کے دن ثُمَّ يَفْتَحُ پھر حکم کریگا بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ہمارے درمیان حق حق پس جو لوگ حق پر ہین اونھین باغ وصال مین
بھیجیگا اور جو باطل پر ہین اونکو زندان بال مین وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہی حکم کرنے والا مشکل قضیون مین الْعَلِيمُ ۝ جاننے والا
حکم کی کیفیت قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ کہہ دکھاؤ مجھے اون لوگون کو کہ أَلْحَقْتُم بِهِ ملایا ہے تمنے اونھین بہ خدا کے ساتھ
شُرَكَاءَ شریک یعنی دکھاؤ تو کہ کس صفت کے سبب سے بتون کو خدا کا شریک بناتے ہو عبادت مین كَلَّا یہ شریک کرنا درست نہین ہے
بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ بلکہ وہی خدا غالب سب پر کوئی اوسکا شریک ہونے کا دم نہین مار سکتا الْحَكِيمُ ۝ جاننے والا ہے حکم کا
موصوف اوس حکمت کے ساتھ جو حد کو پہونچی ہوئی ہے تو کسے اوسکے ساتھ شرکت کا مرتبہ دے سکیے نظم وحدہ لاشریک لہ صفتش ذاتش
الفرد ہمل معرفتش ✤ شرک راسوے وحدتش رہ نیست ✤ عقل از کنہ ذاتش آگہ نیست ✤ ہست در راہ کبریاے جلال ✤ فکر نالائق
وشریک محال ✤ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا كَافَّةً مگر بھیجنا عام اور شامل
لِّلنَّاسِ واسطے سب لوگون کے یعنی جن انس کے یا نہین بھیجا ہمنے تمکو اے ہمارے حبیب مگر تمام خلق کی طرف اور یہ فضیلت خاص
آنحضرت کی ہے کہ آپ مبعوث ہوے سب آدمیون اور جنون وغیرہ کی طرف اور کوئی نبی تمام جن اور انس کی طرف مبعوث نہین ہوا نظم مراد اہل
منشور سعادت ✤ وزان پس نوع انسان آفریدند ✤ پری را جملہ در خیل تو کردند ✤ پس آنگہ ہے سلیمان آفریدند ✤ اور بعضون نے کہا ہے کہ
کافۃ کی ہے مبالغہ کے واسطے ہے جیسے علامہ اور نسابہ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باز رکھنے والا لوگون کو شرک
سے بَشِيرًا خوشخبری دینے والا فضل کی اوسے جو توحید کا اقرار کرے وَنَذِيرًا اور ڈرانے والا عدل سے اوسے جو شرک پر اصرار کرے وَ
لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُونَ ۝ نہین جانتے ہین تمہارے فضائل اور کمالات اور جہل مرکب کو تمہاری

مخالفت پر رکھتا ہی وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین منسہ جہالت سے کہ مَتٰى کب ہوگا هٰذَا الْوَعْدُ یہ وعدہ عذاب کا یا قیامت قائم ہونا
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے یعنی رسول اور مومن سب قُلْ لَّكُمْ کہ تمہارے واسطے مِّيْعَادُ يَوْمٍ وعدہ اوس
دن کا ہی کہ جب وہ آپہونچیگا تو لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ نہ پیچھے رہوگے عَنْهُ اوس دن سے سَاعَةً ایک ساعت یعنی ذرہ دیر بھی
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ○ اور نہ آگے بڑھوگے لکھا ہی کہ کفار مکہ نے اہل کتاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال پوچھا وہ بولے
کہ ہمنے اپنی کتابون مین اونکی نعت پڑھی ہی وہ پیغمبر برحق ہین ابو جہل وغیرہ بولے کہ ہم تمہاری کتابون کا بھی ایمان نہین رکھتے اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے اہل کتاب سے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ نہین ایمان رکھتے ہم
بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن کا جو محمد عربی پر اوترا ہی وَلَا بِالَّذِيْ اور نہ اوس کتاب کا بھی جو اوتری ہی بَيْنَ يَدَيْهِ اوس سے
پہلے وَلَوْ تَرٰۤى اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب اِذِ الظّٰلِمُوْنَ جب ظالم مَوْقُوْفُوْنَ ٹھہرائے گئے ہونگے عِنْدَ رَبِّهِمْ
اپنے رب پاس یعنی محاسبہ کے موقف مین تو البتہ دیکھوگے تم امر سخت اور کام پر خوف يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ پھیرتے ہین بعضے اونکے اِلٰى
بَعْضِ الْقَوْلَ بعض کی طرف بات کو یعنی باہم باتین کرتے ہین اور ایک دوسرے کی طرف بات پھیرتا ہی يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
کہتے ہین وہ لوگ جو ذلیل بیچارے پکڑے گئے تھے یعنی تابع اور پیرو لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اون لوگون سے جو حق بات سے سرکشی
کرتے تھے یعنی پیشوا اور بزرگ لوگ کہ لَوْلَاۤ اَنْتُمْ اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو اغوا اور گمراہ نہ کرتے لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○
تو البتہ ہوجاتے ہم مومن مگر تمنے ہمکو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہینگے وہ لوگ جنھون نے تکبر کیا تھا
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اون لوگون سے جو دنیا مین حقیر اور عاجز گرفتار تھے کہ اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ کیا ہمنے باز رکھا تمکو
عَنِ الْهُدٰى ایمان اور ہدایت قبول کرنے سے بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بعد اسکے کہ آیا تمہارے پاس ایمان بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم
اپنی ذات سے مُّجْرِمِيْنَ ○ گناہگار اور مشرک وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اور کہینگے وہ لوگ جو کمزور بیچارے تھے
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اون لوگون کو جنھون نے حق بات ماننے سے سرکشی کی کہ بَلْ ایسا نہین ہی کہ ہم خود کافر ہوگئے بلکہ مَكْرُ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ مکر و فریب تمہارا دن رات ہمکو ایمان سے باز رکھنے والا تھا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ جب حکم کرتے تھے تم ہمکو اَنْ نَّكْفُرَ
بِاللّٰهِ یہ کہ کافر ہون ہم خدا کے ساتھ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اور ٹھہرائین ہم اوسکے واسطے اَنْدَادًا ہمسر اور شریک وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
اور دونون گروہ کہنے سننے کے بعد پشیمان ہونگے اور اپنے عمل چھپائینگے یا پشیمانی کو ایک دوسرے سے چھپائینگے جب تک ملامت کرتے کرتے
تھک جائین اور بعضے مفسر اسرار کو اظہار کے معنی مین جانتے ہین اور یہ لغت اضداد سے ہی یعنی ظاہر کرینگے اپنی پشیمانی اور شرمندگی لَمَّا
رَاَوُا الْعَذَابَ جبکہ دیکھینگے عذاب وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ اور ڈالدینگے ہم آگ کے طوق فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
گردنون مین اون لوگون کی جو نہ ایمان لائے تابع اور متبوع مستقبل کو لفظ ماضی کے ساتھ لانا تحقیق و وقوع کی جہت سے ہی اور اسم ظاہر کو ضمیر کی
جگہہ پر لانا اس بات پر آگاہ کرتا ہی کہ طوق آتشین اونکی گردنون مین کفر کے سبب سے ہونگے هَلْ يُجْزَوْنَ کیا جزا دیے جائینگے لوگ یعنی نہ جزا دیے
جائینگے اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ مگر اوس چیز کے سبب سے کہ تھے عمل کرتے پھر حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی

فرماتا ہی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے فِیْ قَرْیَةٍ کسی گانون اور شہر مین مِّنْ نَّذِیْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر
اِلَّا قَالَ مگر یہ کہ کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گانون کے مالدارون اور متکبرون نے اون پیغمبرون کو کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم اوسکے ساتھ اپنے زعم مین كٰفِرُوْنَ ۝ کافر اور منکر ہین وَقَالُوْا نَحْنُ اور کہا اون
متکبرون نے کہ ہم اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا بہت زیادہ ہین اموال اور اولاد کی رو سے یعنی ہمارے مال اور فرزند تم سے زیادہ ہین
تو ہم رسالت کا دعوی کرنے کی لیاقت تمسے بڑھکر رکھتے ہین وَّمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ عذاب کیے ہوئے یعنی خدا ہم
عذاب نہ کریگا اسواسطے کہ ہمین نعمت کے سبب سے بڑا اور بزرگ کیا ہی تو مصیبت کے سبب سے ذلیل نہ کریگا قُلْ اِنَّ رَبِّيْ کہ بیشک میرا رب
يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَاۗءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی مشرکون اور گناہگارون مین سے اپنی مشیت
کی رو سے اوسکی بڑائی اور بزرگی کی وجہ سے نہین وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی حکمت کی جہت سے اوسکی ذلت کی رو سے نہین
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد کی کثرت شرف
اور بزرگی کے واسطے ہی اور شاید کہ دنیا مین دیے اور تھوڑا تھوڑا عذاب سے قریب کرنیکی جہت سے ہو وَمَآ اَمْوَالُكُمْ اور نہین ہین
مال جو ہمنے تمکو دیے ہین وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ اولاد جو ہمنے تمکو عطا کی ہی بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ اوس خصلت کے ساتھ جو قریب
کرے تمکو عِنْدَنَا ہمارے نزدیک زُلْفٰٓى قرب کرنا اسواسطے کہ خدا کی نزدیکی نیک کامون کے سبب سے ہوتی ہی اور تمکو وہ حاصل نہین
تو مال اور اولاد کسیکو حق تعالی سے قریب نہین کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر اوس شخص کو جو ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے
وہ کام جو قبولیت کے قابل ہون یعنی اپنے مال خدا کی راہ مین خرچ کرے اور اولاد کو دین کا علم سکھائے اور صلاحیت مین تربیت کرے
فَاُولٰۗىِٕكَ تو وہ گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہی جَزَاۗءُ الضِّعْفِ جزا دونی یعنی زیادہ پر زیادہ ایک کے بدلے دس بلکہ زیادہ
سات سو تک بِمَا عَمِلُوْا بسبب اوسکے کہ کین اونھون نے نیکیان وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اور وہ بہشت کے بالاخانون مین اٰمِنُوْنَ ۝
بیخوف ہین ناگوار چیزون اور آفتون اور سختیون سے وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ اور وہ لوگ جو جلدی اور کوشش کرتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا
ہماری آیتون مین یعنی قرآن مین اور اوسپر طعن کرتے ہین مُعٰجِزِيْنَ اوس حال مین کہ گمان کرنے والے ہین کہ ہمکو عاجز کرسکتے ہین اوسکے
نازل کرنے سے یا لوگون کو اوسے ماننے اور اوسپر ایمان لانے سے اُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ وہ لوگ عذاب
دوزخ مین حاضر کیے گئے ہین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ رَبِّيْ بیشک میرا رب يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی
روزی کو لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے کافر ہون یا عاصی اپنی مشیت کے موافق
وَيَقْدِرُ لَهٗ اور تنگ کرتا ہی جس کسی کے واسطے چاہتا ہی اپنی حکمت کی رو سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِّنْ
شَيْءٍ اوس چیزون مین سے جو تمکو حاصل ہو راہ خدا مین فَهُوَ تو خدا يُخْلِفُهٗ عوض دیتا ہی اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہی تمھارے
واسطے آخرت مین حدیث مین ہی کہ صبح کو دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک کہتا ہی کہ اللّٰهم اعط كل منفق خلفا یعنی ای اللہ خرچ
کرنیوالے کو بدلا دے اور دوسرا دعا کرتا ہی کہ اللّٰهم اعط كل ممسك تلفا یعنی ای اللہ بخیل کا مال تلف کر بیت بدہ در راہ حق تا ...

عوض دینا ہے اگر وہ چاہے ہر چیز کا عوض دیگا وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے یعنی اوس کے
سوا جو کوئی کسی کو کچھ دیتا ہو وہ روزی پہونچانے مین واسطہ ہو اور رزاق حقیقی وہی ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کرو اے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس دن کو جس دن جمع کریگا اللہ سب کو ثُمَّ يَقُوْلُ پھر کہیگا اور یکرنے دونون لفظ نون سے پڑھے ہین نحشرہم
اور نقول یعنی ہم اونھین جمع کرینگے پھر ہم کہینگے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون کو اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ کیا یہ گروہ ہین کہ تمکو كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ ○ پوجتے تھے اور یہ سوال مشرکون کی جھڑکی کے واسطے ہوگا اور اسلیے کہ فرشتون کی شفاعت سے قطع امید کرین تو قَالُوْا
کہینگے فرشتے سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے واسطے ہے اس بات سے کہ تیرے غیر کو پوجین اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہے خداوند ہمارا اور معبود ہمارا
اور ہم خود اپنے کو تیری عبادت مین کمی کرنے والا جانتے ہین اور اپنا معبود ہونا ہم کس وجہ سے روا رکھین یا تو ہی ہمارا دوست ہے مِنْ دُوْنِهِمْ
اونکے سوا یعنی ہمارے اونکے درمیان کچھ دوستی نہین ہے اور ہم راضی نہین ہین اپنی پرستش پر اور انکو اجازت نہین دی بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے کہ ناداں کی
وجہ سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ پوجتے تھے جنون کو یعنی اونکی فرمانبرداری کرتے تھے باطل معبودون کی پرستش مین یا جن انواع اقسام کی
صورتین بنا کر اونپر ظاہر ہوتے تھے اور اونکے خیال مین ڈالتے تھے کہ ہم فرشتے ہین اَكْثَرُهُمْ اکثر لوگ بِهِمْ جنون پر مُّؤْمِنُوْنَ ○
ایمان لانے والے ہین یعنی اونکی متابعت کرتے ہین فَالْيَوْمَ تو آج کہ بالکل حکم خدا ہی کے واسطے ہے لَا يَمْلِكُ مالک نہین ہوتے
بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ بعض کے واسطے نَّفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ نقصان کے یعنی کسی معبود باطل کی
اپنی پرستش کرنے والے کے واسطے نہ فائدہ پہونچانے کی قوت ہے نہ نقصان دور کرنے کی طاقت وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنی جان پر بے محل عبادت کرکے ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ عذاب ایسی آگ کا کہ كُنْتُمْ
بِهَا تھے تم اوسکی تُكَذِّبُوْنَ ○ تکذیب کرتے اور اوسے جھوٹ جانتے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ کافرون پر
اٰيٰتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ کھلی ہوئی آیتین قَالُوْا کہتے ہین کہ مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ نہین ہے یہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مگر ایک مرد کہ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ چاہتا ہے یہ کہ روکے تمکو عَمَّا كَانَ اوس چیز سے کہ تھے
جسے ہمیشہ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ پوجتے تمھارے باپ دادا یعنی اوس مرد کا مدعا یہ ہے کہ تمکو بت پرستی سے باز رکھے اور جو نیا آئین اوسنے
بنایا ہے اوسپر لائے اور اون لوگون کو اپنا تابع بنائے وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہے یہ کلام جو وہ مرد پڑھتا ہے
یعنی قرآن اِلَّآ اِفْكٌ مگر جھوٹ مُّفْتَرًى باندھا ہوا اور خدا کی طرف اوسے منسوب کیا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے کفار مکہ مین سے لِلْحَقِّ سچے پیغمبر پر لَمَّا جَآءَهُمْ جب آیا اونکے پاس یعنی قرآن کہ اِنْ هٰذَآ
نہین ہے یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ مگر جادو کھلا ہوا یہ لوگ یہ بات کہان سے کہتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور حال یہ ہے کہ نہین دی ہے ہمنے انکو
مِّنْ كُتُبٍ کتابون مین سے جو اوتاری گئی ہین کہ يَّدْرُسُوْنَهَا پڑھین اوسے اور اوسمین سے قرآن باطل ہونے کی کوئی دلیل لائین
وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اور نہین بھیجا ہمنے اونکی طرف قَبْلَكَ پہلے تجھسے یعنی فترت کے زمانہ مین مِنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر جو
اونھین حق کی طرف دعوت کرے اور اوسکی تکذیب پر ڈرائے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تکذیب کی انبیا کی اون لوگون نے جو اونسے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوا اور حال یہ ہے کہ نہین پہونچے اہل مکہ مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوسکے دسوین حصہ کو جو ہمنے دیا تھا اگلے کافرون کو
بڑی قوت اور لمبی عمر اور مال کثرت یا یہ معنی ہین کہ اے ہمارے حبیب تمھارے زمانہ کے کافرون کے واسطے جو دلیلین ہدایت کے
اسباب سے ظاہر کیے اگلے کافرون کے لیے اسکا دسوان حصہ بھی نہ تھا فَكَذَّبُوا رُسُلِي تو پھر تکذیب کی اگلے کافرون نے
ہمارے پیغمبرون کی فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا نَكِيرِ ۞ انکار میرا انپر یعنی اونکو میرا ناپسند کرنا اور ان پر عذاب کرنا تو چاہیے
کہ تمھاری قوم کے لوگ بھی ایسے حالات سے ڈرین قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوا اسکے نہین کہ
نصیحت کرتا ہون مین تمکو اور ارشاد کرتا ہون بِوَاحِدَةٍ ایک چیز اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ وہ چیز یہ ہے کہ اوٹھو پیغمبر کی
مجلس سے خدا کے واسطے اور پراگندہ ہو مَثْنٰى وَفُرَادٰى دو دو تاکہ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور ایک ایک تاکہ ازدحام سے
تمھاری خاطر مشوش نہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پھر تم تفکر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر مین اونکے ابتدائے حال سے ابتک کے اونکے
اطوار یاد کرو تاکہ تمھین معلوم ہو جائے کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہین ہے اس تمھارے یار کو مِّنْ جِنَّةٍ کچھ دیوانگی کہ اونکے باعث سے
اونسے رسالت کا دعوی کیا ہو بلکہ تم پہچان لوگے اونکا کمال عقل اور اونکی بات سچ ہونے مین کافی ہے اِنْ هُوَ نہین ہے وہ اِلَّا نَذِيْرٌ
لَّكُمْ مگر ڈرانے والا تمکو بَيْنَ يَدَيْ پہلے واقع ہونے عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۞ عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہے
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ کہہ جو کچھ مانگتا ہون مین تمسے مِّنْ اَجْرٍ بدلا ادائے رسالت پر فَهُوَ لَكُمْ تو وہ تمھارے واسطے ہے یعنی جو بدلا
کہ ادائے رسالت پر مین چاہتا ہون وہ تمکو بخشا اس سے سوال کی نفی مراد ہے یعنی کچھ بدلا مین نہین چاہتا اِنْ اَجْرِيَ نہین ہے میری مزدوری
اسلام کا بدلا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر خدا پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر شَهِيْدٌ ۞ گواہ ہے قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
کہہ بیشک میرا رب يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہے حق یعنی وحی القا کرتا ہے جسپر چاہتا ہے یا صحیح اور درست بات کو آفاق مین منتشر کرتا ہے
اس سے دین اسلام کا افشا اور اوسکے احکام کا اظہار مراد ہے عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۞ وہ ہے خوب جاننا پوشیدہ باتین اوس سے کوئی چیز
مخفی نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی صحیح اور درست بات یعنی قرآن یا اسلام یا پیغمبر کا مبعوث ہونا وَمَا يُبْدِئُ
الْبَاطِلُ اور نہین پیدا کرتا باطل یعنی ابلیس یا بت کوئی چیز نہین پیدا کرتا وَمَا يُعِيْدُ ۞ اور پھیرتا نہین اوسے یعنی نہ پہلی پیدایش پر
قادر ہے نہ دوبارہ زندہ کرنے پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ کہہ اگر ڈگا مین راہ حق سے جیسا تمنے میرے ساتھ گمان کیا ہے فَاِنَّمَآ اَضِلُّ تو سوا اسکے
نہین کہ ڈگا ہون مین عَلٰى نَفْسِيْ اپنے نفس پر یعنی اوسکا وبال مجھپر ہے وَاِنِ اهْتَدَيْتُ اور اگر سیدھی راہ پر چلون فَبِمَا يُوْحِيْٓ تو بسبب
اسکے ہے کہ وحی بھیجتا ہے اِلَيَّ میری طرف رَبِّيْ میرا رب اسواسطے کہ ہدایت کی توفیق اوسکی عنایت کے ساتھ بندھی ہے اِنَّهٗ بیشک حق تعالی
سَمِيْعٌ سننے والا ہے بندون کی دعا قَرِيْبٌ ۞ قریب ہے آرزومندون کی امید سے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کافرون کو اِذْ فَزِعُوْا
جب ڈرینگے موت کے قریب یا دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے کے وقت یا جنگ بدر کے دن دیکھو گے تم عجب امر ہولناک فَلَا فَوْتَ تو نہوگا کچھ فوت یعنی بھاگنے
اور قلعہ مین پناہ لینے سے کچھ بھی عذاب اونسے فوت نہوگا وَاُخِذُوْا اور پکڑے جائینگے مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۞ نزدیک جگہ سے یعنی زمین کے
اوپر سے زمین کے نیچے یا موقف سے دوزخ مین یا میدان بدر سے کنوے مین اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ یہ آیت سفیان اور اوسکی قوم کی شان مین ہے کہ آخر زمانہ مین

خروج کریگا اور ملک شام سے ایک لشکر کعبۂ معظمہ زادہا اللہ شرفا کو خراب کرنے کے واسطے مرتب کریگا اور وہ سب میدان بیدا میں کے اندر دھنس
جاوینگے تو اس تفسیر کے موافق اُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے قدموں کے نیچے سے ماخوذ ہونگے اور اوس تمام لشکر میں سے دو آدمی نجات
پاوینگے ایک تو اونکے دھنسنے کی خوشخبری مکہ معظمہ میں پہنچاویگا اور دوسرا اگر اوسکا چہرہ [illegible] کی طرف ہو جاویگا اور وہ
قوم کے دھنسنے کی خبر سفیان کو پہونچاویگا وَقَالُوا اور کہینگے [illegible] لوگ زمین میں دھنستے وقت
آمَنَّا بِهِ ایمان لائے ہیں ہم [illegible] وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہان سے ہوگا اونکو دست
ایمان اختیار کر لینا اور یکبارگی [illegible] مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ [illegible] کہ وہ عالم آخرت
ہی اور تکلیف ایمان کی جگہ دنیا ہی اور یاس کے وقت [illegible] نفع کریگا وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ اور حال یہ ہی کہ
نہیں ایمان لائے خدا اور رسول اور آخرت کا مِن قَبْلُ [illegible] تھے وَيَقْذِفُونَ اور ڈالتے تھے
بِالْغَيْبِ [illegible] مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ
دور جگہ سے یعنی جو کچھ کہتے تھے اوس [illegible] وَحِيلَ [illegible] بَيْنَهُمْ درمیان اونکے
وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ [illegible] كَمَا فُعِلَ ایسا ہی کیا گیا
کام بِأَشْيَاعِهِم اونکے مشابہوں [illegible] مِّن قَبْلُ [illegible] پہلے یعنی اونسے ایمان یاس قبول نہیں کیا گیا
إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک تھے وہ فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ [illegible] والے اور مضطرب کرنے والے

سورۃ فاطر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس واربعون آیۃ
سورۂ فاطر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پینتالیس آیتیں ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ جو حمد کہ چاہیے اور جو ثنا کہ لائق ہو خدا کے واسطے ہی جو حمد و ثنا کے قابل ہی فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
نیا بنانے والا اور ظاہر کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ کرنے والا فرشتوں کو رُسُلًا رسول یعنی اونہیں
رسالت کے ساتھ انبیا کے پاس بھیجتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ کی رسالتیں پیغمبروں کے پاس پہونچاتے ہیں وحی کے سبب سے اور اولیا
پاس الہام کرکے اور مومنوں کو سچے خوابوں کے ساتھ پھر حق تعالیٰ فرشتوں کی صفت کرتا ہی کہ أُولِي أَجْنِحَةٍ بازو والے مَّثْنَىٰ
دو دو بازو اوڑنے کے واسطے وَثُلَاثَ اور تین تین وَرُبَاعَ اور چار چار آرایش کے لیے اس سے ان عددوں کی خصوصیت اور زیادہ کی
نفی مراد نہیں ہی اسواسطے کہ حدیث میں ہی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں يَزِيدُ زیادہ کرتا ہی فِي الْخَلْقِ اپنی خلق میں
مَا يَشَاءُ جو کچھ چاہتا ہی یعنی فرشتوں کے بازو بڑھاتا ہی یہانتک کہ چار سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خلق سے آدمی
مراد ہیں اور اونمیں زیادتی یا عقلی ہوتی ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسمی ہوتی ہی جیسے خوبصورتی اور ملاحت اور بڑی آنکھیں اور
بعضوں نے کہا ہی کہ اچھا خط مراد ہی یا خلق کے دلوں میں محبت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ عالی ہمتی یا تقدیر پر راضی ہونا یا مرتبہ

قرب کا شوق مقصود ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اشراف مین خاکساری اور غنیون مین سخاوت اور فقیرون مین عفت اور مومنون مین سچائی
اور محبون مین شوق اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر فرشتون کو رسول کرنے پر اور خلق مین زیادتی کرنے پر
قَدِیْرٌ۝ قادر ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ جو کچھ کھولتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اور بھیجتا ہی اونپر مِنْ رَّحْمَةٍ اپنی
رحمت مین سے جیسے نعمت عافیت صحت علم توبہ فَلَا مُمْسِكَ تو کوئی پھیر لینے والا انہین ہی لَهَا اوسکو وَمَا
یُمْسِكْ اور جو چیز پھیر لیتا ہی لوگون سے جیسے اپنی بخشش کے آثار فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ تو کوئی بھیجنے والا نہین اوسکو مِنْۢ بَعْدِهٖ
اوسے پھیر لینے کے بعد وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی پھیر لینے مین الْحَكِیْمُ۝ پکا کام کرنے والا بھیجنے مین صاحب کشف الاسرار
کہا ہی کہ ارباب فہم اس بات پر ہین کہ یہ آیت اشارہ ہی مومنون اور اہل عرفان کے فتوح کی طرف اور فتوح اوسے کہتے ہین جو غیب سے
بے ڈھونڈھے اور بے چاہے آئے اور وہ دو قسم پر ہی ایک مواہب صوری جیسے روزی بے کمائے اور دوسرے مطالب معنوی اور وہ علم
لدنّی ہی بے سیکھے ہوے شریعت کے موافق بے سنے ہوے دل سے آشنا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آہ اس بے سیکھے ہوے علم
کبھی تو اوسمین غرق ہون کبھی اوس سے جلتا ہون نظم دست لطف نسخہ حکم ÷ بے قلم در صفحۂ دل زد رقم ÷ علم اہل دل نہ از مکتب بود ÷
بلکہ از تلقین صاحب بود ÷ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا ای آدمیو یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمتین رب العالمین کی جو اوسنے انعام
کی ہین عَلَیْكُمْ تمپر جیسے رسولون کا بھیجنا روزی پہونچانا هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا ہی کوئی پیدا کرنے والا غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ
سوا خدا کے کہ روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مینھ برسا کر وَالْاَرْضِ اور زمین سے درخت اوگا کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۝ پھر کہان پھیرے جاتے ہو راہ توحید سے وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور
اگر تکذیب کرین تمہاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگ فَقَدْ كُذِّبَتْ تو بیشک تکذیب کیے گئے ہین رُسُلٌ رسول مِّنْ
قَبْلِكَ تمسے پہلے اور اونھون نے صبر کیا پس تم بھی ونکی طرح صبر کرو وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۝ پھیرے جاتے ہین
سب کام تمکو صبر کی جزا اونکو تکذیب کی سزا دیگا یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ ای لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حشر اور جزا کے باب مین
حَقٌّ سچ ہی اور اوسمین خلاف نہین فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ پس چاہیے کہ نہ دھوکا دے تمکو اور نہ فریب مین لائے الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا قف
زندگی دنیا کی کہ آخرت کو بھول جاو وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو بِاللّٰهِ اللہ کے کرم کے ساتھ الْغَرُوْرُ۝
شیطان فریب دینے والا یعنی ایسا نہو کہ گناہ پر اصرار کے ساتھ مغفرت کی آرزو تمہارے دل مین ڈالے اور اگرچہ یہ بات ممکن ہی مگر ایسی بات ہی
جیسے کوئی زہر کھائے اس امید پر کہ طبیعت دفع کر دیگی یا طبیب سنبھال لیگا بزرگون نے فرمایا ہی کہ ابلیس کے فریبون مین سے ایک فریب تو یہ ہین
تسویف ہی یعنی بندہ کی توبہ کو تاخیر مین ڈالتا ہی اور کہتا ہی کہ فرصت باقی ہی نقد عیش و عشرت ہاتھ سے نہ کھو بیت امشب ہمہ شب
یار می و شاہد باش ÷ چون روز شود توبہ کن زاہد باش ÷ عاقل چاہیے کہ یہ فریب کھا کر راہ سے نہ پھرے اور الفرصة تمر مر السحاب
کے نکتہ سے غافل نہو جائے خدا سب کو توفیق دے مصرع عذر با فردا فگندی عمر فردا را کہ دید ÷ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ یقینی شیطان تمہارا دشمن ہی اور اوسے تمہارے ساتھ قدیمی اور میراثی عداوت ہی فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط

پس تم بھی اوسکو دشمن جانو اور اوس سے بچتے رہو ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ ہم کیونکر شیطان کے ساتھ دشمنی کرین اون بزرگ نے فرمایا کہ اوسکی آرزو کی پیروی نہ کرو اور اپنے نفس کی خواہش کے تابع نہو اور جو کچھ کرو وہ چاہیے کہ شرع کے موافق اور طبع کے مخالف ہو اِنَّمَا يَدْعُوا سوا اسکے نہین کہ بلاتا ہی شیطان خواہش کی اتباع اور دنیا کی رغبت کی طرف حِزْبَهٗ اپنے گروہ کو یعنی اپنے پیروون اور فرمانبردارون کو لِيَكُوْنُوْا تاکہ ہوون آخرت مین اوسکے ساتھ مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ آگ کے یارون [illegible] اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے اور جنھون نے شیطان کا کہا مانا لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط سخت عذاب آخرت مین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور شیطان کے ساتھ مخالفت کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے اور خاص اور پاکیزہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی مغفرت اونکے رب کے پاس سے وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ ع اور اجر بڑا یعنی [illegible] بہت بہشت مین اَفَمَنْ زُيِّنَ کیا کوئی کہ آراستہ کی گئی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی فَرَاٰهُ تو دیکھا اوسنے برے کام کو حَسَنًا ط اچھا مثل اوس شخص کے جو اچھے کو برے سے تمیز کرتا ہی اور ہر ایک کو اوس صفت پر دیکھتا ہی جو واقع مین ہی موضح مین لکھا ہی کہ اوس سے ابو جہل یا عاص بن وائل مراد ہی اور اونکا برا کام شرک اور تکذیب ہی ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہود و نصارا مراد ہین اور اونکا کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عناد اور جھگڑا ہی یا خارجی اور رافضی مراد ہین اور اونکا برا کام باطل تاویلین ہین فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ يُضِلُّ چھوڑ دیتا ہی اور گمراہ کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ز صلے اور ہدایت کرتا ہی اور توفیق دیتا ہی جسے چاہتا ہی فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جاوے جی تیرا یعنی ہلاک ہونے کی طرف مائل نہو عَلَيْهِمْ اونکی گمراہی پر حَسَرٰتٍ ط حسرتون کے واسطے جو بڑا ہجوم اونپر کرتے ہو اور طرح طرح کے تاسف جو اونکے برے کامون پر کرتے ہو یعنی تحسر کہ اونپر ہر ایک سبب سی حسرتون کا مقتضی ہی اونپر نہ کرو اور اونکے کامون کے پیچھے اپنا جی نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌ جاننے والا ہی بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وہ چیز جو وہ کرتے ہین اور اون کامون پر اونکو جزا دیگا وَاللّٰهُ اور خداے برحق الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ وہی ہی جسنے بھیجین ہوائین یعنی اوتر بہری اور دکھنی اور پروائی فَتُثِيْرُ تو اونھون نے اوٹھایا سَحَابًا ابر لفظ مضارع کے ساتھ ماضی کا لانا اس جہت سے ہی کہ اس صورت کے حاضر کرنے مین حکمت ہی فَسُقْنٰهُ پھر ہنکا دیا ہمنے وہ ابر تکلم کی طرف پھرنا یعنی پہلے غائب کا صیغہ لاکر پیچھے متکلم کا صیغہ لانا فعل خاص ہونے کی جہت سے ہی یعنی یہ فعل ہم ہی کر سکتے ہین کہ ابر کو ہنکاتے ہین اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ مردہ اور افسردہ زمین کی طرف اوسے زندہ اور تازہ کرنے کو فَاَحْيَيْنَا بِهِ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے جو ابر سے برساتھا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ ع ایسا ہی زندہ کرنا ہی یعنی مری ہوئی چیزون کو جلانا اور مردون کو قبرون سے اوٹھانا دونون اوسکی قدرت مین یکسان ہین مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ اپنے واسطے يُرِيْدُ الْعِزَّةَ چاہتا ہو عزت اوس سے کہدو کہ خدا کی عبادت کرنے سے عزت چاہے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط کہ خدا کے واسطے ہین سب عزتین اور اوسی کی عزت سے رسول او رمومنون نے عزت حاصل کی ہی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ عزت اوسکی ملازمت مین ہی اور ذلت اوسکی مخالفت مین

بیت
عزیزیکہ از درگہش سر بتافت * بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ اوسکی رضامندی کی طرف اور اوسکی درگاہ قبولیت کی جانب بلند ہوتی ہین

باتین پاک یا جن صحیفون مین نیک باتین لکھی ہین وہ بلند ہونا چاہتے ہین وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط اور نیک کام اوٹھاتا ہی اوسکو
اور محل قبول تک پہنچاتا ہی اسواسطے کہ اکیلی بات بے نیک کام کے کہ اخلاص ہی نفع دینے والی نہین یا کلم طیب دعا ہی اور عمل صالح
مساکین کو صدقہ دینا اسواسطے کہ اکثر دعائین قبول ہونا صدقے دینے کے سبب سے ہی یا کلمہ اماموں کی دعا ہی اور عمل صالح مقتدیون کا
آمین کہنا یا کلمہ غازیون کی تکبیر ہی اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب صورتون مین کلمون کا اوٹھانے والا عمل ہی اور
بعضے مفسر یرفعہ مین فاعل کی ضمیر کلمۂ طیب کی طرف پھیرتے ہین کہ لا الٰہ الا اللہ ہی اور کہتے ہین کہ توحید عمل کو اوٹھاتی ہی اسواسطے
کہ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہی اور ایک صورت کشاف مین یہ لکھی ہی کہ خدا اوٹھاتا ہی عمل صالح کو یعنی اوسکے مرتبہ کی قدر بلند
کرتا ہی اس سے موحد مخلص کے عمل مراد ہین کہ کوئی چیز اوسکی قدر و قیمت پر نہین ہی اور جس کام مین ریا ملی ہو وہ کام سب چیزون سے زیادہ
خوار اور بے مقدار ہی۔ نظم۔ کرت ہیچ اخلاص در بوم نیست ۞ ازین در کسی چون تو محروم نیست ۞ زر قلب آلودہ بے قیمت ست ۞ زر سرہ را
کہ خالص بود حرمت ست ۞ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور جو لوگ چھپاتے ہین اور کرتے ہین مکر برے اس سے قریش کے
مکر مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دار الندوہ مین اونھون نے فکر کی تھی کہ آپ کو قید کیجیے یا قتل کر ڈالیے یا نکال دیجیے
جیسا کہ سورۂ انفال مین مذکور ہو چکا لَهُمْ اونکے واسطے یعنی مکر کرنے والون کے لیے عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت ہی
آخرت مین وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ اور مکر اوس گروہ کا هُوَ يَبُوْرُ وہ بیکار اور خراب و کھوٹا ہو جائیگا اور آگے نہ چلیگا وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم کو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر پیدا کیا تمکو نطفے سے
ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کر دیا تمکو اَزْوَاجًا ط جوڑے مرد اور عورت کہ باہم جفت ہوتے ہو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہین
حاملہ ہوتی کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہین وضع حمل کرتی یعنی نہ حمل مین لڑکا رہتا ہی کسی عورت کے نہ کوئی عورت جنتی ہی اِلَّا
بِعِلْمِهٖ ط مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی حمل رہنا اور جننا اور مدت اور زمانہ سب اوسے معلوم ہی وَمَا يُعَمَّرُ اور زندگی نہین دیا جاتا
مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی بڑی عمر والا وَلَا يُنْقَصُ اور گھٹائی نہین جاتی مِنْ عُمُرِهٖٓ عمر مین دوسرے عمر والے کے جو پہلے عمر والے کی
عمر کو نہ پہونچے مراد یہ ہی کہ عمر کی کمی زیادتی نہین ہی اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط مگر لوح محفوظ مین ہی یعنی بڑی عمر اور تھوڑی عمر ہونا مقرر اور مقدر
ہو چکا ہی اِنَّ ذٰلِكَ بیشک زیادتی اور کمی عمر کی مقدر اور مقرر کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ خدا پر آسان ہی وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ
اور نہین برابر ہین دو دریا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ وہ پانی میٹھا گوارا ہی شَرَابُهٗ اوسکا پینا وَهٰذَا اور وہ دوسرا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ط پانی کھاری یا کڑوا ناگوار وَمِنْ كُلٍّ اور ہر ایک ان دونون دریاؤن مین سے تَاْكُلُوْنَ کھاتے ہو لَحْمًا طَرِيًّا
گوشت تازہ یعنی مچھلی وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو دریاے شور سے خاص کر کے حِلْيَةً زیور موتی مونگے کا تَلْبَسُوْنَهَا
تم پہنتے ہو یعنی تمھاری عورتین پہنتی ہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ مثال مومن و کافر کی ہی کہ ان دونون مین برابری کی کوئی صورت
نہین اسواسطے کہ ایک حلاوت ایمان کے سبب سے میٹھا پانی ہی اور دوسرا گناہ کی تلخی سے کھاری پانی۔ بیت۔ آن آب حیات آمد این نقش
سراب ست ۞ این عین خطا باشد و آن محض صواب ست ۞ وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو فِيْهِ ہر ایک مین ان دونون پانیون مین سے

فیہ مواخر پانی کو پھاڑنے والی اور پانی پر چلنے والی لِتَبْتَغُوْا تاکہ طلب کرو تم مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل مین سے یعنی نفع تجارت مین وَلَعَلَّكُمْ
اور شاید کہ تم تَشْكُرُوْنَ شکر کرو اُسکا یعنی اسکی نعمت پر يُوْلِجُ الَّيْلَ داخل کرتا ہی رات کو فِي النَّهَارِ دن مین یعنی رات
کی کسی قدر دن مین بڑھا دیتا ہی ... بڑھتا ہی وَيُوْلِجُ النَّهَارَ اور داخل کردیتا ہی دن کو فِي الَّيْلِ رات مین
یعنی دن کی گھڑیون پر سے کچھ رات کی گھڑیون مین بڑھاتا ہی کہ رات کی ساعتین دن کی ساعتون سے زیادہ ہوجاتی ہین وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا آفتاب و ماہتاب کو یعنی اپنے حکم کا تابع کرلیا كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک آفتاب و ماہتاب چلتے ہین
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے یعنی زمانہ معلوم تک اپنا دور تمام کرین یا قیامت کے دن تک کہ اپنی سیر سے باز رہین
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا جو خالق اور فاعل ان چیزون کا ہی رَبُّكُمْ پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا تمہارا ہی لَهُ الْمُلْكُ اوسکے واسطے ہی بادشاہی وَالَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ اور جن معبودون کو تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مَا يَمْلِكُوْنَ وہ مالک نہین ہین مِنْ قِطْمِيْرٍ
کھجور کی گٹھلی پر کے چھلکے کے پس مالک مطلق اور معبود برحق وہی ہی اِنْ تَدْعُوْهُمْ اگر پکارو تم اونکو جو تمہارے معبود باطل ہین یعنی اگر اونسے
نفع حاصل کرنے کو یا مضرت زائل کرنے کو تم دعا کرو تو لَا يَسْمَعُوْا انہین سنتے دُعَآءَكُمْ دعا تمہاری اسواسطے کہ وہ کنکر پتھر
جیسے ہین اور ایسی چیزون کے کان نہین ہوتے کہ سنین وَلَوْ سَمِعُوْا اور اگر بالفرض سنین بھی تو مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ
تو قبول نہین کرتے تمہارے واسطے اور تمہاری حاجت روائی نہین کرتے اسواسطے کہ فائدے پہونچانے اور ضرر دفع کرنے پر قادر نہین ہین
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ کافر ہونگے تمہارے شرک کرنے پر یعنی اس بات کا اقرار کرینگے
کہ جو شرک تمنے کیا وہ باطل ہی یا منکر ہوجاوینگے تمہاری پرستش کے اور کہینگے کہ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہ تھے تم ہمکو پوجتے وَلَا يُنَبِّئُكَ
اور خبر نہ کریگا تجکو کامون کی حقیقت سے کوئی خبر کرنے والا مِثْلُ خَبِيْرٍ مثل اوسکے جو حقیقت امور جانتا ہی کہ وہ حق سبحانہ
تعالی ہی صاحب لباب نے لکھا ہی کہ اضافت مثل خدا کی جائز نہین تو یہ ایک مثل کلام عرب مین پھیلی ہوئی ہی اور ایسے مخبر کی خبرون مین اسے
استعمال کرتے ہین جسکا کلام نفس الامر مین معتمد اور پختہ ہو يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ تم محتاج ہو اِلَى اللّٰهِ
اللہ کی طرف یعنی اوسکی روزی اور بخشش اور توفیق اور بہشت کے وَاللّٰهُ اور اللہ تعالی هُوَ الْغَنِيُّ وہ بے نیاز ہی اپنی مطلق بے نیازی کے ساتھ
نعمت دینے والا ہی سب موجودات کو الْحَمِيْدُ تعریف کیا ہوا نعمت عام اور فضل شامل پر جاننا چاہیے کہ ماہیات ممکنہ اپنے وجود مین
محتاج ہین فاعل کی اور اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اشارہ اوسکی طرف ہی کہ حق تعالی اپنے کمال ذاتی کے سبب سے عالم اور اہل عالم کے وجود سے مستغنی ہی اور وَاللّٰهُ
هُوَ الْغَنِيُّ اوسی سے عبارت ہی اور چونکہ کمال اسمائی کا ظہور موقوف ہی اعیان ممکنات کے وجود پر تو اونکا ایجاد بڑی نعمت ہی کہ ایجاد کرنے والا
حمد و ثنا کا مستحق ہی اور کلمۂ الحمید اوسکی طرف اشارہ کرتا ہی اور اس رباعی سے یہ معنی سمجھ مین آسکتے ہین رباعی تا حق گردد بجملہ اوصاف عیان
واجب باشد کہ ممکن آید بمیان ٭ ورنہ بکمال ذاتی از عالمیان ٭ فردست و غنی چنانکہ خود کرد بیان اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے يُذْهِبْكُمْ
لیجائے تمکو روے زمین سے یعنی ہلاک کرے وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اور لائے خلق نئی یعنی ایسی قوم جو تمسے زیادہ
فرمانبردار ہو یا ایسا گروہ پیدا کرے کہ کسی نے نہ دیکھا سنا ہو وَمَا ذٰلِكَ اور نہین ہی تمہارا لیجانا اور اورون کا لانا عَلَى اللّٰهِ خدا پر

بِعَزِیْزٍ ○ دشوار وَلَا تَزِرُ اور نہ اوٹھائیگا وَازِرَۃٌ کوئی نفس گناہ کرنیوالا وِّزْرَ اُخْرٰی دوسرے کے گناہ کا بوجھ وَاِنْ تَدْعُ
اور اگر پکارے مُثْقَلَۃٌ جو نفس گران بار ہو گناہ سے دوسرے کو اِلٰی حِمْلِهَا اوسکے بعض گناہ اوٹھا لینے کو تو لَا یُحْمَلْ نہ اوٹھائی
جائیگی مِنْهُ شَیْءٌ اوسکے گناہ مین سے کوئی چیز یعنی جو پکارا گیا ہو وہ کچھ پکارنے والے کے گناہ مین سے نہ اوٹھائیگا وَّلَوْ کَانَ اور اگر ہو ذَا
قُرْبٰی قرابت والا یعنی ہرچند کوئی گناہگار اپنے قرابت والون کو پکارے اور چاہے کہ کچھ اوسکی خطاؤن مین سے اوٹھا لین کوئی جواب بھی
نہ دیگا اسواسطے کہ سب اپنے حال مین عاجز اور درماندے ہونگے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ سوا اسکے نہین کہ تم ای محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ڈراتے ہو اون لوگون کو جو یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے بِالْغَیْبِ پوشیدہ یعنی خلوتون مین ڈر کا اثر اونپر جیسا
ہی صحبتون مین نہین پاؤ اوسکا عذاب اونسے چھپا ہوا ہی اور بے دیکھے اوس عذاب سے ڈرتے ہین وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اور
قائم رکھی ہی اونھون نے نماز ڈرانے کے ساتھ ڈرانے والون اور نماز پڑھنے والون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ یہ لوگ ڈرانے سے فائدہ
اوٹھائے ہوئے ہین وَمَنْ تَزَکّٰی اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہون سے فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی تو سوا اسکے نہین کہ وہ پاکیزہ ہوگا لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ پاکیزگی کا نفع اوسکی طرف پھرتا ہی وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ○ اور اللہ کی طرف ہی پھرنا سب کا تو پاکیزہ
لوگون کو اونکی پاکیزگی پر جزا دیگا وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی اور برابر نہین ہی اندھا یعنی کافر یا جاہل یا گمراہ وَالْبَصِیْرُ ○ اور نہ
آنکھون والا یعنی مومن یا عالم یا راہ پایا ہوا وَلَا الظُّلُمٰتُ اور برابر نہین اندھیرے یعنی باطل یا گناہ وَلَا النُّوْرُ ○ اور نہ
روشنی یعنی حق یا طاعت وَلَا الظِّلُّ اور برابر نہین سایہ یعنی ثواب یا بہشت یا راحت وَلَا الْحَرُوْرُ ○ اور نہ حرارت یعنی
عذاب یا دوزخ یا زحمت وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ اور برابر نہین جیتے وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہ مردے یعنی مومنون کو
کافرون کے ساتھ برابری نہین اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ بیشک اللہ سناتا ہی اور سمجھاتا ہی مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی توفیق اور ہدایت کے ساتھ
وَمَآ اَنْتَ اور نہین ہو تم ای ہمارے حبیب بِمُسْمِعٍ سنانے والے بات کے مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ اوسکو جو قبرون مین ہی
مَنْ فِی الْقُبُوْرِ کا ذکر مردون کے ساتھ کافرون کی تمثیل ہی اِنْ اَنْتَ نہین ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا نَذِیْرٌ ○
مگر پیغمبر ڈرانے والے تمپر یہی پہونچانا اور ڈرانا ہی بس مصرع نیست بر پیغمبران الا البلاغ ٭ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بیشک بھیجا ہمنے
تمکو بِالْحَقِّ دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہی بَشِیْرًا خوشخبری دینے والا ثواب کی وَّنَذِیْرًا اور ڈرانے والا عذاب سے وَاِنْ مِّنْ
اُمَّةٍ اور نہ تھی اگلی امتون مین سے کوئی امت اِلَّا خَلَا مگر یہ کہ گذرا فِیْهَا اوسمین نَذِیْرٌ ○ پیغمبر ڈرانے والا یا عالم آگاہی دینے والا
وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ اور اگر تکذیب کرین تیری قریش کے معاند تو تعجب نہ کر فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ کہ یقینی تکذیب کی اون لوگون
نے جو مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے تھے اپنے پیغمبرون کی جَآءَتْهُمْ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اونکے بِالْبَیِّنٰتِ کھلی
ہوئی دلیلون یا ظاہر معجزون کے ساتھ وَبِالزُّبُرِ اور آسمانی چھوٹی کتابون کے ساتھ جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس اور
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے صحیفے وَبِالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ ○ اور روشن کتابون کے ساتھ یعنی حلال
حرام کے احکام بیان کرنے والی کتابون کے ساتھ جیسے توریت انجیل ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا پھر تکذیب کے بعد

پکڑ لیا ہمنے اونکو جو نہ ایمان لائے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ؏ پس کیسا تھا انکار ہمارا اونپر عذاب اور عقاب کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
کیا نہین دیکھا تونے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج آسمان یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا
ہمنے غیبت سے تکلم کی طرف عدول فعل کی تخصیص کی جہت سے ہے یعنی ہم ہی اوس پانی سے نکال سکتے ہین ثَمَرٰتٍ
سب میوے مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ط اوس حال مین کہ مختلف ہین اوسکے رنگ یعنی اونکی جنسین یا قسمین رنگ رنگ کی ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ اونکی شکلین و ہیئتین مراد ہین وَمِنَ الْجِبَالِ اور جو چیز پیدا کی ہمنے پہاڑون سے جُدَدٌ راہین ہین مختلف
رنگ کی تفسیر مقدسی مین ہے کہ جُدَد رنگارنگ کی لکیرین ہین بِیْضٌ سفیدیان وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور سرخیان ہین کہ طرح طرح کے
ہین اونکے رنگ تیز اور ہلکے ہونے مین یعنی بعض تو نہایت سرخ اور بعض ہلکے رنگ کے وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ ۝ اور سیاہیان
نہایت سیاہ وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیون مین سے وَالدَّوَآبِّ اور جنبش کرنے والون مین سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون مین سے
مُخْتَلِفٌ ہے وہ چیز کہ ہوتے ہین طرح طرح کے اَلْوَانُهٗ اوسکے رنگ كَذٰلِكَ ط اسی طرح یعنی پھلون اور پہاڑون کے رنگ مختلف
ہونے کے مانند اور جو کوئی نہ جانیگا خدا کی قدرت چیزین پیدا کرنے مین اور ہر چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے کا علم رکھتا
ہوگا وہ کیونکر خدا سے ڈریگا اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اوسکے بندون
مین سے عالم لوگ اسواسطے کہ جس سببسے ڈرتے ہین اوس سے اور اوسکا علم اور صفتین اور افعال جاننا ڈرنے مین شرط ہے تو جسکو علم زیادہ ہوتا ہے
اوسکو خوف زیادہ ہوتا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اَعْلَمُكُمْ وَاَخْشَاكُمْ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ
تحقیق کہ اللہ غالب ہے بدلا لینے مین اوس سے جو خدا سے نہ ڈرے غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہے ڈرنے والون کو اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ
بیشک جو لوگ پڑھتے ہین یا متابعت کرتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ کتاب الٰہی کی کہ قرآن ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی
اونھون نے نماز اوسکے آداب و شرائط کے ساتھ وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا اونھون نے مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوس چیز مین سے جو روزی
دی ہے ہمنے اونکو سِرًّا چھپا کر اس خوف سے کہ ریا نہ ملجائے وَّعَلَانِیَةً اور ظاہر اس طمع پر کہ اس سبب سے اورون کو صدقہ دینے کی رغبت ہو
یا چھپانا مسنون صدقون مین ہوتا ہے اور ظاہر کرنا اونمین جو فرض ہین یَّرْجُوْنَ وہ لوگ امید رکھتے ہین ان کامون کے سبب سے تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ ۝ سوداگری کی جو نہ ہلاک ہو اور نہ بگڑے اور اوسمین نقصان پہونچے ہی نہین بلکہ بازار قیامت کے دن اونکے اعمال کی
متاع خوب رواج پائے اِن عملون پر جو اونھون نے کیے ہین لِیُوَفِّیَهُمْ تاکہ پورا کرے اللہ یعنی تمام و کمال اونھین پہونچا دے
اُجُوْرَهُمْ اجر اونکے کامون کے وَیَزِیْدَهُمْ اور بڑھائے اونکی نیکیان مِّنْ فَضْلِهٖ ط اپنے فضل سے یعنی اونکا اجر بڑھائے اور اونکو
شفاعت کا مرتبہ عطا فرمائے اور لباب مین ہے کہ اونکی شفاعت اون لوگون کے باب مین قبول کرے جنپر دوزخ کی آگ واجب ہوچکی ہے
اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالیٰ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہے گناہگارون کو اجر دینے والا ہے شکرگزارون کو وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ
اور جو کچھ وحی کیا ہے ہمنے اِلَیْكَ تیری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے هُوَ الْحَقُّ وہ صحیح اور درست ہے مُصَدِّقًا موافق
لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ط اوس چیز کے جو اوس سے پہلے تھی کتابون مین سے یعنی اگلی آسمانی کتابون کے مطابق ہے اور اونکے عقائد

اور اصول احکام مین اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ بِعِبَادِہٖ اپنے بندون کے ساتھ لَخَبِیْرٌ البتہ خبر رکھنے والا ہی اونکے دل کی باتین جانتا ہی
بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہی اونکے ظاہری کام دیکھتا ہی اور بندون کے حالات اوسپر پوشیدہ نہین ہین کہ قرآن کی تصدیق کرتے ہین یا تکذیب
پھر فرمایا کہ ہمنے اگلی کتابین تو اگلی امتون پر بھیجین ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر میراث دیا ہمنے الْكِتٰبَ قرآن یعنی تاخیر کی ہمنے اوسکو
نازل کرنے مین تاکہ عطا کرین ہم الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا اون لوگون کو جنھین برگزیدہ کیا ہی ہمنے مِنْ عِبَادِنَا اپنے
بندون مین سے یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا کو حق تعالی نے میراث فرمایا اسواسطے کہ میراث
وہ مال ہوتا ہی جو بے محنت اور بے مانگے ہاتھ آئے اسی طرح یہ بڑا عطیہ یعنی قرآن بے مومنون کی جستجو کے محض عنایت ربانی سے اونکو پہونچا ہی
یا جسطرح بیگانہ میراث مین داخل نہین اسی طرح دشمن بھی قرآن سے بے نصیب ہین یا میراث کے حصون مین تفاوت ہی جیسے اٹھوان حصہ
چھٹا حصہ چوتھائی ایک تہائی نصف دو تہائیان اور کوئی میراث پوری لے لیتا ہی تو اسی طرح اہل قرآن کے حصے بھی متفاوت ہین ہر ایک
اپنے استحقاق اور استعداد کے موافق قرآن کے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہی مصرع زین بزم یکے جرعہ طلب کرد و یکے جام فَمِنْهُمْ پس بعضے
بندون مین سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ظالم ہین اپنے نفس پر قرآن کے موافق عمل کرنے مین کمی کرکے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعض
اونمین سے میانہ رو ہین لاکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہین وَمِنْهُمْ اور ایک گروہ اونمین سے سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ پیشی لیجانے والے
ہین نیکیون مین کہ ہمیشہ قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہین بِاِذْنِ اللّٰهِ خدا کے اذن سے اور اوسکے حکم اور توفیق سے ذٰلِكَ وارث
کردینا اور برگزیدہ کرلینا هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ وہی فضل بڑا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ ہم مین سے سابق یعنی پیشی لیجانے والا سب پر پیشی لیگیا ہی اور ہمارے مقتصد یعنی میانہ رو نے نجات
پائی اور ہم مین جو ظالم ہی وہ بخشا ہوا ہی تفسیر ثعلبی مین ہی کہ حضرت پیغمبر نے ان تینون گروہون کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ سابق وہ لوگ ہین
جو بیحساب بہشت مین جائینگے اور مقتصد وہ جنکا حساب آسانی سے ہوجائیگا اور ظالم وہ جو ایک مدت تک موقف حساب مین رہینگے
اور حق تعالی اپنی رحمت واسعہ سے اونکے حال کی تلافی کریگا ذو النون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ ہمارے سابق اہل جہاد ہین اور ہمارے
مقتصد وہ ہین جو گھر ہین ہین جہاد مین نہ جائین مگر جماعت نماز مین حاضر ہون اور ہمارے ظالم وہ ہین جو میدانون مین رہتے ہین نہ جہاد کو
کمر باندھتے ہین نہ جماعت کی دولت پاتے ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ سابق وہ ہی جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مقتصد
وہ ہی جو ہجرت کے بعد مکہ معظمہ فتح ہونے کے قبل ایمان لایا اور ظالم وہ ہی جو فتح مکہ کے بعد اسلام مین داخل ہوا اصحاب تفسیر و تذکیر اور ارباب
تحقیق و تدقیق نے ان تینون گروہون کے باب مین بہت کچھ کہا ہی تبرکاً چند باتین یہان بیان کیجاتی ہین اوس ترتیب پر جو قرآن مین
مذکور ہی یعنی پہلے ظالم درمیان مین مقتصد اخیر مین سابق سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ وہ جاہل ہین اور علم حاصل
کرنے والے اور عالم اور بعضون نے کہا ہی کہ طالب دنیا ہین اور سائل عقبیٰ اور متوجہ مولی یا صاحب کبیرہ اور مرتکب صغیرہ اور جرم سے مبرا
یا گناہ پر مصر اور تائب توبہ شکن اور تائب ثابت قدم یہ پر اول سے آخر تک یا جسکی معاش معاد پر غالب ہو اور وہ جو دونون سے متعلق ہو
اور وہ جسکی معاد معاش پر غالب ہو یا عبادت کرنے والا عادت کے طور پر اور عبادت کرنے والا خوف اور طمع سے اور عبادت

کرنے والا ہے فی اللہ یا بے صبری کرنے والا بلا پر اور صبر کرنے والا بلا پر اور لذت پانے والا بلا سے یا حرام کھانے والا اور مائل بمال مشتبہ
اور حلال کھانے والا یا ذکر سے غافل اور ذکر میں مشغول اور مذکور کی طرف متوجہ یا گناہگار اور تائب اور متقی یا غافل اور طالب اور واجد
یعنی پانے والا یا وہ جسکی برائیاں نیکیوں پر زیادہ ہوں اور وہ جسکی برائیاں اور نیکیاں برابر ہوں اور وہ جسکی نیکیاں برائیوں پر
زیادہ ہوں یا وہ جسکا ظاہر باطن سے بہتر ہو اور وہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو اور وہ جسکا باطن ظاہر سے بہتر ہو یا وہ جو دوسرے سے
لے اور دے نہیں اور وہ جو لے بھی اور دے بھی اور وہ جو دے اور لے نہیں یا وہ جو اپنی روزی سے زیادہ ڈھونڈھے اور وہ جو ضرورت کی قدر
روزی ڈھونڈھے اور وہ جو بالکل ڈھونڈھے ہی نہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ اہل سخاوت اور اہل جود اور اہل ایثار ہیں یا طالب
نجات و طالب درجات اور طالب مناجات ہیں حقائق سلمی میں ہے کہ دیکھنے والا آپ سے اپنی طرف اور دیکھنے والا آپ سے آخرت کی جانب اور دیکھنے والا
حق سے حق کو صاحب فتوحات نے فرمایا ہے کہ ظالم وہ ہے جو ہمیشہ خواب غفلت میں رہے اور مقتصد وہ ہے کہ کبھی خواب غفلت سے چونکے بھی
اور سابق وہ ہے جو ہمیشہ بیدار رہے لطائف میں کہا ہے کہ ظالم وہ ہے جو نعمت سے منعم کی طرف نہ پھرے اور مقتصد وہ ہے جو منعم سے نعمت کی طرف
پھرے اور سابق وہ ہے جو منعم سے منعم کی طرف نہ پھرے یعنی منعم کے مشاہدے میں رہے اور اوس سے التفات نہ حاصل کرے بیت نصیبم
ہر دو جہان مسکینند بر ما عرض ¤ دل ز میانہ تمنا ندارد الا دوست ¤ حق تعالی نے اگلی امتوں میں سے کسی امت کو یہ نوازش نہیں
فرمائی اور یہ بزرگی عطا نہیں کی برگزیدگی کا نشان سب کے صفحہ حال پر کر دیا اور ظالم سے ابتدا کی تا کہ شرمندہ نہوں اور رحمت سے غایت
امیدوار رہیں بیت نباید از من آلودہ طاعت خالص ¤ ولے برحمت و فضلت امیدواری ہست ¤ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ظالم
کی تقدیم فضل کی وجہ سے ہے اور اوسکی تاخیر عدل کی راہ سے ہے اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور سابق کی تاخیر
اس جہت سے ہے تا کہ ثواب سے قریب ہو جائے اور ثواب دخول جنت ہے یا اس جہت سے کہ اپنے عمل پر اعتماد نہ کرے اور طاعت پر خود
پسند نہو جائے اسواسطے کہ خودپسندی وہ آگ ہے کہ جب جلائی جائے تو عبادت کے ہزار کھلیان اوس سے جل جاتے ہیں نظم ای پسر
عجب آتشے عجب سنت ¤ گرم سازِ تنور بولہبست ¤ ہر کجا شعلہ از و افروخت ¤ ہر چہ از علم و زہد بود بسوخت ¤ جَنّٰتُ عَدْنٍ
باغ اقامت کے يَدْخُلُونَهَا داخل ہونگے اون میں تینوں گروہ يُحَلَّوْنَ زیور پہنائے جائینگے فِيهَا اون باغوں میں
مِنْ أَسَاوِرَ کنگن بعض مِنْ ذَهَبٍ خالص سونے کے وَلُؤْلُؤًا اور بعض موتی کے عین المعانی میں ہے
کہ سونے کے کنگن اور موتی عرب کے بادشاہوں کا زیور تھا اور وہ اس زیور کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے جسطرح بادشاہان
عجم کے واسطے تاج مخصوص ہے وَلِبَاسُهُمْ اور لباس اوس گروہ کے لوگوں کا فِيهَا حَرِيرٌ ۝ بہشت میں ریشمی ہوگا
دنیا کے ریشمی کپڑوں کا سا نہیں یعنی نہ اوس میں تاگا ہوگا نہ وہ کسی کا بنا ہوا ہوگا وَقَالُوا اور کہینگے یہ گروہ جب دوزخ کے گڑھے
سے رہائی پا کر باغ جنت میں داخل ہونگے کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ سب حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے الَّذِي أَذْهَبَ
وہ خدا جو لے گیا عَنَّا الْحَزَنَ ہم سے رنج دوزخ کا یا جو خوف طاعت رد ہونے سے ہم رکھتے تھے طاعت قبول فرما کر وہ
ہم سے دفع کر دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے دنیا کے رنج و غم مراد ہیں جیسے موت کا ڈر یا شیطان کا وسوسہ یا بھوک

پیاس کا ضرر یا بادشاہ کا خوف یا لوگون کے حسد او بغض کرنے کا دغدغہ اِنَّ رَبَّنَا بیشک ہمارا رب لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا
گناہگارون کا ہے شَكُوْرٌ جزا دینے والا شکرگذارون کو الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا وہ خدا جو اوتاریگا ہمکو دَارَ الْمُقَامَةِ قیام
کرنے کے گھر مین کہ وہ جنت ہی اور اوس سے اور جگہ پھر جانا نہوگا مِنْ فَضْلِهٖ وہان اوتاریگا اپنے فضل و کرم سے ہمارے عمل کے
سبب سے نہین لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نہ پہونچیگا ہمکو اوس اقامت کے مقام مین نَصَبٌ کچھ رنج طلب معیشت کی جہت سے اور سبب
مشقتین جو دنیا مین تھین وَلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا اور نہ پہونچیگی ہمکو اوس جگہ لُغُوْبٌ ماندگی اور رنج اسواسطے کہ جنت مین کچھ
کلفت اور محنت نہین ہے بلکہ عیش اور حضور اور فرحت اور سرور ہی ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اونکے واسطے ہے آگ دوزخ کی لَا يُقْضٰى نہ حکم کیا جائیگا عَلَيْهِمْ اونپر مرنے کا جیسے وہ دوزخ مین ہینگے
فَيَمُوْتُوْا کہ وہ مر جائین اور عذاب سے چھوٹین وَلَا يُخَفَّفُ اور نہ تخفیف کیا جائیگا عَنْهُمْ اونسے مِّنْ عَذَابِهَا کچھ
عذاب دوزخ مین سے بلکہ جب آگ کے شعلے کم ہو جائینگے تو اوسکو زیادہ جلائین اور بھڑکائینگے كَذٰلِكَ اسی جزا کی طرح نَجْزِيْ
جزا دیتے ہین ہم كُلَّ كَفُوْرٍ ہر ناشکرے کو جو کفر اور ناشکری مین نہایت کو پہونچا ہو وَهُمْ اور وے یعنی کافر يَصْطَرِخُوْنَ
فریاد چاہتے ہونگے فِيْهَا دوزخ مین اور کہتے ہونگے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَخْرِجْنَا ہمکو نکال اور دنیا مین بھیج نَعْمَلْ
صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے غَيْرَ الَّذِيْ سوا اوسکے کہ كُنَّا نَعْمَلُ تھے ہم عمل کرتے اسواسطے کہ اب عذاب ہمنے آنکھون سے
دیکھ لیا اور جان لیا کہ دنیا مین ہمارے کام اچھے نہ تھے حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ کیا ہمنے زندگی نہین دی
تھی تمکو اور عمر عطا نہین کی تھی اوسقدر کہ نصیحت پکڑے فِيْهِ اوس عمر مین مَنْ تَذَكَّرَ جو چاہے کہ نصیحت پکڑے اسسے وہ عمر مراد ہے
جسمین مکلف فکر کرنے اور نصیحت پکڑنے کے ساتھ متمکن ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ عمر بیس اور ساٹھ برس کے درمیان مین ہے اور زاد المسیر مین ہے
کہ ستر برس تک زمانہ نصیحت پکڑنے کا ہے اوسکے بعد بوڑھاپے کا زمانہ ہے مقصود کلام یہ ہے کہ ہمنے تمکو عمر عطا فرمائی اسواسطے کہ تم نصیحت
قبول کرو اور متنبہ ہو جاؤ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اور آیا تمہارے پاس ڈرانے والا یعنی پیغمبر جو تمکو نصیحت کرتا تھا یا کتاب یا عقل
یا قرابت والون اور پڑوسیون کی موت كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ ڈرانے والے سے بوڑھاپا مراد ہے اسواسطے کہ بوڑھاپے کا
زمانہ شعلۂ حیات کو بجھانے والا ہے اور آئینۂ ذات پر زنگ چڑھانے والا ہے مثنوی نوبت پیری چو زند کوس درد ❊ دل شود از خوشدلی
و عیش فرد ❊ در تن و اندام چو آید شکست ❊ لرزہ کند پائے ز سستی چو دست ❊ موے سفید از اجل آرد پیام ❊ پشت خم از مرگ رساند سلام
دولت اگر دولت جمشیدی ست ❊ موے سفید آیت نومیدی ست ❊ موضح مین ہے کہ جب دوزخی استغاثہ کرینگے اور غل مچائینگے اور
کہینگے کہ یا اللہ ہمین پھر دنیا مین بھیج تاکہ نیک کام کرین تو جب سے دنیا پیدا ہوئی اور جب تک ختم ہوئی اتنے زمانہ تک فریاد کیا کرینگے حق تعالیٰ
استفسار فرمائیگا کہ مین نے تمکو دنیا مین زندگی دی تھی وہ جواب دینگے کہ ہان ہمنے زندگی بھی پائی تھی ڈرانے والے کو بھی دیکھا تھا حق تعالیٰ فرمائیگا
کہ فَذُوْقُوْا پھر چکھو عذاب دوزخ کا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ پس نہین ہے ظالمون کے واسطے یعنی مشرکون کے لیے مِنْ نَّصِيْرٍ کوئی
یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب اوٹھالے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جاننے والا ہے پوشیدہ کا جو آسمانون

اور سینوں میں ہے تو کافروں کا حال اوس پر پوشیدہ نہو گا اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بیشک وہ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اوس چیز کو جو چھپی ہے سینوں میں هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ وہ ہے جسنے کر دیا تمکو خَلٰٓئِفَ خلیفہ فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی تمکو اگلوں کی جگہ پر صاحب مکان بنایا اور زمین میں تصرف کرنے کی کنجیاں تمہارے قبضہ اقتدار میں چھوڑدیں اور یہ بڑی نعمت ہے فَمَنْ كَفَرَ پھر جو کوئی ناشکری کرے اس نعمت کی یا نعمت دینے والے پر ایمان نہ لائے فَعَلَيْهِ تو اوس پر ہے كُفْرُهٗ جزا اوسکے کفر کی وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہیں زیادہ کرتا ہے کافروں کو كُفْرُهُمْ ایمان لانا اونکا عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس اِلَّا مَقْتًا مگر سخت دشمنی یعنی اونکے کفر کا نتیجہ نہیں ہے مگر بغض بانی کہ سبب غضب جاودانی وہی ہوسکیگا وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور زیادہ نہ کریگا کافروں کو كُفْرُهُمْ کفر اور شرک اونکا اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان آخرت میں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا تمنے شُرَكَآءَكُمُ اپنے شریکوں کو الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اونکو جنہیں تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اَرُوْنِيْ دکھاؤ اور خبر دو مجھکو ان شریکوں نے مَاذَا خَلَقُوْا کیا چیز پیدا کی مِنَ الْاَرْضِ زمین میں سے اور اوسمیں جو کچھ اوسکے اوپر اور اوسکے اندر ہے اَمْ لَهُمْ کیا ہے اونکے واسطے شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ شرکت آسمانوں کے پیدا کرنے میں اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ کیا دی ہمنے اونکو كِتٰبًا کوئی کتاب جو بات کہنے والی کہ ہمنے اونکو شریک ٹھہرایا ہے فَهُمْ پس وہ عَلٰى بَيِّنَتٍ کھلی ہوئی دلیلوں پر ہیں مِّنْهُ اوس کتاب کی بیّنت پے کو پڑھا ہے اوسکی سوا قرأت بیّنہ بصیغۂ مفرد اور بیّنت کی پے کو زیر پڑھا ہے بَلْ ایسا نہیں ہے بلکہ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ وعدہ نہیں کرتے ہیں مشرک بَعْضُهُمْ بعضے اونکے سردار اور اشراف میں بَعْضًا بعض کو یعنی رذیل و تابع لوگ میں بتوں کی شفاعت کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب ... اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ تھامتا اور رکھتا ہے آسمانوں اور زمین کو اَنْ تَزُوْلَا ... اسلئے کہ تمکو بتائے کہ ان میں نگاہ رکھنے والا اور رہا ہے لکھا ہے کہ جب یہود اور نصارا نے عزیر اور حضرت عیسی علیہما السلام کو خدا کے بیٹے ہونے کے ساتھ نسبت کیا تو قریب تھا کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں حق تعالی نے فرمایا میں اپنی قدرت سے انکو نگاہ رکھتا ہوں تاکہ زوال نہ پائیں یعنی اپنی جگہ سے ہٹ نجائیں وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زائل ہوجائیں اِنْ اَمْسَكَهُمَا تو نہیں ہے نگاہ رکھنے والا اونکو مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنْۢ بَعْدِهٖ بعد اوسکے یعنی زائل ہونے کے بعد کہ جگہہ پر لائے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے حَلِيْمًا بردبار کہ یہود اور نصارا پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا غَفُوْرًا بخشنے والا اوسے جو اس بات سے رجوع کرکے اوسکی وحدانیت پر ایمان لائے اور جانے کہ لم یلد و لم یولد اوسکی صفت ہے نظم خداوند یکہ معبود ست و واحد نہ گوید کس مولود ست و والد نہ کسے کو را نباشد کفو و مانند نہ بد و نسبت نشاید کرد فرزند رؤسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تو آپس میں کہتے تھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصارا پر کیسے وہ گروہ ہیں کہ اپنے پیغمبر کی تکذیب کرتے ہیں خدا کی قسم کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم اونسے زیادہ راہ پائے ہوئے ہوتے اور اوسکی تصدیق میں بڑی جلدی کرتے حق تعالی نے خبر دی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اونھوں نے اللہ کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسموں کی لَئِنْ جَآءَهُمْ اگر آئے اونکے پاس نَذِيْرٌ کوئی پیغمبر ڈرانے والا لَّيَكُوْنُنَّ تو البتہ ہونگے اَهْدٰى زیادہ راہ پائے ہوئے مِنْ

إِحْدَى الْأُمَمِ کسی ایک سے اگلی امتون کے جیسے یہود و نصارا وغیرہ فَلَمَّا جَاءَهُمْ پھر جب آیا اونکے پاس نَذِيرٌ ڈرانے والا یعنی حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مَّا زَادَهُمْ نہ زیادہ کیا اوس ڈرانے کے آنے نے اونکو إِلَّا نُفُورًا مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا
اسْتِكْبَارًا اور نہ بڑھایا اونہین مگر حکم الہی سے تکبر اور سرکشی فِي الْأَرْضِ زمین مین وَمَكْرَ السَّيِّئِ اور یہ کہ مکر کیا
اونھون نے برا مکر یعنی اوس نذیر کو ہلاک کرنے کے لیے حیلے اور بہانے سوچے وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ اور نہین پھرتا
مکر برا مگر برائی کرنے والے کی طرف یعنی ہر مکر کرنے والے کا مکر احاطہ کرتا ہے اور اوسکے اطراف و جوانب پھیلتا ہے اور جو کچھ کسی دوسرے کے باب مین وہ سوچتا
ہے وہی اپنے بارہ مین مشاہدہ کرتا ہے اس باب مین ابن یامین کا قطعہ ہے قطعہ در باب من ز روے حسد یکے ناشناس ٭ دو مہار زندو کوزہ
تہ و بنا فتد ٭ ز اعمال نفسہم ہمیشگی بسن رسید ٭ وا ایشان جزاے فعل بد خویش یافتند ٭ فَهَلْ يَنظُرُونَ پھر کیا انتظار کرتے ہین
تکذیب کرنے والے اور مکار یعنی انتظار نہین کرتے اور امید نہین رکھتے إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ مگر عادت الہی کی جو اگلون مین جاری
تھی کہ وہ اہل تکذیب پر عذاب اور مکارون پر عقوبت ہے فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ پس نہ پاؤگے اے ہمارے حبیب عادت الہی کے واسطے
تَبْدِيلًا کچھ تبدیل یعنی عذاب کو ثواب سے کوئی نہین بدل سکتا وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ اور نہ پاؤگے عادت الہی کے واسطے
تَحْوِيلًا ○ پھرنا یعنی تکذیب کرنے والون اور مکارون سے دوسرے کی طرف کوئی نہین پھیر سکتا أَوَلَمْ يَسِيرُوا کیا سیر نہین کرتے
اہل مکہ فِي الْأَرْضِ زمین مین فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ تا کہ دیکھین شام اور یمن کی راہ مین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ انجام اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ اور تھے وہ سخت تر مکہ
والون سے قُوَّةً قوت کی رو سے اور باوجود اسکے اونھون نے عذاب سے رہائی نہ پائی اور ہر قوم کی ہلاکت کے آثار اونکے شہر و دیار مین باقی ہین
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ اور نہین ہے اللہ کہ عاجز کرے اوسکو مِن شَيْءٍ کوئی چیز فِي السَّمَاوَاتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْأَرْضِ
اور نہ زمین مین تو وہ جو چاہے کرے کوئی اوسکے حکم پر پیشی نہین کرتا إِنَّهُ كَانَ بیشک وہی عَلِيمًا جانتا سب چیزون کا احوال
قَدِيرًا قادر اونمین تصرف کرنے پر وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ اور اگر پکڑتا خدا النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا لوگون کو جزا پر اوس چیز کے
جو اونھون نے کمائی کی شرک اور معصیت مَا تَرَكَ تو نہ چھوڑتا عَلَىٰ ظَهْرِهَا زمین کی پشت پر مِن دَابَّةٍ کسی جنبش
کرنے والے کو آدمیون مین سے یا جن اور انس مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ سب حیوانات مراد ہین کہ بنی آدم کے گناہون کی
شامت سے ہلاک ہوتے ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین کہ مشرکون کے کفر کی نحوست سے سب جانور بھی ہلاک ہوے
مگر وہ جانور جو کشتی مین تھے تو اسوقت بھی اگر انکو گناہگارون کے گناہ کے وبال مین پکڑین تو سب نیست نابود ہو جائین وَلَٰكِن
يُؤَخِّرُهُمْ مگر پیچھے رکھتا ہے اونکو إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے ہوئے تک کہ اونکے ہلاک ہونے کا زمانہ ہے فَإِذَا جَاءَ
أَجَلُهُمْ پھر جب آئیگا وقت اونکے ہلاک ہونے کا فَإِنَّ اللَّهَ تو بیشک اللہ كَانَ بِعِبَادِهِ ہے اپنے بندون کو بَصِيرًا ○
دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ ہلاک ہونے کا مستحق کون ہے اور نجات پانے کے قابل کون اور ہر ایک کو اوسکے حال کے موافق جزا دیگا نظم
آنرا بہ لواے رضا بنوازد ٭ وین را بنوائر غضب بگدازد ٭ کس را بقضاے قدرتش کارے نیست ٭ آنست صلاح خلق کو بسازد ٭

ثلث و ثمانون اٰیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	سورۃ یٰس مکیۃ و هی
تراسی آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ یٰس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اوسمین

یٰسٓ ۝ تیسیر مین ہے کہ حروف مقطعہ مین سے ہر ایک حرف ایک بھید ہے خزانۂ غیب کے بھیدون مین سے کہ حق تعالیٰ نے اپنے
حبیب علیہ السلام کو اوسپر اطلاع دی ہے اونکے جبرئیل علیہ السلام اوسپر نازل ہوئے اور خدا اور رسول کے سوا کوئی اوس بھید سے واقف
نہین لیکن بعضے علما نے یٰس کی تفسیر مین کہا کہ قرآن کا نام ہے اور حقائق سلمی مین ہے کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ سورت کا نام ہے اور یہ حدیث کہ ان اللہ قرأ طٰہٰ و یٰس قبل ان خلق السموات والارض بالفی عام اس قول کی تائید کرتی ہے اور تفسیر
ماوردی مین ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات نام قرآن مین مذکور ہوئے ہین اونمین سے ایک یٰس ہے اور وہ جو اہل بیت کو
آل یٰس کہتے ہین اسکی تائید کرتا ہے مصرع سلام اللہ علیکم یا آل یٰسینا ۔ امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ یے اشارہ ہے یوم میثاق کی طرف
اور سین عبارت ہے اوسکے سر سے ای شوق والے دوستو بحر الحقائق مین ہے کہ یٰس کے معنی یہ ہین کہ قسم ہے یمن نبوت حبیب کی اور اونکے سر
طہر کی اور بعضے اس بات پر ہین کہ یٰس کے معنی یا انسان ہین [illegible] لغت مین یٰس اصل مین یا انیسین تھا کثرت ندا کی جہت سے
اوسمین اختصار کر دیا ہے جسطرح ایمن اللہ مین من اللہ کہتے ہین اور حقیقت یہ ہے کہ کلام عرب مین کلمہ کو ایک حرف سے تبدیل کر دیتے ہین
جیسے قد قلت لہا قفی فقالت لی قاف یعنی وقفت تو پایا ہے کہ حرف ہے کلمہ کی طرف اشارہ ہوا اور جو قول کہ گذرا اوسکے موافق انسان
کی طرف اشارہ ہے اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اسواسطے کہ کمال انسانیت کی صفت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ثابت ہے اور شاید کہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہے کہ انا سید ولد
آدم ہے ان حرفون کی تفسیر ہو اور جاننا چاہیے کہ حرفون مین سین کو سوہیت اعتدالیہ ہے کہ اوسکے زبر و بینات مین توافق اور تساوی ہے اور کسی
حرف کا یہ حال نہین تو لاجرم حضرت ختمیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اسواسطے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید مین
خواہ احکام شرع مین آپکے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے نظم تراست مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال ٭ کہ در خصائص توحید اعدلی ز ہمہ ٭
تمکن ست ترا در مقام جمع الجمع ٭ بدین فضیلت مخصوص افضلی ز ہمہ ٭ اور کلمات سابقہ کے فحوے سے قلب القرآن یٰس کی خوشبو سونگھ سکتے ہین
فرد خدایت لشکرے دادہ ز قرآن ٭ پس انگہ قلب آن لشکر ز یٰس ٭ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی روایت سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکل شیء قلب و قلب القرآن یٰس اور جو کوئی سورہ
یٰس پڑھے یا لکھے وہ قرآن کے بارہ پارون کا ثواب پاتا ہے اور اس سورت کو متمم کہتے ہین یعنی اپنے پڑھنے والے پر دونون جہان کی
نیکی تمام کر دیتی ہے اور دافعہ کہتے ہین کہ اوس سے سب برائیان دفع کرتی ہے اور قاضیہ کہتے ہین کہ پڑھنے والے کی سب حاجتین روا
کرتی ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ ای محمد تم رسول ہو خدا نہین ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یٰس ای سید وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝
قسم ہے قرآن محکم یا حق حکم کرنے والے کی یا قرآن صاحب حکمت کی اِنَّکَ بیشک اور بے شبہہ تم لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

رسولون مین سے جنھین خدا نے خلق کی طرف بھیجا ہی اور جو تھے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ پر کہ توحید ہی یا تم بھیجے گئے ہو
طریقۂ استقامت کے ساتھ کہ وہ راہ مقصود کو پہونچا دینے والی ہی تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ بھیجا قرآن کو بھیجنا خدا نے قوی نے اپنے ملک مین اور
بکر نے تنزیل کے لام کو پیش پڑھا ہی یعنی قرآن اوتارا ہوا ہی خدا نے غالب الرَّحِيْمِ ○ مہربان کا خلق پر اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تم رسولون مین سے ہو لِتُنْذِرَ تاکہ تم ڈراؤ عذاب الٰہی سے قَوْمًا اوس گروہ کو کہ مَّآ اُنْذِرَ نہین ڈرائے گئے ہین اٰبَآؤُهُمْ
اونکے باپ قریب زمانہ کے زمانہ فترت سے دوری اور دیری کے سبب سے یا ڈراؤ اونکو اوس چیز سے کہ ڈرائے گئے اونکے باپ دادا زمانہ دور کے
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد مین فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ پھر وہ غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ بیشک حق ہوا قول عذاب کا
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ اکثر کافرون پر یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ کا کلمہ حق ہوا اونپر فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ تو وہ نہین
ایمان لاتے اس سے وہ کافر مراد ہین جنکو خدا ازل مین جانتا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے یا شرک پر قتل ہونگے جیسے ابوجہل اور اوسکے مثل اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک کیے ہمنے فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اونکی گردنون مین طوق فَهِيَ پھر وہ طوق لپٹ گئے اِلَى الْاَذْقَانِ اونکی ٹھوڑیون کی طرف
اور چھوڑتے ہی نہین کہ سر ہلائین فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ پس وہ سر اوٹھائے ہوئے ہین اور آنکھین بند کیے گئے یہ تمثیل مشرکون کی ہی اوس
گروہ کے ساتھ جو گردن مین طوق ڈالے ہون لکھا ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ پیغمبر صاحب کو نماز مین دیکھے تو آپکا سر توڑے ایکدن دیکھا کہ آنحضرت
نماز پڑھتے ہین پتھر اوٹھایا اور آپکے پاس آیا جب پتھر مارنے کو ہاتھ اوٹھایا تو وہ ہاتھ اوسکی گردن مین لپٹ گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین جمکر گردن مین لگ گیا
آیت نازل ہوئی کہ ہمنے اونکو باز رکھا جسطرح طوق اور ہتکڑی پہنے ہوے آدمی کامون سے باز رکھے جاتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم
بنی مخزوم نے ابوجہل کا ہاتھ اوسکی گردن سے بمشکل تمام چھوڑایا اور ایک مخزومی بولا کہ مین جاتا ہون اور اسی پتھر سے محمد کو قتل کرتا ہون جب
آپکے قریب آیا تو اندھا ہوگیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا اور کردی ہمنے مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اونکے منھ کے سامنے
سَدًّا دیوار اور آڑ وَّمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سَدًّا آڑ اور روک فَاَغْشَيْنٰهُمْ پھر چھپا دین ہمنے اونکی آنکھین
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ پھر وہ نہین دیکھتے محققون نے کہا ہی کہ سامنے کی آڑ امید بڑی کرنا ہی اور پیچھے کی آڑ گذرے ہوے گناہون سے
غفلت ہی اور جسکو ایسی دو آڑین گھیرے ہون تو دلائل قدرت مین نظر کرنے سے اوسکی آنکھ ڈھپی ہوگی اور ایسے لوگ فلاح اور ہدایت کی
راہ نہین دیکھتے وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اور برابر ہی اونپر ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ ڈراؤ تم ای ہمارے حبیب اونکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
یا نہ ڈراؤ تم اونکو لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے اسواسطے کہ علم قدیم اور تقدیر ازلی خدائے حکیم کی کفر پر اونکے قتل اور
موت کا حکم لگا چکی ہی اِنَّمَا تُنْذِرُ نہین ڈراتے اور نہین آگاہ کرتے ہو تم ای ہمارے حبیب ایسا ڈرانا کہ مفید ہو مگر مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ اوسکو جو پیروی کرتا ہی قرآن کی اور اوسکی نصیحتین قبول کرنے کو سنتا ہی وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ اور ڈرتا ہی خدا سے
بِالْغَيْبِ پوشیدگی مین یعنی چھپا ہوا اوس سے ڈرتا ہی خلق کی نظر مین نہین یا خدا سے اوس خبر مین ڈرتا ہی جو اوس سے غائب ہی
یعنی امور آخرت مین فَبَشِّرْهُ پھر خوشخبری دو اوس ڈرنے والے کو بِمَغْفِرَةٍ پچھلے گناہ بخشنے کی وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○
اور بڑے اجر کی آیندہ زمانہ مین یعنی بہشت کی لکھا ہی کہ بنو سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہین اگر مسجد کے قریب

ہم گھر لین تو کیسا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْیِ الْمَوْتٰی زندہ کرتے ہین مردون کو قبرون سے اوٹھا کر یا مردہ دلونکو
ہدایت فرما کر وَنَكْتُبُ اور لکھتے ہین ہم مَا قَدَّمُوْا جو کچھ اونھون نے پہلے سے بھیج رکھا ہی نیک یا بد کام وَاٰثَارَهُمْ
اور ہم لکھتے ہین اونکے پانون یعنی اونکے پانون کے نشان کہ چلکر مسجدین جاتے ہین مراد یہ ہی کہ اونکی خطائین مٹا دینگے اور ہر قدم پر عنایت کا
نشان اونکے صحیفۂ اعمال پر کھینچا جائیگا وَكُلَّ شَيْءٍ اور سب چیزین اَحْصَيْنٰهُ ہمنے نگاہ رکھی ہین یا ہمنے بیان کی ہین فِيْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ اوس نوشتہ مین جو ہویدا ہی کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ پر یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنو سلمہ تم اپنے گھرون مین رہو اسواسطے کہ تمھارے قدمون کے نشان کا ثواب لوح محفوظ مین لکھتے ہین صحیحین مین ہی کہ
نمازیون مین سب سے زیادہ بزرگ وہ آدمی ہی کہ مسجد مین جسکے آنے کی راہ بہت دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ آثار عام ہی اس بات سے
کہ نیک ہون جیسے وہ علم جو لوگون کو سکھائین یا وہ وقف جو نیک مقامون پر کرتے ہین یا جاری رہنے والا صدقہ جیسے پل سرا یا مسجد یا آثار بد ہون
جیسے باطل امرون کو شائع کرنا اور ظلم کی جڑ مضبوط کرنا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین سب آثار لکھتا ہون اور وقت پر ہر امر کے مناسب جزا
دونگا **نظم** از مکافات عمل غافل مشو ؛ گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ اینچنین گفت ست پیر معنوی ؛ کای برادر آنچہ کاری بدروی ؛
وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کر واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ مثل اہل دیہہ انطاکیہ
کی اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ جب آئے اوس گانون مین بھیجے ہوئے لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اوٹھ جانے سے
قبل شمعون الصفا کے ساتھ دو حواریون کو انطاکیہ کی طرف بھیجا شمعون الصفا حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکے خلیفہ
ہوئے تھے اور وہ دو حواری جو اونکے ساتھ انطاکیہ کو گئے تھے اونکے نام یحییٰ اور تومان ہین یا یاروس ماروس اور ثعلبی نے کہا ہی کہ صادق
اور صدوق اور حضرت عیسیٰ نے اونکو اسواسطے انطاکیہ کی طرف بھیجا تھا کہ خلق کو خدا کی طرف بلائین یہ جب شہر کے قریب پہونچے تو
ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریان چراتا ہی اوسے سلام کیا اوسنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو یہ بولے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہین
خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم بلاتے ہین وہ بوڑھا آدمی بولا کہ اپنا دعوی سچے ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو اونھون نے
جواب دیا کہ ہان ہم بیمارون کو اچھا کر دیتے ہین سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالت صحت پر پھیر لاتے ہین بڈھا بولا کہ برسون گذر گئے
میرا بیٹا بیمار ہی اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہین اگر تم اوسکے درد کی دوا کر دو تو مین تمھارے خدا پر ایمان لاؤن اونھون نے اوس بیمار کے
سرھانے آکر دعا کی بیمار نے صحت کامل پائی **بیت** قدم نہادی و بر ہر دو دیدہ جا کردی ؛ بیک نفس دل بیمار را دوا کردی ؛ بس وہ
بڈھا ایمان لایا وہی حبیب نجار ہی کہ اوسے صاحب یٰس کہتے ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چھ سو برس
قبل آپ پر ایمان لایا تھا ایمان مین سبقت لیجانے والون مین سے ایک وہ بھی ہی غرضکہ حضرت عیسیٰ کے ان دونون بھیجے ہوئے
آدمیون کی خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ شہر کہ عالم مین اوسکا نام انطیخس
رومی لکھا ہی بت پوجتا تھا اوسنے ان دونون شخصون کی خبر پائی اور انکی دعوت کے مضمون کی بھی خبر پائی کہ یہ خدائے واحد کی طرف
بندون کو بلاتے ہین اور بت پرستی سے منع فرماتے ہین بس انکو قیدخانہ مین بھیجدیا اور شمعون انکے پیچھے آئے اور بادشاہ کے

خواص سے دوستی اور آشنائی شروع کی اور علم وحکمت کی وجہ سے بادشاہ کے مقرب ہوگئے تو حق تعالیٰ نے اس قصہ سے خبر دی کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ یاد کر جب بھیجا ہمنے اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ انطاکیہ کے لوگون کی طرف دو پیغمبر یعنی عیسیٰ اور شمعون نے ہمارے حکم سے دو حواری بھیجے فَكَذَّبُوْهُمَا تو تکذیب کی اون گانوٗن والون نے اون دونون کی اور اونکو قید خانہ مین بھیجدیا فَعَزَّزْنَا پھر قوت دی ہمنے اونکو اور بکر نے عَزَزْنَا بے تشدید پڑھا ہے یعنی غالب کردیا ہمنے اونکو بِثَالِثٍ تیسرے بھیجے ہوے کے سبب سے کہ قول اصح پر وہ شمعون الصفا ہین اور بعضون نے کہا ہے شمعان یا سلوم یا یونس ہین فَقَالُوْٓا تو کہا اون بھیجے ہوؤن نے اہل انطاکیہ سے کہ اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے یا اونکے خلیفہ کے پاس سے قَالُوْا کہا اوس شہر کے لوگون نے کہ مَآ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا مثل ہمارے اکثر صفات بشریہ مین پھر تمکو رسالت کے ساتھ کیون خاص کیا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ اور نہین بھیجی اللہ تعالیٰ نے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز وحی اور رسالت مین سے اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا تَكْذِبُوْنَ مگر جھوٹ بولتے ہو دعوی رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا کہا اون بھیجے ہوؤن نے کہ ہمارا رب يَعْلَمُ جانتا ہے کہ اِنَّآ بیشک ہم اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین وَمَا عَلَیْنَآ اور نہین ہے ہمپر اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ مگر پہونچادینا کھلا ہوا اور ہم اپنا کام کرچکے اور ہمنے پیغام پہونچادیا اگر تم ہماری دعوت نہ قبول کروگے اور ہمارا دین نہ اختیار کروگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ وہ بولے کہ ہمنے بدفالی لی تمہارے آنے کے سبب سے تم اس شہر مین آئے ہو مینھ نہین برسا اور ہماری سب کھیتیان خشک ہوگئین لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا اگر باز نہ آؤگے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرْجُمَنَّكُمْ ضرور پتھرون سے مار ڈالینگے ہم تمکو وَلَیَمَسَّنَّكُمْ اور البتہ پہونچیگا تمکو مِّنَّا ہم سے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دکھ دینے والا قَالُوْا طَآئِرُكُمْ کہا پیغام پہونچانے والون نے کہ فال بد تمہاری مَّعَكُمْ تمہارے ساتھ ہے یعنی تمہارے فاسد عقیدون اور باطل عملون کی شامت ہے اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ کیا تم نصیحت کیے جاتے ہو تو فال بد لیتے ہو اور مار ڈالنے پر دھمکاتے ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ گروہ ہو ڈھیٹ [illegible] اور حد سے گذرے ہوے لکھا ہے کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین آئے اور حق تعالیٰ کو سجدہ کیا جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بت کو پوجتے ہین بادشاہ اونپر بڑا اعتماد کرنے لگا اور اونکے مشورہ کے کسی مہم پر قدم نہ مارتا ایک دن شمعون نے پوچھا کہ بادشاہ سلامت مین نے سنا ہے کہ آپنے دو مسافر غریب قید کیے ہین اونکو قید کرنے کی کیا علت ہے بادشاہ بولا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ تمہارے بتون کے سوا اور خدا ہے شمعون نے تعجب کی رو سے کہا کہ حکم کیجیے ذرا اونھین حاضر تو کرین کہ وہ تو عجیب بات کہتے ہین بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون حاضر کیے گئے جب اونھون نے شمعون کو دیکھا تو اپنے دل مین خوش ہوے اور دلیر ہوگئے شمعون نے اونسے پوچھا کہ تم کسکی عبادت کرتے ہو وہ بولے کہ ہم اوسکی عبادت کرتے ہین جسنے زمین آسمان پیدا کیا شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہے وہ بولے کہ اندھے کو آنکھون والا کر دیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے التماس کی اور کئی اندھے حاضر کیے گئے شمعون نے اون دونون سے کہا کہ بھلا اپنے خدا سے کہو تو کہ ان اندھون کو آنکھون والا کر دے اونھون نے دعا کی بس فوراً پلک مارتے ہی اون اندھون کی آنکھین کھل گئین شمعون بولے کہ بادشاہ سلامت ہم بھی اپنے خداؤن سے درخواست کرین کہ وہ بھی یہی کام کر دکھائین بادشاہ نے

چپکے سے کہا کہ شمعون تم نہیں جانتے کہ یہ خدا ان کے دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہیں شمعون نے دوبارہ کہا کہ اے جوانو تمہارا خدا
اور کیا کر سکتا ہے وہ دونون غریب بولے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا یہ کام کرتا ہے تو ہم سب اوسپر ایمان لاتے ہیں تو ایک
بادشاہ کو جسے مرے ہوئے مدت گذر گئی تھی یا سات دن کے کسی مردہ کو اونھون نے دعا کر کے زندہ کر دیا پس بادشاہ تمام قوم سمیت
اوسی وقت ایمان لایا اور کچھ لوگون نے مومنون کو ایذا رسانی اور قتل کا قصد کیا حبیب نجار کو خبر ہوئی وہ اپنی جگہ سے اوسطرف متوجہ
ہوا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ اور آیا دور کنارہ شہر سے یعنی اوس شہر سے ہٹ دور جگہ سے
رَجُلٌ ایک مرد يَّسْعٰى دوڑتا ہوا اون بھیجے ہوون کو جتانے کے واسطے اور پہونچتے ہی قَالَ يٰقَوْمِ بولا کہ اے میری قوم اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پیروی کرو بھیجے ہوون کی اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔـلُكُمْ پیروی کرو اون لوگون کی جو نہیں مانگتے تمسے اَجْرًا
کچھ بدلا پیغام پہونچانے پر وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں خیر کے ساتھ دونون جہان میں
وَمَا لِيَ اور کیا ہے ہمکو کہ سچائی کی رو سے لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ نہیں عبادت کرتے اوسکی جسنے ہمکو پیدا کیا اور معدوم سے
موجود کر دیا وَاِلَيْهِ اور اوسکے حکم اور جزا کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے قیامت کے دن اپنی طرف پیدا کرنے کی اضافت
شکر ظاہر کرنا ہے اور پھر زندہ ہو کر اوٹھنے کی اضافت کافرون کے ساتھ زجر اور تہدید میں مبالغہ ہے ءَاَتَّخِذُ کیا ٹھہراتا ہون میں
مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اٰلِهَةً بہت سے خدا یعنی بت اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ اگر چاہے خدا مجکو بِضُرٍّ ضرر کے ساتھ یعنی اگر چاہے
کہ کچھ ضرر مجکو پہونچائے تو لَّا تُغْنِ عَنِّيْ کفایت نہیں کرتی مجسے شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا شفاعت بتون کی کچھ بھی اوس ضرر میں سے
یعنی بت مجسے بلا کو دفع نہیں کرتے وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اور نہ رہائی دیتے ہیں مجکو اور نہ خلاص کرتے ہیں پس اگر میں اوسے پوجون جو
نہ نفع پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے نہ ضرر سے بچانے کی اور جو نفع پہونچانے اور ضرر سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اوس سے ہاتھ اوٹھاؤن تو
اِنِّيْٓ اِذًا بیشک میں اوس وقت ہون لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی میں جب کافرون نے حبیب نجار سے یہ بات سنی تو
اونھیں قتل کرنے کا قصد کیا تو وہ پیغمبر کی طرف متوجہ ہو کر بولے کہ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بیشک میں ایمان لایا بِرَبِّكُمْ تمہارے رب پر
فَاسْمَعُوْنِ ۝ تو تم سنو میرا ایمان تا کہ کل قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی دو اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم کی طرف مخاطب ہو کر
یہ بات کہی اور قوم کے لوگ اونھیں پتھر مارنے لگے یہانتک کہ وہ مر گئے اور بازار انطاکیہ میں اونکی قبر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ لوگون نے اونھیں مار ڈالا
اور حق تعالی نے پھر زندہ کر کے بہشت میں داخل فرمایا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی اس بات پر ہیں کہ لوگون نے جب اونھیں قتل کرنے کا ارادہ کیا
تو حق تعالی نے کرامت اور بزرگی کی وجہ سے اونھیں بہشت میں پہونچا دیا قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ کہا گیا کہ داخل ہو جنت میں جب
وہ بہشت میں گئے تو قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وہ بولے کہ کاشکے میری قوم کے لوگ جانتے بِمَا غَفَرَ لِيْ وہ چیز جسکے
سبب سے بخشدیا مجکو رَبِّيْ میرے رب نے وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اور کر دیا مجکو اون لوگون میں سے جو نوازے گئے ہیں بزرگی کے ساتھ
اور ایک قول یہ ہے کہ وہ بھیجے ہوئے پیغام پہونچانے والے اور بادشاہ اور مومن سب قتل ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ سب تو سلامت
بچ گئے فقط حبیب نجار قتل ہوئے یا آسمان پر چلے گئے وَمَآ اَنْزَلْنَا اور نہیں بھیجا ہمنے عَلٰي قَوْمِهٖ حبیب کی قوم پر

مِنْ بَعْدِهٖ اونکے قتل ہونے یا اوٹھ جانے کے بعد مِنْ جُنْدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَمَا كُنَّا اور نتھے ہم مُنْزِلِيْنَ ○
اوتارنے والے لشکر کسی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے یعنی کافر ایسے ذلیل و خوار اور بیقدر ہین کہ اونھین ہلاک کرنے کے واسطے آسمانی لشکر
نہ چاہیے آور جنگ بدر اور حنین کے دن آسمان سے فرشتے جو اوترے یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اسلیے
کہ کافرون کا لشکر کسی حساب مین ہو اِنْ كَانَتْ نہ تھا اہل انطاکیہ پر عذاب اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ کہ جبرئیل
علیہ السلام نے اونکے شہر کے دونون بازار گھیر کر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمْ تو ہین وہ خٰمِدُوْنَ ○ مرے پڑے تھے یعنی جبرئیل علیہ السلام
کی ایک ہی چیخ سے سب مرگئے جیسے ایک ہی بار آگ بجھ جاتی ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ای افسوس کافر بندون پر کہ مَا يَاْتِيْهِمْ
مِّنْ رَّسُوْلٍ نہین آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے
اَلَمْ يَرَوْا کیا اونھون نے نہین دیکھا اور نہین جانا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونکے پہلے مِّنَ الْقُرُوْنِ
زمانون والون مین سے اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ نہین دیکھا اونھون نے یہ کہ جو اگلے زمانہ مین ہلاک ہوے وہ اونکی طرف لَا يَرْجِعُوْنَ ○
نہین پھرتے یعنی دنیا مین پھر نہین آتے وَاِنْ كُلٌّ اور نہین ہین وہ سب لَّمَّا جَمِيْعٌ جبکہ ہم جمع ہون لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○
ہمارے پاس حاضر کیے گئے قیامت کے دن جزا کے واسطے یعنی اون اگلے کافرون مین سے جنکو ہمنے ہلاک کیا یا یہ مخالف پیچھے رہے ہوے
سب میدان حشر مین ہمارے حضور حاضر ہونگے اور اپنے افعال اور اقوال کے موافق جزا اور سزا پائینگے یعنی بڑے عذاب مین مبتلا ہونگے
اور محرومی کے قید خانہ مین ہمیشہ کے واسطے قید ہونگے بیت ز نعمت جنان ہمہ محروم جاودان ۞ محزون و مستمند ہمہ محبوس و مبتلا
وَاٰيَةٌ اور ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک نشانی لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ کافرون کے واسطے زمین مری ہوئی ہے
یعنی خشک بے گھاس کہ ہمنے مینھ کے سبب سے اَحْيَيْنٰهَا زندہ کردیا ہمنے اوسکو وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہمنے اوس سے حَبًّا
دانہ کاٹ لینے کے قابل اس سے اناج مراد ہے فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ○ تو اوس دانہ مین سے کھاتے ہین وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور پیدا
کردیے ہمنے زمین مین جَنّٰتٍ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ خرمون کے اقسام وَّاَعْنَابٍ اور انگورون کے انواع مین سے وَّفَجَّرْنَا اور جاری
کردیے ہمنے فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ○ زمین مین چشمون مین سے لِيَاْكُلُوْا تاکہ کھائین وہ مِنْ ثَمَرِهٖ میوے مین سے جو کہ
ذکر ہوا وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اور نہین کیا اونکے ہاتھون نے یعنی اون میوون مین سے کھاتے ہین جنہین اونکے
ہاتھون نے کچھ کام ہی نہین کیا بلکہ محض قدرت سے پیدا کیے گئے ہین اور بعضے نے عملوہ پڑھا ہے اور ما موصولہ کہا ہے یعنی جاری کیا ہمنے
باغون مین جو کچھ کیا ہے اونکے ہاتھون نے تبرۂ انگور وغیرہ کے مثل اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ○ کیا پھر شکر نہین کرتے ان نعمتون کے
مقابلہ مین اور منعم کی پرستش نہین کرتے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ اہل اشارت کی زبان پر اس آیت کے معنی یہ ہین کہ زمین
دل کو ہمنے زندہ کردیا عنایت کے مینھ سے اور پیدا کیا ہمنے اوس سے طاعت کا دانہ کہ روحین اوس سے غذا پاتی ہین اور پیدا
کردیے ہمنے باغ ذکرون کے خرمون اور شوقون کے انگورون کے اور حکمت کے چشمے اوسمین ہمنے جاری کردیے کہ مکاشفون
اور مشاہدون کے پھلون سے فائدہ لیتے ہین اور جو کام کہ اونھون نے کیے ہین خیر اور صدقے اوسکے نتیجون سے بہرہ مند

تے ہین کیا شکرگذاری نہین کرتے یعنی شکر کرنا چاہیے اس ظاہری اور باطنی نعمت پر تاکہ اوسکی زیادتی کا سبب ہو کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ
لَاَزِيْدَنَّكُمْ قطعہ گر شکر کنی زیادہ گردد نعمت • ور دل ببرد غدۂ بیش و کمت • بیس و دلبسر منزل مقصود رسی • از نہج شکر گر نہ لغزد
قدمت • سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا پاک ہے وہ جسنے قدرت کاملہ سے پیدا کین سب قسمین اور نوعین مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے جو اوگاتی ہے زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین سے یعنی
بشر مرد اور عورت وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور اوس چیز مین سے جو نہین جانتے ہین اقسام خلائق مین سے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ
الَّيْلُ ۚ اور دوسری نشانی اونکے واسطے ہماری قدرت پر رات ہے کہ حکمت کی رو سے نَسْلَخُ کھینچتے ہین اور دور کرتے ہین ہم مِنْهُ
النَّهَارَ اوس سے دن کی روشنی کو فَاِذَا هُمْ پھر اوسوقت وہ مُّظْلِمُوْنَ ۝ آنے والے ہین تاریکی مین وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ
اور نشانی آفتاب ہے کہ چلتا ہے لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ اوس قرارگاہ کی طرف جو اوسکے واسطے ہے صحیح مسلم مین ہے کہ آفتاب کی قرارگاہ عرش کے
نیچے ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ قرارگاہ سے مراد حد معین ہے کہ آفتاب کا دورا اوسپر تمام ہو ذٰلِكَ وہ اوسکا قرارگاہ کی طرف جانا تَقْدِيْرُ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ اندازہ ہے خدا کا جو غالب ہے اپنی قدرت کے سبب سے ہر مقدور پر جاننے والا ہے ہر معلوم کو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
اور چاند کو مقرر کر دیا ہمنے یعنی اوسکی سیر مَنَازِلَ منزلون مین کہ اٹھائیس ہین بارہ برجون مین اسواسطے کہ ہر برج کا حصہ دو منزلین
اور ایک تہائی ہوتی ہے اور ہر روز ایک منزل کے قریب قطع کرتا ہے اور منازل اجتماعیہ مین اوسکا نور بڑھتا ہے اور منازل استقبالیہ مین گھٹتا ہے
اور جھکنے اور کمان ہونے کی طرف میل کرتا ہے حَتّٰى عَادَ اوسوقت تک کہ ہوتا ہے آخر منزل مین باریکی اور زردی اور کجی کے سبب سے
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ مانند اوس لکڑی کے جو یکسالہ شاخ خرما کی ہو خشک اور ٹیڑھی ہلال کی شکل لَا الشَّمْسُ نہ آفتاب
يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ چاہیے اوسکو اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ یہ کہ پا جائے چاند کو اپنے جلدی سیر کرنے مین اسواسطے کہ چاند سب برجون کو
ایک مہینے مین قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک برس مین تو آفتاب اگر جلد سیر کرنے مین چاند کے مثل ہو جائے تو سال کی چارون
فصلین اپنی وضع سے بگڑ جائین اور اوگنے والی چیزین پیدا ہونے اور حیوانات کی زندگی مین خلل پڑے وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ
اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہے دن کے کہ دن کی روشنی پر غالب ہو جائے اور ہر وقت رات ہی رہے بلکہ رات دن کے پیچھے ہے
بعضون نے کہا ہے کہ دن رات سے اونکی دونون نشانیان یعنی ماہتاب اور آفتاب مراد ہین مطلب یہ ہے کہ اگر آفتاب جلدی کی راہ سے
ماہتاب کو نہین پاتا ہے تو ماہتاب بھی روشنی مین آفتاب پر بڑھ نہین جاتا ہے وَكُلٌّ اور سب ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ آسمان مین تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اور نشانی اونکے واسطے اَنَّا حَمَلْنَا
یہ ہے کہ اوٹھایا ہمنے ذُرِّيَّتَهُمْ اونکے باپون کو یعنی بٹھلا لیا ہمنے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی مین جو بھری ہوئی
تھی آدمیون اور سب حیوانون سے یعنی کشتی نوح مین اور بعضون نے کہا ہے کہ ذریت سے اولاد مراد ہے کہ اوسے تجارت کو بھیجتے
ہین یا عورتین اور بچے مراد ہین کہ اونکو سفر مین لیجاتے ہین یعنی چونکہ اونکے بچون کو خشکی مین سفر کرنے کی قوت نہین تو اونکے
واسطے ہمنے کشتی مقرر کر دی وَخَلَقْنَا لَهُمْ اور پیدا کیا ہمنے لوگون کے واسطے مِّنْ مِّثْلِهٖ اوسکے مثل

۵۶

مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ وہ چیز جسپر سواری کرتے ہین جیسے ڈونگی ٹپیلا اور مثل اونکے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونٹ مراد ہین کہ وہ میدانون کی کشتی ہی وَاِنْ نَّشَاْ اور اگر ہم چاہین تو نُغْرِقْهُمْ ڈبودین اہل کشتی کو فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ تو کوئی فریادرس نہین اونکا جو اونھین ڈوبنے سے بچالے وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اور نہ وہ چھوڑائے جائینگے موت سے اِلَّا رَحْمَةً مگر یہ کہ رحمت کرین ہم مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے وَمَتَاعًا اور فائدہ دین ہم اونکو فائدہ دینا اِلٰى حِيْنٍ ۝ اوس زمانہ تک کہ اونکی اجل پہونچے وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا ہی لَهُمُ اتَّقُوْا کافرون کو کہ ڈرو مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ اوس عذاب سے جو تمسے پہلے تکذیب کرنے والے گروہون کو پہونچا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اوس عذاب سے جو تمھارے پیچھے ہی یعنی آخرت مین اور مراد یہ ہی کہ ایمان لاؤ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید رحم کیے جاؤ تو وہ انکار کرکے لڑائی جھگڑا بڑھاتے ہین وَمَا تَاْتِيْهِمْ اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی نشانیون مین سے یعنی قرآن یا وحدت کی دلیلون مین سے اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہین عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ اوس سے منھ پھیرنے والے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہی اونسے کہ درویشون اور محتاجون پر اَنْفِقُوْا خرچ کرو مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہی تمکو اللہ نے تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی کفار عرب لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی کافر لوگ استہزا کے طور پر ایمان والون سے کہتے ہین کہ کیا کھانا دینگے ہم یعنی نہ دینگے مَنْ لَّوْ يَشَاءُ اللّٰهُ اوسے کہ اگر چاہتا خدا تو اَطْعَمَهٗٓ کھانا دیتا اوسکو یعنی تمھارے زعم مین خدا خلق کو رزق پہونچانے پر قادر ہی تو چاہیے کہ اونکو کھانا دیتا جب اوسی نے نہ دیا تو ہم بھی نہین دیتے اور کہا کافرون نے مومنون کو کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اے مومنو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ مگر کھلی ہوئی گمراہی مین کہ ہمکو مشیت الٰہی کے خلاف کرنے کا حکم کرتے ہو اور اونکی یہ بات خطا اور غلط تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بعضے لوگون کو مالدار کیا ہی اور بعضون کو فقیر اور امتحان کے واسطے حکم فرمایا کہ مالدار مال مین سے جو خدا نے مقرر کیا ہی محتاجون کو بہرہ مند کرین تو مشیت کو بہانہ کرنا اور خرچ کرنے کے باب مین جو خدا نے حکم فرمایا اوسے چھوڑ دینا محض خطا اور نرا ظلم و جفا ہی نظم درویش را خدا بتوانگر حوالہ کرد ✦ تا کار او بساز د و فارغ کند دلش ✦ از روے بخل گر نشود ملتفت بدو ✦ فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش ✦ وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰى کہان ہی هٰذَا الْوَعْدُ وہ وعدہ کیا ہوا تمھارا یعنی قیامت قائم ہونا اور دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے کا وقت اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے مَا يَنْظُرُوْنَ وہ انتظار نہین کرتے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ مگر ایک آواز سخت کا کہ لیلے اونکو یعنی نفخۂ صاعقہ کہ نفخۂ فزع کے بعد ہی اونکو لیلیگا وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ حالانکہ وہ اوسوقت سودے اور معاملہ مین لڑائی جھگڑے کے ساتھ مشغول ہونگے اور دنیا کے کام بنا رہے ہونگے کہ حضرت اسرافیل یکبار صور پھونکینگے اور تمام خلق وہین مرجائیگی مگر جسے اللہ بچالے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تو نہ سکینگے تَوْصِيَةً وصیت کرنا اون لوگون کو جو اونکے پاس حاضر ہون وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ اور نہ اپنے اون لوگون کی طرف جو غیر حاضر ہون يَرْجِعُوْنَ ۝ پھرینگے یعنی بازار سے گھر جانے کی مجال نہ پائینگے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور چالیس برس کے بعد پھونکینگے صور دوبارہ فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے باہر نکلکر اِلٰى رَبِّهِمْ اپنے رب کی طرف

يَنْسِلُوْنَ ۝ دوڑینگے اور یہ چالیس برس کافرون پر عذاب نہوگا جب اوٹھائے جاینگے تو قَالُوْا يٰوَيْلَنَا کہینگے کہ ای واے
ہمکو مَنْۢ بَعَثَنَا کسنے اوٹھایا ہمین مِنْ مَّرْقَدِنَا سے ہماری قبرون سے تو فرشتے جواب دینگے کہ هٰذَا یہ ہی مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے بعث و نشر کا اور تم کہتے تھے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور سچ کہا تھا
پیغمبرون نے قبرون سے اوٹھنے اور جزا پانے کے باب مین اور تمنے اونکا کہا باور نہ کیا اِنْ كَانَتْ نہ ہوگا یہ واقعہ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً مگر ایک نعرہ کہ وہ نفخۂ اخیر ہی یعنی ایک ہی نفخہ کے ساتھ زندہ ہو جائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوس وقت وہ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ ۝ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہونگے فَالْيَوْمَ تو اوسدن کہ جزا کا دن ہی لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ نہ ظلم کیا جائیگا کوئی
جی شَيْئًا کچھ بھی اپنے کامون کی جزا مین یعنی نہ تو اونکے ثواب مین سے گھٹائینگے نہ عذاب مین بڑھائینگے جسقدر جزا پانے کے مستحق
ہین اوسی قدر پائینگے وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤگے اے اہل محشر اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مگر اوس چیز کی کہ تھے
تم کرتے بھلا اور برا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بیشک جنتی لوگ الْيَوْمَ اوسدن فِيْ شُغُلٍ کام مین ہونگے فٰكِهُوْنَ ۝
شادان اور نازان میوے کھاتے اور مزے اوڑاتے اور وہ کام کنواریون کے پاس جانا ہی یا سماع یا آپس کی ملاقات یا خدا کے مہمان
ہونا یا نعمت حاصل کرنے مین مشغول ہونگے اور دوزخیون کے امور اور عذابون مین تامل کرنے سے فارغ ہونگے یا خدا اونہین
ایسے شغل مین مشغول فرمائیگا کہ جو لوگ دوزخ مین ہونگے اونہین یہ بھول جائینگے اسواسطے کہ اونہین یاد کرنے سے عیش مین خلل پڑے
بحر الحقائق مین ہی کہ اصحاب جنت سے طالبان بہشت مراد ہین کہ اونکو جنت کی نعمتین ہی مقصود تھین حق تعالی اونکو نعمتین حاصل کرنے
مین مشغول کریگا اور یہ حال اگرچہ دوزخیون کی نسبت بڑی نعمت ہی مگر طالبان حق کی نسبت نہایت کم دکھائی دیتا ہی اور اس جگہ سے
اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ کا بھید مل سکتا ہی کہتے ہین کہ یہ آیت شبلی قدس سرہ کے سامنے پڑھی تو اونھون نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے اور
جب ہوش مین آئے تو بولے کہ بیچارے اگر جانین کہ کس سے غافل ہو کر کس چیز مین مشغول ہین تو ابھی ہلاکت مین پڑین کشف الاسرار مین
شیخ الاسلام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ بہشت کی نعمت مین مشغول ہونا تمام مومنون کا حصہ ہی لیکن مقربان حضرت سلطان
شہود اور ملاحظۂ نور وجود سے ایک لحظہ نعمت بہشت کی طرف نہ مشغول ہونگے نظم روزیکہ مرا وصل تو در چنگ آید از حال
بہشتیان مرا ننگ آید ٭ ور بے تو بصحراے بہشتم خوانند ٭ صحراے بہشت بر دلم تنگ آید ٭ هُمْ وہ یعنی اصحاب جنت وَاَزْوَاجُهُمْ
اور اونکی عورتین جو دنیا مین تھین یا حورین فِيْ ظِلٰلٍ سایون مین عالیشان مکانون کے یعنی ایسے مقام پر جو حرارت آفتاب سے دور ہوگا
عَلَى الْاَرَآئِكِ آراستہ تختون پر مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ تکیہ لگائے ہونگے اور تخت پر تکیہ لگانا تنعم کی دلیل ہی لَهُمْ فِيْهَا اونکے
واسطے ہین بہشت مین فَاكِهَةٌ میوے پھلون کے اقسام سے وَّلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ جو کچھ چاہین اور آرزو
کرینگے احقاف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ کھانے پینے کی چیزون مین سے جنتی جو کچھ خیال کریگا بے اسکے کہ زبان پر لائے
اوسے اپنے سامنے حاضر دیکھیگا اور اونکے واسطے ہوگا سَلٰمٌ تحفۂ سلام قَوْلًا خطاب بے واسطہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝
پروردگار مہربان سے معالم مین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت

اپنی نعمت مین ڈوبے ہونگے کہ ناگاہ ایک نور اوپر ظاہر ہوگا جب وہ سر اوٹھائینگے تو حضرت رب العزت فرمائیگا کہ سلامٌ علیکم طبتم فادخلوہا خالدین
یا اہل الجنۃ ؎ بیت سلام دوست شنیدن سعادت ست وسلامت ؎ بوصل یار رسیدن فضیلت ست وکرامت ؎ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اور جدا ہو جاؤ آج أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○ ای مشرکو موحدون سے اور ای منافقو مخلصون سے اسواسطے کہ تمکو دشمنون کے قید خانے مین
ہنکاتے ہین اور اونھین دوستون کے باغ مین بلاتے ہین أَلَمْ أَعْهَدْ کیا عہد نہین کیا مین نے إِلَيْكُمْ تمہارے ساتھ اور
نہین حکم کیا تھا مین نے تمکو يَا بَنِي آدَمَ ای فرزندان آدم أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ یہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی
بتون کو شیطان کے کہنے سے إِنَّهُ لَكُمْ بیشک وہ تمہارا عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ دشمن ہی کھلا ہوا اور تمہارے باپ آدم کے ساتھ
اوسکی دشمنی سب پر ظاہر ہی وَأَنِ اعْبُدُونِي اور نہین عہد کیا تھا مین نے کہ میری ہی عبادت کرو کہ مین تمہارا دوست
خیر خواہ ہون هَٰذَا یہ میری عبادت صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ راہ ہی سیدھی جنت کی وَلَقَدْ اور بیشک اور بیشبہہ أَضَلَّ
گمراہ کر دیا شیطان نے مِنْكُمْ تم مین سے جِبِلًّا ای آدمیو كَثِيرًا بہتیری خلق کو تمسے پہلے أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ○
کیا نہین ہو تم کہ سمجھو اور اپنے کو اوسکے ہاتھ اور پھندے سے چھوڑاؤ اور اوسکے فریب مین نہ آؤ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ یہ دوزخ ہی الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○ وہ دوزخ کہ وعدہ دیے گئے تھے تم اوسکا دنیا مین اصْلَوْهَا الْيَوْمَ پہونچو اوسمین آج بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ بسبب اسکے کہ چھپاتے تھے تم حق اور انبیا کی تصدیق نہ کرتے تھے الْيَوْمَ نَخْتِمُ آج مہر کر دینگے ہم
عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ اونکے مونہون پر جبکہ انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہمنے رسولون کی تکذیب نہین کی اور شیطان کو ہمنے نہین جانا
وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ اور باتین کرینگے ہمسے اونکے ہاتھ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ اور گواہی دینگے اونکے پانون بِمَا كَانُوا اوس
چیز کی جو کچھ تھی دنیا مین يَكْسِبُونَ ○ کمائی کرتے کشف الاسرار مین فرمایا ہی کہ جسطرح دشمنون کے ہاتھ پانون اونکے برے کامونکی
گواہی دینگے اوسی طرح دوستون کے ہاتھ پانون اونکی طاعت اور عبادت پر گواہی دینگے جیسا کہ آثار مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی بندہ مومن سے
خطاب کریگا کہ کیا لایا ہی تو وہ بندہ مومن شرمائیگا کہ اپنی عبادات اور طاعات اور خیرات شمار مین لائے پس حق تعالی اونکے اعضا سے باتین
کروائیگا اور ہر ایک عضو اپنے اعمال کہینگے یہانتک کہ اونگلیان تسبیحون کی گواہی دینگی جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ فانہم مسئولات مستنطقات
وَلَوْ نَشَاءُ اور اگر چاہین ہم دنیا مین تو لَطَمَسْنَا البتہ ناپید کر دین ہم یعنی مٹا دینے کا نشان ہم کر دین عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ
اونکی آنکھون پر فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ تو بڑھ جائین وہ راہ جسپے چلنے کے وہ عادی ہین فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ○ پھر کیونکر دیکھین اوسے
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ اور اگر چاہین ہم تو البتہ مسخ کر دین ہم اونکو اور اونکی صورتین ہم بدل دین بندرون اور سورون کی صورتون سے
عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ اونکی جگہون پر تاکہ سب وہین ٹھنڈے ہو جائین فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکین اور قادر ہون مُضِيًّا چلنے
آگے وَلَا يَرْجِعُونَ ○ ع اور نہ پھرین اور نہ پھر سکین پیچھے کہ پہلی صورت پر پھر آجائین وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ
اور جسکو ہم عمر بڑی دیتے ہین اوسے پھیر دیتے ہین اوسکی پیدائش مین یعنی قوت کو ضعف سے اور جسم کی باڑھ کو کمی سے اور دانائی کو نادانی سے
ہم بدل دیتے ہین أَفَلَا يَعْقِلُونَ ○ کیا پھر وہ نہین سمجھتے کہ جو کوئی صورت بنانے اور بدل دینے پر قادر ہی وہ مٹا دینے اور مسخ کرنے پر

ع ۱۷

بھی قادر ہوگا بیت نزد قدرت کارہا دشوار نیست ؛ کار او را حاجتے در کار نیست ؛ لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد عربی شاعر ہین
تو حق تعالیٰ اونکی بات رد فرماتا ہی کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہین سکھایا ہمنے محمد کو شعر وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اور نہ چاہیے
اونکو شعر کہنا اسواسطے کہ اگر آپ شعر کہتے تو قوم کے دلون مین شبہہ آتا کہ آپکو قرآن شریف نظم اور فصیح کرنے کی قدرت اوس قوت اور
تیزی کے سبب سے ہی جو آپ شاعری مین رکھتے ہین تو حق تعالیٰ نے آپکو شعر نہین سکھایا تا کہ یہ شبہہ نہ پیدا ہو اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کوئی بیت تمثیل کے طور پر ادا فرماتے تو آپکی زبان مبارک پر اسطرح جاری ہوتی کہ وزن سے گر جاتی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے فرمایا مصرع
کفی الاسلام والشیب للمرء ناھیا ؛ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کہنے والے نے تو یون کہا ہی کہ
کفی الشیب والاسلام للمرء ناھیا ؛ پھر حضرت نے اوسی طرح پڑھا جسطرح پہلی بار پڑھا تھا بس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی
کہ اشھد انک لرسول اللہ وما علمک الشعر وما ینبغی لک اور آپکی زبان مبارک سے جو کلمات موزون نکلے ہین جیسے انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب سب بے تکلف اور بے قصد کے تھے اِنْ هُوَ نہین ہی وہ جو ہمنے اونکو سکھایا اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت اور ارشاد وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۝ اور کتاب کھلی ہوئی معانی اور حقائق مین یا جو احکام اور حدود ہمنے بھیجے اونھین ظاہر کرنے والی لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا تا کہ ڈرائے اور فائدہ دے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو جو زندہ دل ہو یعنی عقل اور فہم والا اسواسطے کہ غافل اور جاہل مردہ
مثل ہی یا اوسے جو اللہ کے علم مین مومن ہی اسواسطے کہ حیات ابدی اور بقاے سرمدی ایمان کے سبب سے ہی اور مومن کے ساتھ ڈرانے کی
تخصیص اس جہت سے ہی کہ وہ ڈرانے سے فائدہ اوٹھاتا ہی وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور واجب ہوتا ہی عذاب کا کلمہ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
کافرون پر جو قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے وہ کہ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے
اونکے لیے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اوس چیزین سے جو کیا اور بنایا ہمنے بے واسطہ اور بے شرکت اور بے وکالت یعنی ہم
یکتا تھے اوسے پیدا کرنے مین لوگون کے درمیان یہ مثل ہی کہ جو کام کوئی تنہا کرتا ہی تو کہتا ہی کہ مینے یہ کام اپنے ہاتھ سے بنایا ہی یعنی کسی دوسرے نے
یہ کام بنانے مین میری مدد نہین کی یہان بھی فرماتا ہی کہ ہمنے پیدا کیے اونکے واسطے اپنی خودی سے بے مشارکت کسی غیر کے اَنْعَامًا چارپائے
جیسے اونٹ گائے بکری فَهُمْ لَهَا تو وہ لوگ اوسکے مٰلِكُوْنَ ۝ مالک ہین اور اوسے تصرف مین لانے والے وَذَلَّلْنٰهَا اور دھیر کیے
ہمنے اور تابع کر دیے چارپائے لَهُمْ اونکے واسطے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ تو بعضے اونمین سے اونکی سواریان ہین کہ اونپر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ
وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے بعضون کو کھاتے ہین جیسے بکری وَلَهُمْ فِيْهَا اور اونکے واسطے ہین اون چارپاؤن مین
مَنَافِعُ فائدے روئین اور بالون اور کھال سے وَمَشَارِبُ اور پینے کی چیزین دودھ سے اور اور فائدے بھی ہین اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝
کیا پھر وہ شکر نہین کرتے خدا کی نعمت کا کہ اوسنے چارپائے پیدا کیے اور تمھارے تابع کر دیے اور چارپاؤن سے بڑے فائدے اونکو پہونچائے وَ
اتَّخَذُوْا اور ٹھہرائے مشرکون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اوس خدا کے جو عبادت کے لائق ہی اٰلِهَةً بہت سے خدا لَّعَلَّهُمْ تا کہ شاید وہ
يُنْصَرُوْنَ ۝ نصرت کیے جائین اونکی مدد سے حالانکہ وہ بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین کر سکتے نَصْرَهُمْ اونکی مدد اسواسطے کہ اونکو
کچھ شعور اور قدرت نہین وَهُمْ اور بت پرست لَهُمْ بتون کے واسطے جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ لشکر ہین حاضر کیے ہوئے

آج کہ اونکے نگاہبان ہین بلکل قیامت کو اونکے لشکر ہین کہ اونکے ساتھ دوزخ مین حاضر ہونگے فَلَا یَحۡزُنۡكَ تو چاہیے کہ نہ رنجیدہ کرے تمکو ای ہمارے حبیب قَوۡلُهُمۡ اونکی بات جو حق تعالی کی طرف نسبت کرتے ہین کہ معاذ اللہ وہ صاحب اولاد ہی اور اوسکے شریک ہین یا تمھاری رسالت کے باب مین طعن کرتے ہین اور شاعر اور ساحر بناتے ہین اِنَّا نَعۡلَمُ بیشک ہم جانتے ہین مَا يُسِرُّوۡنَ جو کچھ وہ چھپاتے ہین بغض اور عداوت وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین کفر کے کلمات اور ہم ان باتون پر اونکو جزا دینگے بیت آشکار و نہان ہرچہ کردی وگفتی ؛ جزا دہند بدانائے آشکار و نہان ؛ لکھا ہی کہ عاص بن وائل یا ابو جہل اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ابی بن خلف نے تھوڑی سی پورانی ہڈیان پیسکر ہاتھ مین ملین اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور قریش کے بعضے سردار موجود تھے پس کہنے بولا کہ وہ کون ہی جو ان متفرق اجزا اور ایک کٹے ملے اعضا کو جمع کرکے دوبارہ زندہ کرے پس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خالق اکبر انکو قیامت کے دن اوٹھا کھڑا کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکے دوزخ مین لیجائیگا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا آدمی نے یعنی ابی بن خلف نے کہ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ یقینی پیدا کیا ہمنے اوسکو مِنۡ نُّطۡفَةٍ منی سے اور اوسے تھکا بنا کر درجہ درجہ ترقی دی یہانتک کہ ماں کے پیٹ مین لڑکا بنکر پیدا ہوا اور بچپنے سے بزرگی کو پہونچا اور باتین کرنے والا اور دلیر ہوا فَاِذَا هُوَ تو اوسوقت وہ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ۝ جھگڑالو ہی کھلا ہوا جھگڑے کے مقام پر آکر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور اوسنے بنائی میرے واسطے ایک مثل یعنی ایک عجیب امر لایا ہڈی پیسی ہاتھ پر ملی خاک کی ہوا مین اوڑادی وَّنَسِيَ خَلۡقَهٗ اور بھول گیا میرے پیدا کرنا اوسکو قَالَ مَنۡ يُّحۡيِ الۡعِظَامَ بولا کہ کون زندہ کرتا ہی ہڈیان وَهِيَ رَمِيۡمٌ ۝ حالانکہ وہ گلی ہوئی ہین اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہین نہ اونمین گوشت ہی نہ پوست نہ رگین پٹھے قُلۡ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحۡيِيۡهَا الَّذِيۡۤ زندہ کریگا اوسے وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنۡشَاَهَاۤ پیدا کیا اوسے اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور معدوم سے موجود کیا وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ اور وہ سب مخلوق کو عَلِيۡمٌ ۝ جانتا ہی تفصیل کے ساتھ مخلوقات اوسے معلوم ہین اور اشخاص کے اجزا کو متفرق اور پراگندہ ہونے کی حالت مین پہچانتا ہی اور اوسے اکٹھا کرنے اور ملا دینے پر قادر ہی الَّذِيۡ جَعَلَ وہ خدا جسنے پیدا کی لَكُمۡ تمھارے واسطے مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ ہرے درخت سے نَارًا آگ فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ تو اوسوقت تم مِّنۡهُ اوس درخت سے تُوۡقِدُوۡنَ ۝ جلاتے ہو آگ اکثر مقامون پر عرب کے جنگل مین دو درخت ہین مرخ اور عفار مرخ کی شاخ عفار پر گرتے ہین تو آگ نکلتی ہی حق تعالی نے فرمایا کہ جو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی کہ اوسمین نمی آگ کے جوہر کی ضد اور مخالف ہی وہ البتہ قادر ہی اوس چیز کی حرارت پھیر لانے پر بھی جو پہلے تر و تازہ ہوا اور پھر خشک ہوگئی ہو اَوَلَيۡسَ کیا نہین ہی الَّذِيۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اونکے جرم اور جسم بڑے ہونے کے ساتھ بِقٰدِرٍ قادر عَلٰۤى اَنۡ يَّخۡلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثۡلَهُمۡ مثل اونکے چھوٹے جسمون اور حقیر جرمون کے ساتھ بَلٰى ہان وہ اسپر قادر ہی وَهُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ ۝ اور وہ پیدا کرنے والا ہی بہت خلق کا اور مخلوق کے احوال کی کنہ جاننے والا ہی اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ سوا اسکے نہین کہ اوسکی شان اِذَاۤ اَرَادَ جب وہ چاہتا ہی شَيۡئًا کوئی چیز پیدا کرنا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ یہ ہی کہ کہتا ہی اوسے کہ میرے حکم سے

کُنۡ ہو جا فَیَکُوۡنُ ۝ پس وہ ہو جاتی ہی بعض کے نزدیک یہ تمثیل ہی تاثیر قدرت کی اون چیزین جو مراد قدرت ہی اللہ کے حکم کے ساتھ اور تفسیر کبیر مین کہا ہی کہ اس کلام سے چیزون کے پیدا کرنے مین حکم جلد جاری ہونا مراد ہی بہت جلدی کے طور پر جو ممکن ہو اور یہ کلمہ بولنا نہین مقصود ہی اور بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ کلمہ ایک علامت ہی کہ جب فرشتے اسکو سنین تو جان لین کہ کوئی چیز نئی پیدا ہوگی بیت حرف کاف و نون زطوامیر صنع او ۞ از فاف تا بقاف بدین حرف گشتہ دال ۞ فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ تو پاکی اور بے عیبی اوسکے واسطے ہی کہ بے شبہہ بِیَدِہٖ اوسکے دست قدرت مین ہی مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ بادشاہی سب چیز کی وَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے اعمال کا بدلا پانے کو یہ آیت دوستون کو وعدہ اور دشمنون کو وعید ہی کہ انکے واسطے شدید العقاب ہی اور اونکے لیے طوبیٰ لہم و حسن مآب

سُوۡرَۃُ الصّٰفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّہِیَ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝	مِائَۃٌ وَّ اثۡنَتَانِ وَّ ثَمَانُوۡنَ اٰیَۃً
سورہ صافات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتین ہین

وَالصّٰفّٰتِ قسم فرشتون کی جو صف باندھے ہوے ہین مقام عبودیت مین صَفًّا ۝ صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ پھر ہنکانے والے شیطان کو چوری کر باتین سننے سے زَجۡرًا ۝ ہنکا کر فَالتّٰلِیٰتِ پھر پڑھنے والے ذِکۡرًا ۝ خدا کی وحی انبیا پر حق تعالیٰ قسم کھاتا ہی اون فرشتون کی جو ہوا مین صف باندھے کھڑے ہین کہ جو کچھ حکم ہو اوسکی تعمیل کرین یا غازیون کی قسم کھاتا ہی جو جہاد مین صف باندھتے ہین یا ایمان والون کی قسم کھاتا ہی جو نماز جماعت مین صف باندھتے ہین یا عالمون کی قسم کہ فائدہ دینے کی صف مین فیض پہونچانے کی صف کے ساتھ قائم اور قرار پکڑنے والے ہوتے ہین یا پرندون کی قسم کہ ہوا مین صف باندھکر اوڑتے ہین اگر فرشتے مراد ہین تو ہنکانے والے بھی وہی ہین کہ بدلی کو ہنکاتے ہین اور پڑھنے والے بھی وہی ہین کہ ہمیشہ تسبیح تمجید تحمید الٰہی مین مشغول رہتے ہین اور اگر غازی لوگ مراد ہین تو اونکا ہنکانا یہ ہی کہ گھوڑون کو ہنکاتے ہین یا دشمنون کو اور اونکا پڑھنا تکبیر اور تہلیل ہی اور اگر مومن ہین تو انوار خدمت سے شیطانون کو ہنکاتے ہین یا اپنے نفس کو گناہ سے روکتے ہین اور اثناے نماز مین قرآن پڑھتے ہین اور اگر عالم ہین تو وہ کفر اور فسق سے روکتے ہین دلیلین لر کے پڑھنے والے ہین کہ خلق کو احکام شریعت پڑھکر سناتے ہین اور اگر پرند ہین تو خدا کا ذکر کر کے انواع و اقسام کی آفتین اپنے اوپر سے ٹالتے اور ہنکاتے ہین صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق تعالیٰ راہ توحید کے سالکون کے نفسون کی قسم کھاتا ہی کہ وہ مشاہدہ کی موافقت پر صف باندھکر شیطانی بیچارون اور شہوات نفسانی کے جھگڑون کو دور کرتے ہین اور انواع ذکر زبانی یا دلی یا سری یا روحی مین اپنے احوال کے موافق مشغول رہتے ہین بحر الحقائق مین ہی کہ صافات یعنی صف باندھنے والی روحین ہین اور زاجرات الہامات ربانی ہین کہ عوام کو مناہی سے خواص کو عبادتون مین ریا سے اخص الخواص کو کونین کی طرف التفات کرنے سے روکتے ہین اور تالیات ذکر کرنے والے نفس ہین کہ مَنۡ اَحَبَّ شَیۡئًا اَکۡثَرَ ذِکۡرَہٗ کے موافق ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد مین گذارتے ہین رباعی ای یاد توام مونس جان در ہمہ حال ۞ بے ذکر تو آرام دلم ہست محال ۞ جز فکر ثناے تو ندارم شب و روز ۞ جز نامہ حمد تو نخوانم مہ و سال ۞ لکھا ہی کہ مکے کے کافر تعجب کی راہ سے کہتے تھے کہ محمد عربی نے سب خداؤن کے بدلے ایک خدا لائے ہین ایسا کیونکر ہو سکتا ہی اسواسطے کہ ہم اتنے خدا جو رکھتے ہین لیکے

سبب سے ہمارا کام درست نہیں ہوتا ایک خدا سے کیونکر ہوتا ہی تو حق تعالیٰ نے اس آیت میں قسم یاد فرما کر ارشاد کیا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ بیشک
تمہارا خدا یعنی ذات میں لَوَاحِدٌ ۝ البتہ ایک ہی اور یگانہ اور یکتا ہی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانوں کا ہی اور زمینوں کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور پروردگار ان چیزوں کا جو زمین آسمان کے درمیان ہیں سب چیزیں وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ اور پیدا کرنے والا تاروں کی مشرقوں کا اسواسطے کہ ہر تارے کی ایک مشرق ہی کہ وہاں سے طلوع کرتا ہی یا آفتاب
کی مشرقیں مراد ہیں اسواسطے کہ سال بھر میں ہر روز دوسری مشرق سے ظاہر ہوتا ہی اور آفتاب کی مغربیں بھی مختلف ہیں اسواسطے
کہ ہر روز ایک دوسری مغرب میں چھپتا ہی حق تعالیٰ نے فقط مشرقوں کے ذکر پر اکتفا کی اور مغربوں کا ذکر نہ فرمایا یہ دو ضدوں میں سے ایک
کے ذکر پر اکتفا ہی جیسے سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ میں فقط حر یعنی گرمی کا ذکر فرمایا اور مراد گرمی جاڑا دونوں ہیں اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بیشک ہمنے آراستہ کیا آسمان کو جو بہت نزدیک ہی کرۂ زمین سے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۝ ستاروں کی آرایش سے اور بکسر بِزِيْنَةٍ
الْكَوَاكِبِ بھی آیا ہی یعنی ستارے آراستہ کرنے سے کشاف میں ہی کہ کواکب سے اونکی مختلف شکلیں مراد ہیں جیسے جوزا کی شکل اور ثریا کی ہیئت
اور بنات النعش وغیرہ کی شکلیں اڑتالیس شکلوں میں سے اور چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانوں کو
نگاہ رکھنا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ ہر شیطان سے مَّارِدٍ ۝ سرکش اور نافرمان کے لَا يَسَّمَّعُوْنَ نہیں سننے یعنی سننے اور
کان رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى بہت بلند گروہ کے کلام کی یعنی بزرگ فرشتوں کی باتوں کی جو لوح محفوظ کے
بعضے بھیدوں سے واقف ہیں اور ایک دوسرے سے کہا کرتے ہیں وَيُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہیں یعنی اونپر ڈالتے ہیں آگ کے شعلے
یا ہنکائے جاتے ہیں مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ ہر طرف سے جدھر سے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں دُحُوْرًا قذف ہنکانا ذلت
اور خواری کے ساتھ وَّلَهُمْ اور شیطانوں کے واسطے عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ عذاب سخت ہی آخرت میں یا ہمیشہ دنیا میں
اور انکو فرشتوں کا کلام سننے کی قوت نہیں ہی اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ مگر وہ جو اوڑا لیجائے ایک اوڑا لیجانا یعنی فرشتوں کی
بات چورا کر سن لے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے آتا ہی اوسکے شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور جس شیطان پر
وہ آگ ماری جاتی ہی اوسے ایذا پہونچاتی ہی یا جلا دیتی ہی اور وہ اوس آگ کے مارے جانے سے بھاگتے ہیں اور پھر آسمان کا قصد کرتے ہیں لکھا ہی
کہ رکانہ بن یزید اور ابوالاشدین کہ بعضے او حبش کے ملک تھے ہمیشہ اپنی پکڑ اور زور کا دعویٰ کرتے تھے اور قریش میں تکلف کی راہ سے
ڈینگ کا جھنڈا کھڑا کیا کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے اونکی شان میں آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لگے ان مشرکوں سے کہ مخلوقات میں سے اَهُمْ اَشَدُّ کیا وہ بہت سخت ہیں خَلْقًا پیدایش کی رو سے اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
یا وہ جنکو ہمنے پیدا کیا آسمان میں تارے مشرقین آگ کے شعلے اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے دادا آدم کو مِّنْ
طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ مٹی چپکتی ہوئی سے تو اونکا اصل مادہ تو گیلا اور چپکنا ہی اور وہ جنا ہی پانی کے اجزا زمین کے اجزا ملنے سے اس کلام میں
معاد کا ثابت کرنا اور اوسے کافروں کے محال ٹھہرانے کا رد مراد ہی اسواسطے کہ اگر مادہ کے ناقابل ہونے کی وجہ سے محال ٹھہراتے ہیں
تو مادہ باقی ہی ملا دینے کے قابل اور اگر فاعل کو قدرت نہونے کے سبب محال ہونے کے قائل ہیں تو جو کوئی ان ذکر کی ہوئی چیزوں کے

پیدا کیا ہے پہ قادر ہے تو ضرور ان اجزا کو پھر ملانے اور اونمین زندگی پھیر لانے پر بھی قادر ہوگا چونکہ قدرت صفت ذاتی ہے تو ہرگز متغیر نہین ہوتی
[illegible] جیسے [illegible] کی نسبت قدرت یکسان ہوتی ہے تو جب قدرت کا آفتاب مطلع ارادت سے طلوع کرتا ہے تو مقدورات کے ذرے
پیدا ہو گئی ہوا مین جلوہ نما ہوتے ہین مصرع کاینات عدم سے وجود آمد ایم ۔ معالم مین لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ گمان
تھا کہ جو کوئی قرآن سنتا ہے تو اوسپر ایمان لاتا ہے اور مکہ کے مشرکون نے سنا اور نہ ایمان لائے اور اوسپر ہنسی کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس بات سے متعجب ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بَلْ کلام اول کے قطع کو ہے اور زاد المسیر مین دع کے معنی پر کہا ہے یعنی کافرون کی
باتون سے درگذر اور ہاتھ اوٹھا عَجِبْتَ عجب کیا تو نے ای ہمارے سبب قرآن پر اونکے ایمان نہ لانے سے وَيَسْخَرُونَ ۝
اور وہ مسخراپن کرتے ہین قرآن کے ساتھ یا تم تعجب کرتے ہو کہ باوصف قدرت آلہی کے دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے سے کیون انکار کرتے ہین
اور وہ ہنسی کرتے ہین تمھارے تعجب پر وَإِذَا ذُكِّرُوا اور اونکا اندازہ یہ ہے کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین کسی بات کی تو لَا يَذْكُرُونَ ۝
یاد نہین کرتے اوسکو اور اوسکے باب مین نصیحت نہین مانتے وَإِذَا رَأَوْا اور جب دیکھتے ہین آيَةً کوئی معجزہ جو تمھاری بات سچ ہونے پر
دلیل ہے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا تو يَسْتَسْخِرُونَ ۝ تو ایک دوسرے کو مسخرےپن کے ساتھ پکارتے ہین وَقَالُوا اور کہتے ہین
کہ إِنْ هَٰذَا نہین ہے یہ جو ہمنے دیکھا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ مگر جادو کھلا ہوا ءَإِذَا مِتْنَا کیا جب مرینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا
اور ہوجائینگے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیان بےگوشت اور بےپوست تو ءَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور یا ہمارے باپ پہلے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نَعَمْ ہان اوٹھائے جاوگے اپنے باپون سمیت
وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ۝ حال آنکہ تم ذلیل اور بےقدر ہوگے جب قیامت آئیگی فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ تو سوا اسکے نہین
کہ قیامت ایک ہنکا دینا ہوگی یعنی ایک بار صور پھونک دینا فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ۝ تو اوسوقت زندہ ہوکر قبر سے نکل کے دیکھتے ہونگے
وَقَالُوا اور کہتے ہونگے کہ يَا وَيْلَنَا ای افسوس ہمپر هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ یہی جزا پانے کا دن ہمکو جسکا وعدہ کرتے تھے اور
فرشتے کہینگے کہ ہان هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہی دن حکم اور فیصلہ کا یا نیکون کو برون سے جدا کرنے کا دن الَّذِي كُنتُم بِهِ وہ کہ
تھے تم اوسکی تُكَذِّبُونَ ۝ تکذیب کرتے اور اوسکو باور نہ کرتے تھے پھر حق تعالی کی جناب سے فرشتون کو حکم ہوپہنچیگا کہ احْشُرُوا
الَّذِينَ جمع کرو اور اکٹھا کر لاؤ اون لوگون کو جنھون نے ظَلَمُوا ظلم کیا اپنے اوپر شرک کرکے وَأَزْوَاجَهُمْ اور اونکے مشابہون
اور مثلون کو یعنی بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستارہ پرست کو ستارہ پرست کے ساتھ اور علی ہذا القیاس یا اونکے ساتھیون کو
شیطانون مین سے یا اونکی جوروون کو جو کافرہ تھین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ظالمون سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے جور کرکے خلق پر ظلم کیا
اور گناہ کرکے اپنے اوپر اور حشر یہی کہ اونھین محشر مین کھینگے اونکے مثلون کے ساتھ زناکارون کو زناکارون کے ساتھ شرابخوارون کو
شرابخوارون کے ساتھ یا اونکے مددگارون کے ساتھ یعنی اونکے جو نوکر چاکر ظلم کرنے مین اونکے مددگار تھے قوت القلوب مین ہے کہ ایک شخص نے
عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مین درزی ہون اور کبھی کبھی ظالمون کا کپڑا سیتا ہون بھلا اوسوقت ظالمون کے مددگارون مین میرا
شمار تو نہوگا حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو مددگارون مین نہین بلکہ ظالمون مین سے ہے مددگار تو وہ لوگ ہین جو سوئی تاگا تیرے

یا تجھے بیچ نظم ہم یا ظالم مباش تا نشوی بروز حشر از شمار ایشان * گر تظلم پسند میداری * باشی از جملگی کے ایشان * اور بہشت صحیح یہ بات ہے کہ ظالم مشرک ہین اس دلیل سے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ حشر کرو انکو **وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ** ○ اور اوس چیز کو بھی جو پرستش کرتے تھے **مِن دُونِ اللّٰهِ** خدا کے سوا بتون وغیرہ مین سے یا ابلیس اور اوسکے لشکر کو یہ آیت عام ہے کہ اسنے خصوصیت پایا ہے یہ **اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ** سے **فَاهْدُوْهُمْ** تو پکارو ظالمون کو اور اونکے معبودون کو یا راہ بتاؤ اونکو **اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ** ○ راہ دوزخ کی طرف اور جب اونکو دوزخ کی راہ پر لائینگے تو کہا جائیگا کہ **وَقِفُوْهُمْ** اور ٹھہراؤ اونکو موقف پر یا پل صراط پر **اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ** ○ یقینی وہ سوال کیے گئے ہین یعنی اونسے اونکے عقائد اور اعمال پوچھینگے زیادہ جھڑکنے اور گھرکنے کو اور اونسے کہینگے کہ **مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ** ○ کیا ہے تمکو کہ مدد نہین کرتے ایک دوسرے کی اور موقف کی قید سے نہین چھوڑا لیتے تو وہ جواب نہ دینگے تو حق تعالی فرشتون سے فرمائیگا کہ یہ ایک دوسرے کو مدد نہین دیتے **بَلْ هُمُ الْيَوْمَ** بلکہ وہ آج **مُسْتَسْلِمُوْنَ** ○ گردن جھکائے ہوے اور مانے ہوے ہین عاجزی کی وجہ سے اور مطیع ہین **وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ** اور موقف مین منہ کرینگے بعضے اونمین سے **عَلٰى بَعْضٍ** بعض کی طرف یعنی قوم کے رئیس اور ضعیف ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر **يَّتَسَآءَلُوْنَ** ○ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ یہ کیا حال ہمکو پیش آیا یا ایک دوسرے کو ملامت کرینگے **قَالُوْٓا** کہینگے تابع لوگ اپنی قوم کے رئیسون سے کہ **اِنَّكُمْ** بیشک تم **كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا** تھے تم کہ آتے تھے ہمارے پاس **عَنِ الْيَمِيْنِ** ○ نصیحت و خیر خواہی اور دین و برکت کی راہ سے اپنے زعم مین یا زور و ظلم کی راہ سے یا قسم کے طریق پر یعنی تم قسم کھاتے تھے کہ یہ دین حق ہے جسپر ہم تمکو بلاتے ہین **قَالُوْا** کہینگے رؤسا اونکے جواب مین کہ ایسا نہین ہے **بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا** بلکہ نہ تھے تم **مُؤْمِنِيْنَ** ○ ایمان لانے والے یعنی تم خود سیدھی راہ پر نہ تھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کر دیا ہو **وَمَا كَانَ لَنَا** اور نہ تھی ہمکو **عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ** تمپر کوئی حجت اور قدرت کہ زبردستی جبر کرکے ہمنے تمکو گمراہی کی طرف بلایا ہو **بَلْ كُنْتُمْ** بلکہ تھے تم اپنی ذات سے **قَوْمًا طٰغِيْنَ** ○ گروہ حد سے گذرے ہوے **فَحَقَّ عَلَيْنَا** تو واجب ہوگئی ہم سب پر **قَوْلُ رَبِّنَآ** بات ہمارے رب کی کہ کلمۃ العذاب ہے **اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ** ○ بیشک ہم چکھنے والے ہین عذاب آج **فَاَغْوَيْنٰكُمْ** تو ہمنے تمکو پکارا گمراہی کی طرف اس سبب سے کہ **اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ** ○ یقینی ہم تھے گمراہ ہمنے چاہا کہ تم بھی ہمارے ایسے ہو جاؤ مثل ہے کہ جلا ہوا گھر یان جلے گھر یان ڈھونڈھتا ہے بیت من مستم و خواہم کہ تو ہم مست شوی * تا ہمچو منی سوختہ از دست شوی * حق تعالی نے فرمایا کہ **فَاِنَّهُمْ** پھر تحقیق کہ وہ تابع اور متبوع **يَوْمَئِذٍ** اوس دن **فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ** ○ عذاب کھینچنے مین شریک ہونگے جسطرح گمراہی مین شریک تھے **اِنَّا كَذٰلِكَ** بیشک ہم ایسا ہی **نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ** ○ کرتے ہین ہم مشرکون کے ساتھ **اِنَّهُمْ كَانُوْٓا** تحقیق کہ وہ تھے ایسے کہ **اِذَا قِيْلَ لَهُمْ** جبکہ کہا جاتا ہے اونسے کہ کہو **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** یعنی کلمۂ توحید تو **يَسْتَكْبِرُوْنَ** ○ سرکشی کرتے ہین یہ کلمہ کہنے سے یا کہوانے والے سے تکبر کرتے ہین **وَيَقُوْلُوْنَ** اور کہتے ہین یہ کافر کہ **اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا** کیا ہم ہین البتہ چھوڑ دینے والے ہین اپنے خداؤن کی عبادت **لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ** ○ ایک شاعر دیوانہ کے واسطے یعنی اوسکے کہنے سے ہم بت پرستی نہ چھوڑینگے مکہ کے کافر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر اور جنون کی طرف نسبت کرتے تھے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ

بَلْ جَآءَ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ آئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس بِالْحَقِّ راستی اور درستی کے ساتھ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور اونھون نے تصدیق کی پیغمبرون کی جو اونسے پہلے تھے اِنَّكُمْ بیشک تم اے کافرو لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ
الْاَلِيْمِ ۝ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک طرح طرح کے دوزخ مین شرک اور تکذیب کے سبب سے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے
جاؤگے اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مگر جزا اوس چیز کی جو کہ ہو تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ مگر خدا کے وہ بندے
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ جو پاک ہین شرک اور شک کے میلون سے جس کا ہم بیان ہین اوسکی جزا المضاعف پاوینگے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی مخلص
بندے لَهُمْ اونکے واسطے ہے رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ روزی جانی ہوئی یعنی ظاہر پوشیدہ نہین یا معلوم ہین اوسکے خاصے کہ ہمیشہ باقی رہنا
اور محض لذت ہونا ہے فَوَاكِهُ وہ روزی میوے ہین ہر طرح کے تر اور خشک وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ اور وہ نوازے ہوئے ہین فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ۝ جنتون مین جو ناز اور نعمت والی ہین عَلٰى سُرُرٍ پر آراستہ تختون پر مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ روبرو ایک دوسرے کے تاکہ
دیدار سے بھی خوش خرم رہین يُطَافُ دورہ کیے جاوینگے عَلَيْهِمْ اونپر یعنی بہشت کے ساقی اونپر دورہ کرینگے بِكَاْسٍ جام کے
ساتھ جو بھرا ہوا ہوگا مِّنْ مَّعِيْنٍ شراب سے جو چشمون سے ظاہر یا جاری ہوگی بَيْضَآءَ سفید شراب کہ دودھ سے زیادہ سفید
ہوگی لَذَّةٍ لذت والی خوش مزہ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ پینے والون کے واسطے لَا فِيْهَا نہین ہے اوس شراب مین غَوْلٌ کوئی آفت
اور علت جو دنیا کی شراب مین ہوتی ہے جیسے خراب حالی اور بےعقلی اور دردسر وغیرہ وَلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ جنتی لوگ اوس شراب سے يُنْزَفُوْنَ ۝
سست ہونگے کہ عقل اور فہم اونسے جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس یعنی اونکے مکانون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لونڈیان
ہونگی نیچی نگاہ والیان یعنی اپنے شوہرون کے سوا اور کسی کی طرف دیکھینگی عِيْنٌ ۝ بڑی آنکھون والیان كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ بَيْضٌ
مَّكْنُوْنٌ ۝ انڈے ہین پوشیدہ حق تعالی حورون کو تشبیہ دیتا ہے ملاحت اور پاکی اور خوش رنگی مین شترمرغ کے بیضہ کے ساتھ اسواسطے
کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ شترمرغ اپنا انڈا پرون کے نیچے چھپائے رکھتا ہے کہ اوسپر گرد وغبار نہین پڑتا اور اوسکا انڈا سفید ہوتا ہے زردی لیے
ہوئے اور بدن کا بہت خوب رنگ اہل عرب کے نزدیک یہی ہوتا ہے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پھر منھ کرینگے بعضے جنتی عَلٰى بَعْضٍ بعض کی طرف
يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ پوچھتے ہونگے دنیا کا احوال اور جو کچھ اونپر گذری ہوگی دوست دشمن کے ساتھ قَالَ قَآئِلٌ کہیگا کہنے والا مِّنْهُمْ
جنتیون مین سے اپنے دوستون سے کہ اِنِّيْ یقینی مین جب دنیا مین تھا تو كَانَ لِيْ تھا میرے واسطے قَرِيْنٌ ۝ ایک یار ہمنشین کہ پھر
زندہ ہوکر اوٹھنے کا منکر تھا مقاتل کہتے ہین کہ وہ دو بھائی تھے کہ سورہ کہف مین اونکا ذکر ہے یہودا مومن ہین جو جنتیون سے کہینگے کہ میرا ایک
بھائی تھا قطروس نام کہ دنیا مین ملامت کرتا ہوا يَقُوْلُ کہتا تھا کہ اَئِنَّكَ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ باور کرنے والا ہے حشر کو
ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مرینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاوینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان پورانی تو ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝
کیا ہم جزا دیے گئے ہونگے یعنی کیا ہمکو پھر زندہ کرکے جزا دینگے قَالَ کہیگا یہودا جنتیون سے کہ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ کیا تم مطلع
یعنی دوزخیون کو دیکھتے ہو مراد یہ ہے کہ دوزخیون کو دیکھو تاکہ میرے بھائی کا حال مجھے بتاؤ کہ دوزخ کے کس درکہ مین اور کس قسم کے عذاب مین مبتلا ہو
جنتی کہینگے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو خود دوزخ مین دیکھ لو فَاطَّلَعَ تو نیچے دیکھیگا یہودا فَرَاٰهُ تو دیکھیگا قطروس کو فِيْ سَوَآءِ

الْجَحِيْمِ ○ دوزخ کے درمیان ہیں قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ کہا ہوا اوس نے کہ قسم ہے خدا کی بیشک نزدیک تھا تو کہ
لَتُرْدِيْنِ ○ ضرور ہلاک کردے تو مجھے [illegible] وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ اور اگر نہوتی میرے
رب کی نعمت اور رحمت کہ اوس نے مجھے [illegible] لَكُنْتُ ضرور ہوجاتا میں مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○
حاضر کیے ہووں میں دوزخ میں پھر بہشتی فرشتوں سے [illegible] اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ○ کہ کیا نہیں ہیں
ہم مرنے بہشت میں یعنی ہم ہمیشہ جنت میں جیتے رہینگے کبھی نہ مرینگے اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى بلکہ پہلا مرنا دنیا میں وَمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِيْنَ ○ اور نہیں ہیں ہم عذاب کیے ہووں میں سے فرشتے کہینگے کہاں ہرگز تم نہ مروگے اور تمپر عذاب نہوگا پھر بہودا کہینگے
کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ ہمیشہ رہنے اور عذاب سے محفوظ ہوجانے کی نعمت لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ البتہ وہ چھٹکارا بڑا ہے لِمِثْلِ
هٰذَا ایسی نعمتوں کے واسطے فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ پس چاہیے کہ عمل کریں عمل کرنے والے دنیا کے مال و جاہ کے واسطے نہیں
اسلیے کہ وہ زائل او منتقل ہوجانے والا ہے نظم گر بار کشتی بار نگارے بارے ہد در کار کنے برائے یارے بارے ہد ور روے بخاک راہ خواہی مالیدہ
برخار رہ طرفہ سوارے بارے ہد وہ جو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَذٰلِكَ کیا یہ جو مذکور ہوئیں جنتیوں کے واسطے نعمتیں یہ خَيْرٌ بہتر ہیں
نُّزُلًا نزول اور پیشکش اور ماحضر کی رو سے اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ یا درخت زقوم کا یہ درخت ولایت تہامہ میں ہے چھوٹی چھوٹی پتیاں
اسمیں ہوتی ہیں اور اسکا پھل نہایت کڑوا اور بدبو ہوتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوس درخت کا نام یہی رکھا جسکا میوہ دوزخیوں کو پیشکش ہوگا
زبردستی اونکو کھلایا جائیگا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا بیشک ہمنے کردیا زقوم کے درخت کو فِتْنَةً محنت اور عذاب لِّلظّٰلِمِيْنَ ○
ظالموں کے واسطے آخرت میں یا اس درخت کو دنیا میں اونکے واسطے ہمنے امتحان کردیا اسواسطے کہ جب اونھوں نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے
دوزخ میں تو بولے کہ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ آگ تو لوہے کو گلا اور جلا دیتی ہے اور اونھوں نے یہ نہ جانا کہ جو آگ میں آتشی جانور پیدا کرنے پر
قادر ہے جیسے سمندر وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ آگ میں درخت پیدا فرمائے اور جلجانے سے اوسکو بچائے معالم میں ہے کہ ابن الزبعری نے
رؤسا قریش سے کہا کہ محمد عربی ہمیں زقوم سے ڈراتے ہیں اور بربرہ اور افریقیہ کی زبان میں زقوم مسکے اور خرمے کو کہتے ہیں تو ابوجہل
کھڑا ہوگیا اور عرب کے بڑے آدمیوں کو گھر میں لایا اور لونڈی سے بولا کہ زقینا یعنی ہمیں زقوم دے پس لونڈی مسکا اور خرما لے آئی ابوجہل نے
کہا کہ کھاؤ یہی زقوم ہے جس سے محمد ہمیں ڈراتے ہیں تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہیں ہے جسے یہ کافر گمان کرتے ہیں بلکہ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ○ یقینی وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کے گڑھے میں اور اوسکی شاخیں بلند ہوکر سب درکون میں
پہونچتی ہیں طَلْعُهَا خوشے اوس درخت کے كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ○ سر ہیں شیطانوں کے بڑے اور
ہولناک ہونے میں اور بعضے کہتے ہیں کہ شیاطین سانپ ہیں بڑے ہول کے اور بعضے کہتے ہیں کہ [illegible] گرد کالے تھے اونھیں رؤس
الشیاطین کہتے تھے فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ دوزخی لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا ضرور کھانے والے ہیں اوس درخت زقوم میں سے فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ پھر بھرنے والے ہیں اوس سے پیٹوں کو بھوک کے مارے یا زبردستی اونھیں پیٹ بھر کر کھلائینگے ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ
پھر بیشک دوزخیوں کو عَلَيْهَا اوسے کھانے پر لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ○ [illegible] گرم پانی ہے ایسا گرم پانی

کر آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے یعنی جب تھوہر کھائینگے تو اسکے پیٹ کو گرم پانی نہیں پلائینگے کہ وہ زقوم سے ملجائے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ
لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ پھر یقینی پھرنا اونکا زقوم کھانے اور کھولتا پانی پینے کے بعد البتہ دوزخ کی طرف ہے اور وہ قوم اوسکی آتش اور
حاضر ہوگا اِنَّهُمْ بیشک وے جنہوں نے اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا اپنے باپون کو ضَآلِّيْنَ ۝ گمراہ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
تو وہ اونکی ایڑیون پر یعنی اونکے قدم بقدم يُهْرَعُوْنَ ۝ دوڑتے ہیں یعنی اونکی پیروی اور تقلید کرتے ہیں وَلَقَدْ ضَلَّ
اور بیشک شبہہ گمراہ ہوئے قَبْلَهُمْ ان تمہاری قوم کے لوگون سے پہلے اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ …
قوم عاد و ثمود کے لوگ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک بے شبہہ بھیجے ہمنے فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ …
اون لوگون کو ہمارے عذاب سے ڈرانے تھے اور اون لوگون نے نہ مانا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھ … کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ انجام کار ڈرائے ہوؤن کا یعنی … اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
مگر بندے اللہ کے پاک کیے ہوے کہ ڈرانے کے سبب عذاب حق سے … وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ اور بیشک پکارا ہمکو
نوح نے اور ہلاکت قوم کی دعا کی اور ہمنے دعا قبول کرلی فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ تو ہم خوب قبول کرنیوالے ہیں … قوم
نوح کو طوفان کے سبب سے ہمنے غرق کردیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہمنے اوسکو اور اوسکے گھروالون کو مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم سے کہ غرق ہونا ہے یا قوم کی ایذارسانی سے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ اور کردیا ہمنے اوسکی اولاد کو
هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وہ باقی ہیں نسل کی جہت سے قیامت تک اسواسطے کہ حدیث میں ہے کہ حضرت نوح کی اولاد میں سام اور حام اور
یافث کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور سب لوگ اونہی کی نسل سے ہیں سام کی اولاد میں عرب فارس روم کے لوگ ہیں اور یافث کی اولاد میں ترک
خزر سقلاب کے لوگ اور حام کی نسل میں ہند و حبش اور زنگ اور بربر کے لوگ وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ نوح پر تعریف اور
نیکی بیان کرنا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون میں یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یا اونکو ہمنے باقی چھوڑا کہ اونکو امت آخرین کہتے ہیں
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام نوح پر فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم میں ایک قول یہہ ہے کہ یہ ابتدائے کلام ہے اور حق تعالی حضرت نوح پر سلام
کرکے فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہمنے جسطرح نوح علیہ السلام کو جزا دی اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام
کرنیوالون کو اِنَّهٗ بیشک نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون میں سے ہے ثُمَّ پھر نوح علیہ السلام کی دعا کے
بعد اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ ڈبودیا ہمنے اورون کو یعنی اونکی قوم کے کافرون کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور بیشک حضرت
نوح کے پیرون میں سے لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ البتہ ابراہیم علیہما السلام ہیں یعنی حضرت ابراہیم اصول شرع اور طریق توحید میں نوح علیہما السلام
کے پیرو تھے لباب میں فرا رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے کہ شیعتہ میں حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ضمیر پھرتی ہے
کنایہ غیر مذکور ہے اور ابراہیم علیہ السلام اگرچہ ظاہر میں سابق تھے مگر باطن میں ہمارے رسول کے متابع ہیں اسواسطے کہ پیرون کی طرح آپکی فضیلت کے
مقر تھے اور دین محمدی کی اونھون نے تعریف کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دعا مانگی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا نظم پیش از تو
آمدند بسے انبیا تبو بدگر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی بخوان خلیل ہست نمکدان حق ان تو ہر خوان اصطفا نمک انبیا توئی اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

یاد کرو اوسے جبکہ آیا ابراہیم اپنے رب پاس بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ ایسے دل کے ساتھ کہ پاک تھا علاقون سے یا خالی دنیا کی محبت سے یا غیرون کی
محبت سے فارغ یعنی درگاہ رب العزت کی طرف حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم جب متوجہ ہوئے تو اونکا دل پاک تھا کونین کے تعلق اور حظ
نفس سے اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگون سے مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○
کیا چیز ہی جسے تم پوجتے ہو اَئِفْكًا کیا جھوٹ کی رو سے اٰلِهَةً خداؤن کو دُوْنَ اللّٰهِ خدائے برحق کے سوا تُرِیْدُوْنَ ○
چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمْ تو کیا ہی تمہارا گمان بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ پروردگار اہل عالم کے ساتھ کہ وہ تمپر عذاب کریگا اس بات پر کہ وہ جو
مستحق عبادت ہے اوسکی عبادت چھوڑکر اوسکے غیر کو پوجتے ہو قوم کے لوگون نے حضرت ابراہیم کو یہ جواب دیا کہ کل ہماری عید ہی اور صحرا کی طرف ہم جائینگے
آج کھانے پکاتے ہین بتون کے گرد رکھ جائینگے تاکہ جب صحرا سے پھرین تو بتخانہ مین جاکر ان کھانون مین سے تبرکا تقسیم کرلین تم بھی آؤ اور ہمارے
عید کا تماشا دیکھو اور وہان سے ہمارے ساتھ بتخانہ مین آنا اور بتون کی زیب و زینت اور شکل و ہیئت دیکھنا اور ہم جانتے ہین کہ اونکو دیکھکر ہمین
ملامت کرنے سے اپنی زبان بند کرلوگے اور ہمکو اونکی پرستش کے باب مین معذور رکھوگے بیت گوئی کہ چرا زعاشقی رنجوری تا تو روئے تو تم ندیدہ
معذوری پس حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے چاہا کہ جواب یا دوسرے دن اونکے ہان باہر نہ جاوین کہا کہ اے ابراہیم آؤ چلین فَنَظَرَ
تو دیکھا حضرت ابراہیم نے نَظْرَةً ایک دیکھنا فِی النُّجُوْمِ ○ ستارون مین اور اونکے ملنے اور پھرنے کے موقع دیکھے یا علم نجوم کی کتابین
دیکھا اور چونکہ اونکی قوم کے لوگ علم نجوم مانتے تھے تو اونکے ساتھ اوسی کے علم کی رو سے کلام کیا فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے کہ اِنِّیْ
سَقِیْمٌ ○ یقینی مین بیمار ہون یعنی معلوم ہوتا ہی کہ مجھے طاعون ہوگا اور وہ لوگ طاعون سے گمان بد کرتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ
مُدْبِرِیْنَ ○ تو پھرے وہ اوسکے پاس سے منہ پھیرے ہوئے اس ڈر کے مارے کہ طاعون چونکہ امراض متعدیہ مین سے ہی ناگاہ اونکو سرایت کرجائے
جب قوم کے لوگ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑکر صحرا مین گئے تو ابراہیم علیہ السلام بتخانہ کی طرف متوجہ ہوئے فَرَاغَ پھر پوشیدہ دوڑے ابراہیم اِلٰی
اٰلِهَتِهِمْ اونکے بتون کی طرف بتون کو دیکھا کہ آراستہ ہین اور کھانے کے خوان اونکے سامنے چنے ہوئے ہین فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے
ہنسی کی راہ سے کہ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ○ کیا نہین کھاتے ہو تم یہ کھانے جب جواب نہ پایا تو ہنسی کی راہ سے دوبارہ کہا کہ مَا لَكُمْ
لَا تَنْطِقُوْنَ ○ کیا ہی تمکو جو تم بات نہین کرتے اور ہمکو جواب نہین دیتے فَرَاغَ پھر چھپے ہوئے آئے عَلَیْهِمْ اونپر اور مارے بتون کو ضَرْبًا
بِالْیَمِیْنِ ○ مار بڑی زور سے یا داہنے ہاتھ سے اوس قسم کے سبب سے جو حضرت ابراہیم نے کھائی تھی کہ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ غرضکہ ابراہیم
علیہ السلام نے بتون کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جیسا کہ سورۂ انبیا مین گذر چکا جب وے لوگ عید گاہ سے بتخانہ مین آئے تو یہ حال دیکھا سمجھے کہ یہ کام ابراہیم
ہی کا ہے فَاَقْبَلُوْا اِلَیْهِ تو پھر متوجہ ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف یَزِفُّوْنَ ○ جلدی کرتے تھے اونکو پکڑنے مین آخر اونھین نمرود کے
پاس پکڑ لائے بڑے مباحثہ کے بعد کہ اوسکا ایک شمہ ذکر ہو چکا قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ اَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مَا تَنْحِتُوْنَ ○
وہ چیز جسے تراشتے ہو پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھون سے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ○ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو
جو کرتے ہو تم اپنے ہاتھون سے اس آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ بندے اور بندون کے کام سب خدا ہی کے پیدا کیے ہوئے ہین جب
ابراہیم علیہ السلام نے اونکو الزام دیا تو قَالُوا ابْنُوْا بولے نمرودی اور نمرود کے خواص کہ بناؤ لَهٗ ابراہیم کو جلانے کے واسطے

ابنیا ناً ایک عمارت اور لکڑیان بھر کر اوسمین آگ دیدو فَاَلْقُوْهُ پھر ڈالدو اوسے فِی الْجَحِيْمِ ○ جلتی ہوئی آگ مین فَاَرَادُوْا
پھر چاہا نمرودیون نے بِهٖ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ كَيْدًا مکر اور فتنہ کہ اوسے جلادین فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ○ پھر کیا ہمنے
اونکو بہت نیچا اور خوار اسواسطے کہ اونکی آگ کو ابراہیم علیہ السلام پر باغ کر دیا اور یہ حضرت ابراہیم کی حقیت اور نمرودیون کے بطلان پر کھلی ہوئی
دلیل تھی وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے جب آگ سے باہر آئے کہ اِنِّیْ ذَاهِبٌ بیشک مین جانے والا ہون اِلٰى رَبِّیْ اوس طرف
جہان میرے رب نے حکم کیا ہے یعنی زمین شام کی جانب سَيَهْدِيْنِ ○ قریب ہے کہ وہ راہ دکھائے مجھے میرے مقصد کی یا دنیوی اور اخروی
مصلحتون کی پھر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف متوجہ ہوئے اور وہان بی بی ہاجرہ حضرت سارہ کے ہاتھ آئین اور حضرت سارہ نے بی بی
ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشدین اور جب حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم کی ملک ہوگئین تو آپنے دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ اے میرے
رب عطا کر مجھے فرزند مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ نیکا ور تعریف کیے ہوون مین سے کہ میرا معین اور مددگار ہو طاعت مین اور میرا مونس ہو
غربت اور مسافرت مین فَبَشَّرْنٰهُ پھر خوشخبری دی ہمنے اوسے بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ○ فرزند بردبار کی یعنی ایسے فرزند کی خوشخبری کہ جب وہ
بلوغ کو پہونچے تو بردبار ہو پھر حق تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عطا کیے اور حکم الٰہی کے موافق
زمین شام سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو مکہ معظمہ مین لائے اور حضرت اسماعیل وہان بڑھے اور پرورش ہوئے ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام
شام سے اپنے فرزند اسماعیل کو دیکھنے آتے تھے تین رات برابر خواب مین یہ حکم سُنا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر تو عید کا دن تھا کہ حضرت ابراہیم
حضرت اسماعیل کو ساتھ لیکر منا کی طرف چلے فَلَمَّا بَلَغَ پھر جب پہونچے حضرت ابراہیم مَعَهُ اپنے فرزند اسماعیل کے ساتھ السَّعْیَ
مقام سعی مین یعنی صفا اور مروہ کے درمیان اور بعضون نے کہا ہے کہ سعی سے منا مین چلنا مراد ہے تو قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ يٰبُنَیَّ اے میرے
چھوٹے بیٹے یہ تصغیر ترحم کے واسطے ہے اور شفقت کے لیے اِنِّیْٓ اَرٰی تحقیق کہ مین دیکھتا ہون برابر فِی الْمَنَامِ خواب مین اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ
یہ کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون یعنی برابر خواب مین یہی حکم سنتا ہون کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی تو تو بھی دیکھ اس کام مین
کہ تو کیا دیکھتا ہے اور تیری راے مین کیا بات آتی ہے قَالَ کہا حضرت اسماعیل نے کہ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ اے میرے باپ کر مَا تُؤْمَرُ جو کچھ تو حکم کیا گیا ہے
اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہے سَتَجِدُنِیْٓ قریب ہے کہ پائیگا تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا مِنَ
الصّٰبِرِيْنَ ○ صبر کرنے والون مین سے ذبح پر یا حکم قضا پر فَلَمَّآ اَسْلَمَا پھر جب گردن جھکادی حکم خدا کے سامنے دونون نے حضرت
ابراہیم تو بیٹے کو فدا کرنے پر آمادہ ہوگئے اور حضرت اسماعیل نے اپنے کو قربان کرنے کی اجازت دی اور واقع ہوا جو کچھ واقع ہونا تھا وَتَلَّهٗ
اور گرایا ابراہیم نے اپنے بیٹے کو لِلْجَبِيْنِ ○ پیشانی کے بل یعنی اونکی خواہش کے موافق اونکی پیشانی زمین پر رکھی معالم مین ہے کہ جب ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اسماعیل علیہ السلام نے تین وصیتین کین کہ اے والد میرے ہاتھ پانون مضبوط باندھیے
تاکہ مین تڑپون نہین اسواسطے کہ ایسا نہو کہ تڑپتے وقت آپکے کپڑے خون آلودہ ہوجائین اور میری بے ادبی کی وجہ سے گنہگار اور بدنام ہون اور
مجھے اوس جناب مین ندامت اور خسارت ہو بیت اگر خونم بریزی غم ندارم زان ہمی ترسم کہ ناگہ دامن پاکت شود از خونم آلودہ
دوسری یہ کہ جب گھر مین تشریف لیجائیے گا تو میری والدہ دلخستہ کو میرا سلام پہونچا کر میرا کرتا اونہین حوالہ فرمائیے گا تا کہ وہ اوسکو دیکھ کے

سبب سے تسلی ہے تیسری یہ کہ میرا مونھ زمین کی طرف کیجیے کہ ذبح کرتے وقت آپکی نظر میرے چہرے پر نہ پڑنے پائے اور شفقت پدری جوش مین نہ آئے کہ مبادا حکم الٰہی کی تعمیل مین تاخیر اور تقصیر ہو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل مضبوط کرکے بیٹے کے ہاتھ پاؤن باندھے اور چھری اونکے حلق پر رکھی حق تعالیٰ نے تانبے کا پتر حلق کی شکل پر حضرت اسماعیل کے حلق مین پیدا کر دیا کہ اوسنے چھری کو کاٹنے سے روکا اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکی گردن کٹتی تھی اور پھر درست ہو جاتی تھی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کا کام پسند فرمایا اور وہ ہمارا حکم بجا لایا **وَنَادَيْنٰهُ** اور پکارا ہمنے اوسے **اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ○** کہ اے ابراہیم **قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ** بیشک سچ کیا تو نے اپنا خواب وسیط مین ہے کہ اونھون نے خواب مین دیکھا تھا کہ مین اپنے فرزند کو قتل کرتا ہون مگر خون کا اثر نہین دیکھا تھا جاگتے مین بھی وہی صورت واقع ہوئی **اِنَّا** بیشک ہم **كَذٰلِكَ** اسی طرح شدت کے بعد آرام وراحت **نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○** جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو **اِنَّ هٰذَا** بیشک یہ کام **لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○** البتہ اوسکے واسطے آزمایش ہے کھلی ہوئی کہ اسکے سبب سے مخلص اور غیر مخلص مین تمیز ہو جاتی ہے **وَفَدَيْنٰهُ** اور فدیہ دیا ہمنے اسماعیل کو **بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○** بڑا مینڈھا یعنی فربہ اور سینگون والا تھا چالیس برس بہشت مین چرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربان کیا تھا اور حق تعالیٰ نے اوسے قبول کر لیا تھا یا ایک بکرا کوہ ثبیر پر سے اوترا تھا پھر حضرت ابراہیم کے پاس آ کھڑا ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ جبریل علیہ السلام آسمان پر سے لائے تھے اور قربانی کا قصہ اوسکی متعلق باتون سمیت تفصیل مناسب کے ساتھ جواہر التفسیر مین مذکور ہے **وَتَرَكْنَا** اور باقی چھوڑی ہمنے **عَلَيْهِ** ابراہیم علیہ السلام پر ثنا وصفت کرنا **فِي الْاٰخِرِيْنَ ○** پچھلون مین یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا اوسے ہمنے باقی رکھا کہ لوگ کہتے ہین **سَلٰمٌ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ ○** سلام ہو ابراہیم پر ہم اوسپر سلام کرتے ہین **كَذٰلِكَ** اسی طرح **نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○** جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو **اِنَّهٗ** بیشک ابراہیم علیہ السلام **مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○** ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہے **وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ** اور خوشخبری دی ہمنے اوسے یعنی حضرت ابراہیم کو اسماعیل علیہما السلام کے بعد ایک فرزند اسحاق نام کی کہ **نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○** ایک پیغمبر ہے تعریف کیے ہوون مین سے **وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ** اور برکت اوتاری ہمنے اوسپر **وَعَلٰٓي اِسْحٰقَ ۭ** اور اوسکے بیٹے اسحاق پر کہ اوسکی پشت سے انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ جیسے حضرت ایوب کو ہمنے پیدا کیا **وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا** اور ان دونون کی ذریت مین سے **مُحْسِنٌ** کوئی نیک کام کرنے والا ہے ایمان اور طاعت کے ساتھ **وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ** اور کوئی ظالم ہے اپنے نفس پر کفر اور معصیت کے سبب سے **مُبِيْنٌ ○** کھلا ہوا ہے ظلم اوسکا یعنی اوسکی نسل مین سے نیک کام کرنے والے ایماندار بھی ہین اور کافر ستمگار بھی **وَلَقَدْ مَنَنَّا** اور بیشک وبےشبہہ احسان کیا ہمنے **عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○** موسیٰ اور ہارون پر نعمت نبوت عطا فرما کر **وَنَجَّيْنٰهُمَا** اور نجات دی ہمنے اون دونون کو **وَقَوْمَهُمَا** اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو **مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○** بڑے غم اور سختی سے یعنی قبطیون کے غلبہ اور ایذا سے **وَنَصَرْنٰهُمْ** اور مدد دی ہمنے اون دونون کو اونکی قوم سمیت **فَكَانُوْا هُمُ** پس تھے وہ **الْغٰلِبِيْنَ ○** غلبہ کرنے والے دشمنون پر **وَاٰتَيْنٰهُمَا** اور دی ہمنے موسیٰ و ہارون کو **الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ○** کتاب ظاہر اور کھلی ہوئی **وَهَدَيْنٰهُمَا** اور ہدایت کی ہمنے اون دونون کو **الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○** راہ سیدھی منزل مقصود کو

پہونچانے والی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے دونون پر تحسین و ثنا پچھلی اُمتون مین یا جو بات ہمنے
باقی چھوڑی وہ یہ کہ وہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر
إِنَّا كَذَٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو إِنَّهُمَا بیشک وہ دونون
یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہین وَإِنَّ إِلْيَاسَ اور یقینی الیاس
بن یاسین بن بشیر بن فنحاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ رسولون مین سے ہین إِذْ قَالَ یاد کرو جب اوسنے
کہا لِقَوْمِهِ اپنے گروہ سے کہ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے أَتَدْعُونَ کیا پوجتے ہو بَعْلًا بعل کو
بعل ایک بت تھا بیس گز اونچا اور اوسکے چار منھ تھے اور بک نام ایک مین کا ہی ملک شام مین چونکہ بعل وہان تھا تو اوس جگہ کو بعلبک کہتے ہین
اور اسی نام سے وہ مقام مشہور ہی غرضکہ الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم پکارتے اور پوجتے ہو بعل کو وَتَذَرُونَ
اور چھوڑتے ہو أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ عبادت اوسکی جو بہت خوب پیدا کرنے والا ہی خالقین سے مصور مراد ہین اللَّهَ
رَبَّكُمْ اللہ رب تمہارا ہی وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور رب تمہارے اگلے باپون کا تو اوسی کی عبادت کیا کرو اور اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو بعلبک کے لوگون کی طرف بھیجا اون لوگون کا ایک بادشاہ تھا اجب نام
پہلے وہ مسلمان تھا آخیر کو اپنی جورو کے بہکانے سے بت پرستون مین شریک ہو گیا پس حضرت الیاس نے دعا فرمائی اور وہ لوگ تین برس تک
قحط مین مبتلا رہے اور حضرت الیاس کی طرف رجوع کی اور اپنے خلل و زلل کا تدارک اور عذر خواہی کرنے لگے حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایمان لانا
چاہیے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہیے اون لوگون نے تامل کیا پس حضرت الیاس نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اور تمہارے دین کا حق اور باطل
ہونا ظاہر ہو جائے تو آؤ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتون کو پکارو جو دعا قبول کرے وہ عبادت کے قابل ہی پس وہ لوگ اس بات پر راضی
ہوئے اور اپنے بت کو آراستہ کر کے اوسکی بڑی تعریف کی اور اوس سے مینھہ مانگا دعا قبول ہونے کا اثر نہ ظاہر ہوا پھر حضرت الیاس نے جو
دعا کی تو فوراً مینھہ برسا اور اونکی قوم نے انکار مین زیادتی کی فَكَذَّبُوهُ پھر قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝
تو وہ لوگ ضرور حاضر کیے گئے ہونگے دوزخ مین إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ مگر بندے اللہ کے جو پاک کیے گئے ہین کفر اور
نفاق کے شائبہ سے لکھا ہی کہ الیاس علیہ السلام نے رنجیدہ ہو کر خدا سے یہ بات چاہی کہ عذاب نازل ہونے کے قبل اونھین قوم مین سے
نکالے حکم پہونچا کہ فلانے دن فلان جگہ جائین اور جو کچھ اونپر ظاہر ہو اوسپر سوار ہون حضرت الیاس اوسی وقت معین مین مقرر کی ہوئی جگہ پر گئے
ایک شیر یا گھوڑے کی صورت آگ کی اونکے سامنے آئی اوسپر سوار ہو لیے اور حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ کر دیا اور حق تعالیٰ نے اونھین بازو اور پر
عنایت کیے اور کھانے پینے اور عورت کی خواہش اونسے دور کر کے فرشتون کے ساتھ اونھین اوڑا لیا چنانچہ اونکی صفت مین آیا کہ وہ آدمی بھی ہین
فرشتہ بھی ارضی بھی ہین آسمانی بھی اور وہ بیابانون پر معین ہین جیسے حضرت خضر دریاؤن پر عرفات پر باہم ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین
بیت المقدس پر افطار کرتے ہین امت کے نیک لوگون مین سے ایک گروہ اونکو دیکھتا ہی وَتَرَكْنَا اور چھوڑ دیا ہمنے عَلَيْهِ الیاس پر
فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلون مین بہت درود اور ثنا یا یہ بات چھوڑی کہ لوگ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ سلام ہو الیاس پر

اور بعضون نے کہا ہی کہ الیاسین بھی اونکا نام ہو جیسے میکال و میکائیل و سینا و سینین اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسیطرح نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ یقینی الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہی ایمان ایک اسم ہی جامع سب کمالات ظاہری اور باطنی کو اور بندگی ایک بزرگی خاص ہی اہل اختصاص کے واسطے نظم
اگر بندۂ خویش خوانی مرا ٭ بہ از مملکت جاودانی مرا ٭ شہانے کہ با تخت فرخندہ اند ٭ ہمہ بندگان ترا بندہ اند ٭ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور یقینی لوط ابن ہارون سولون مین سے ہی اِذْ نَجَّيْنٰهُ یاد کر جب نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور اوسکے اہل بیت کو سب کو اِلَّا عَجُوْزًا مگر بوڑھیا کو جو اونکی جورو تھی اسواسطے کہ وہ ٹھہر گئی فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ پیچھے رہنے والون مین جو مبتلاے عذاب ہوے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اوسنے حضرت لوط کا ساتھ نہ دیا ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو اونکی قوم مین سے اور اونکے مکانات ہمنے اولٹ پلٹ کر دیے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ اور بیشک تم اے گروہ قریش گذرتے ہو عَلَيْهِمْ اونکے مکانون پر جب تجارت کے واسطے ملک شام مین جاتے ہو مُّصْبِحِيْنَ ۝ اوس حال مین کہ صبح کرنے والے ہوتے ہو وَبِالَّيْلِ اور رات کو یعنی اونکے منازل اور مکانات پر دن رات تمہارا گذر ہوتا ہی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا پھر تم نہین سمجھتے اور نہین خیال کرتے ہو کہ تکذیب کرنے والون کا انجام ہلاکت ہی ہی وَاِنَّ يُوْنُسَ اور تحقیق کہ یونس بن متی لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ رسولون مین سے ہی حق تعالی اسنے انھین نینوا کے لوگون کی طرف بھیجا جو موصل کے شہرون مین سے ہی جیسا کہ سورۂ یونس مین گذر ہوا قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی اور حضرت یونس نے عذاب مانگا اور قوم کے لوگون مین سے نکل گئے جب عذاب کا اثر ظاہر ہو چکا تو حضرت یونس کی قوم کے لوگ ایمان لائے اور عذاب اوٹھ گیا حضرت یونس نے یہ خبر پائی اور وہ قوم سے عذاب کا وعدہ کر چکے تھے کہ تمپر عذاب نازل ہوگا تو اس اندیشہ سے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا کہینگے دریا کی طرف چلے اِذْ اَبَقَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھاگے یونس اپنی قوم سے اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی لوگون اور مال و متاع سے لکھا ہی کہ جب یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پہونچے تو تاجرون کے ایک گروہ نے کشتی پانی مین ڈالی تھی اور اوسپر سوار ہوے تھے جب یونس علیہ السلام اونکے ساتھ کشتی پر چڑھے اور کشتی دھارے پر پہونچی تو ٹھہر گئی ملاح بولے کہ کوئی بھاگا ہوا غلام اس کشتی پر ہی کہ کشتی نہین چلتی یونس علیہ السلام بولے کہ وہ بھاگا ہوا غلام مین ہون اہل کشتی بولے حاشا کہ آپ غلام ہونگے آپکے چہرۂ مبارک سے یہ بات چمک رہی ہی کہ آپ جوانمرد آزاد ہین یونس علیہ السلام نے مبالغہ اور اصرار کیا کہ بھاگا ہوا مین ہی ہون اور اونکی قوم کا دستور تھا کہ بھاگے ہوے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے تو کشتی رواں ہوجاتی تھی جب یونس علیہ السلام نے اس باب مین بہت گفتگو کی اور وہ لوگ آپکی بات نہ سنتے تھے تو فرمایا کہ ہم قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ تو اہل کشتی نے باہم قرعہ ڈالا تین بار فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ تو ہوے یونس علیہ السلام حضیضون مین سے یعنی تینون مرتبہ قرعہ اونھین کے نام نکلا پس اہل کشتی نے اونھین اوٹھا کر قصد کیا کہ دریا مین ڈالدین بیکایک بحکم خدا ایک مچھلی جو دریا کی تہ مین تھی کشتی کے پاس آئی اور حضرت یونس کی طرف منھ کھولا ملاحون نے یہ حال دیکھ کر چاہا کہ حضرت یونس کو اوسطرف دریا مین ڈالدین غرضکہ جدھر جدھر ملاح حضرت یونس کو لیجاتے تھے اودھر اودھر مچھلی ظاہر ہوتی تھی آخر حضرت یونس نے اپنا سر کملی مین چھپا کر اپنے تئین آپ دریا مین ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ تو نگل گئی اونھین مچھلی نگلنا لیا گی وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ اور وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ تو قوم سے تو کیون بھاگا پس مچھلی کو حکم پہونچا کہ مین نے اوسے تیرا کھانا نہین کیا ہی بلکہ تیرے پیٹ کو اوسکا

قید خانہ بنایا ہی خبردار اونکے ... ایسا ہو ... فرق نہ پڑے پس مچھلی اونکی نگہبانی مین ایسی عنایت کرنے لگی جیسے رعایت مان اپنے فرزند کی حفاظت مین
کرتی ہی اور سر پانی سے باہر نکالکر تیرتی تھی اور حضرت یونس اوسکے پیٹ مین سانس لیتے تھے تین دن یا سات دن اوسکے پیٹ مین رہے اور بہت مشہور
بات ہی کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ مین رہا اور مچھلی سات دریاؤن مین پھری اور حق تعالی نے اوسکا گوشت اور پوست ایسا باریک اور صاف کر دیا تھا
جیسے شیشہ کہ یونس علیہ السلام نے دریا کے عجائب و غرایب مشاہدہ کیے اور برابر خدا کی یاد مین مشغول رہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ تو اگر نہ ہی یہ کہ یونس
علیہ السلام كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ تھے تسبیح کرنے والون مین سے مچھلی کے پیٹ مین کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
کہتے تھے یا اگر نہ یہ ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین جانے کے پہلے ذکر کرنے والون اور نماز پڑھنے والون مین سے ہوتے لَلَبِثَ تو البتہ ٹھہرے
فِيْ بَطْنِهٖٓ مچھلی کے پیٹ مین اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جاینگے لوگ قبرون مین سے مگر خدا کے ذکر کی برکت نے
اونھین بہت جلد رہائی دی فَنَبَذْنٰهُ پھر ڈالدیا ہمنے اوسے یعنی مچھلی کو ہمنے حکم دیا تو اوسنے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے
نکالکر ڈالدیا بِالْعَرَآءِ زمین ہاموں پر یعنی ایسے میدان مین جہان درخت گھاس پتی پہاڑ کچھ نہ تھا ایسی جگہ اونھین ڈالدیا وَهُوَ
سَقِيْمٌ ۝ حال آنکہ وہ بیمار تھے یعنی کمزور اور دُبلے جیسے لڑکا اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ
اور اوگایا ہمنے یونس کے سر پر شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ ایک درخت کدو کا کہ اوسنے اپنے پتون سے اوپر سایہ کر لیا
زاد المسیر مین ہی کہ کدو کے پتے کی خاصیت یہ ہی کہ اوسکے گرد مکھی نہین آتی جب حق تعالی نے اونھین درخت کدو مین چھپا دیا
تو مکھیون کی تکلیف اور آفتاب کی گرمی سے وہ بیخوف ہو گئے اور پہاڑی بکری کو حکم دیا کہ وہ آتی اور حضرت یونس کو دودھ پلاتی
یہانتک کہ اونکی کھال مضبوط ہوئی اور اونکا گوشت بھر آیا تو پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آگئے وَاَرْسَلْنٰهُ اور بھیجا ہمنے اوسے
دوبارہ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنی لاکھ آدمیون کے اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ یا زیادہ بیس ہزار یا ستر ہزار کی جانب
یعنی ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ ستر ہزار آدمیون پر ہمنے یونس کو رسول کیا جب نینوا کے لوگون کو حضرت یونس کے آپہونچنے کی
خبر پہونچی تو بادشاہ تمام قوم سمیت اونکے استقبال کو نکلا فَاٰمَنُوْا پھر ایمان لائے یونس علیہ السلام کا یعنی اونکے ہاتھ پر تجدید ایمان کی
فَمَتَّعْنٰهُمْ پھر فائدہ دیا ہمنے اونکو اِلٰى حِيْنٍ ۝ اوس وقت تک جبکہ اونکی اجل پہونچی اور جب متقاضی اجل آپہونچتا ہی کہ ودیعت روح
پھیر دو تو کسی طرح نہین رکتا نہ لڑنے جھگڑنے سے نہ مال خرچ کرنے سے نظم روزیکہ اجل دست کشاید بہ ستیز + ور بہر ہلاک برکشد خنجر تیز + نہ وقت
جدل بود نہ ہنگام حیل + نہ روے مقاومت نہ یارے گریز + فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور
جہنیہ سے کہ وہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین یعنی تقسیم کی وجہ پوچھو کہ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ کیا تیرے رب کے واسطے بیٹیان ہین وَلَهُمُ
الْبَنُوْنَ ۝ اور اونکے واسطے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝
اور وہ حاضر تھے جب ہمنے فرشتے پیدا کیے اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو اور یہ بات جان لو کہ وہ لوگ مِّنْ اِفْكِهِمْ اپنے جھوٹ اور افترا سے لَيَقُوْلُوْنَ ۝
وَلَدَ اللّٰهُ البتہ کہتے ہین کہ اولاد والا ہوا اللہ یعنی اوسکے فرزند ہین وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ خدا کی
باپ ہونے کو منسوب کرتے ہین کہ خدا والد ہی اور اوسکی اولاد ہی اَصْطَفَى الْبَنَاتِ کیا برگزیدہ کر لین خدا نے لڑکیان جو تمکو بری معلوم ہوتی ہین

عَلَى الْبَنِينَ ۝ بیٹون پر جو تمہارے واسطے افتخار اور قوت اور مدد حاصل کرنے کا باعث اور سبب ہین مَا لَكُمْ کیا ہی تمکو اس بات مین
كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ کیا حکم کرتے ہو اور خدا کی طرف وہ چیز منسوب کرتے ہو جو اپنے واسطے نہین پسند کرتے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝
کیا تم خیال نہین کرتے کہ حق تعالی پاک ہی بی بی اور اولاد سے اسواسطے کہ باپ بیٹے کو ایک ہی جنس سے ہونا چاہیے اور دونون کا مثل ہونا ضروری
اور حضرت رب العزت مثل و شبہ سے پاک ہی أَمْ لَكُمْ کیا تمہارے واسطے اس بات مین کہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہو سُلْطَانٌ
مُّبِينٌ ۝ دلیل ہی ظاہر ہوئی یا کوئی کتاب آسمان پر سے اوتری ہی کہ جس سے یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ تو لاؤ وہ
آسمانی کتاب إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اگر ہو سچے اپنے دعوے مین لکھا ہی کہ بنی خزاعہ مین سے بعضے لوگون نے کہا کہ حق تعالی نے
جنون کے خاندان مین اپنی نسل کی اور بعض جنات کے ساتھ ملنے سے فرشتے پیدا ہوئے یا معاذ اللہ وہ لوگ کہتے تھے کہ خدا اور شیطان
بھائی ہین تو حق تعالی فرماتا ہی وَجَعَلُوا بَيْنَهُ اور مقرر کرلیا اون کافرون نے خدا کے درمیان وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور جنون مین کہ
شیطان اونھی سے ہی نَسَبًا قرابت اور نسبت مقرر کرلی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور یقینی جانتے ہین جن اور شیطان قیامت کے
دن إِنَّهُمْ بیشک وہ یعنی یہ بات کہنے والا یا وہ سب کے سب لَمُحْضَرُونَ ۝ ضرور حاضر کیے جاینگے عذاب کے واسطے ایک گروہ
اس بات پر ہی کہ جن سے فرشتے مراد ہین اسواسطے کہ جو مخلوق آنکھ سے پوشیدہ ہو عرب اوسے جن کہتے ہین اور کافرون نے حق تعالی اور فرشتون
نسبت ٹھہرادی اور بعض نے کہا ہی کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین اور فرشتے جانتے ہین کہ وہ سوال کے واسطے حاضر کیے جاینگے اور کافرون کی
پرستش کے سبب سے اونسے جواب طلب ہوگا اور وہ جواب باصواب دینگے کہ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ جیسا کہ سورہ سبا مین گذرا سُبْحَانَ
اللَّهِ پاک ہی اللہ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین کافر یعنی اوسکی طرف قرابت اور ولادت کو جو منسوب کرتے ہین
اور وہ کافرون کی بات سے بیزار ہی اور وہ سب خدا کو ایسا ہی کہتے ہین إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ مگر بندے اللہ کے پاک
کیے گئے شبہون کے میلون سے کہ وہ اوسکی شان کے لائق اوسکی حمد کرتے ہین فَإِنَّكُمْ تو بیشک تم ای کافرو وَمَا تَعْبُدُونَ ۝
اور جو کچھ پوجتے ہو تم بت مَا أَنتُمْ نہین ہو تم عَلَيْهِ اوس چیز پر کہ پوجتے ہو بِفَاتِنِينَ ۝ گمراہ کرنے والے اور تباہ کردینے والے
إِلَّا مَنْ هُوَ مگر اوسے کہ وہ جو صَالِ الْجَحِيمِ ۝ داخل ہونے والا ہی دوزخ مین یعنی علم ازلی مین جو یقینی دوزخی ٹھہرا ہوا ہی اور جو لوگ
فرشتون کو پوجتے تھے اونکا قول ذکر کرکے حق تعالی نے فرشتون کا اقرار بیان کردیا کہ وہ بندے ہونے کے مقر ہین اور کہتے ہین وَمَا مِنَّا اور
نہین ہی ہم مین سے کوئی إِلَّا لَهُ مگر اوسکے واسطے مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ ایک مقام ہی خدمت اور عبادت مین معین اور مقرر کیا ہوا
کہ اوس سے ہم تجاوز نہین کرسکتے شیخ ابوبکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ پاک اور عالی مقام مراد ہی جیسے خوف و رجا اور محبت و رضا کہ ہر
مقربان حظائر ملکوت اور مقدسات جوامع جبروت مین سے ایک مقام پر اوسمین سے مقیم اور متمکن ہی وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ اور بیشک ہم
صف باندھے ہوئے ہین ادائے طاعت اور موقف ملازمت مین وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝ اور یقینی ہم تسبیح کرنے والے ہین
ادائے طاعت مین خدا کے واسطے اور جو چیز اوسکی ذات مقدس کے لائق نہو ہم اوس سے اوسکی پاکی بیان کرنے والے ہین اکثر ارباب ہین کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم اور مومنون کا کلام ہی کہ کہتے ہین فردائے قیامت کو ہم ہر ایک مقام معلوم رکھتے ہین بہشت مین اور آج صف مین کھڑے ہونے والے ہین نماز مین ہم

پاکی کے ساتھ یاد کرنے والے ہین خدا کو اور اِنّ و نون جملون کی تاکید اِنَّ اور لام کے سبب سے کرنا اور ان یہ دونون حرف درمیانی اور جدائی کے لانا
دلیل ہے ہمیشہ طاعت اور ذکر کرنے پر بے شبہۂ قصور اور شائبۂ فتور کے خواہ یہ کلام منسوب ہو ملائکۂ کرام کی طرف خواہ حضرت سید انام علیہ
الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان یعنی اصحاب عظام علیہم الرضوان کی جانب وَاِنْ كَانُوْا اور بیشک تھے کفار قریش کہ رسول مقبول کے
مبعوث ہونے سے قبل لَيَقُوْلُوْنَ ۝ البتہ کہتے تھے کہ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا اگر ہوتا ہمارے پاس ذِكْرًا کوئی ذکر یعنی کوئی کتاب
کہ ہمارے پند اور نصیحت کا سبب ہوتی مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اگلون کی کتابون سے یعنی اگر ہمارے واسطے بھی کوئی کتاب ہوتی اور ہمپر
بھی حکم نازل ہوتا لَكُنَّا تو ضرور ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ بندے اللہ کے پاک کیے ہوئے شرک اور کفر کے لوث سے
اور جب اونکے پاس کتاب آئی جو سب آسمانی کتابون مین اشرف اور بزرگ ہے یعنی قرآن فَكَفَرُوْا بِهٖ تو کافر ہوے اوسکے ساتھ
یعنی اوسپر ایمان نہ لائے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہے کہ جانین اپنے کفر کا انجام کہ عذاب و مغلوبیت ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ اور
بے شک و شبہہ سبقت لیگئی ہے كَلِمَتُنَا ہماری بات پیغمبرون کے واسطے اور اس وعدہ کا حکم لوح محفوظ مین ثبت کیا گیا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے
فرمایا كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ یعنی ہمنے وعدہ نصرت کا جو کیا ہے وہ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ہمارے بندون کے واسطے ہے جو بھیجے ہوے
ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ رسول لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ البتہ وہ ہین مدد کیے ہوے وَاِنَّ جُنْدَنَا اور تحقیق ہمارا لشکر یعنی انبیا
علیہم السلام کے تابع لوگ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ البتہ غلبہ کرنے والے ہین دلیل یا نصرت کے سبب سے اکثر اوقات اور اونپر کافرون کا غلبہ ندرت
اور قلت کے ساتھ ہے فَتَوَلَّ عَنْهُمْ تو منھ پھیر لو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوسوقت تک جب تک قتال کا حکم
یا وعدۂ نصرت کے زمانہ تک کہ جنگ بدر یا فتح مکہ کا دن ہے وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھنا اونکا حال اوسدن فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس
قریب ہے کہ دنیا مین تمہاری نصرت اور آخرت مین تمہارا مرتبہ دیکھینگے لکھا ہے کہ جب کافرون نے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ کی وعید سنی تو بولے کہ یہ کب
ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا کیا پھر وہ ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہین اور عذاب نازل ہونے کا
وقت پوچھتے ہین فَاِذَا نَزَلَ پھر جب وترےگا عذاب بِسَاحَتِهِمْ اونکے مکانون کے صحنون مین فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
تو بری ہوگی صبح ڈرائے ہوون کی لکھا ہے کہ عرب کے قبیلون مین لوٹ مار بہت تھی اور جو لشکر کسی قبیلہ کا قصد کرتا تمام رات راہ چلکر
صبح کو کہ نیند غالب ہونے کا وقت ہے اونکو گھیر لیتے اور اونکے لوٹنے مارنے قید کر لینے پر ہاتھ بڑھاتے اور قوم کی بیخ کنی کرتے اور چونکہ
اکثر صبح کے وقت غارت ہوا کرتی تھی تو غارت کا نام صبح رکھدیا تھا اور اگرچہ اور وقت بھی غارت ہوتی مگر اوسوقت کو صبح ہی کہتے
اس آیت مین عذاب کو تشبیہ دی اوس لشکر کے ساتھ جو ناگاہ اونپر ہجوم کریگا اور اونپر غارت واقع ہوگی کہ وہ بیخ کنی کا عذاب ہے روایت ہے کہ
جس صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین خیبر پہونچے اور اونکے قلعے وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ
صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پھر حق تعالیٰ دوبارہ تاکید کے واسطے فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منھ پھیر اونسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتّٰى حِيْنٍ ۝
تا وقتیکہ آیت سیف نازل ہو وَّاَبْصِرْ اور دیکھ کہ اونپر عذاب نازل ہوتا ہے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ تو قریب ہے کہ دیکھینگے انواع عذاب
دنیا اور عقبیٰ مین سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہے تیرا رب رَبِّ الْعِزَّةِ خداوند عزت اور قوت اور غلبہ کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے

کہ وصف کرتے ہین مشرک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ اور سلام رسولون پر وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہی رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ جو رب ہی سب اہل عالم کا اس آیت مین حق تعالی بندون کو تسبیح کرنا سلام بھیجنا حمد کرنا تعلیم فرماتا ہی امام محی السنہ معالم التنزیل مین اپنی اسناد کے ساتھ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہی کہ اوسکا ثواب واجر بہت بڑے پیمانہ سے ناپین یعنی کثرت عطا کرین اوسے چاہیے کہ اپنی مجلس مین ختم کلام اس آیت پر کرے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ تک تاکہ ثواب پاوے

ثمان وثمانون آیة	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	سورۃ ص مکیۃ وھی
اٹھاسی آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ ص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

صٓ ابو بکر وراق اور قطرب رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ حروف مقطعہ کافرون کے ٹھہرانے کے واسطے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز وغیرہ مین پکار کر قرآن پڑھتے تو وہ لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو تو حق تعالی نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انھین سنکر فکر اور تامل کرکے غلطی کرانے سے باز رہتے اور اس حرف مین خاصکر کہا ہی کہ نام خدا کا ہی یا قرآن کا یا سورت کا یا اسم صمد اور صانع اور صادق الوعد کی کنجی ہی یا صدق اللہ یا صدق محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ اجمعین کی طرف اشارہ ہی اور حقائق مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آسمان مین ایک دریا ہی اوسکا نام ہی صاحب لباب نے فرمایا کہ وہ ایک دریا ہی کہ خدا کا عرش اوسپر ہی یا ایک دریا ہی کہ حق تعالی اوسکے سبب سے مُردون کو زندہ کرتا ہی امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ حق تعالی دوستون کی صفاے محبت کی قسم کھاتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قسم ہی صفاے دل عارفان کی تاویلات مین ہی کہ قسم ہی صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بحر الحقائق مین ہی کہ قسم ہی اوسکی صمدیت کے صاد کی ازل مین اور صوریت کے صاد کی ابد مین اور صانعیت کے صاد کی دونون کے درمیان مین وَالْقُرْاٰنِ اور قسم قرآن ذِي الذِّكْرِ ○ عظمت اور شرف اور شہرت والے کی یا ایسے قرآن کی قسم جسمین کہ حاجت کی چیزون کا ذکر ہی قسم کا جواب یہ ہی کہ وہ بات نہین جو کافر سمجھتے ہین بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے رؤسا قریش مین سے فِي عِزَّةٍ حق بات قبول کرنے سے سرکشی مین ہین وَّشِقَاقٍ ○ اور خدا کی مخالفت اور رسول کی عداوت مین كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانہ والے یعنی اگلی امتین اپنے تکبر اور عداوت کرنے کی وجہ سے فَنَادَوْا پھر ندا کی اونھون نے اور چیخے کہ کوئی اونکی فریاد کو پہونچے وَّلَاتَ اور نہین ہی وہ وقت حِينَ مَنَاصٍ ○ وقت پھرنے کا بھاگ بچنے کی جگہ معالم التنزیل مین فرمایا ہی کہ کفار مکہ کی عادت یہ تھی کہ جب لڑائی بڑھتی اور کڑی پڑتی تو مناص مناص پکارتے یعنی بھاگو بھاگو تو حق تعالی خبر دیتا ہی کہ عذاب آنے کے وقت در بدر مناص مناص پکارینگے اور کہین بھاگنے کی جگہ نہ پائینگے وَعَجِبُوْٓا اور تعجب کرتے ہین کافر اَنْ جَآءَهُمْ یہ کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ پیغمبر ڈرانے والا اونھی مین سے یعنی بشر اونکی صورت کا یا اونکے قبیلہ کا وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور کہا کافرون نے کہ هٰذَا یہ ڈرانے والا سٰحِرٌ جادوگر ہی اون چیزون مین جو خلاف دکھاتا ہی

كَذَّابٌ ○ یعنی جو دعوی نبوت کرتا ہی اور خدا کی طرف سے قرآن کو اسناد کرتے ہین کیا اندھے ہین کہ انوار وحی کو تاریکی سحر اعتبار کرتے ہین

اور کیا بصیرت ہو کہ صدق کی شعاعون کو انکار کرتے ہین خفاش نہین ہوتی **نظم** گشت طالع آفتاب اینچنین عالم فروز دیدہ

خفاش را ایک ذرہ ورو ہی نور نیست شعر ... گشتی ... تیرگی شب ہنوز اندیدہ وی در دو ربی لکھا ہی کہ حضرت حمزہ اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے بعد اشراف قریش مضطرب ہو کر ابو طالب کے پاس آئے اور بولے کہ ای عبد مناف کے بیٹے تم ہمارے

بزرگ اور سردار ہو ہم اسواسطے آئے کہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا فیصلہ کر دو کہ ہماری قوم کے بیعقلون مین سے ایک ایک کو تمھارا بھتیجا پھسلا تا ہی

اور اپنا نکالا ہوا دین اور بنائے ہوے آئین اونکے سامنے چمکا تا ہی اور ہمارے گروہ مین ہر وقت پھوٹ ڈالتا ہی اور اب وہ زمانہ قریب ہی کہ اس

آگ کے بجھانے کی تدبیر اور تدارک سے ہم عاجز آجائین ابو طالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور یہ بات کہی کہ ای محمد تمھاری

قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہین اور تمسے اونکا مدعا یہ ہی کہ یکبارگی انحراف کا طریق نہ اختیار کرو اور اونکی جو تمنا ہی اوسمین ذرا غور و تامل کرو

حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مجھسے تم کیا بات چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ ہمارا دین توڑنے سے تم دست بردار ہو جاؤ اور ہمارے

خداؤن کو برا کہنا چھوڑ دو کہ ہم بھی نہ تمسے متعرض ہون نہ تمھارے تابعون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین بھی تمسے ایک بات

چاہتا ہون کہ ایک کلمہ مین میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تاکہ ممالک عرب تمھارے مسخر ہو جائین اور عجم کے بڑے آدمی تمھاری فرمانبرداری کرین

اونھون نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ پس دفعتہ اشراف قریش حضرت کی طرف سے منھ پھیر کر باہم کہنے لگے کہ

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ کیا کر دیا محمد نے ہمارے خداؤن کو إِلَٰهًا وَاحِدًا یعنی خدا ایک إِنَّ هَٰذَا یقینی یہ خدا کا ایک ہونا لَشَيْءٌ

عُجَابٌ ○ چیز ہی بہت عجیب اسواسطے کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت ایک شہر مکہ کا کام نہین کرسکتے محمد جو ایک خدا کہتے ہین وہ تمام عالم کا

کام کیونکر بنا تا ہی وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ اور جلدی چلے گئے قوم کے بڑے آدمی ابو طالب کے گھر مین سے مِنْهُمْ ایک دوسرے سے کہتے تھے أَنِ امْشُوا

یہ کہ چلو وَاصْبِرُوا اور صبر کرو عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ یعنی اپنے خداؤن کو پوجنے پر إِنَّ هَٰذَا بیشک مخالفت محمد کی ہمارے ساتھ

لَشَيْءٌ يُرَادُ ○ یعنی ایک چیز ہی ارادہ کی ہوئی ہمارے زمانے کے حوادث مین سے اور اوسکے وقوع سے چارہ نہین ہی یعنی بڑائی اور برتری جو محمد کا

مدعا ہی یہ ایک چیز ہی کہ اوسکی خواہش کیجاتی ہی یعنی سب لوگ یہی چاہتے ہین کہ ہم بڑے اور عالی رتبہ رہین مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا نہین سنا ہی ہمنے

یہ جو محمد کہتے ہین خدا کی وحدانیت فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ یعنی پچھلی ملت مین جسپر ہمنے اپنے باپون کو پایا یا حضرت عیسی کی ملت مین کہ سب ملتون سے

اخیر ہی اسواسطے کہ وہ تین خدا ہونے کے قائل ہین ایک ہونے کے قائل نہین ہین إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ توحید جو محمد کہتے ہین إِلَّا

اخْتِلَاقٌ ○ یعنی مگر بنا لینا اپنی طرف سے یعنی جھوٹ خود محمد بنا لیتے ہین أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا اوتارا گیا ہی اوسپر قرآن مِنْ بَيْنِنَا

ہم ہین سے یعنی ہمارے گروہ مین سے محمد وحی کے ساتھ کیون مخصوص ہون اور بزرگ کیون محروم رہین اور اون کافرون نے یہ بات حسد کی راہ سے کہی یہ

نہین کہ اونھین اس بات کا اعتقاد ہو کہ قرآن غیر وحی الہی ہی بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِي شَكٍّ شک مین ہین مِنْ ذِكْرِي میری وحی سے بَلْ

لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ○ بلکہ نہین چکھا ہی اونھون نے عذاب میرا اور جب عذاب کا مزہ چکھینگے تو اونکا شک جاتا رہیگا اور سب جان لینگے کہ

جو کچھ ہمارے رسول نے وحی کے طریق پر ادا کیا سب حق تھا یعنی جب اونپر عذاب نازل ہوگا تو سب تصدیق کا دم بھرینگے اور اوسوقت تصدیق

اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کی رحمت کے ایسا رب الْعَزِیْزِ غالب نہ مغلوب الْوَهَّابِ عطا کرنے والا کہ جو چیز عطا فرماتا ہی اوسکے مستحق ہی کو عطا فرماتا ہی یعنی نبوت کی کنجیان کافرون کے ہاتھ مین نہین ہین اور اونکے تصرف مین نہین ہین کہ اپنے لیقے سرداران قریش کو نبوت دیدین بلکہ یہ ایک عطیہ ہی حق سبحانہ تعالی کی درگاہ سے کہ اپنے فضل و کرم سے جسے چاہتا ہی عطا کرتا ہی نظم چون حال مستحقان آگہی ؛ ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی ؛ دیگران را این تصرف کی رسد ؛ اختیار این امور ترا است ؛ اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی اور اگر وہ اس ملک کے مالک ہین فَلْيَرْتَقُوْا تو چاہیے کہ چڑھ جائین فِي الْاَسْبَابِ سببون مین کہ اونکے باعث سے آسمان پر جاتے ہین لباب مین ہی کہ اسباب یہ ہین کہ فرشتے آسمان پر اپنے بازوون سے چڑھتے وقت اوسپر سہارا دیکے اوڑتے ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر کافرون کو ملک مین آسمان مین اختیار اور اقتدار ہی تو چاہیے کہ آسمان پر چڑھین اور عرش پر بیٹھین اور عالم کے کامون کی تدبیر مین مشغول ہون اور جسے چاہین وحی پھیر لین اور جسپر چاہین وحی بھیجدین اور یہ بات بڑی ہنسی کی راہ سے ہی جُنْدٌ مَّا وہ ایک لشکر ہین اور کیا لشکر هُنَالِكَ اوس جگہ یہ اشارہ ہی اونکے گروہون کی طرف جو در بند ہین یعنی وہان ایک لشکر مَهْزُوْمٌ شکست پایا ہوا ہی مِّنَ الْاَحْزَابِ گروہون مین سے جو لشکر کشی کر کے رسولون کے ساتھ لڑتے تھے قرآن کے اعجاز کی دلیلون مین سے ایک یہ ہی کہ حق تعالی نے مکہ مین اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ قریش کا لشکر عنقریب قتل کیا جائیگا اور شکست کھائیگا اور ایسا ہی ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی وَّعَادٌ اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی وَّفِرْعَوْنُ اور فرعون نے موسی علیہ السلام کی ایسا فرعون کہ ذُو الْاَوْتَادِ میخون والا تھا اس سے ملک ثابت اور برقرار مراد ہی خدا نے اوس ملک کو خیمہ سے تشبیہ دی کہ خیمہ ستون اور میخون کے سبب سے مضبوطی پاتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چار میخ مراد ہین کہ مومنون پر چومیخا کر کے سختی کرتا تھا وَثَمُوْدُ اور تکذیب کی ثمود نے صالح علیہ السلام کی لکھا ہی کہ ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب دوسری بار دعوت اسلام کرنے وقت کی اسواسطے کہ پہلی بار جب صالح علیہ السلام نے دعوت اسلام کی تو سب ایمان لائے تھے جب وہ بعضون نے وفات فرمائی تو لوگ مرتد ہوگئے حق تعالی نے پھر حضرت صالح کو زندہ کر کے اونپر مبعوث کیا ہی قوم نے اونکو نہین پہچانا اور معجزہ طلب کیا اور اونٹنی پیدا ہونے کا معجزہ واقع ہوا تو بعضے ایمان لائے اور بعض نے تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے سبب سے سب ہلاک ہوے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی تکذیب کی وَاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ اور جنگل والون نے شعیب علیہ السلام کی اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ وہ لوگ ہین لشکر تکذیب کرنے والون کا اور کفار قریش کا گروہ شکست کھایا ہوا بھی اونھی مین سے ہوگا اِنْ كُلٌّ نہ تھا کوئی بھی اونمین سے اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر یہ کہ تکذیب کی اوسنے فرشتون کی فَحَقَّ عِقَابِ تو حق ہوا میرا عقاب ونیز اور نازل ہوا میرا عذاب ونیز وَمَا يَنْظُرُ اور نہین دیکھتے اور انتظار نہین کھینچتے ہین هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ تمھاری قوم مین سے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک سخت آواز کی کہ وہ پہلا نفخہ ہی اور اوسکے ساتھ مرجائینگے مَّا لَهَا نہین ہی اوس آواز سخت کو مِنْ فَوَاقٍ کچھ پھرنا یعنی کوئی اوسکو رد نہ کر سکیگا وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا معاندون

قریش نے جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل اور کافرون نے کہا کہ ای ہمارے رب عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا جلدی دے ہمارا حصہ اوس عذاب سے
جس سے ہمکو محمد دہمکاتے ہین یا جلدی دے ہمکو ہمارا نامۂ اعمال کہ اوسمین ہم دیکھین قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ قبل روز حساب کے
یہ جلدی مسنخرے پن کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو رنج ہوتا تھا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اصْبِرْ
صبر کر عَلٰى مَا يَقُولُونَ اوس بات پر جو وہ کہتے ہین اور یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہی وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ اور یاد کر ہمارے
بندے داؤد ذَا الْأَيْدِ صاحب قوت کو کہ وہ قوت یا لڑائی مین تھی یا ملکداری مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عبادت مین اسواسطے کہ آدھی
رات فقط عبادت مین بسر کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن نہین إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ بیشک وہ پھر آنیوالا تھا ہماری طرف
إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ یقینی ہمنے مسنخر کردیا پہاڑون کو داؤد کا کہ جہان داؤد علیہ السلام چاہتے پہاڑ وہان چلے جاتے مَعَهُ يُسَبِّحْنَ
اوسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے بِالْعَشِيِّ رات کو وَالْإِشْرَاقِ ۝ اور آفتاب نکلتے وقت صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ
پہاڑون اور پتھرون کی تسبیح اگرچہ عاقلون پر پوشیدہ ہی مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی اور کنکریون کی تسبیح حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین خدا کی قدرت پر ایک گواہ ہی اولیاء اللہ مین سے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مینھ کی بوندون
کی طرح پانی اوسمین سے ٹپکتا ہی ایک ساعت وہان توقف کرکے غور سے اوسکو دیکھا تو پتھر اون ولی سے باتین کرنے لگا کہ ای اللہ کے ولی
کئی برس ہوے کہ اللہ نے مجکو پیدا کیا اور اوسکی سیاست کے خوف سے مین حسرت کے آنسو بہاتا ہون اوس خدا کے ولی نے مناجات کی کہ ای اللہ
اس پتھر کو بیخوف کردے اونکی دعا قبول ہوئی اور امان کی خوشخبری اوس پتھر کو پہونچی پھر ایک مدت کے بعد وہ ولی اوس مقام پر پہونچے اور پھر
اوس پتھر کو دیکھا کہ پہلی بار سے زیادہ آنسو بہاتا ہی پوچھا کہ ای پتھر جب کہ تو بیخوف ہوچکا تو اب یہ رونا کسواسطے ہی اوسنے جواب دیا کہ پہلے مجھسے
قطرے جو ٹپکتے تھے خوف عذاب کے سبب سے تھے اور اب جو مین روتا ہون تو یہ رونا امن کی خوشی سے ہی یہان اس درگاہ مین رونے کے سوا کچھ
کام نہین ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی بیت سر گریہ داریم دور و دراز ۔ ندانم ز حسرت بود یا زناز ۔ شعر از سنگ گریہ بین و مگو
کان ترشح ست ۔ وز کوہ نالہ دان مپندار کان صداست ۔ وَالطَّيْرَ اور مسنخر کردیا ہمنے داؤد کا پرندون کو مَحْشُورَةً جمع
کیے گئے اونکے پاس اور صف باندھے ہوے اونکے سر پر كُلٌّ لَّهُ ہر ایک پہاڑون اور پرندون مین سے داؤد علیہ السلام کے أَوَّابٌ ۝
مطیع تھے یا پھیرنے والے اپنی آوازین اونکے ساتھ تسبیح کرکے وَشَدَدْنَا اور مضبوط کردی ہمنے مُلْكَهُ اوسکی بادشاہی مظلومون کی
دعا کے سبب سے یا نصیحت کرنے والے وزیرون کے باعث سے یا رعیت پر سے ظالمون کے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے یا دشمنون کے دلون مین اونکا رعب ڈالکر
یا زرہ اور لڑائی کے ہتھیار بنانے سے یا لشکر کی کثرت کے باعث یا پاسبانون کی کثرت کے سبب سے اسواسطے کہ ہر شب چھتیس ہزار مرد اونکے گھر کی نگہبانی
رکھتے تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ بادشاہی کا استحکام اس سبب سے تھا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر لٹکائی وہ زنجیر حضرت داؤد کے
محکمہ پر ٹھہری متخاصمین مین سے جو کوئی حق پر ہوتا اوسی کا ہاتھ زنجیر تک پہونچتا اور فریق ثانی کا ہاتھ نہ پہونچتا وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ
اور دی ہمنے داؤد کو حکمت یعنی تمام علم اور کمال عمل وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ اور بات پاکیزہ کہ مخاطب اپنا مقصود بے شبہے کے دریافت
کرلیتا یا بات اوسط درجہ کی مطلب کو گھیرے ہوے اور فضول ذرا بھی نہین تقریر نہ بہت دراز نہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فصل الخطاب کی

بڑھ کر کہا البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر اور حقیقت مین کتنے ہی متخاصم ہون سب کا کلام اس حکم سے منقطع ہو جاتا ہی جاننا چاہیے
حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ مین اوریا کی عورت کے ساتھ آپکے نکاح کرنے مین بہت اختلاف ہی بعضے مفسرین نے یہ قصہ اس طرح
بیان کیا ہی کہ شرع اور عقل اوسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہی جو کچھ صحت کے قریب معلوم ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ
نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اوسکا نکاح اوس عورت کے ساتھ ہو جائے عورت کے ولیون کو اوسکے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اونھون نے
اوسکو اوریا کے ساتھ نکاح نہ کرنے دیا اور حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور حضرت داؤد کی ننانوے بیبیان تھین آپنے
اوسکی بھی خواہش کی زاد المسیر مین ہی کہ عتاب الٰہی حضرت داؤد پر اسوجہ سے ہوا کہ اوریا کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور قرآن مین
اوسکا حال اس طرح پر ہی کہ وَهَلْ أَتَاكَ اور کیا آئی تیرے پاس اے ہمارے حبیب نَبَأُ الْخَصْمِ خبر اون دو گروہ کی جنھون نے
جھگڑا کیا اور تبیان مین ہی کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام دو متخاصمین کی صورت پر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے
ساتھ فرشتون کا ایک ایک گروہ تھا اور حضرت داؤد نے دن تقسیم کر دیے تھے ایک دن عبادت کرتے ایک دن فیصلہ ایک دن وعظ کہتے ایک دن
اپنے خاص کامون مین مشغول ہوتے عبادت کے دن بالاخانہ پر جاتے اور پاسبان اوسکے گرداگرد کھڑے ہو کر لوگون کو اوپر جانے سے منع کرتے اوس دن
فرشتے آدمی کی صورت پکڑ کر حضرت داؤد کے گھر مین آئے اور اونکے عبادت خانہ پر چڑھ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ
یاد کر جب چڑھ گئے اوسکے بالاخانہ پر إِذْ دَخَلُوا جب اندر آئے عَلَىٰ دَاوُودَ داؤد کے سامنے اور حضرت داؤد نے اونھین دیکھا فَفَزِعَ
تو ڈرے مِنْهُمْ اونسے اسواسطے کہ وہ بے اجازت اوپر چلے گئے تھے قَالُوا لَا تَخَفْ بولے فرشتے کہ نہ ڈرو اے داؤد خَصْمَانِ
ہم دو گروہ ہین جھگڑنے والے ایک دوسرے کے ساتھ بَغَىٰ بَعْضُنَا ظلم کیا بعض نے ہم مین سے عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر فَاحْكُم بَيْنَنَا پس
حکم کر درمیان ہمارے بِالْحَقِّ حق وَلَا تُشْطِطْ اور ظلم نہ کر اپنے حکم مین وَاهْدِنَا اور ہدایت کر ہمین إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ
میانہ اور سیدھی راہ کی طرف کہ وہ عدل اور راستی ہی داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ جھگڑا بیان کرو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے حضرت
داؤد سے کہا کہ إِنَّ هَٰذَا أَخِي تحقیق یہ میرا بھائی ہی دین اور محبت کی راہ سے لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اوسکی ننانوے
بھیڑیان ہین وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ اور میری ایک ہی بھیڑی ہی فقط فَقَالَ تو اوسنے مجھسے کہا کہ أَكْفِلْنِيهَا اوسے میرا حصہ
اور ملک کر دے وَعَزَّنِي اور غلبہ کیا اوسنے مجھ پر فِي الْخِطَابِ بات کرنے مین اور مجھے اس امر مین عذر کرنے کی بھی مہلت نہ دی قَالَ کہا
داؤد علیہ السلام نے کہ اگر یہ کیفیت واقعی ہی تو لَقَدْ ظَلَمَكَ قسم خدا کی کہ اوسنے ظلم کیا تجھپر بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ تیری بھیڑی مانگنے اور اوسے
ملانے کے سبب سے إِلَىٰ نِعَاجِهِ اپنی بھیڑیون مین وَإِنَّ كَثِيرًا اور تحقیق کہ بہت سے مِّنَ الْخُلَطَاءِ شریکون مین سے جو مال
آپس مین خلط کرتے ہین لَيَبْغِي البتہ ظلم کرتے ہین بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ بعض اونکے بعض پر اور اپنے حق سے زیادہ مانگتے ہین إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ اور تھوڑے ہین یہ
لوگ شریکون مین جب حضرت داؤد نے یہ بات کہی تو وہ دونو کھڑے ہوئے اور نظر سے غائب ہو گئے پس داؤد علیہ السلام سوچ مین گئے وَظَنَّ
دَاوُودُ اور گمان کیا داؤد نے أَنَّمَا فَتَنَّاهُ یہ کہ ہمنے آزمایا اوسے اس فیصلہ مین تاکہ وہ متنبہ ہو جائے فَاسْتَغْفَرَ تو مغفرت مانگی اوسنے

سجدہ
عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ

رَبَّهٗ اپنے رب سے وَخَرَّ رَاكِعًا اور منہ کے بل گر پڑا اس حال مین کہ سجدہ کرنیوالا تھا وَّاَنَابَ اور پھرا خدا کی طرف یہ سجدہ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ عزیمت ہے اور وہ کہتے ہین کہ یہ آیت پڑھکر سجدہ کرنا چاہیے نماز اور غیر نماز مین اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک عزیمتون مین سے نہین ہے اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس سجدہ مین دو روایتین ہین اور امام اعظم کے قول پر یہ دسوان سجدہ ہے
اور فتوحات مکیہ مین اسے سجدۂ انابت کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سجدہ شکر کا بھی کہا جاتا ہے اسواسطے کہ داؤد علیہ السلام نے خدا کی جناب مین
شکر کا سجدہ کیا فَغَفَرْنَا لَهٗ تو بخشدی ہمنے داؤد علیہ السلام کو ذٰلِكَ وہ چیز جسکی بخشش اوسنے اوس روز چاہی تھی وَاِنَّ لَهٗ اور تحقیق
اوسکے واسطے عِنْدَنَا لَزُلْفٰى ہمارے پاس نزدیکی ہے مغفرت کے بعد وَحُسْنَ مَاٰبٍ اور اچھی بازگشت بہشت مین اور کہا
ہمنے اوسکو يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ اے داؤد بیشک کردیا ہے ہمنے تجکو خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ خلیفہ زمین مین یعنی خلافت کا
رتبہ ہمنے تجکو عطا کیا جو انبیا علیہم السلام تجسے قبل تھے اونکا خلیفہ ہمنے تجھے کیا فَاحْكُمْ پس حکم کر تو بَيْنَ النَّاسِ لوگون کے درمیان
بِالْحَقِّ سچائی کے ساتھ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى اور پیروی نکر خواہش نفس اور اوسکی آرزوون کی فَيُضِلَّكَ کہ گمراہ کرے خواہش تجکو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی اون دلیلون سے
جو خدا نے راہ حق پر نصب کی ہین لَهُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت بِمَا نَسُوْا بسبب اسکے کہ بھول گئے ہین
يَوْمَ الْحِسَابِ روز شمار کو اور اوس دن کے واسطے کچھ توشہ اونھون نے نہین صرف کیا فوائد السالکین مین ہے کہ دیکھو بادشاہی کیا سخت کام ہے اور
شہریاری کیا بھاری بوجھ ہے کہ حضرت داؤد علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام باوصف کمال درجۂ نبوت اور جلال مرتبۂ رسالت کے ایسے حکم سے مامور ہوے اور ایسے
خطاب کے ساتھ مخاطب ہوے کہ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یعنی لوگون مین حکم کر عدل و انصاف کے ساتھ اور قدم راہ حق پر رکھ طریق باطل پر نہین اور
اپنے نفس کی خواہش کی پیروی اختیار نکر کہ تجھے ہماری مرضیون کی راہون سے گمراہ کر دیگا اور سلسلۃ الذہب مین ہے کہ نظم نعتی آن شنو کہ حق فرمود
در مقام خطاب با داؤد ۔ کہ ترا زان خلیفگی دادیم ۔ سوی خلق جہان فرستادیم ۔ تا کنی طاعت ز عدل اساس ۔ حکم رانی بعدل بین الناس ۔ سرگردانی
ز عدل مستور ست ۔ از مقام خلیفگی دور ست ۔ آنکہ گر دستشم ز دولت بست ۔ عقل جو خانۂ حق ۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ ان دونون کے درمیان ہے بَاطِلًا بیہودہ یعنی باطل یعنی ہمنے انکو عبث نہین پیدا
کیا بلکہ اسواسطے کہ اوس سے دلیل پکڑین ہماری قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ پر ذٰلِكَ یہ بات کہ چیزون کا پیدا کرنا بے کسی حکمت کے ہے ظَنُّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا گمان ہے اون لوگون کا جو کافر ہوے اور خلقت کے بھید کو نہین سوچے فَوَيْلٌ پس وائے لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون
لوگون پر جو نہ ایمان لائے اور دین حق نہ قبول کیا اور ایسا گمان رکھا اونپر وائے ہے مِنَ النَّارِ آتش دوزخ سے لکھا ہے کہ کفار قریش نے
مومنون سے کہا کہ ہمکو آخرت مین تمھارے برابر یا تمسے زیادہ عطیہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ ایسا نہین ہے نَجْعَلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا کیا کرتے ہین ہم اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے جزا اور عطا مین كَالْمُفْسِدِيْنَ
مانند تباہکارون کے فِى الْاَرْضِ زمین مین یعنی کافرون کے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ کیا کرتے ہین ہم پرہیزگارون کو
كَالْفُجَّارِ مانند بدکارون اور نابکارون کے یعنی ہم نہین کرتے ہین كِتٰبٌ یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن اَنْزَلْنٰهُ نازل

ع ۱۲

بھی بیٹے والد کی طرح ہمین مطیع اور مسخر رہیگا اس خوف سے سب جنون نے جمع ہوکر اوس فرزند کو قتل کر ڈالنے پر اتفاق کیا حضرت سلیمان کو یہ خبر ہوئی آپ نے وہ فرزند ابر کو سپرد کردیا کہ اوسکی رضاعت اور پرورش مین مستعد رہے اور جنون کے شر سے بے خوف ہو بانٹ قضائے الٰہی سے وہ فرزند مرگیا اور اوسے مواہو حضرت سلیمان کے تخت پر ڈالدیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے خبر دی کہ **وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ** اور بیشک بے شبہ ہمنے آزمایا اور امتحان مین ڈالا سلیمان کو **وَاَلْقَيْنَا** اور ڈالا ہمنے **عَلٰى كُرْسِيِّهٖ** اوسکے تخت پر اوسکے بیٹے کو **جَسَدًا** جسد بے روح سلیمان علیہ السلام نے وہ جو کیا تھا اوس سے نادم ہوے کہ بیٹے کو ابر کے سپرد کیا اور خدا پر توکل کیا اس بات پر پشیمان ہوے **ثُمَّ اَنَابَ** ○ پھر پھرے خدا کی طرف اور اہل عالم پر ظاہر ہوگیا کہ خدا ہی پر توکل کرنا چاہیے اور اباب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان بیمار ہوے اسقدر کہ کمال ضعف کی وجہ سے اونکا جسم بے روح معلوم ہوتا تھا اگر اونکو تخت پر بٹھاتے تھے تاکہ امور سلطنت مین خلل نہ پڑے پھر پھرے صحت کی طرف یعنی اچھے ہوگئے اور مشہور یہ بات ہے کہ ترک ادب کی وجہ سے اونکی مملکت کی انگوٹھی صخرہ جنی کے ہاتھ لگی وہ چالیس دن تخت سلطنت پر بیٹھا پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور حضرت سلیمان سلطنت کی طرف پھرے اور دعا مین مشغول ہوے **قَالَ** کہا سلیمان نے کہ **رَبِّ اغْفِرْ لِيْ** ای میرے رب بخشدے مجھے اس چیز مین جو مجھسے صادر ہوئی **وَهَبْ لِيْ** اور عطا کر مجھے **مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ** بادشاہی کہ نہ لائق ہو **لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ** کسیکے واسطے میرے بعد تاکہ ایسی بادشاہی میرا ہی معجزہ ہو یا کوئی مجھسے نہ لے سکے جیسے صخرہ جنی نے لے لی تھی بحر مین فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ کوئی دوسرا اوسکے طلب کی ہوس کرے اور بلا اور فتنہ مین پڑے اسواسطے کہ بے قوت نبوت اتنی بڑی سلطنت مین فتنہ سے کوئی بے خوف نہین ہوسکتا **اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** ○ یقینی تو عطا فرمانے والا ہے اور جو کچھ جس کسیکو تو چاہے عطا فرمائے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان ؑ نے الہام الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلطنت دنیا کی طرف التفات نہوگا اس جہت سے اس عالی جرأت کی کہ اونکی ہمت عالی کے سامنے دنیا وما فیہا پر پشہ کے برابر بھی حقیقت نہین رکھتی بیت

عارفان ہرچہ ثباتے و بقائے نکند ✣ گر ہمہ ملک جہان ست بہیچش نخرند ✣

اسی جہت سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کا مطلب اور مقصود اس دعا مین یہ تھا کہ یا الٰہی مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ بالفعل اوسکا ظہور کسیکے لائق نہو اسواسطے کہ بالقوہ حضرت سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو وہ سلطنت حاصل تھی صحیحین مین وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگاہ جن مین سے ایک عفریت میرے پاس آیا تاکہ نماز میری قطع کردے حق تعالیٰ نے مجھے قوت عطا فرمائی اور یہ بات ممکن کردی کہ مین نے اوسکو گرفتار کیا اور چاہا کہ مسجد کے ستونون مین سے کسی ستون مین اوسے باندھدون کہ تم اوسے دیکھو پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ تو اوسکو مین نے رہا کردیا تو وہ بے بہرہ اور ناامید پھرا **فَسَخَّرْنَا** پھر مسخر کردی ہمنے **لَهُ الرِّيْحَ** سلیمان کے واسطے ہوا کہ اوسکی فرمانبرداری کرے **تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ** چلے اوسکے حکم سے **رُخَآءً** نرم اور دھیمی **حَيْثُ اَصَابَ** ○ جہان کہین قصد کیا ہو **وَالشَّيٰطِيْنَ** اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے شیطان **كُلَّ بَنَّآءٍ** ہر ایک بنا کرنے والا خشکی مین تاکہ اوسکے واسطے عمارتین بنائین **وَّغَوَّاصٍ** ○ اور غوطہ لگانے والا دریا مین تاکہ اوسکے واسطے جواہر نکالے **وَّاٰخَرِيْنَ** اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے اور جن **مُقَرَّنِيْنَ** باہم بندھے ہوے **فِي الْاَصْفَادِ** ○ زنجیرون مین شیطانون مین سے جو کاریگر تھے وہ حضرت سلیمان کے واسطے کام کرتے اور جو سرکش اور متمرد تھے وہ قید کردیے جاتے تاکہ کسیکو ضرر نہ پہونچائین پھر ہمنے سلیمان سے کہا

کہ هٰذَا ایسی بادشاہی جو ہمنے تجکو دی عَطَآؤُنَا عطا ہماری ہی فَامْنُنْ پس احسان کرجسپر چاہ اور اوسے اس عطیہ مین سے ہو خاکر دے
اَوْ اَمْسِكْ یا روک رکھ اپنی عطا جس سے تو چاہے بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیحساب احسان کرنا اور روک رکھنا یعنی اس عطا مین
تصرف کرنا تمھارے چاہنے پر موقوف ہی اور اوسکا حساب تمسے نہوگا وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک سلیمان کے واسطے عِنْدَنَا ہمارے نزدیک
لَزُلْفٰى البتہ قربت ہی اونکی طاعت قبول ہونے کے سبب سے یا آخرت مین حضرت سلیمانؑ درگاہ صمدیت کے مقربون مین سے ہونگے
یا وصف اسکے کہ دنیا مین بڑی سلطنت اونھین حاصل تھی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور اونکے واسطے ہی خوبی بازگشت کی یعنی
جنت مین درجات مین اونکے واسطے وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ م اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو اِذْ نَادٰى جبکہ پکارا
اونے رَبَّهٗٓ اپنے رب کو اسطرح کہ اَنِّىْ یقین مجھے مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ مس کرتا ہی مجھے شیطان یعنی شیطان پہنچاتا ہی
مجھے رنج وَّعَذَابٍ ۝ اور دکھ اور وہ اسطرح ہی کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ملامت اور شماتت کی اور کہا کہ ایوب تمنے
کیا کیا کہ حق تعالی نے اپنی نعمتون کے فائدے تمسے پھیر لیے اور دکھ کے شدائد تمپر مسلط کر دیے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے تابعون
کو وسوسہ ڈالتا یہانتک کہ تابعون نے اونھین اپنے گھرون سے نکالدیا اس ڈر کے مارے کہ اونکی بیماری ہمین نہ ہوجائے اور حضرت
ایوب کی تھوڑی سی حکایت سورۂ انبیا مین مذکور ہوچکی ہی غرضکہ حق تعالی نے حضرت ایوب کی دعا قبول فرمائی اور حضرت جبریل کو اونکے
پاس بھیجا تو حضرت جبریل نے آکر کہا کہ ای ایوب اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ج مار اپنا پانؤن زمین پر حضرت ایوب نے حضرت جبریل کے کہنے کے موافق
پانؤن زمین پر مارا اور پانی کے دو چشمے اونکے قدم کے نیچے سے جوش مارنے لگے ایک گرم ایک سرد اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ هٰذَا
مُغْتَسَلٌۢ یہ چشمہ گرم پانی کا غسل کرنے کی جگہ ہی یا ایسا پانی ہی کہ جس سے غسل کرنے مین اور یہ دوسرا چشمہ بَارِدٌ ٹھنڈا ہی وَّ
شَرَابٌ ۝ اور پینے کا تو ایوب علیہ السلام نے اوس گرم پانی کے چشمہ مین غسل کیا اور اونکی سب ظاہری بیماریان مٹ گئین پھر ٹھنڈے
چشمہ مین سے پانی پیا امراض باطنی بالکل زائل ہوگئے اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمہ ایک ہی تھا پینے کے وقت اوسکا پانی ٹھنڈا ہوتا اور غسل کے
وقت گرم وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ اوسکے لوگ یعنی اوسکے فرزندون کو ہمنے پھر زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
اور مثل اونکے اونکے ساتھ تو پہلے جتنی اولاد تھی اب اوسکی دونی ہوگئی رَحْمَةً مِّنَّا رحمت کے واسطے کہ ہماری طرف سے پہونچی وَذِكْرٰى
اور نصیحت پکڑنے کو لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ عقل والون کے واسطے تاکہ بلاؤن مین راحت اور فرحت کا انتظار کھینچین اور خدا سے پناہ مانگین اسواسطے کہ خدا کی
رحمت نے کشایش کو صبر کے ساتھ باندھ دیا ہی فَاِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ نظم کلید صبر کسے را کہ باشد اندر دست ٭ ہر آئنہ در گنج مراد بکشاید ٭
بشام تیرہ محنت بساز و صبر نماے ٭ کہ دم بدم سحر از پردہ ردی بنماید ٭ لکھا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے زمانہ مرض مین اونکی بی بی رحیمہ نام کسی
کام کو گئی تھین وہان اونھین دیر ہوگئی تو حضرت ایوب نے قسم کھائی کہ اونکو سو لکڑیان مارونگا جب اونھین صحت ہوئی اور تندرستی اور جوانی کی حالت
پر پھر آئے تو چاہا کہ اپنی قسم پوری کرین تو حکم پہونچا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ اور لے اپنے ہاتھ مین ضِغْثًا
اذخر کی شاخون کا مٹھا یا خشک تنکے کہ سو ہون فَاضْرِبْ بِّهٖ پھر مار اپنی بی بی کو اوس مٹھے سے وَلَا تَحْنَثْ
اور اپنی قسم مین حانث نہو یعنی قسم نہ توڑو اور جھوٹے نہو جاؤ اِنَّا وَجَدْنٰهُ بیشک ہمنے پایا ایوب کو صَابِرًا

ع ۱۴ وقف لازم

وعدہ دیے گئے تھے لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ حساب کے دن مین تو جنتی لوگ فرحت اور خوشی مین کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا
بیشک جو کچھ نعمت ہم دیکھ رہے ہین لَرِزْقُنَا البتہ ہماری روزی ہی کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمین عطا فرمائی مَا لَهٗ
نہین ہی اس روزی کے واسطے مِنْ نَّفَادٍ ○ کچھ کمی اور بند ہوجانا هٰذَا یہ ہی جو کہ جنتیون کو حاصل ہوگا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ
اور بیشک نافرمان بردارون یعنی کافرون کے واسطے لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ البتہ بری جگہ پھرنے کی ہی کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ ہی
يَصْلَوْنَهَا جائینگے دوزخ مین فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ پس برا بچھونا ہی دوزخ هٰذَا یہ ہی عذاب فَلْيَذُوْقُوْهُ
تو چاہیے کہ چکھین کافر وہ عذاب حَمِيْمٌ وہ گرم پانی ہی نہایت کھولتا ہوا کہ جب منھ کے سامنے جائے تو اوسے جلادے اور
پینگے تو ٹکڑے ہو جائینگے وَّغَسَّاقٌ اور زہر ہی کہ دوزخیون کو ٹھنڈک کے مارے اوسطرح جلائیگا جیسے آگ گرمی کے باعث سے
جلاتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ غساق ایک گندی چیز کو کہتے ہین ترک کی زبان مین اور یہان پیپ ہی کہ دوزخیون کے گوشت اور پوست
اور زناکارون کی شرمگاہون سے بہتا ہوگا کہ اوسے جمع کرکے دوزخیون کو پلائینگے وَّاٰخَرُ اور دوزخیون کے واسطے عذاب
اور ہی مِنْ شَكْلِهٖ مثل اس عذاب کے جو مذکور ہوا اَزْوَاجٌ ○ انواع واقسام کا مگر سختی اور دکھ مین ایک دوسرے کے
مشابہ ہی لکھا ہی کہ کافرون کے سردار جب دوزخ مین داخل ہونگے تو اونکے تابعون کو بھی اونکے پاس پہونچائینگے اور فرشتے سردارون سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ ہی
مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ داخل ہونے والا دوزخ مین رنج اور سختی سمیت تمہارے ساتھ تو وہ کہینگے لَا مَرْحَبًا بِهِمْ کچھ مرحبا
نہو جیو اونکو اِنَّهُمْ بیشک وہ صَالُوا النَّارِ ○ پہونچنے والے ہین آگ مین اپنے اعمال کی شامت سے جسطرح ہم دوزخ مین داخل ہوئے
مرحبا ایک کلمہ ہی کہ مہمان کے اعزاز واکرام کے واسطے کہتے ہین تو سردار کافر اپنے تابعون کو نفرین کرینگے لا مرحبا بہم کہکر اور جب تابع لوگ
سردارون سے یہ بات سنینگے تو قَالُوْا کہینگے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لَا مَرْحَبًا بِكُمْ مرحبا نہو تمہارے واسطے اور ای کافرون کے
سردارو تم اسی نفرین کے بہت سزاوار ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا تم تو پہلے رکھ چکے ہو ہمارے واسطے عذاب جب کرنے والی چیزین کہ تمنے ہمکو
اغوا کیا اور تمہارے ہی گمراہ کرنے کے سبب سے ہم دوزخ مین آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہی دوزخ پھر تابع لوگ دوبارہ قَالُوْا
رَبَّنَا کہینگے کہ ای ہمارے رب مَنْ قَدَّمَ لَنَا جسنے آگے رکھا ہمارے واسطے هٰذَا اس کفر اور گمراہی کو اور ہمارا قدم راہ حق سے ہٹا دیا ہی
فَزِدْهُ تو زیادہ کر اوسپر عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا فِي النَّارِ ○ آتش دوزخ مین یعنی جتنا عذاب اوسپر ہو اوتنا ہی اور بڑھا دے اور بعضے کہتے ہین
کہ دوزخ کے سانپ اور بچھو اونپر مسلط ہو جائینگے وَقَالُوْا اور کہینگے سرداران قریش جو کافر تھے دوزخ مین مَا لَنَا کیا ہی ہمکو کہ آج لَا نَرٰى نہین
دیکھتے ہین ہم رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ اون مردون کو کہ تھے ہم گنتے اونھین دنیا مین مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ بدون اور مردودون مین سے
موضح مین ہی کہ کفار قریش جب دوزخ مین دیکھینگے اور فقیر مسلمانون کو وہان نہ پائینگے جیسے حضرت عمار یاسر اور صہیب اور خباب اور بلال رضی اللہ عنہم کو تو
کہینگے کہ اَتَّخَذْنٰهُمْ ٹھہرا لیا تھا ہمنے اونکو سِخْرِيًّا مسخرا اور ہنسا ہوا اور جنکے ساتھ ہم مسخرا پن اور ہنسی کیا کرتے تھے کیا اونکو
دوزخ مین نہین لائے اَمْ زَاغَتْ یا لائے ہین اور مڑ گئی ہین عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○ اونسے ہماری آنکھین یعنی
ہم اونکو دوزخ مین نہین دیکھتے آثار مین وارد ہی کہ حق تعالی مسلمان فقیرون کے اوس گروہ کو جنت کی کھڑکیون مین جلوہ دیگا تا کہ کافر دیکھین اور اونکی

فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پس بیشک تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ○ مہلت دیے ہووں مین سے ہے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ○
اوس دن تک کہ وقت معلوم ہے یعنی پہلی بار صور پھکنے تک کہ اوس وقت سب مرجائینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ کہا ابلیس نے کہ
پھر قسم ہے مجھے تیرے غالب اور قاہر ہونے کی کہ جسطرح کر سکون لَاُغْوِيَنَّهُمْ ضرور گمراہ کرونگا اولاد آدم کو اَجْمَعِيْنَ ○
سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مگر تیرے اون بندون کو مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ○ اونمین سے جو پاک کیے گئے ہین شرک او
عصیان کے لوث سے قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ فَالْحَقُّ پھر حق مجھی سے ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ○ اور مین حق کہتا ہون
کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دونگا مین دوزخ کو مِنْكَ تجھے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور اون لوگون سے جو تیری
پیروی کرینگے مِنْهُمْ آدمیون اور جنون مین سے اَجْمَعِيْنَ اون سب سے قُلْ کہو اے ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کہ مَآ اَسْئَلُكُمْ نہین مانگتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ○
اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون مین سے یعنی اون لوگون مین سے جو اپنی طرف سے بناکر ایسی بات ظاہر کرتے ہین جو جانتے
نہین ہین صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تکلف کرنے والون کی تین علامتین ہین ایک یہ کہ اوسکے ساتھ جھگڑتا ہے جو اوس سے برتر ہے دوسری
یہ کہ چاہتا ہے کہ جو چیز لینا مقدور سے باہر ہے وہ بھی لیلے تیسری یہ کہ وہ بات کہتا ہے جو اوسے معلوم نہین اِنْ هُوَ نہین قرآن اِلَّا ذِكْرٌ
مگر نصیحت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے جن ہون یا انسان وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور قریب ہے کہ جانوگے تم قرآن
کی خبر یعنی جو کچھ اوسمین ہے وعدہ وعید یا جانوگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اور اونکی بات سچ ہونا تمکو معلوم ہوجائیگا بَعْدَ
حِيْنٍ ○ ایک وقت اور مدت کے بعد کہ وہ موت کی گھڑی ہے یا قیامت کا دن یا اسلام ظاہر ہونے کا وقت

سورۃ الزمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	خمس وسبعون آیۃ
سورہ زمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور یہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچھتر آیتین ہیں

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہے جو الْعَزِيْزِ غالب ہے تقدیر مین
الْحَكِيْمِ ○ دانا ہے تدبیر مین اِنَّآ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ اوتاری ہمنے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تیری طرف اے ہمارے حبیب کتاب کہ وہ قرآن ہے
بِالْحَقِّ صحت اور راستی کے ساتھ یا حق ثابت اور بیان کرنے کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس عبادت کر اللہ کی مُخْلِصًا اوس حال مین کہ پاک کرنے
والا ہو تو لَّهُ الدِّيْنَ ○ اوسکے واسطے اپنی عبادت کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہین کہ انھین حکم ہے کہ
اپنی عبادت کو شرک اور ریا سے پاک کرین اَلَا لِلّٰهِ آگاہ ہوجاؤ اور جانو کہ خدا ہی کے واسطے ہے الدِّيْنُ الْخَالِصُ عبادت پاک شرک سے یعنی وہ سزاوار
اسکے ہے کہ اوسکی عبادت خالص ہو اسواسطے کہ صفت الوہیت کے ساتھ وہ منفرد اور یکتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور جنھون نے ٹھہرا لیے
مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست یعنی بہت سے خدا کہ انھین بہت دوست رکھتے ہین عام اس بات سے کہ وہ فرشتے ہون
یا بت وغیرہ اور کافر کہتے ہین مَا نَعْبُدُهُمْ نہین پوجتے ہین ہم اونکو اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ مگر اسواسطے تاکہ نزدیک کردین ہمکو اِلَى اللّٰهِ اللہ کی
طرف زُلْفٰى نزدیک کرکے یعنی تاکہ وہ ہماری شفاعت کرین اور اونکی شفاعت سے ہم بڑا مرتبہ پائین اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ تحقیق کہ

اللہ حکم کریگا اون مشرکون کے درمیان فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ اوس چیز مین جسمین وے یَخْتَلِفُوْنَ ؕ اختلاف کرتے ہین معبودون مین سے
یعنی آج کوئی تو فرشتہ کو پوجتا ہی جیسے بنو ملیح کوئی آدمی کو جیسے یہود و نصاریٰ اور اسیطرح بت آفتاب ستارون پتھر درخت پتھر جن آگ کو
پوجتے ہین اور ہر ایک کا دعا یہ ہی کہ اوسی کا معبود حق ہی وہ باقی باطل تو حق تعالیٰ قیامت کے دن اونکے درمیان فیصلہ کریگا اور ہر ایک کا بطلان ظاہر
کر دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ تحقیق کہ اللہ ہدایت کی توفیق نہین دیتا مَنْ هُوَ اوس شخص کو جو کٰذِبٌ جھوٹا ہی اور کہتا ہی
کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے کَفَّارٌ ○ ناشکرے کو جو منعم حقیقی کا منکر ہی لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اگر چاہتا خدا اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا
یہ کہ پیدا کرے کوئی فرزند جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو لَّاصْطَفٰی اختیار کرتا مِمَّا یَخْلُقُ اوس چیز مین سے کہ پیدا کرتا ہی مَا یَشَآءُ
جس چیز کو چاہتا بڑی عزت دار چیزون مین سے نہایت کم اور ذلیل کو نہین اولاد مین سے بہت کامل اختیار کرتا کہ وہ بیٹے ہین ناقص اختیار کرتا
کہ وہ بیٹیان ہین مگر مخلوق خالق کے مثل نہین ہی اور باپ بیٹے کو ایک جنس سے ہونا ضرور ہی تو اوسکا کوئی فرزند نہین سُبْحٰنَهٗ ؕ پاکی اوسکے واسطے ہی فرزند پیدا کرنے سے
هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ وہ ہی اللہ ایک اوسکی وحدت ذاتی اوسکے غیر کے ساتھ شامل ہونے کی منافی ہی الْقَهَّارُ ○ قہر کرنے والا
اور مشرکون کے توہمات اور تصورات توڑ دینے والا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین
بِالْحَقِّ ۚ حق کے ساتھ باطل اور کھیل کی طور پر نہین بلکہ اونمین سے ہر ایک کو پیدا کرنے مین لاکھون آثار قدرت اور اطوار حکمت موجود
ہین تاکہ نظر والے لوگ عبرت کی روسے خالق کی معرفت کے نشان اون لیلون کے صفحون پر مطالعہ کرین بیت نوشتہ ہست بر اوراق آسمان
زمین خطے کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار یُکَوِّرُ الَّیْلَ لاتا ہی رات کو عَلَی النَّهَارِ دن پر اور اوسکی تاریکی کے پردے مین اوسکی
روشنی چھپا دیتا ہی وَ یُکَوِّرُ النَّهَارَ اور لاتا ہی دن عَلَی الَّیْلِ رات پر اور اوسکی روشنی کی شعاع مین اسکے اندھیرے کو چھپا دیتا ہی
یا بڑھا دیتا ہی رات مین سے دن پر اور دن مین سے رات پر وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ اور مسخر کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو
کہ اوسی کے حکم سے سیر کرتے ہین کُلٌّ یَّجْرِیْ ہر ایک اونمین سے چلتا ہی لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ ایک زمانے نام رکھے ہوئے تک کہ ہر روز
اور ہر مہینے اور ہر برس کی اونکی سیر تمام ہونے کا وقت ہی یا سیر منقطع ہونے کے وقت تک یعنی قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ
جان لو تم کہ خدا غالب ہی سب چیزون پر اور تمام مخلوقات اور مکونات اوسکے مغلوب و مقہور ہین الْغَفَّارُ ○ بخشنے والا کہ باوجود
اسکے کہ آدمی شرک اور گناہ کرتے ہین مگر وہ ایسا بخشنے والا ہی کہ یہ نعمتین اونسے سلب نہین کرتا اور دے نہین لیتا خَلَقَکُمْ پیدا کیا تمکو
اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک تن تنہا سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ پھر خبر دی تمکو کہ جَعَلَ مِنْهَا پیدا کی
اوس سے یعنی اوسکی جنس یا اوسکی بائین پسلی کی ہڈی سے زَوْجَهَا اوسکی بی بی حوا اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلے حضرت
آدم کی پشت سے اونکی ذریت نکالی پھر حضرت حوا کو اونسے پیدا کیا وَ اَنْزَلَ لَکُمْ اور پیدا کیے تمہارے واسطے
مِّنَ الْاَنْعَامِ چارپاؤن مین سے ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ؕ آٹھ قسم کے نر مادہ اونٹ گائے بکری بھیڑ
کہ اوس سے نفع لیتے ہو کھانے اور پہننے کی چیزین صاحب لباب نے لکھا ہی کہ چارپاؤن کو حق تعالیٰ نے بہشت سے
زمین پر بھیجا یَخْلُقُکُمْ پیدا کرتا ہی تمکو فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ تمہاری ماؤن کے پیٹ مین خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

پیدا کرنے کے بعد پیدا کرنا یعنی نطفہ کو تھکا کرتا ہی اور تھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی ہڈی پھر ہڈی کو گوشت مین چھپی ہوئی پھر جسم درست فِیْ
ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط تین تاریکیون مین ایک تاریکی جھلی کی کہ رحم مین ہوتی ہی دوسری تاریکی رحم کی تیسری تاریکی پیٹ کی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
وہ جو یہ کام کرتا ہی خدا ہی رَبُّكُمْ رب تمھارا لَهُ الْمُلْكُ ط اوسکے واسطے ہی بادشاہی مطلق کہ اوسمین زوال اور فنا کو دخل ہی نہین
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج نہین کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○ پھر کہان پھیرے جاتے ہو راہ حق سے
باوجود ان کھلی ہوئی دلیلون کے اِنْ تَكْفُرُوْا اگر کافر ہوگے ای کفے والو فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ تو بیشک اللہ بےنیاز ہی عَنْكُمْ
تمھارے ایمان اور عبادت سے وَلَا يَرْضٰى اور وہ نہین پسند فرماتا اور نہین حکم کرتا لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ج اپنے بندون کو کفر کا
اور کفر سے اوسکا ناراض ہونا اس سبب سے نہین کہ کفر سے اوسکو کچھ ضرر پہونچتا ہی بلکہ وہ یہ نہین پسند کرتا کہ کفر کا ضرر بندون کو پہونچے وَ
اِنْ تَشْكُرُوْا اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا شکر گزاری کرو اس نعمت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ حق کی طرف تمکو بلاتے ہین يَرْضَهُ
لَكُمْ ط پسند کرتا ہی اوسے تمھارے واسطے اس لیے کہ شکر گزاری تمھاری فلاح کا سبب ہی وَلَا تَزِرُ اور نہین اوٹھائیگا وَازِرَةٌ
کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى ط بوجھ دوسرے کے گناہ کا بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کا بوجھ اوٹھائیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر تمھارے
رب کی طرف ہی مَّرْجِعُكُمْ پھر آنا تمھارا فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر دیگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط اوس چیز کی جو تھے تم
عمل کرتے اور اوسکی خبر کرنا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب ہوگا اِنَّهٗ بیشک وہ عَلِيْمٌۢ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○
اوس چیز کو جو سینون مین ہی نیتین اور ارادے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اور جب پہونچتی ہی کافرون کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہی یا حذیفہ بن مغیرہ
ضُرٌّ سختی جیسے بیماری اور مفلسی اور بلا تو دَعَا رَبَّهٗ پکارتا ہی وہ اپنے رب کو مُنِيْبًا اِلَيْهِ پھرنے والا اوسکی طرف اور فریاد رسی
چاہنے والا اوس سے اور ترک کرنے والا بت پرستی اور بتون سے خواہش کرنا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ پھر جب بخشتا ہی حق تعالیٰ اوسکو نِعْمَةً
مِّنْهُ کوئی نعمت اپنے پاس سے اور وہ سختی اوس سے دفع کر دیتا ہی تو نَسِيَ بھول جاتا ہی مَا كَانَ يَدْعُوْٓا وہ چیز کہ پکارتا تھا خدا
اِلَيْهِ سختی اوٹھ جانے کی طرف مِنْ قَبْلُ اس نعمت سے پہلے یعنی اوس سختی کو بھول جاتا ہی یا راحت کے بعد دعا اور عاجزی سے ہاتھ
اوٹھاتا ہی وَجَعَلَ لِلّٰهِ اور کرتا ہی خدا کے واسطے اَنْدَادًا شریک اور ہمسر یعنی عبادت مین بتون کو خدا کا شریک کرتا ہی لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط
تاکہ گمراہ کر دے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہی قُلْ تَمَتَّعْ کہہ کہ فائدہ لے بِكُفْرِكَ اپنے کفر کے سبب سے قَلِيْلًا ق تھوڑے زمانہ تک دنیا مین
حکم تہدید ہی یعنی فائدہ کی چیزون مین سے جس چیز کے ساتھ چاہ مشغول ہو پھر اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ○ بیشک تو اہل دوزخ مین سے ہی اور دنیا کی
لذتین عذاب دوزخ کے مقابلہ مین نہایت حقیر اور ناچیز ہین پھر فرماتا ہی کہ آیا ایسا کافر بہتر ہی اَمَّنْ هُوَ یا وہ شخص جو قَانِتٌ فرمانبردار ہی جیسے حضرت صدیق
اور حضرت فاروق یا عمار یاسر یا سلمان یا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ ہین بہر تقدیر
قانت یعنی جو قائم ہی وظائف بندگی پر اور ہمیشہ سر جھکائے رکھنے کی رسمون پر اٰنَآءَ الَّيْلِ رات کی گھڑیون مین
سَاجِدًا سجدہ کرنے والا خدا کو وَّقَآئِمًا اور کھڑا رہنے والا نماز مین يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
ڈرتا ہی عذاب آخرت سے وَيَرْجُوْا اور امید رکھتا ہی آخرت مین رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط اپنے رب کی رحمت یعنی باوصف ہی

کہ طاعت بہت کرتا ہی اور طریقہ مجاہدہ لازم پکڑے ہوے ہی پھر بھی متردد ہی خوف اور رجا کے درمیان مین یعنی کبھی تو کعبہ خوف کے گرد
طواف کرتا ہی کبھی میدان امید مین سیر اور مرغ ایمان ان دو بازو اقبال کے سوا ہواے کمال مین اڑ نہین سکتا کہ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ
وَرَجَاؤُہٗ لَاعْتَدَلَا نظم گرچہ داری طاعتی از ہیبتش ایمن مباش ٭ ور گنہگاری ز فیض رحمتش دل بر مدار ٭ نیک ترسان شو کہ قہر اوست
بیرون از قیاس ٭ باش پس خوشدل کہ لطف اوست افزون از شمار ٭ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین توحید جیسے ارباب فضائل وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط اور وہ لوگ جو نہین
جانتے ہین خدا کی وحدانیت جیسے اصحاب رذائل اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہین کہ نصیحت قبول کرنے والے ہوتے ہین میری قدرت کی
دلیلون سے أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ عقل والے جو وہم کی آلودگی سے پاک ہین قُلْ يَا عِبَادِ کہہ اے میرے بندو الَّذِينَ آمَنُوا
ایمان والو اتَّقُوا رَبَّكُمْ ط ڈرو اپنے رب سے اور پرہیز کرو اور تقوے کی علامت طاعت کرنا اور گناہ سے بچنا ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
اون لوگون کے واسطے جنھون نے نیکی کی ہی کلمہ شہادت کہکر فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا اس دنیا مین حَسَنَةٌ ط ثواب نیکی کا ہی آخرت مین
کہ وہ ثواب بہشت ہی یا جن لوگون نے نیکی کی طاعتین التزام کرکے دنیا مین اونکے واسطے نیک بدلا ہی کہ وہ صحت اور عافیت ہی یا جن لوگون نے
اخلاق الٰہی اپنے مین پیدا کیے دل کی روشنی اور چہرہ کی تازگی اور خوب تعریف دنیا مین اونکے واسطے ہی یا جن لوگون نے مشاہدہ کے طریق
پر عبادت کی دنیا مین اونکے واسطے جلالی انوار تجلیات جمالی دیکھنا ہی چونکہ بعضے عالمون کے قول پر آیت حبشہ کے مہاجرون کی شان
مین ہی جیسے حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم تو نیکی کرنے کی تفسیر ہجرت کرنا کی ہی یعنی جن لوگون نے ہجرت کی اونھین
دنیا مین دشمنون سے رہنا اور بلاسے نجات ہی وَأَرْضُ اللَّهِ اور خدا کی زمین ہجرت کرنے کے واسطے وَاسِعَةٌ ط کشادہ ہی ہر ایک کے
واسطے جو ہجرت کا ارادہ کرے اِنَّمَا يُوَفَّى سوا اسکے نہین کہ پورا دیے جاتے ہین الصَّابِرُونَ صبر کرنے والے جو وطنون کی مفارقت
یا مسافرت اور غربت کی سختی اور کربت پر یا عبادت کی مشقت پر یا دشمنون کی ایذا سہنے پر صبر کرتے ہین اونھین پورا دیا جاتا ہی أَجْرَهُمْ
اونکا اجر بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیشمار یعنی اسقدر کہ شمار مین نہ آئے معالم مین ہی کہ قیامت کے دن بلا کھینچنے والے صابرون کو عرصات مین
حاضر کرینگے نہ اونکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ اعمالنامہ رکھینگے بلکہ اونکے اوپر اونکے اجر بیحساب برساوینگے اور اونکو وہ درجہ حاصل ہوگا کہ دنیا مین
جو خیر و عافیت سے رہے اور کبھی کسی کھٹا او ظلم مین نہین پھنسے وہ تمنا کرینگے کہ کاشکے ہمارے بدن قینچیون سے ذرہ ذرہ کترے گئے ہوتے کہ آج
بلا والون کے ساتھ ہمکو بھی یہی مرتبہ حاصل ہوتا نظم تو مبین بخواری غم دیدگان ٭ کاندران بخ اندازہ برگزیدگان ٭ ہر کرا از غمہا غم بیشتر ٭
لطف یارش دادہ مرہم بیشتر ٭ لکھا ہی کہ کفار مکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمکو کس بات نے اس امر پر آمادہ کیا ہی کہ یہ دین
اور آئین بنا بناتے ہو جو ہمارے طریقہ اور روش کے مخالف ہی آخر دیکھو تو اپنے باپ دادا اور قوم کے سردارون کی ملت کو کہ سب لات اور عزی کی پرستش
کرتے تھے تو تم بھی وہی طریقہ پر آؤ اور راحت و آسایش پاؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ کہہ بیشک مین حکم کیا گیا ہون
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ یہ کہ عبادت کرون اللہ کی مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ لا پاک کرنے والا اوسکے واسطے دین کو شرک سے یعنی
مجھے حکم ہی کہ موحد رہون اور توحید کی طرف اورون کو دعوت کرون وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون لِأَنْ أَكُونَ اس بات کا

ع ۹

اور ہون مین اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پہلا مسلمانون کا اس امت مین سے اسواسطے کہ مین اونکا امام اور اونکے آگے چلنے والا ہون دنیا
اور آخرت مین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری مرتبہ کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ یقینی مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
اگر گناہ کرون اپنے رب کا اور شرک کرون اور تمہارا طریقہ اختیار کرون عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب کو اوس روز کے کہ بڑی
ہین اوسکی گردشین اور بہت ہین اوسکی ہولین قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ کہہ اللہ کو مین پوجتا ہون مُخْلِصًا لَّہٗ اوس حال مین کہ پاک کرنے والا
اوسکے واسطے دِیْنِیْ ○ اپنے دین کو شرک سے یا خالص کرنے والا ہون اپنے عمل کو ریا سے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ تو
پوجے چاہو مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ خدا کے سوا یہ حکم تہدید اور تنبیہ ہے اونکے محروم رہنے پر اور آیہ سیف سے یہ حکم منسوخ ہے لکھا ہے کہ عرب کے مشرکون نے
یہ آیت سنکر جواب دیے کہ ای محمد تمنے نقصان کیا اپنے باپ دادا کے دین کی مخالفت مین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ
کہہ بیشک نقصان اوٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہین جنہون نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی ذاتون مین کہ گمراہ ہوئے
وَاَهْلِیْهِمْ اور اپنے لوگون مین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ قیامت کے دن کہ اون سے الگ رہینگے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالی
ہر انسان کے واسطے ایک مکان اور ایک اہل بہشت مین پیدا کیا ہے تو جو کوئی خدا اور رسول کا حکم مانتا ہے وہ جنت مین داخل ہوگا اور اوسکا مکان
اور اوسکے لوگ اوسکو دینگے اور جو کوئی نافرمانی کریگا اوسے دوزخ مین لیجائینگے اور اوسکا مکان اور اہل دوسرے کو دینگے جو مطیع ہوگا تو کافر
قیامت کے دن مکان اور اہل کے باب مین اپنا نقصان کرتے ہین اَلَا ذٰلِكَ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ وہ ہے هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِیْنُ ○ وہ نقصان کھلا ہوا کہ اہل موقف مین سے کسی پر پوشیدہ نہ رہیگا لَهُمْ اون نقصان اوٹھانے والون کے واسطے ہین مِّنْ فَوْقِهِمْ
اونکے اوپر سے ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ سائبان ہین آگ کے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ اور اونکے نیچے بھی سائبان ہین اوس
دوسرے گروہ کے واسطے جو اونکے سبب نیچے والے درکہ مین ہین اور یہ بات مشہور ہوئی ہے کہ سب سے نیچے والا درکہ منافقون کے واسطے ہے اور یہان
کافر مراد ہین اور ظلل سے فرش اور بچھونا مراد ہے اور ظلل کا ذکر کلام مین مجاز کے طریقہ پر ہے ذٰلِكَ وہ عذاب جو مذکور ہوا یُخَوِّفُ اللّٰہُ
بِهٖ ڈراتا ہے اللہ اوسکے سبب عِبَادَهٗ ؕ اپنے بندون کو تاکہ پرہیز کرین ایسی چیز سے جو اونھین اس عذاب مین مبتلا کرے جیسے شرک اور معصیت
یٰعِبَادِ ای میرے بندو فَاتَّقُوْنِ ○ پھر ڈرو مجھسے یعنی جو چیزین میرے غضب کی موجب ہین اونسے متعرض نہو اور وہ باتین نہ کرو لکھا ہے کہ
زمانہ جاہلیت مین ایک گروہ نے خالق کی وحدانیت کا اقرار کیا جیسے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تو
حق تعالی انکی شان مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا اور جن لوگون نے پرہیز کیا اور الگ ہوگئے الطَّاغُوْتَ شیطان
یا بتون یا کاہنون سے یا ہر چیز سے جسکو خدا کے سوا پوجتے ہین کنارے ہوگئے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا اس بات سے کہ اونکو
پوجین وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰہِ اور پھرے خدا کے حکم کی طرف بالکل اور اپنے دل کو حق کی طرف متوجہ کیا لَهُمُ الْبُشْرٰی
اونکے واسطے خوشخبری ہے دنیا مین فرشتون کی زبانی مرتے وقت اور عقبی مین گناہون کی مغفرت اور ہمیشہ کے واسطے جنت کی اسکے اسباب
نزول مین لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سرفراز ہوے
تو چھ آدمی عشرہ مبشرہ مین سے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور زبیر اور سعد بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمان

بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اونسے ملاقات کی تو حقیقت ایمان کی خبر پوچھی اور جو باتین حضرت صدیقؓ نے فرمائین اونسے
ان لوگون نے سچائی کی خوشبو سونگھی اور مسلمان ہوئے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ پھر خوشخبری
سنا دو میرے اون بندون کو الَّذِیْنَ جو یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ سنتے ہین بات ابو بکر صدیقؓ کی فَیَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَهٗ ؕ پھر پیروی کرتے ہین بہتر بات کی احسن سے بہت خوب مراد ہی اسواسطے کہ اونکی بات سب خوب تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ بات سننا اور بہتر بات کی پیروی کرنا عام ہی اور قول سے قرآن مراد ہی اور احسن سے احسن محکم ہی منسوخ کے سوا اور عزیمت ہی
رخصت کے سوا حقائق مین ہی کہ قرآن شریف مین دشمنون کی خرابیان اور مذمتین ہین اور دوستون کی خوبیان اور صفتین ہین یعنی یہ لوگ
احسن کی اتباع کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ کا طریقہ ہی خصلت فرعون کے سوا اور علیٰ ہذا القیاس اور لباب مین ہی کہ ملتون والون کے
قول مراد ہین اور سب ملتون مین دین اسلام احسن ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ قول سے وہ باتین مراد ہین جو مجلسون اور محفلون مین
ہوتی ہین اور اہل دل لوگ اون باتون مین سے بہتر بات کی متابعت کرتے ہین مثل ہی کہ خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا کَدَرَ بیت قول کس حرف بشنو
در وی تامل کن تمام ❊ صاف را بردار و دُردی را رہا کن والسلام ❊ اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ قول عام ہی خدا کا کلام ہو یا فرشتون کی
بات یا آدمی کا قول یا شیطان کی بات یا نفس کی تو آدمی تو حق اور باطل نیک اور بد سب کچھ کہتا ہی اور شیطان گناہ ہی کی بات او
نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہی اور فرشتہ طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہی اور حق تعالیٰ اپنی طرف پکارتا ہی کہ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا تو خالص
بندے وہ ہین جو احسن اقوال کو کہ وہ حضرت رب الارباب کا خطاب ہی اور یہ خطاب جناب رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی
سنا اوسی کی پیروی کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو بہتر باتون کی متابعت کرتے ہین الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہین کہ راہ
دکھائی اونھین اللہ نے منزل مقصود کی وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اور وہ گروہ وہ تو ہین اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ عقلون والے
کہ اونکی عقلین صاف ہین وہموں کے شائبون سے اور خالی ہین عوام کی عادتون سے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ کیا پھر وہ شخص کہ واجب ہو گیا
جسپر كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ کلمہ وعید کا جو عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہی جیسے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ اور هٰٓؤُلَآءِ فِی النَّارِ اور لَا اُبَالِیْ کا کلمہ ہی تو وہ
کیا اوسکے مثل ہی جسپر یہ کلمہ عذاب واجب نہوا ہو اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی دیتے ہو مَنْ فِی النَّارِ ۝ اوسے جو
دوزخ مین ہو یعنی کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اوسے مومن کرلو اور عذاب سے رہائی دو یہ انکار کی تاکید ہی یعنی یہ کام ہرگز تمھارے ہاتھ مین نہین کہ دوزخیون کو
عذاب سے چھوڑالو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ دوزخیون سے ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ مراد ہی لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا مگر وہ لوگ جو ڈرے
رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے اور ایمان اور طاعت سے متصف اور آراستہ ہوئے لَهُمْ غُرَفٌ اونکے واسطے مکان ہین اونچے اونچے
جنت مین کہ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ اونکے اوپر بہت بلند مکان ہین مَّبْنِیَّةٌ ۙ بنا کیے ہوئے یعنی مستحکم اون مکانون کے ایسے جو
زمین پر بناتے ہین تَجْرِیْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اون مکانون کے نیچے سے نہرین جنت کی وَعْدَ اللّٰهِ ؕ وعدہ کیا
اللہ نے وعدہ کرنا لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ ۝ خلاف نہین کرتا اللہ اپنا وعدہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا ہی تو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ نے اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا آسمان سے مَآءً پانی یعنی مینہ فَسَلَكَهٗ پھر بہایا اوس پانی کو یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ چشمون میں جو زمین پر ہین

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہے اوس پانی کے سبب کھیتیان کہ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہین رنگ اوسکے
سبز زرد سرخ اور سپید اور انواع اوسکے جیسے گیہون تل اور مثل انکے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہے کھیت
بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہے تو اوسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ يَجْعَلُهٗ پھر کر دیتا ہے خدا اوسے حُطَامًا ریزہ
ریزہ اور ریلا اور روندا ہوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اوگانے مین لَذِكْرٰى البتہ یاد کرنا ہے لِاُولِي
الْاَلْبَابِ ۝ عقل والون کے واسطے یا اوسمین نصیحت ہے عقلمندون کے لیے کہ مال دنیا کو اوس ترو تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
اور اوسپر اعتماد نہین کرتے اسواسطے کہ تھوڑے زمانہ مین وہ تری تازگی جاتی رہتی ہے اور زردی و خشکی آجاتی ہے اور حوادث کے سبب سے
پامال ہوکر اور کٹ کر تلف ہوتی ہے نظم بود مال دنیا چوآن سبزہ زار ❊ کہ بس تازہ بینی بفصل بہار ❊ چو بر روے وزد تند باد خزان ❊
نگو برگ سبزے نیابی ازان ❊ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھولدیا ہے اللہ نے صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اوسکا
سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اوسکے مثل ہے جسکا سینہ
حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہے فَهُوَ پس جسکا سینہ کشادہ ہے وہ عَلٰى نُوْرٍ نور معرفت پر ہے مِّنْ رَّبِّهٖ طرف اپنے رب کی
طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے کہ حق تعالی نے اونکے دل
نور معرفت سے منور فرما دیے پھر ابولہب اور اوسکے فرزند بے ادب کی شان مین فرمایا کہ فَوَيْلٌ پھر عذاب کی شدت لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
سخت دلون کے واسطے ہے کہ اونکے دل انکار کرنے والے ہین مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے یا خالی ہین اوس سے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ غافل و سنگدل
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین ہے یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا ہے اوسپر اوسکی گمراہی ظاہر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت ہے کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھرنا ہے دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہے دار الغرور سے
یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اوسکی تیاری کرنا ہے ایک عزیز نے اس باب مین فرمایا ہے نظم نشان آنکہ کرد فیض اسلام ست
نورانی ❊ توجہ باشد اول سوے دار الملک روحانی ❊ ز دنیا رو بگردانیدن و فکر اجل کردن ❊ کہ چون مرگ اندر آید خوش توان مردن بآسانی ❊
لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ لو حدثتنا کیا ہو اگر ہمارے واسطے آپ کچھ بات ارشاد کیجیے اور اپنے لب شکر بار
بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کر دیجیے بیت سرمایہ حیات ابد اہل وقت را ❊ در یک حکایت از لب شکر فشان تست ❊ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اللہ نے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ بہتر بات کہ وہ ہے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ یعنی قرآن کہ اوسکی بعضی آیتین بعض کے مشابہ ہین اعجاز مین
یا لفظ کی تیزی اور معنی کی صحت مین یا اوسمین سے بعض تصدیق کرنے والا ہے بعض کی اور اوسمین کچھ تناقض اور اختلاف نہین مَّثَانِيَ دو دو اور دہرایا گیا
یعنی اوسمین وہ دو خبرین جوڑ کی طرح مذکور ہین جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ تھراتی ہین
اوس سے یعنی اون وعیدون سے جو اوسمین مذکور ہین جُلُوْدُ الَّذِيْنَ کھالین ان لوگون کے بدنون کی جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے
ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہو جاتی ہین اور آرام پاتی ہین جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اونکی کھالین اور اونکے دل اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند کریم کی رحمت و مغفرت
یاد کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تھراتے ہین ہیبت الہی سے اور تسکین پاتے ہین انس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہے

جم ٹھیرانا اور آرام پانا تخشع اور لین یعنی نرم ہونا انکے آثار سے حاصل ہوتا ہی یا پوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلودہم صفت ہی
ہیبت عیان راہ کی اور تلین جلودہم وقلوبہم علامت ہی غلبۂ نگاہ لطف اسکی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہی هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہی
اسکی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو یہی خدا سے خالق کی طرف سے یَهْدِيْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہی اوسکے سبب سے مَنْ يَّشَآءُ جسکو
چاہتا ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہی اللہ تعالیٰ تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل مین جا پہونچتا ہی فَمَا لَهٗ تو نہین ہی
اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ کوئی راہ دکھانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ کیا جو کوئی بچاتا ہی
بِوَجْهِهٖ اپنا منہ سُوْٓءَ الْعَذَابِ بدی اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہی آتش دوزخ کی آنچ سی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اوسکے ہی جو عذاب سے نڈر ہو کر راحت مین زندگی بسر کرتا ہی وسیط مین کلبی رحمۃ اللہ
علیہ سے منقول ہی کہ نڈر سے ابوجہل مراد ہی کہ اوسے دوزخ مین لیجائینگے ہاتھ گردن مین باندھ کر اور وہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ کی طرف
منہ نکرے اور اوس سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ اور کہینگے ظالمون سے ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ
وبال اوس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِيْنَ تکذیب کی اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ کے
قبل اپنے پیغمبرون کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو آیا اونپر عذاب الٰہی مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ جہان سے کہ نہ جانتے تھے
اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ تو چکھائی اونکو اللہ نے ذلت و خواری اور رسوائی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
زندگی دنیا مین قتل اور قید اور جلاوطن اور مسخ ہو کر اور زمین مین دھنسکے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اونکے
واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ بہت بڑا ہی دنیا کے عذاب سے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ ہی تمام ہی نہوگا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر وہ مین جانتے
تو عبرت پکڑینگے اور اپنے کو عذاب سے چھوڑائینگے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور بیشک ہمنے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیون کے واسطے یا اہل مکہ کے
لیے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب مین کہ قرآن ہی مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو امر دین مین کام آئے لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ شاید وہ لوگ نصیحت پائین اوسکے سبب سے اور وہ کتاب جو ہمنے اوتاری قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن ہی زبان عربی مین غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بے عیب ہی اور بے خلل اور بے تناقض فقیہ ابواللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہی کہ غیر مخلوق اور بہت تقدیر اوتارا گیا ہی اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ شاید وہ اوسکے معنی مین غور و تامل کرنے کے سبب سے پرہیز کرین کفر و تکذیب
سے ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی خدا نے مَثَلًا ایک مثل مشرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہی کہ رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ ایک مرد غلام ہی
اور اوسمین بہت شریک ہین مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو ناموافق اور ہر ایک اوس مرد سے کام کا حکم کرے اور وہ کسیکا کام پورا نکرسکے اور کوئی شریک اوس سے
راضی نہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد ہی چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اوسکا ایک ہی آقا ہو اور کوئی
اوسمین جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام مین متوجہ ہو کر اوسے خوشنود کر سکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہوتے ہین یہ دونون غلام
مَثَلًا مثل ہونے کی رو سے یقینی یہ دونون غلام برابر نہین ہو سکتے اسواسطے کہ ایک تو اپنے آقاؤن کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہی اور سب آقا اوس سے ناراض
رہتے ہین اور دوسرا شریکون کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہی تو اوسکا آقا اوس سے خوش اور راضی رہتا ہی مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہی کہ اوسکے

وقفہ

اپنا دل اپنے معبودون مین سے ہر ایک کی عبادت مین پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کے مثل ہی کہ خدا کے سوا نہ کسیکی عبادت کرتا ہی نہ کسیکو دوست رکھتا ہی نہ اور کوئی اوسکی امیدگاہ ہی بیت یک یار پسند کن چو یک دل داری ٭ ورنہ بکشی تو در جہان بس خواری اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی جو خدائی مین اپنا شریک نہین رکھتا بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ بلکہ بہت لوگ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝ نہین جانتے کہ وہ مالک مطلق ہی لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَیۡبَ الۡمَنُوۡنِ یعنی ہم امید رکھتے ہین کہ محمد مر جائین اور ہم اونسے نجات پائین تو حق تعالی نے فرمایا کہ اِنَّكَ مَیِّتٌ بیشک تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ ہوگے وَّ اِنَّهُمۡ مَّیِّتُوۡنَ ۝ ز اور یقینی مشرک بھی مردہ ہین یعنی جلد مر جائینگے تو اپنی موت سے وہ بیخوف نہین ہین اس حال مین دوسرے کی موت کا انتظار عین جہالت اور کمال حماقت ہی بیت ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری ٭ شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود ٭ ثُمَّ اِنَّكُمۡ پھر بیشک تم ای مومنو کافرون کے ساتھ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ قیامت کے دن عِنۡدَ رَبِّكُمۡ اپنے رب کے پاس تَخۡتَصِمُوۡنَ ۝ ع جھگڑوگے امر دین مین اور اونپر غلبہ تمھی کو ہوگا اور بعضون نے کہا ہی کہ جھگڑا عام ہی کہ بعضے لوگ بعضون سے جھگڑینگے دنیا کے قصے قضیون مین اور ہر ایک اپنے حق کو پہونچیگا فَمَنۡ اَظۡلَمُ پھر کون بڑا ظالم ہی مِمَّنۡ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ اوس شخص سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر اور اوسکے ساتھ زن اور فرزند اور شریک منسوب اور ثابت کرے وَكَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اور جھوٹ جانے سچ بات کو کہ وہ قرآن ہی اِذۡ جَآءَهٗ ؕ جب آئے اوسکے پاس اور بعضون نے کہا ہی کہ صاحب صدق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ وہ جب اون کافرون کے پاس تشریف لائے ہین تو وہ کافر تکذیب کرتے ہین اور جھوٹا بتاتے ہین اَلَیۡسَ کیا نہین یعنی ہی فِیۡ جَهَنَّمَ دوزخ مین مَثۡوًی لِّلۡكٰفِرِیۡنَ ۝ جگہ اور مقام کافرون کے واسطے وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ اور وہ جو آیا سچی بات کے ساتھ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اور وہ جسنے سچا جانا اوسکو اُولٰٓئِكَ وہ گروہ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ۝ وہی ہین پرہیزگار اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ جاء بالصدق سے جبریل امین مراد ہین کہ قرآن لائے اور صَدَّقَ بِهٖ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہین کہ آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی اور قبول کر لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن لانے والے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور بعضے کہتے ہین کہ تصدیق کرنے والے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سب مومن تصدیق کرنے والے ہین لَهُمۡ اونکے واسطے ہی مَّا یَشَآءُوۡنَ جو کچھ چاہین اور تمنا کرین نعمت اور کرامت عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ اونکے رب پاس ذٰلِكَ یہ ہی جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ ج جزا نیک کام کرنے والون کی یعنی اہل تصدیق کی اور حق تعالی اونکو جزا دیتا ہی لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ تاکہ مٹا دے اور چھپائے اللہ عَنۡهُمۡ اونسے اَسۡوَاَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا بہت برا کام جو اونھون نے کیا ہو بہت برے کام کا ذکر مبالغہ کے واسطے ہی یعنی جب بہت برے کام کو مٹائے اور چھپائیگا تو جو کم برے کام ہین اونھین بطریق اولی محو اور مخفی فرمائیگا وَیَجۡزِیَهُمۡ اور جزا دیگا اونکو اَجۡرَهُمۡ اجر اونکا بِاَحۡسَنِ الَّذِیۡ كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ بہت اچھے کام کے ساتھ جو عمل کرتے تھے کہ وہ بہت اچھا کام ایمان ہی بعضون نے کہا ہی کہ اونکے احسن اعمال کی جزا زیادہ عطا کرینگے اور باقی اعمال کا اجر بدستور دینگے اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ کیا نہین ہی اللہ کافی عَبۡدَهٗ ؕ اپنے بندے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے معنی یہ ہین

کہ اللہ جل شانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون کے شر سے بچانے کے واسطے کافی ہے اور اپنے حبیب کی نصرت کرکے مشرکون پر غالب کریگا
اور دین محمدی کو سب دینون پر غلبہ دیگا لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے باطل معبودون کے عیب
بیان کرتے تو کافر کہتے کہ اے محمد ایسا نہ کہو ورنہ ہمارے خدا تمکو بیج پہونچائینگے اور تمھارا حال تباہ ہو جائیگا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَيُخَوِّفُونَكَ
اور ڈراتے ہین تمکو مشرک بِالَّذِينَ اونسے جنکو وہ پوجتے ہین مِنْ دُونِهٖ سوا خدا کے وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے گمراہ کرے
اللہ کہ گمراہی کی وجہ سے وہ خوف دلاتے اون چیزون کا جو کہ نکمی چیزین ہین نہ ضرر پہونچا سکتے نہ فائدہ فَمَا لَهٗ تو نہین ہے اون گمراہون کو مِنْ
هَادٍ ۝ کوئی ہدایت کرنے والا کہ اونکو ہدایت کرے وَمَنْ يَهْدِ اللّٰهُ اور جسے ہدایت کرے اللہ کہ وہ خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے
فَمَا لَهٗ تو نہین ہے اوس ہدایت کیے ہوئے کو مِنْ مُضِلٍّ کوئی گمراہ کرنے والا کہ اوسے راہ سے بہکاوے اَلَيْسَ اللّٰهُ کیا
نہین ہے خدا یعنی ہے بِعَزِيزٍ غالب دشمنون پر ذِي انْتِقَامٍ ۝ انتقام لینے والا کافرون سے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اور اگر
پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکون سے کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور
زمین تو لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے سو یہ ثابت ہے کہ زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسکے خالق اور ایک ہونے پر بہت کھلی ہوئی دلیل ہے
قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَفَرَاَيْتُمْ پس بتاؤ مَا تَدْعُونَ کیا تم سمجھتے ہو تم یہ بات کہ پکارتے اور چاہتے ہو تم مِنْ دُونِ اللّٰهِ
اللہ کے سوا یعنی بتون کو پوجتے ہو اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا بِضُرٍّ مجھکو سختی اور محنت پہونچانا تو هَلْ هُنَّ کیا ہین وہ
كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ دفع کرنے والے وہ سختی جو خدا نے میرے واسطے چاہی اَوْ اَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ یا اگر ارادہ کرے اللہ مجھے رحمت
اور منفعت دینے کا تو هَلْ هُنَّ کیا ہونگے وہ بت مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ روک رکھنے والے مجھسے اوس رحمت کو مقاتل رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکون سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس ہے مجھے اللہ بھلائی پہونچانے اور برائی سے بچانے کو عَلَيْهِ اوسی پر يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝
توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ہر باب اور ہر حال مین اپنا کام اوسی پر چھوڑتے ہین بیت تو با خدائے خود انداز کار و دل خوشدار + کہ رحم
گر نکند مدعی خدا بکند + قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میری قوم عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اون حالون پر
جو تم رکھتے ہو اور اپنے کو خدا پر رکھو توکل کی راہ سے اور حق تعالی پر اعتماد واثق کرو یہ ترجمہ ابوبکر کی قراءت کے موافق ہوا اور بعض نے مکاناتکم
پڑھا ہے یعنی اپنی جگہ پر عمل کرو اِنِّي عَامِلٌ تحقیق مین عمل کرنے والا ہون ہر حال پر جو حال مجھکو دیا ہے توکل کی رو سے اوس حال مین
مین عمل کرتا ہون فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ تو قریب ہے کہ جانوگے تم مَنْ يَأْتِيهِ اوس شخص کو کہ ہم مین اور تم مین سے آئیگا اوسپر
عَذَابٌ يُخْزِيهِ عذاب کہ اوسے رسوا کردیگا وَيَحِلُّ عَلَيْهِ اور اوتریگا اوسپر عَذَابٌ مُقِيمٌ ۝ عذاب ہمیشہ اور ملا رہنے والا
اور ایک کی رسوائی دوسرے کے غلبہ کی دلیل ہوگی تو حق تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو جنگ بدر کے دن رسوا کیا کہ اونمین سے
ایک گروہ مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ایک گروہ قید بیت این سر بباد داده وان دستها به بند + آن کشته خوار وزار و گرفتار و مستمند + اِنَّا
اَنْزَلْنَا بیشک ہمنے اوتاری عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تجھپر کتاب کہ قرآن ہے لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے بِالْحَقِّ بیان حق کے ساتھ ہوا ہے

ع ۱۰

قرآن شریف مین لوگون کی معاش و معاد کی مصلحتین بیان ہین فَمَنِ اهْتَدَىٰ پس جو کوئی راہ پاتا ہی
بیان ہوا ہی اوس پر عمل کرے فَلِنَفْسِهِ تو اوسی کے واسطے ہی اوس عمل کرنے کا فائدہ وَمَنْ ضَلَّ
پھیرے فَإِنَّمَا يَضِلُّ تو سوا اسکے نہین کہ وہ گمراہ ہوتا ہی عَلَيْهَا اپنے نفس پر
وَمَا أَنتَ اور نہین ہو تم ای ہمارے حبیب عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ○ اور نگہبان کہ اونھین گمراہ ہونے
اور ضلالت کے اختیار مین بلکہ تمہارے ذمہ پر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ اللہ تعالی قبض کرتا ہی جانین حِينَ
مَوْتِهَا اونکی موتون کے وقت وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ اور چھوڑ دیتا ہی اوسکا بھی جو نہین موا ہی فِي مَنَامِهَا اوسکے خواب مین امام محی السنة
رحمہ اللہ تعالی نے معالم مین فرمایا کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین ایک نفس حیات دوسرا نفس تمیز نفس حیات تو آدمی سے موت ہی کے وقت مفارقت کرتا ہی
اور اوسکے زائل ہونے سے نفس تمیز بھی زائل ہو جاتا ہی اور نفس تمیز سوتے وقت مفارقت کرتا ہی اور اوسکے زائل ہونے سے نفس
حیات نہین زائل ہوتا کشاف مین ابن لعبہ رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ حق تعالی نے زندون اور مردون کی روحین باہم ملا دی ہین
کہ دوسرے کو آشنائی کا پتا اور نشان دیتے ہین فَيُمْسِكُ الَّتِي پھر نگاہ رکھتا ہی اوس عالم مین اوس نفس کو کہ قبل اوسکے قَضَىٰ عَلَيْهَا
الْمَوْتَ جاری کر چکا ہی اوس پر موت کو وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ اور بھیجتا ہی دوسرے نفس کو جسکی زندگی باقی ہی اوسکے بدنون کی طرف
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى تمام رکھے ہوئے وقت تک کہ اونکی اجل آپہونچے اور جمہور مفسرون کے نزدیک امساک و ارسال اون نفسون کے واسطے ہی
جو خواب مین قبض کیے ہون إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک نفسون کے قبض کر لینے اور نگاہ رکھنے اور بدنون مین بھیجنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان
ہین کمال قدرت پر اور بعث و حشر کے واسطے لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہین مار ڈالنے کے امر مین کہ نیند کے مشابہ ہی
اور زندہ کرنے کے باب مین کہ وہ جاگنے کے مثل ہی توریت مین ہی کہ ای بنی آدم جسطرح تو سوتا ہی اسی طرح مریگا اور جسطرح تو جاگتا ہی اسیطرح مرنے کے بعد
اوٹھایا جایگا اور کافر ہین کچھ غور و تامل نہین کرتے أَمِ اتَّخَذُوا بلکہ ٹھہرا لیا اونھون نے مِن دُونِ اللَّهِ اللہ کے سوا شُفَعَاءَ
شفیع لوگ کہ خدا سے اونکی شفاعت کرینگے قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا کہ کیا وہ شفاعت کرینگے اگرچہ ہون کہ کسی طرح لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا مالک نہون کسی چیز
شفاعت مین سے یعنی شفاعت کی قدرت نہین رکھتے وَلَا يَعْقِلُونَ اور نہین جانتے اپنے پوجنے والون کو یعنی جمادات سے شفاعت کی توقع کیونکر ہو
حالانکہ وہ قدرت اور علم دونون سے بے بہرہ ہین قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ کہہ اللہ کے واسطے ہی شفاعت جَمِيعًا سب یعنی حکم شفاعت اوسی کے
پاس ہی اور بے اوسکے حکم کے کوئی شفاعت نہ کریگا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اوسکے واسطے ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون
کی ثُمَّ إِلَيْهِ پھر اوسکی طرف تُرْجَعُونَ ○ پھیرے جاؤگے تم قیامت کے دن وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ اور جب یاد کیا جاتا ہی اللہ تعالی
وَحْدَهُ اکیلا بے اونکے معبودون کی یاد کے جیسا کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین تو اشْمَأَزَّتْ بھاگتے ہین اور نفرت کرتے ہین قُلُوبُ الَّذِينَ
دل اون لوگون کے جو لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لائے بِالْآخِرَةِ آخرت کا وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ اور جب
یاد کیے جاتے ہین وہ جو اونکے معبود ہین مِن دُونِهِ بجز خدا کے تو إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○ اوسی وقت وہ خوش
ہوتے ہین حق کو بھولنے اور باطل کے ساتھ مشغول ہونے کے سبب سے مگر مومن کا کام اسکے برعکس ہی کہ وہ خدا کی یاد سے

ان مشرکون کے گروہ مین سے جو تمھارے زمانہ مین ہین سَیُصِیْبُهُمْ قریب ہی کہ پہونچے اونکو بھی سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا جزا اون برائیون کی جو
اونھون نے کین وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ اور نہین ہین وہ عاجز کرنے والے ہمکو عذاب کرنے سے یا سبقت لیجانے والے ہمارے عذاب سے اَوَلَمْ
یَعْلَمُوْٓا کیا نہین جانا اونھون نے کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالی یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسیکے
واسطے کہ چاہتا ہی اوسکی قدر بڑھانے کو نہین بلکہ محض اپنی مشیت سے وَیَقْدِرُ ط اور تنگ کرتا ہی روزی جس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہی اوسکی خواری
اور بیمقداری اور مذلت کے واسطے نہین بلکہ اپنی حکمت کی رو سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک روزی کشادہ اور تنگ کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ
نشانیان ہین اوسکی قدرت اور ارادہ کے کمال پر لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ع اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین خدا کا جو روزی دینے والا ہی
اور جانتے ہین کہ وہ جو کچھ جسکو دیتا ہی اوسی کے ضمن مین مصلحت کلی ہی نظم ہر کرا باید بہر کہ می شاید ؛ تو دہی آنچنانکہ میباید ؛ تو شناسی صلاح کار ہمہ ؛
کر تو لی آفریدگار ہمہ ؛ معالم مین مذکور ہی کہ مشرکون کی ایک قوم نے قتل اور زناہت کی تھی اور خواہش نفسانی سے گناہون کے دروازے اپنے اوپر
اونھون نے کھول لیے اور بہت گناہ کرنے لگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونھون نے عرض کی کہ آپ جس بات کی طرف ہمین بلاتے ہین وہ
بہت خوب ہی مگر ہم ایسے اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ آپ ہمکو یہ خبر دین کہ ہمارے گناہ بخشے جائینگے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا اے ہمارے وہ بندو جنھون نے اسراف کیا ہی عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتون پر یعنی گناہون
مین افراط کی ہی اور حد سے زیادہ کیے ہین کہ لَا تَقْنَطُوْا نا امید نہو مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اللہ کی رحمت سے یہ آیت تمام قرآن کی آیتون سے
زیادہ امیدوار کرنے والی اور بہتر ہی حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہی سب مجھے حاصل ہو تو
اس آیت کے سامنے مین مین اوسے دوست نہین رکھتا ہون اسلیے کہ یہ آیت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہی معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ
حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ ایک واعظ دوزخ کی آگ اور طوق اور زنجیرون کا ذکر کرتا ہی فرمایا کہ اے واعظ لوگون کو کیون نا امید
کرتا ہی مگر تو نے یہ نہین پڑھا ہی کہ خداوند غفور و رحیم نے فرمایا ہی کہ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فصول مین ہی کہ تمام تو
تین چیزون مین ہی پہلے تو خطاب کا لطف کہ فرمایا یٰعِبَادِیَ یعنی اے میرے بندو اور نہ فرمایا کہ یٰٓاَیُّهَا الْعُصَاةُ یعنی اے گنہگارو دوسرے عتاب مین نرمی
کہ فرمایا اَسْرَفُوْا یعنی اسراف کیا اونھون نے اور نہ فرمایا اخطؤا یعنی خطا کی اونھون نے تیسرے اسباب رحمت پر تنبیہ کہ لَا تَقْنَطُوْا فرمایا فتوحات مین ہی
کہ لَا تَقْنَطُوْا نہی ہی اور جس چیز سے حق تعالی نے نہی فرمائی اوس سے باز رہنا بندون کو لازم ہی تو نا امید ہونا کسی وجہ سے روا نہین ہی مسلمانو نا امید نہو
اسواسطے کہ نا امیدی کفر ہی اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ بیشک اللہ بخشدیگا گناہ جَمِیْعًا ط سب اگرچہ بہت ہون بجز شرک کے کہ وہ
ہرگز نہ بخشا جائیگا بعضے علما کہتے ہین کہ گناہ ہو سکا بخشنا جب تا توبہ پر موقوف ہی اور یہ قید ظاہر کے خلاف ہی وسیط مین اپنے اسناد کے ساتھ لکھا ہی اسما
بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مین نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا
یُبَالِیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ بیشک وہ بخشنے والا ہی گناہون کا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہی بندون پر اس آیت کے
حقائق اور اوسکی تاکیدون کی وجہین جواہر التفسیر مین تفصیل مناسب کے ساتھ تحریر ہین جن بیمارون کو گناہ کی
بیماری ہی اونھین اسی آیت کی دار الشفا سے شربت راحت ملتا ہی اور جو لوگ نفس کی خواہش کے بیابان مین سرگردان ہین اونھین اسی آیت کی

ع ۵ ۱۱

دو سے راہ نجات میسر آتی ہی **نظم** ندارم ہیچگونہ توشۂ راہ ✤ بجز لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ✤ نفرمودی کہ نومیدی میارید ✤ ز من لطف و عنایت چشم دارید ✤ یعنی بسے امیدواریم ✤ بنجشا زانکہ بس امیدواریم ✤ امیدر دمندان را رواکن ✤ دل امیدواران را دواکن ✤ **وَاَنِيْبُوْٓا** اور پھیرو طاعت یا دعا اور عاجزی کے ساتھ **اِلٰى رَبِّكُمْ** اپنے رب کی طرف **وَاَسْلِمُوْا** اور گردن جھکا دو **لَهٗ** اوسکے واسطے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین **مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ** پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب **ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ** پھر مدد نہ دیے جاؤ گے یعنی تم سے عذاب دفع کرنے مین کوئی مدد نہ دیگا **وَاتَّبِعُوْٓا** اور پیروی کرو **اَحْسَنَ** بہت خوب **مَآ اُنْزِلَ** اوس چیز کی جو بھیجی گئی ہی **اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ** تمھاری طرف تمھارے رب پاس سے یعنی عزیمت کی متابعت کرو رخصت کی نہین اور ناسخ کی پیروی کرو منسوخ کی نہین **مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ** قبل اس سے کہ آئے تم پر **الْعَذَابُ بَغْتَةً** عذاب ناگہان یعنی بلا اور عقوبت یا مرگ مفاجات **وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ** اور تم نہ جانتے ہو اوسکا آنا کہ تدارک کرسکو **اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ** پہلے اس سے کہ نفس کہے کہ **يٰحَسْرَتٰى** ای میری پشیمانی **عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ** اوس چیز پر کہ مین نے تقصیر کی **فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ** خدا کے کام مین یا اوسکی رضا اور جوار رحمت اور قربت حضرت ڈھونڈھنے مین **وَاِنْ كُنْتُ** اور بیشک حال یہ ہی کہ مین تھا **لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ** البتہ مسخرا پن کرنے والون مین سے خدا کی کتاب اور اوسکے رسول اور مومنون کے ساتھ سلسلۃ الذہب مین اس آیت کے معنی مین فرمایا ہی **نظم** روز آخر کہ مرگ مردم خوار ✤ کندا ز خواب غفلتش بیدار ✤ یادش آید کہ در جوار خدا ✤ سالہا ز دیجرم و عصیان رائے ✤ ہرچہ در شصت سال یا ہفتاد ✤ کردہ از خیر و شر پیش افتاد ✤ یک بیک پیش چشم او وارند ✤ آشکارا برو ے او آرند ✤ بگذراند زگفتید والا ✤ بانگ یا حسرتا و واویلا ✤ حسرت از جان او برآرد دود ✤ وانزمان حسرتش ندارد سود ✤ **اَوْ تَقُوْلَ** یا کہیگا وہ نفس کہ **لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ** اگر یہ کہ خدا ہدایت کرتا مجکو تو **لَكُنْتُ** البتہ مین ہوتا **مِنَ الْمُتَّقِيْنَ** پرہیزگارون مین سے اور شرک و معصیت مین مین نہ آلودہ ہوتا **اَوْ تَقُوْلَ** یا کہیگا **حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ** اوس وقت جب کہ عذاب دیکھیگا کہ **لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً** ای کاشکے ہوتا پھر جانا مجھے دنیا مین **فَاَكُوْنَ** کہ مین وہان جاؤن اور ہو جاؤن **مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ** نیک کام کرنے والون اور فرمانبردارون مین سے تو جو یہ کہیگا کہ مجھے ہدایت نہین کی ورنہ مین متقی ہوتا اوس سے کہینگے کہ **بَلٰى** ہان یعنی تجھے ہدایت کی ہی **قَدْ جَآءَتْكَ** یقینی آئین تیرے پاس **اٰيٰتِيْ** آیتین میری کتاب کی کہ وہ قرآن ہی **فَكَذَّبْتَ بِهَا** پس تکذیب کی تونے اور اوسکو جھوٹ مانا **وَاسْتَكْبَرْتَ** اور تکبر کیا تونے اور اوسپر ایمان لانے سے سرکشی کی **وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ** اور تھا تو کافرون مین **وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ** اور قیامت کے دن **تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا** دیکھیگا تو اون لوگون کو جنھون نے جھوٹ باندھا **عَلَى اللّٰهِ** اللہ پر یعنی خدا کو کہا کہ اوسکی اولاد اور شریک ہین **وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ** اونکے منھ کالے ہونگے دوزخ مین داخل ہونے کے قبل **اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ** کیا نہین ہی دوزخ مین یعنی ضرور ہی **مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ** مقام اور ٹھہرنے کی جگہ متکبرون اور سرکشون کو جنھون نے خدا اور رسول کا حکم نہ مانا **وَيُنَجِّي اللّٰهُ** اور نجات دیگا حق تعالے دوزخ سے **الَّذِيْنَ اتَّقَوْا** اون لوگون کو جنھون نے پرہیز کیا شرک سے **بِمَفَازَتِهِمْ** اونکے چھٹکارے کے ساتھ یعنی اسباب نجات کے ساتھ

کہ وہ نجات اور نیک کام کرنا ہی **لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ** نہ پہونچیگی متقیون کو کوئی برائی اور ناگوار بات **وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ** ○
اور نہ غمگین ہونگے **اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ** خدا پیدا کرنے والا ہی سب چیزون کا **وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ** اور وہ ہر چیز پر
وَّكِيْلٌ ○ خداوند ہی اور اوسمین تصرف کرنے والا اور اوسکی حفاظت پر قائم **لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**
اوسی کے واسطے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کے خزانون کی یعنی علوی اور سفلی امور کا مالک وہی ہی اوسکے غیر کو اونمین تصرف ممکن نہین ہی جسطرح
خزانون مین وہی دخل کرسکتا ہی جسکے ہاتھ مین اونکی کنجیان ہون حدیث مین ہی کہ حضرت عثمانؓ ذوالنورین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر کیا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ تفسیر ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی یہ کلمات آسمان اور زمین کے خزانون کی
کنجیان ہین جو کوئی یہ کلمات پڑھے ان خزانون کے نقد فیض اوسے پہونچینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان کے خزانے مینھ ہین اور زمین کے
خزانے گھاس اور ان خزانون کی کنجی اوسی کے قبضۂ تصرف مین ہی جب چاہتا ہی مینھ برساتا ہی اور نباتات مین سے جو کچھ چاہتا ہی اوگاتا ہی **وَالَّذِيْنَ**
كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے **بِاٰيٰتِ اللّٰهِ** اللہ تعالی کی نشانیون کا یعنی اوسکی قدرت کی دلیلون اور اوسکی کتاب کی آیتون کا
اُولٰٓئِكَ وہ گروہ **هُمُ الْخٰسِرُوْنَ** ○ع وہ ہین نقصان پانے والے ہو اسطے کہ اونکے رجوع کرنے کی جگہ دوزخ ہی لکھا ہی کہ کفار
قریش نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو حق تعالی نے فرمایا کہ **قُلْ** کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اونسے **اَفَغَيْرَ اللّٰهِ** کیا غیر خدا کو **تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ** حکم کرتے ہو تم مجھسے کہ پوجون ان دلیلون کے بعد **اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ** ○
ای نادانو **وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ** اور بیشک بے شبہہ وحی بھیجی گئی ہی تیری طرف **وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ** اور اونکی طرف
جو تجھسے قبل تھے پیغمبر یعنی ای حبیب مجتبے اور سب پیغمبرون سے یہ بات کہی گئی ہی کہ **لَئِنْ اَشْرَكْتَ** اگر تم شرک کروگے یعنی یہ فرض
محال آور بہت صحیح یہ بات ہی کہ ظاہر مین اگرچہ مخاطب پیغمبر ہین مگر مراد اونکی امتون کے مسلمان ہین ہر ایک کو فرماتا ہی کہ اگر تو شرک کریگا تو
لَيَحْبَطَنَّ ضرور ضرور حبط اور تباہ ہو جائیگا **عَمَلُكَ** عمل تیرا جو ایمان کے حال مین ہوا **وَلَتَكُوْنَنَّ** اور
بیشک بے شبہہ ہو جائیگا تو **مِنَ الْخٰسِرِيْنَ** ○ نقصان پانے والون مین سے کہ عزت دین حاصل کرنے کے بعد ذلت شرک
مین مبتلا ہوگا **بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ** بلکہ خدا کی عبادت کر **وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ** ○ اور رہ شکر گزارون مین سے جو توفیق
عبادت کی نعمت پر شکر کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علماء یہودیون سے ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور بولا کہ ای محمدؐ تم جانتے ہو کہ حق تعالی قیامت کے دن ایک اونگلی پر آسمان ایک پر زمین ایک پر پہاڑ ایک پر
پانی اور مٹی ایک پر تمام مخلوق کو رکھیگا پھر اپنی اونگلیان ہلائیگا اور فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْمُلُوْكُ یعنی آج مین ہی بادشاہ ہون
کہان ہین اور بادشاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی بات سنکر مسکرائے اور چپ رہے تو یہ آیت نازل ہوئی **وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ** اور وصف
نہین کیا ان لوگون نے خدا کا اور اوسکی تعظیم نہین کی **حَقَّ قَدْرِهٖ** قدر جو حق ہی اوسکی قدر اور تعظیم کا **وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا**
اور زمین سب **قَبْضَتُهٗ** اوسکی مٹھی مین پکڑی ہوئی ہوگی **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** قیامت کے دن **وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ** اور آسمان لپٹے ہونگے

بِيَمِيْنِهٖ ط اوسکے یمین مین معالم مین ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالی قیامت کے دن آسمانون کو لپیٹ کر اپنے یمین مین لیگا پھر فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِکُ وَاَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یعنی مین بادشاہ ہون
کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پھر لپیٹ کر زمین کو اپنے شمال مین لیگا اور وہی کلمات فرمائیگا اہل ایمان ایسی باتون مین تشبیہ سے اوسکی
تنزیہ کا اعتقاد رکھتے ہین یعنی تشبیہ سے وہ پاک ہی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ ہمارا مذہب اس آیت کی تحقیق مین یہ ہی کہ ہم اسے اوس معنی پر
چھوڑ دین جو اللہ جل شانہ نے اس سے مراد لیے ہین اسواسطے کہ ایسے کلمات متشابہات مین شمار کیے گئے ہین اوسپر ایمان لانا چاہیے اور اوسکی
حقیقت مین کچھ بات نہ کہنا چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی حق تعالی جواہر اور اعراض کے وصف سے وَتَعٰلٰى اور برتر ہی عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۞ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اور اوسکا شریک بناتے ہین وَنُفِخَ اور پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور مین پہلی بار اونکے قول کے موافق
جو دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اس نفخہ کو نفخہ صعقہ کہتے ہین اسواسطے کہ اس بار جب صور پھونکا جائیگا فَصَعِقَ تو بیہوش ہوکر
گر پڑیگا اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ مر جائیگا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانون مین وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہی
زمین مین اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط مگر جسے چاہے اللہ کہ وہ عرش اوٹھانے والے فرشتے ہین یا شہید لوگ یا بہشت اور دوزخ کے
اہلکار فرشتے ثُمَّ نُفِخَ پھر پھونکا جائیگا فِيْهِ اُخْرٰى دوسری بار اس نفخہ کو نفخہ بعث کہتے ہین اور اس نفخہ سے سب مردے زندہ
ہوجائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ قِيَامٌ کھڑے ہونگے اپنی قبرون کے کنارے يَّنْظُرُوْنَ ۞ دیکھتے ہونگے مبہوتون کی طرح
یا اس انتظار مین ہونگے کہ دیکھیے اب ہمارے ساتھ کیا کیا جاتا ہی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہو جائیگی زمین محشر بِنُوْرِ
رَبِّهَا اپنے رب کے نور سے یعنی اوس نور سے جو نور خدا اوس مین پیدا کر دیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نور سے عدل کی روشنی
مراد ہی کہ اوس روشنی سے خلائق اور خالق کے حق ظاہر ہو جائینگے اور ظلم کی ظلمت جاتی رہیگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھے
جائینگے نوشتے یعنی اعمالنامے داہنے بائین ہاتھ مین وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ اور لائینگے پیغمبرون کو امتون پر یہ دعوی کرنے کو کہ
ہمنے انھین حکم پہونچا دیے وَالشُّهَدَآءِ اور گواہون کو پیغمبرون کے دعوے صحیح اور ثابت کرنے کے واسطے ان گواہون سے امت
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شہدا سے شہید لوگ مراد ہین جنھون نے صف جہاد مین شربت شہادت پیا یعنی
شہیدون کو حاضر کرکے پیغمبرون کا رفیق کرینگے اونکے شرف اور بزرگی کی جہت سے وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ بندون کے
درمیان بِالْحَقِّ حق حق سچائی اور عدل کے ساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کم ہونے اور عذاب
بڑھنے کی وجہ سے وَوُفِّيَتْ اور پوری دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی وَهُوَ اَعْلَمُ اور
خدا خوب جانتا ہی بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۞ ع وہ جو کچھ مخلوق کرتے ہین اور اوسکے مناسب جزا دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور
ہنکائے جائینگے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے ہنکانا سخت اِلٰى جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف زُمَرًا ط گروہ گروہ ایک دوسرے کے پیچھے حَتّٰٓى
اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جب آئینگے دوزخ پر تو فُتِحَتْ کھولے جائینگے اَبْوَابُهَا اوسکے دروازے ساتون اونکے داخل ہونے کے
واسطے وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن ملامت کی روسے کہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہین آئے تمھارے پاس

رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم ہی مین سے بحکم الٰہی کے سبب یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ پڑھین تم پر اٰیٰتِ رَبِّكُمْ آیتین تمھارے رب کی جو اوسنے اوتاری تھین وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈرائین تمکو لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ط دیکھنے سے اس تمھارے دن کے تو قَالُوْا بَلٰى کہینگے کافر کہ ہان ہمارے پاس آئے اور ہمکو ڈرایا وَ لٰكِنْ حَقَّتْ لیکن واجب ہوئی كَلِمَةُ الْعَذَابِ بات اللہ کی یعنی اوسکا حکم عذاب عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝ کافرون پر قِیْلَ ادْخُلُوْۤا کہا جائیگا اونکو کہ داخل ہوا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ۝ تو برا ٹھکانا ہی متکبرون کے واسطے دوزخ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور لیجلینگے اون لوگون کو جو ڈرے رَبَّهُمْ عذاب سے اپنے رب کے لیجلنا مہربانی اور نرمی کے ساتھ یعنی فرشتے براہ مہربانی اونسے جلدی کرینگے چلنے مین اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط جنت کی طرف گروہ گروہ اونکے مراتب بہشت کے تفاوت کے موافق جنتیون کو چلایا اور ہنکایا دوزخیون کے جوڑ کے طور پر فرمایا ہی یا اونکی سواریان ہنکائی اور بڑھائی جائینگی اسواسطے کہ متقیون کو سوار کرکے جنت مین لیجائینگے حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جب آئینگے جنت مین اور سعادت تمام اور دولت لا کلام کو پہونچینگے وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھولدیے جائینگے جنت کے دروازے اونکے پہونچنے سے قبل اور اونکو ذرا انتظار کرنا پڑیگا وَ قَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَا جنت کے خازن کہ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ درود وسلام ہو تم پر یا سلامتی اور امنی تمھارے حال کو لازم رہے طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا مین گناہون سے یا جنت مین تمھارا مقام پاکیزہ ہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جب جنتی جنت مین پہونچینگے تو وہان ایک درخت دیکھینگے کہ اوسکے نیچے سے دو چشمے جاری ہین تو ایک مین غسل کرینگے اور اونکا ظاہر جسم پاک ہوجائیگا اور دوسرے مین پانی پینگے تو اونکا باطن منور ہوجائیگا اور اس محل پر فرشتے کہینگے کہ پاک ہوے تم ظاہر اور باطن مین فَادْخُلُوْهَا تو داخل ہو جنت مین خٰلِدِیْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے اوسمین وَ قَالُوا اور کہینگے مومن جب جنت مین داخل ہونگے کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی الَّذِیْ صَدَقَنَا ایسا اللہ جسنے سچا کیا ہمارے ساتھ وَعْدَهٗ اپنا وعدہ ثواب کا وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور میراث دی اوسنے ہمکو زمین بہشت مین سے کہ ہم تمکین کی رو سے نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ جگہ لیتے ہین ہم جنت مین حَیْثُ نَشَآءُ ج جہان ہم چاہتے ہین فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ تو خوب ہی اجر کام کرنے والون کا یعنی ثواب حکم ماننے والون کا وَ تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ اور دیکھتے ہوگے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتون کو یعنی جب مقعد صدق مین تہ قرب پر ہوگے تو جدھر دیکھوگے فرشتے نظر آئینگے حَآفِّیْنَ گھیرے ہوے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش کے یعنی اوسکے گرد طواف کرنے والے کہ یُسَبِّحُوْنَ تسبیح کرتے ہین بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ج ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہین اور تسبیح کرکے ذات الٰہی سے نفی کرتے ہین اون صفتون کی جو اوسکو سزاوار نہین اور حمد کرکے وہ صفتین ثابت کرتے ہین جو اوسکو سزاوار ہین وَ قُضِیَ اور حکم کیا جائیگا بَیْنَهُمْ خلق کے درمیان بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی ہر ایک جنتی کو اوسکے مقام پر اوتارینگے وَ قِیْلَ اور کہا جائیگا یعنی فرشتے ایمان والون سے کہینگے کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ع سب تعریف اللہ کے واسطے ہی جو رب ہی سب اہل عالم کا جسطرح آسمان اور زمین پیدا کرنے کی ابتدا مین اوسنے اپنی حمد کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اوسی طرح اپنے مقامات

اور منازل مین زمین و آسمان کے قرار پکڑنے وقت وہی حمد کی تاکہ جان لین کہ شروع اور خاتمہ مین حمد وثنا کا مستحق وہی ہے

بیت درخور حمد و ستایش نبود غیر تو کس ❊ ہر کجا حمد و ثنائیست ترا زیبد بس ❊

سورۃ المؤمن مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	خمس وثمانون اٰیۃ
سورہ مؤمن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اِسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچاسی آیتین ہین

پہلی سورت ہے سات سورتون حامیمون مین سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کے باغون مین میوے کھایا چاہے اوسے چاہیے حامیمین پڑھے حصن حصین مین صحیح مستدرک سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے طٰہٰ اور طٰسین اور حامیمین موسیٰ علیہ السلام کی لوحون سے مجھے دی ہین معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مین حامیمون کی تلاوت کرتا ہون تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا جنت کے باغون مین آگیا کہ وہ باغ نرم زمین مین ہین او متعجب ہو کر اونھین دیکھتا ہون اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابٌ وَلُبَابُ الْقُرْاٰنِ الْحَوَامِیْمُ یعنی ہر چیز کا لباب ہوتا ہے اور قرآن کا لباب حامیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم حامیمون کو عرائس قرآن اور دیباج قرآن کہتے ہین وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

حٰمٓ ۝ بعضے علما کے قول پر حروف مقطعہ مقسم بہ ہین یعنی اونکی قسم کھائی ہے اور ہر حرف اشارہ ہے ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب مین بعض کو نام سے تعبیر کرتے ہین تو یہان ح اشارہ حکم حق کی طرف ہے کہ وہ ہرگز نہ رد ہوتا ہے نہ رُکتا ہے اور میم ایما ہے اوسکے ملک کی جانب کہ کبھی زائل اور فانی نہوگا اور قسم کا جواب یہ ہے کہ **تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ** اوتارنا قرآن کا **مِنَ اللّٰهِ** خدا کی طرف سے ہے جو **الْعَزِيْزِ** کہ غالب اور قادر ہے اوسے اوتارنے پر **الْعَلِيْمِ ۝** جاننے والا اوسے جو کچھ جسپر جسوقت نازل کرتا ہے **غَافِرِ الذَّنْبِ** بخشنے والا گناہون کا اوسکے واسطے جو صدق سے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے **وَقَابِلِ التَّوْبِ** اور قبول کرنے والا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے **شَدِيْدِ الْعِقَابِ** سخت عذاب کرنے والا اوسکو جو کلمہ توحید کہنے سے انکار کرے **ذِي الطَّوْلِ** صاحب نیکوکاری اور بخشش اور بزرگواری کا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ **اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝** اوسکی طرف ہے پھرنا سب بندون کا اپنی جزا پانے کو **مَا يُجَادِلُ** جھگڑا اور طعن نہین کرتا **فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ** خدا کی آیتون مین کوئی بعد اس بات کے کہ اوسکا اوترنا محقق ہوچکا **اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** مگر وہ لوگ جنھون نے حق چھپایا **فَلَا يَغْرُرْكَ** تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو **تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝** پھرنا کافرون کا سب شہرون مین شام اور یمن کے تجارت کے واسطے یعنی یہ بات دل مین نہ لاؤ کہ اونکو کچھ مہلت اور فرصت ہوگی اس جہت سے کہ اونکا انجام کار اور خاتمہ روزگار خسارہ اور نقصان پر ہوگا **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ** تکذیب کی تیری قوم کے قبل **قَوْمُ نُوْحٍ** قوم نوح نے **وَالْاَحْزَابُ** اور چند گروہون نے جنپر اونکے رسولون نے فوج کشی کی **مِنْ بَعْدِهِمْ** قوم نوح کے بعد اپنے پیغمبرون کی جیسے قوم عاد اور ثمود نے **وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ** اور قصد کیا ہر ایک نے اونمین سے **بِرَسُوْلِهِمْ** اپنے رسول کے ساتھ **لِيَاْخُذُوْهُ** کہ پکڑین اوسے

اور جو ایذا چاہین اوسے پہونچائین وَجَادَلُوْا اور جھگڑا کیا اپنے پیغمبرون کے ساتھ بِالْبَاطِلِ اپنی بیہودہ باتون سے لِيُدْحِضُوْا
تاکہ زائل کرین اور ناچیز کردین بِهِ الْحَقَّ اپنی بیہودہ باتون سے اوس حق بات کو جسکی متابعت واجب تھی فَاَخَذْتُهُمْ قہر تو پکڑا
مین نے اونھین اور ہلاک کردیا اوسکی مکافات مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ ۝ میرا عذاب اور عقاب اونپر
وَكَذٰلِكَ اور جسطرح واجب ہوا تھا عذاب اگلی امتون کے تکذیب کرنے والون پر اوسی طرح حَقَّتْ واجب ہوا ہی كَلِمَتُ
رَبِّكَ حکم تیرے رب کا عذاب اور عقاب کے ساتھ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونپر جو کافر ہوے ہین تمھاری قوم مین سے
اَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ وہ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ دوزخ مین رہنے والے ہین یعنی اوس جہان مین بھی عذاب کے مستحق ہین
اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمھاری قوم حق تعالی کی عبادت سے منھ پھیرتی ہی تو حق تعالی کی بادشاہی مین کچھ خلل نہین آتا اسواسطے
کہ اوسکی عبادت اور حمد کرنے والے خواص مخلوقات مین سے بہت ہین از انجملہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ فرشتے
ہین جو اوٹھائے ہوے ہین عرش اور حاملان عرش بزرگ فرشتون مین سے ہین کشاف مین ہی کہ حق تعالی سب فرشتون کو حکم فرماتا ہی
کہ وہ صبح وشام اعزاز واکرام کی راہ سے حاملان عرش پر سلام کرتے ہین وَمَنْ حَوْلَهٗ اور جو فرشتے عرش کے گرداگرد ہین
کروبیون مین سے کہ طواف کیا کرتے ہین اور اونھین طوّاف کہتے ہین اور اونکی ستر ہزار صفین ہین عرش کو بیچ مین لیے ہوے نہایت ذوق وشوق سے
يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کہتے ہین ملی ہوئی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی خدا کا ذکر کرنے والے ہین اوسکی سب صفتون
اور ثناؤن کے ساتھ معالم مین شہر بن حوشب سے منقول ہی کہ حاملان عرش آٹھ ہین چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور دوسرے چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور گویا وہ فرشتے آدمیون کے گناہون کے
ساتھ کرم الہی کی نسبت مین یہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہین اپنے پروردگار کا وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت
چاہتے ہین خدا سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب وَسِعْتَ
پہونچا ہی اور گھیرے ہی تو كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو رَّحْمَةً وَّعِلْمًا رحمت اور علم کی راہ سے یعنی تیری رحمت اور علم سب چیزون کو
پہونچا ہی فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا پس بخشدے اون لوگون کو جنھون نے توبہ کی اور تیری طرف پھرے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی ہی
اونھون نے سَبِيْلَكَ تیری راہ کی کہ وہ دین اسلام ہی وَقِهِمْ اور نگاہ رکھ اونھین عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ عذاب سے
آتش دوزخ کے رَبَّنَا ای ہمارے رب مہربانی کر وَاَدْخِلْهُمْ اور داخل کر توبہ کرنے والون یا دین کی پیروی کرنے والون یا سب
ایمان والون کو جَنّٰتِ عَدْنِ رہنے کے باغون مین الَّتِيْ ایسے باغ کہ محض اپنے فضل سے وَعَدْتَّهُمْ وعدہ دیا تو نے
اونکو وَمَنْ صَلَحَ اور اوسے جسنے نیک کام کیے مِنْ اٰبَآئِهِمْ اونکے باپون مین سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور اونکی عورتون مین سے
وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اور اونکی اولاد مین سے تاکہ تیرے فضل وکرم سے جنت مین اونکی خوشی اون سب کے دیدار سے پوری ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
بیشک تو غالب ہی اور کسی سے عاجز نہین الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا اور جو کچھ تو کرتا ہی حکمت سے خالی نہین ہوتا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ
اور باز رکھ اونھین برائیون سے یعنی اونھین گناہون سے دوری عطا فرما وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ اور جسے باز رکھتا ہی تو

برائیان یَوْمَئِذٍ آج اس جہان مین فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط تو بیشک بخشدیا تونے اوسے آخرت مین وَذٰلِكَ اور وہ تیری نگاہداشت هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وہ بڑی کامیابی ہے سواسطے کہ جو صاحب دولت آج عصمت الٰہی کی پناہ مین ہے وہ کل رحمت نامتناہی کے سایہ مین ہوگا یہی نکتہ کسی نے کہا ہے نظم امروز کسے راکہ درآری بہ پناہ ✤ فردا بمقام قربتش بخشی راہ ✤ وان راکہ رہش ندہٗ بدرگاہ ✤ فردا چہ کند گرنہ کند نالہ وآہ ✤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ کافر ہوے وہ يُنَادَوْنَ پکارے گئے فرشتون کی زبانی یعنی جب کافر دوزخ مین آئینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی شروع کرکے غصہ اور ملامت کرینگے کہ جب اختیار کا زمانہ تھا تو تم ایمان کیون نہ لائے اوسوقت فرشتے اونکو پکار کر کہینگے کہ لَمَقْتُ اللّٰهِ البتہ خدا کی دشمنی تمھارے ساتھ کفر کے سبب سے اَكْبَرُ بہت بڑی ہے مِنْ مَّقْتِكُمْ تمھاری دشمنی سے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کے ساتھ اور تم خدا کو دشمن رکھتے تھے اِذْ تُدْعَوْنَ جب پکارے گئے اِلَى الْاِيْمَانِ ایمان کی طرف کہ خدا اور رسول کا ایمان لاؤ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ تو تم کافر ہوے اور ایمان نہ لائے تو قَالُوْا رَبَّنَآ کافر کہینگے کہ اے ہمارے رب اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ مار ڈالا تونے ہمکو دوبار وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ اور زندہ کیا تونے ہمین دوبار پہلی بار مار ڈالنا تو جب ہے کہ دنیا مین زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہے اور پہلی بار زندہ کرنا قبر مین ہے اور دوسری بار مار ڈالنا بھی قبر مین ہے اور دوسری بار زندہ کرنا جب ہے کہ قبرون سے زندہ ہو کر اوٹھینگے تبیان مین ہے کہ حضرت آدم کی ذریت کو جب اونکی پشت سے نکالکر عہد لیا اور پھر مار ڈالا یہ پہلا مار ڈالنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا مار ڈالنا وہ ہے کہ جب وہ نطفہ تھا تو اوسے مان کے پیٹ مین زندہ کیا اور دنیا مین مار ڈالا اور آخرت مین پھر زندہ کریگا اور پھر تقدیر کافرون کے کرنے اور مار ڈالنے کا اقرار کرینگے اور کہینگے کہ فَاعْتَرَفْنَا پھر ہمنے اقرار کیا بِذُنُوْبِنَا اپنے گناہون کا کہ وہ پھر زندہ ہونے کا انکار اور تکذیب تھی فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ پھر کیا ہے ہمکو دوزخ مین سے نکلنے کی طرف مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ کوئی راہ یعنی کوئی ایسا طریقہ ہے جسپر ہم چلین اور دوزخ سے چھوٹ کر جنت مین پہونچ جائین اس سے قبول ایمان اور توبہ مراد ہے پس فرشتے اونھین ناامید کرکے کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ جو تم دوزخ مین آئے ہو یہان ہمیشہ رہنے کا حکم ہے بِاَنَّهٗٓ بسبب اسکے کہ دنیا مین اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ جب پکارتے تھے خدا کو وَحْدَهٗ ایکا اور اکیلا تو كَفَرْتُمْ ۚ کافر ہوے تم اور اوسکی یگانگی نہ مانی اور کہنے لگے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ اور جب شرک کرتے تھے اوسکے ساتھ یعنی مشرک لوگ خدائے واحد کے ساتھ اور شریک ملاتے تھے تو تُؤْمِنُوْا ط تم ایمان لاتے تھے شریکون کا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ تو حکم خدا کے واسطے ہے ایسا خدا کہ الْعَلِيِّ برتر ہے اس بات سے کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین شریک کرین الْكَبِيْرِ ۝ بڑا اس بات سے کہ کسی غیر کو اوسکے برابر ٹھہرائین هُوَ الَّذِيْ وہ ہے ایسا خدا جو کمال قدرت کے ساتھ يُرِيْكُمْ دکھاتا ہے تمکو اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی وحدت پر دلالت کرنے والین وَيُنَزِّلُ اور نازل کرتا ہے لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ط آسمان سے روزی کے اسباب جیسے مینھ یا فرشتون کو بھیجتا ہے اس تدبیر کے ساتھ جو سبب رزق ہو وَمَا يَتَذَكَّرُ اور نہین نصیحت مانتا یعنی ان نشانیون سے کوئی عبرت نہین پکڑتا اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ مگر وہ جو پھرتا ہے خدا کی طرف یعنی جو معصیت سے پھر کر طاعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو اللہ کو مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور اس حال مین کہ پاک کرنے والے رہو اپنی طاعت کو شرک اور ریا سے اوسکے واسطے وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت کرین کافر

اوسکی توحید مین تمھارے اخلاص سے اسواسطے کہ وہ نعمت ایمان سے کافر ہین اور تم اوس نعمت پر شاکر ہو تو تم مین اور اونمین باہم نفرت ہی اور تمھارے اعمال اور اقوال اونکو محبوب اور مرغوب نہین ہین جسطرح اونکے کام اور باتین تمھین مکروہ معلوم ہوتی ہین **رَفِيعُ الدَّرَجٰتِ** وہ ہی بلند کرنے والا بندون کے درجے دنیا مین تفاوت طبقات کے ساتھ اور عقبیٰ مین مراتب اور مقامات کا تفاوت کرکے یا انبیا علیہم السلام کے درجے بلند کرنے والا ہی حضرت آدم کا درجہ صفوت کے ساتھ بلند کیا اور حضرت نوح کا درجہ دعوت کے سبب سے اور حضرت ابرہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ کو قربت اور حضرت عیسیٰ کو زہادت اور حضرت سید الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا فرماکر سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جس کسی کا درجہ چاہتا ہی بلند کرتا ہی حقائق کی شناخت اور معرفت کے سبب سے بحر الحقائق مین ہی کہ محبون کا درجہ بلند کرنے والا ہی محبت سے فنا کرکے محبوبیت کے ساتھ باقی رکھکر ایک عزیز نے فرمایا ہی کہ لَا يُوجَدُ الْبَقَاءُ إِلَّا بِالْفَنَاءِ جبتک تو شربت فنا نپیے کا خلعت بقا نہ پہنیگا **قطعہ** ہش در دِ فنا گر بقا ہمی خواہی ✤ کہ زاد راہ بقا دردی خرابات ست ✤ زحال خویش فنا شو درین رہ ای عطار ✤ کہ باقی رہ عشاق فانی الذات ست ✤ **ذُو الْعَرْشِ** خداوند عرش ہی یعنی عرش کا خالق اور مالک ہی یا ملک اور سلطنت کا خداوند ہی **يُلْقِي الرُّوحَ** ڈالتا ہی روح کو **مِنْ أَمْرِهٖ** اپنے حکم سے یا بھیجتا ہی جبرئیل کو **عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ** جسپر چاہتا ہی **مِنْ عِبَادِهٖ** اپنے بندون مین سے یعنی جسے چاہتا ہی مرتبہ نبوت عطا فرماتا ہی **لِيُنْذِرَ** تاکہ ڈرائے وہ جسپر وحی آئے لوگون کو **يَوْمَ التَّلَاقِ** ○ ملاقات کے دن یعنی جسدن روحین بدنون سے ملینگی یا اہل زمین اور اہل آسمان باہم ملاقات کرینگے یا اولین و آخرین یا معبود اور اونکی عبادت کرنے والے یا مظلوم اور ظالم یا ہر عمل کرنے والا ملاقی ہوگا اپنے عمل سے یا ہر سبب مذکور ہوئے ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے **يَوْمَ هُمْ** جسدن کہ وہ یعنی عبادت کرنے والے **بٰرِزُوْنَ** ظاہر ہونگے قبرون سے نکلکر **لَا يَخْفٰى** پوشیدہ نہین ہوتی **عَلَى اللّٰهِ** اللہ تعالیٰ پر **مِنْهُمْ** اونمین سے یعنی باوصف کثرت کے بندون کی ذاتون اور اعمال اور احوال مین نہین پوشیدہ ہی خدا پر **شَيْءٌ** کچھ بلکہ سب کو جانتا ہی اور سب کو عمل کے موافق جزا دیگا اور ندا کرنے والا ندا کریگا **لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ** کسکے واسطے ہی بادشاہی آجکے دن تو سب بندے باہم متفق ہو کر جواب دینگے کہ **لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ** ○ خدا کے واسطے جو ایک ہی حکم مین توڑنے والا اونکے جھگڑے جو ملک کے مدعی تھے اور چونکہ کافرون کو خدا کی وحدانیت کا ضروری علم حاصل ہوگا تو اس جواب مین ایمان والون کی موافقت کرینگے **اَلْيَوْمَ تُجْزٰى** آج جزا دیا جائیگا **كُلُّ نَفْسٍ** ہر نفس **بِمَا كَسَبَتْ** جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی **لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ** نہین ہی ظلم آج کہ نہ کسی کے ثواب مین سے کم کرینگے نہ کسی پر عذاب بڑھائینگے نہ کسی کو دوسرے کے گناہ پر پکڑینگے نہ نیکی کا بدلا بدی دینگے نہ بدی کا بدلا نیکی **اِنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ **سَرِيْعُ الْحِسَابِ** ○ جلدی شمار کرنے والا ہی حساب کے وقت اور ہر ایک کی جزا جلدی اوسے دیگا اسواسطے کہ لَا يَشْغَلُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ یعنی اوسے کوئی چیز کسی چیز سے باز نہین رکھتی وسیط مین ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین بادشاہ جزا دینے والا ہون ممکن نہین ہی کہ کوئی جنتی جنت مین داخل ہو یا کوئی دوزخی دوزخ مین جائے اور اوسکے ذمے مظلمہ ہو جبتک مین اس مظلمہ کو دفع نہ کرلون **رباعی** در وعدۂ اہل ظلم حالے عجب ست ✤ وز دیدن ظلم را وبالے عجب ست ✤ از ظلم بپرہیز کہ در روز جزا ✤ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ گوشمالے عجب ست ✤ **وَاَنْذِرْهُمْ** اور ڈرا کافرون کو اور خوف دلا اونکو **يَوْمَ الْاٰزِفَةِ** عذاب سے روز نزدیک کے یعنی روز قیامت کے عذاب سے کہ وہ ضرور آئیگا

اور جو کچھ آنے والا ہے وہ پہونچنے کے قریب ہے اِذِ الْقُلُوْبُ ڈرا اونھین اوس وقت سے جب کہ اونکے دل لَدَى الْحَنَاجِرِ
اونکے حلقون کے پاس ہونگے یعنی اوس دن کے ہول سے اونکے دل اپنی جگہون سے نکلجانے کا میل کرکے حلقون مین
آجائینگے اور وہین اٹک رہینگے نہ اپنی جگہہ پر پھر سکینگے کہ دل والے کو آرام ہو جائے نہ نکلجائینگے کہ نجات پائے اور ایسے دل والے
ہونگے كٰظِمِيْنَ ؕ غمگین غصہ مین بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ نہین ہے ظالمون یعنی کافرون کے واسطے اوس روز
مِنْ حَمِيْمٍ کوئی قرابتدار مشفق اور کوئی یار مہربان کہ عذاب اونپر سے دفع کرے وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ اور نہ
کوئی شفاعت کرنے والا کہ اوسکا حکم مانین یعنی شفاعت کرنے والا کہ اوسکی شفاعت قبول ہو يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ خَآئِنَةَ
الْاَعْيُنِ خیانت آنکھون کی یعنی اوسکی طرف نظر کرنا جسکو دیکھنا حرام ہے یا لوگون کا عیب بیان کرکے چغلی کھانا یا دیکھنے اور
نہ دیکھنے مین جھوٹ بولنا امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ محبون کی آنکھون کی خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھ
قریب آنے دین جیسا کہ زبور مین آیا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے دعوی محبت مین جو رات کو سوتا ہے مَنْ نَامَ عَنِّيْ نَامَ عَنْهُ وِصَالِيْ نظم
خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار ٭ چشم او چون شمع باشد اشکبار ٭ چشمہاے عاشقان را خواب نیست ٭ یک نفس آن چشمہا بے آب نیست ؕ
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ اور جانتا ہے خدا وہ چیز جو چھپائی ہے سینون نے یعنی سب کے ارادے اور خطرے جانتا ہے وَاللّٰهُ
يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ اور اللہ حکم کرتا ہے راستی اور صحت کے ساتھ نیک اور بدکام کرنے والے کی جزا مین وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
اور وہ جنکو پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا لَا يَقْضُوْنَ حکم نہین کرتے بِشَيْءٍ ؕ کچھ اسواسطے کہ وہ
جمادین اونھین حکم کرنے کی قدرت ہی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق اور مملوک ہین اور مملوک کو حکم کی قدرت نہین ہوتی اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ هُوَ السَّمِيْعُ وہ ہے سننے والا بندون کی باتین الْبَصِيْرُ ۝ دیکھنے والا اونکے کام اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
کیا سیر اور سفر نہین کرتے مکہ کے مشرک فِي الْاَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی تجارت کو فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
کہ پھر دیکھین کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا انجام کار اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ پہلے اونسے
اہل تکذیب جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب موتفکہ کہ اونکے مقام اور مکانات بطرف قریش کے تاجر آتے جاتے ہین كَانُوْا هُمْ
اَشَدَّ مِنْهُمْ تھے اگلے انکے انسے سخت قُوَّةً قوت کی رو سے یا قدرت کی راہ سے وَّاٰثَارًا اور بہت زیادہ انکے نشانون کی
جہت سے فِي الْاَرْضِ زمین مین اونکے جوار و دیار کی جیسے اونچے اونچے قلعے اور بڑے بڑے شہر فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر
پکڑ لیا اللہ نے اونکو اور اونپر عذاب کیا بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اونکے گناہون یعنی کفر اور تکذیب کے سبب وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ تھا اونکے
واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ ۝ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اوس عذاب کو اونپر سے دفع کرے ذٰلِكَ وہ پکڑ
بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے تھی کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے رسول بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون
اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَكَفَرُوْا پھر کافر ہوئے اونسے یعنی اون دلیلون اور معجزون پر ایمان نہ لائے اور قرآن سے منکر ہوئے
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ تو پکڑ لیا اونھین اللہ نے اور اونپر غصہ اور عذاب کیا اِنَّهٗ قَوِيٌّ بیشک اللہ قوی اور قادر ہے جو چاہے کرے

ع ۱۱

شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا مشرکون پر وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ کو
بِاٰیٰتِنَا اپنے معجزون سمیت کہ وہ نو معجزے تھے وَسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ○ اور کھلی ہوئی دلیل اور حجت کے ساتھ کہا ہی کہ اس سے
عصا مراد ہی اور اوسکو الگ کرکے ذکر فرمانا اوسکی تعظیم کی جہت سے ہی یا آیات سے مراد حق کی طرف دعوت کرنا ہی اور سلطان مبین انکا
معجزہ ہی یعنی دعوت اور حجت کے ساتھ بھیجا ہمنے موسیٰ کو اِلٰی فِرۡعَوۡنَ فرعون کی طرف کہ عمالقہ مصر مین سب سے بڑا تھا اور خدائی کا
دعویٰ کرتا تھا وَهَامٰنَ اور ہامان کی طرف جو فرعون کا وزیر تھا وَقَارُوۡنَ اور قارون کی جانب کہ فرعون کا مقرب اور مشیر تھا
تو حضرت موسیٰ نے اونھین حق کی طرف دعوت کرکے معجزہ ظاہر فرمایا اور اونھون نے تکذیب اور انکار کیا فَقَالُوۡا پھر کہا کہ یہ شخص
سٰحِرٌ جادوگر ہی کہ سحر کے زور سے ہمکو خلاف عقل باتین دکھاتا ہی کَذَّابٌ ○ جھوٹھا ہی اس بات مین جو یہ کہتا ہی کہ ایک خدا ہی اور مین اوسکا
رسول ہون فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ پھر جب آیا اونکے پاس پیغام صحیح اور درست مِنۡ عِنۡدِنَا ہمارے پاس سے
قَالُوا اقۡتُلُوۡۤا تو بولے کہ قتل کرو اَبۡنَآءَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بیٹون کو اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین مَعَهٗ موسیٰ کے
ساتھ یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کی ولادت کے قبل بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کرتے تھے پھر حضرت موسیٰ کے پیدا ہونے کے
بعد ہاتھ روکا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور نبوت کا دعویٰ کیا تو پھر فرعون کے امرا بولے کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرو
تاکہ اونکے دل شکستہ ہون اور موسیٰ کی مدد نہ کرین وَاسۡتَحۡیُوۡا نِسَآءَهُمۡ اور جیتی چھوڑو اونکی بیٹیان تاکہ قبطیون کی
عورتون کی خدمت کرین تو اونھون نے یہ مکر کیا وَمَا کَیۡدُ الۡکٰفِرِیۡنَ اور نہین ہی مکر کافرون کا انبیا علیہم السلام اور مومنون کی
نسبت اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ○ مگر گمراہی اور بیہودگی یعنی مکر پیش نہین جاتا اور اوسکا وبال مکر کرنے والون کی طرف پھرتا ہی پھر فرعون نے
دوبارہ اپنے خواص سے حضرت موسیٰ کے باب مین مشورہ کیا اور بولا کہ اوسے قتل ہی کرنا چاہیے فرعون کے خواص اور مصاحب بولے کہ
ایسا نہو کہ موسیٰ نے اپنے قاتل پر سحر کیا ہو اور اوسے قتل کرنے سے تجھے کچھ خلل پہونچے یا لوگ یہ کہین کہ فرعون موسیٰ کے ساتھ مقابلہ
نہ کرسکا تو اونھین قتل کردیا صلاح یہ ہی کہ ہم ساحرون کو بلائین کہ وہ اگر موسیٰ سے مقابلہ کرین فرعون نے یہ بات مان لی اور وہ جانتا تھا
کہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہین اونھین قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر مصاحبون اور خاصون کے سامنے ڈینگ کی لی وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِیۡۤ
اور بولا فرعون کہ چھوڑو مجھے تاکہ ذلت اور خواری کے ساتھ اَقۡتُلۡ مُوۡسٰی قتل کرون مین موسیٰ کو وَلۡیَدۡعُ رَبَّهٗ ۚ اور کہو
کہ موسیٰ پکارے اپنے خداکو کہ وہ میرا قتل موسیٰ پر سے روکے اِنِّیۡۤ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون اَنۡ یُّبَدِّلَ دِیۡنَکُمۡ اس بات سے
کہ بدل دے موسیٰ دین تمھارا اور تمکو میری پرستش سے باز رکھے اَوۡ اَنۡ یُّظۡهِرَ یا یہ کہ ظاہر کرے دعوت کے سبب سے فِی الۡاَرۡضِ
الۡفَسَادَ ○ زمین مصر مین فساد اور تباہی یعنی جب اوسکے بہت لوگ تابع ہو جائین تو تمھارے ساتھ جنگ کرین اور نکرے یظہر فی الارض
[illegible] یظہر پڑھا ہی اور الفساد کو دال کو پیش وَقَالَ مُوۡسٰۤی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم
سے جب اونکو یہ خبر پہونچی کہ اِنِّیۡ عُذۡتُ بیشک مین پناہ لی بِرَبِّیۡ وَرَبِّکُمۡ اپنے رب اور تمھارے رب کے ساتھ
مِّنۡ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ ہر متکبر کے شر سے کہ اپنی بڑائی کے مارے لَّا یُؤۡمِنُ نہین ایمان لاتا بِیَوۡمِ الۡحِسَابِ ○ روز حساب پر

موسی علیہ السلام نے فرعون کا نام نہ لیا اور وہ اس تھے اور نشان کے ساتھ ذکر کیا جو اوسکو اور اوسکے مصاحبوں کو اونکا ... حضرت
موسیٰ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی کہ فرعون اونھین قتل کیا چاہتا ہی تو دشمن خوش ہوئے اور دوست غمگین وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
اور کہا ایک مرد مومن نے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے قرابتیوں مین سے یعنی خربیل ... سمعان نے کہ ہوتا ہے یَکْتُمُ چھپاتا
فرعون سے اور اوسکے تابعون سے اِیْمَانَہٗٓ اپنا ایمان و بعضون نے کہا ہی کہ کئی برس تک ڈر سے سمجھے کہ وہ ایمان لایا تھا اور
چھپایا تھا جب یہ خبر سنی کہ فرعون حضرت موسیٰ کو قتل کیا چاہتا ہی تو بولا کہ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا کیا قتل کرو گے تم ایک مرد کو اَنْ
يَّقُوْلَ اسواسطے کہ وہ کہتا ہی کہ رَبِّیَ اللّٰہُ میرا رب اللہ ہی وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ حال آنکہ لایا ہی تمھارے پاس معجزے
کھلے ہوئے مِنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب پاس سے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا اور اگر ہو وہ جھوٹا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ پس اوسی پر ہوا اوس
وبال اوسکے جھوٹ کا اور وہ وبال اوسے ہلاک کریگا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا اور اگر ہو سچا يُّصِبْكُمْ تو پہونچیگا تمکو بَعْضُ الَّذِيْ
يَعِدُكُمْ بعض اوسکا جو تمکو وہ وعدہ دیتا ہی یعنی کہتا ہی کہ دنیا اور آخرت کا عذاب تمکو پہونچیگا تو اگر وہ اپنے وعدہ مین سچا ہی تو اوس
عذاب مین سے بعض یعنی دنیا کا عذاب تمکو جلد پہونچیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا یعنی ہدایت کی توفیق
نہین دیتا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہو لڑکون کا خون ناحق کرنے مین كَذَّابٌ جھوٹا خدائی کے
دعوے مین يٰقَوْمِ اے میری قوم لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ تمھارے واسطے ہی بادشاہی آج ظٰهِرِيْنَ اوس حال مین کہ تم
غالب ہو بنی اسرائیل پر اور اونکی نسبت عالی رتبہ ہو فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین فَمَنْ يَّنْصُرُنَا پھر کون ہی جو مدد دے ہمکو اور حمایت
کرے ہماری مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ خدا کے عذاب سے اِنْ جَآءَنَا اگر آئے ہم پر تو تم حضرت موسیٰ کے قتل کا قصد نہ کرو اور اوس سے
ہاتھ اوٹھاؤ وَقَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے اوس مرد مومن سے جو حضرت موسیٰ کے قتل سے منع کرتا تھا اور اور لوگون سے بھی
کہا جو اوسکے قریب حاضر تھے کہ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى نہین دکھاتا مین تمکو مگر وہ جو مین دیکھتا ہون یعنی موسیٰ کے قتل
مین نے صلاح دیکھی تو وہی راہ صواب تمکو بتائی وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اور راہ نہین دکھاتا ہون تمکو اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ
مگر راہ بہتری اور درستی کی خربیل نے جب یہ بات سنی تو دوبارہ محبت نے زور کیا اور جوش ایمان ہوا تو قوم کو ڈرانے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ اور کہا اوس نے جو ایمان لایا تھا يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اے میری قوم کے لوگو مین یقینی خوف کرتا ہون
عَلَيْكُمْ تمپر موسیٰ کی تکذیب اور تعرض کے سبب سے مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ جیسے اون لشکرون کے دن جنھون نے رسولون کی
تکذیب کی یوم احزاب سے اون لشکرون کے ہلاک ہونے کا دن مراد ہی کہ یہ اوسکی تفصیل ہی مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مانند حال
قوم نوح کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی وَّعَادٍ اور مانند عاد کے کہ تند ہوا سے غارت ہوئے وَّثَمُوْدَ اور مثل قوم ثمود کے کہ ایک چیخ سے
تمام قوم مرگئی وَّالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور مانند حال اون لوگون کے جو اونکے بعد تھے جیسے اہل موتفکہ کہ اونکا شہر اولٹ پلٹ گیا اور
جیسے اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلہ مین گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ اور نہین ہی اللہ کہ چاہے ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ظلم اپنے بندون پر یعنی
بیگناہ عذاب نہین کرتا تو تم بھی ظلم نہ کرو تا کہ تمپر عذاب نہ آئے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اور اے میری قوم کے لوگو بیشک مین خوف کرتا ہون تم پر

يَوْمَ التَّنَادِ۝ دوسرے دن کا عذاب بلانے کو یعنی روز قیامت کے عذاب کا خوف کرتا ہون کہ اوسدن ایک دوسرے کو بلائے اور پکاریگا کہ ہماری فریاد کو پہونچو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا یا جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کو پکارینگے جیسا کہ سورہ اعراف مین گذرا ہوا یا موت ذبح ہونے کے بعد ندا ہوگی کہ یَآ اَہْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ وَّلَامَوْتَ وَیَآ اَہْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَامَوْتَ یا اوسدن منادی ندا کریگا کہ فلان شخص نیک بخت ہوا کہ ابد تک بدبخت نہوگا اور فلان شخص بدبخت ہوا کہ ابد تک نیکبختی نپائیگا یَوْمَ تُوَلُّوْنَ جسدن پھیرے جاؤگے موقف حساب سے اور چلوگے مُدْبِرِیْنَ پیٹھ پھیرے ہوئے وہان سے دوزخ مین مَا لَکُمْ نہوگا تمھارے واسطے مِّنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے مِنْ عَاصِمٍ ج کوئی نگاہ رکھنے والا کہ تمکو اوس سے پناہ مین لے سکے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ اور جس کسیکو چھوڑ دیتا ہی خدا گمراہی مین فَمَا لَہٗ تو نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ ہَادٍ۝ کوئی ہدایت کرنے والا جو منزل مقصود کو پہونچائے وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ اور تحقیق کہ آیا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علیہما السلام مِنْ قَبْلُ موسی سے پہلے بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ اور کہا ہی کہ موسی علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون وہی فرعون ہی جو حضرت یوسف کے عہد مین تھا فرعون کا بہت بیش قیمت گھوڑا مر گیا تھا حضرت یوسف کی دعا سے خدا نے اوسے زندہ کیا اور فرعون اونکا ایمان لایا جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو فرعون دین سے برگشتہ ہو گیا اور حضرت موسی کے زمانہ تک زندہ رہا تو مرد مومن نے یہ بات کہی کہ اس سے قبل یوسف علیہ السلام تمھارے پاس کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ آئے تھے کہ گھوڑا زندہ کرنا اور اونکی برأت پر بچہ کا گواہی دینا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت موسی کے زمانہ کا فرعون حضرت یوسف علیہما السلام کے زمانہ کے فرعون کی اولاد مین تھا حق تعالی نے حضرت یوسف کو اوس فرعون کی طرف رسول کیا حضرت یوسف بیس برس تک اون لوگون مین رہے اور معجزے دکھایا کیے مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے تو اوس مرد مومن نے اوسکی خبر دی کہ حضرت یوسف تمھارے پاس آئے تھے فَمَا زِلْتُمْ تو برابر تھے تم فِیْ شَکٍّ شک اور گمان مین مِّمَّا جَآءَکُمْ بِہٖ ط اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس امر دین حَتّٰۤی اِذَا ہَلَکَ یہانتک کہ جب وہ گذر گیا تو قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ تمنے کہا کہ ہرگز نہ بھیجیگا اللہ مِنْۢ بَعْدِہٖ اوسکے بعد رَسُوْلًا ط کوئی رسول یعنی چونکہ ہمنے اس رسول کی بات نہ سنی تو اب کوئی دوسرا رسول نہ آئیگا اس خوف سے کہ اوسکی بات بھی ہم رد کرین کَذٰلِکَ اسی طرح یُضِلُّ اللّٰہُ گمراہ کرتا ہی خدا مَنْ ہُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہی انکار مین مُّرْتَابُ ۝ شک رکھنے والا اوس چیز مین جو معجزے سے ثابت ہو پھر مسرفون اور شکیون کی کیفیت بیان کرتا ہی کہ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین انبیا کے ساتھ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اللہ کی آیتین باطل اور دفع کرنے مین بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىہُمْ ط بغیر کسی دلیل کے کہ آئی اونکے پاس کَبُرَ بڑا ہی اونکا جھگڑا مَقْتًا بغض کی جہت سے عِنْدَ اللّٰہِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط اور اون لوگون کے نزدیک جو ایمان لائے ہین یعنی حق تعالی اونکے جھگڑے کو سخت دشمن رکھتا ہی اور مومن بھی اونکے دشمن ہین کَذٰلِکَ اسی طرح یَطْبَعُ اللّٰہُ مہر کر دیتا ہی اللہ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ ہر دل پر متکبر کے جو فرمانبرداری سے سرکشی کرتا ہی جَبَّارٍ۝ خودکام اور خود پسند کے جو اوروں سے اپنے کو برتر جانتا ہی تو جبرئیل کی نصیحتون مین فرعون نے اندیشہ کیا کہ ناگاہ اوسکی بات سننے والون کے دل مین اثر کرے تو اپنے وزیر کو بلایا اور اپنے کو اور اور لوگون کو دوسری طرف متوجہ کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰہَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا اور کہا فرعون نے کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک مکان بہت بلند لَّعَلِّیْۤ کہ شاید مین اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ

یہونچون دروازون یاراہون پر اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ دروازے یاراہین آسمانون کی ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کی طرف فَاَطَّلِعَ پھر مطلع ہون یعنی دیکھون اِلٰٓى اِلٰهِ مُوۡسٰى موسی کے خدا کی طرف یا اوسکے خدا کا احوال تو مجھے معلوم ہو وَ
اِنِّىۡ لَاَظُنُّهٗ اور بیشک مین گمان کرتا ہون موسی کو كَاذِبًا جھوٹا دعوی رسالت مین یا اس بات مین کہ اوسکا خدا ہے جسنے آسمان
پیدا کیے پھر مکان بنانا شروع کیا موسی علیہ السلام روئے تو وحی آئی کہ غمگین نہو دیکھو تو مین اوسکے ساتھ کیا کرتا ہون پھر حق تعالی نے
اوسکے اونچے محل کو پورا بن چکنے کے بعد خراب کردیا جیساکہ سورۂ قصص مین مذکور ہوچکا وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ
آراستہ کردی گئی فرعون کے واسطے سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی وَصُدَّ اور روکا گیا عَنِ السَّبِيۡلِ سیدھی راہ سے
وَمَا كَيۡدُ فِرۡعَوۡنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا اونچا محل بنانے اور قوم کو دھوکا دینے مین اِلَّا فِىۡ تَبَابٍ۠ مگر تباہی
اور نیستی مین وَقَالَ الَّذِىۡۤ اٰمَنَ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے کہا کہ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اے میری قوم کے
لوگو پیروی کرو میری اَهۡدِكُمۡ راہ دکھاؤنگا مین تمکو سَبِيۡلَ الرَّشَادِ‌ۚ راہ سچی اور ہدایت کی يٰقَوۡمِ اے میری قوم اِنَّمَا
هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا نہین ہے یہ زندگی دنیا کی مگر مَتَاعٌ‌ زفائدہ پانا کہ بہت جلد منقطع ہوجائے یعنی اوسکا عیش ذرا دیر مین
مین مٹ جاتا ہے نظم بباغ دھر کہ بس تازہ روی خوشبوے ست ٭ مباش غرہ کہ با خود خزان زپے دارد ٭ زمان زمان بجہد باد
نکبت و ادبار ٭ چہ رنگ و بو کہ نشانے زباغ نگذارد ٭ وَّاِنَّ الۡاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت هِىَ دَارُ الۡقَرَارِ وہی گھر
آرام اور قرار کا کہ اوسے زوال اور آفت متصور ہی نہین مَنۡ عَمِلَ سَيِّئَةً جو کوئی کرے کام برا فَلَا يُجۡزٰٓى تو جزا نہین دیا جاتا
اِلَّا مِثۡلَهَا‌ۚ مگر مثل اوسکے اور یہ محض عدل الٰہی کے حکم سے ہے وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے کام اچھا مِّنۡ ذَكَرٍ
اَوۡ اُنۡثٰى مرد اور عورت مین سے وَهُوَ مُؤۡمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ عمل قبول ہونے مین ایمان اصل ہے فَاُولٰٓئِكَ
تو وہ لوگ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ داخل ہونگے جنت مین ابو بکر نے يُدخَلُون مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جاینگے جنت
مین يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا روزی دیے جاینگے اوسمین پاکیزہ میوے لذیذ کھانے خوش مزہ شربت بِغَيۡرِ حِسَابٍ‏ بے شمار
یعنی عمل کے اندازہ پر نہین بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور یہ فضل نامتناہی کے روسے ہے فرعون کے لوگ خربیل کی باتون سے سمجھ گئے کہ وہ
ایمان لائے ہین پس ملامت کرنا شروع کی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ فرعون کی پرستش چھوڑکر دوسرے کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا
پس خربیل نے تنبیہ کی روسے ندا کی کہ شاید وہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہون تو کہا کہ وَيٰقَوۡمِ اور اے میری قوم کے لوگو مَا لِىۡۤ کیا
مجکو ہے اور کیا ملیگا اور کیسی بات ہے کہ اَدۡعُوۡكُمۡ پکارتا ہون مین تمکو اِلَى النَّجٰوةِ نجات کی طرف کہ خدا کا ایمان لاکر اور اوسکے رسول کی
پیروی کرکے اوسکے عذاب سے نجات پاؤ وَتَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَى النَّارِؕ‏ اور تم مجکو بلاتے ہو آگ کی طرف اور اپنے دین کی جانب
کہ وہ فرعون کی پرستش ہے تَدۡعُوۡنَنِىۡ تم مجکو پکارتے ہو لِاَكۡفُرَ بِاللّٰهِ تاکہ کافر ہو جاؤن مین خدا کے ساتھ وَاُشۡرِكَ بِهٖ
اور شریک کرون اوسکا مَا لَيۡسَ لِىۡ بِهٖ اوس چیز کو کہ نہین ہے مجھے اوسکے رب ہونے کا عِلۡمٌ کچھ علم نفی سے علم کی نفی مراد ہے معلوم
کی انتفی نہین یعنی خدا سے برحق کے سوا اور کسیکو مین خدا نہین جانتا تو اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین کیونکر شریک کرون وَّاَنَا اَدۡعُوۡكُمۡ

ع ۱۰

نصف

اور حال یہ ہے کہ مین پکارتا ہون تمکو اِلَى الْعَزِيْزِ اوس خدا کی طرف جو غالب ہے مشرکون کو عذاب کرنے پر الْغَفَّارِ ○ بخشنے والا اور
مٹا دینے والا مومنون کے گناہ لَا جَرَمَ البتہ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ تم مجکو بلاتے ہو جسکی طرف یعنی جسکی پرستش کی طرف
لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ نہین ہے اوسکے واسطے پکار قبول کو پہونچی ہوئی یعنی اوسکی بیہودہ بات وہ کچھ اعتبار نہین رکھتی فِي الدُّنْيَا
دنیا مین وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ اور نہ آخرت مین وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اور بیشک بازگشت ہم سب کی اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف ہے اور
وہ ہمکو جزا دیگا وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ اور بیشک مسرف لوگ جو ضلالت اور گمراہی مین ہین هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○ وہ ملازم ہین آتش
دوزخ کے پھر فرعون والون نے اوس مرد مومن کو دھمکانا شروع کیا اور اوسکے قتل کا قصد کیا تو وہ بولا کہ فَسَتَذْكُرُوْنَ پھر جلدی
یاد کروگے تم یعنی جب عذاب دیکھوگے تو تمکو یاد آئیگی مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وہ بات جو کہتا ہون مین تمسے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ
اور چھوڑتا ہون مین اپنا کام اِلَى اللّٰهِ ۭ خدا پر اور اوسپر توکل کرتا ہون تا کہ مجھے تمھارے شر سے بچائے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بَصِيْرٌۢ
دیکھنے والا ہے بِالْعِبَادِ ○ اپنے بندون کے امور لکھا ہے کہ فرعون نے حکم دیا کہ خربیل کو قتل کرو وہ پہاڑ کی طرف بھاگے اور وہان نماز مین
مشغول ہوئے پس حق تعالی نے درندون کا لشکر بھیجدیا درندے اونکے گرداگرد پاسبانی کرنے لگے اپنے کام خدا پر چھوڑنے کا نتیجہ بہت جلد اونکو
حاصل ہوا اور دشمنون کے شر و فساد سے بیخوف ہو گئے کشف الاسرار مین ہے کہ فرعون نے اپنے خواص مین سے ایک گروہ بھیجا کہ خربیل کو لاؤ اور
اوسپر سیاست کرو وہ جو پہاڑ پر چڑھے تو دیکھا کہ خربیل نماز مین مشغول ہین اور درندے اونکی پاسبانی کرتے ہین ڈرکے بھاگے اور فرعون
کے پاس آکر حال بیان کیا فرعون نے اون سب کو دھمکایا تا کہ یہ بات فاش اور مشہور نہو تو حق تعالی خربیل کے حال سے خبر دیتا ہے کہ فَوَقٰىهُ
اللّٰهُ پھر نگاہ رکھا اور بچا لیا اوسے اللہ نے سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا برائیون سے اوس چیز کی جو وہ کر سوچے تھے اوسکے باب مین
وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو جو خربیل کو قتل کرنے کے ارادہ پر گئے تھے سُوْٓءُ الْعَذَابِ ○
عذاب کی برائی نے دنیا مین کہ وہ قتل ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ آل فرعون سے سب قبطی مراد ہین اور سوء العذاب اونکا غرق ہونا ہے اور بعضونے کہا ہے
کہ سُوْٓءُ الْعَذَابِ آگ ہے کہ حق تعالی سوء العذاب کا بدل یہ لایا ہے کہ اَلنَّارُ گھیر لیا فرعون والون کو آگ نے يُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہین عَلَيْهَا
آتش دوزخ پر غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ صبح شام عین المعانی مین فرمایا ہے کہ دوزخ مین اونکے رہنے کا ٹھکانا اونکو دکھاتے ہین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ فرعون والون کی روحین سیاہ پرندون کے اندر ہین ہر صبح شام آگ اونپر پیش کرتے ہین قیامت تک وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اور جسدن قائم ہوگی قیامت
اور اونکی روحین بدنون مین پھر آئینگی تو حق تعالی فرشتون سے کہیگا کہ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اَشَدَّ
الْعَذَابِ ○ بہت سخت عذاب مین اوس عذاب کی بنسبت جسمین پہلے تھے اور بکرنے اُدْخُلُوْا پڑھا ہے ہمزہ اور خے کو پیش یعنی فرشتے فرعون
والون سے کہینگے کہ داخل ہو بہت سخت عذاب مین وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ اور یاد کر جب جھگڑا اور باہم خصومت کرینگے دوزخی فِي النَّارِ
آتش دوزخ مین فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا تو کہینگے ضعیف بیچارے کمینے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اون لوگون سے جو سرکش
اور بڑے آدمی تھے یا تابع لوگ متبوعون سے کہینگے کہ اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا بیشک تھے ہم تمھارے تابع اور فرمانبردار اوس چیز مین جسمین تمنے
ہمکو شرک اور انبیاء کی تکذیب کی طرف بلایا یعنی دوزخ مین ہمارے داخل ہونے کے سبب تمھی ہوئے ہو فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم مُّغْنُوْنَ

عنّا دفع کرنے والے ہمسے نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ○ کوئی حصہ آگ مین سے قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا کہینگے وہ جو لوگ متکبر تھے کہ
اس بات کا کیا محل ہے إِنَّا كُلٌّ فِيهَا تحقیق کہ ہم سب دوزخ مین ہین تو ہمسے عذاب کیونکر روکین اور اگر ہمکو عذاب دفع کرنے کی قدرت ہوتی تو
پہلے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرتے إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ نے قَدْ حَكَمَ تحقیق کہ حکم کردیا بَيْنَ الْعِبَادِ ○ بندون کے درمیان اور ہر ایک کو ویسی جگہ
بھیجا ہے جو جگہ اوسکے لائق ہے وَقَالَ الَّذِينَ اور کہینگے وہ لوگ فِي النَّارِ دوزخ مین ہین جب کہ ایک دوسرے سے ناامید ہونگے لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ دوزخ کے
چوکیدارون سے کہ ہمارے واسطے ادْعُوا رَبَّكُمْ پکارو اپنے رب کو یعنی دعا کرو کہ يُخَفِّفْ عَنَّا ہلکا کرے اور اوٹھالے ہمسے
يَوْمًا ایک دن کی قدر دنیا کے دنون مین سے مِّنَ الْعَذَابِ ○ عذاب مین سے کچھ تاکہ ہم راحت لیلین تھوڑی قَالُوا کہینگے دوزخ
فرشتے کہ دنیا مین أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ کیا نہ تھا کہ آئے تمہارے پاس رُسُلُكُم رسول تمہارے یعنی جو تمہاری ہدایت کو بھیجے گئے
بِالْبَيِّنَاتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہر معجزون کے ساتھ اور اونھون نے تمکو خدا کی طرف بلایا قَالُوا بَلَىٰ کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے
مگر ہمنے اونکی تکذیب کی تو قَالُوا کہینگے دوزخ کے فرشتے کہ جب یہ حال ہے فَادْعُوا تو تمھی پکارو خدا کو اور عذاب کی تخفیف چاہو کہ ہمکو
تم ایسے کافرون کے واسطے دعا کرنے کی اجازت نہین ہے پھر وہ کافر دعا کرینگے اور اونکی دعا قبول نہوگی وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ اور نہین
دعا کافرونکی إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○ مگر باطل اور ضائع ہونے مین اور قبول نہونے مین إِنَّا لَنَنصُرُ بیشک ہم نصرت کرتے ہین اور مدد
دیتے ہین رُسُلَنَا اپنے پیغمبرون کی وَالَّذِينَ آمَنُوا اور اون لوگون کی جو ایمان لائے ہین فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
زندگی دنیا مین یعنی اس جہان مین بھی ہم رسولون کی نصرت کرتے ہین اونکے دشمنون کو ہلاک کرکے اور انکو اور اونکے تابعون کو نجات
دیکر اور اگر قتل ہوجائین تو قاتلون سے انتقام لیکر جیسا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کے قتل ناحق کے وبال مین ستر ہزار آدمی قتل ہوئے
وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ○ اور مدد کرینگے ہم رسولون کی اوسدن جب کہ کھڑے ہونگے گواہ یعنی ایک گروہ لوگون کا
گواہی دیگا اور وہ انبیا علیہم السلام ہونگے اور امت محمدی کے لوگ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ جسدن کہ فائدہ نہ کریگا
ظالمون کو مَعْذِرَتُهُمْ اونکا عذر کرنا اسواسطے کہ اوسدن معذرت باطل ہے اور قبول کا محل نہین رکھتی وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ
اور اونکے واسطے لعنت ہے یعنی رحمت الٰہی سے دوری وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ○ اور اونکے واسطے ہے گھر برا یعنی دوزخ وَلَقَدْ
آتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی مُوسَى الْهُدَىٰ موسی بن عمران کو ہدایت اور رہنمائی یا وہ چیز جسکے سبب سے ہدایت پاتے ہین جیسے معجزے
اور شریعتون کے صحیفے وَأَوْرَثْنَا اور ہمنے میراث دی بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ○ هُدًى بنی اسرائیل کو توریت
یعنی اونکے درمیان مین ہمنے توریت کو باقی چھوڑا کہ اوسکی برکت کی جہت سے راہ پائین یا راہ دکھانے والی وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ
اور نصیحت کرنے والی عقل والون کو جنکی عقلین سلیم ہین فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کی ایذا پر إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
تحقیق کہ خدا کا وعدہ انبیا کی نصرت اور دشمنون کی ہلاکت کے باب مین حَقٌّ سچا ہے اور خلاف کو اوسمین راہ نہین اور تم اس بات پر حضرت موسی
علیہ السلام اور فرعون کا قصہ گواہ لو وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت چاہو لِذَنبِكَ اوس چیز کے تدارک کے واسطے جو کچھ واقع ہوا ہو
اور وسیط مین ہے کہ اس حکم سے مقصود یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی عبادت کرین استغفار کے ساتھ درجہ زیادہ ہونے کے واسطے

ع ۱۳ ۵

اور تاکہ آپکے بعد امت کے واسطے یہ طریقہ سنت ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر بار یا زیادہ ہر روز استغفار کرتے تھے کہ اِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یَوْمًا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً حدیث ہے اور تبیان مین ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ای ہمارے حبیب مغفرت طلب کر اپنی امت کے واسطے کہ وہ تمھاری جناب مین امید وار ہین **نظم** گر لب بکشائی از نکوئی ✤ حرفے ز برائے ما بگوئی ✤ یعنی کہ بعذر خواہی ما ✤ از حالت پر گناہی ما ✤ نزدیک خدا کنی شفاعت ✤ ما را برہانی از شناعت ✤ **وَسَبِّحْ** اور تسبیح کر **بِحَمْدِ رَبِّكَ** برابر اپنے رب کی حمد کے ساتھ **بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ** شام اور صبح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا کر ولکھا ہے کہ کفار قرآن نازل ہونے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اوٹھنے کے باب مین جھگڑا کرتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ **اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ** بیشک جو لوگ جھگڑتے ہین **فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ** اللہ کی آیتون کے باطل ہونے مین اور اونھین دفع کرنے مین کوشش کرتے ہین **بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىھُمْ** لا بے کسی دلیل کے جو آئی ہو اونکے پاس آسمان سے یا بے اوس دلیل کے جو وہ رکھتے ہون عقلی دلیلون مین سے **اِنْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ** نہین ہے اونکے سینون مین **اِلَّا كِبْرٌ** مگر سرکشی حق بات سے یا سرداری کا ارادہ یا حکومت کا قصد یا عظمت موہوم کہ **مَّا ھُمْ** نہین ہین وہ ہرگز **بِبَالِغِیْہِ** پہونچنے والے اوسکو **فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ** پس پناہ مانگ خدا کی اونکے شر سے **اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ** بیشک وہ سننے والا ہے اونکے اقوال **الْبَصِیْرُ** دیکھنے والا ہے اونکے افعال **لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** البتہ پیدا کرنا آسمان اور زمین کا **اَكْبَرُ** بہت بڑا ہے تمھارے نزدیک **مِنْ خَلْقِ النَّاسِ** آدمیون کے پیدا کرنے سے تو جو قادر ہو آسمان و زمین پیدا کرنے پر باوصف اونکی عظمت اور پھیلاوے کے پہلے پہل بے اصل اور بے مادہ کے البتہ وہ قادر ہوگا آدمی کو دوبارہ پیدا کرنے کے اصل اور مادہ سے **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ** اور مگر بہت لوگ **لَا یَعْلَمُوْنَ** نہین جانتے کہ یہ پیدا کرنا بہت آسان ہے بعضے مفسرون کے قول کے موافق جھگڑا کرنے والے یہود تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمارے یار نہین ہو بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہے یعنی دجال کہ اوسکی سلطنت خشکی اور تری مین پہونچ جائیگی اور پانی کی نہرین اوسکے ساتھ جاری ہونگی اور بادشاہی ہماری طرف پھر آئیگی اور وہ خدا کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ یعنی جو لوگ دجال کے باب مین جھگڑا کرتے ہین اور اوسے آیت اللہ یعنی خدا کی نشانی جانتے ہین اونکے دلون مین کبر ہے یعنی حکومت اور سلطنت کی خواہش کہ اوس حکومت اور سلطنت کو نہ پہونچینگے تو تم خدا کی پناہ مانگو فتنۂ دجال کے شر سے اور یہ بھی کہتے تھے کہ دجال کا جثہ آدمیون کے جثہ سے بہت بڑا ہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسے پیدا کرنے سے بڑھکر ہے اور بہت لوگ نہین جانتے کہ دجال بھی ہماری مخلوقات مین سے ایک مخلوق ہے جاننا چاہیے کہ دجال ایک آدمی ہے اور آدمیون کی بہ نسبت قد مین بہت بلند اور اوسکا جثہ بہت بڑا ہے اور وہ کانا ہے کہ اوسکا ظہور قیامت کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے اور ہمارے پیغمبر صلعم نے اوسکے نکلنے کی علامتین بیان کی ہین کہ اوسکے خروج کے تین برس قبل لوگ غلون کے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تو جتنا پانی برستا اوسکی تہائی حصہ کم برسیگا اور زمین مین جسقدر روئیدگی ہوتی اوس سے ایک تہائی کم ہوگی دوسرے برس دو تہائیان تیسرے برس نہ آسمان سے پانی برسیگا نہ زمین پر گھاس اوگیگی پھر دجال نکلیگا اور اوسکے ساتھ جادو وغیرہ بہت ہوگا اور بہت خلق اوسکی متابعت کریگی مگر جو خدا کو مضبوط پکڑے اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ بھی ہوگی اور جن اور شیطان اوسکے ساتھ ہونگے کہ وہ آدمیون کی صورت

باہر نکلیگا تو ابلیس اوسے کہینگے کہ اگر ہم تیرے ماں باپ کو زندہ کر دین تو تو میری خدائی کا اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہان پس شیاطین اوسکے ماں باپ کی
شکل بنا بینگے اور وہ دوست کہینگے کہ بیٹا اسکی متابعت کر کہ یہی تیرا خدا ہے وہ تسلیم کر لیگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اوسکی دسترس سے اللہ محفوظ رکھیگا
اسواسطے کہ فرشتے ان دونون شہرون کی نگہبانی کرینگے اور جب دجال مومنین پر کام تنگ ہوگا تو حق تعالی حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان سے
اوتاریگا کہ وہ دجال کو قتل کرینگے اور اوسکے لشکر مین اکثر یہود ہونگے تمام لشکر کو عیسی علیہ السلام قتل کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
نزول کے احوال کا ایک شمہ انشاء اللہ تعالی سورۂ زخرف مین مذکور ہوگا وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور برابر
نہین ہین اندھے اور آنکھون والے یعنی غافل و عاقل یا جاہل و عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور
یکسان نہین ہوتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وَلَا الْمُسِيءُ اور نہ بدکار یعنی کافر مراد یہ ہے جسطرح اندھے اور
آنکھون والے دنیا مین برابر نہین اوسی طرح مومن اور کافر عقبی مین برابر نہونگے ایک جنت کے درجون مین ساکن ہوگا ایک
دوزخ کے درکون مین مقیم قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑی نصیحت مانتے ہین اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام کرنے والا
اور بد کام کرنے والا ثواب اور عذاب مین برابر نہین اور دنیا تکلیف کا گھر ہے جزا کا گھر نہین تو دوسرا گھر ضرور ہے جہان جزا پائین اور وہ
قیامت مین ہوگا إِنَّ السَّاعَةَ بیشک ساعت قیامت لَآتِيَةٌ البتہ آنے والی ہے لَا رَيْبَ فِيهَا کچھ شک نہین اوسکے
آنے مین اسواسطے کہ سب رسولون نے قیامت واقع ہونے کا وعدہ کیا ہے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت آدمی
لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لاتے قیامت کا اور اپنی نظر کے قصور اور محسوسات کی الفت کے سبب سے اوسکی تصدیق نہین کرتے
وَقَالَ رَبُّكُمُ اور تمہارے رب نے کہا کہ ادْعُونِي پکارو مجکو أَسْتَجِبْ لَكُمْ تاکہ قبول کرون مین تمہارے واسطے
قبول کرنے کے یہ معنی ہین کہ تم میری عبادت کرو تاکہ مین تمکو ثواب دون اکثر علما نے عبادت کی جگہ دعا کو ڈھالا ہے اور عبادت مراد
ہونے کی تائید یہ قول کرتا ہے جو حق تعالی نے فرمایا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ تحقیق کہ وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہین عَنْ
عِبَادَتِي میری عبادت سے سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہے کہ داخل ہون دوزخ مین اور بکر نے مجہول کا صیغہ یعنی یُدخَلون
پیش خے کو زبر پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائینگے دوزخ مین دَاخِرِينَ بیچارے ذلیل و خوار اور بعضون نے کہا ہے کہ دعا استغاثہ کے
معنی مین ہے یعنی فریاد چاہو مجسے عاجزی کے وقت کہ مین تمہاری فریاد کو پہونچون اور ایک گروہ علما کے قول کے موافق دعا سے سوال
مراد ہے یعنی مجسے سوال کرو تاکہ مین تمکو عطا کرون اسواسطے کہ میری رحمت کا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میرا کرم آرزوئین برلانے والا ہے کون فقیر ایسا ہے
جسنے میرے سامنے ہاتھ پھیلایا اور مین نے نعمت اوسکے ہاتھ پر نہین رکھدی بیت بر آستان ارادت کہ سر نہاد شبے + کہ لطف دوست
بروئیش ہزار در نگشادہ اور بعضون نے کہا ہے کہ دعا ثنا کے معنی مین ہے اور استجابت قبول کے معنی مین یعنی میری حمد ثنا کرو تاکہ اپنے فضل
کامل سے تمہاری حمد ثنا ناقص قبول کرون اور علما نے توبہ مراد لی ہے اسواسطے کہ توبہ کرنے والا خدا کو پکارتا ہے اوسکی طرف رجوع کرنے کے وقت اور
اجابت سے توبہ قبول کرنا مراد ہے یعنی توبہ کرو تاکہ مین قبول کرون بیت گر توبہ کنی پذیرم از روے کرم + وانگہ ز سر جریمات درگذرم اللَّهُ الَّذِي
جَعَلَ خدا وہ ہے جسنے برحق پیدا کی لَكُمُ اللَّيْلَ تمہارے واسطے رات اندھیری ٹھنڈے مزاج کے ساتھ لِتَسْكُنُوا تاکہ ساکن ہو جاؤ

فِیْهِ اوس مین ضعف حرکات اور سکون حواس کی جہت سے وَالنَّهَارَ اور پیدا کیا دن مُبْصِرًا روشن کرنے والا گرم مزاج کے ساتھ تاکہ دیکھو
چیزین اور معاش حاصل کرنے مین تمھاری حرکتین قوی ہو جائین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالی لَذُوْ فَضْلٍ البتہ فضل کرنے والا ہے
بہت بڑا عَلَى النَّاسِ آدمیون پر ان بات پیدا کرکے یا آدمیون کو پیدا کرکے اور روزی دیکر یا ایسا امور مرتب فرما کر جنکے سبب سے اونکے نفس
اور مال انہین صلحتین قائم ہین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ شکر نہین کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جو یہ کام کرتا ہے
وہ اللہ رَبُّكُمْ رب تمھارا ہے خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنیوالا سب چیزون کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت
مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کس طرح اور کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف كَذٰلِكَ جس طرح
پھیری گئین یہ قومین اسی طرح يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ پھیرے جاتے ہین وہ لوگ جو كَانُوْا ہین عقلو کی رو سے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ اللہ کی آیتون کے ساتھ انکار کرتے ہین اور اونھین قبول نہین کرتے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ اللہ وہ ہے جسنے بنا دی
لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین قَرَارًا قرار اور آرام کی جگہ کہ اوس پر چلتے پھرتے ہو اور لیٹتے ہو وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور کر دیا
آسمان کو اوٹھا ہوا وَّصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنایا تمکو اے آدمیو فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر خوب بنائین تمھاری صورتین یعنی
تمھارے قد سیدھے کیے اور چہرے پاکیزہ اور اعضا ایک دوسرے کے مناسب پیدا کیے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تمکو مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
پاکیزہ چیزون مین سے یعنی کھانے کی چیزین لذیذ اور تمھاری روزی کو تمیز کر دیا حیوانات کی روزی سے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ انسان کی
صورت کا حسن اس بات مین ہے کہ وہ آئینہ جہان نما ہے سب علوی اور سفلی حقائق اور ظاہری باطنی دقائق کو جامع ہے اور ذات اور صفات کی معرفت کے
انوار حقیقت جامعہ سے ظاہر ہین رباعی ای صورت تو آئینۂ سر وجود * روشن ز رخت پرتو انوار شہود * مجموعہ ہر دو کون کس نیست چو تو * در کسوت
صورت و معنی موجود * ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جسنے ایسی صورت بنائی وہ خدا ہے رَبُّكُمْ رب تمھارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ پس بڑا ہی خدا اور بہت
بزرگ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار اہل عالم کا سب جن انس وغیرہ کا هُوَ الْحَيُّ وہ ہی زندہ ہے یعنی حیات ازلی کے ساتھ اکیلا ہی لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَادْعُوْهُ پس پکارو تم اوسکو مُخْلِصِيْنَ اوس حال مین پاک کرنے والے ہو لَهُ
الدِّيْنَ اوسکے واسطے اپنا دین شرک سے یا اپنی عبادت ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف اللہ کے
واسطے ہے جو رب ہے سب اہل عالم کا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے جو تمکو کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے دین پر متدین
ہو جاؤ یہ کہ اِنِّيْ نُهِيْتُ بیشک مین منع کیا گیا ہون اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اس بات سے کہ عبادت کرون اونکی
جنکو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ جب کہ آئی ہین میرے پاس دلیلین اور آیتین مِنْ رَّبِّيْ
میرے رب کے پاس سے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون اَنْ اُسْلِمَ یہ کہ گردن جھکاؤن اور مطیع ہو جاؤن لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اہل جہان کے رب کے واسطے هُوَ الَّذِيْ وہ وہ ہے جسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمھارے دادا آدم کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تمکو اے آدمیو اوسنے پیدا کیا نطفہ سے ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر پھٹکی سے کہ چالیس دن کے بعد منی پھٹکی کی
صورت ہو جاتی ہے ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ پھر نکالتا ہے تم مین سے ہر ایک کو مان کے پیٹ سے طِفْلًا بچہ ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا پھر روا رکھتا ہے تمکو

لازم

تا کہ تم پہونچو اَشُدَّكُمْ اپنی کمال قوت کو کہ انتہاے شباب ہے ثُمَّ پھر اس درجہ سے بڑھتے ہو لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ تا کہ ہو جاؤ تم بوڑھے
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم میں سے کوئی ہوتا ہے کہ مار ڈالا جاتا ہے مِنْ قَبْلُ جوان یا بوڑھے ہونے کے قبل وَلِتَبْلُغُوْٓا اور
باقی رکھتا ہے تمکو تا کہ پہونچو تم اَجَلًا مُّسَمًّى مدت نام رکھی ہوئی تک کہ وہ موت کا وقت ہے وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ اور شاید تم
عقل لڑاؤ اپنی پیدایش میں اور ایک رجہ سے دوسرے درجہ پر منتقل ہونے میں هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وہی وہ جو زندہ
کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا پھر جب چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے کسی کام کا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہے
اوسکو كُنْ فَيَكُوْنُ ○ ع ہو تو وہ ہو جاتا ہے بے مدت اور بے مہلت کے یا اوسکے پیدا کرنے کو آلے اور شمار اور فرصت اور
کلفت کی کچھ حاجت نہیں ✣ منتظر فعل ورا کہ عیب و علت نیست ✣ متوقف بہیچ آلت نیست ✣ از خم زلف کاف طرۂ نون ✣ ہر زمان شکلے
آورد بیرون ✣ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی طرف جو يُجَادِلُوْنَ جھگڑا اور نزاع کرتے ہیں فِيْٓ
اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اللہ کی آیتون میں یعنی جو کافر قرآن کی دلیلون کے منکر ہیں اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ○ کس طرح اور کیون پھیرے جاتے ہیں
اوسکی تصدیق کی طرف سے اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہیں جنھون نے تکذیب کی اور نہ ایمان لائے بِالْكِتٰبِ
قرآن کا یا سب آسمانی کتابون کا وَبِمَآ اَرْسَلْنَا اور اوس چیز کا کہ بھیجا ہمنے بِهٖ رُسُلَنَا ۛ اوسکے ساتھ اپنے رسولون کو کہ وہ جمیع
احکام اور شرعیتیں ہیں فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہے کہ جانیں تکذیب اور انکار کا انجام اِذِ الْاَغْلٰلُ جب کہ آگ کے طوق
ہونگے فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اونکی گردنون میں وَالسَّلٰسِلُ ۭ اور زنجیرین بھی اوسمین ہونگی يُسْحَبُوْنَ ○ کھینچے جائینگے موکل
وہ زنجیرین پکڑ کر تا کہ اونکو ڈالدین فِي الْحَمِيْمِ ڏ کھولتے ہوے پانی میں ثُمَّ فِي النَّارِ پھر آگ میں يُسْجَرُوْنَ ○ جلے
بھنے ہونگے یعنی پانی اور آگ کے ذریعہ سے انواع عذاب میں مبتلا ہونگے ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ پھر کہا جائیگا اونسے کہ اَيْنَ مَا
كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ کہان ہیں وہ جنکو تھے تم شریک ٹھہراتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ سوا اللہ کے قَالُوْا دوزخی کہینگے کہ وہ شریک
کیے ہوے ضَلُّوْا عَنَّا گم ہو گئے ہمسے اور ہم اونکو نہیں پاتے اور ہم تو اونسے امداد کی توقع رکھتے تھے اونھون نے ہمکو بلا میں چھوڑ دیا
بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا بلکہ ہم نہ تھے کہ پکارا ہو ہمنے مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے دنیا میں شَيْـًٔا ۭ کسی چیز کو کہ اوسپر اعتبار ہو یعنی اب
ہمکو ظاہر ہو گیا کہ ہماری سمجھ کچھ نہ تھی كَذٰلِكَ جسطرح جھگڑنے والون کو چھوڑ دیا اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ○ گمراہ
چھوڑتا ہے کافرون کو کہ ایسی چیز کی طرف راہ نہیں پاتے جس سے آخرت میں فائدہ حاصل کریں پھر اونکو کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ تمھاری خرابی
آج عقبیٰ میں بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ بسبب اسکے ہے کہ تھے تم خوشی کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی دنیا میں بِغَيْرِ الْحَقِّ
اوس چیز کے ساتھ جو حق نہ تھی یعنی شرک کے سبب سے وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ○ اور بسبب اسکے کہ تھے تم ناز کرتے
اپنے اوپر اور تکبر سے چال چلتے تھے اُدْخُلُوْٓا داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے ساتون دروازون میں جو تمپر
تقسیم کر دیے ہیں یعنی ہر ایک گروہ دوزخ کے ایک دروازہ میں داخل ہوگا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ ہمیشہ رہنے والے اسمین فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ تو بری جا ٹھہرنے کی ہے متکبرون کو دوزخ فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۸

نصف معانقہ عند المتاخرین

تم کو ایذا پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک اللہ کا وعدہ دوستون کی نصرت کرنے اور دشمنون کو ہلاک کرنے کے باب مین حق ہی اور بیشک واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ پھر اگر دکھائین ہم تجھے بَعْضَ الَّذِيْ بعض وہ چیز نَعِدُهُمْ جو وعدہ دیا ہی ہمنے اونکو قتل اور قید کا اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا مار ڈالین ہم تجھے وہ عذاب ظاہر ہونے کے قبل فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ تو ہماری طرف پھیرے جاوینگے قیامت کے دن اور اپنی جزا پاوینگے یعنی کسی طرح ہم اونسے نہ چھوٹینگے اور حق تعالی نے کفار کا کچھ عذاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا قتل اور قید اور قحط وغیرہ اور باقی اونکے عذاب عقبی مین دکھائیگا بیت دوستان اندر دو عالم شاد و خرم میزیند دشمنان در محنت و غم اند این سرا و آن سرا لکھا ہی کہ کافر جھگڑے کی راہ سے بہت معجزون کی فرمائش کرتے تھے جیسے چشمے جاری ہو جانا باغ ظاہر کرنا آسمان پر چڑھ جانا اونکے وہ ہر واوس صورت سے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہوا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا اور بیشک بھیجے ہمنے رسول مِّنْ قَبْلِكَ تجھ سے پہلے مِنْهُمْ بعض اونمین سے مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وہ ہین کہ اونکے قصے بیان کیے ہمنے تجھپر کہ وہ اونتیس ۲۹ پیغمبر ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین قصے بیان کیے ہمنے اونکے عَلَيْكَ تجھپر مگر اونکے نام تمنے جانے ہین جیسے حضرت الیسع وغیرہ اور بعضے وہ رسول ہین کہ نہ اونکے قصے تمنے جانے نہ نام مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ سب انبیا آٹھ ہزار تھے چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار تمام خلق مین اور مشہور یہ بات ہی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے اور اونپر ایمان لاتے ہین اور اونکی تفصیل اور گنتی جاننا اور اونکو نام و نسب کے ساتھ پہچاننا شرط نہین ہی وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اور نہین کسی پیغمبر کو یہ بات اور قدرت اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ کہ لائے کوئی معجزہ جو اوسکی نبوت کا نشان ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اللہ کے اذن سے اور اوسکے حکم کے ساتھ یعنی ای کافرو تم میرے پیغمبر سے معجزون کی فرمائش کرتے ہو اور وہ معجزہ دکھانے مین مستقل و خود مختار نہین ہی کہ بغیر حکم دکھا سکے اور معجزہ نہ ظاہر ہونے مین حکمت یہ ہی کہ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پھر جب آتا ہی حکم اللہ کا اونپر عذاب نازل ہونے کے باب مین جو معجزون کی فرمائش کرتے ہین او معجزے او نشانیان ظاہر ہونے کے بعد قُضِيَ حکم کیا جاتا ہی بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی مشرک عذاب مین مبتلا ہوتا ہی اور مومن نجات پاتا ہی وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھاتے ہین هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ اوس جگہ جھوٹے اور معاند لوگ کہ جو معجزہ نبوت پر دلالت کرتا ہو اوسے دیکھنے کے بعد اور معجزے طلب کرتے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ خدا ایسا برحق ہی جسنے پیدا کیے لَكُمُ الْاَنْعَامَ تمھارے واسطے چارپائے جیسے اونٹ بکری گائے لِتَرْكَبُوْا تاکہ سوار ہوتے ہو مِنْهَا اونمین سے بعض پر جیسے اونٹ اور گھوڑے پر وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اونمین سے بعض کو کھاتے ہو جیسے بکری کو اور بعض وہ ہین کہ سوار ہونے کے لائق بھی ہین اور کھانے کے قابل جیسے گائے بیل وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہین فِيْهَا مَنَافِعُ چارپایون مین بہت منفعت جیسے دودھ اون وغیرہ وَلِتَبْلُغُوْا اور اونکو پیدا کیا تاکہ پہونچو تم عَلَيْهَا اونمین سے بعض پر سوار ہو کر مسافرت مین حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ حاجت کو جو تمھارے دلون مین ہی فائدہ اوٹھانا اور معاملہ کرنا وَعَلَيْهَا اور اونٹون پر خشکی مین وَعَلَى الْفُلْكِ اور کشتیون پر دریاؤن مین تُحْمَلُوْنَ اوٹھائے جاتے ہو وَيُرِيْكُمْ اور دکھاتا ہی خدا تمکو اٰيٰتِهٖ اپنی نشانیان اپنی قدرت کی فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ پھر کس نشانی کا قدرت کی نشانیون یا نبوت کی دلیلون مین سے انکار کرتے ہو نبوت کی دلیلین جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا غیب کی

خبر دینا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا پھر سیر نہین کی اونھون نے فِی الْاَرْضِ زمین مین عاد و ثمود کی فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
پس تاکہ دیکھین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام کار اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے اگلی امتون مین سے
كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ تھے بہت زیادہ اونسے عدد کی راہ سے وَاَشَدَّ قُوَّةً اور بہت سخت قوت کی رو سے وَّاٰثَارًا
فِی الْاَرْضِ اور بہت زیادہ نشانون کی رو سے جو باقی رہے ہین زمین مین قلعے وغیرہ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ تو نہ دفع کیا عذاب کو
اونپر سے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ اوس چیز نے جو وہ کرتے تھے مال جمع اور سپاہ آراستہ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب آئے
اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے پیغمبر بِالْبَيِّنٰتِ معجزون اور دلیلون کے ساتھ فَرِحُوْا تو خوش ہوے بِمَا عِنْدَهُمْ
ساتھ اوس چیز کے جو اونکے پاس ہے مِّنَ الْعِلْمِ علم اونکے زعم مین یعنی جہل کہ اوسکا نام علم رکھا تھا اور ... مراد اونکے باطل
عقیدے اور انکے اعتبار شبہے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ پیشون اور تجارتون کا علم مراد ہے یا علم [illegible]
اور انبیا علیہم السلام اور اونکے معجزون کے ساتھ ہنسی کرتے تھے تو حق تعالی نے انکو ہلاک کر دیا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور پکڑا اور گھیر لیا اونکے [illegible] کے سبب سے اوس چیز کی جزا نے جو انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہنسی اور تمسخر
کرتے تھے کہ دنیا مین طرح طرح کا عذاب تھا اور جو پیچھا اونسے وعدہ کیا گیا ہے عقبی مین اوس وعدہ کو جھوٹھا فَلَمَّا رَاَوْا پھر جبکہ
دیکھی انھون نے بَاْسَنَا سختی ہمارے عذاب کی دنیا مین تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ
اسی حال مین کہ وہ ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین وَكَفَرْنَا اور کافر ہوے ہم بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ
تھے ہم شرک کرنے والے یعنی بتون کے ساتھ جنکو ہم نے خدا اختیار کیا فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ کرے اونکو اِيْمَانُهُمْ
ایمان اونکا لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اوسوقت جبکہ دیکھا اونھون نے ہمارا عذاب اسواسطے کہ جب عذاب دیکھا تو اوسوقت تکلیف
اوٹھ جاتی ہے اور ایمان تکلیف کے زمانے مین مقبول ہے عذاب دیکھنے کے بعد نہین سُنَّتَ اللّٰهِ عادت مقرر کر دی اللہ نے عادت مقرر
الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ وہ عادت جو گذری ہے فِیْ عِبَادِهٖ ج اوسکے بندون مین اگلی امتون مین سے کہ ایمان یاس کسی حال مین مقبول نہین ہے
وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھایا هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ○ ع اوسوقت کافرون نے یعنی اونکا نقصان اوسوقت ظاہر ہو گیا اگرچہ تمام عمر نقصان مین تھے

سورۃ حٰمٓ السجدۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وهی اربع و خمسون اٰیة
سورہ حم سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوّن آیتین ہین

اللہ کا اسم اعظم حٰمٓ حروف مقطعہ مین پوشیدہ ہے ہر ایک کو اوسے نکالنے مین دسترس نہین ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ حے اشارہ ہے حکمت کی طرف اور میم منت کی جانب یعنی اللہ کا احسان ہے مومنون پر حکمت نازل کرکے صاحب بحر الحقائق نے
فرمایا ہے کہ حٰمٓ اوس چیز کی طرف اشارہ ہے جو حق تعالی اور اوسکے حبیب کے درمیان راز و نیاز ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل
اوس سے آگاہ نہین اسواسطے کہ حے اور میم دو حرف اسم رحمن کے درمیان ہین اور یہی دو حرف اسم محمد کے بیچ مین بھی ہین

قولہ حم [illegible] یہ دونون حرف ہین اونکے بھید کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ قرآن تنزیل اوتارا گیا ہی من
الرحمن الرحیم [illegible] جو بڑا مہربان ہی [illegible] عوام کو ہدایت کرنے [illegible] قلوب [illegible] کی
رعایت [illegible] کی طرف اضافت [illegible] دینی و دنیوی اور مالی ظاہر [illegible] مصلحتین [illegible]
ساتھ بندھی ہوئی ہین اور بیشمار [illegible] کتٰب فصلت ایک کتاب ہی کہ فصل ہین ایٰتہ اوسکی آیتین بشرح امر و نہی وعدہ
وعید کے ساتھ قرانا عربیا [illegible] حال ہین قرآن عربی ہی یعنی زبان عرب ہین تاکہ سہولت کے ساتھ پڑھین اور سمجھین [illegible]
آیتون کی تفصیل کی گئی ہی لقوم یعلمون اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو کہ جانتے ہین اور پہچانتے ہین کہ یہ کتاب
اللہ کی طرف سے اوتری ہی بشیرا خوشخبری دینے والی اون لوگون کو جو اوسپر عمل کرتے ہین ونذیرا اور ڈرانے والی اون
لوگون کو جو اوسپر ایمان نہین لاتے فاعرض تو موہنہ پھیرا اوسے قبول کرنے سے یعنی نہ قبول کیا اکثرھم بہتیرون نے اون
کافرون مین سے فھم لا یسمعون پس وہ نہین سنتے یعنی اس واسطے موہنہ پھیر لیا اوسے نہ سنین وقالوا اور بولے
مشرک کہ ہمیشہ قلوبنا ہمارے دل فی اکنۃ پوششون مین ہین مما تدعونا [illegible] سمجھنے سے کہ بلاتا ہی تو ہمین الیہ
اوسکی طرف یعنی ہم قرآن نہین سمجھتے وفی اذاننا اور ہمارے کانون مین وقر گرانی ہی جو تم پڑھتے ہو وہ ہم اوسے [illegible] ہم
سنتے ہی نہین ومن بیننا وبینک اور درمیان ہمارے اور تیرے حجاب پردہ ہی کہ تمہاری نبوت کا جمال ہم نہین دیکھتے
یا آڑ ہی کہ ہمین تجھسے ملنے نہین دیتی [illegible] ہی کہ ابوجہل نے اپنے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑے کا
پردہ تان دیا اور بولا کہ تو اودھر ہین اور [illegible] فاعمل پس تو عمل کر اپنے دین پر اننا عاملون ہم تحقیق کہ ہم بھی کام کرنے والے
اپنے آئین پر یا اوسنے حضرت سے کہا کہ جو کچھ تم سے ہو سکے [illegible] ہمارے ساتھ [illegible] ہین [illegible] کی
نکرینگے اور امام زاہدی رحمہ اللہ علیہ نے تفسیر کی ہی کہ [illegible] کام کر اپنی آخرت کے واسطے ہم اپنی دنیا کے لیے کام کرتے ہین قل کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انما انا بشر مثلکم [illegible] یعنی [illegible] ہون فرشتہ
اور جن نہین ہون کہ تم اونکی بات نہین سمجھو [illegible] جس سے ساعت [illegible] کو
نفرت ہو بلکہ یوحی الی وحی کی گئی ہی [illegible] انما الٰھکم الٰہ واحد [illegible] ایک
فاستقیموا الیہ پس سیدھے ہو جاؤ اوسکی طرف توحید اور طاعت کے ساتھ اور اوسپر مستقیم ہو واستغفروہ اور اوس
بخشش چاہو اون گناہون کی [illegible] ہی کہ افعال اقوال احوال ظاہر اور باطن مین برابر ہونے کا نام
استقامت ہی یعنی چاہیے کہ تمہارا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے [illegible] تو استغفار کرو اپنے عمل پر نظر کرنے سے اسواسطے
کہ یہ بڑا گناہ ہی وویل اور سختی اور عذاب للمشرکین مشرکون کے واسطے ہی الذین لا یؤتون الزکوۃ وہ جو
نہین دیتے ہین زکوۃ یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ جو نفسون کی زکوۃ ہی نہین کہتے مطلب یہ ہی کہ توحید اختیار کرکے اپنے کو شرک کے میل سے پاک
نہین کرتے یا یہ کہ مال کی زکوۃ نہین دیتے مشرکون کے ساتھ زکوۃ نہ دینے کی تخصیص [illegible] کی نسبت اسواسطے ہی کہ [illegible]

اور محبوب ہی اور مال خرچ کرنا اور کامون کی بہ نسبت اونکی جان پر بہت سخت ہوتا ہی تو یہ بات بیان کرنا اونکے بخل اور خست کی طرف اور
خلق پر شفقت نہ کرنے کی جانب اشارہ ہی اور بخل سب رذیل کامون اور بری صفتون مین بڑھکر ہی اور کہا ہی کہ جس بلاد مین سخاوت اور
احسان نہین وہ بخل ایک لاش کے ہی کہ اوسمین جان نہین یا وہ ایسا ہی کہ یا درخت بے پھل کا ہی نظم منعم ممسک شجر بے بر ست * سرور
بخل جسد بے سر ست * بخل کہ سرمایۂ ناکامیست * در دو جہان موجب بدنامیست * وَهُم اور مشرک لوگ بِالْآخِرَةِ آخرت کے
ساتھ هُمْ كَافِرُونَ وہ کافر ہین اس جہت سے خرچ نہین کرتے کہ اوس عالم مین بدلا اور ثواب ملنا باور نہین کرتے إِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے نیک کام لَهُمْ أَجْرٌ اونکے واسطے اونکا اجر ہی
غَيْرُ مَمْنُونٍ نہ گھٹایا ہوا یا بے حساب معالم مین ہی کہ یہ آیت بیمارون اور عاجزون کی شان مین ہی کہ ضعف اور عاجزی کی
حالت مین عبادت ادا کرنے سے عاجز ہین تو حق تعالی انھین عبادت کا ثواب ویسا ہی عطا فرماتا ہی جیسا حالت صحت کی عبادت کا
عطا کرتا ہی تو غیر ممنون کے معنی غیر مقطوع ہین عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بندہ جب نیک طریقہ پر ہوتا ہی عبادت مین تو جب بیمار ہو جاتا ہی تو حق تعالی اوس فرشتے کو حکم کر دیتا ہی جو اوس بندہ پر متعین ہی کہ اس
بیمار بندے کے واسطے تو ویسا ہی عمل لکھا رہ جیسا اوسکی صحت کے وقت لکھتا تھا جب تک مین اسے صحت نہ دون یا اپنے پاس
بلا نہ لون قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَكْفُرُونَ ہر آئنہ کافر ہوتے ہو اور نہین ایمان لاتے ہو بِالَّذِي
خَلَقَ الْأَرْضَ اوسپر جسنے پیدا کی زمین فِي يَوْمَيْنِ دو دن مین [illegible] ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اتوار کے دن زمین
پیدا کی اور دوشنبہ کے روز پھیلا دی وَتَجْعَلُونَ لَهُ اور ٹھہراتے ہو اوسکے واسطے اپنی زبان سے أَنْدَادًا شریک اور ہمسر
ذَٰلِكَ وہ خدا جسنے زمین پیدا کی رَبُّ الْعَالَمِينَ پروردگار ہی سب اہل عالم کا وَجَعَلَ فِيهَا اور پیدا کیے زمین مین
رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اور پایدار مِنْ فَوْقِهَا اوسکے اوپر سے تاکہ اون مین دیکھنے والے عبرت مین سے حصہ لین وَبَارَكَ فِيهَا اور
برکت دی اوسنے پہاڑون مین کہ چشمے اور کھانین [illegible] زمین مین پیدا کین یا زمین مین برکت دی درختون اور کھیتون اور چارپایون
اور [illegible] کے سبب سے وَقَدَّرَ فِيهَا اور مقدر کردین [illegible] مین أَقْوَاتَهَا روزیان اہل زمین کی یعنی ہر موضع اور ہر مقام کے لوگون کو
روزی مقرر کر دی جیسے گیہون جو چاول خرما گوشت وغیرہ کے کہ انمین سے ایک ایک چیز ہر شہر والے زیادہ کھاتے ہین اور حق تعالی نے
یہ روزیان مقدر اور مقرر فرمائین فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ چار دن کے تتمہ اور تکمیل مین کہ وہ اور دو دن ہین یعنی منگل بدھ سَوَاءً
لِلسَّائِلِينَ برابر ہو پوچھنے والون کو جو زمین اور جو کچھ زمین مین ہی اوسے پیدا کرنے کی مدت پوچھتے ہین کہ کتنی مدت مین پیدا
ہوئی یعنی سوال کرنے والون کا پورا پورا جواب کہدیا گیا ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر قصد کیا إِلَى السَّمَاءِ آسمان کی طرف یعنی اوسے
پیدا کرنے کا وَهِيَ دُخَانٌ حال آنکہ وہ دھوان تھا یعنی پانی کے بخار دھوین کی ہیئت پر ہی زاد المسیر مین ہی کہ حق تعالی نے جب
پانی پیدا کیا تو اوسپر آگ کو مسلط کر دیا کہ پانی کو جوش مین لائی اور اوس سے بخار جو اوٹھا اوس سے حق تعالی نے آسمان پیدا کیا
عین المعانی مین ہی کہ حق تعالی نے سبز جوہر پیدا کر کے ہیبت کی نظر سے اوسے دیکھا پس وہ پگھل کر بہ نکلا پس اوسمین

آگ مسلط کردی تو وہ اوسے برش مین لائی اور کف اور بخار اوس سے اوٹھا اوس کف سے تو زمین پیدا کی اور بخار سے آسمان نظم کفہ منبسط ساز و کہ این فرشیست بس لائق و بخارے را برا فراز و کہ این سقفیست بس زیبا ازان سقف معلی حسن تصویر بوظاہر و زین فرش مطبق لطف تدبیر بود پیدا فَقَالَ لَهَا پھر کہا حق تعالی نے آسمان پیدا کرکے آسمان سے وَلِلْاَرْضِ اور زمین سے کہ دونون ائْتِيَا آؤ اوس چیز کے ساتھ جو مین تمکو حکم کرتا ہون طَوْعًا فرمانبرداری کی رو سے اَوْ كَرْهًا یا ناخوشی اور بے رغبتی کے ساتھ یعنی خواہ مخواہ آؤ آنے سے تمکو چارہ نہین اس سے کمال قدرت ظاہر کرنا مراد ہے اونکی خوشی اور ناخوشی ثابت کرنا مقصود نہین بعضون نے کہا ہے کہ آسمان کو حکم فرمایا کہ اپنے آفتاب ماہتاب ستارے ظاہر کر دے اور زمین کو حکم کیا کہ اپنی نہرین اور پہاڑ اور اپنے درخت نکال دے قَالَتَا کہا آسمان اور زمین نے کہ اَتَيْنَا آئے ہم اوس چیز کے ساتھ جو حکم فرمایا طَآئِعِيْنَ فرمانبردار لکھا ہے کہ زمین کے اجزا مین سے پہلے اوس مقام نے کلام کیا جہان کعبہ شریف ہے اور آسمان کے اجزا مین سے جو اوسکے مقابل تھا اوسنے کلام کیا اسی وجہ سے وہ مقام کعبۂ اسلام اور قبلۂ انام ہوگیا اور جب آسمان پیدا کیا گیا تو اوسے سات طبقات پر تقسیم کر دیا اور فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ سات آسمان اور پورے کر دیے اوسکے امور فِيْ يَوْمَيْنِ دو دن مین پنجشنبہ اور جمعہ کو وَاَوْحٰى اور وحی کی فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ ہر آسمان مین اَمْرَهَا حکم اوسکا یعنی ہر آسمان کے فرشتون کو حکم کر دیا کہ ہمارے عبادت کرو یا ہر آسمان سے جو کچھ ہوتا ہے وہ اوسکے واسطے مقرر کر دیا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اور آراستہ کر دیا ہمنے اوس آسمان کو جو زمین سے نزدیک ہے بِمَصَابِيْحَ ساتھ چراغون سے یعنی اوسمین ستارے چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وَحِفْظًا اور حفاظت کی ہمنے آسمان کی حفاظت آفتون یا شیطانون سے جو چوری کر کے وہان کی باتین سننے کا داعیہ کرتے ہین ذٰلِكَ یہ عجیب خلقتون مین سے جو بیان کیا گیا تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ اندازہ کرنا ہے خدائے غالب کا کہ اپنی بادشاہی میں قدرت کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے الْعَلِيْمِ ○ جاننے والا ہے جو کچھ کرتا ہے وہ حکمت کی رو سے ہوتا ہے فَاِنْ اَعْرَضُوْا پس اگر منھ پھیرین مکہ کے کافر یا انکار کرین ایمان سے باوصف ایسے بیان کے فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ تو کہہ کہ ڈرایا مین نے تمکو صٰعِقَةً اوس عذاب سے جو بیہوش اور ہلاک کرنے والا ہے مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ مانند عذاب قوم عاد کے کہ سخت ہوا کا عذاب اونپر آیا وَّثَمُوْدَ ○ اور مثل عذاب ثمود کے کہ حضرت جبرئیل کی ایک چیخ سے سب قوم ہلاک ہوگئی ان دونون قوم کی تخصیص اسواسطے ہے کہ کفار قریش رحلت الشتاء والصیف کے سفر مین ان قومون کے مقامون پر گذر کرتے تھے اور عذاب کے آثار دیکھتے اور وہ صاعقہ اور صیحہ سے مستحق ہوئے اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ اوس وقت جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اونکے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سے یعنی ہر طرف اونکے پاس نرمی سختی اور نصیحت فضیحت کے ساتھ آئے اور دعوت کی اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ کہ نہ عبادت کرو مگر خدا کی قَالُوْا بولے کافر اونکے جواب مین کہ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا اگر چاہتا ہمارا رب کہ رسول بھیجے لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ضرور بھیجتا فرشتے تمہاری جگہ پر فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ پس بیشک ہم اوس چیز کے ساتھ جسکے ساتھ تم اپنے زعم مین بھیجے گئے ہو كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہین اوس واسطے کہ تم ہماری طرح آدمی ہو اور ہمپر تمکو کچھ فضیلت اور شرافت نہین شرک تو کیا

انبیا علیہم السلام کی صورت ہی مین پھنسے ہوے تھے اور اونکے باطن سے غافل تھے **مثنوی** چند بینی صورت ای صورت پرست + ہر کہ معنی دید از صورت برست + دیدۂ صورت پرستی را ببند + تا شوی از نور معنی بہرہ مند + پھر اونکے قصے کی تفصیل کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ **فَاَمَّا عَادٌ** پھر لیکن قوم عاد **فَاسْتَكْبَرُوْا** پس تکبر کیا انھون نے **فِي الْاَرْضِ** زمین احقاف مین یا یمن کے شہرون **بِغَيْرِ الْحَقِّ** ناحق یعنی تکبر کا استحقاق نرکھتے تھے پھر ہود علیہ السلام نے اونکو عذاب سے ڈرایا انھون نے تکبر کی وجہ سے اوسکی طرف التفات بھی نہ کیا **وَقَالُوْا** اور بولے کہ **مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً** کون ہی بہت سخت ہمسے قوت کی راہ سے اور قوم عاد کے لوگ اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوے اسواسطے کہ لمبے چوڑے موٹے تازے قوی لوگ تھے ہاتھ مار کر پہاڑ سے پتھر اوکھاڑ لیتے **اَوَلَمْ يَرَوْا** کیا نہین جانا انھون نے جو اپنی قوت پر مغرور تھے کہ **اَنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ **الَّذِيْ خَلَقَهُمْ** وہ اللہ جسنے اونکو پیدا کیا ہی **هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً** وہ بہت سخت اور تیز ہی اونسے قوت کی رو سے یعنی قدرت اور قوت ایسی چیز پر رکھتا ہی کہ اوسکے سوا اور کسی کو وہ قدرت نہین **وَكَانُوْا** اور تھے قوم عاد کے لوگ کہ تعصب اور تکبر کی وجہ سے **بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ** ہماری آیتون کے ساتھ منکر ہوے باوصف اس بات کے کہ جانتے تھے کہ وہ حق ہی **فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ** پھر بھیجی ہمنے اونپر **رِيْحًا صَرْصَرًا** ہوا ٹھنڈی مہیب آواز کے ساتھ **فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ** نحس دنون مین یعنی شوال کے اخیر عشرہ مین ایک بدھ کی فجر سے دوسرے بدھ کے آخر تک کہ آٹھ دن اور سات راتین ہوتی ہین ہمنے باد صرصر بھیجی **لِّنُذِيْقَهُمْ** تاکہ چکھائین ہم اونکو **عَذَابَ الْخِزْيِ** عذاب ذلت اور رسوائی کا **فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** زندگی دنیا مین یعنی تاکہ سب کو ہم ہلاک کرین **وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ** اور البتہ عذاب آخرت کا **اَخْزٰى** بہت سخت ہی رسوائی اور ذلت کی راہ سے **وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ** اور وہ نصرت نہ کیے جائینگے اور مدد نہ دیے جائینگے **وَاَمَّا ثَمُوْدُ** اور مگر قوم ثمود **فَهَدَيْنٰهُمْ** پس ہدایت کی ہمنے انھین سیدھی راہ یا بھلائی برائی دونون راہین ہمنے اونکو دکھائین **فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى** تو اختیار کر لیا انھون نے نابینائی کو یعنی جہل ضلالت کفر کو علم ہدایت ایمان پر **فَاَخَذَتْهُمْ** پھر لے لیا اونھین **صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ** عذاب ذلیل و خوار کرنے والے عذاب کے صاعقے نے یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ نے اونکو ہلاک کیا **بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** بسبب اوس چیز کے کہ تھے کمائی کرتے یعنی حضرت صالح کی تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹین **وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اور نجات دی ہمنے اوس صاعقے سے اون لوگون کو جو ایمان لائے حضرت صالح کا **وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ** اور تھے پرہیز کرتے شرک سے **وَيَوْمَ يُحْشَرُ** اور یاد کر اوس دن کو کہ حشر کیے جائینگے **اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ** خدا کے دشمن **اِلَى النَّارِ** آتش دوزخ کی طرف یعنی سب کو جمع کر دینگے **فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ** پھر وہ ہنکائے جائینگے دوزخ مین یا اگلون کو روک رکھینگے جب تک پچھلے پہونچین پھر سب کو دوزخ میں ہنکا دینگے **حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا** یہانتک کہ آئینگے وہ آگ مین تو **شَهِدَ عَلَيْهِمْ** گواہی دینگے اونپر **سَمْعُهُمْ** اونکے کان جو کچھ اونھون نے سنا ہوا اوسکی **وَاَبْصَارُهُمْ** اور اونکی آنکھین جو کچھ اونھون نے دیکھا اوسکی **وَجُلُوْدُهُمْ** اور اونکی کھالین یعنی ہاتھ پانون وغیرہ اور اونکے بدن مین جو عضو پہلے اونسے کلام کریگا وہ بائین ران

اور داہنے ہاتھ کی ہتیلی ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکی شرمگاہین گواہی دینگی بِمَا کَانُوا یَعْمَلُونَ اوس چیز کی جو وہ کرتے تھے وَقَالُوا اور کہینگے کافر تعجب کی راہ سے یا جھڑک کے لِجُلُودِهِمْ اپنے عضوون سے کہ لِمَ شَهِدْتُّمْ کیون گواہی دیتے عَلَیْنَا ہمپر کہ ہم تمپر دنیا مین حکومت کرتے تھے اور تمکو تکلیف سے بچاتے تھے تو قَالُوا کہینگے اونکے اعضا کہ ہمین ملامت نکرو ہم اپنے اختیار سے بات نہین کرتے بلکہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ گویا کردیا ہمکو اوس خدا نے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ گویا کردیا ہی ہر چیز کو جو بولتی ہی وَّهُوَ اور حال یہ ہی کہ اوسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور نیست سے ہست کیا وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے تم جزا کے واسطے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اور نہ تھے تم کہ چھپو اَنْ یَّشْهَدَ اس بات سے کہ گواہی دین عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ تمپر تمہارے کان وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ اور نہ تمہاری آنکھین وَلَا جُلُوْدُكُمْ اور نہ تمہارے اعضا یعنی تمنے جانا تھا کہ چھپو مگر نہ چھپ سکے اور تم یہ گمان نہ کرتے تھے کہ تمہارے اجزا اور اعضا تمپر گواہی دینگے وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اور مگر گمان رکھا تھا تمنے کہ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ اللہ نہین جانتا كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ بہت اوس چیز مین سے جو تم کرتے ہو زاد المسیر مین فرمایا ہی کہ کافر کہتے تھے کہ ہم جو کچھ ظاہر مین کرتے ہین وہ تو خدا جانتا ہی اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہین اوسے خدا نہین جانتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَذٰلِكُمْ اور وہ تمہارا گمان ظَنُّكُمُ الَّذِیْ وہ گمان ہی جو دنیا مین ظَنَنْتُمْ تم گمان کرتے تھے بِرَبِّكُمْ اپنے رب کے ساتھ کہ ہمارے پوشیدہ کام نہین جانتا اوس گمان نے اَرْدٰىكُمْ ہلاک کیا تمکو آخرت مین فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ تو ہوگئے تم نقصان پائے ہوون مین سے فَاِنْ یَّصْبِرُوْا پھر اگر کافر صبر کرین یا بےصبری فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ پس آگ دوزخ کی ٹھکانا ہی اونکے واسطے وَاِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا اور اگر حق تعالی کی خوشنودی ڈھونڈھتے فَمَا هُمْ تو نہین ہین وہ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ قبول کیے گئے میری خوشنودی طلب کرنے مین وَقَیَّضْنَا اور مقرر کیے ہین ہمنے لَهُمْ مشرکون کے واسطے قُرَنَآءَ دوست اور ہمنشین شیطانون مین سے اور اونپر مسلط کردیے فَزَیَّنُوْا لَهُمْ تو آراستہ کردی شیطانون نے اونکے واسطے مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وہ چیز جو اونکے سامنے ہی دنیا کی زینت اور نفس اور خواہش کی متابعت یہانتک کہ اونکی طلب مین وہ قائم ہوگئے وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو اونکے پیچھے ہین امور اخروی اور وعدے وعید ہین کہ اونکے منکر ہوے وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ اور واجب ہوئی اونپر بات یعنی کلمہ عذاب فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ اگلی امتون کے ساتھ جو گذر گئی ہین مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جنون اور آدمیون مین جنھون نے یہی کام کیے تھے یعنی جن اگلی امتون نے تکذیب کی جسطرح وہ عذاب کی مستحق ہوئین اوسی طرح یہ گروہ بھی عذاب کے لائق ہی کشف الاسرار مین ہی کہ جب حق تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہی تو اوسکو دوست نیک اور ہمنشین اچھا عطا فرماتا ہی کہ عبادت مین اوسکا معین اور مددگار رہے اور جب بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہی تو اوسے رفیق بد اور مصاحب فاسق و فاجر کے ساتھ مبتلا کرتا ہی کہ اوسے حق کی مخالفت مین ترغیب و تحریص کرتا ہی جسطرح شیطانون کو اونکا ہمنشین کردیا اور وہ عذاب کے مستحق ہوگئے اِنَّهُمْ بیشک وہ کافر كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ہین نقصان پانے والے دونون جہان مین

بیت زنقد معرفت امروز مفلس ** زسود آخرت فردا تہیدست ** لکھا ہی کہ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے کہ
جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے دیکھیں تو اسطرح پراگندہ اور پریشان کریں کہ آپ غلطی کریں تو جب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو لوگ متعرض ہوکر بلند آوازون سے بیہودہ باتین کرتے اور سیٹیان اور تالیان بجاتے اور بعض اشعار پڑھتے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا کافرون نے یعنی عرب کے منکرون نے باہم ایک دوسرے سے کہ
لَا تَسْمَعُوا نہ سنو اور نہ کان لگاؤ لِهَٰذَا الْقُرْآنِ یہ قرآن سننے کے واسطے یعنی محمد پڑھتے ہین وَالْغَوْا فِيهِ اور لغو اور
بیہودہ باتین کرو اسمین یا آپ کے ہونٹھ کے سامنے کھڑے ہوکر چیخو چلاؤ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝ کہ شاید تم غلبہ پاؤ آپکی تلاوت پر
اور آپ قرآن پڑھنے سے باز رہین فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تو ضرور ضرور چکھائینگے ہم اونھین جو کافر ہوئے اس سے
یہ کہنے والون کا گروہ مراد ہی یا سب کافر مقصود ہین عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت یعنی بہت اور ہمیشہ رہنے والا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اور ضرور جزا دینگے ہم انکو أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ بہت برا اوس کام کی کہ تھے نادانی اور غصہ کے سبب عمل کرتے
ذَٰلِكَ وہ عذاب بد جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ جزا ہی خدا کے دشمنون کی النَّارُ یعنی آگ یہ عطف بیان ہی جزا کا لَهُمْ فِيهَا
اون کافرون کے واسطے ہی آتش دوزخ مین دَارُ الْخُلْدِ گھر ہمیشہ رہنے کا یعنی ہمیشہ آتش دوزخ مین رہینگے جَزَاءً جزا دیے جاینگے
جزا دینا بِمَا كَانُوا بسبب اوسکے کہ تھے بِآيَاتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کے ساتھ يَجْحَدُونَ ۝ انکار کرتے تھے وَقَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے یعنی اوسوقت جب آگ مین ہونگے تو کہینگے کہ رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ ای ہمارے
رب دکھا ہمین وہ دو شخص جنھون نے دنیا مین أَضَلَّانَا گمراہ کر دیا تھا ہمکو مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ شیطانون اور آدمیون مین سے
یعنی ابلیس جسنے پہلے نافرمانی کی اور قابیل جسنے پہلے پہل خون ناحق کیا ان دونون شخصون کو ہمین دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا کرین ہم
اون دونون کو تَحْتَ أَقْدَامِنَا نیچے اپنے قدمون کے یعنی ان دونون سے بدلا لین لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝ تاکہ ہوجاوین
وہ دونون بہت نیچے رہنے والے لوگون مین سے یعنی وہ دوزخ مین سب سے نیچے والے درکہ مین ہون یا سب نیچون سے نیچے ہوجاوین إِنَّ الَّذِينَ
قَالُوا تحقیق کہ جن لوگون نے کہا کہ رَبُّنَا اللَّهُ ہمارا رب اللہ ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوا پھر اوسپر قائم ہو گئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے اسکی تفسیر یون کی کہ شرک نہین کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر قائم ہو گئے روباہ بازی نہین کی حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی ہی کہ اپنے عمل پاکیزہ اور خالص کیے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے تفسیر فرمائی ہی کہ فرائض ادا کیے
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ استقامت یہ ہی کہ طاعتین اور عبادتین کین اور گناہون سے بچے اور بعضون نے کہا کہ دنیا فانی سے
موں پھیرا اور سرائے باقی کی طرف راغب ہوئے صاحب کشاف نے فرمایا کہ رَبُّنَا اللَّهُ کہنا توحید اقراری سے عبارت ہی اور ثُمَّ اسْتَقَامُوا
توحید معرفت کی طرف اشارت ہی توحید اقراری یہ ہی کہ اللہ یکتا ہی اور توحید معرفت یہ ہی کہ اوسے یکتا جانے یعنی ہر جہت سے
اوسکی وحدت دیکھ باوصف اسکے کہ عالم وحدت مین جہت نہین ہی نظم نی جہت می‌گنجد آنجا نی صفت ** نی تکلم نی بیان نی معرفت **
آتشے از سر وحدت برفروخت ** غیر واحد ہرکہ پیش آمد بسوخت ** تَتَنَزَّلُ اوترتے ہین عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اوپر فرشتے

یعنی مستقیم مومنون پر ہم فرشتے نازل کرتے ہین اونکی موت کے قریب یا قبر سے باہر آنیکے وقت یا قبر کے اندر یا ان سب وقتون مین جو مذکور
ہوے ساتھ اس بات کے کہ اونسے کہینگے کہ اَلَّا تَخَافُوْا نہ ڈرو اونسے جو تمہارے آگے ہین امور اخروی اسواسطے کہ وہ تیسیر آسانی سے
گذر جائینگے وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہو اوسکے سبب سے جو پیچھے چھوڑ آئے ہو اہل و عیال کہ حق تعالی اونکے کام بخوبی بنائیگا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ اور خوش ہو جنت کے سبب سے الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ وہ جنت جسکا وعدہ دیے جاتے تھے پیغمبر کی زبانی
نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ ہم تمہارے دوست تھے فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین اور تمکو آفتون سے بچاتے تھے اور سچا الہام
دیتے تھے اور بھلائی کی باتین بتاتے تھے اور مدد کرتے تھے وَفِی الْاٰخِرَةِ اور ہم تمہارے دوست ہین آخرت مین تعظیم و تکریم کرکے
اور شفاعت مین یعنی شفاعت مین مدد کرکے جس کسی کو خدا چاہے وَلَکُمْ اور تمہارے واسطے ہی فِیْهَا آخرت مین مَا تَشْتَهِیْٓ
اَنْفُسُکُمْ وہ چیز جسکی آرزو اور خواہش کرتے ہین نفس تمہارے لذتون اور کرامتون مین سے وَلَکُمْ فِیْهَا اور تمہارے واسطے ہی
عقبیٰ مین مَا تَدَّعُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم چاہوگے نُزُلًا روزی مہیا ہوئی مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ خدا بخشنے والے مہربان کی
طرف سے اور نزل کے ساتھ رحیم لانا اسطرف اشارہ کرتا ہی کہ جو اہل استقامت کی تمنا ہی وہ اون نعمتون کے سامنے جو عطا کیجائینگی ایسی ہی
جیسے مہمان کے سامنے جو ماحضر لاتے ہین اوسے اون نعمتون کے ساتھ نسبت ہی جو اوسکی ضیافت کے واسطے اہتمام اور تکلف کے ساتھ تیار
کیجاتی ہین اور بہتیرے بزرگون نے کہا ہی کہ نہایت کرامت نتیجہ استقامت ہی اسواسطے کہ سلوک طریقت مین اس سے عالی کوئی درجہ نہین
شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ استقامت ماسوی اللہ سے سر کی نگاہداشت ہی یعنی چاہیے کہ غیر حق کو خلوتخانۂ سر مین راہ
نہ دے اور اغیار کو حریم منزل دل مین نہ چھوڑے بیت امروز مرا در دل جز یار نہ گنجد * کاندر حرم سلطان اغیار نہ گنجد * وَمَنْ
اَحْسَنُ اور کون ہی بہت نیک قَوْلًا بات کی رو سے مِّمَّنْ دَعَآ اوس شخص سے جسنے پکارا خلق کو اِلَی اللّٰهِ خدا کی عبادت کی
طرف وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَّقَالَ اِنَّنِیْ اور کہا کہ بیشک مین مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ حکم ماننے والا ہون
خدا کا یہ آیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہی کہ آپنے خلق کو خدا کی طرف پکارا امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی
کہ علما مراد ہین کہ وہ حج امور لوگون کو سکھاتے ہین اور اونکا عمل صالح یہ ہی کہ اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہین یا محتسب لوگ ہین کہ امر معروف
اور نہی منکر کے قاعدون کی تمہید کرتے ہین اور اونکا عمل صالح صبر عمل ہی ان سختیون اور مکروہات پر جو اونھین پہونچتی ہین اور بعضون نے
کہا ہی کہ سب امام اور مشائخ رحمہم اللہ تعالی اس آیت مین داخل ہین اور ام المومنین حضرت بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین نہین
دیکھتی یہ آیت مگر اذان کہنے والون کی شان مین صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ حضرت بلال اذان دیتے تو یہود کہتے کہ کوا چلاتا ہی اور نماز کے
واسطے بلاتا ہی اور بیہودہ باتین اونکی زبان پر آتین تو یہ آیت نازل ہوئی اور بر تقدیر کہ یہ آیت موذنون کی شان مین ہو تو اونکا عمل صالح یہ ہی
کہ اذان اور تکبیر کے درمیان مین دو رکعت نماز پڑھین وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی
جزاؤن اور مکافات مین یعنی خدا کو ایک جاننا اور خدا کا شریک ٹھہرانا برابر نہین ہی وہ بہشت مین درجے بلند ہونے کا باعث ہی یہ دوزخ کے درکون تک
گرنے کا سبب ہی اور کہا ہی حسنہ [illegible] یا حسنہ اور سیئہ سے علم اور جہل مراد ہی اور تفسیر لوردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہی کہ حسنہ او لا دیول مقبول

اور سیئہ اونکے ساتھ عداوت ہی اِدۡفَعۡ دفع کر برائی کو بِالَّتِیۡ اوس چیز کے سبب سے کہ نفس الامر مین ہِیَ اَحۡسَنُ وہ بہت نیک ہی یعنی غصہ کو حلم سے تسکین دے اور گناہ کو معاف کرکے مٹا دے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر فَاِذَا الَّذِیۡ پھر جب تو ایسا کریگا وہ کہ اوسکے ساتھ کہ ہو بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ تیرے اور اوسکے درمیان عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جائیگا کَاَنَّہٗ گویا کہ وہ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ○ دوست ہی کارساز اور قرابتی ہی مہربان امام اعظم رحمہ اللہ تعالی سے احقاف مین منقول ہی کہ جب کوئی مجھے خبر پہونچاتا ہی کہ دوسرا مجھے برا کہتا ہی تو مین اوسے دعاے خیر دیتا ہون اور اوسکی تعریف کرتا ہون اوسوقت کہ خبر پاتا ہون کہ اب وہ بھی میری نیکی کہتا ہی حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہ کا ایک قطعہ مترجم کو برمحل یاد آیا بے اختیار زبان قلم پر لایا قطعہ ہر کہ نبود یار ما ایزد اورا یار باد + ہر کہ ما را رنج دادہ راحتش بسیار باد + ہر کہ اندر راہ من خارے نہد از دشمنی + ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد + وَمَا یُلَقّٰىہَاۤ اور نہین دیجاتی یہ خصلت کہ بدی کے بدلے نیکی کرنا ہی اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا مگر اونھین جو صبر کرتے ہین سختیون پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا یُلَقّٰىہَاۤ اور عطا نہین کیجاتی یہ عادت اور صفت اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ○ مگر بڑے حصہ والے کو یعنی اون لوگون کو جو پورا حصہ حاصل رکھتے ہین ایمان مین سے یا کمال نفس یا خیر یا اخلاق حسنہ مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم بہشت ہی وَ اِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ اور اگر پہونچے تجھے مِنَ الشَّیۡطٰنِ شیطان سے نَزۡغٌ وسوسہ یا تباہی یعنی اگر وسوسۂ شیطانی چاہے کہ یہ صفت جو مذکور ہوئی اسکی جڑ کاٹ دے اور اسے توڑ ڈالے فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ تو پناہ مانگ خدا کی اوسکے شر سے اِنَّہٗ بیشک خدا ہُوَ السَّمِیۡعُ وہی سننے والا تمھارا پناہ مانگنا الۡعَلِیۡمُ ○ جانتا ہی تمھاری نیت وَمِنۡ اٰیٰتِہِ اور قدرت الٰہی کی نشانیون مین سے الَّیۡلُ وَالنَّہَارُ رات ہی اور دن کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہی دن آرائش کے واسطے اور رات آسائش کے لیے وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ اور آفتاب اور ماہتاب کہ سیر مقدر اور اندازہ مقرر کے ساتھ آتے جاتے ہین لَا تَسۡجُدُوۡا نہ سجدہ کرو لِلشَّمۡسِ آفتاب کو وَلَا لِلۡقَمَرِ اور نہ ماہتاب کو اسواسطے کہ یہ بھی تمھاری طرح مخلوق ہین وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ اور سجدہ کرو خدا کو الَّذِیۡ خَلَقَہُنَّ وہ خدا جسنے پیدا کیے ہین آفتاب و ماہتاب دن رات اِنۡ کُنۡتُمۡ اگر ہو تم کہ یگانگی کی رو سے اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ ○ اوسی کو پوجتے ہو اسواسطے کہ سجدہ بہت خاص عبادت ہی اور وہ خالق کے واسطے چاہیے مخلوق کے لیے نہین امام شافعی رحمہ اللہ اسی مقام پر سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ حکم کے ساتھ ملا رہے اور یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا پھر اگر سرکشی کرین خدا کو سجدہ کرنے سے تو اس سے اوسکا نقصان کیا ہی فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ پس وہ جو تیرے رب کے پاس ہین فرشتے یُسَبِّحُوۡنَ لَہٗ نماز پڑھتے ہین اوسکے واسطے یا تسبیح کرتے ہین اوسکے لیے اور اوسکی ثنا و صفت کرتے ہین بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ رات دن یعنی برابر اوسکی عبادت مین مشغول رہتے ہین وَہُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ ○ اور وہ نہین تھکتے بہت عبادت اور تسبیح اور حمد کرنے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہان پر سجدہ کرتے ہین اسواسطے کہ سجدہ کا ذکر یہان تمام ہوا اور یہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہی اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ یہ قرآنی سجدون مین سے گیارھوان سجدہ ہی اور حضرت شیخ

قدس سرہ نے فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر پہلی آیت کے آخر پر سجدہ کرین تو سجدۂ شرط ہوگا اسواسطے
کہ حق تعالیٰ کے قول اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ سے ملا ہوگا اور دوسری آیت کے بعد سجدہ کرین تو نشاط اور محبت کا سجدہ ہوگا
اسواسطے کہ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ کے کلمے سے ملا ہوا ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنَّكَ تَرَى
الْاَرْضَ یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خَاشِعَةً دبی اور سوکھی ہوئی فَاِذَآ اَنْزَلْنَا پھر جب برسایا ہمنے عَلَيْهَا الْمَآءَ
اوس زمین پر مینھ کا پانی تو اهْتَزَّتْ جنبش مین آتی ہی اوس سے سبزہ اوگنے کے سبب وَرَبَتْ اور اوگتی ہی اور بڑھتی ہی
گھاس کے سبب سے اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا بیشک جسنے اوس زمین مردہ کو زندہ کیا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ضرور زندہ کرنے والا ہی مردون کا
اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بیشک وہ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدورون کے
ساتھ ایکسی ہی اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق وہ لوگ يُلْحِدُوْنَ میل کرتے ہین اور راہ صواب سے پھرتے ہین یا طعنہ کرتے ہین
یا تاویل باطل کرتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی نشانیان کہ دلالت کرنے والی ہین قادر یکتا کے
وجود پر لَا يَخْفَوْنَ نہین چھپتے عَلَيْنَا ہمپر یعنی ہم سب کو جانتے ہین اور اونکے طعن اور الحاد کی جزا ہم اونکو دینگے اَفَمَنْ
يُّلْقٰى فِي النَّارِ کیا پھر جو ڈالدیا جائیگا دوزخ مین اس بات پر مفسرون کا اتفاق ہی کہ ابو جہل مراد ہی یعنی جو جلا دینے کے قابل ہی
خَيْرٌ وہ بہتر ہی اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ یا وہ جو آئے اٰمِنًا امن دوزخ سے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت حمزہ یا حضرت عمار یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہین اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ
یہ امر تہدید ہی کافرون کو فرماتا ہی کہ عمل کرو جو چاہو اِنَّهٗ بیشک خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ دیکھتا ہی
اور اوسپر تمکو جزا دیگا بیت حیلہ و مکر بسا کن کہ خدا میداند ✤ نقد مغشوش میاور کہ صراف بیناست ✤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق
کہ جو کافر ہوے بِالذِّكْرِ قرآن کے ساتھ کہ سب ذکرون سے بہتر ہی لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا قرآن اونکے پاس اور وہ عداوت اور
جھگڑا کرنے والے ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ البتہ کتاب ہی عزت والی اور بزرگ خدا کے نزدیک یا بڑے
نفع والی یا بے نظیر امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام رب عزیز کا ہی کہ ملک عزیز رسول عزیز صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اوسے لایا امت عزیز کے واسطے تا یہ کہ دوست کا نامہ ہی دوست کے پاس اور دوست کا نامہ دوستون کے نزدیک
عزیز ہوتا ہی بیت ز نام و نامہ تو یافتیم عز و کرامت ✤ ہزار جان گرامی فدائے نامہ و نامت ✤ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ نہین آتی
اوس کتاب کے پاس کوئی باطل بات مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ اوسکے سامنے سے وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ اور نہ اوسکے پیچھے سے
یعنی کسی جہت سے کوئی باطل امر اوسکی طرف آ ہی نہین سکتا یا گھٹانا یا بڑھانا اوسکی طرف راہ نہین پاتا اگلی پچھلی خبرین جو اوسمین ہین
اون خبرون مین کچھ بھی جھوٹ نہین پایا جاتا تَنْزِيْلٌ اوتارا ہوا ہی مِّنْ حَكِيْمٍ خداوند دانا حَمِيْدٍ حمد کیے ہوے کی
طرف سے مَا يُقَالُ لَكَ نہین کہتے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری قوم کے کافر اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ مگر وہ جو کچھ کہا گیا ہی
یعنی جو اگلے کافرون نے کہا تھا لِلرُّسُلِ رسولون کے واسطے مِنْ قَبْلِكَ تمسے پہلے حضرت رب العزت

اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل مبارک کو تسکین و تشفی دیتا ہی کہ کافرون کی باتون سے تم غمگین نہو اسواسطے کہ اس سے قبل جو پیغمبر
ہوئے ہین اونکی قوم کے متکبرون نے بھی اونھین ایسی ہی باتین کہی ہین جو یہ کافر تمکو کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
البتہ صاحب مغفرت ہی کہ انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعون کو بخشدیتا ہی وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ اور صاحب عقوبت دردناک ہے
کہ مشرکون کو اور تکذیب کرنے والون کو دکھ دینے والے عذاب مین مبتلا کرتا ہی لکھا ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ قرآن زبان عجم مین
کیون نہین نازل ہوتا اور کچھ عربی اور کچھ عجمی کیون نہین ہوتا تاکہ دونون قوم کے لوگ اوس سے حصہ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اور اگر ہم بھیجتے اس کتاب کو قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا قرآن غیر عرب کی زبان مین تو لَّقَالُوْا ضرور کہتے کفار عرب کہ
لَوْلَا فُصِّلَتْ کیون نہ تفصیل کی گئین اور صاف صاف کیون نہ اوتریں اٰیٰتُهٗ ط اوسکی آیتین ایسی زبان مین جسکو ہم
سمجھتے ہین ءَ اَعْجَمِیٌّ کیا کلام تو عجمی ہی وَّعَرَبِیٌّ ط اور مخاطب عربی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هُوَ کتاب یعنی قرآن
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین هُدًی راہ دکھانے والا ہی حق کی طرف وَّشِفَآءٌ ط اور شفا
بخشنے والا ہی شک اور شبہہ کی بیماریون سے وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ ایمان نہین لائے اوسپر فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ
اونکے کانون مین گرانی ہی یعنی وہ بہرے بنے جاتے ہین اور گوش ہوش سے اوسکو نہین سنتے وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ط اور قرآن
اونکے اوپر اندھاپن ہی اور اندھیری کہ وہ اوسکے جمال کمال کا جلوہ نہین دیکھتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو قرآن سننے اور اوسکی حقیقت کی
طرف سے اندھے ہین یُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہین مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ع دور کی جگہ سے یعنی اونکی مثل ایسی ہی جیسے کسی کو
دور دراز مسافت سے پکارین کہ وہ نہ پکارنے والے کو دیکھے نہ اوسکی آواز سنے تو اوسکو اوس پکار سے کیا فائدہ بیت نادی اقبال میگوید
کای ناقابلان آہ بابسے نزدیک نزدیک و شمابس دور دور ہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوْسَی الْكِتٰبَ موسی کو توریت
فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ط پس اختلاف کیا اوسمین جیساکہ اختلاف کیا قرآن مین بعض نے باور کیا بعض نے اوسکی تکذیب کی وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ اور اگر نہوتا وہ کلمہ جو سبقت لیگیا ہی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قیامت کا وعدہ اور میدان حشر مین
جھگڑے فیصل کرنا یا تکذیب کرنے والون پر عذاب کی تاخیر تو لَقُضِیَ البتہ حکم کیا جاتا بَیْنَهُمْ ط تکذیب کرنے والون کے درمیان
اور وہ نیست و نابود ہو جاتے وَاِنَّهُمْ اور بیشک عرب کے مشرک یا یہود لَفِیْ شَكٍّ البتہ شک مین ہین مِّنْهُ قرآن
یا توریت سے مُرِیْبٍ شک اضطراب مین لانے والی مَنْ عَمِلَ جو کوئی کرے صَالِحًا کام اچھا فَلِنَفْسِهٖ وہ اوسکے
نفس کے واسطے ہی یعنی اوسکا فائدہ اوسی کو پہونچیگا وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کرے برا کام فَعَلَیْهَا ط تو وہ اوسکے نفس پر ہی یعنی اوسکا
ضرر اوسی کی طرف پھریگا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہین ہی تیرا رب ظلم کرنے والا لِّلْعَبِیْدِ اپنے بندون پر کہ عمل کے لائق بدلا نہ دے
اِلَیْهِ یُرَدُّ خدا کی طرف پھیرا جاتا ہی عِلْمُ السَّاعَةِ ط جاننا قیامت کا یعنی جب قیامت کو پوچھین تو اوسکا علم خدا ہی پر
حوالہ کرنا چاہیے کہ اوسکے سوا کوئی نہین جانتا وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہین نکلتا کوئی میوہ مِّنْ اَكْمَامِهَا
اپنے پردون اور غلافون مین سے وَمَا تَحْمِلُ اور حاملہ نہین ہوتی مِنْ اُنْثٰی کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان کی وَلَا تَضَعُ

اور نہین جنتی اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی جسطرح قیامت کو وہ جانتا ہی اوسی طرح حمل اور بچہ پیدا ہونے کا علم بھی اوسی کے
واسطے خاص ہی وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور جسدن پکاریگا خدا مشرکون کو اور جھڑکی کی راہ سے فرمائیگا کہ أَيْنَ شُرَكَائِي کہان ہین
وہ جو تمھارے زعم مین میرے شریک تھے تو قَالُوا آذَنَّاكَ وہ کہینگے کہ ای خدا سنا ہمنے تیرا سوال اور جواب دیتے ہین ہم کہ مَا مِنَّا
نہین ہی ہم مین سے مِنْ شَهِيدٍ کوئی گواہی دینے والا اونکے شریک ہونے پر اسواسطے کہ ہم اونسے بیزار ہین وَضَلَّ عَنْهُمْ
اور گم ہو جائیگی مشرکون سے مَا كَانُوا يَدْعُونَ وہ چیز جسے تھے پوجتے مِنْ قَبْلُ قیامت سے پہلے یعنی بتون کو جو دنیا مین
پوجتے تھے اوسدن اونھین نہ دیکھینگے یا اونسے مدد نہ پائینگے وَظَنُّوا اور گمان کیا اونھون نے کہ عذاب و عقوبت سے مَا لَهُمْ
نہین ہی اونکے واسطے مِنْ مَحِيصٍ کوئی بھاگنے کی جگہ لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ تھکتا نہین ہوتا آدمی مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ
نیک خواہش سے اس جہان مین جیسے نعمت اور مثل اسکے وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہونچے اوسے برائی جیسے مفلسی و بیماری
فَيَئُوسٌ تو نا امید ہی راحت سے قَنُوطٌ امید توڑ دینے والا رحمت سے یاس و قنوط کافرون اور گمراہون کی صفت ہی وَلَئِنْ
أَذَقْنَاهُ اور اگر چکھاتے ہین ہم اون کافرون کو رَحْمَةً مِنَّا رحمت اپنی طرف سے جیسے صحت اور دولتمندی مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ
مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو تو لَيَقُولَنَّ ضرور کہتے ہین کہ هَٰذَا لِي یہ خیر و عافیت میرے واسطے ہی اور مین اسکا
مستحق ہون یا میرے واسطے ہمیشہ رہیگی کبھی زائل ہی نہو گی وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً اور ہم گمان نہین کرتے قیامت کو
کھڑی ہوئی اس سے بعث و حشر کا انکار مراد ہی وَلَئِنْ رُجِعْتُ اور اگر پھیرین مجھے إِلَىٰ رَبِّي میرے رب کی طرف اوس طور پر جیسے
مسلمانون نے وہم کیا کہ قیامت قائم ہوگی اور مجھے پھر اوٹھائینگے تو إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ بیشک میرے واسطے ہی اوسکے پاس
وہ چیز جو بہت نیک ہو یعنی نعمت اور کرامت کا استحقاق میرے واسطے ثابت ہی خواہ دنیا مین خواہ عقبی مین مصرع زہے تصوّر باطل زہے
خیال محال ع امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہین کہ کافر کو عجیب دو تمنائین ہین ایک تو دنیا مین کہ
کہتا ہی کہ بہشت کی نعمتین میرے واسطے ہونگی اور ایک عقبی مین کہیگا يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا یعنی کاشکے مین مٹی ہوتا اور ان دونون تمناؤن مین سے
کوئی بر نہ آئیگی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا پس خبر کرینگے ہم اون لوگون کو جو نہین ایمان لائے بِمَا عَمِلُوا اوس چیز کی جو
کہ اونھون نے کیا کفر اور تکذیب وَ اور عذاب کی فقط خبر کیا بلکہ لَنُذِيقَنَّهُمْ ضرور چکھائینگے ہم اونکو مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ
عذاب مین سے کہ گاڑھا ہی اور بڑا اور سخت یہ عذاب اونکو پہونچیگا برخلاف اوسکے جو وہ نعمت اور بزرگی حاصل ہونے کا اعتقاد رکھتے
وَإِذَا أَنْعَمْنَا اور جب ہم نعمت دیتے ہین اور خیر و عافیت کا دروازہ کھولتے ہین عَلَى الْإِنْسَانِ کافرون پر أَعْرَضَ تو وہ
مونھہ پھیرتے ہین شکر سے وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ اور دور ہوتے ہین یعنی آپ ہی راہ حق سے دور ہو جاتے ہین یا اپنے کو کنارے کھینچتے ہین
شکرگزاری سے وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب پہونچتی ہی اوسے بلا اور محنت فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ تو بڑی دعا والا ہی
یعنی بہت دعا مانگتا ہی کہ یہ برائی دفع ہو جائے حق تعالی نے یہان دعا کو اوس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جو چوڑان رکھتی ہی اوسکی کثرت کی جہت سے
قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ أَرَأَيْتُمْ خبر دو مجھکو کہ درحقیقت إِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خدا کے پاس سے

ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم کافر ہوگئے اوسکے ساتھ اوسمین بے غور و تامل کیے مَنْ اَضَلُّ کون ہی بہت گمراہ مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ جو خلاف مین ہو دور خدا سے یعنی تمسے زیادہ کون گمراہ ہی کہ ہمیشہ مقابلہ اور عناد اور انکار اور فساد کرتے رہتے ہو صلہ کی جگہ پر موصول کا رکھنا اونکے حال اور مزید ضلال کی تشریح کے واسطے ہی امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ابو جہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دیا ابو جہل بولا کہ ای قریش محمد نے تمپر جادو کر دیا تم مکہ معظمہ کے گرد و نواح مین لوگ بھیجو کہ آدمیون سے پوچھین کہ اونھون نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا کہ نہین اگر اور جگہ بھی لوگون نے دیکھا ہی تو آیت احدی یعنی خدا کا ظاہر کیا ہوا معجزہ ہی ورنہ سحر محمدی یعنی محمد کا کیا ہوا سحر ہی تو کفار قریش نے ہر طرف قاصد بھیجے سبھون نے کہا کہ ہان ہمنے دیکھا تو ابو جہل بولا کہ ہذا سحر مستمر یعنی یہ جادو سب جگہ پھیلا ہوا ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُرِيْهِمْ قریب ہی کہ دکھائین ہم اونکو یعنی کفار قریش کو اٰيٰتِنَا اپنی قدرت کی نشانیان کہ اونمین سے ایک شق القمر ہی فِي الْاٰفَاقِ جہان کے کنارون مین وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین یعنی مکہ معظمہ مین حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ تاکہ ظاہر ہو جائے اونھین کہ اَنَّهُ الْحَقُّ وہ ہمارا رسول سچا ہی اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ کیا کافی نہین ہی تیرا رب اَنَّهٗ وہ جو عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر شَهِيْدٌ گواہ ہی یعنی ای ہمارے حبیب اگر کفار تمھارے معجزون سے انکار کرتے ہین تو تمھارا خالق تمھارا گواہ بس ہی بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ آفاقی دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبرین ہین جو امور آیندہ کے باب مین آپ نے دی تھین جیسے روم مین فارس فتح ہونے کی خبر آپ نے دی تھی اور آیات نفسی وہ امور ہین جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوے جیسے اونکا قتل ہونا اونپر قحط پڑنا اونکا خوف کھانا مغلوب ہونا معالم مین ہی کہ آفاقی اگلی امتون کے واقعات ہین کہ حضرت نے اہل مکہ کو اونکی خبر دی اور نفسی جنگ بدر کے دن کا واقعہ ہی فصول مین محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ آفاقی دین اسلام کا غلبہ ہی امام مہدی کے ظہور کے وقت اور نفسی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین غلبہ ہوا فتح مکہ وغیرہ اور بعضے مفسر آدمیون کی طرف ضمیر پھیرتے ہین یعنی آدمیون کو ہم دلائل آفاقی دکھاتے ہین کہ امور پنہان کا منہدم اور خراب ہونا ہی اور نفسی بدنون کی ہلاکت ہی آفاق مین زمانون اور مکانون کا اختلاف اور نفسون مین احوال و مزاجون کا تفاوت کلی یا آفاقی عجائب مصنوعات ہین آسمان مین ستارے درخت نہرین پھل وغیرہ اور نفسی عجیب غریب حکمتین اور صنعتین جو انسان کے نفس مین بہرہ ہین حقائق مین ہی کہ آفاق عالم کبیر ہی اور نفس عالم صغیر اور قدرت کی دلیلون مین سے جو کچھ عالم کبیر مین ہی اوسکا نمونہ عالم صغیر مین موجود ہی شعر وتزعم انك جرم صغير وفيك انطوى العالم الاكبر یعنی جو کچھ عالم مین مفصل ہی وہ انسان مین مندرج مجمل ہی صورت کی رو سے انسان عالم صغیر مجمل ہی اور انسان کا عالم کبیر مفصل ہی مگر مرتبہ کی رو سے انسان عالم کبیر ہی اور عالم انسان صغیر ہی رباعی ای آنکہ ترا است ملک اسکندر و جم از حرص مباش در پی نیم و درم ÷ عالم ہمہ در تست ولیکن از جہل ÷ پنداشتۂ تو خویش را در عالم ÷ آیات آفاقی اور آیات نفسی کی تطبیق اس تفسیر مختصر مین کرنا مناسب نہین اس آیت کے حقائق کا شمہ تفسیر جواہر مین بیان ہوا ہی اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ کافر فِيْ مِرْيَةٍ شک مین ہین مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی ملاقات سے بعث اور جزا کے ساتھ اَلَآ اِنَّهٗ آگاہ ہو جاؤ کہ

ع ۱

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ؏ سب چیزون کا محیط اور ہونچنے والا ہی علم و قدرت کے ساتھ اور سب چیزون کی جمعیت اور تفصیلین جانتا ہی اور جو کچھ اپنے ملک مین کرنا چاہے کر سکتا ہی کسی کو چون و چرا کی مجال نہین نظم علم نے جمل و قدرت بے عجز ٭ خاص حضرت الہی راست ٭ انچہ باید در نفس آفاق ٭ کن از حکم پادشاہی راست ٭

سُورَةُ الشُّورٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ شوری مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ترپن آیتین ہین

حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۝ حروف مقطعہ اشارہ ہی ہونے والے فتنہ اور واقعات کی طرف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حٰم عٓسٓقٓ سے فتنون کو پہچانتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حے حرب ہی اور میم مہلکہ اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف اور ایک حدیث مرفوع ہی کہ یہ حروف نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے رنج کا اثر ظاہر ہوا اصحابہ نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اون چیزون کی خبر دی ہی جو میری امت پر نازل ہونگی پھر قذف مسخ خسف وغیرہ دجال کے خروج اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول تک کا ذکر کیا اور ایک قول یہ ہی کہ یہ حروف حکیم مجید علیم سمیع قدیر کے پہلے حروف ہین یا حلم مجد علم سنا قدرت کی طرف اشارہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ یہ حروف اون عطائون کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت فرمائے حے اشارہ ہی حوض مورود کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اوس حوض سے اپنی امت کے پیاسون کو آپ سیراب کرینگے اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپ کی امت کے تصرف مین آئیگا اور عین آپ کے عز وجود کی طرف اسواسطے کہ آپ حق تعالی کے نزدیک سب چیزون سے زیادہ عزیز ہین اور سین آپ کی سنت مشہود کی جانب کہ آپ کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہین پہونچا اور قاف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج مین درجۂ او ادنی ہی اور قیامت کے دن شفاعت کبری ہی بیت مقام تو محمود و نامت محمد ٭ بدینسان مقامے و نامے کہ دارد ٭ كَذٰلِكَ ایسے ہی معانی جیسے اس سورت مین ہین يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وحی کرتا ہی تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اور اونکی جانب جو رسول تجھسے پہلے تھے وحی کی اللّٰهُ الْعَزِيْزُ اللہ نے ایسا اللہ کہ غالب ہی اور اوسے وحی نازل کرنے سے کوئی باز نہین رکھ سکتا الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا اوسکا حال جسپر وحی نازل ہونا اور ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اور جو کچھ زمین مین ہی سفلیات وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اور وہ برتر ہی اور بہت بزرگ کہ بلندی بڑائی پادشاہی اوسی کی شان ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہی آسمان کہ اوسکی عظمت سے يَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائین مِنْ فَوْقِهِنَّ ایک دوسرے کے اوپر سے یعنی پہلے وہ آسمان پھٹے جو بہت بلند ہی پھر ایک ایک آسمان پھٹ جائے کشاف مین ہی کہ اوسکی بڑی کبریائی اور پورا جلال ظاہر ہونے مین یہ حال ہی اسواسطے اوپر والے آسمان پہ عرش اور کرسی اور فرشتون کی صفین ہین تو وہان سے پھٹنے کی ابتدا عظمت پروردگار کے آثار پر بڑی دلیل ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اور فرشتے یعنی حاملان عرش سب فرشتون سمیت ذات حق کی پاکی بیان کرتے ہین ایسی پاکی

کہ ملی ہوئی ہی یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وہ تسبیح کرتے ہین رب کی حمد کے ساتھ یعنی تسبیح اور حمد باہم کرتے ہین اسواسطے کہ ایک یعنی التسبیح نفی ہی اون چیزون کی جو اوسکی ذات کے لائق نہین اور دوسری یعنی حمد اثبات ہی اون باتون کا جو اوسکی شان کے لائق ہی وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت طلب کرتے ہین لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اون لوگون کے واسطے جو زمین مین ہین مومن اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک اللہ هُوَ الْغَفُوْرُ وہ ہی بخشنے والا بندون کے گناہ الرَّحِيْمُ مہربان اونپر توبہ قبول فرماکر وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور وہ لوگ ٹھہرا لیتے ہین مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ خدا کے سوا دوست یعنی مثل اور شریک کہ محبت کے ساتھ اونکی پرستش کرتے ہین اللّٰهُ حَفِيْظٌ اللہ نگہبان ہی عَلَيْهِمْ ذمے اونکے اقوال احوال اعمال پر اور اونکے مناسب جزا دیگا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر بِوَكِيْلٍ وکیل کہ اونکے اعمال کی محافظت کرو بلکہ تمہارا کام خدا کی طرف بلانا اور احکام شریعت پہونچانا ہی وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہر پیغمبر پر ہمنے اوسکی قوم کی زبان مین وحی بھیجی اسی طرح اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی بھیجی ہمنے تیری طرف قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن تیری قوم کی زبان مین کہ وہ عرب ہین لِتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے تو اوسکے سبب سے اُمَّ الْقُرٰى اوس شہر کے لوگون کو جو اور شہرون کی ماں ہی یعنی مکہ معظمہ کے لوگون کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی اوسکے گرداگرد ہی اوس سے یعنی سب دنوالون کو اور یہ بات ٹھہرتی ہوئی ہی کہ تمام زمین کو مکہ معظمہ ہی کی زمین سے پھیلایا ہی تو سب شہرون کی اصل وہی ہی اور سب شہر اوسکے گرد ہین وَتُنْذِرَ اور ڈراوے لوگون کو يَوْمَ الْجَمْعِ جمع کے دن سے یعنی قیامت کے روز سے کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ نہین کچھ شک اوسکے واقع ہونے مین اوسے حق تعالیٰ نے روز جمع اسواسطے کہا کہ اولین اور آخرین خلق سب وہان مجتمع ہونگی یا جمع کرینگے ارواح یا اجسام یا اعمال کو یا ہر ایک کو اوسکے مثل کے ساتھ اور اجتماع کے بعد پھر اونکو متفرق کر دینگے تو فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک گروہ کو بہشت مین لیجاینگے کہ وہ مومن اور موحد لوگ ہین وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ اور ایک گروہ کو دوزخ مین ڈالدینگے کہ وہ منافق اور مشرک لوگ ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَهُمْ البتہ کر دیتا سب خلائق کو اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ راہ ہدایت پر یا طریق ضلالت پر وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ اور مگر داخل کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی ہدایت فرماکر اور عبادت کی توفیق دیکر فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی بہشت مین وَالظّٰلِمُوْنَ اور ظالم لوگ یعنی مشرک اور منافق مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے واسطے مِّنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے کام کا متولی ہو وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب اوٹھائے اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ ٹھہرالیا کافرون نے مِنْ دُوْنِهٖۤ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست جیسے بُت اور اونکی محبت کے دم بھرتے اور دعوے کرتے تھے فَاللّٰهُ تو خدا ے برحق هُوَ الْوَلِيُّ وہی ہی ایسا دوست جو دوستون کے ہاتھ پکڑے وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى اور وہ زندہ کر دیتا ہی مردون کو اپنی قدرت سے اور اونکے عاجز بُت نہین کر سکتے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیزون پر قَدِيْرٌ قادر ہی اور اون کافرون کے بتون کو قدرت نہین مظلم اوست قادر ... غیر او جملہ عاجز اند و زبون ✽ عجز را سوے قدرتش رہ نیست ✽ عقل ازین کارخانہ آگہ نیست ✽ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور جس چیز کا اختلاف کرتے ہو ای مومنو فِيْهِ اوس چیز مین کافرون کے ساتھ مِنْ شَيْءٍ ہر چیز مین سے امور دین و دنیا مین سے فَحُكْمُهٗۤ تو اوسکا حکم

اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف اور وہ حکم کریگا اوس باب مین قیامت کے دن ذٰلِكُمُ وہ کہ حق حق حکم کرتا جسکی صفت ہی اللّٰهُ خدا ہی جو
رَبِّيْ میرا رب ہی عَلَيْهِ اوسی پر اوسکے غیر پر نہیں تَوَكَّلْتُ مین نے اعتماد کیا ہی مین نے اپنے سب کامون مین اور اپنے سب مہمات اوسی کے
کرم پر حوالہ کر دیے وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اور اوسکی طرف ہم پھرتے ہین ہر حال مین فی الحقیقت بندے کے واسطے اوسکی درگاہ کے سوا
کوئی رجوع کرنے اور پھرنے کی جگہ نہین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا جَعَلَ
لَكُمْ پیدا کین اوسنے تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اور پیدا کین
چارپائون مین سے اَزْوَاجًا قسمین طرح طرح کی يَذْرَؤُكُمْ بہت کر دیتا ہی تمکو فِيْهِ اوسمین یعنی اس طرح جورو لڑکے
ہوتے ہین لَيْسَ نہین ہی كَمِثْلِهٖ مثل اوسکے شَيْءٌ کوئی چیز مثل کا لفظ کلام عرب مین زیادہ ہوتا ہی جیسے اللہ تعالی کا قول
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یا مثل ذات کے معنی مین ہی جیسا کہتے ہین کہ مثلک لا یفعل کذا اور اس آیت مین مثل کو حقیقت پر نہ چھوڑنا
چاہیے کہ تناقض پیدا ہوتا ہی کہ وہ مثل کا اثبات اور نفی ہی بیت ذات ترا صورت و پیوند نی + تو بکس ہیچ تو مانند نی + وَهُوَ
السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین الْبَصِيْرُ دیکھنے والا سب دیکھنے کی چیزین لَهٗ اوسکے واسطے ہی مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنجیان آسمان اور زمین کے خزانون کی یعنی رزق کی کنجیان اسواسطے کہ آسمانون کا خزانہ مینھ ہی اور زمین کا
خزانہ اوگنے والی چیز يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنے ارادہ سے وَيَقْدِرُ
اور تنگ کر دیتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی مشیت سے اِنَّهٗ بیشک وہ بِكُلِّ شَيْءٍ سب چیزین قبض اور بسط کے دقیقے عَلِيْمٌ جانتا ہی
شَرَعَ بیان کی اور ظاہر کر دی اور چن لی لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنَ الدِّيْنِ طاعت اور عبادت اور اصل توحید مین سے
مَا وَصّٰى وہ چیز جسکا حکم کیا تھا بِهٖ نُوْحًا نوح بن ملک کو وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اور وہ چیز جو وحی کی ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف
اے ہمارے حبیب یعنی دین مین سے جو اصل مشترک ہی تیرے اور نوح کے درمیان وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اور وہ جسکا حکم کیا تھا ہمنے
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ان پیغمبرون کو اصول دین مین سے اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ یہ کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہی
اوس چیز کے ساتھ جسکی تصدیق واجب ہو اور خدا کی فرمانبرداری کرو وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ اور متفرق نہو جاؤ اوسمین یعنی
اوس اصل مین اختلاف نکرو کہ وہ توحید اور طاعت ہی اسواسطے کہ توحید اور شریعتون کے فروع مین زمانون اور وقتون اور بندون کی
مصلحتون کے موافق اختلاف ہوتا ہی كَبُرَ بڑی گران اور سخت ہی عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون پر مَا تَدْعُوْهُمْ وہ چیز کہ بلاتے ہو تم
انکو اِلَيْهِ اوسکی طرف کہ وہ توحید ہی اور شرک کی نفی اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ خدا کھینچتا ہی اور جمع کرتا ہی اوس چیز کی طرف جدھر تم
بلاتے ہو یا صحیح اور درست دین کی طرف مَنْ يَّشَآءُ جسے [illegible] ہی یا برگزیدہ کر لیتا ہی اپنی دوستی کے واسطے یا رسول کرنے کو جسے چاہتا ہی
وَيَهْدِيْٓ اور راہ دکھاتا ہی توفیق دیکے اِلَيْهِ دین حق کی طرف اوسے مَنْ يُّنِيْبُ جو پھرتا ہی حق کی جانب اور متوجہ ہوتا ہی اوسکی
طرف یعنی جو کوئی غیر خدا سے منھ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو خدا اوسے سیدھی راہ دکھاتا ہی بیت بخت طالبی ز جملہ بگذر رو بدو
آور + کز ان حضرت ندا آید کہ ای گمشتہ رہ اینک + وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اور نہین پراگندہ ہوئین اگلی امتین جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ وغیرہ یعنی دین سے

الا ایک ہمیشہ ہوئے ہین لیکن مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بعد اسکے کہ آیا اونکو علم پیغمبرون کے نہ بھیجنے یا یہود اور نصاریٰ دین
میں پیدا ہوئے کہ جب پیغمبر کو توریت اور انجیل کی آیتون سے پہچان لیا یا یہ علم حاصل ہونے کے بعد تفرق محض گمراہی ہی بَغۡيًۢا اور
یہ پھرجانا ظلم اور شیار کی [illegible] واقع ہوئے بَيۡنَهُمۡ اونکے درمیان یا جاہ اور ریاست طلب کرنیکو یا اوس حسد کے سبب سے
جو پیغمبر کے ساتھ رکھتے تھے وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ اور اگر وہ بات نہوتی جو سبقت لیگئی ہی یعنی وعدہ ہوچکا مِنۡ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اونکو مہلت دینے کے باب مین اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے زمانہ تک کہ آخر عمر ہی یا روز قیامت
لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ تو ضرور فیصلہ کیا جاتا اونکے درمیان اہل باطل پر عذاب نازل کرکے اور اہل حق کو نجات دے کر وَاِنَّ
الَّذِيۡنَ اور بیشک جو لوگ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ دیے گیے ہین کتاب یعنی قرآن مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ بعد اگلی امتون کے اس سے
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ کے کافر [illegible] کہ اونکو قرآن دیا اور وہ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ البتہ شک مین ہین وین
یا قرآن یا پیغمبر کی طرف سے مُرِيۡبٍ ایسا شک جو تہمت مین ڈالنے والی ہی فَلِذٰلِكَ پس اس تفرق کے سبب سے جو اونسے واقع ہوا
فَادۡعُ پکار اے پیارے ہمارے سب خلق کو دعوت اسلام پر متفق ہوجانے کی طرف وَاسۡتَقِمۡ اور مستقیم رہ یا ثابت رہ كَمَاۤ اُمِرۡتَ
[illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے [illegible]
[illegible] دونون [illegible] ایک باپ دادا [illegible]
تم اپنی بیٹی کا نکاح ہمارے ساتھ کردو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ انکی دعوت پر قائم اور دین و ملت پر ثابت قدم رہ [illegible]
تم اور پیروی کر اَهۡوَآءَهُمۡ اونکی آرزوون کی کہ وہ باطل ہین وَقُلۡ اٰمَنۡتُ اور کہہ کہ ایمان لایا مین بِمَاۤ
اَنۡزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کا جو نازل کی خدا نے مِنۡ كِتٰبٍ کتاب مجھپر اور انبیا پر مجھسے پہلے یعنی جتنی کتابین نازل ہوئی ہین سب پر
ایمان رکھتا ہون اور حق تعالیٰ نے سب کتابون مین توحید کا حکم کیا ہی وَاُمِرۡتُ اور حکم کیا گیا ہون لِاَعۡدِلَ کہ عدل کرون
اور برابری نگاہ رکھون بَيۡنَكُمۡ تمہارے درمیان یعنی اشراف اور اراذل کو برابر حق کی طرف بلاؤن اور احکام پہونچانے مین
کسی طرف جھک نہ جاؤن اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ اللہ رب ہی ہمارا اور تمہارا لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا ہمارے واسطے ہی ہمارے اعمال کی جزا
وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ اور تمہارے واسطے ہی تمہارے اعمال کی سزا لَا حُجَّةَ کچھ خصومت نہین بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمُ ہمارے
اور تمہارے درمیان حق ظاہر ہوگیا اور خصومت کرنے کی مجال نہین رہی اور اگر اب کوئی خلاف کرے تو عناد اور سرکشی کی وجہ سے ہوگا
اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا اللہ جمع کریگا ہمارے درمیان قیامت مین وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ اور اوسکی طرف ہی پھرنا سب کا
بعضون کے نزدیک خصومت نہ کرنے کا حکم آیت قتال سے منسوخ ہی وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ اور جو لوگ کافر دین کے بارے مین
جھگڑتے اور لڑتے ہین فِى اللّٰهِ خدا کے دین مین مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِيۡبَ لَهٗ بعد اسکے کہ قبول کرلیا اوسکو مومنون نے اسکا قول
یعنی روز میثاق مین اوسکے رب ہونے کا اقرار کرچکے ہین یا یہود مراد ہین کہ اونھون نے اوسکی آیات توریت مین مان لی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لاچکے تھے یا یہ کہ جھگڑتے ہین بعد اسکے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی اور وہ معجزہ ظاہر فرمائے

جو اونکے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت اونکی باطل ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے نزدیک اسواسطے کہ
معجزے سے ظاہر ہونے کے بعد دشمنون کا جھگڑنا محض عناد ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور اونپر ہی خدا کا غضب ہین باطل کرنے کے
واسطے جھگڑنے کے سبب سے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اونکے کفر کے سبب سے عَذَابٌ شَدِيدٌ عذاب سخت کہ وہ آتش
دوزخ ہی اَللّٰهُ خدا ہی برحق الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ
وَالْمِيزَانَ اور اوتاری ترازو کہ تولنے کی چیزین اوسمین تولتے ہین تاکہ بیچنے اور مول لینے کے باب مین ظلم نہ کرین اور محقق لوگ
اس بات پر ہین کہ ترازو سے معاملات مین عدل مراد ہی اور عدل اور راستی کو ترازو کے ساتھ کنایہ کیا ہی اسواسطے کہ ترازو آلہ عدل کا ہی
اور عدل نازل کرنا عبارت ہی عدل کا حکم کرنے سے عین المعانی مین ہی کہ میزان یعنی ترازو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین
اسواسطے کہ عدل کا قاعدہ اور قانون آپ ہی کے سبب سے درست ہوتا ہی اور عدل نازل کرنا آپکو رسول کرکے بھیجنا ہی وَمَا يُدْرِيكَ
اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھے اور تو کیا جانے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ شاید کہ وقت قیامت نزدیک ہو امام زاہدی نے
فرمایا کہ لعل تحقیق کے واسطے ہی یعنی یقینی جس ساعت مین قیامت قائم ہوگی وہ نزدیک ہی يَسْتَعْجِلُ جلدی کرتے ہین بِهَا ساعت
قیامت کی یعنی قیامت آنے کی الَّذِينَ وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا نہین ایمان لاتے اوسکا یعنی جلدی کرنا جھٹلانے
اور ہنسی کی راہ سے ہوتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول کا اور قیامت کا مُشْفِقُونَ
وہ ڈرنے والے ہین مِنْهَا قیامت سے اسواسطے کہ نہین جانتے کہ خدا اونکے ساتھ کیا کریگا اور حساب کیونکر ہوگا اور جزا کیا ملیگی وَيَعْلَمُونَ
اور وہ جانتے ہین أَنَّهَا الْحَقُّ یہ کہ آنا قیامت کا برحق ہی أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ آگاہ ہو جاؤ کہ یقینی جو لوگ لڑائی
جھگڑا کرتے ہین فِي السَّاعَةِ قیامت کے آنے مین لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ البتہ گمراہی مین ہین دور راہ صواب سے اَللّٰهُ
لَطِيفٌ اللہ جانتا ہی یا نیکی کرنے والا ہی بِعِبَادِهِ اپنے بندون کے ساتھ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ روزی دیتا ہی اپنی مہربانی سے
جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ قوی ہی مہربانی اور رحمت مین الْعَزِيزُ غالب حکم اور ارادے مین فصول مین ہی کہ لطیف کے
چار معنی ہین ایک مہربان اور امام قشیری نے فرمایا کہ یہ اوسکی مہربانی ہی کہ کفایت سے زیادہ دیتا ہی اور قوت سے بہت کم کام کو حکم فرماتا ہی
دوسرے نوازنے والا اس سے بڑھکر اور نوازنا کیا ہی کہ اپنی طرف بندون کو نسبت فرمایا تیسرے باریک دان اور دور بین کہ چھپے ہوے
امور جانتا ہی اور سبھون کے بھید اوس سے پوشیدہ نہین چوتھے کام چھپانے والا کہ کسی کو اوسکے قضا و قدر کے بھیدون کی طرف
راہ نہین اور اوسکے کام مین چون و چرا کو دخل نہین نظم کسے زچون وچرا دم نمے تواند زد + کہ نقش بند حوادث ورای چون و چراست +
چرا کہ چرا دست بستۂ قدرت + زچون ملاف کہ چون نیز پایمال قضاست + موضح مین ہی کہ لطیف اوسے کہتے ہین جو سب امور اپنے
علم سے جانے اور جرائم جمہور سے بسبب حلم کے درگذر کرے اور ترجمہ کشف مین فرمایا ہی کہ لطیف وہ ہی جسکا علم شامل مصلحتون کو
محیط اور جسکی حکمت باہرہ منفعتون کو شامل ہو کشف الاسرار مین لطیف کے معنی اسطرح پہ لکھے ہین کہ نعمت تو اپنی قدر دے اور شکر بندہ کی
قدر چاہے اس آیت مین اور فائدے بہت ہین اور لطیف کے معنی سے مفصل آگاہی جواہر التفسیر کے مطالعہ پر حوالہ ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ

ع ۱۰

جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کھیتی اچھی آخرت کی یا اوسکی جزا تو نَزِدْ لَهٗ زیادہ کرتے ہین ہم اوسکے واسطے فِيْ حَرْثِهٖ اچھی کھیتی مین یا ثواب مین کھیتی کا ذکر کرکے آخرت کے ثواب کی خبر دی تمثیل کی جہت سے یعنی جسطرح کھیتی دانہ کو زیادہ کرتی ہے کہ ایک دانہ اوس سے بہت دانے ہوجاتے ہین اسی طرح مومن کا عمل روز بروز خدا کے نزدیک زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ ایک ذرہ کوہ احد برابر ہوجاتا ہی وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ اور جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے کردار سے حَرْثَ الدُّنْيَا نیکی دنیا کی اور متاع دنیا حاصل کرنے مین کوشش کرے تو نُؤْتِهٖ مِنْهَا دیتے ہین ہم دنیا مین سے جو کچھ قسمت ازلی مین اوسکا حصہ مقرر ہو وَمَا لَهٗ اور نہین ہی اوسکے واسطے فِي الْاٰخِرَةِ آخرت مین مِنْ نَّصِيْبٍ کچھ حصہ اس سے کافر مراد ہین کہ اہی دنیا کو چاہتے ہین بس یا وہ منافق جو جہاد مین مومنون کے ساتھ اتفاق کرتے اور اونکی غرض فقط یہ ہوتی کہ مال غنیمت حاصل ہو تو حق تعالی نے اس آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہی تو جسقدر ہم مقدر کرچکے ہین اوسے دینگے اور آخرت کی نعمت سے وہ بے نصیب ہیگا اور جو کوئی آخرت طلب کرتا ہی وہ دنیا مین سے بھی اپنا حصہ لیتا ہی اور آخرت مین زیادہ سے زیادہ فیض پائیگا بیت دنیا طلبی بہرہ دنیات بوند عقبی طلبی ہر دو بیکجات دہند۔ ایسا نہین ہی جیسا کافرون نے تصور کیا ہی اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا کیا اونکے واسطے شریک ہین یعنی اونکے واسطے شیطان ہین جو گناہ مین اونکے شریک ہین شَرَعُوْا لَهُمْ رکھدیا اونھون نے اونکے واسطے یعنی آراستہ کردی شیطانون نے کافرون کے دلون مین مِّنَ الدِّيْنِ دین جاہلیت مین سے مَا لَمْ يَاْذَنْۢ وہ چیز کہ اجازت نہین دی اور نہین حکم کیا بِهِ اللّٰهُ اوسکا اللہ نے کسی کو جیسے شرک اور قیامت سے انکار اور دنیا کے واسطے کام کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کو حرام کرلینا اور ایسی باتین وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ سچی بات ہوتی یعنی اونکے واسطے تاخیر مکافات کے باب مین پہلا حکم نہوچکا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ضرور فیصلہ کیا گیا ہوتا کافر اور مومن کے درمیان یا مشرکون اور اونکے شریکون مین اور ہر ایک نے سزا پائی ہوتی مگر اونمین فیصلہ ہونے کا وعدہ قیامت کے دن ہی وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ یعنی کافر لَهُمْ اونکے واسطے ہی اوس روز عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب دکھ دینے والا ہمیشہ کہ کبھی نہ تمام ہوگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ دیکھیگا تو مشرکون کو قیامت مین مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے اور ہراس کرنے والے مِمَّا كَسَبُوْا اوسکی جزا سے جو کچھ اونھون نے کمائی کی ہو وَهُوَ اور اونکے اعمال و افعال کا وبال وَاقِعٌۢ بِهِمْ پہونچنے والا ہی اونکو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ جنت کے روضون مین ہین یعنی جنت مین جو مقام بہت خوب اور فرحت اور نزہت زیادہ کرنے والا ہی وہان ہونگے لَهُمْ اونکے واسطے ہی بہشت مین مَّا يَشَآءُوْنَ وہ چیز جسے چاہینگے اور جسکی آرزو کرینگے تیار ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے پاس ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوئی جنتیون کی بزرگی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ وہی بڑا فضل کہ حق تعالی نے اپنے بندون پر کیا اور اوسکے مقابل مین دنیا کی فنا ہوجانے والی نعمت نہایت حقیر ہی ذٰلِكَ وہ ثواب جسکی خبر دی الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ وہ ہی جسکی خوشخبری دیتا ہی اللہ عِبَادَهُ اپنے بندون کو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ایسے بندے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے

اسکے یہ معنی ہیں کہ شوق ابدی اور محبت سرمدی کی مہر تمھارے دل پر رکھدے تاکہ اوسکے سوا اور کسی کی طرف تم التفات نکرو اور خلق کے قبول کرنے اور انکار کرنے سے فارغ ہوجاؤ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ اور مٹا دیتا ہی خدا جھوٹ اور ناراستی کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ اور ظاہر کرتا ہی حق کو بِكَلِمٰتِهٖ اپنے کلاموں سے یعنی وحی سے یا حکم قضا سے کہ کوئی اوسے دفع نہیں کرسکتا اِنَّهٗ بیشک خدا عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانتا ہی جو کچھ دلوں میں ہی یعنی تمھارا سچا ہونا اور اونکا یہ مطعنہ کہ تم افترا کرتے ہو خدا پر پوشیدہ نہیں عین المعانی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ یہ آیہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا نازل ہونے کے بعد بعضے لوگوں کے دل میں یہ بات آئی کہ ہمارے رسول اپنے قرابتداروں کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم فرماتے ہیں تاکہ آپ کے بعد ہم اونکی فرمانبرداری کریں الخ وہ ہمارے حاکم بنیں پس جبریل امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کردی کہ یہ لوگ اس آیت کے سبب سے آپ پر یہ اتہام کرتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگوں سے کہا اونھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ سچے ہیں یعنی ہمکو یہ خیال آیا تھا اور ہم اپنے اس خیال سے توبہ کرتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ اللہ وہی ہی کہ محض اپنے کرم سے يَقْبَلُ التَّوْبَةَ قبول کرتا ہی توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں سے یعنی جب اوسکی طرف بندے پھرتے ہیں اور جو گناہ کیا اوس سے نادم ہوتے ہیں تو حق تعالی اوس پھرنے کو قبول کرلیتا ہی وَيَعْفُوْا اور معاف کردیتا ہی عَنِ السَّيِّاٰتِ اونکی برائیاں یعنی توبہ کے بعد گناہوں سے اونکے درگذر کرتا ہی وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ جو کچھ کرتے ہو گناہ اور توبہ اور بکرنے يَفْعَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ وہ کرتے ہیں توبہ کے بعد نیکی اور بدی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور قبول کرتا ہی اون لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھوں نے کام نیک وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کرتا ہی اونکی مراد اور مدعا مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی اونکو وہ نعمت عطا فرماتا ہی جسکے مانگنے کی جرأت تک اونھوں نہ رکھی ہو کہ وہ دیدار الٰہی ہی اور سلام وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اونکے واسطے ہی عذاب سخت کہ حجاب کی ذلت اور ہمیشہ کا عذاب اور عقوبت ہی اور کوئی رنج اور عذاب ذلت حجاب سے بدتر نہیں ہی بیت زہیچ رنج تو مطلق دلم نتابد روہ جز آنکہ بندکنی در حجاب فرمائش ٭ لکھا ہی کہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کہ فقر اور فاقہ میں گذران کرتے تھے ایک دن اونکے دل میں یہ بات آئی کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہم مالدار ہوتے اور اپنا مال افعال نیک مصرف میں صرف کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا اللہ روزی کو لِعِبَادِهٖ اپنے بندوں کے واسطے اور اونپر فراخ کردیتا تو لَبَغَوْا البتہ ظلم کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں اور غلبہ اور برتری ڈھونڈھتے یا تکبر اور فساد کرتے اور یہ بات اکثر ہی سب لوگوں کے واسطے نہیں اسلیے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف سب اصحاب میں بہت مالدار تھے اور ہرگز ظلم اور زیادتی کا اثر بھی اونسے نہیں ظاہر ہوا اور بعضوں نے کہا ہی کہ دنیا کا مال مینھ کے مثل ہی کہ سب پر مینہ پہونچتا ہی اور اوسکے ہر قطرے سے گھاس اگتی ہی بیت باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ٭ اور چونکہ خلق کی اکثر طبیعتیں ہوا وہوس کی طرف مائل ہیں اور صفات بہیمی کی پرورش اونپر غالب ہی اور دنیا کا مال اس باب میں بہت قوی تر اسباب ہی تو اگر حق تعالی خلق پر روزی کشادہ کرتا تو اکثر آدمی ظالم اور باغی ہوجاتے تو اوسکو حکمت کے ساتھ

تقسیم کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ اور لیکن اوتارتا ہی روزی بِقَدَرٍ اندازہ ازلی کے ساتھ مَّا یَشَآءُ جو چاہتا ہی جسقدر اور جسکو چاہتا ہی کسی کے
واسطے کہ چاہتا ہی اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ بیشک وہ اپنے بندون سے خَبِیْرٌ خبردار ہی اونکا حال جانتا ہی بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہی
سب کو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ کسکو کیا چاہیے اور کسقدر چاہیے اور کب چاہیے وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور وہ ہی وہ جو
نازل کرتا ہی مینہ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا بعد اسکے کہ نا امید ہوگئے اوسکے برسنے سے وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ اور پراگندہ کرتا ہی اپنی
رحمت یعنی مینہ کو میدانون اور پہاڑون مین منتشر کرتا ہی وَهُوَ الْوَلِیُّ اور وہ ہی دوست مومنون کا اور اونکے کام بنانے والا مینہ
برساکر اور رحمت منتشر فرماکر الْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا سب باتون مین یا تعریف کرنے والا حمد کرنے والون کا وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی دلیلون اور خلقت کی نشانیون مین سے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانون اور
زمینون کا وَمَا بَثَّ اور پیدا کرنا ہی اوس چیز کا جو پراگندہ کی فِیْهِمَا آسمان اور زمین مین مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے
والون مین سے یعنی زندے جیسے فرشتے جن انسان اور سب حیوان وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اور وہ خدا میدان حشر مین اونکو جمع
کرنے پر اِذَا یَشَآءُ جب چاہے قَدِیْرٌ قادر ہی اور سارے سوا اسکے [illegible] وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھ پہنچتا ہی تمکو
اے مومنو مِّنْ مُّصِیْبَةٍ مصیبت اور آفت مال مین یا بدن مین اور اہل وعیال مین فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ تو سبب اوس کے ہی
جو کمائی کی تمہارے ہاتھون نے یعنی تمہارے گناہون کی شامت سے ہی ہرچند میرے حکم سے ہی مگر تمہارے گناہون کی عقوبت اور وبال ہی
وَیَعْفُوْا اور عفو کرتا ہی اور درگذر کرتا ہی عَنْ كَثِیْرٍ بہت گناہون سے اور اگر کسی بیگناہ کو مصیبت و آفت پہونچتی ہی تو اوسکا
اجر اور زیادہ ہوگا امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے
جتنی آیتین اپنے پیغمبر پر بھیجین اون سب مین اس آیت کے سبب سے بڑی امید ہی اسواسطے کہ اوسنے خبر دی کہ بعض گناہ کے سبب سے مین
مصیبت بھیجتا ہون اور اکثر گناہ معاف کر دیتا ہون اور وہ بڑا رحیم و کریم ہی جو گناہ ایکبار دنیا مین معاف کر چکا دوبارہ عقبی مین
اوسکے سبب سے مواخذہ نہ کریگا وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہین ہو تم ای کافرو عاجز کرنے والے خدا کو حکم جاری کرنے یا مستحق پر
عذاب کرنے سے فِی الْاَرْضِ ساری زمین مین وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمہارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِیٍّ
کوئی دوست کام بنانے والا دنیا مین وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ عقبی مین عذاب کو باز رکھے وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ اور
اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے کشتیان جاری ہین فِی الْبَحْرِ دریا مین كَالْاَعْلَامِ پہاڑون کے مانند بڑائی مین اِنْ یَّشَاْ
اگر چاہے خدا تو یُسْكِنِ الرِّیْحَ ٹھہرا دے ہوا کو جسکے سبب سے کشتی چلتی ہی اور جب ہوا ٹھہر جاے فَیَظْلَلْنَ تو ہو جائین کشتیان رَوَاكِدَ
ٹھہری ہوئین عَلٰی ظَهْرِهٖ پانی کی پشت پر اور کشتی والون کو اضطراب ہو اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک ہوا کو مسخر کرنے اور کشتیون کو
روان کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کو جو کشتی مین صبر کرتا ہی شَكُوْرٍ
شکر گذار کو جو کشتی مین اوترتے وقت شکر کرتا ہی اَوْ یُوْبِقْهُنَّ یا اگر چاہے خدا تو ہلاک کر دے کشتیون کو یعنی
اونکو جو کشتیون مین سوار ہین بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوس چیز کے جو کیے اونھون نے گناہ وَیَعْفُ

اور معاف کرتا ہی عَنْ كَثِيْرٍ ۝ بہت گناہ اہل کشتی کے اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ اور نجات دیتا ہی بہتون کو غرق ہونے سے پس اگر چاہے تو مومنون کو نجات دے اور اگر چاہے تو کافرون کو غرق کرے کہ اونسے انتقام او رہ بدلا ہو جائے وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ اور تاکہ جان لین سب لوگ جو جھگڑتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری قدرت کی نشانیون مین کہ بلا نازل ہونے کے محل مین مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ پھر جو دیے گئے ہو مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو اس جہان سے تعلق رکھتی ہی جیسے مال اور فرزند فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو وہ متاع ہی حیات دنیا کی یعنی جب تک زندہ ہو اوس سے فائدہ لیتے ہو وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو چیز خدا کے پاس ہی آخرت کا ثواب اور جنت کی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہین وَّاَبْقٰى اور بہت باقی رہنے والی لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین وَالَّذِيْنَ اور اون لوگون کے واسطے جو يَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا کنارے ہو جاتے ہین كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے گناہون سے وَالْفَوَاحِشَ اور برے کامون سے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ اور جب غصہ کرتے ہین لوگون پر رنج یا نقصان یا برائی سبب سے جو اونھین پہونچائی ہو يَغْفِرُوْنَ ۝ تو وہ اوس سے درگذر کرتے ہین اور معاف کر دیتے ہین لباب مین ہی کہ یہ آیت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ اونھین لوگ کلمۂ عظیمہ مین گالیان دیتے تھے اور جب اونھین غصہ آتا تو وے ہضم کرتے اور گالیان دینے والون سے تعرض نہ کرتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ جب اونھون نے اپنا سب مال راہ خدا مین خرچ کر دیا تو لوگون نے اونھین ملامت کی اور گالیون تک نوبت پہونچا دی اور اونھون نے حلم اختیار کیا اور ملامت کرنے والون سے متعرض نہوتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ ان دونون حضرات کی شان مین ہی بلکہ اور مسلمانون کے حق مین بھی جو ان بزرگون کا طریقہ اختیار کرین اور جمع کا صیغہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہی بیت مستغرق کار خود چنانکہ دگر بے پرواے ملامت گر بیکار مست وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے قبول کر لیا لِرَبِّهِمْ اپنے رب کو اس سے انصار مراد ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین ایمان کی طرف بلایا تو اوسی وقت اونھون نے خوشی کے ساتھ ایمان قبول کر لیا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص اور برپا رکھی اونھون نے نماز یعنی شرائط اور ارکان کے ساتھ وقت پر پڑھی وَاَمْرُهُمْ اور اونکا کام شُوْرٰى مشورے کے ساتھ ہی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مین یعنی جب وہ کوئی کام کرتے ہین تو باہم صلاح اور مشورہ کر کے کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز مین سے جو ہمنے عطا کیے ہین اونکو مال يُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہین خدا کی راہ مین وَالَّذِيْنَ اور اون لوگون کے لیے جو ایسے ہین کہ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ جب پہونچتا ہی اونپر ظلم کافرون سے هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ وہ اپنے دشمن سے یعنی کافرون سے بدلا لیتے ہین اسواسطے کہ کافرون سے بدلا لینا فرض ہی اور اونپر جہاد کرنا لازم ہی وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ اور جزا برے کام کی سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا برا کام ہی مثل ویسے دوسری جگہہ لفظ سیئہ با وصف اسکے کہ سیئہ نہین ہی کلام کے جوڑ کے طور پر ہی جیسے وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا فَمَنْ عَفَا پھر جو کوئی معاف کرے اپنے ظالم کو جو مسلمان ہو اور اوس سے بدلا نہ لے وَاَصْلَحَ اور صلح کرے اپنے اور ظالم کے درمیان فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ تو اوسکا اجر اللہ پر ہی مبہم وعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وعدہ کی ہوئی چیز بہت بڑی اور بہتر ہی تبیان مین

تو یہ ہی کہ اونکو ایمان سے باز رکھا اور اگر جنتی ہین تو یہ نقصان ہی کہ خود اونکے دیدار سے محروم رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ
بیشک ظالم یعنی مشرک فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ عذاب مین ہین کہ وہ عذاب برابر بلا ہوا ہی ہمیشہ باقی رہیگا کبھی منقطع نہوگا وَمَا کَانَ
لَهُمْ اور نہوگا ان کافرون کے واسطے مِّنْ اَوْلِیَآءَ کوئی دوستون اور مدد کرنے والون مین سے عذاب کے وقت کہ یَنْصُرُوْنَهُمْ مدد دین
اونکو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی خدا کے سوا کسی کو یہ طاقت نہوگی کہ اونپر سے عذاب دور کر سکے اور خدا ونہین عذاب سے
نہ بچائیگا وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہی خدا فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ تو نہین ہی اوسکے واسطے کوئی راہ نجات کی
اِسْتَجِیْبُوْا قبول کرلو لِرَبِّكُمْ اپنے رب کو یعنی ایمان اور توحید کا جو اوسنے حکم کیا ہی اوسے مان لو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ
قبل اسکے کہ آئے یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ نہین ہی پھرنا اوسے مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے اوس دن کے آنے کا حکم ہوا ہی اور
یہ حکم نہ ٹلیگا مَا لَكُمْ نہین ہی تمھارے واسطے مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور گریز گاہ یَّوْمَئِذٍ اوس روز وَمَا لَكُمْ اور نہین
تمھارے واسطے مِّنْ نَّكِیْرٍ کچھ انکار اوسمین جو تمنے کیا ہی یعنی اپنے عملون سے منکر نہو سکوگے اسواسطے کہ کرام الکاتبین نے
اعمال ناموں مین لکھا ہوگا اور تمھارے اعضا بھی اون اعمال پر گواہی دینگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر موںھ پھیرین مشرک دعوت اسلام
قبول کرنے سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ تو ہمنے نہین بھیجا تجھے عَلَیْهِمْ اونپر حَفِیْظًا نگہبان کہ برے کام سے اونکو بچائے رکھو
اِنْ عَلَیْكَ نہین ہی تجھپر اِلَّا الْبَلٰغُ مگر حکم پہونچا دینا اور تم حکم پہونچانے والے ہو وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ
اور تحقیق کہ ہم جب چکھاتے ہین کافر کو یعنی پہونچاتے ہین مِنَّا اپنی طرف سے رَحْمَةً صحت اور دولتمندی تو فَرِحَ بِهَا
خوش ہوتا ہی اوسکے سبب سے وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہی اونکو سَیِّئَةٌ برائی جیسے بیماری اور مفلسی اور محنت
بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اسکے کہ آگے بھیج چکے اونکے ہاتھ برے کام فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تو بیشک انسان یعنی کافر
كَفُوْرٌ بڑے ناشکرے اور بے ایمان ہین اور شاید کہ انسان سے سب آدمی مراد ہون اور اکثر اونمین سے ایسے ہی ہین کہ راحت اور
نعمت بھول جاتے ہین اور محنت اور مصیبت کو سخت اور بہت جانتے ہین امام منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ شکر نہ کرنا
ایمان والون کی ناشکری اور کفران ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون کی اور
زمین کی یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی یَهَبُ عطا کرتا ہی لِمَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِنَاثًا بیٹیان
اکیلی بغیر بیٹے کے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اور عطا کرتا ہی جسے چاہتا ہی الذُّكُوْرَ بیٹے فقط
بیٹیان نہین جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَوْ یُزَوِّجُهُمْ یا جوڑا دیتا ہی اونکو ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیان یعنی بیٹا بھی
عطا کرتا ہی اور بیٹی بھی جیسے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسطرح اکیلی بیٹیان اور اکیلے بیٹے عطا کرنا اپنی مشیت کے
ساتھ متعلق کیا تھا اوسطرح یہان نہین ارشاد کیا اسواسطے کہ جہان فقط بیٹی عطا کرتا ہی وہان شاید ان باپ کو بیٹے کی تمنا ہو اور جہان
فقط بیٹا عطا فرماتا ہی وہان شاید مان باپ کو بیٹی کی آرزو ہو تو وہان اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا یعنی ہم جو کچھ چاہتے ہین عطا کرتے ہین جہان
بیٹا بیٹی دونون عطا فرمائے تو مان باپ کو کچھ آرزو نہین باقی رہتی کہ اوسکی نفی کرنا چاہیے وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ اور کر دیتا ہی جسے چاہتا ہی

عَقِيمًا ط لاولد کہ اوسکے اولاد پیدا ہی نہو جیسے حضرت یحیی علیہ السلام کو اِنَّهٗ عَلِيمٌ بیشک خدا جانتا ہی جو کچھ بناتا ہی قَدِيرٌ
قادر ہی ہر چیز پر جو کچھ بناتا ہی اوسکا علم اور دانائی جہل اور نادانی سے مقدس اور مبرا ہی اور اوسکی قدرت اور توانائی عجز سے منزہ
اور مبرا ہی بیت علم او بر طرف از شائبہ جہل و فتور قدرتش پاک ز آلایش نقصان منقول ہی لکھا ہی کہ یہود نے حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپکا خدا آپ سے بیواسطہ بات کیون نہین کرتا کہ آپ اوسکو دیکھتے کیون جیسے حضرت موسی اوس سے
کلام بھی کرتے تھے اور اوسکو دیکھتے بھی تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام اللہ سے کلام کرتے تھے
ایسے دیکھتے نہ تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اور نہین ہی اور نہ چاہیے لِبَشَرٍ آدمی کو اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے
اوس سے دو بدو اور روبرو دنیا مین اور وہ آدمی اوسے دیکھے تو خدا کا کلام بشر کے ساتھ نہین ہوتا اِلَّا وَحْيًا مگر وحی کرکے اور
وہ کلام پوشیدہ ہی کہ بہت سرعت اور جلدی کے ساتھ اوسے دریافت کر لیتے ہین یا بطریق الہام یا خواب مین القا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ یا بات کرتا ہی اوسکے ساتھ ورائے حجاب سے یعنی آدمی حجاب اور آڑ مین ہوتا ہی جیسا کہ حضرت موسی اور ادریس علیہما السلام کے
ساتھ بات کی اور وہ حجاب نور کے پردہ مین تھے موضح مین ہی کہ حق تعالی نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وراے
حجابین سے کلام کیا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حجابون مین تھے کہ خدا کا کلام سنا ایک حجاب زر سرخ کا دوسرا
مروارید سفید کا اور دونون حجابون مین ستر برس راہ کا فرق تھا اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا خدا بھیجتا ہی کوئی رسول فرشتہ اوس
بشر پر فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ تو وحی کرتا ہی وہ بھیجا ہوا فرشتہ اوس بشر کو جسکی طرف وہ بھیجا گیا ہی خدا کے اذن سے مَا يَشَآءُ
جو کچھ خدا چاہتا ہی اِنَّهٗ عَلِيٌّ بیشک وہ برتر ہی صفات مخلوق سے اور غالب ہی وحی پہونچانے مین حَكِيْمٌ جانتا ہی بشر کے
ساتھ کلام کرنا حکمت کی روسے جس طرح پر کہ چاہیے وَكَذٰلِكَ اور جسطرح وحی بھیجی ہمنے پیغمبرون کی طرف تجھسے پہلے اسی طرح
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کیا ہمنے تیری طرف اے ہمارے حبیب رُوْحًا قرآن کو مِّنْ اَمْرِنَا ط اپنے حکم سے حق تعالی نے قرآن کو
روح فرمایا اسواسطے کہ اوسکے سبب سے دل زندہ ہوتے ہین جسطرح بدن روح سے زندگی پاتا ہی مَا كُنْتَ تَدْرِيْ نہ تھا تو کہ جانے
وحی کے قبل کہ مَا الْكِتٰبُ کیا چیز ہی قرآن یعنی جب قرآن اوتارا نہ گیا تھا تو تم اوسے نہ جانتے تھے یا ازل مین جو سعادت و شقاوت
لکھی گئی تمکو کچھ نہ معلوم تھی وَلَا الْاِيْمَانُ اور نہین جانتا تھا تجھے ایمان کی طرف دعوت کرنا اور بلانا یا ایمان کے احکام اور شرائع
اوسکے علم کے تم عالم نہ تھے یا اہل ایمان کو تم نہین پہچانتے تھے یعنی تمکو یہ نہ معلوم تھا کہ کون تمھارا ایمان لائیگا وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
اور مگر کر دیا ہمنے کتاب یا ایمان کو نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ نور کہ ہدایت کرین ہم اوسکے سبب سے مَنْ نَّشَآءُ جس کسی کو کہ ہم چاہین
مِنْ عِبَادِنَا ط اپنے بندون مین سے یعنی جب بندے اوسکو قبول کر لیتے ہین تو طریق دین کی راہ پاتے ہین وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اور
یقینی تو پکارتا ہی اے ہمارے حبیب وحی کے سبب سے لوگون کو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سیدھی راہ کی طرف تمھارا پکارنا تو
عام ہی تمام خلق کو اور میری ہدایت خاص ہی جسے مین چاہتا ہون ہدایت کرتا ہون اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا ایسی راہ جو
طالب کو منزل مقصود پر پہونچا دے صِرَاطِ اللّٰهِ وہ خدا کی راہ ہی الَّذِيْ لَهٗ ایسا خدا کہ اوسکے واسطے نشانیان ہین مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ آسمانون مین ہی اور زمین مین اَلَآ اِلَی اللّٰہِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی طرف تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۝ پھرینگے خلائق کے کام آخرت مین محققون کے نزدیک ہر وقت او رہر حال مین سب کام اوسی کی طرف پھرتے ہین اور پردے اور واسطے اوٹھ جانے سے یہ معنی حاصل ہوتے ہین نظم صورت کثرت حجب وحدت ست + غیبت ما مانع نورحضور + دیدۂ دل باز کشا ہی ببین + سرّ الی اللّٰہ تصیر الامور

سورۃ الزخرف مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَھِیَ تِسْعٌ وَثَمَانُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ زخرف مکہ معظمہ مین نازل ہوا	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نواسی آیتین ہین

حٰمٓ ۝ حروف مقطعہ آگاہ اور جتانے کے واسطے ہین تاکہ سننے والے کو خواب غفلت سے ہوشیار کردین اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول جو لغت قدوہ مین ہی اس بات کی تائید کرتا ہی وہ جہان اونھون نے کہا ہی کہ حروف تہجی ادائے تنبیہ کے واسطے آتے ہین الا کے مقام پر تو یہان حے اور میم کلام اعظم سننے کو آگاہ کرنے کے واسطے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ حے حیات حق کی طرف اشارہ ہی اور میم اوسکے ملک کی طرف وہ قسم یاد کرتا ہی حیات نے زوال اور ملک نے انتقال کی وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اور قرآن کی جو روشن اور ظاہر ہی دلائل اعجاز کے ساتھ یا ظاہر کرنے والا احکام شرع کا اور ہدایت کی راہون کا اور قسم کا جواب کیا یہ ہی اِنَّا جَعَلْنٰہُ بیشک ہمنے بھیجی یہ کتاب قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا قرآن زبان عرب مین لَّعَلَّکُمْ تاکہ شاید تم عربی زبان ہو تَعْقِلُوْنَ ۝ سمجھو اوسے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صحیح جان لو اوس چیز کے سبب سے جو اوسمین فصاحت کے آثار اور بلاغت کے اطوار ہین وَاِنَّہٗ اور تحقیق کہ قرآن فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ سب آسمانی کتابون کی اصل یعنی لوح محفوظ مین ہی جو کہ تغیر سے امن ہی لَدَیْنَا ہمارے پاس لَعَلِیٌّ البتہ بلند قدر ہی حَکِیْمٌ ۝ محکم کیا ہوا کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا اور اگلی آسمانی کتابون کو منسوخ کرنے والا ہی اور خود منسوخ نہین ہوتا اَفَنَضْرِبُ کیا پھر باز رکھین ہم عَنْکُمُ الذِّکْرَ تم سے قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا اَنْ کُنْتُمْ بسبب اسکے کہ ہو تم قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝ قوم مشرک یعنی باوصف اسکے کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو اور اوسکی تکذیب کرتے ہو مگر ہم اپنی وحی نہ روکینگے بلکہ حجت لازم کرنے کے واسطے ہم پے در پے بھیجینگے اور تبیان مین یہ تفسیر کی ہی کہ تمھارے شرک کے سبب سے قرآن کو ہم آسمان پر نہ اوٹھا لینگے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ عنقریب وہ لوگ پیدا ہونگے جو اوسپر ایمان لائینگے اور اوسکے احکام پر عمل کرینگے وَکَمْ اَرْسَلْنَا اور کتنے بہت سے بھیجے ہمنے مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝ پیغمبر اگلے لوگون مین کہ وہ لوگ مشرک اور مسرف تھے اور اونکے کفر نے ہمین رسول بھیجنے سے نہین روکا وَمَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ اور نہین آیا اگلے کافرون کے پاس کوئی بھیجا ہوا ہمارے پاس سے مگر یہ کہ تھے اوسکی قوم کے معاند کہ اوسکے ساتھ ہنسی کرتے تھے جسطرح قریش کے منکر تمھارے ساتھ ہنسی اور مسخراپن کرتے ہین فَاَھْلَکْنَآ پھر ہلاک کر دیا ہمنے ہنسی کرنے کے سبب سے اونکو جو اَشَدَّ مِنْھُمْ بَطْشًا بہت سخت تھے اونسے قوت کی رو سے یعنی ان کافرون سے زیادہ جو قوی تھے اونکو ہمنے ہلاک کر دیا اور اونکی سختی اور شوکت نے ہمکو عاجز نہین کیا وَّمَضٰی اور گذرا قرآن مین کئی جگہ مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ حال اور قصہ اگلون کا کہ اونھون نے پیغمبرون کے ساتھ کیا کیا اور ہمنے اونکے ساتھ کیا کیا اس جگہ سے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصرت کا وعدہ اور دشمنون کیلیے عذاب اور عقوبت کی وعید نکلتی ہو وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم ای ہمارے حبیب اپنی قوم کے لوگون سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو
لَيَقُولُنَّ ضرور کہینگے کہ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ پیدا کیا اونھیں اوس خداوند نے جو غالب ہو اپنے حکم مین الْعَلِيمُ ۝ جاننے والا
بندون کا احوال اسواسطے کہ یہ پیدا کرنا کسی جاہل اور عاجز کا کام نہین ہو سکتا اور یہ آیت اون کافرون کے کمال جہالت اور
حماقت سے خبر دیتی ہو کہ اقرار تو کرتے ہین کہ پیدا کرنے والا قوی اور دانا ہو اور اوسکے غیر کی عبادت کرتے ہین پھر حق تعالی اپنی
صفت مین فرماتا ہو کہ الَّذِي جَعَلَ ایسا خداوند ہو کہ اوسنے پیدا کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا بچھونا بچھا ہوا
تاکہ تمھاری قرارگاہ ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کین اور ظاہر کردین تمھارے واسطے فِيهَا سُبُلًا اوس زمین مین راہین لَّعَلَّكُمْ
تَهْتَدُونَ ۝ تاکہ شاید تم راہ پاؤ اونکے سبب سے اون شہرون اور گانوون کی طرف جہان تم جانا چاہو وَالَّذِي نَزَّلَ اور وہ
وہ خدا ہو جسنے نازل کیا مِنَ السَّمَاۤءِ آسمان سے مَاۤءًۢ بِقَدَرٍ پانی بقدر حاجت اور مصلحت کے قدر یعنی نہ تو بہت کہ اوسکے سبب
غرق ہو جائین جیسے طوفان نوح نہ تھوڑا کہ کھیتون کی ضرورت کو کافی نہو فَاَنْشَرْنَا بِهٖ پھر زندہ کیا ہمنے اوس پانی کے سبب
بَلْدَةً مَّيْتًا شہر اور جگہہ مردہ کو یعنی خشک اور افسردہ زمین کو گھاس نکال کر غیبت سے تکلم کی طرف التفات اس جہت سے
کہ یہ فعل اوسی کے ساتھ خاص ہو كَذٰلِكَ اسی زندہ کرنے کی طرح تُخْرَجُوْنَ ۝ تم نکالے جاؤگے قبرون سے زندہ ہوکر
وَالَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ اور وہ خداوند وہ ہو جسنے پیدا کین جنسین اور قسمین فرشتون اور مخلوقات کی كُلَّهَا وہ سب
بے کسی یار اور مددگار کے وَجَعَلَ لَكُمْ اور بنائی تمھارے واسطے مِّنَ الْفُلْكِ کشتیون سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون
مین سے مَا تَرْكَبُوْنَ ۝ وہ چیز کہ سوار ہو خشکی اور تری مین لِتَسْتَوٗا تاکہ سیدھے ہو جاؤ عَلٰى ظُهُوْرِهٖ اونکی پشتون پر
سواری مین ثُمَّ تَذْكُرُوْا پھر یاد کرو نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اپنے رب کی نعمت اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جب سیدھے بیٹھے تم اوسپر
وَتَقُوْلُوْا اور کہو کہ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ پاک ہو وہ خدا جسنے مسخر کر دیا اور زیردست بنا دیا لَنَا هٰذَا ہمارے واسطے اس کشتی کو
یا اس چارپایہ کو کہ اوسپر سوار ہو کر خشکی اور تری ہم طے کرتے ہین وَمَا كُنَّا لَهٗ اور نہین ہین ہم اس سواری کو اپنی قوت سے مُقْرِنِيْنَ ۝
تھامنے والے اور فرمانبردار کرنے والے وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ پھرنے والے ہین
یعنی آخر عمر مین اوس سواری پر جسکو جنازہ کہتے ہین اور دنیا کی سواریون مین وہ اخیر سواری ہو بیت ہشدار و عنان کشیدہ رو
آخر کار برمرکب چوبین زجہان خواہی رفت حدیث مین ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکاب مین پای مبارک رکھتے تو بسم اللہ کہتے
اور جب سواری کی پشت پر بیٹھتے تو کہتے کہ الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون موضح مین ہو
کہ سوار ہونے والے کو چاہیے کہ الحمد للہ کہے صاحب کشاف نے لکھا ہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کسی کو دیکھا کہ سواری پر بیٹھا اور آیت سبحان الذی آخر تک
پڑھی حضرت امام نے فرمایا کہ تمکو کسنے یہ حکم کیا ہو سوار نے عرض کی کہ ای فرزند رسول اللہ ہمین کیا حکم کیا ہو فرمایا کہ ان تذکروا نعمۃ ربکم یعنی یاد
کرو اپنے رب کی نعمت سوار ہوتے وقت یہ اسطرف اشارہ ہو کہ سوار ہوتے وقت حمد کرنے سے غافل نہ رہو وَجَعَلُوْا اور حکم کرتے ہین

کافر اور مقرر کرتے ہین لَهٗ خدا کے واسطے مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اوسکے بندون مین سے ایک حصہ یعنی کہتے ہین کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین کافرون کے جہل سے یہ تعجب ہی کہ اوسکی خالقیت اور عزت اور علم کا اقرار کرنے کے بعد اوسکے واسطے اولاد ثابت کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ ولادت اجسام کی صفتون مین سے ہی اور وہ سب جسمون کا خالق ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک کافر لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ البتہ ناشکرا کھلا ہوا ہی اوسکا کفر کہ حق تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہی اور اون کافرون کی جہالت کی نشانیون مین سے یہ ہی کہ بیٹیون کی نسبت حق تعالی کی طرف کرتے ہین اور اپنے واسطے بیٹے چاہتے ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اَمِ اتَّخَذَ لیلیا ہی خدا نے اپنے واسطے مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیزمین سے جو وہ پیدا کرتا ہی بَنٰتٍ بیٹیان کہ بہت بری اور ناقص ہوتی ہین وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ اور تمکو برگزیدہ کیا اور خاص کرلیا بیٹون کے ساتھ کہ بہتر اور بہت کامل ہین اور یہ بات کیونکر ہونا چاہیے کہ خدا کا بچہ بندہ کے بچہ سے کمتر ہو وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اون مشرکون مین سے جو خدا کی طرف بیٹیون کو منسوب کرتے ہین کہ وہ بنو ملیح ہین بِمَا ضَرَبَ ساتھ اوس چیز کے کہ بناتا ہی لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا خدائے مہربان کے واسطے شبیہ اور مانند یعنی خدا کی طرف جو کافر بیٹیون کی نسبت کرتے ہین تو فی الحقیقۃ اوسکے واسطے مثل اور مانند ٹھہراتے ہین اسواسطے کہ اولاد کو ضرور ہی کہ والد کے مثل ہو تو وہ کافر بیٹیون کو خدا کے واسطے ضرب المثل کرتے ہین پس اون کافرون مین سے جب کسی کو خبر دیتے ہین کہ تیرے بیٹی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہی اوسکا مونھ مُسْوَدًّا کالا نہایت رنج اور غم کے سبب سے وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اور وہ بھرا ہوتا ہی غم اور رنجیدگی اور بے صبری مین یعنی اپنے دل ہی دل مین غم کھاتا ہی پس اے کافرو جب تم اپنے واسطے بیٹیان نہین پسند کرتے تو خدا کے واسطے کیون روا رکھتے ہو اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کیا جو کوئی پرورش کیا جاتا ہی فِي الْحِلْيَةِ زیور مین یعنی نازمین پرورش پاتا ہی اور اوسے لڑائی اور معرکہ آرائی کی قوت نہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ جھگڑے اور گفتگو کے وقت غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ نہ بیان کرنے والا دلیل کا ہو اور عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اکثر عورتون مین یہ دونون صفتین نہین ہوتی ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ کیا جو کوئی ایسا ہو خدا اوسے فرزندی مین لیتا ہی اور کافرون کی بڑی نادانی بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور نام رکھا فرشتون کا الَّذِيْنَ هُمْ ایسے فرشتے کہ وہ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بندے ہین اللہ کے کیا نام رکھا اِنَاثًا لڑکیان یعنی فرشتے جو ہمیشہ عبادت اور بندگی مین مشغول رہتے ہین کافر اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اَشَهِدُوْا کیا حاضر تھے اور اونھون نے دیکھا ہی خَلْقَهُمْ پیدا کرنا خدا کا اونکو کہ عورت ہونے کی صفت اونمین دیکھی ہو معالم مین ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کافرون سے پوچھا کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ فرشتے عورتین ہین تو کافرون نے کہا کہ ہمنے اپنے باپ دادون سے سنا ہی اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے باپ دادا جھوٹ نہین بولتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا سَتُكْتَبُ قریب ہی کہ لکھی جائے شَهَادَتُهُمْ اونکی گواہی وَيُسْئَلُوْنَ ۝ اور پوچھے جاوین قیامت کے دن کہ یہ بات بتاؤ وَقَالُوْا اور کہا بنو ملیح نے خزاعہ سے کہ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ اگر چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنٰهُمْ نہ پوجتے ہم فرشتون کو اور یہ بات جھگڑے کی راہ سے کہتے تھے اس اعتقاد کی راہ سے نہین کہ خدا کی مشیت بندون کی مشیت پر غالب ہی اور یہ اعتقاد تو ایمان مین سے ہی تو لاجرم حق تعالی نے فرمایا

نہیں ہے اونکو اس بات کے کہنے میں ہوا کے واسطے بِذٰلِكَ اوس بات کا جو وہ کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی روسے نہین کہتے بلکہ مشیت کو
حکم الٰہی پر قیاس کرکے دلیل کرتے ہین اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ مگر یہ جو کہتے ہین اور رسید ہین ہی کہ اونکا مدعا یہ تھا کہ حق تعالی
ہماری تقدیر مین اونکی پرستش لکھدی ہے اور اس بت پرستی پر خدا راضی ہی تو اس بات کے سبب سے ہمیر عذاب نکریگا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اسواسطے
کہ حق تعالی کسی کافر کے کفر سے راضی نہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ جو وہ کہتے ہین ایسا نہین ہی کیا دی تھی ہمنے اونکو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی
کتاب قرآن سے قبل جس سے اونکی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ پس وہ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ اوس کتاب پر چنگل مارنے والے ہون اور
اوس سے دلیل نکالین اور یہ بات مقرر ہی کہ ہمنے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہین دی کہ اوس سے کوئی دلیل و نقل لائین اور عقل کی راہ سے بھی
کوئی دلیل نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہین کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ
اور خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر راہ پائے ہوئے ہین یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ کو دلیل پکڑتے ہین جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ نہین بھیجا ہمنے قبل تمھارے
اے ہمارے حبیب فِيْ قَرْيَةٍ کسی قریہ مین مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اوسنے عذاب سے اوس قریہ والون کو ڈرایا اور
شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ ۙ اوس گاؤن کے دولتمند وان اور سرداروانے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہمنے
اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ ۝
پیروی کرنے والے ہین قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بکسر قُلْ پڑھا ہی یعنی کہا اے پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی
کرتے ہو اگرچہ لایا ہون مین تمھارے واسطے بِاَهْدٰى دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اوس چیز سے کہ پایا ہی تمنے عَلَيْهِ اوس
دین پر اٰبَآءَكُمْ ؕ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوئے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا اونھون نے کہ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اوس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین تو تقلید کی شامت سے اونکا کام کہان اور
شقاوت کو پہونچا نظم خلق را تقلید شان بر باد داد ٭ کہ دو صد لعنت بران تقلید باد ٭ گرچہ عقلش سوے بالا مے پرد ٭ مرغ تقلیدش بپستی مے پرد ٭
فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہمنے مِنْهُمْ اونسے یعنی مقلدون اور معاندون سے اونکی جڑ اوکھاڑ کر فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر
دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام تکذیب کرنے والون کا اس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی پھر فرماتا ہی
کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمھارے باپ دادا مین سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہین
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو اوسے کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگون سے
جب اونھین بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اوس سے جسکو تم پوجتے ہو
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ مگر وہ جسنے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ پس بیشک وہ مجھے ثابت رکھیگا ہدایت پر
وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت مین
اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ عقب ابراہیم سے

ع ۱۰

آل محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی نسل مین کلمہ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ○ تاکہ شاید کافر شرک سے پھرین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئین بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہمنے
هٰؤُلَاءِ کافرون کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ مین ہین وَآبَاءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو عمر دراز
اور نعمت بے اندازہ عطا کرکے حَتّٰى جَاءَهُمُ الْحَقُّ یہانتک کہ آیا اونکے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُولٌ
مُّبِينٌ ○ اور پیغمبر آشکارا دلیلون اور معجزون کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلون اور آیتون کے ساتھ وَلَمَّا جَاءَهُمُ
الْحَقُّ اور جب کہ آیا اونکے پاس کلام راست درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکرگزاری مین فرمانبرداری کرتے اوسکے خلاف
انکار مین زیادتی کرتے قَالُوا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہی وَإِنَّا بِهِ اور بیشک ہم اوسکے ساتھ كَافِرُونَ ○ کافر ہین
اور باور نہین رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اوترا ہی وَقَالُوا اور کہا اونھون نے دوبارہ کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہ اوتارا گیا
هٰذَا الْقُرْآنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہی عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک کے ان دونون گانون مین سے
کہ مکہ معظمہ اور طائف ہی عَظِيمٍ ○ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا مکہ مین ولید بن مغیرہ پر یا عتبہ بن
ربیعہ یا اخنس بن شریف پر اور طائف مین عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ پر کافرون کا مدعا یہ تھا کہ رسالت بڑا منصب ہی
چاہیے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی اونکے نزدیک مزخرفات دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ
اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اوسکا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات
قدسی سے آراستہ ہوتا ہی اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے یہ مرتبہ
حاصل ہوتا ہی مصرع تا دوست از ان میان کرا خواہد ٭ تو حق تعالیٰ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ أَهُمْ يَقْسِمُونَ کیا وہ تقسیم
کرتے ہین رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہی یعنی رسالت کی کنجیان کیا اونکے دست تصرف مین ہین تاکہ جسپر
چاہین نبوت کا دروازہ کھول دین نَحْنُ قَسَمْنَا ہمنے تقسیم کی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مَّعِيشَتَهُمْ اونکی معیشت یعنی وہ
چیز جسکے سبب سے زندہ رہتے ہین فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور وہ اوسکی تدبیر اور تغیر مین عاجز ہین پس کہان امر رسالت مین
کہ مراتب انسانیہ مین اعلیٰ رتبہ ہی دخل دیتے ہین وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہمنے بَعْضَهُمْ اونکے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجَاتٍ
درجون کی رو سے روزی مین کہ ایک مالدار ہی دوسرا فقیر یا حریت مین کہ ایک آزاد ہی دوسرا غلام یا بزرگیون مین کہ ایک فاضل ہی دوسرا
مفضول حقائق سلمی مین ہی کہ درجون کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہی جسکی خو بہت نیک اوسکا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہمنے کیا
لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم تاکہ بنالین بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگون سے کام لین تاکہ ان کام کرنے والون کے کام بنین
اور اونکی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اوسکی مدد کرے تاکہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہی مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○ اوس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین مال دنیا اور اوسے
بزرگی کا سبب جانتے ہین وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ ہی کہ ہوتے آدمی أُمَّةً وَاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص پر یا آخرت پر دنیا کو

اختیار کر لیتے ہین لَجَعَلْنَا تو البتہ ہم کر دیتے لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ اوس شخص کے واسطے جو نہین ایمان لاتا خدا کا لِبُيُوْتِهِمْ
اونکے گھرون کو سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ چھتین سونے کی وَّمَعَارِجَ اور سیڑھیان کہ اونکے سبب سے عَلَيْهَا چھت پر اون گھرون کی
يَظْهَرُوْنَ ۝ چڑھین اور اپنے کو دکھائین وَلِبُيُوْتِهِمْ اور کر دیتے ہم اونکے گھرون کو اَبْوَابًا دروازے وَّسُرُرًا عَلَيْهَا
اور تخت چاندی کے کہ اوسپر يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ تکیہ لگا کر سب بیٹھین اس آیت مین اشارہ ہے دنیا کی حقارت کی طرف یعنی ہمارے سامنے دنیا کی کچھ
قدر و قیمت نہین ہے اور اگر ایسا نہوتا تو لوگ دنیا کے طلب کرنے اور جمع کرنے مین مشغول ہو جاتے اسواسطے کہ اکثر طبیعتین دنیا کی محبت کے ساتھ
مخلوق ہین اور اوسکے سبب سے عبادت الٰہی اور فرمانبرداری سے باز رہ کر کفران و ناشکری کی طرف لوگ میل کرتے ہین اور اگر کافرون کے گھرون کی
چھتین اور دروازون اور سیڑھیون اور تختون کو بالکل ہم چاندی کا کر دیتے وَزُخْرُفًا اور باوجود اسکے اونکو ہم سونا بھی دیتے یا ہم اگر ایسا
کرتے کہ یہ سب چیزین وہ سونے کی بناتے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ اور نہین ہے یہ سب جو بیان کیا گیا لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مگر متاع
زندگی دنیا کی یعنی زائل و منتقل ہو جانے والی ہے وَالْاٰخِرَةُ اور نعمت آخرت کی اور بعض نے کہا ہے کہ بہشت عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب
پاس یعنی اوسکے حکم مین لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے ہے جنھون نے شرک اور گناہون سے احتراز کیا اور لذت حاصل کرنے کی
چیزین اور اس جہان کی نعمتین جو فنا ہو جانے والی ہین اونسے اجتناب کیا اور بچے رہے قطعہ ہر کس کہ رخ از متاع فانی برتافت + واندر
طلب دولت باقی بشتافت + آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید + وان چیز کہ مقصود دلش بود بیافت + وَمَنْ يَّعْشُ اور جو کوئی آنکھ چرا لے
یعنی انکار کرے عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ یاد الٰہی سے یعنی حلال و حرام کے ذکر سے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرے اور اوسکی رحمت کا امیدوار
نہو تو نُقَيِّضْ مسلط کر دیتے ہین ہم لَهٗ اوسکے واسطے شَيْطٰنًا شیطان فَهُوَ پس وہ شیطان لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ اوسکے واسطے
ہمنشین و ہمساز اور ہمراز اور مصاحب رہتا ہے یعنی دنیا مین او ہمیشہ وسوسہ دیتے اور اغوا کرنے مین مشغول رہتا ہے نفحات الانس مین ہے
کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایک دن جامع مسجد مین بیٹھے تھے جن بولا کہ ای شیخ ان لوگون کو
آپ کیسا دیکھتے ہین فرمایا کہ بعض کو بیخواب بعض کو خواب غفلت مین اوسنے پوچھا کہ جو کچھ انکے سرون پر ہے وہ بھی آپ دیکھتے ہین کہا نہین پس اونے
اونکی آنکھین ملین تو اونھون نے دیکھا کہ ہر شخص کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہے بعض کی آنکھون پر اپنے بازو لٹکا دیے ہین اور بعض کے ساتھ یہ
معاملہ ہے کہ کبھی تو بازو اونکی آنکھون پر لٹکا دیتا ہے کبھی سر پر اوٹھا لیتا ہے اونھون نے اوس جن سے پوچھا کہ یہ کیا ہے وہ بولا کہ آپنے نہین پڑھا ہے
کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا یہ کوے شیطان ہین انکے سرون پر بیٹھے ہوے اور ہر ایک پر اوسکی غفلت کی قدر غلبہ پائے ہوے ہین
رباعی دریغ و درد کہ با نفس بد قرین شدہ ایم + وزین معاملہ با دیو ہمنشین شدہ ایم + بہار گاہ فلک بودہ ایم و رشک ملک + ز جور نفس جفا پیشہ
اینچنین شدہ ایم + وَاِنَّهُمْ اور بیشک شیطان لَيَصُدُّوْنَهُمْ ضرور باز رکھتے ہین اپنے ساتھی آدمی کو عَنِ السَّبِيْلِ راہ
حق سے وَيَحْسَبُوْنَ اور پہچانتے ہین کافر آدمی اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ یہ کہ وہ شیطان کی متابعت کے سبب سے راہ
پائے ہوے ہین یا گمان کرتے ہین کہ شیطان اہل ہدایت ہین اور اسی گمان پر رہتے ہین حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا یہانتک کہ جب آئیگا
ہمارے پاس وہ انکار کرنے والا اور بکر نے جاآنا جمع کا صیغہ پڑھا ہے اور بکر کی قرات اظہر ہے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہے کہ منکر اور اوسکے

ساتھی شیطان کو ایک زنجیر مین باندھکر میدان حشر مین لائینگے اور دوزخ مین ڈالدینگے معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ جب کافرون کو اوٹھاکر میدان حشر مین لائینگے تو جو شیطان دنیا مین اوسکا ساتھی ہوگا اوسوقت اوسکے ساتھ ہوگا جدا نہو جائیگا یہانتک کہ
دوزخ مین جائینگے غرضکہ جب میدان حشر مین آئینگے قَالَ کہیگا معنی اپنی جو حق سے آنکھ بند کیے ہوئے تھا وہ اپنے شیطان سے کہیگا کہ
يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اے کاشکے ہوتی میرے تیرے درمیان بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ دوری مشرق اور مغرب کی حق تعالیٰ نے مشرق کو
لفظ مین غالب کہا یعنی مشرقین فرمایا مغربین نہ فرمایا موضح مین ہی کہ مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین مراد ہین اور ان دونون
مشرقون مین بھی بہت فرق ہی غرض یہ کہ کافر شیطان سے کہیگا کہ کاشکے تو مجھسے اور مین تجھسے دور رہتا فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○
پس تو برا ساتھی ہی پھر کہنے والا اونسے کہیگا کہ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اور فائدہ نہ دیگی تمکو آخرت مین یہ آرزو اور تمنا اِذْ ظَّلَمْتُمْ
جبکہ ظلم کیے تھا اپنی جانون پر دنیا مین اَنَّكُمْ اسواسطے کہ تم ہو فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ عذاب دوزخ مین شریک یعنی چاہیے
کہ عذاب مین شریک رہو جسطرح سبب عذاب مین شریک تھے اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ تمکو یہ بات کچھ فائدہ نہ دیگی کہ تم عذاب مین شریک
رہو یعنی [illegible] عذاب مین شریک ہونے کے سبب کسی [illegible] سے عذاب کم نہو جائیگا لکھا ہی کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دل مبارک قوم کے ایمان
لانے کے ساتھ [illegible] تعلق رہتا تھا چنانچہ دعوت اسلام پر آپ بہت قائم رہتے اور کافرون کو اکثر دعوت فرماتے اور کافرون کا عناد اور
انکار [illegible] تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَفَاَنْتَ کیا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُسْمِعُ الصُّمَّ سنا سکتے ہو بہرون کو یعنی اونکو
[illegible] اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ یا تم یہ قوت رکھتے ہو کہ راہ دکھاؤ اندھون کو یعنی دل کے
اندھون کو [illegible] وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین یعنی یا رسول اللہ
گمراہون کو [illegible] اپنے نفس کو [illegible] رنج اور تکلیف نہ دو فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ پھر اگر تمکو ہم اپنے جوار
رحمت مین لیجائین قبل اسکے کہ اونکا عذاب تمکو دکھائین تو تم دل خوش رکھو فَاِنَّا مِنْهُمْ کہ بیشک ہم اونسے مُّنْتَقِمُوْنَ ○
انتقام لینے والے ہین عذاب کرکے اَوْ نُرِيَنَّكَ یا اگر دکھائین ہم تمکو الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ وہ جو وعدہ کیا ہی ہمنے اونکے واسطے
عذاب کا دنیا مین فَاِنَّا عَلَيْهِمْ تو بیشک ہم اونپر مُّقْتَدِرُوْنَ ○ قادر ہین یعنی بہرحال اونپر عذاب ہوگا تمھاری حیات مین
یا تمھاری وفات کے بعد فَاسْتَمْسِكْ پس تو ہاتھ مار یعنی مضبوط پکڑ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اوس چیز کو جو وحی کی گئی ہی
تیری طرف [illegible] مین اور احکام اِنَّكَ بیشک تو اے ہمارے حبیب عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ پر ہی کہ اوس راہ سے جلد
منزل مقصود کو پہونچ سکتے ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَذِكْرٌ لَّكَ البتہ شرف اور عزت ہی تیرے واسطے وَلِقَوْمِكَ اور تیرے
گروہ قریش کیلیے اور مجاہد علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ قوم سے تمام عرب مراد ہین اور اونکا شرف یہ ہی کہ قرآن اونکی زبان مین ہی اور قریش کو ایک
خصوصیت [illegible] بنی ہاشم کو اور زیادہ خصوصیت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم سے امت مراد ہی وَسَوْفَ
تُسْئَلُوْنَ ○ اور قریب ہی کہ پوچھے جاؤگے نعمت اور شکرگزاری یعنی منت نعمت و شکرگزاری کا سوال ہوگا وَسْئَلْ اور پوچھو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اون لوگون کو جنکو ہمنے تمسے قبل بھیجا تھا یعنی اونکا حال استفسار کرو

ع ۱۰

من رسلنا ہمارے بھیجے ہوؤن مین سے کہ فرشتے ہین یا اگلے رسولون سے سوال کرو کہ ہمنے اجعلنا کیا حکم کیا ہو ہمنے من
دون الرحمن خدا کے سوا الهة يعبدون ع بہت سے معبود کہ پوجے جائین یعنی پوچھو کہ ہمنے اونکی ملتون مین سے کسی ملت مین
کوئی حکم بت پوجنے یا کسی غیر خدا کی پرستش کا مقرر کیا ہو اس کلام سے توجیہ پر سب انبیا علیہم السلام کے جمع ہونے کی گواہی لینا مراد ہی علمانے
فرمایا ہی کہ شب معراج مین جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سب رسولون کو حق تعالی نے جمع کیا اور آپ کو
حکم دیا کہ انسے یہ پوچھو آپ نے مضمون کلام مین شک نہین کیا اور کسی سے نہین پوچھا صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ آثار مین آیا ہی کہ حضرت
جبرئیل نے حضرت میکائیل علیہما السلام سے پوچھا کہ حضرت سید عالم نے انبیا سے یہ سوال کیا حضرت میکائیل نے کہا کہ آپکا یقین بہت کامل اور ایمان
بہت محکم ہی اس بات سے کہ آپ یہ سوال کرین بیت آنکہ در کشف وارد استقلال + کی توجہ کند باستدلال + ولقد ارسلنا موسى
اور بیشک بھیجا ہمنے موسی کو بآيتنا اپنے معجزات کے ساتھ کہ نبوت کی کھلی ہوئی علامت ہی الى فرعون وملائه فرعون
اور اوسکے گروہ کی طرف فقال تو کہا موسی علیہ السلام نے اونکو کہ انی رسول رب العلمين ○ بیشک مین رسول ہون
رب العالمین کا فلما جاءهم بآيتنا پھر جب آیا اونکے پاس موسی ہماری نشانیان جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ تو اذا هم
اوسوقت وہ منها يضحكون ○ اوس سے ہنستے تھے یعنی وہ نشانیان اور معجزے دیکھکر کچھ اومین غور و تامل اونھون نے نہ کیا دیکھتے ہی
ہنسی اور مسخراپن شروع کردیا وما نريهم اور نہین دکھاتے ہین ہم اونکو من اية کوئی نشانی الا هي مگر یہ کہ وہ اكبر
بہت بڑی ہوتی ہی من اختها اوس پہلی سے جو اوسکے مثل و مانند تھی یعنی ہر ایک ایک قسم اعجاز کے ساتھ خاص کیے گئے تھے
کہ اونکی جہت سے دوسرے پر تفضیل دیے گئے تھے اس بزرگی اور بڑائی کے ساتھ سب معجزون کا وصف فرمایا ہی واخذنهم
بالعذاب اور پکڑ لیا ہمنے اونکو قحط اور کلنیون اور ٹڈیون وغیرہ کے عذاب مین لعلهم يرجعون ○ کہ شاید وہ پھرین
باطل آئین سے اور آئین دین حق کی طرف اور جب عذاب اونھون نے آنکھون سے دیکھ لیا تو استغاثہ کرنے لگے اور پناہ ڈھونڈھنے لگے
وقالوا اور کہا اونھون نے موسی علیہ السلام سے کہ يايه الساحر اے مرد جادوگر یعنی اے عالم کامل یہ پکارنا تعظیم کی راہ سے تھا اسواسطے
کہ جادو اونکے نزدیک ایک بڑا علم اور پسندیدہ صفت تھی یا یہ معنی ہین کہ اے وہ شخص جو علم سحر مین مقدم اور سب ساحرون پر غالب ہی یا چونکہ
حضرت موسی علیہ السلام کو ہمیشہ ساحر کہکے پکارتے تھے اوسی عادت کے موافق اسوقت بھی کہا کہ اے ساحر ادع لنا ربك پکار ہمارے
واسطے اپنے رب کو بما عهد ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوسنے یعنی اوس عہد کے ساتھ جو اوسسے ہی عندك تیرے نزدیک اور
وہ آپکی دعا قبول کرتا ہی یعنی چونکہ جو دعا آپ کرتے ہین اوسے آپکا خدا قبول فرماتا ہی تو ہمپر سے عذاب دفع ہونے کے واسطے بھی آپ اوسکو پکاریے
اننا لمهتدون ○ بیشک ہم راہ پائے ہوے ہین یعنی ہمپر سے اگر عذاب دفع ہوجائے تو ہم آپ پر ایمان لائین اور راہ پائین فلما
كشفنا پھر جب لیگئے ہم عنهم العذاب اونسے عذاب کو موسی علیہ السلام کی دعا سے تو اذا هم ينكثون ○ اوسی وقت اونھون نے
عہد توڑ ڈالا اور حضرت موسی کی دعا قبول ہونے سے فرعون متردد ہوا کہ مبادا لوگ اونکا ایمان لائین تو اوسنے اپنی قوم کو جمع کیا
اور اونچے کوٹھے پر چڑھا ونادى فرعون اور ندا کی فرعون نے خود فى قومه اپنی قوم کے درمیان جب قوم پر سے

منادی ہوا و رجع ہو گیا اور عظمت کی راہ سے قَالَ يٰقَوْمِ کہا کہ اے میری قوم یعنی اے قبطیو اَلَيْسَ لِيْ کیا نہیں ہے میرے واسطے یعنی ہے
میرے لیے مُلْكُ مِصْرَ ملک مصر کا سکندریہ سے شام کی سرحد تک وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ اور یہ نہریں آب نیل کی تَجْرِيْ بہتی ہے
مِنْ تَحْتِيْ جاری ہیں میرے محل کے نیچے سے نیل کا پانی تین سو ساٹھ نہروں میں تقسیم تھا اور اونمیں سے بڑی چار نہریں فرعون کے
باغ میں جاری تھیں نہر الملک نہر طولون نہر دمیاط نہر تنیس اور یہ نہریں اوسکے محل کے نیچے سے بہتی تھیں پس فرعون نے ان نہروں کے
سبب سے فخر کیا اور کہا کہ میرے باغوں میں یہ نہریں بہتی ہیں اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پھر تم میری عظمت اور حشمت نہیں دیکھتے
اور موسیٰ کو یہ باتیں نہیں حاصل اَمْ اَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ اس شخص سے جو میرے ملک میں هُوَ مَهِيْنٌ وہ
وہ ذلیل اور بیمقدار ہے وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ اور نہیں ظاہر کر سکتا بات یعنی مطلب نہیں بیان کر سکتا اسواسطے کہ اوسکی زبان میں گرہ
اور اوس ملعون نے جھوٹ کہا اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اس دعا سے کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ اوس گرہ کو کھول دیا تھا مگر یہ بات قوم پر
پوشیدہ تھی اسواسطے کہ رسول ہونے کے قبل حضرت موسیٰ کو اونھوں نے ایسا ہی جانا اور دیکھا تھا فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ پھر کیوں
نہ ڈالے اوسپر اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ کنگن سونے کے اوس زمانہ میں یہ رسم تھا کہ جسکو افسری اور پیشوائی دیتے تھے تو
سونے کے کنگن اوسکے ہاتھ میں اور سونے کا طوق اوسکے گلے میں پہنا دیتے تھے فرعون بولا کہ اگر موسیٰ سچ کہتا ہے کہ قوم کی سرداری
اور ریاست اوسکے نامزد ہو چکی ہے تو حق تعالیٰ اوسے سونے کے کنگن کیوں نہ دیئے اَوْ جَآءَ یا کیوں نہ آئے مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اوسکے ساتھ فرشتے مُقْتَرِنِيْنَ ملے ہوے اوسکے ساتھ اور اوسکی یاری اور ہوا داری کے لیے اسواسطے کہ جو بادشاہ اپنی
جگہ پر ایلچی بھیجتا ہے تو اپنے خواص کا ایک گروہ اوس ایلچی کی خدمت کے واسطے نامزد کرتا ہے کہ اوسکا لشکر بہت ہو جائے اور وہ خواص سلطانی
ہر حال میں اوسکے مددگار و معاون رہیں تو یہ کیونکر ہوگا کہ حق تعالیٰ ایک مرد فقیر بیکس کو اپنے پاس سے رسول کر کے بھیجے فَاسْتَخَفَّ تو ہلکی
عقل کا پایا فرعون نے اس مکر میں قَوْمَهٗ اپنی قوم کو یعنی فرعون کا یہ فریب اونمیں اثر کر گیا فَاَطَاعُوْهُ تو اطاعت کی قوم کے
لوگوں نے اوسکی اور حضرت موسیٰ کی متابعت سے بالکل دل اوٹھا لیا اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک فرعون والے تھے قَوْمًا فٰسِقِيْنَ
گروہ باہر نکلے ہوے عبادت اور اوسکی فرمانبرداری کے دائرہ سے بلکہ طریق عقل سے خارج تھے کہ جاہ و مال فانی پر اعتماد کر کے موسیٰ علیہ السلام کو
نظر حقارت سے دیکھا اور یہ نہ جانا بیت فرعون و عذاب بدورش مرصع ؛ موسیٰ کلیم اللہ و چوبے و شبانی فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا
پھر جب غضب میں لائے ہمکو جھگڑے اور غلبے میں زیادتی کر کے یا غصے میں لائے ہمارے رسول کو تو اِنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ انتقام لیا ہمنے اونسے
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ تو غرق کر دیا ہمنے اون سب کو دریا میں فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا پھر کر دیا ہمنے اونکو آگے چلنے والا اون
کافروں کا جو اونکے بعد آئیں یعنی ہمنے اونکو آیندہ پیدا ہونے والوں مشرکوں کا پیشوا کر دیا تا استحقاق عذاب میں اونکے کاموں کی تقلید
کریں وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ اور کر دیا ہمنے اونکو نصیحت اور عبرت پچھلوں کے لیے جو عبرت لینے کے مقام اور
مرتبہ پر ہوں اسواسطے کہ عبرت لینے والے کو اونکے قصہ عجیبہ کا ملاحظہ کرنا احوال الٹ جانے پر کافی ہے اور از انجملہ
یہ کہ جب فرعون نے پانی کے سبب سے نازش کی تو اوسے بھی اوسی کے پانی میں ڈبو دیا اور جسپر اوسنے ناز کیا تھا وہ اوسکی

فرمایا کو نہ پہونچا ہیت در سرداری کہ با شدت سرداری ہے اندر سائی روی کہ در سرداری ہے آسباب نزول مین لکھا ہی کہ جب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صنادید قریش سے جب کہا کہ خدا کے سوا اور جنکو تم پوجتے ہو انمین کچھ خیر نہین ہی تو ایک گروہ نے جواب دیا
کہ عیسی نصارا کے معبود ہین خدا کے سوا اور تم کہتے ہو کہ عیسی نیک بندہ تھا تو اونمین بھی کچھ خیر نہین اور کفار قریش اپنے گروہ سے یہ بات
سنکر ہنسے اور گمان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بند ہوے تو آیت نازل ہوئی کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا
اور جب مثال لایا گیا مریم کا بیٹا یعنے اِذَا قَوْمُكَ اوسوقت تیری قوم کے لوگ مِنْهُ اوسے يَصِدُّوْنَ ۝ اور اس مثل سے انکار کرتے ہین
اور غل کرتے ہین اس آیت کے سبب نزول مین ایک قول یہ ہی کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ عیسی مخلوق بھی ہین اور نصارا کے معبود بھی
تو ممکن ہی کہ ہمارے خدا بھی مخلوق ہون یا اونھون نے مثال دی کہ جب یہ بات روا ہی کہ عیسی اللہ کے بیٹے ہین تو کیون نہ جایز ہی کہ فرشتے
خدا کی بیٹیان ہون اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ آیۃ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہونے کے بعد ابن زبعری نے کہا
کہ خدا کے سوا عیسی کو بھی لوگ پوجا تو جب عیسی آگ مین ہونگے تو ہم اور ہمارے خدا بھی آگ مین ہونگے اس قول کی تائید کرتا ہی
وہ جو حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اور کہا مشرکون نے کہ آیا ہمارے خدا بہتر ہین اَمْ هُوَ یا عیسی جب
عیسی جہنم کے پیچھے ہونگے تو ہمارے خدا بھی ہون مَا ضَرَبُوْهُ نہین دی وہ مثال لَكَ تیرے واسطے اِلَّا جَدَلًا
مگر جدال اور خصومت کے واسطے حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لیے نہین بَلْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ سب اور وہین ایک گروہ ہین
خَصِمُوْنَ ۝ خصومت کرنے والے اِنْ هُوَ نہین ہی عیسی اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا مگر بندہ کہ احسان رکھا ہی ہمنے عَلَيْهِ
اوسپر نبوت اور رسالت دیکر وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا اور کر دیا ہمنے اوسکو ایک نشانی اور امر عجیب لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝
بنی اسرائیل کے واسطے یعنی بے باپ کے اونکا پیدا ہونا عجیب قصون مین سے ایک قصہ ہوا اور سب قصون کے مثل وَلَوْ نَشَآءُ
اور اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کر دین ہم تمہارے بدلے مَّلٰٓئِكَةً فرشتے یعنی تمکو ہلاک کرکے تمھارے بدلے ہم فرشتے لائین
فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝ زمین مین تمھارے پیچھے آئین وَاِنَّهٗ اور بیشک عیسی علیہ السلام لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ علم ہی ساعت کے
واسطے یعنی اونکے سبب سے جانوگے کہ قیامت نزدیک ہی اسواسطے کہ قیامت کی علامت مین سے ایک حضرت عیسی کا اوترنا ہی کہ جب اہل زمین پر
دجال کا تسلط ہو جائیگا تو وہ دمشق کے پورب طرف کے کنارے منارہ بیضا کے قریب اوترینگے اور رنگین کپڑے پہنے ہوے اپنی دونون
ہتھیلیان دو فرشتون کے بازوون پر رکھے ہوے اور اونکے رخسارہ مبارک پر پسینا آیا ہوگا جب سر آگے جھکائینگے تو قطرے اونکے چہرے سے
ٹپک پڑینگے اور جب سر اوپر اوٹھائینگے تو قطرے اونکے چہرے پر موتیون کی طرح روان ہونگے اور جس کافر پر اونکی سانس پہونچیگی وہ مر جائیگا
اور جہانتک اونکی نگاہ پڑیگی وہانتک اونکی سانس بھی پہونچیگی پھر وہ دجال کی تلاش مین چلینگے اور باب لد جو ایک موضع ہی ولایت شام مین
جب وہان پہونچینگے تو اوسکو قتل کرینگے تو اوسوقت یاجوج ماجوج نکلینگے اور عیسی علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجائینگے اور وہان
پناہ اور آڑ پکڑینگے غرضکہ جب معلوم ہوا کہ عیسی علیہ السلام قرب قیامت کی ایک نشانی ہین فَلَا تَمْتَرُنَّ تو شک نکرو اور جھگڑا نہ مچاؤ
بِهَا قیامت آنے مین وَاتَّبِعُوْنِ اور پیروی کرو میرے رسول کی شریعت کی هٰذَا یہ ہی صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ سیدھی راہ

کہ اوسپر کوئی گمراہ نہین ہوتا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اور چاہیے کہ باز نہ رکھے تمکو شیطان سیدھی راہ چلنے سے اپنے وسوسے کے
سبب سے تو اوسکی متابعت نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے ہی عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ دشمن کھلا ہوا وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى
اور جبکہ آئے اونکے پاس عیسی علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ یا انجیل کی آیتون یا کھلے ہوئے معجزون کے ساتھ تو
قَالَ کہا عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُكُمْ آیا مین تمھارے پاس بِالْحِكْمَةِ شرع کے ساتھ جو مشتمل ہی
قولی اور فعلی حکمت پر وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ اور اسواسطے کہ بیان کرون مین تمھارے واسطے اور ظاہر کرون بَعْضَ الَّذِيْ
تَخْتَلِفُوْنَ جو کچھ اختلاف کرتے ہو تم فِيْهِ ۚ اوسمین کہ وہ امور دین یا احکام توریت ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم عذاب الٰہی سے
وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھ مین تمکو حکم کرون اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ کہ اوسکے حکم سے مین حکم کرتا ہون
هُوَ رَبِّيْ وہ رب ہی میرا وَرَبُّكُمْ اور رب ہی تمھارا فَاعْبُدُوْهُ ۭ بس اوسکی عبادت کرو یگانگی کے ساتھ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ یہ ہی سیدھی راہ جسمین نہ کج ہی نہ موڑ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ تو مختلف ہوے گروہ مِنْۢ
بَيْنِهِمْ ۚ نصارا مین سے جیسے یعقوبیہ نسطوریہ ملکانیہ مرسیہ شمعونیہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تو واے اونکے حال پر جنھون نے
ظلم کیا ان گروہون مین سے مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ عذاب سے اوس دن کے کہ دکھ دینے والا ہی اوسکا عذاب هَلْ
يَنْظُرُوْنَ کیا امید رکھتے ہین گروہ یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجاے اونپر ناگہان
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اور وہ نہین جانتے اوسے غفلت و امور دنیا مین مشغولیت کے سبب اَلْاَخِلَّاۗءُ دوست کفر
یا معصیت کے يَوْمَىِٕذٍۢ اوسدن بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اونکے بعض کے دشمن ہونگے اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ مگر پرہیزگار
لوگ اہل ایمان یعنی اوسدن کافر کہ اونکی دوستی کفر اور معصیت پر باہم اعانت کرنے کے واسطے تھی باہم دشمن ہو جاینگے کہ يَلْعَنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرینگے اور مومن لوگ جنکی محبت خدا کے واسطے تھی اونکی دوستی برقرار رہیگی کہ ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے
تاویلات کاشفی مین مذکور ہی کہ دوستی چار قسم پر ہوتی ہی پہلی دوستی حقیقی کہ محبت روحانی ہی اور روحون کے تناسب اور تعارف کے سبب سے
جیسے انبیا اولیا شہدا اصفیا کی محبت ایک دوسرے سے دوسری محبت قلبی اور اسکی اسناد اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے تناسب کے سبب سے ہی
جیسے صلحا اور ابرار لوگون کی محبت باہمی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ امتون کی محبت اور پیرون کے ساتھ مریدون کی ارادت اور اس قسم کی
دونون محبتون مین خلل نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور ان دونون محبتون سے ظاہری اور باطنی فائدے حاصل ہوتے ہین تیسری محبت
عقلی کہ اسباب معاش حاصل ہونے اور دنیا کی مصلحتین آسان ہونے کے سبب سے مستند ہی جیسے تاجرون اور کاریگرون کے ساتھ محبت اور خادمون کی
دوستی مخدومون کے ساتھ اور حاجتمندون کی محبت دولتمندون کے ساتھ چوتھی محبت نفسانی حسی لذتون اور نفسانی خواہش کی چیزون کے سبب سے اسکی
اسناد ہی تو قیامت مین کہ ان دو قسم کی محبت کے اسباب فانی اور زائل ہو جاینگے تو یہ دونون محبتین بھی فنا اور زائل ہو جاینگی یعنی جب تمنا کی ہوئی چیز
نہ پائی جائیگی اور غرض اور حاجت نہ حاصل ہوگی تو وہ دوستی دشمنی کے ساتھ بدل جائیگی نظم دوستی کان غرض آمیز شد ٭ دوستی دشمنی انگیز شد
مہر کہ از ہر غرضے گشت پاک ٭ راست چو خورشید بود تابناک ٭ ندا کرنے والا اوس روز ندا کریگا متقیون کو کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ

ع ۱

یٰعِبَادِ ای میرے بندو لَا خَوْفٌ نہین ہی کچھ خوف عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ تمپر آج مکروہات پیش آنے کے سبب سے وَلَآ اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ اور نہ تم غمگین ہوگے مقاصد فوت ہونے کے سبب پھر پکارے ہوئے بندون کی صفت فرماتا ہی کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِاٰیٰتِنَا وہ میرے بندے ایسے ہین کہ ایمان لائے ہمارے کلام کی آیتون پر وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اور تھے گردن جھکائے ہوے
حکم الٰہی کے سامنے اوسوقت ندا کرنے والا اونسے کہیگا کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت مین اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تم اور
تمھاری بیبیان سلمان تُحْبَرُوْنَ خوش کیے ہوے یا بزرگی دیے ہوے یا آرائش کیے ہوے یُطَافُ عَلَیْهِمْ دور
دیے جائینگے اون بندون پر جو بہشت مین داخل ہونگے بِصِحَافٍ کاسے مِّنْ ذَهَبٍ سونے کے اور اونمین چند قسم کے
کھانے ہونگے وَّاَکْوَابٍ اور کوزے بے دستہ کے اور بے گوشہ کے یعنی صراحیان طرح طرح کی پینے کی چیزون سے بھری ہوئین
وَفِیْهَا اور بہشت مین ہوگی اونکے واسطے مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ جو کچھ کہ چاہین جی وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور جو چیز دیکھنے مین
خوش آئے آنکھون کو اور اوس سے لذت پائین وسیط مین ہی کہ یہ دو کلمے فرما کر حق تعالی نے جنتیون کے واسطے جو نعمتین ہین اون سبکی
خبر دیدی اسواسطے کہ جنت کی نعمتین یا نفس کا حصہ ہین یا آنکھ کا ایک درویش نے فرمایا ہی کہ اہل نظر جانتے ہین کہ آنکھ کی لذت کس چیز مین
ہوسکتی ہی جن لوگون کی نظر بصیرت صاف نہین کہ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کے جمال کا نور اونپر پوشیدہ رہا اونسے کہ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ کا ہے سے
عبارت ہی اور رہ صاحب بصیرت پر یہ بات ظاہر ہی کہ اہل شوق کے واسطے آنکھ کی لذت جمال محبوب کے مشاہدہ کے سوا اور کسی چیز مین
متصور نہین بیت پردہ از پیش برانداز کہ مشتاقان را + لذت دیدہ بجز دیدن دیدار تو نیست + امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
لکھا ہی کہ لذت دیدار اشتیاق کے قدر ہی عاشقون کو جسقدر شوق زیادہ ہوتا ہی اوسی قدر لذت دیدار بھی زیادہ ہوتی ہی ذوالنون مصری قدس
سرہ سے نقل کیا ہی کہ شوق محبت کا ثمرہ ہی جسے جسقدر محبت زیادہ ہوا اوسے اوسی قدر محبوب کے دیدار کا شوق زیادہ ہی زبور مین ہی کہ ای داؤد میری
بہشت مطیعون کے واسطے ہی اور میری کفایت متوکلون کے لیے ہی اور میری زیادتی شکر گزارون کے واسطے اور میرا انس طالبون کا حصہ ہی اور
میری رحمت نیک کام کرنے والون کا حق ہی اور میری مغفرت توبہ کرنے والون کے واسطے اور مین خاص مشتاقون کا ہون شعر اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ
اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْهِمْ اَشَدُّ شَوْقًا + رباعی دلم از شوق تو خون ست ندانم چون ست + در دلم شوق جمالت ز بیان بیرون ست + در دلم شوق تو
ہر روز فزون مے گردد + دل شوریدہ من بین کہ چہ روز افزون ست + آب جنتیون کی پوری لذت کے واسطے فرماتا ہی کہ وَاَنْتُمْ فِیْهَا
اور تم بہشت مین خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہو اور کمال نعمت اوسی مین ہی کہ اوسے زوال کا کھٹکا نہو وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ
اور وہ بہشت کہ آج اُوْرِثْتُمُوْهَا میراث دیے گئے ہو تم اوسکی وہ بہشت وعدہ کی گئی ہی کہ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا اور تمکو میراث
دی مین نے بہشت بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین انواع طاعات اور اقسام خیرات جزا کو حق تعالی نے
میراث کے لفظ سے یاد کیا اسواسطے کہ خالص ہی اور استحقاق کے سبب سے ہاتھ آتی ہی لَکُمْ فِیْهَا تمھارے واسطے جنت مین فَاکِهَةٌ
کَثِیْرَةٌ میوے بہت ہین مِّنْهَا تَاْکُلُوْنَ اور اوسمین سے ہمیشہ کھاتے رہوگے معالم مین ہی کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جو
کوئی بہشت مین درخت سے میوہ لیگا فورًا ویسا ہی میوہ پھر اوس درخت مین پیدا ہو جائیگا اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ تحقیق کہ کافر

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہنے والے ہین لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ سست و ہلکا نہ کیا جائیگا عذاب اونسے وَهُمْ فِیْهِ اور وہ عذاب مین مُبْلِسُوْنَ ○ ناامید ہین نجات کی راحت اور عذابون کی قلت و خفت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہمنے ظلم نہین کیا اونپر عذاب کرنے سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور لیکن تھے هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ○ وہی ظالم کہ اونھون نے شرک کیا اور بے محل عبادت کی وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ اور جب نجات کی امید منقطع ہوگی تو اون فرشتون کو پکارینگے جو دوزخ کے مہتمم ہین اور کہینگے کہ ای مالک درخواست کر خدا سے لِیَقْضِ عَلَیْنَا تاکہ حکم کرے ہمپر یعنی ہمکو مار ڈالے رَبُّكَ تیرا رب تاکہ عذاب کھینچنے سے ہم رہائی پائین قَالَ کہیگا مالک فرشتہ اونکے سوال کے جواب مین ہزار برس کے بعد اور روایتیں ہین کہ چالیس دن کے بعد اوس جہان کے دنون مین سے کہ ایک دن یہان کے ہزار برس کے برابر ہوگا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ○ بیشک تم دیر تک رہنے والے ہو دوزخ مین کہ نہ تم مروگے نہ تمپر تخفیف عذاب ہوگی پھر حق تعالی مالک کے جواب دینے کے بعد اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ بیشک و شبہہ لایا مین تمھارے پاس حق یعنی پیغمبرون کی زبانی ہمنے تمھارے پاس کلام صحیح و درست بھیجا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور لیکن اکثر تم لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○ حق بات سے کراہت کرنے والے تھے اور تمنے اوسے پسند نہ کیا اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ محکم کردیا کافرون نے اَمْرًا کام حق کو رد اور باطل کرنے مین یا مکر پیغمبرون کے واسطے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○ تو بیشک ہم بھی محکم کرنے والے ہین کام اونکے مکافات کے واسطے یا انبیا کی نصرت کے ساتھ کافرون کا مکر باطل کرنے کو اَمْ یَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہین کفار مکار اَنَّا لَا نَسْمَعُ یہ کہ نہین سنتے ہین ہم سِرَّهُمْ چھپی بات اونکی جو دل مین کہتے ہین وَنَجْوٰىهُمْ اور جو زبانون پر ایک دوسرے سے مصلحت کرتے ہین بَلٰى ہان سنتے ہین ہم اوسے وَرُسُلُنَا اور ہمارے بھیجے ہوے فرشتے کہ حفظہ ہین لَدَیْهِمْ اونکے پاس ہین اور اونپر مسلط اور موکل ہین یَكْتُبُوْنَ ○ لکھتے ہین اوسے میرے حکم سے اور جب اونکی پوشیدہ باتین میرے فرشتون پر ظاہر ہین تو ہم جو خداوند ہین ہمپر کیونکر پوشیدہ ہونگی قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ اگر ہو خدا کے واسطے وَلَدٌ بیٹا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ○ تو مین پہلا عبادت کرنے والا ہون خدا کی اوسکی وحدانیت کے ساتھ تو چاہیے تھا کہ مین جانتا اور جب مین جانتا ہون کہ اوسکا فرزند نہین ہی تو تم اوسکا فرزند ثابت کرنا کہان سے پیدا کرتے ہو صاحب کشاف نے اس آیت کے معنی مین کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور صحیح دلیل سے ثابت ہوجاتا تو مین پہلے اوسکی تعظیم کرتا یعنی مین کہ ہمیشہ خدا کی تعظیم کرتا ہون اگر اوسکا کوئی فرزند ہوتا تو اوسکی بھی مین تعظیم کرتا یہ بات تمثیل کے طور پر ہی اور حق تعالی کے واسطے فرزند ہونے مین مبالغہ ہی امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایک دن نضر بن حارث لعنہ اللہ اپنے گھر مین بیٹھا ڈینگ ہانکتا تھا اور اکثر سرداران قریش اوسکے پاس تھے ایک آیت قرآن مین خوض اور فکر کرکے ہنسی اور مسخراپن شروع کیا ولید بن مغیرہ اوسوقت اسلام کی طرف مائل تھا اور برابر قرآن شریف کی تعریف کیا کرتا تھا بولا کہ او نضر تو قرآن کے ساتھ ہنسی کی باتین کرتا ہی قسم خدا کی محمد نہین کہتے ہین مگر حق نضر نے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون محمد لا الہ الا اللہ کہتے ہین مین بھی کہتا ہون لا الہ الا اللہ مگر اتنا زیادہ کہتا ہون کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور آپ غمگین ہوے پس جبریل امین یہ آیت لائے اور نضر ولید کے سامنے آیا اور یہ آیت پڑھی اور بولا کہ محمد کے خدا نے اس آیت مین ہمارے کلام کی تصدیق کی کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ولید نے کہا کہ ای احمق خدا نے تیری تکذیب کی اسواسطے کہ اِنْ نفی کے معنی مین ہی فرماتا ہی کہ نہین ہی اور نہ تھا خدا کا
کوئی فرزند اسواسطے کہ یہ جو فرمایا ہی کہ مین پہلا ہون موحدون کا سُبْحٰنَ پاک ہی اور بے عیب رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا
کرنے والا آسمانون اور زمینون کا رَبِّ الْعَرْشِ خداوند عرش کا عَمَّا یَصِفُوْنَ اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہین کافر
اوسکو یعنی دنیا مین اوسے صاحب اولاد کہتے ہین فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے اونکو یَخُوْضُوْا تاکہ کوشش کرین باطل مین
وَیَلْعَبُوْا اور کھیلین دنیا مین حَتّٰی یُلٰقُوْا یہانتک کہ دیکھین یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ وہ دن کہ وعدہ
کیے گئے ہین جسکی ملاقات کا یعنی قیامت کا دن وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہ ہی
خداوند آسمان اور زمین کا اوسکی عبادت کرنے والے ہین فرشتے اور جن اور انسان وَهُوَ الْحَکِیْمُ اور وہ ہی راست کار
تدبیر خلق مین الْعَلِیْمُ جاننے والا اونکی مصلحتین وَتَبٰرَکَ الَّذِیْ لَهٗ اور بزرگ ہی وہ جسکے واسطے ہی مُلْکُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ پادشاہی آسمانون اور زمین کی وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ زمین و آسمان مین ہی یعنی اوسکا حکم سب مخلوقات کے
اجزا پہ جاری ہی وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہی عِلْمُ السَّاعَةِ علم اوس ساعت کا جسمین قیامت قائم ہوگی وَاِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے یعنی سب خلائق اوسدن اوسکی طرف پھیری جائینگی وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ
اور نہ مالک ہونگے اوسدن وہ لوگ یَدْعُوْنَ پوجتے ہین کافر جنکو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے الشَّفَاعَةَ شفاعت کرنے
یعنی کافرون کے معبود جن انسان فرشتے بت کہ مشرک اونکی شفاعت کے امیدوار ہین وہ اوسدن شفاعت نہ کرسکینگے اِلَّا مَنْ
شَهِدَ مگر جسنے گواہی دی ہو بِالْحَقِّ حق جیسے فرشتے اور حضرت عیسی اور حضرت عزیر علیہم السلام کہ اونکو شفاعت کرنیکا رتبہ
حاصل ہی اسواسطے کہ انھون نے شہادت برحق ادا کی ہی وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے ہین اپنے دل مین یہ بات کہ انھین نے
گواہی دی ہی اور مومن گنہگارون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ اور اگر پوچھے تم ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عبادت کرنے والون سے اور اونسے جنکی وہ عبادت کرتے ہین کہ کسنے اونکو پیدا کیا تو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ یہ جواب ایسا ظاہر ہی کہ اس سے انکار نہ کرسکینگے فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ پھر کیونکر پھیرے جاتے ہین
مشرک اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف وَقِیْلِهٖ اور خدا کے نزدیک ہی جاننا رسول کے قول کا کہ کہا ہی یٰرَبِّ ای میرے
رب اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کافر معاند قَوْمٌ ایک گروہ ہین کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لَّا یُؤْمِنُوْنَ
نہین ایمان لاتے فَاصْفَحْ پس مونھ پھیرلو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْهُمْ اونھین دعوت اسلام کرنے سے یا اونسے بدلا لینے سے
مونھ پھیرو وَقُلْ اور کہو سَلٰمٌ کہ تمکو چھوڑ دینا مجھے منظور ہی یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانین اپنے
کفر کا انجام اوسوقت جب اونپر عذاب نازل ہو دنیا مین جنگ بدر کے دن اور عقبی مین آتش دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَکِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ آیَةً
سورہ دخان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور یہ انسٹھ آیتین ہین

معانقہ عند المتقدمین

حٰمٓ ۝ امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں امام محمد حکیم ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ جو سورتیں حروف مقطعہ سے
شروع کی گئی ہیں اونمیں جتنے احکام اور قصے مذکور اور مجتمع ہیں وہ کل حروف مقطعہ میں بھی جمع ہیں مگر چونکہ نبی اور ولی کے سوا حروف مقطعہ میں
اون احکام اور قصوں کو کوئی نہیں پہچانتا تو عوام کو سمجھانے کے لیے پوری سورت میں مفصل ذکر کیے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حروف
کلمات کی طرف اشارہ ہیں چنانچہ حٰمٓ میں کہا ہے کہ اشارہ ہے حمیت المحبین کی طرف یعنی میں نے حمایت کی اپنے دوستوں کی ماسوی
کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ حٰمٓ یعنی کام بنایا گیا وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اور قسم کتاب ظاہر کی
کہ وہ قرآن ہے کہ محض اپنے کرم سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے اوسے نازل کیا فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رات میں جو بزرگ اور برکت والی ہے
کہ وہ شب قدر ہے اور اسکے برابر اور کیا برکت ہوسکتی ہے کہ اوس رات میں کتاب کریم جو دینی و دنیوی فائدوں اور ظاہری باطنی
واسطوں کی سبب ہے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوئی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہیں مُنْذِرِیْنَ ۝ ڈرانے والے
اس شب قرآن نازل کرکے اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے اور وہ پندرھویں شب ماہ شعبان کی ہے اوسکی
برکت فرشتے نازل ہونے اور دعائیں قبول ہونے اور حکم جاری ہونے اور نعمتیں تقسیم ہونے میں ہے فِیْهَا یُفْرَقُ اوس شب میں
جدا کیا اور جاری کر دیا جاتا ہے كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۝ ہر ایک امر جو تمام سال حکم کیا گیا ہے روزیوں اور اجلوں کا اور شب برات
اون بزرگ راتوں میں سے ہے جو اس امت کو عطا ہوئیں حدیث میں ہے کہ اس رات اتنے گنہگار بخشے جاتے ہیں جتنے روئیں قبیلہ
بنی کلب کی بکریوں کے جسم پر ہیں اور اس رات آب زمزم زیادہ ہوجاتا ہے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اس
شب میں سو رکعت نماز پڑھتا ہے حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجتا ہے کہ وہ اوس نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہیں تیس فرشتے اوسے بہشت کی
بشارت دیتے ہیں اور تیس فرشتے اوسے دوزخ سے بےخوف کرتے ہیں اور تیس فرشتے اوسے دنیا کی آفتوں سے بچاتے ہیں اور دس
فرشتے اوس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہیں اور اس رات بندوں پر نعمت تقسیم کرتے ہیں اَمْرًا حکم کیا ہمنے حکم کرکے اس رات احکام
جاری کرنے کا مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہیں مُرْسِلِیْنَ ۝ بھیجنے والے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تمھارے رب کی طرف سے خلق پر جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ نظم
در دو عالم بخشش و بخشائش ست ۞ خلق را از بخشش آسائش ست ۞ خواجہ چون دُر دریچ خویش سُفت ۞ اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّھْدَاةٌ گفت ۞
یا بھیجنے والے ہیں ہم جبرئیل کو قرآن کے ساتھ اپنے حبیب پر یا اس رات فرشتوں کو ہمنے بھیجا مومنوں پر سلام کے ساتھ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ ۝ بیشک خدا سننے والا اور جاننے والا ہے اونکی سب باتیں رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانوں اور زمینوں کا ہے وَمَا بَیْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں ہے پس جان لو ای
مخلوق اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۝ اگر ہو تم یقین کرنے والے یعنی یقین طلب کرنے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود سزاوار اور مستحق عبادت کا نہیں مگر وہ یُحْیٖ زندہ کرتا ہے وَیُمِیْتُ اور مار ڈالتا ہے یعنی وہی ہے
زندگی اور موت کا موجود کرنے والا رَبُّكُمْ وہ ہے تمھارا رب وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اور رب تمھارے

وقف

پہلے باپون کا بَلْ هُمْ بلکہ کافر اس بات پر یقین کرنے والے نہیں ہین فِیْ شَکٍّ یَّلْعَبُوْنَ شک مین ہین قرآن کی طرف سے
کھیل کرنے والے فَارْتَقِبْ پس تو منتظر رہ اونکے واسطے یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ اوسدن جب آئیگا آسمان بِدُخَانٍ
مُّبِیْنٍ کھلے ہوے دھوین کے ساتھ جو شر غالب ہوتا ہے عرب اوسے دخان کہتے ہین اس سے وہ عذاب مراد ہے جو قرآن کے
ساتھ ہنسی کرنے والون پر نازل ہوگا عین المعانی مین ہے کہ دھوین سے وہ غبار مراد ہے جو فتح مکہ کے دن اوٹھا تھا اور اوسنے ہوا کو چھپا لیا تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ قحط کا زمانہ مراد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے کفار بھوکون مرنے لگے اور مرے ہوے کتون کو ہڈی
سمیت کھا جاتے تھے اور دھوین سے وہ دھند مراد ہے کہ جو بھوک کی شدت مین آدمی کو ضعف بصارت کے سبب سے اپنے اور آسمان کے
درمیان دھوین کی ایسی ایک چیز نظر آتی ہے اور تبیان مین ہے کہ قحط کے سال خشک سالی کے سبب سے سیاہ غبار زمین سے
اوٹھتا ہے دھوین کی شکل پر اسی واسطے قحط کے برس کو سنة الغبرا کہتے ہین اور عام الرماد ہونے کی وجہ بھی ہے اور بعض کا قول
یہ ہے کہ یہ دھوان قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا جیسا کہ اشراط الساعة کی حدیث مین آیا ہے فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ
یعنی پھر ذکر کیا دھوین اور دجال کا اور وہ دھوان ہوگا مشرق سے مغرب تک یَّغْشَی النَّاسَ گھیر لیگا لوگون کو
اور چالیس دن کے بعد موقوف ہوگا اور اوسکے سبب سے مومنون کو ایسی حالت پیدا ہوگی جیسے زکام ہوتا ہے مگر کافرون کو
بیہوش اور سراسیمہ کر دیگا فرشتے اونسے کہینگے هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ یہ ہے عذاب دکھ دینے والا جو حق تعالی نے
وعدہ کیا تھا پس کافر رو دینگے اور کہینگے کہ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اے ہمارے رب اوٹھا ہم پر سے
یہ عذاب اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ بیشک ہم ایمان والے ہین عذاب دفع ہو جانے کے بعد یعنی جب یہ بلا دفع ہو جائیگی تو ہم
ضرور ایمان لائینگے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ اَنّٰی کیونکر ہوگا لَهُمُ الذِّکْرٰی اونکے واسطے نصیحت ماننا اتنے عذاب سے
وَقَدْ جَآءَهُمْ اور حال یہ ہے کہ آیا اونپر رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ رسول ظاہر کرنے والا معجزون کا اور اونھون نے اوسکے سبب سے
نصیحت نمانی ثُمَّ تَوَلَّوْا پھر اوسکی طرف پیٹھ پھیری یعنی انکار کیا عَنْهُ اوسپر ایمان لانے سے وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ اور بولے کہ
سکھایا ہوا ہے جبیر اور یسار اوسے قرآن سکھاتے ہین مَّجْنُوْنٌ دیوانہ ہے اور اوسکے دماغ مین خبط ہو گیا ہے اور باوصف ان باتون کے
اگر وہ ایمان کا وعدہ کرتے ہین تو اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ یقینی ہم اوٹھا لینے والے ہین عذاب اونپر سے قَلِیْلًا تھوڑے دن
یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اون کافرون کے مرتے دم تک ہم قحط اوٹھا لینگے مگر کچھ فائدہ نہوگا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ
بیشک تم پھرنے والے ہو کفر کی طرف لکھا ہے کہ قحط کے زمانہ مین ابوسفیان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ مدینہ مین آیا اور خدا اور رحمان کی قسم پیغمبر کو دی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو قحط کی بلا دفع ہو گئی اور وہ اوسی طرح کفر پر جمے رہے اور بعضے لوگ جو دھوین کو علامات
قیامت مین سے لیتے ہین وہ کہتے ہین کہ جب دعا اور زاری کرینگے تو چالیس دن کے بعد دھوان اوٹھ جائیگا اور وہ اوسی حال پر پھر آئینگے
جس شرک اور فسق کے حال پر پہلے تھے یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی یاد کرو وہ دن جسدن پکڑینگے ہم کافرون کو بڑی پکڑ
یعنی قیامت کے دن اور تفسیر دمیاطی مین لکھا ہے کہ جنگ بدر کا دن مراد ہے کہ حق تعالی مشرکون کو وعید کرتا ہے کہ اوسدن بڑے عذاب مین ہم تمکو مبتلا کرینگے

کہ وہ قتل اور قید ہے اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ بیشک ہم انتقام لینے والے ہین اوس روز وَلَقَدْ فَتَنَّا اور تحقیق ہم نے امتحان کیا قَبْلَهُمْ
کفار مکہ کے پہلے قَوْمَ فِرْعَوْنَ گروہ قبط کو جو فرعون کے ملازم تھے وَجَآءَهُمْ اور آیا اونکے پاس رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ
پیغمبر بزرگ حسب نسب مین یعنی موسی بن عمران اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ اس بات کے ساتھ کہ ادا کرو یعنی ہاتھ سے چھوڑو اور بھیج دو میرے ساتھ
عِبَادَ اللّٰهِ خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک مین تمہارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ رسول ہون
امانتدار وحی کا اور مجھپر کوئی تہمت نہین اور مین خلق کا خیرخواہ ہون وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا اور آیا ہون مین تمہارے پاس یہ بات
لیکر کہ سرکشی اور تکبر نہ کرو عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اوسکی وحی کی امانت نہ کرو اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ بیشک لانے والا ہون مین
تمہارے پاس دلیل مُّبِيْنٍ کھلی ہوئی دلیل اپنا مدعا سچ ہونے پر فرعون والون نے یہ بات سنکر حضرت موسی کو ایذا دینے کا
قصد کیا تو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ وَاِنِّيْ عُذْتُ اور بیشک مین پناہ لایا بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمہارے
رب کے ساتھ اَنْ تَرْجُمُوْنِ اس سے کہ سنگسار کرو مجھے یا قتل کرو یا گالی دو اسواسطے کہ میرا نگہبان وہ ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ
اور اگر نہ ایمان لاتے ہو مجھپر فَاعْتَزِلُوْنِ تو کنارہ کرو مجھسے اور مجکو ایذا ندو مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ؀ اور ان
کافرون نے حضرت موسی کی بات نہ مانی اور ہاتھ اور زبان سے ایذا دینا شروع کی فَدَعَا رَبَّهٗٓ تو پکارا موسی علیہ السلام نے
اپنے رب کو اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ کہ یہ قبطیون کا گروہ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ گروہ ہے کفر اور تکبر پر مصر یعنی یا اللہ تو انکو یا ہدایت
کر وہ مشرک ہین تو حق تعالی نے جب اونکی دعا قبول فرمائی تو کہا کہ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا پس لیجا میرے بندون کو رات کو
مصر سے اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ بیشک تم پیچھا کیے گئے ہو یعنی جب تم جاؤ گے تو فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ خبر پاینگے اور تمہارے
پیچھے آوینگے اور جب دریا کے کنارے تم پہونچنا تو اپنا عصا دریا پر مارنا کہ وہ پھٹ جائیگا اور اوسمین راہین ظاہر ہو جاوینگی تا کہ بنی اسرائیل
گذر جاوین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ اور چھوڑ دے دریا کو رَهْوًا ساکن اور ٹھہرا ہوا اوسی طرح اوسپر راہین کھلی ہوئی ہین یعنی دوبارہ اوسپر
عصا نہ مار کہ پہلے حال پر آجائے اور اوسے اوسی طرح چھوڑ دینا کہ قبطی اوسمین آوین اور ڈر نہین اِنَّهُمْ بیشک وہ لوگ جُنْدٌ
مُّغْرَقُوْنَ ایک گروہ ہین ڈبوئے گئے یعنی دریا مین ڈوب جاوینگے تو فرعون کے لوگ سب غرق ہوگئے كَمْ تَرَكُوْا کتنے
بہت سے چھوڑے اونہون نے مِنْ جَنّٰتٍ باغ درختون سے بھرے ہوئے وَّعُيُوْنٍ اور چشمے بہتے ہوئے پانی کے
وَّزُرُوْعٍ اور کھیتیان تیار وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ اور مکان خوب آراستہ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا اور اسباب عیش و آرام کے
کہ تھے فِيْهَا اوس ناز و نعمت مین فٰكِهِيْنَ عیش اور خوشی کرنے والے كَذٰلِكَ ہمارا کام تکذیب کرنے والون کے
ساتھ ایسا ہی ہے وَاَوْرَثْنٰهَا اور میراث دیے ہمنے اونکے مکان قَوْمًا اٰخَرِيْنَ دوسری قوم کو یعنی
بنی اسرائیل کو فَمَا بَكَتْ پس نہین رویا عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ اونپر آسمان وَالْاَرْضُ اور زمین یعنی اونکے
ہلاک ہونے کا کسی نے حساب نہین کیا معالم مین ہے کہ جب کوئی مومن مرتا ہے تو آسمان اور زمین اوسپر چالیس دن تک
رویا کرتے ہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کوئی بندہ نہین کہ آسمان مین جسکے واسطے دو دروازے نہون

ایک دروازہ سے اونکی روزی اوترتی ہے دوسرے دروازہ سے اونکے عمل آسمان پر جاتے ہین تو جب وہ بندہ مرجاتا ہے تو یہ دونون دروازے
اوسکے روزی اوترنے اور عمل اوپر جانے کے محروم ہوجانے پر روتے ہین ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آسمان کا رونا اوسکے
کناروں کی سرخی ہی تھا ... ہے کہ جب امیر المومنین حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو اونپر آسمان رویا اور اوسکا رونا یہ تھا
کہ اوسکے کنارے سرخ ہوگئے یہی مضمون کسی نے کہا ہے ... کہ بہرین چرخ بیوفاست ✚ ہر شام عکس شفق پیدا ن
کربلاست ✚ گر چرخ خون ببارد ازین غصہ درخورست ✚ ور خاک خون کند بدانین ماجرا رواست ✚ اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان
زمین کا رونا بھی آدمیون کا سا رونا ہے اور بعض اس بات پر ہین کہ آسمان زمین پہ ایسی علامت ظاہر ہوتی ہے جو حزن اور افسوس پر
دلیل ہو جیسے رونا کہ اکثر غم اور رنج پر دلالت کرتا ہے اور بہر تقدیر چونکہ فرعون والون کا کوئی عمل ایسا نہ تھا جو آسمان پر جاتا
اور زمین پر بھی اونھون نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا تو آسمان اور زمین اونپر نہ روئے وَمَا كَانُوا اور نہ تھے مُنظَرِينَ ع
مہلت دیے ہوئے ایک وقت سے دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یقینی نجات دی ہے ہمنے
بنی اسرائیل کو مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ذلیل کرنے والے عذاب سے کہ وہ فرعون کی بندگی اور غلامی تھی اور اونکے
بیٹون کا قتل اور کام مین رنج و تعب مِن فِرْعَوْنَ فرعون سے إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا بیشک تھا فرعون سرکش اور اپنے کو
بڑا اور بلند جاننے والا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ کافرون مین سے کہ وہ ایمان کی حدون سے تجاوز کیے ہوے ہین وَلَقَدِ
اخْتَرْنَاهُمْ اور تحقیق کہ برگزیدہ کرلیا ہمنے موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے ایمان والون کو عَلَىٰ عِلْمٍ علم پر یعنی ہمنے
جانا کہ یہ برگزیدہ کرنے کے لائق ہین عَلَى الْعَالَمِينَ اہل عالم پر اپنے زمانہ کے وَآتَيْنَاهُم اور دی ہمنے اونکو
مِّنَ الْآيَاتِ قدرت کی نشانیون مین سے مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ وہ چیز جسمین نعمت تھی کھلی ہوئی جیسے دریا کا پھٹ جانا
اور من و سلوی اوترنا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار قریش لَيَقُولُونَ البتہ کہتے ہین کہ إِنْ هِيَ نہین ہے انجام کار
إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ مگر پہلی موت ہماری دنیا مین اور اوسکے بعد پھر زندگی نہین ہے وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُنشَرِينَ
زندہ کیے ہوے اور اوٹھائے ہوے موت کے بعد فَأْتُوا بِآبَائِنَا پس لاؤ ہمارے باپون کو إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم
سچے اس بات مین کہ موت کے بعد پھر اوٹھنا ہے انکی یہ بات نادانی کے سبب سے تھی اسواسطے کہ حق تعالی کی طرف سے جو بات ظاہر ہونا ایک
وقت پر موقوف ہے تو دوسرے کی خواہش سے ہر وقت اوسکا ظہور کچھ لازم نہین تو موت کے بعد پھر اوٹھنے کا وعدہ آخرت مین ہے اگر دنیا مین
نہ ظاہر ہو تو اوسپر کچھ تحکم نہین پہونچتا أَهُمْ خَيْرٌ کیا قریش کے لوگ بہتر ہین قوت اور سختی اور مال و شوکت مین أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ
یا قوم تبع حمیری کہ وہ ایک بڑا لشکر تھا عظمت اور دبدبہ والا وَالَّذِينَ اور وہ لوگ جو تھے مِن قَبْلِهِمْ قوم تبع کے قبل
جیسے عاد و ثمود وغیرہ جب وہ ایمان نہ لائے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کردیا ہمنے اونکو إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ تھے مُجْرِمِينَ کافر اور
بعث و حشر سے منکر اخبار اور آثار کے فحوا سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تبع ایک بادشاہ تھا حمیر کا اوسکی کنیت ابو کرب تھی اور نام اسعد بن ملیکرب
یہ بادشاہ بڑے جاہ و حشم اور لشکر کے ساتھ مشرق سے عالم کی مغربی حد تک پہونچا اور حمیرہ اسی نے آباد کیا اور بہت مشہور بات ہے کہ سمرقند بھی اوسی کا

آباد کیا ہوا ہی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر تھا
یا نہین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تبع کو گالی نہ دو کہ وہ ایمان لایا ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے اوسکی قوم کی
مذمت کی خود اوسکی مذمت نہین کی معالم مین ہی کہ ایک وقت مدینہ مین اوسکے بیٹے کو لوگون نے قتل کر ڈالا تھا اور اوسنے وہان کے لوگون کو
قتل کرنے کے قصد سے لشکر کشی کی اور بنی قریظہ کے دو عالم کہ اونکا نام کعب اور اسد تھا اونھون نے جب خبر سنی تو تبع کے پاس گئے
اور کہا کہ یہ جرأت نہ کر اسواسطے کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی تو تبع اپنے قصد سے
باز آیا مدینہ منورہ کے لوگون کو نہ قتل کیا نہ قید اور وہ آتش پرست تھا اور اون دونون عالمون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اہل کتاب کے
ایک گروہ کے ساتھ یمن کی طرف چلا تو راہ مین چند آدمی ہذیل کے اوسکے سامنے آئے اور یہ بات زبان پر لائے کہ ہم تجھین ایسا مکان
بتادین کہ جسمین چاندی موتی زمرد کا خزانہ ہو تبع نے پوچھا کہ کہان وہ بولے مکہ مین اور اون آدمیون کی غرض یہ تھی کہ خانہ کعبہ کھودنے کا
ارادہ کرے اور ہلاک ہو جاے تبع نے خزانہ اور مکان کا حال عالمون سے بیان کیا علما بولے کہ خبردار ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا تمام
روے زمین مین وہ مقام بہت بزرگ اور شریف ہی اور جو کوئی اوسکے ساتھ بے ادبی کا ارادہ کرتا ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہی تجھین وہان
جانا چاہیے اور اوس مکان کی تعظیم بجالانا چاہیے تبع وہان گیا اور کعبہ شریف پر پوشش چڑھائی اور چھ ہزار اونٹ قربانی کیے
اور وہان سے یمن کی طرف رخ کیا اور اوسکی قوم جو حمیر مین تھی اوسنے مخالفت اور بغاوت شروع کی کہ تو ہمارے دین سے پھر گیا ہم
تجھسے نہین ملتے تبع نے خدا کی عبادت کرنے کی دلیلین اونکے سامنے بیان کین اور اونھون نے عناد اور عداوت زیادہ کی اور بولے کہ ہم آگ سے
امتحان کرتے ہین یمن کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کے دامن مین آگ تھی جب دو آدمیون مین جھگڑا ہوتا تو اوس آگ مین آتے جو ناحق پر
ہوتا وہ تو جل جاتا اور جو حق پر ہوتا اوسے کوئی آفت نہ پہونچتی غرضکہ علما اپنی کتابون سمیت آگ مین گئے اور صحیح و سلامت نکل آئے اور سارے
لوگ بالکل جل گئے اور اہل سیر کے نزدیک یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی کہ تبع نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نامہ لکھا اور شامول یہودی کو دیا
کہ اگر حضرت کا زمانہ پائے تو خود آپکی خدمت مین پہونچائے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کرکے وصیت کرے کہ تم مین سے جو آپکا زمانہ پائے یہ نامہ
حضور مین پہونچائے شامول کی بیسوین پشت مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے انھون نے وہ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت مین پہونچایا اور آپنے تین بار فرمایا کہ مرحبا بالاخ الصالح اور رقاشی رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ابوکرب اسعد حمیری ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سات سو برس آپکی نبوت اور بعثت کے قبل ایمان لائے تھے اور درج الدرر مین ہی کہ ایک ہزار تین برس ہجرت کے
قبل کہ نبوت سے ایک ہزار چالیس برس پہلے ہوے وہ ایمان لائے تھے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے
آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکو جو اون دونون کے درمیان مین ہی لٰعِبِيْنَ ۝ کھیلنے والے یعنی ہمنے حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہی کھیل کے
طور پر نہین بلکہ تمام مخلوقات کو حکمت کاملہ کے ساتھ ہمنے ظاہر کیا ہی اور حکمت کو یہ بات سزاوار نہین کہ آدمیون کو ہم معطل اور مہمل چھوڑ دین بے ثواب اور
بے عذاب مَا خَلَقْنٰهُمَآ نہین پیدا کیا ہمنے اہل زمین اور اہل آسمان کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے کہ وہ طاعت پر ثواب پاتا اور معصیت پر
عذاب اوٹھاتا ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہت آدمی یعنی مشرک غفلت اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے کہ حکیم کا کام حق اور حکمت کے

ساتھ ہوتا ہے اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ دن جدا ہونے کا کہ حق باطل سے جدا ہوگا یا مومن کافر سے یا مطیع عاصی سے مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ وقت ہے سب آدمیوں کے جمع ہونے کا یَوْمَ لَا یُغْنِیْ جس دن نفع نہ کریگا مَوْلًى کوئی دوست اور قرابتی عَنْ مَّوْلًى کسی دوست اور قرابتی سے شَیْئًا کچھ عذاب میں سے یا کوئی کسی کو کسی چیز کے سبب سے فائدہ نہ پہنچائیگا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ ہونگے وے کہ مدد دیے جائیں اور دوستوں سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ جسپر رحم کرے اللہ یعنی مومن کہ شفاعت کرکے ایک دوسرے کی مدد کریگا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک خدا غالب ہے جسپر وہ عذاب کریگا اوسکی کوئی مدد نہ کریگا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے جسپر رحمت کریگا اوسے رتبہ شفاعت عطا فرمائیگا اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ یقینی درخت زقوم یعنی اوسکا میوہ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ کھانا ہے گناہگاروں کا یعنی ابو جہل اور اوسکے گروہ کا اور زقوم جب کھائینگے كَالْمُهْلِ تو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ جوش کھائیگا پیٹوں میں جوش کھانا كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ جیسے جوش کھاتا گرم پانی کا یعنی اونکی آنتوں وغیرہ کو ٹکڑے کر دیگا پھر حق تعالیٰ دوزخ کے فرشتوں کو حکم فرمائیگا کہ خُذُوْهُ لیلوان گناہگاروں کو فَاعْتِلُوْهُ پھر کھینچو اونکو بزبردستی قہر کے ساتھ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ دوزخ کے درمیان میں ثُمَّ صُبُّوْا پھر اوس وقت بہائینگے فَوْقَ رَاْسِهٖ اوسکے سر پر مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝ عذاب گرم پانی کا کہ اوسکے بدن پر باہر طرف اس پانی کے سبب سے عذاب ہوگا جس طرح اندر زقوم کے سبب عذاب ہوگا اور کہینگے اوس سے کہ ذُقْ چکھ اور یہ عذاب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ بیشک تو عزت اور قدرت والا ہے اپنی قوم کے نزدیک الْکَرِیْمُ ۝ بزرگ اپنے زعم میں ابو جہل کہتا تھا کہ سب اہل مکہ میں میں بہت عزت اور بزرگی والا ہوں بطحا میں مجھسے زیادہ کوئی عزت والا نہیں ہے تو قیامت کے دن حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اوسپر عذاب کرو جو عزیز اور کریم ہونے کا دعوی کرتا تھا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ وہ ہے کہ تھے تم اوسکے ساتھ تَمْتَرُوْنَ ۝ شک کرتے یہانتک کہ اب تم نے آنکھوں سے دیکھ لیا اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق کہ پرہیزگار فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ امن والے مقام میں ہیں یعنی ایسے مقام میں جہاں آفات اور کوئی خوف کی بات نہ ہوگی فِیْ جَنّٰتٍ باغوں میں بیچ وَّعُیُوْنٍ ۝ اور چشموں میں یَلْبَسُوْنَ پہنینگے مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ریشمی کپڑے مہین و سنگین مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ اوس حال میں کہ روبرو بیٹھے ہونگے ایک دوسرے کے باہم محبت رکھنے واسطے تفسیر سور آبادی میں ہے کہ یہ روبرو بیٹھنا مہمانی کے دن ہوگا دار الجلال میں کہ حق تعالیٰ سب مومنوں کو ایک خوان پر بٹھائیگا اور سب ایک دوسرے کا مونہہ دیکھینگے كَذٰلِكَ اسی طرح اسی حال پر رہینگے بے تغیر اور تبدیل کے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا کرینگے ہم متقیوں کو بِحُوْرٍ گوری عورتوں کے ساتھ عِیْنٍ ۝ بڑی آنکھوں والیاں اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ دنیا کی عورتیں ہونگی یا جنت کی حوریں یَدْعُوْنَ فِیْهَا چاہینگے بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوہ جو آرزو کرینگے اٰمِنِیْنَ ۝ اوس حال میں کہ بیخوف ہیں اوسکے ضرر سے یا منقطع ہوجانے سے لَا یَذُوْقُوْنَ نہ چکھینگے فِیْهَا الْمَوْتَ آخرت میں موت اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى مگر موت پہلی جو دنیا میں چکھ چکے اور جب لوگوں کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ہر زندگی کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ نے

خبر دی کہ جنت مین جو زندگی ہی اوسکے بعد موت نہین ہی وَوَقٰهُمْ اور نگاہ رکھیگا جنتیون کو حق تعالی اور اونسے تکلیف دفع کریگا عَذَابَ الْجَحِيْمِ عذاب دوزخ کی فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ فضل وکرم کی راہ سے کہ وہ فضل تیرے رب کی طرف سے ہی ذٰلِكَ وہ عذاب پھرنا اور بہشت مین حیات ابدی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ ہی چھٹکارا اور مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ پھر سوا اسکے نہین کہ ہمنے آسان کردیا قرآن جو نازل کیا ہی بِلِسَانِكَ تیری زبان مین لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ شاید تیری قوم کے لوگ سمجھین اور نصیحت مانین اور اونھون نے نصیحت نہ مانی فَارْتَقِبْ پس امید رکھ اوس چیز کی جو اونپر اوترنگی اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ بیشک وہ بھی منتظر ہین کہ تمپر کیا نازل ہوتا ہی مگر تمہارے واسطے نصرت الٰہی ہوگی اور اونکے لیے عذاب نامتناہی دوستون کو ہردم فتح تازہ ہی اور دشمنون کو ہر وقت رنج بے اندازہ بیت تابعان را وعدہ حسن المآب ٭ منکران را وعدہ ذوقوا العذاب

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَاتُهَا
سورہ جاثیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سینتیس آیتین ہین

حٰمٓ حروف مقطعہ حروف اسمائے الٰہی کے مختصر ہین چنانچہ حے اشارہ ہی حی اور حفیظ کی طرف اور میم کنایہ ہی ملک اور مجید سے لطائف مین ہی کہ حے حکم ازلی ہی اور میم ملک ابدی ہی اِن دونون کی قسم کھاتا ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا کے پاس سے ہی جو سب پر غالب ہی الْحَكِيْمِ دانا مطالب میسر کرنے اور عطایا مقدر کرنے مین اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ آسمانون مین ثابت اور سیارہ ستارے وَالْاَرْضِ اور زمینون مین پہاڑ درخت حیوانات لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ البتہ نشانیان ہین ایمان والون کے واسطے صانع کی وحدت اور قدرت پر وَفِيْ خَلْقِكُمْ اور تمکو پیدا کرنے مین نطفے اور اوسکو بدلنے مین ایک حال سے دوسرے حال کی طرف وَمَا يَبُثُّ اور اوسمین جو کچھ پراگندہ کرتا ہی زمین مین مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے والون مین سے اونکی صورتین اور شکلین مختلف ہونے کے سبب اٰيٰتٌ نشانیان ہین حضرت ذوالجلال کی حکمت پر استدلال کے واسطے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو یقین کرنے والے ہین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور رات دن کے اختلاف مین وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اوس چیز مین جو اوتاری اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مِنْ رِّزْقٍ روزی یعنی مینہ جو روزی کا سبب ہی فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اوس مینہ سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے خشک اور پژمردہ ہوجانے کے بعد وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اور ہواؤن پھیرنے مین جہتون کے اختلاف اور احوال کے اختلاف کے ساتھ اٰيٰتٌ نشانیان ہین کھلی ہوئی کمال قدرت الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہین تِلْكَ یہ دلیلین اٰيٰتُ اللّٰهِ دلیلین ہین قدرت الٰہی کی یا یہ آیتین ہین قرآن کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہین ہم تجپر اونھین بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ پھر کس بات کے ساتھ بَعْدَ اللّٰهِ بعد کلام الٰہی کے کہ قرآن ہی وَاٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون کے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین اور پڑھتے تؤمنون حاضر کا صیغہ

پڑھا ہی یعنی اے کافرو تم ان باتون پر نہین ایمان لاتے تو پھر کس بات پر ایمان لاؤگے وَيْلٌ عذاب کی سختی لِّكُلِّ أَفَّاكٍ ہر جھوٹے
أَثِيمٍ ۝ بڑے گنہگار کے واسطے ہی یعنی نضر بن حارث کے لیے کہ يَسْمَعُ سنتا ہی آيَاتِ اللَّهِ آیتین اللہ کی جو تُتْلَىٰ عَلَيْهِ
پڑھی جاتی ہین اوسپر ثُمَّ يُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہی یعنی ثابت قدمی کرتا ہی اپنے کفر پر مُسْتَكْبِرًا اوس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہی
اوسپر ایمان لانے سے كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ نہین سنا اوسے یعنی جب اوس طرف کان نہ لگایا اور اوس سے نفع نہ اوٹھایا
تو گویا اوسنے سنا ہی نہین فَبَشِّرْهُ تو خوشخبری سنا اوسے بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ عذاب دکھ دینے والے کی جو دوزخ مین کا
خوشخبری کا لفظ ہنسی کی راہ سے ہی وَإِذَا عَلِمَ اور جب سنتا ہی مِنْ آيَاتِنَا ہماری کتاب کی آیتون مین سے شَيْئًا
کچھ یعنی اوسے کوئی دلیل پہونچتی ہی اور جانتا ہی کہ قرآن مین سے ہی اتَّخَذَهَا هُزُوًا تو ٹھہرا لیتا ہی اوسے ہنسی ہوئی
یعنی اوسپر ہنستا ہی اور مسخراپن کرتا ہی اور ایسی صورت ظاہر کرتا ہی کہ حق اور صواب سے وہ دور رہتی ہی أُولَٰئِكَ وہ گروہ ہنسنے والے
لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ عذاب ذلیل کرنے والا مِّن وَرَائِهِمْ اونکے مونھ کے سامنے جَهَنَّمُ دوزخ ہی
اسواسطے کہ اوسکی طرف متوجہ ہین یا اونکے پیچھے دوزخ ہی یعنی مرنے کے بعد اونکا آل دوزخ مین ہوگا وَلَا يُغْنِي عَنْهُم
اور دفع نکریگا اونسے مَّا كَسَبُوا جو کچھ کمایا اونھون نے مال و پیدا کی اولاد شَيْئًا کچھ عذاب الٰہی مین سے وَلَا مَا اتَّخَذُوا اور نہ دفع
کریگا اونسے عذاب کو وہ جو ٹھہرا لیے ہین اونھون نے مِن دُونِ اللَّهِ خدا کے سوا أَوْلِيَاءَ دوست اور معبود وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہی عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ عذاب بڑا کہ اوسکی شدت حد سے تجاوز ہی هَٰذَا یہ قرآن هُدًى راہ دکھانے والا ہی
وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو نہین ایمان لائے ہین بِآيَاتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کا کہ قرآن ہی یا قدرت یا حکمت کی دلیلین
لَهُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝ بہت سخت عذابون مین سے دکھ دینے والا اللَّهُ خدا الَّذِي سَخَّرَ
وہ ہی جسنے مسخر کیا لَكُمُ الْبَحْرَ تمھارے واسطے دریا کو یعنی اوسکی سطح برابر کر دی تاکہ وہ چیزین جو اندر سے سبک اور خالی ہین اوسکے اوپر
ٹھہری رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ دریا کا مسخر ہونا یہ ہی کہ وہ اپنے مین غوطہ لگانے اور سیر کرنے سے باز نہین رکھتا لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ
تاکہ چلین کشتیان فِيهِ اوسمین بِأَمْرِهِ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوا اور تاکہ طلب کرو تم مِن فَضْلِهِ خدا کے فضل سے انواع
واقسام کے فائدے جیسے تجارت اور مچھلی کا شکار وغیرہ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور تاکہ شاید تم شکر کرو خدا کا ان نعمتون پر
وَسَخَّرَ لَكُم اور حکم مین کر دیا تمھارے واسطے یعنی تمھاری منفعت کے واسطے پیدا کیا اوسے مَّا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ آسمانون مین ہی
آفتاب ماہتاب ستارے مینھ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی پہاڑ دریا درخت پھل جَمِيعًا یہ سب مِّنْهُ اوسی سے ہی
اوسکے غیر سے نہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک یہ چیزین مسخر کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی اور حکمت پادشاہی کی
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو تفکر کرتے ہین اوسکی عجیب غریب صنعتون اور خلقتون مین کہ صفحہ
جہان سے ظاہر ہی **بیت** در جملہ جہان ز مغز تا پوست * ہر ذرہ گواہ قدرت اوست * لکھا ہی کہ غفاری نے شہر مکہ مین فاروق
رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور حضرت فاروق نے بمقتضائے شجاعت چاہا کہ اوسے پکڑین اور انتقام لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُل

کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین يَغْفِرُوا کہ معاف کرین لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
اون لوگون کو جو نہین ڈرتے ہین أَيَّامَ اللَّهِ ہلاک ہونے کے دنون سے اور عذاب الٰہی کے ایام سے عرب واقعون کو ایام کے ساتھ
تعبیر کرتے ہین جیسے یوم بعاث یوم اعماس تو آیت کے معنی یہ ہین کہ درگذر کرو اون لوگون سے جو کافرون کے ہلاک ہونے کے دنون مین
غور و تامل نہین کرتے اور اوس سے نہین ڈرتے لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے خدا قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ ایک قوم کے
لوگون کو ساتھ اوس چیز کے کہ مین کمائی کرتے برائی کرنا اور معاف کردینا کشاف مین ہو کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین
کہ ہم حضرت فاروق کے سامنے بیٹھے تھے پڑھنے والے نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لیجزی عمر بما صنع اور
بعضے کہتے ہین کہ آیت نازل ہونے کا سبب جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا قصہ ہو اور اوسکا شمہ انشاء اللہ سورۂ منافقون مین
کہا جائیگا اور اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہنا چاہیے اسواسطے کہ یہ سورت بالاتفاق مکی ہو امام ثعلبی کی تفسیر مین ہو کہ یہ آیت
نازل ہونے کے بعد کہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاص یہودی نے بر سبیل طعن یہ بات کہی کہ خدا اگر محتاج ہو گیا ہو کہ
قرض مانگنے لگا اور یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہونچی پس آپنے تلوار کھینچکر اوسے ڈھونڈھنا شروع کیا کہ جہان اوسے دیکھین
قتل کر ڈالین تو حضرت جبریل یہ آیت لائے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے
واسطے بھیجا جب حضرت عمر حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر تلوار رکھدے کہ حق تعالی نے معاف کرنے کا حکم فرمایا اور یہ آیت حضرت عمر کے
سامنے پڑھی پس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہو اوس خدا کی جسنے آپ کو خلق کی طرف رسول حق کرکے
بھیجا ہو کہ اب غصہ کا اثر میرے چہرے پر نہ دیکھیے گا اور گناہ کے مقابلہ مین معاف کرنے کی صفت کے سوا اور کچھ مشاہدہ نہ فرمائیے گا نظم
چو بینی ز خلق در گذاری ٭ ترا زیبد طریق بردباری ٭ اگر چہ دامنت را سید رو خارے ٭ تو گل باش و دہان پر خندہ میدار ٭ اور بعضون نے
کہا ہو کہ یہ آیت آیت قتال سے منسوخ ہو مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ جو کوئی کرے نیک کام تو اوسکے نفس کے واسطے ہو اوسکا
ثواب وَمَنْ أَسَاءَ اور جو کوئی برا کام کرے فَعَلَيْهَا تو اوسپر ہو اوسکا وبال ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تو اپنے رب کی طرف تُرْجَعُونَ
پھیرے جاؤگے کامون اور باتون کی جزا کے واسطے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور بیشک و شبہہ ہمنے دی بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ
فرزندان یعقوب کو توریت وَالْحُكْمَ اور حکم کرنا امور دین مین وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت یعنی اونمین سے بعض کو ہمنے پیغمبر کیا اور
کسی قبیلہ مین اسقدر پیغمبر نہین ہوے جتنے بنی اسرائیل مین ہوے حضرت یوسف کے زمانے سے حضرت عیسی علیہما السلام کے زمانہ تک
وَرَزَقْنَاهُمْ اور روزی دی ہمنے اونکو مِنَ الطَّيِّبَاتِ پاکیزہ اور حلال چیزون مین سے اور بعضون نے کہا ہو کہ طیبات سے
من و سلوی مراد ہو وَفَضَّلْنَاهُمْ اور فضیلت دی ہمنے اونکو عَلَى الْعَالَمِينَ ○ اونکے زمانے کے اہل عالم پر وَآتَيْنَاهُمْ اور
عطا کین ہمنے اونکو بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ کھلی ہوئی دلیلین دین اور ملت کے کام مین سے یا کھلے ہوے معجزے یا ظاہر آیتین محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین یہانتک کہ اونھین جو پہچاننے کا حق ہو اوس طرح پہچان لیا اور آپکا امر اونکے اوپر خوب محقق ہو گیا فَمَا
اخْتَلَفُوا پھر اختلاف نہین کیا اونھون نے آپ کے امر مین إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم حقیقت حال کا

یعنی خود تحقیق کے ساتھ اونھون نے یہ جانا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہین جنکا حال توریت مین مذکور ہوچکا ہی اور آپکا حال اونھون نے
پوچھی دیکھا تھا بَغْيًا بَيْنَهُمْ عداوت اور حسد کی راہ سے کہ اونکے درمیان مین ہی اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَقْضِي بَيْنَهُمْ حکم کریگا اونکے
درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيمَا كَانُوا فِيهِ اوس چیز مین کہ تھے جسمین يَخْتَلِفُونَ ○ اختلاف کرتے یعنی توریت کے
صاف کلمون مین کہ اونمین سے بعضے تغیر دینے والے تھے حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کی نعت سے ثُمَّ جَعَلْنٰكَ پھر
بنی اسرائیل کے بعد کردیا ہمنے تجھے اے ہمارے حبیب یعنی مقرر کردیا ہمنے تیرا چلنا عَلٰى شَرِيْعَةٍ کھلی ہوئی راہ پر مِّنَ الْاَمْرِ دین کے کام مین سے
فَاتَّبِعْهَا بس متابعت کر اوس شریعت کی اور اوسے اپنا پیشوا کرلے اور اوسپر عمل کرو وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ اور متابعت
نکر اون لوگون کی آرزوکی جو لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے توحید کی حقیقت یعنی رؤسا قریش جو تجھسے کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے
دین کی طرف پھر آ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکی خواہش کی متابعت نہ کرنا اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا تحقیق کہ وہ دفع نکرینگے عَنْكَ
تجھسے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب الہی مین سے کچھ اگر خدا چاہے تیرے ساتھ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعضے اونمین سے دوست ہین بعض کے اور اونکی دوستی ایک دوسرے کے ساتھ ہمجنس ہونے کے سبب سے ہی اور چونکہ
تمھین اونکے ساتھ جنسیت نہین ہی تو تم اونکی آرزوون کی پیروی نہ کرو اور اپنا مصاحب اپنی جنس سے ڈھونڈھو وَاللّٰهُ اور اللہ
وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ دوست ہی پرہیزگارون کا تو تم بھی اونھی کو دوست رکھو هٰذَا یہ شریعت کی متابعت بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ
نگاہین ہین لوگون کے واسطے یعنی روشن چیزین ہین کہ اونکے سبب سے راہ حق دیکھ لیتے ہین گمراہ نہین ہوتے وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
اور ہدایت اور رحمت ہی خدا کی طرف سے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو یقین کرتے ہین یعنی گمان کے جنگل سے
نکل کر یقین کی منزل کے طالب ہوتے ہین معالم مین ہی کہ مشرکون مین سے ایک شخص نے مومنون سے یہ بات کہی کہ یہ جو تم بعث اور
حشر کے باب مین کہتے ہو اگر سچ ہو اور ہمین واقعی دوسرے عالم مین لیجائین تو وہان بھی ہم مال و جاہ مین تمسے زیادہ ہونگے
جسطرح اس عالم مین ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ حَسِبَ کیا ایسا نہین ہی جو گمان کیا الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
اون لوگون نے جنھون نے کمائی ہین برائیان جیسے کفر اور معصیت اَنْ نَّجْعَلَهُمْ یہ کہ کردین ہم اونکو آخرت مین كَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مانند اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک یعنی مشرک لوگ بزرگی مین
مومنون کے مثل نہونگے سَوَآءً یکسان ہی مَّحْيَاهُمْ اونکی زندگی وَمَمَاتُهُمْ اور اونکی موت دنیا اور آخرت مین یعنی جو کوئی
ایمان پر مریگا وہ ایمان پر اوٹھیگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر اوٹھایا جائیگا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ برا حکم ہی جو وہ کرتے ہین
اور شرک اور توحید کے نتیجہ کو برابر رکھتے ہین مصرع نیست یکسان لاے زہر آمیز با آب حیات ٭ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اور پیدا کیے خدا نے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی اور عدل کے ساتھ اور مقتضاے عدالت یہ ہی کہ نیک کام
کرنے والے اور بدکار اور موحد اور مشرک مین تفاوت ہو وَلِتُجْزٰى اور دوسرا اسواسطے کہ جزا دیا جائے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ
بسبب اوسکے جو کمائی کی اوسنے بھلائی یا برائی وَهُمْ اور وہ یعنی عمل کرنے والے لَا يُظْلَمُوْنَ ○ نہ ظلم کیے جائینگے

یعنی نیک لوگون کے ثواب مین کمی اور برون کے عذاب مین زیادتی نہوگی بلکہ ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے اَفَرَءَیْتَ کیا دیکھا
تونے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے ٹھہرالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنا خدا اپنی خواہش کو یعنی خواہش کی پیروی کرتا ہو اور اوسکا حکم اسطرح
مانتا ہو جسطرح خدا کا حکم ماننا چاہیے یا یہ کہ اپنے معبود کو اپنی آرزو بنالیتا ہو یعنی ایک بت پوجتا ہو اور جب دوسرا بت اوس سے بہتر
دیکھتا ہو تو پہلے کو چھوڑ دیتا ہو اور اس دوسرے کی پرستش کرنے لگتا ہو وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ اور کیا دیکھا تونے اوسے جسکو گمراہ کر دیا اور
چھوڑ دیا خدا نے عَلٰى عِلْمٍ اوسے علم پر جو حق تعالیٰ کو ہی اوسکے انجام کے باب مین وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ اور مہر کر دی اوسکے
کان پر تاکہ حق بات نہ سنے وَقَلْبِهٖ اور اوسکے دل پر تاکہ آیات حق نہ سمجھے وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور ڈالدیا
اوسکی آنکھ پر پردہ اور پوشش تاکہ عبرت حاصل کرنے کی نظر سے نہ دیکھے فَمَنْ يَّهْدِيْهِ پھر کون ہی جو ہدایت کرے ایسے آدمی کو
مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یعنی نصیحت پکڑو اور متنبہ
ہو جاؤ وَقَالُوْا اور کہا بعث و حشر کے منکرون نے کہ مَا هِيَ نہین ہی یہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگی دنیا کی جو
ہمین حاصل ہی نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین ہم یعنی ہم مین سے بعضے مرتے ہین بعضے جیتے ہین اور احتمال
رکھتا ہی کہ اس بات کے قائل مذہب تناسخ رکھتے ہون اور اونکے نزدیک یہ ہو کہ جو مرتا ہی اوسکی روح دوسرے جسم سے تعلق پکڑ لیتی ہی اور
دنیا ہی مین پھر ظہور کرتا ہی یہانتک کہ دوبارہ مرتا ہی پھر اور جسم کے ساتھ روح آتی ہی تناسخ جو اونکے زعم مین پیغمبر تھا نقل کرتے ہین کہ اوسنے
کہا کہ مین نے اپنے کو ستر سو قالب مین دیکھا ہی اور مشرکون نے کہا ہو کہ وَمَا يُهْلِكُنَآ اور ہلاک نہین کرتا ہمکو اِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ
گذرنا اور برانا ہو جانا اور بوڑھا پا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی کافرون کو بِذٰلِكَ اس بات کا کہ مرنے کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم کہ اون زمانون کا اولٹنے والا اور اونمین تصرف کرنے والا حق تعالیٰ ہی اور زمانہ کو کسی کام مین کچھ اختیار نہین نظم دہر ترا
دہر پناہی ترا ٭ حکم ترا زیبد و شاہی ترا ٭ دور زمان کا لیشا زد بجود ٭ چرخ فلک سر نفرازد بجود ٭ این ہمہ فرمان تراہ بندہ اند ٭ در رہ امر تو
شتابندہ اند ٭ اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَظُنُّوْنَ مگر گمان کیے ہین اور نری تقلید سے بے دلیل بات کہتے ہین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر اٰيٰتُنَا آیتین ہماری کتاب کی بَيِّنٰتٍ اس حالت مین کہ کھلی ہوئی اور صاف دلالت کرنے والی ہون بعث و نشر کے
باب مین جیسے قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہین ہوتی اونکی دلیل اِلَّآ اَنْ
قَالُوا ائْتُوْا مگر یہ کہتے ہین کہ لاؤ بِاٰبَآئِنَآ ہمارے باپون کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچ کہنے والے خلق کو زندہ کرنے مین
مرنے کے بعد قیامت کے دن اور یہ بات جہل اور عناد سے کہتے ہین اسواسطے کہ مردون کے زندہ کرنے کا وقت مقرر کیا گیا ہی خاص وقت کے ساتھ
ایسی وجہ پر جو مقتضائے حکمت ہی پس اگر فرمائش کے وقت نہ موجود ہو جائین تو عاجزی پر گمان نہ کرنا چاہیے قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو مان کے پیٹ مین ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالتا ہی تمکو دنیا مین ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ پھر جمع کریگا
تمکو قبرون مین اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ نہین ہی کچھ شک اوسکے آنے مین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ اور لیکن بہتیرے آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے کم فکر کرنے اور منظرون کے قصور سے وَلِلّٰهِ اور اللہ ہی کے

واسطے ہے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ جسدن قائم
ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ اوسدن يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ نقصان اوٹھائینگے تباہکار اور اونکا نقصان یہہ ہوگا کہ دوزخ مین
پہونچینگے وَتَرٰى اور دیکھیگا تو اوسدن كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً زانو کے بل ٹہرا ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ زانو کے بل گرنا
کافرون کا خاصہ ہی اور بہت صحیح بات یہ ہے کہ عام ہی اسواسطے کہ اوس روز کی ہیبت سے سب لوگ زانو کے بل گر پڑینگے كُلُّ
اُمَّةٍ ہر گروہ تُدْعٰى پکارا جائیگا اِلٰى كِتٰبِهَا اپنی کتابون کی طرف یعنی اپنے نامۂ اعمال کی طرف اور اونکو کہینگے کہ اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ آج جزا دیے جاؤگے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے هٰذَا كِتٰبُنَا یہ ہماری کتاب ہے
یعنی وہ کتاب جسکے لکھنے کا حکم ہمنے کرام الکاتبین کو دیا تھا يَنْطِقُ بولتی ہے یعنی ظاہر کرتی ہی عَلَيْكُمْ تمپر تمہارے اعمال بِالْحَقِّ سچائی کے
ساتھ نہ کم نہ زیادہ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ بیشک تھے ہم لکھواتے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ جو کچھ تھے تم کرتے معالم مین ہی کہ
جب دونون فرشتے بندون کے عمل آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی اوس لکھے مین وہ عمل ثابت رکھتا ہی جسپر ثواب یا عذاب ہو اور لغو
اور بیہودہ کو مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ لکھوانا لوح محفوظ مین سے ہی اسواسطے کہ آدمیون کے نامۂ اعمال سال بسال لوح محفوظ سے
فرشتون کو سپرد کرتے ہین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام اچھے فَيُدْخِلُهُمْ تو داخل کریگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین کہ منجملہ اوسکے بہشت ہی ذٰلِكَ وہ
اپنی رحمت مین داخل کرنا هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ وہی مراد پانا اور چھٹکارا کھلا ہوا وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور مگر وہ لوگ جو
نہ ایمان لائے اونسے کہینگے کہ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ کیا نہ تھا کہ میری آیتین تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھی جاتین تمپر یعنی ہمنے پیغمبر بھیجے تھے کہ
میری کتاب کی آیتین تمپر پڑھتے تھے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پھر تمنے تکبر کیا اور اوسپر ایمان لانے سے انکار کیا وَكُنْتُمْ اور تم تھے قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ایک گروہ مشرک وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا تھا تمھارے سامنے کہ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک خدا کا وعدہ
حشر اور حساب اور ثواب اور عذاب کے باب مین حق ہی وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت کچھ شک نہین اوسمین قُلْتُمْ
مَّا نَدْرِيْ تم کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے کہ مَا السَّاعَةُ کیا چیز ہی قیامت اِنْ نَّظُنُّ گمان نہین کرتے ہم قیامت قائم ہونے کا
اِلَّا ظَنًّا مگر گمان تمھارا یعنی ہمکو یہ گمان ہی کہ تم بھی اوسکا گمان ہی رکھتے ہو اور تمکو بھی اوسکا یقین نہین وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ
اور نہین ہین ہم اوسمین یقین کرنے والے یعنی ہمکو بھی قیامت قائم ہونے کا یقین نہین وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوگی اونکے واسطے آخرت مین
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا برائیون کی جو اونھون نے دنیا مین کی ہین وَحَاقَ بِهِمْ اور اوتریگا اونپر مَّا كَانُوْا بِهٖ عذاب
اوسکا کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرتے قیامت کے عذابون مین سے وَقِيْلَ الْيَوْمَ اور کہینگے اونسے کہ آج نَنْسٰىكُمْ
ہم چھوڑے دیتے ہین تمکو آگ مین جیسے بھولی ہوئی چیز کو چھوڑ دیتے ہین كَمَا نَسِيْتُمْ جسطرح تمنے چھوڑ دیا غفلت کے سبب سے
یعنی جیسے تم غافل تھے لِقَاۤءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اپنے اس دن کو اور تمنے آج کے واسطے کچھ تیاری کی وَمَاْوٰىكُمُ
النَّارُ اور ٹھکانا تمھارا آگ ہی وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمھارے واسطے کوئی مِّنْ نّٰصِرِيْنَ یارون اور مددگارون مین سے

جو تمکو آگ سے بچائے ذٰلِكُمْ یہ پھر عذاب اوترنا بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ بسبب اسکے ہوکہ تمنے ٹھہرالیا اٰيٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتون کو
یا اوسکی قدرت کی دلیلون کو هُزُوًا ہنسی ہوئی چیز یعنی اوسپر تم ہنستے تھے اوسمین فکر نہ کرتے تھے وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
اور فریفتہ کیا تمکو زندگی دنیا نے تم حیات فانی پر بھولے تھے اور حیات جاودانی کو بھولے تھے فَالْيَوْمَ تو آج لَا يُخْرَجُوْنَ
نہ نکالے جائینگے مِنْهَا آتش دوزخ سے وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ اور نہ ہین وہ کہ طلب خوشنودی کی کریں اونسے یعنی اونسے
یہ نہ کہینگے کہ تم عذر خواہی کرو تاکہ تمسے ہم خوش ہون اسواسطے کہ خدا کی خوشنودی اونسے بہت دور ہے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس خدا ہی کے واسطے
سب تعریف رَبِّ السَّمٰوٰتِ پیدا کرنے والا آسمانون کا وَرَبِّ الْاَرْضِ اور خداوند زمین کا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تربیت کرنے والا
سب اہل عالم کا وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ اور اوسی کے واسطے ہے بزرگی اور بڑائی اور اوسی کی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور اوسکے آثار قدرت ظاہر ہین
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانون اور زمین مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ ہے غالب سب پر الْحَكِيْمُ ۝ دانا سب کامون مین

وھی خمس وثلثون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الاحقاف مکیۃ
اور یہ پینتیس ۳۵ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ احقاف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

حٰمٓ ۝ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حے اشارہ ہے حکم الٰہی کی طرف اور میم کنایہ ہے مجد بادشاہی کی جانب حق تعالیٰ اپنے حکم
کامل اور مجد شامل کی قسم کہا کر کہتا ہے کہ جو مجھپر ایمان لایا اوسپر عذاب نہ کرونگا لطائف میں مذکور ہے کہ حے اہل توحید کی حمایت ہے اور میم
مرضات حق ہین اونسے زیادتی کے ساتھ کہ وہ منظر کرتا ہو اللہ کے وجہ کی طرف تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا کتاب کا بعض کے بعد بعض مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اللہ کی طرف سے ہے جو قوی اور غالب ہے حکم صائب بھیجنے والا افعال اور اقوال مین اوسکے غیر کی طرف کتاب کا اوترنا نہین ہے
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اوس چیز کو جو اون دونون کے
درمیان مین ہے اقسام مخلوقات اور انواع موجودات اِلَّا بِالْحَقِّ مگر راستی کے ساتھ ایسی وجہ پر جو اوسکی حکمت اور عدالت کی چاہی ہوئی ہے
وَّاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر نام رکھے ہوئے زمانہ کے اندازہ کے ساتھ کہ ہر ایک کے باقی رہنے کی آخر مدت ہو یا وہ
زمانہ کہ اوسپر سب کی انتہا ہو کہ وہ قیامت کا دن ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے آخرت کا وہ عَمَّآ اُنْذِرُوْا
اوس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین مُعْرِضُوْنَ ۝ مونھ پھیرنے والے ہین اوسمین فکر نہین کرتے نہ اوسے
مسلّم رکھتے ہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ خبر دو مجکو اوس چیز کی
جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا جیسے بت اور فرشتے اور جن وغیرہ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا دکھاؤ مجکو کہ
کیا پیدا کیا انھون نے مِنَ الْاَرْضِ زمین اور اوسکے اجزا سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ کیا اونکے واسطے ہے کچھ شرکت فِي السَّمٰوٰتِ
آسمان پیدا کرنے مین اور جونکہ ظاہر ہے کہ تمھارے معبود عاجز ہین اور اونکو زمین اور آسمان مین کچھ تصرف نہین تو انھین
پرستش مین میرا شریک کیون کرتے ہو اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو تمھارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ

هٰذَآ قبل قرآن اوترنے کے کہ اوس کتاب مین تمکو شرک کرنے کا حکم ہوا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ اگلون کے علم کا بقیہ یا کوئی روایت
اگلے انبیا علیہم السلام سے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ تمھارے معبود عبادت کے مستحق ہین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جب مشرک اس دلیل مین عاجز آگئے تو حق تعالیٰ نے اونکی گمراہی کے باب مین فرمایا کہ وَمَنْ اَضَلُّ
اور کون ہی زیادہ گمراہ مِمَّنْ يَّدْعُوْا اوس شخص سے جو پکارے اور پوجے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا سوا مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ
لَهٗٓ اوسکو جو نہ جواب دے اور نہ قبول کرے اوسکی دعا کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک یعنی اگر مشرک [illegible]
پکارین تو اجابت کا اثر اوس سے نہ ظاہر ہوگا وَهُمْ اور وہ بت عَنْ دُعَآئِهِمْ [illegible] پکارنے سے جو اون بتون کو پکارتے ہین
غٰفِلُوْنَ غافل اور بیخبر ہین اور جب وہ اونکا پکارنا سنتے ہی نہین [illegible]
خدا اونکی عبادت سے دست بردار ہوا اور چند بجس جماد جو نہ دیکھتے ہین نہ سنتے [illegible] اونکی طرف [illegible]
کسے کہ چشمہ آب حیات ● بگذارد و رو نہد بسوے ظلمات ● وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جب [illegible] لوگ تو كَانُوْا لَهُمْ
ہونگے معبود باطل اپنی پرستش کرنے والون کے اَعْدَآءً دشمن [illegible]
وَّكَانُوْا اور ہونگے معبود باطل بِعِبَادَتِهِمْ اپنے عابدون کی عبادت [illegible] كٰفِرِيْنَ کافر [illegible] منکر یعنی عبادت کرنے والے
اونکی پرستش سے منکر ہو جاینگے یعنی بت کہینگے کہ [illegible] جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
بِشِرْكِكُمْ [illegible] بت پرست کہینگے کہ ہمنے تو بتون کی پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالیٰ [illegible] وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر اٰيٰتُنَا ہماری کتاب کی آیتین بَيِّنٰتٍ [illegible] قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین کافر لِلْحَقِّ حق بات کو لَمَّا جَآءَهُمْ [illegible] هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ [illegible]
اَمْ يَقُوْلُوْنَ اور اسی پر بس نہین کرتے کہ اوسے جادو کہین بلکہ کہتے ہین کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہی قرآن کو محمد نے [illegible]
کہلیا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ کہ اگر افترا کیا ہو مین نے بفرض محال تو [illegible] بڑا گناہ ہوگا اور البتہ اوسکی جزا مین عذاب بھی بڑا ہوگا
فَلَا تَمْلِكُوْنَ پس تم اور تمھارے غیر مالک نہین ہو سکتے لِيْ میرے واسطے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا خدا سے کسی چیز کے یعنی اگر
خدا نے مجپر عذاب کرنا چاہا ہو تو تم اوسمین سے کچھ بھی دفع کرنے پر قادر نہین ہو تو مین کیونکر جرأت کرون اور مددگار کے بھروسے پر
یہ کام کرون هُوَ اَعْلَمُ خدا خوب جانتا ہی بِمَا تُفِيْضُوْنَ وہ چیز کہ خوض کرتے ہو تم فِيْهِ جسمین یعنی اوسمین طعن کرتے
اور سحر اور افترا کیا ہوا نہ کہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا کافی ہی گواہ اوسکا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمھارے درمیان میری گواہی
دیگا کہ میرا کلام سچ تھا اور مین نے تمکو احکام پہونچا دیے اور تمپر گواہی دیگا کہ تم جھوٹ بولے اور تمنے عناد انکار اور فساد کیا وَهُوَ
الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ مہربان ہی اوسپر جو ایمان مین پکا ہو قُلْ
مَا كُنْتُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین ہون مین بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ نیا آیا ہوا پیغمبرون مین سے یعنی مین پہلا پیغمبر
نہین آیا ہون مجسے پہلے بھی پیغمبر ہوے تھے تو تم میری نبوت کے کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ اور مین نہین جانتا کہ

کیا کیا جائیگا بِیْ میرے ساتھ یعنی مجھے محنت ہوگی یا راحت یہان ہونگا یا ہجرت کرونگا یا کفار قوم کے ساتھ مجھے قتال کرنا ہوگا
وَلَا بِكُمْ ط اور مین نہین جانتا کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا زمین مین دھنسا دیے جاؤگے کہ آندھی سے ہلاک ہوگے یا زلزلہ سے یا قتل
ہوگے یا قید یا اسکے سوا اور کچھ معالم مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرک خوش ہوے اور بولے کہ ہمارا اور محمد کا کام خدا کے نزدیک ایک ہی وہ اپنا انجام
نہین جانتا جیسے ہم نہین جانتے اور اگر خدا کی طرف سے ہمارے اوپر مبعوث ہوتا تو چاہیے تھا کہ خدا اوسے خبر کرتا کہ اوسکے ساتھ کیا کریگا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین
دیکھا کہ آپ نے ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین پر جسمین پانی درخت اور خرمے کے باغ ہین صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خواب سنکر خوش ہوے
جب اوسکی تعبیر دیر کو ظاہر ہوئی اور کافرون کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھی تو اصحاب ہجرت مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ اے ہمارے حبیب کہدو کہ مین نہین جانتا کہ مجھے اور تمکو ہجرت کا حکم ہوگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا يُوْحٰى
مگر اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہی اِلَيَّ میری طرف اور مین اوس سے ہرگز نہین کرسکتا وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین اِلَّا نَذِيْرٌ
مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُّبِيْنٌ ۝ کھلا ہوا ڈرانے والا اور مین کام ونکے انجام کی خبر بے وحی الٰہی کے نہین دے سکتا کیا خوب
کسی نے کہا ہی رباعی اے دل تا کے فضولی و بوالعجبی ÷ از من چہ نشان عاقبت میطلبی ÷ سرگشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی ÷ درواد یٔ
مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ ÷ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجکو اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خدا کے پاس سے وَكَفَرْتُمْ بِهٖ اور تم کافر ہوے ہو اوسکے ساتھ وَشَهِدَ اور گواہی دی ہی شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل مین سے یعنی اونکے عالمون نے جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اور بعضون نے کہا ہی کہ
یامین بن یامین رضی اللہ عنہ نے عَلٰى مِثْلِهٖ قرآن پر کہ خدا کے پاس سے ہی فَاٰمَنَ پھر ایمان لایا ہی اوسکا مسروق رحمہ اللہ تعالی سے
منقول ہی کہ یہ گواہ نہ ابن سلام رضی اللہ عنہ ہین نہ اونکے اور کوئی علماء بنی اسرائیل مین سے اسواسطے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ مین مشرف باسلام ہوے اور یہ حکم مکہ معظمہ مین اوترا بلکہ یہ آیت حجت باہمی کے وقت تھی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے
درمیان واقع ہوئی تھی اور گواہ حضرت موسٰی کلیم اللہ ہین اور مثل قرآن توریت ہی اور آیت کے معنی یہ ہین کہ اگر قرآن حق تعالی کے پاس سے ہو
اور تم اوسپر ایمان نہین لاتے اور حضرت موسٰی نے توریت پر گواہی دی کہ وہ بھی خدا کے پاس سے ہی اور وہ تو قرآن پر ایمان لائے تھے
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ط اور تمنے سرکشی کی اور اوسکا ایمان نہ لائے تو تم اس کام مین اپنے اوپر فلاح نہ پاؤگے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ نہین ہدایت کرتا ظالمون کے گروہ کو اور اونھین گمراہی کے جنگل مین چھوڑ دیتا ہی لکھا ہی کہ جب قبائل
جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفاری ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اشجع نے اونپر طعن شروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اونھون نے جو کافر تھے بنو عامر اور مثل اونکے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان
لائے جہینہ اور اونکے مثل کہ لَوْ كَانَ خَيْرًا اگر ایمان خوب ہوتا اور راستی اور درستی رکھتا تو مَا سَبَقُوْنَآ سبقت
نہ لیجاتے ہمپر اور جلدی نہ کرتے اِلَيْهِ ط اوسکی طرف قبیلون کے رذیل لوگ بلکہ ہمھی اونسے پہلے ہوتے اسواسطے کہ ہمارا رتبہ اونسے

ع ۱۰

بہت بڑا ہے اور بھاری بزرگی اور شہرت بہت ہے یا ابن سلام اور اونکے دوستون رضی اللہ عنہم کے اسلام کے بعد یہودیون نے کہا کہ جو کچھ محمد کہتے ہین کہ مین لایا ہون اگر وہ خوب ہوتا تو اور لوگ ہم سے سبقت نہ لیجا سکتے اسواسطے کہ ہمین اونسے زیادہ علم ہے وَاِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ اور جب راہ نہ پائی کافرون نے یا یہودون نے قرآن کی طرف یا جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے اوسکی طرف فَسَیَقُوْلُوْنَ تو کہتے ہین کہ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِیْمٌ۝ یہ جھوٹ پرانا ہے یعنی اگلے لوگون نے بھی ایسا ہی کہا ہے وَمِنْ قَبْلِهٖ اور حال یہ ہے کہ قرآن سے پہلے كِتٰبُ مُوْسٰۤى کتاب موسٰی کی تھی یعنی توریت اور کیا ہمنے اوسے اِمَامًا اہل دین کا پیشوا وَّرَحْمَةً اور رحمت کا سبب اون لوگون کے واسطے جو اوسے باور کرتے ہین وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہے تصدیق کرنے والی توریت کی یا جتنی کتابین اوترین سب کی لِّسَانًا عَرَبِیًّا عربی زبان مین لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈرائے اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے نفس پر کفر اور معصیت کرکے وَبُشْرٰى اور قرآن خوشخبری دینے والا ہے لِلْمُحْسِنِیْنَ۝ نیک کام کرنے والون کے واسطے خدا کی رضامندی کی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جنھون نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ رب ہمارا اللہ ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر قائم رہے اوسپر اور اوس سے پھرے نہین یعنی توحید کہ خلاصہ علم ہے اور استقامت کہ منتہائے عمل ہے اونھون نے دونون کو جمع کرلیا بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ ظاہری اعضا سے استقامت کرنا ارکان شریعت بجالانے پر اور نفوس سے آداب شریعت حاصل کرنے پر اور قلوب سے قلوب صاف کرنے پر تعلقات سے اور ارواح سے جلا حاصل کرنے پر انوار صفات سے اور سر سے محض توحید اور خفی سے فنا پر غیر حق سے اور بقا پر حق کے ساتھ کمال استقامت یہ ہے اور جاننا چاہیے کہ استقامت کی ہمراہی بغیر منزل مقصود پر پہونچنا نہایت باطل فکر ہے اور بہت محال خیال ہے مصرع کراست نیابی مگر استقامت فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ تو کچھ خوف نہین مستقیم ہونے والون کو اوس جہان مین کوئی مکروہ اور ناگوار چیز پہونچنے کا وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝ اور نہ رنجیدہ ہوتے ہین اس جہان مین کوئی محبوب اور مرغوب چیز فوت ہوجانے پر اُولٰٓىِٕكَ وہ گروہ یعنی ایمان اور استقامت والے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت والے لوگ ہین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین جَزَآءًۢ جزا دیے جائینگے جزا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اوٹھایا ہے آدمی کو اوسکی ماں نے كُرْهًا رنج اور سختی کے ساتھ وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اور رکھا اوسے محنت اور مشقت سے وَحَمْلُهٗ اور اوسکے حمل کی مدت وَفِصٰلُهٗ اور اوسکے دودھ چھڑانے کا زمانہ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تیس مہینے ہین جو کوئی چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری ہو اور یہان سے معلوم ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہین اسواسطے کہ دودھ پلانے کا زمانہ دو برس کامل ہے حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ تاوقتیکہ پہونچے آدمی اَشُدَّهٗ اپنی قوت کے کمال کو کہ وہ تینتیس برس کی عمر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اٹھارہ برس سے چالیس برس تک کی عمر وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اور پہونچے چالیس برس کی عمر کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ آیت خاص ہے اسواسطے کہ آپ چھ مہینے اپنی ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن شریف بیس برس کا تھا

پیش از این زمانے سے حضرت صدیق اکبر سفر اور حضر مین آپ کے رفیق اور مصاحب رہے اور جب حضرت کا سن شریف چالیس برس کو پہونچا تو آپ
نبی ہوئے اور حضرت صدیق کا سن اڑتیس برس کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور جب چالیس برس کو آپکی عمر پہونچی تو
قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اَوْزِعْنِیْٓ الہام دے مجکو اور توفیق عطا کر اَنْ اَشْکُرَ تاکہ مین شکر کرون نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ
تیری نعمت کا جو تو نے اپنے کرم عمیم سے اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انعام کی مجکو وہ اسلام کی نعمت ہے وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور اوس
نعمت پر جو تو نے میرے ماں باپ کو دی ہے کہ وہ زندگی اور قدرت ہے اور بعضون نے نعمت اسلام بھی کہی ہے اسواسطے کہ حضرت صدیق کے
سوا مہاجرین اور انصار مین کوئی وہ نہین ہے کہ جسکے ماں باپ کو بھی اسلام کی دولت حاصل ہوئی ہو وَاَنْ اَعْمَلَ اور الہام دے کہ
مین عمل کرون صَالِحًا عمل نیک کہ تَرْضٰهُ پسند فرمائے تو اوسے اور اوس سے خوش رہے حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی
اور توفیق دی کہ غلامون پر کہ کافرین کے واسطے سختی اور عذاب کرتے تھے اونھین مول لیکر آزاد کر دیا اونھین سے ایک حضرت بلال حبشی بھی ہین
رضی اللہ عنہم وَاَصْلِحْ لِیْ اور دعا کی اپنی اولاد کے واسطے اسطرح پر کہ صلاحیت پیدا کر میرے واسطے یعنی نیکی اور صلاح جاری کر دے
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ میری اولاد مین اور یہ دعا بھی قبول ہوگئی اسواسطے کہ حضرت صدیق کی بیٹی ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح اور صحبت اور خدمت مین آکر سرفراز ہوئین وسیط مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر کے
سوا اور کسی صحابی کی چار پشتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا دادا حضرت ابو قحافہ بیٹے حضرت صدیق اکبر پوتے حضرت عبد الرحمان
بن ابی بکر پر پوتے ابو عتیق رضی اللہ عنہم یہ سب شرف صحابیت سے مشرف تھے اور حضرت صدیق کی اولاد مین بہت بڑے بڑے
قابل عالم مین موجود ہین اونھین سے اکثر علم اور صلاح سے آراستہ ہین اِنِّیْ تحقیق کہ مین تُبْتُ اِلَیْکَ باز آیا مین ہر ایک چیز سے جسمین
تیری رضامندی نہین ہے اور پھرا مین تیری طرف وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور یقینی مین گردن جھکائے ہوئے ہون تیرے حکم کے
سامنے اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جنھون نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ وہ لوگ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم
عَنْهُمْ اونسے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت نیک اون کامون کے جو اونھون نے کیے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ احسن یہان حسن کے
معنی مین ہے یعنی اونکے سب کام مقبول ہین وَنَتَجَاوَزُ اور درگذر کرتے ہین ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ اونکے گناہون سے اور بکرنے دونون
جگہ نتقبل اور نتجاوز نون سے اور احسن کے نون کو پیش پڑھا ہے یعنی قبول کیے جاتے ہین اونکے عمل اور درگذر کیے جاتے ہین اونکے گناہ
اور وہ شمار کیے جائینگے فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ جنتیون مین وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ دیا اللہ نے وعدہ سچا نیکی قبول کرنے
اور گناہون سے درگذر کرنے مین الَّذِیْ کَانُوْا وہ وعدہ جسکا تھے دنیا مین یُوْعَدُوْنَ وعدہ دیے گئے اور وہ وعدہ
اس آیت مین ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آخر آیت تک وَالَّذِیْ قَالَ اور وہ شخص جسنے کہا لِوَالِدَیْهِ اپنے
ماں باپ کو جب کہ اوسکے ماں باپ اوسے ایمان کی طرف بلاتے تھے تو اوسنے کہا کہ اُفٍّ لَّکُمَآ کراہت اور رشک ہے تمھارے واسطے
یعنی مین تمسے بیزار ہون اَتَعِدٰنِنِیْٓ کیا وعدہ دیتے ہو تم دونون مجکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤنگا مین قبر سے یعنی مجھے مرنے کے بعد
اوٹھائینگے اور زندہ کرکے قبر سے نکالینگے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور تحقیق کہ گذر گئے بہت سے قرن مِنْ قَبْلِیْ مجھسے پہلے

اور ایک بھی پھر نہ آیا وَهُمَا يَسْتَغِيثٰنِ اللّٰهَ اور ماں باپ فریاد کرتے تھے خدا سے اور کہتے تھے کہ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ وائے تجھ پر ایمان لا
قیامت کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا بعث ونشر کے باب میں حَقٌّ ۚ سچ ہے فَيَقُوْلُ تو وہ شخص کہتا کہ مَا هٰذَآ نہیں ہے
جسکی طرف تم مجکو بلاتے ہو اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ مگر کہانیاں اگلوں کی ور باطل اور جھوٹ باتیں لکھدی ہیں بعضوں نے
کہا ہے کہ یہ آیت اسلام قبول کرنے کے قبل حضرت عبد الرحمان بن ابی بکر کی شان میں نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت بی عائشہ اس قول سے
منکر ہیں اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ آیت ایک کافر کی شان میں نازل ہوئی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق میں عاق تھا یعنی اونکو ایذا دیتا تھا
اُولٰٓئِكَ وہ عاق اور منکر لوگ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ وہ ہیں کہ واجب ہوئی اونپر عذاب کی بات اور وہ ہونگے فِيْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ چند گروہ کے ساتھ جو کافروں میں سے گذر گئے ہیں مِنْ قَبْلِهِمْ قبل اونسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ جن اور
آدمیوں میں سے اِنَّهُمْ بیشک یہ اور وہ كَانُوْا ہیں خٰسِرِيْنَ ۝ نقصان پانے والے وَلِكُلٍّ اور ہر ایک کے واسطے ان دونوں
فریق میں سے دَرَجٰتٌ درجے اور مرتبے ہیں مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ اوس چیز کی جزا سے جو اونھوں نے کام کیے ہیں نیک کام والوں کے
درجے بلندی کی طرف اور برے کام والوں کے پستی کی طرف وَلِيُوَفِّيَهُمْ اور ایسا مقرر کیا ہے خدا نے تاکہ پورا کر دے اونکو
اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے کاموں کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب میں کمی کرکے اور عذاب میں زیادتی کرکے
وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور یاد کر اوس دن کو کہ جب پیش کیے جائینگے کافر عَلَى النَّارِ ۭ آتش دوزخ پر موضح میں ہے
کہ آگ کو کافروں پر پیش کرینگے اور اونکے موافق لوگوں کو دوزخ میں اونھیں دکھائینگے تا کہ اونکا رنج اور حسرت زیادہ ہو اور اونسے
کہینگے کہ اَذْهَبْتُمْ لیگئے تم اور کھا لیں تمنے طَيِّبٰتِكُمْ اپنی مزہ دار چیزیں فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں جو تمکو حاصل تھی
وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اوٹھایا تمنے بِهَا ۚ اون لذتوں سے یعنی دنیا میں لذتیں پوری کر لیں اور آخرت کے واسطے کچھ نہ چھوڑا
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ تو آج تم جزا دیے جاؤ گے عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب ذلت اور رسوائی کا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ
بسبب اوسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے استحقاق یعنی تکبر کرتے تھے باطل دنیا کے ساتھ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَفْسُقُوْنَ ۝ ع اور بسبب اسکے کہ تم فسق کرتے تھے اور فخر کرتے تھے اور حکم سے باہر قدم رکھتے تھے اور فرمانبرداری نکرتے تھے یہانتک
طالبوں کو تنبیہ ہے کہ قدم اندازۂ شرع سے باہر نہ رکھیں نظم پا از حدود شرع بیروں مے نہی منہ ÷ خود را اسیر نفس وہوا مے کنی مکن ÷ بے حیلہ
شرع نیست خلاصی زچاہ طبع ÷ این رشتہ را ز دست رہا مے کنی مکن ÷ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اور یاد کر عاد کے بھائی کو یعنی
اوس پیغمبر کو جو قبیلۂ عاد سے تھا اس سے حضرت ہود مراد ہیں حق تعالی فرماتا ہے کہ قوم ہود کا حال قریش کے معاندوں سے کہہ
اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ جب ڈرایا قوم اپنی کو عذاب الٰہی سے بِالْاَحْقَافِ مقام احقاف میں اور وہ ایک ریگستان تھا حضرموت کے
قریب ولایت یمن میں اور بعضے کہتے ہیں کہ عمان اور مہرہ کے درمیان وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور حال یہ ہے کہ گذر چکے تھے
پیغمبر ڈرانے والے مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ ہود سے پہلے وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور اوسکے پیچھے بھی آئے یعنی اوسکے پہلے بھی
خلق میں پیغمبر تھے اور اوسکے بعد بھی ہوئے جب حضرت ہود قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تو اونکو پکارا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

یہ کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰہَ مگر اللہ کو کہ وہی مستحق عبادت ہی اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَیْکُمْ تم پر عَذَابَ
یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب سے اوس دن کے جو بڑا اور ہول بھرا ہی قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے کہ اے ہود اَجِئْتَنَا کیا آیا ہی تو ہمارے
پاس لِتَاْفِکَنَا تاکہ پھیرے تو ہمکو عَنْ اٰلِھَتِنَا ہمارے بتون کی پرستش سے تہدید کرکے اور وعید سنا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا پس لاؤ
وہ جو ہمسے وعدہ کیا ہی تو نے عذاب اِنْ کُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ سچون مین سے اپنے وعدہ مین قَالَ کہا ہود
علیہ السلام نے کہ جلدی نہ کرو عذاب طلب کرنے مین اِنَّمَا الْعِلْمُ نہین ہی اوسکے نازل ہونے کے وقت کا علم مگر عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک
اللہ کے پاس اور مجھے اوسمین دخل نہین ہی وَاُبَلِّغُکُمْ اور تمکو پہونچاتا ہون مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون اوسکے
ساتھ اور میرے ذمہ پر فقط حکم پہونچا دینا ہی وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰکُمْ اور مگر دیکھتا ہون مین تمکو قَوْمًا تَجْھَلُوْنَ ایک گروہ
کہ نادانی کرتے ہو اور عذاب نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کہ قیل نام ایک شخص نے قوم عاد کے ایک گروہ کے
ساتھ حرم مین جاکر مینھ برسنے کی دعا کی تین ابر پیدا ہوے اور منادی نے ندا کی کہ انمین سے ایک اختیار کرلو سیاہ ابر اختیار کیا وہ ابر اونکے
شہر تک آتا تھا فَلَمَّا رَاَوْہُ پھر جسوقت اوسے دیکھا جس عذاب کا وعدہ تھا عَارِضًا ایک ابر پھیلا ہوا عذاب آسمان مین مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِیَتِھِمْ سامنے آنے والا اونکے جنگلون کے قَالُوْا کہا اونھون نے کہ ھٰذَا یہ ابر ہی عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا پھیلا ہوا مینھ
برسانے والا ہمپر پس حضرت ہود نے فرمایا کہ بَلْ ھُوَ یہ مینھ برسانے والا نہین ہی بلکہ یہ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِہٖ وہ چیز ہی کہ جلدی
کرتے تھے تم اوسکی رِیْحٌ یہ ہوا ہی فِیْھَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ اسمین عذاب دکھ دینے والا ہی اور وہ ایک ہوا ہی کہ نہایت
تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ ہلاک اور نیست و نابود کرتی ہی سب چیزون کو اونکی جان مال چارپایون کو بِاَمْرِ رَبِّھَا
اپنے رب کے حکم سے پھر وہ ہوا آئی شدت اور تندی اور سرکشی کے ساتھ اور احقاف کی ریت کے پشتے اونپر ڈالدیے سات دن رات
اوسمین دبے رہے پھر ریت اونپر سے اوڑادی اور اونکے بدنون کو دریا مین ڈالدیا فَاَصْبَحُوْا پھر ہوگئے وہ ایسے حال پر کہ اگر کوئی
اونکے شہر و دیار مین پہونچتا تو لَا یُرٰٓی نہ دیکھا جاتا اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ مگر اونکے مکان یعنی وہ تو سب ہلاک ہوگئے اور اونکے مکان
خالی باقی رہے کَذٰلِکَ جسطرح ہمنے اونکو جزا دی اسی طرح نَجْزِی جزا دیتے ہین ہم الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ تکذیب کرنے والے
اور کافرون کے گروہ کو وَلَقَدْ مَکَّنّٰھُمْ اور بیشک و بیشبہ قدرت دی تھی ہمنے قوم عاد کو فِیْمَآ اِنْ مَّکَّنّٰکُمْ اوس
چیز مین کہ نہین قدرت دی تمکو اے کفار قریش فِیْہِ اوس چیز مین کہ وہ قوت شوکت مال کی کثرت تصرف حکومت ہی وَجَعَلْنَا
لَھُمْ اور دیے ہمنے اونکو سَمْعًا کان تاکہ سنین وَّاَبْصَارًا اور آنکھین تاکہ دیکھین وَّاَفْئِدَۃً اور دل تاکہ دریافت
کرلین اور اونھون نے گوش ہوش سے حق بات نہ سنی اور دیدۂ دل سے قدرت کی دلیلین نہ دیکھین اور دل سے خدا کی صنعت مین
تفکر نہ کیا اور جبکہ اونپر عذاب نازل ہوا فَمَآ اَغْنٰی تو دفع نہ کیا عَنْھُمْ اونسے سَمْعُھُمْ اونکے کان نے
وَلَآ اَبْصَارُھُمْ اور نہ اونکی آنکھون نے وَلَآ اَفْئِدَتُھُمْ اور نہ اونکے دلون نے مِّنْ شَیْءٍ کچھ بھی عذاب الٰہی مین سے
اِذْ کَانُوْا جبکہ تھے کہ تقلید اور تعصب کی وجہ سے یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ انکار کرتے تھے خدا کی آیتون کا یا پیغمبر صلی اللہ

ع ۲

علیہ وآلہ وسلم کے معجزون کا وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیا اونھین مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ○ اوس چیز نے کہ تھے اوسکے ساتھ
ہنسی کرتے یعنی عذاب نے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا اور ضرور ضرور ہلاک کیا ہمنے اے اہل مکہ مَا حَوْلَكُمْ اوس چیز کو جو تھا ارے گرداگرد
مِّنَ الْقُرَىٰ دیہات جیسے حجر و موتفکہ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ اور بار بار پھیر پھیر کر دکھائین ہمنے نشانیان اور دلیلین اونکے ہلاک ہونیکی
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ شاید کہ پھرین کفر سے مگر وہ نہ پھرے اور ہلاک ہو گئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پس کیون نہ مدد کی
اونکو الَّذِينَ اتَّخَذُوا انھون نے جنکو پکڑا تھا اون ہلاک ہونیوالون نے مِن دُونِ اللَّهِ سوا اللہ کے قُرْبَانًا خدا کے
ساتھ تقرب کے واسطے آلِهَةً بہت سے معبود یعنی جن بتون کو اونھون نے تقرب کے واسطے خدا ٹھہرا لیا تھا اون بتون نے
عذاب کے وقت اون بت پرستون کو کیون نہ مدد دی بَلْ ضَلُّوا بلکہ کھوئے گئے عَنْهُمْ اونکی مدد کرنے سے یعنی ناامید ہوے
اور اونکی یہ امید منقطع ہو گئی کہ بت ہماری مدد کرینگے وَذَٰلِكَ اور بتون کو تقرب الٰہی کے واسطے خدا ٹھہرانا إِفْكُهُمْ اونکا جھوٹ ہے
وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ اور وہ چیز کہ ہین افترا کرتے اور خدائی کو ایک مخلوق عاجز کے ساتھ نسبت دیتے ہین اور خالق قادر
کی طرف توجہ کرنے سے مونھ پھیرتے ہین مصرع رو ہر کہ از تو تافت دگر آبرو نہ یافت + ارباب سیر اسپر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت بطن النخل مین اوترے اور رات کو اوٹھکر نماز تہجد مین قرآن پڑھتے تھے ایک گروہ جن نصیبین سے
یمن کو جاتا تھا وہان قرأت کی آواز سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے کو ظاہر کیا تو حق تعالی اوس قصے سے خبر دیتا ہے وَإِذْ
صَرَفْنَا اور یاد کر اوسے کہ پھیرا اور جھکا دیا ہمنے إِلَيْكَ تیری طرف نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک گروہ کو جنون مین سے اور وہ سات تھے
نصیبین یا نینوی یا جزیرہ موصل کے اور صاحب عین المعانی نے جو اونکے نام صحیح کر کے لکھے ہین یہ ہین شاصر ناصر منشی نشی آزد ابیان
اخثم اور بعضے کہتے ہین کہ نو تھے وردان اور زوبعہ بھی اونمین تھے اور وہ ابلیس کے بیٹے ہین اور دس اور بارہ بھی کہے ہین لکھا ہین ہی کہ ستر
جن تھے اور بہر تقدیر يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ سنتے تھے قرآن اور کان لگائے ہوے تھے فَلَمَّا حَضَرُوهُ پھر جب حاضر ہوے
رسول کے پاس تو قَالُوا بولے آپس مین ایک دوسرے سے کہ ادب کی راہ سے أَنصِتُوا چپ ہو اور سنو تو تفسیرون مین ہی کہ قرآن
سننے کے شوق سے ایک دوسرے پر گر پڑے فَلَمَّا قُضِيَ پھر جب تمام کی گئی قرارت تو وہ جن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے
اور خبرین پوچھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین اونکی قوم کی طرف اپنا نائب اور رسول کیا اور وہ وَلَّوْا پھرے إِلَىٰ
قَوْمِهِم اپنی قوم کی طرف مُّنذِرِينَ ○ ڈرانے والے اور اسلام کی طرف بلانے والے اور قَالُوا يَا قَوْمَنَا کہا اونھون نے
اے ہماری قوم إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا بیشک ہمنے سنی ایک کتاب کہ خدا کی طرف سے أُنزِلَ اوتاری گئی ہے مِن بَعْدِ مُوسَىٰ موسی کی
کتاب کے بعد مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کی جو اوسکے پہلے تھین کتابین یا اونکے موافق بعضون نے
کہا ہی کہ وہ جن یہودی تھے اور انجیل نازل ہونے کی اونکو خبر نہ تھی یا اوسکا اعتقاد نہ رکھتے تھے جیسا کہ یہود کا اعتقاد ہے اس جہت سے
أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ کہا يَهْدِي راہ دکھاتی ہے وہ کتاب إِلَى الْحَقِّ حق کی طرف یعنی صحیح اور درست عقیدون کی طرف وَإِلَىٰ طَرِيقٍ
مُّسْتَقِيمٍ ○ اور سیدھی راہ کی طرف یعنی منزل مقصود کو پہونچا دینے والی يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا اے میری قوم کے

اونکو قبول کرو اسی اداعی اللہ کی طرف بلانے والے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَآمِنُوا بِهِ اور ایمان لاؤ اوسپر
انجام ... يَغْفِرْ لَكُم تا کہ بخشدے خدا تمھارے واسطے مِّن ذُنُوبِكُمْ تمھارے گناہون میں سے
جو مظالم ہون اور بعضون نے کہا ہی کہ تمھارے سب گناہ بخشدے وَيُجِرْكُم اور رہائی دے تمکو مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ
دردناک سے وَمَن لَّا يُجِبْ اور جو کوئی نہ قبول کریگا دَاعِيَ اللَّهِ اللہ کی طرف پکارنے والے کو یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ تو نہیں ہی عاجز کرنے والا فِي الْأَرْضِ زمین میں یعنی جو خدا کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کریگا اوسپر
عذاب نازل ہوگا اور وہ عذاب کرنے سے خدا کو عاجز نہ کرسکیگا وَلَيْسَ لَهُ اور نہیں ہیں اوسکے واسطے مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ
خدا کے سوا دوست اور مددگار أُولَٰئِكَ وہ لوگ نہ قبول کرنے والے فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں
واضح ہو جو جن مومن ہیں اونکے حکم میں عالمون کو اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہیں کہ اونکا ثواب یہی آتش دوزخ سے نجات ہی
فرمایا يُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہی کہ جنون کے واسطے ثواب یہ ہی کہ وہ آتش دوزخ سے بچینگے
پھر اونکو خاک کر دینگے بہائم کی طرح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اسی طرف گئے ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر ہین کہ جنون کو
نیک کام کرنے پر ثواب ہی جیسا برے کام کرنے پر عذاب ہوگا ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جن بہشت میں آئینگے اور کھائینگے
پیئنگے امام ابوبکر نقاش رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں ایک حدیث ہی کہ جن بہشت میں آئینگے امام نقاش سے لوگون نے پوچھا کہ وہ جنت کی
نعمتیں کھائینگے فرمایا کہ حق تعالیٰ اونکو ایسی تسبیح اور ذکر تعلیم فرمائیگا کہ اوس سے اونکو ویسی لذت حاصل ہوگی جیسی آدمیون کو بہشت کی
نعمتون سے معالم میں ہی کہ ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ آیا واسطے جن کے ثواب ہی کہا ہان اور آیت پڑھی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ اور کہا الْإِنسِيَّاتُ لِلْإِنسِ وَالْجِنِّيَّاتُ لِلْجِنِّ اور معالم میں عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہی کہ
ایمان والے جن بہشت کے گرداگرد صحن اور ربض وغیرہ میں رہینگے بہشت میں نہیں اور قاضی نے انوار میں فرمایا ہی کہ بہت ظاہر یہ بات ہی کہ
جن توابع تکلیف میں انسان کے مثل ہیں واللہ اعلم بالصواب أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا بعث اور حشر کے منکرون نے
أَنَّ اللَّهَ الَّذِي یہ کہ اللہ ایسا ہی کہ اوسنے اپنی قدرت بے عجز سے خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو
وَلَمْ يَعْيَ اور ماندہ نہیں ہوا اور اوسے رنج نہیں پہونچا بِخَلْقِهِنَّ اونھیں پیدا کرنے کے سبب بِقَادِرٍ قادر عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ
الْمَوْتَىٰ اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو اسواسطے کہ اوسکی قدرت ثابت ہی اور اوسمیں نقص اور منقطع ہو جانے کو دخل نہیں حاصل کلام
یہ ہی کہ خدا جو ایسی قدرت کاملہ ازلی اور ابدی رکھتا ہی کیا وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہیں ہی بَلَىٰ کیون نہیں إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ بیشک وہ سب
چیزون پر قَدِيرٌ قادر ہی بے عجز اور تھکنے کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ اور یاد کرو اوس دن کو کہ پیش کیے جائینگے الَّذِينَ كَفَرُوا وہ لوگ جو
نہیں ایمان لائے عَلَى النَّارِ آگ پر یعنی آگ اونکے سامنے کیجائیگی ... اس ظاہر کے برخلاف مبالغہ ...
واسطے حق تعالیٰ نے فرمایا ہی پھر اونکو کہینگے کہ أَلَيْسَ هَٰذَا کیا نہیں ہی یہ عذاب ... بِالْحَقِّ ... قَالُوا
بَلَىٰ کہینگے کہ ہان حق ہی پھر وہ قسم کھائینگے کہ وَرَبِّنَا قسم ہمارے رب کی یہ عذاب سچ ہی قَالَ کہیگا حق تعالیٰ ...

اونسے کہیگا کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے قیامت کے
ساتھ اور پیغمبرون کی بات باور نہ رکھتے تھے فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا اور جفا پر كَمَا صَبَرَ جیسا کہ
صبر کیا اُولُوا الْعَزْمِ عزم اور ثبات اور کوشش والون نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبرون مین سے وہ شریعت والے رسول ہین کہ اونھون نے
قواعد احکام مضبوط اور جاری کرنے مین کوشش کی اور دشمنون کی عداوتون اور زیادتی کرنے والون کے جھگڑون اور منکرون کی
ایذاؤن پر اونھون نے صبر کیا اور وہ اولوا العزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی صلوات اللہ علیہم الصلوۃ
والسلام ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اولوا العزم وہ رسول ہین جنکا ذکر بوجہ خاص کرکے ہوا ہے ایک میثاق لینے کے مقام پر
اس آیت مین کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى دوسری جگہ اس آیت مین کہ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اور وہ رسول شریعت والے ہین اور ہمارے پیغمبر سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ایک قول یہ ہے کہ اولوا العزم اٹھارہ رسول ہین جنکے نام سورۂ انعام کے رکوع وَتِلْكَ حُجَّتُنَا مین مذکور ہین اور ہمارے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ زاد المسیر مین لکھا ہے کہ سب پیغمبر اولوا العزم ہین مگر حضرت آدم اور حضرت الیاس
اور حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضون نے کہا ہے کہ سوا حضرت یونس علیہ السلام کے اسواسطے کہ وہ جلدی کرکے قوم سے باہر چلے گئے
اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ یعنی بے صبری مین یونس کے مثل
نہو جاؤ اور یہان فرماتا ہے کہ صبر کرو وَلَا تَسْتَعْجِلْ اور جلدی نہ کر لَّهُمْ یا کفار قریش کے واسطے عذاب نازل ہونے مین کہ البتہ اپنے
وقت پر نازل ہوگا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے مَا يُوْعَدُوْنَ وہ چیز کہ جسکا وعدہ کیا گیا ہین
عذاب مین سے یعنی جب قیامت کے ہول دیکھینگے تو اونھیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا کہ لَمْ يَلْبَثُوْا نہ رہے تھے زمین کی ہوا اونھون نے دنیا مین
اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ مگر ایک ساعت دن مین سے یعنی دنیا مین بنا رہنا بہت تھوڑا شمار کرینگے اور دوزخ کے عذابون کی
تھوڑی سی ہیبت بَلٰغٌ جو اس سورت مین بیان کی گئی نصیحت کے طور پر کفایت ہے فَهَلْ يُهْلَكُ پھر کیا جائیگا عذاب کے سبب ہلاک یا نازل
کیا جائیگا یعنی نہ ہلاک ہونگے اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ؏ مگر گروہ فاسقون کے جو دائرہ فرمان سے باہر نکل گئے ہین

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مدنیۃ وہی ثمان وثلثون آیۃ
سورۂ محمد رحمت اللہ کی اوپر اور انکی اولاد کے اوپر اوتری	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور اڑتیس آیتین ہین

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے وَصَدُّوْا اور باز رکھا اونھون نے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے
یعنی اسلام مین داخل ہونے سے منع کیا اس سے قریش کے شیطان مراد ہین جیسے ابوجہل اور نضر اور عتبہ اور شیبہ اور انکے سوا کہ جو
کافرون کو کھانا دینے والے کہ وہ بارہ کافر تھے رؤسائے قریش مین سے اَضَلَّ باطل کر دیئے خدا نے اَعْمَالَهُمْ انکے
عمل کہ وہ اون عملون کو اچھا جانتے تھے جیسے ناتا رشتہ جوڑنا قیدی کو چھوڑانا بیوہ بیوون کی حفاظت حسن مہمانی وَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے جیسے کھانا کھلانا قرابت ملانا وَاٰمَنُوْا
اور ایمان لائے بِمَا نُزِّلَ ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہی عَلٰی مُحَمَّدٍ پیغمبر پر جو خوب تعریف کیا گیا ہی وہ چیز قرآن ہی
وَّهُوَ الْحَقُّ اور وہ قرآن حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حق اور صاحب حقیقت آئے مِنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب پاس سے
پھر جو لوگ ایمان لائے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَفَّرَ مٹاتا اور چھپاتا ہی عَنْهُمْ اونسے سَيِّاٰتِهِمْ اونکے گناہ وَاَصْلَحَ
اور نیک کرتا ہی بَالَهُمْ ○ اونکا حال دین دنیا مین یا اونکے دل کی درستی اور اصلاح کر دیتا ہی تاکہ گنہگار نہو جائین ذٰلِكَ یہ گمراہ
کر دینا اور درست کر دینا بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اسبب سے ہی کہ جو لوگ کافر ہوے اونھون نے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی باطل
یعنی شیطان کی وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اونھون نے اتَّبَعُوا الْحَقَّ پیروی کی حق کی کہ قرآن ہی جو اوترا
مِنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب پاس سے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اَمْثَالَهُمْ ○

ربع

مثلین یعنی دونون فریق کے احوال ظاہر فرماتا ہی فَاِذَا لَقِيْتُمُ پھر جب ملو اے مومنو الَّذِيْنَ كَفَرُوا اون لوگون کو جو کافر ہوے
محاربہ اور مقاتلہ کے وقت فَضَرْبَ الرِّقَابِ تو گردن مارو اونکی گردن مارنا حَتّٰى اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہانتک کہ جب قتل کر چکو
اونکو فَشُدُّوا الْوَثَاقَ تو کڑی کرو قید یعنی اونکو گرفتار کر لو اور مضبوطی کے ساتھ قید کرو کہ بھاگ نہ جائین فَاِمَّا مَنًّام بَعْدُ تو قید کرنے کے بعد
یا احسان کرنا اور بے بدلا لیے آزاد کر دو وَاِمَّا فِدَاءً یا فدیہ یعنی بدلا لو اونسے بدلا لینا حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہانتک کہ رکھدین
لڑائی والے اَوْزَارَهَا ثقف ہتھیار اپنے یعنی سب جگہ دین اسلام پہونچ جائے اور قتال کا حکم نہ باقی رہے اور یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
نزول کے وقت ہوگی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت کا آخر جہاد دجال پر ہوگا امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ

معانقہ
عند المتقدمین

اس بات پر ہین کہ امام کو اختیار ہی کہ کافرون کو قتل کرے یا لونڈی غلام بنائے یا چھوڑ دے یا مال یا مسلمان قیدی بدلے مین لے اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ یہ حکم منسوخ ہی یا جنگ بدر کے ساتھ مخصوص تھا اور اب قتل یا لونڈی غلام بنانا متعین ہی ذٰلِكَ ط یہ کام ہی
اسے یاد رکھو وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ اور اگر خدا چاہے تو لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ضرور بدلا لے تمھارے دشمنون سے بغیر اسکے کہ تمکو لڑنا پڑے وَلٰكِنْ
اور مگر جہاد کا حکم کیا لِيَبْلُوَا تاکہ آزمائے بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط تم مین سے بعض کو بعض سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ کرے کہ مومن کو
کافر کے ساتھ مبتلا کرے تاکہ مومن جہاد کرکے ثواب عظیم پائے اور کافر کو مومن سے آزمائے تاکہ کافر کی گوشمالی ہو اور وہ کفر سے باز آئے وَالَّذِيْنَ
قُتِلُوْا اور وہ لوگ جو قتل کیے جائین اور ایکنے قٰتَلُوْا پڑھا ہی یعنی جو لوگ قتال کرتے ہین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین فَلَنْ يُّضِلَّ
تو خدا باطل و ضائع نہین کرتا اَعْمَالَهُمْ ○ اونکے کام سَيَهْدِيْهِمْ قریب ہی کہ راہ دکھائے اونھین حق تعالیٰ دنیا مین اچھے کامون کی
اور عقبیٰ مین کامیابی اور ثواب کے درجون کی وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ○ اور بنا دے اونکے کام وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
اور داخل کرے اونکو بہشت مین عَرَّفَهَا لَهُمْ ○ تعریف کرتا ہوا بہشت کی اونکے واسطے تاکہ اوسکے مشتاق ہو چلین
یا اونکے مکان جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکو دکھاتا رہیگا یا خوش کرتا رہیگا اونکو جنت کی خوشبو سونگھانے کی جہت سے
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ اگر مدد کروگے خدا کے دین کی اور اوسکے پیغمبر کی

پیچھے کہ جو خدا نے اتارا کی ... حکم اور احکام شرعیہ بیان کیا تھا فَاَحْبَطَ [illegible]

اَعْمَالَهُمْ [illegible] اعمال ... حسابین رکھتے تھے جیسے مسجد حرام بنانا اور زائرین کعبہ کا طواف ... اور ... کی

اعانت اور [illegible] اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہیں کی کافرون نے [illegible]

فِي الْاَرْضِ زمین میں [illegible] اور ملکون اور شہرون میں فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پس دیکھتے کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِهِمْ [illegible] انجام کار [illegible] دَمَّرَ اللّٰهُ ہلاک کیا اللہ نے

[illegible] عَلَيْهِمْ اوپر اونکے وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور کافرون کے واسطے اَمْثَالُهَا اور اونکی مثل [illegible]

ہونگی یہ بات کفار مکہ کے واسطے [illegible] ذٰلِكَ جو [illegible] ذکر کیا گیا دشمنون پر عذاب اور دوستون کی مدد کرنے کا حال بِاَنَّ

اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ اللہ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا دوست ہی اون لوگون کا جو ایمان لائے ہیں مدد کرتا ہی وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ

اور اس سبب کہ کافر لَا مَوْلٰى لَهُمْ کوئی دوست نہیں اونکا [illegible] عذاب [illegible] اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يُدْخِلُ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے نیک کام [illegible] اور ریا سے پاک

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے درختون کے نیچے سے نہرین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو

لوگ کافر ہوئے وہ يَتَمَتَّعُوْنَ فائدہ اٹھاتے ہیں متاع دنیا کے سبب سے وَيَاْكُلُوْنَ اور کھاتے ہیں كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ جس طرح کھاتے ہیں

چارپائے یعنی اونکی تمام ہمت کھانے پینے میں صرف ہی اور عاقل چاہیے کہ اوسکا کھانا جینے کے واسطے ہو یعنی بدن قائم رکھنے اور قوائے نفسانی کو قوت

دینے کے لیے کھانا کھائے اور اونکی نظر اس بات پر ہے کہ بدن قوی رہے اور قدرت ربانی پر دلیل پکڑنے میں نفسانی قوتین مدد اور معاون ہوں

یہ نہیں کہ اپنی عمر کھانے کے واسطے جانے اور ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا کی چراگاہ میں چارپایون کی طرح چرے کہ کھانے اور سونے کے سوا او

کسی چیز پر اوسکی نظر نہیں کیا خوب کسی نے کہا ہی بیت خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست ✻ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست ✻

وَالنَّارُ اور آگ دوزخ کی مَثْوًى رہنے کی جگہ ہی لَّهُمْ کافرون کے واسطے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور کتنے بسنے والے

دیہات مکہ کے کہ یہ حال هِيَ وہ اَشَدُّ قُوَّةً بہت سخت تھے قوت کی راہ سے مِّنْ قَرْيَتِكَ تیری بستی کے لوگون سے

الَّتِيْ اَخْرَجَتْكَ وہ بستی کہ نکال دیا اوسکے لوگون نے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مکہ کے دیہات کے لوگ

جو بہت قوی تھے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کر دیا ہمنے اون دیہات کے لوگون کو فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ تو کوئی مدد دینے والا نتھا

اونکو کہ ہلاک ہوتے وقت اونکی فریاد کو پہونچے اَفَمَنْ كَانَ کیا پھر جو کوئی ہو عَلٰى بَيِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّهٖ

اپنے رب کی طرف سے جیسے پیغمبر اور مومن لوگ وہ ہوتا ہی کَمَنْ زُیِّنَ مانند اوس شخص کے کہ آراستہ کی گئی یعنی شیطان یا اوسکے نفس نے آراستہ
کردی ہی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی کہ شرک اور معصیت ہی وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی اونھون نے اَهْوَآءَهُمْ
اپنی خواہشون کی جیسے ابوجہل وغیرہ مشرک مَثَلُ الْجَنَّةِ یہ سب جو ہمنے تمپر پڑھی بہشت کی صفت ہی الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ
وہ بہشت کہ وعدہ دیے گئے ہین اوسکا پرہیزگار لوگ فِیْهَآ اوس بہشت مین اَنْهٰرٌ نہرین ہین مِّنْ مَّآءٍ پانی غَیْرِ اٰسِنٍ
نہ بگڑنے والے کی یعنی اوسکا رنگ اور بو اور مزہ خراب نہوگا اور وہ دنیا کے پانی کی طرح اپنے حال سے متغیر نہوگا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ
اور نہرین ہین دودھ کی کہ ہرگز لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ نہین بدلا میٹھے ہونے سے یعنی زمانہ گذرنے سے تیز اور کھٹا نہین ہوا
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ اور نہرین ہین شراب کی خوش مزہ لذت دار لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ پینے والون کے واسطے کہ اوسکے پینے سے
خوشی ہوگی خمار نہین وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین صاف شہد کی آگ پر نہین صاف کیا گیا بلکہ موم وغیرہ سے
صاف پیدا کیا ہوا وَلَهُمْ اور پرہیزگارون کے واسطے ہین فِیْهَا جنت مین ان پینے کی چیزون کے ساتھ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
سب میوے جو وہ چاہین رنگ مین صاف مزہ مین لذیذ بو مین خوب وَمَغْفِرَةٌ اور اونکے واسطے ہی گناہون کا پوشیدہ ہونا مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ
اونکے رب کی طرف سے یعنی حق تعالی اونکے گناہ چھپائیگا نہ اونپر عذاب کریگا نہ عتاب فرمائیگا ارباب اشارت اس بات پر ہین کہ جس طرح
جنت مین چار نہرین شجرہ طوبی کے نیچے جاری ہین اوسی طرح عارف کی زمین دل مین شَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ کے
نیچے بھی چار نہرین جاری ہین قلب کے منبع سے انابت کے پانی کی نہر اور سینہ کے منبع سے صفوت کے دودھ کی نہر اور سر کے خمخانہ سے شراب
محبت کی نہر اور روح کے مجری سے عسل محبت کی نہر مثنوی مین ہی نظم آب صبرت آب جوی خلد بود ✤ جوی شیر خلد مہر تست و ود ✤ ذوق طاعت
گشت جوی انگبین ✤ مستی و ذوق تو جوی خمر بین ✤ بحر الحقائق مین ہی کہ پانی اشارہ حیات دل کی طرف ہی اور دودھ فطرت اصلی کی طرف
کہ بدعت کے کسیلے پن سے متغیر نہین ہوا اور شراب جوشش محبت الٰہی ہی اور عسل مصفی قرب کی حلاوت اور ثمرات عبارت ہی مکاشفات سے
اور مغفرت اپنے وجود موہوم کے گناہون کا بخشا جانا وجودک ذنب لا یقاس بہا ذنب ✤ بیت ✤ پندار وجود ما گناہیست عظیم ✤ لطفے کن و این
گنہ زما درگذران ✤ بہشت کی ناز و نعمت حاصل کرنے والون کے ذکر کے بعد دوزخ کی مصیبت کھینچنے والون کے حال کی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی
کہ جو ایسی نعمتون مین ہو جو ہمنے ذکر کین وہ کیا كَمَنْ هُوَ خٰلِدٌ مثل اوسکے ہی جو ہمیشہ رہنے والا ہی فِی النَّارِ دوزخ کی آگ مین وَسُقُوْا
اور چکھایا جاتا ہی جنت کے شربت کی جگہ مَآءً حَمِیْمًا پانی کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے کردیتا ہی اَمْعَآءَهُمْ ۝ اونکی آنتون کو لکھا ہی کہ
جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور منافقون کا عیب بیان کرتے تو منافقون کا ایک گروہ مسجد سے باہر نکلکر
ہنسی کے طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتا کہ اس مرد نے کیا کہا حق تعالی اون منافقون کے حال سے خبر دیتا ہی کہ وَمِنْهُمْ
اور بعضے اونمین سے یعنی منافقون مین سے مَّنْ یَّسْتَمِعُ وہ لوگ ہین جو کان لگائے رکھتے ہین اِلَیْكَ تیری طرف
خطبہ پڑھنے مین جمعہ وغیرہ کو حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے
تو قَالُوْا کہتے ہین لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اون لوگون سے جنکو علم دیا ہی صحابہ مین سے جیسے حضرت عبد اللہ بن مسعود

اور حضرت ابو الدرداء اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین بھی اونمین سے ایک ہون جنسے
منافق پوچھتے تھے مَاذَا قَالَ اٰنِفًا کیا کہا محمد نے ابھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا اور مسخرے پن کے طور پر کہتے تھے اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ وہ لوگ وہ ہین کہ حکم ازل سے طَبَعَ اللّٰهُ مہر کر دی ہو اللہ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر نفاق اور شرک کی ساتھ وَاتَّبَعُوْٓا
اور انھون نے پیروی کی اَهْوَآءَهُمْ اپنے نفس کی خواہشون کی اس جہت سے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام کے کلام کی اہانت کرتے ہین
وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اور جن لوگون نے راہ پائی یعنی مومن لوگ زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سننا
اونکی هُدًى بصیرت اور یقین وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور دیتا ہی اونکو وہ چیز جو مدد کرے اونکے تقوی زیادہ ہونے اور ہمیشہ
رہنے مین فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین منافق اور کافر یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجائے اونپر ناگہان فَقَدْ جَآءَ پھر تحقیق کہ آئین اور ظاہر ہو گئین اَشْرَاطُهَا اوسکی
علامتین جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا فَاَنّٰى لَهُمْ پھر کہان سے ہوگا
اِذَا جَآءَتْهُمْ جب آجائیگی اونپر قیامت ذِكْرٰىهُمْ نصیحت ماننا اونکا اور توبہ کرنا یعنی جب قیامت کا دن آئیگا
تو نصیحت ماننا اور توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جب موحدون کی سعادت اور مشرکون کی
شقاوت کا حال تجکو معلوم ہو گیا تو جو علم خدا کی وحدانیت کا تجھے حاصل ہی اور تونے جان لیا ہی کہ معبود برحق کوئی نہین خدا کے سوا
اس علم اور دانش پر ثابت رہ حقائق سلمی مین ہی کہ جب کسی عالم یعنی جاننے والے سے کہین کہ اِعْلَمْ یعنی جان تو تو اس سے اوسکا یاد کرنا
مقصود ہوتا ہی جو اوسنے جانا ہی توضیح مین ہی کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اسکے برابر کوئی ثواب نہین وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت طلب کر
لِذَنْۢبِكَ اپنے گناہ کے واسطے معالم مین فرمایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصف اسکے کہ مغفور رہین طلب مغفرت پر مامور ہوئے
تاکہ استغفار سنت ہو جائے اور اس امر مین امت کے لوگ آپکی پیروی کرین تبیان مین ہی کہ طلب مغفرت سے طلب عصمت مراد ہی کہ خدا سے
عصمت مانگو تاکہ گناہ سے تمکو بچائے رکھے وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور مغفرت طلب کر ایمان والون اور ایمان والیون کے
واسطے اور یہ خدا کی طرف سے اس امت کے واسطے ایک بڑا انعام اور اکرام ہی کہ اسکے رسول کو اسکے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا امام علام
رحمہ اللہ رحمتہ سے منقول ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو امت کے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے حکم الہی کے خلاف متصور نہین تو آپ نے امت کے واسطے ضرور مغفرت طلب فرمائی اور حق تعالی کی شان اس سے بڑی ہی کہ اپنے
حبیب کو حکم کرے کہ کچھ مجھسے مانگو اور اوسکا حبیب جب مانگے تو وہ عطا نہ فرمائے پس معلوم ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دولت مغفرت ضرور حاصل ہوگی نظم ہر کہ راچون تو پیشوا باشد ٭ ناامید از خدا چرا باشد ٭ چون نشان شفاعت کبری ٭ یافت برنام
امت طغری ٭ استان با گناہگار رہا ٭ ہیچ وارند امیدوار رہا ٭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی مُتَقَلَّبَكُمْ تمھارے جانے اور پھرنے کی
جگہہ دنیا مین وَمَثْوٰىكُمْ ع اور تمھارے رہنے اور ٹھہرنے کی جگہہ دنیا اور عقبی مین یا وہ جانتا ہی جہان تم دن کو جاتے ہو اور رات کو رہتے
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے اور چونکہ جہاد کی حرص رکھتے ہین اسوجہ سے وہ ایمان والے کہتے ہین کہ لَوْلَا

ع ۸

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ کہ کیون نہ اوتاری گئی کوئی سورت کافرون کے ساتھ قتال کرنے کے باب مین فَاِذَآ اُنْزِلَتْ پھر جب وتاری جائے
سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ سورت قرآن کی کہ اوسمین کوئی متشابہ ہو وَّذُكِرَ اور ذکر کیا جائے فِيْهَا الْقِتَالُ اوس سورت مین جہاد
اور قتال کا حکم رَاَيْتَ الَّذِيْنَ دیکھیگا تو اون لوگون کو فِيْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہے شک اور نفاق کی
یا دین مین سستی کی يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہین تیری طرف نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ دیکھنا اوس شخص کا سا کہ جسپر آئی ہو بیہوشی
مِنَ الْمَوْتِ موت کے غم اور رنج سے اور متحیر اور غمناک ہوتے ہین فَاَوْلٰى لَهُمْ پس وای ہو اونپر یا دوزخ ہو اونکے لیے
طَاعَةٌ اونکا کام فرمانبرداری ہو وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ اور بات اچھی جیسے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پھر جب
لازم ہوا امر قتال اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاد کا عزم کیا تو اون لوگون نے خلاف کیا اور عورتون کے ساتھ گھرون مین بیٹھ رہے
فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ پھر اگر سچ بولتے جہاد کی حرص ظاہر کرنے مین لَكَانَ البتہ وہ سچ بولنا ہوتا خَيْرًا لَّهُمْ بہتر اونکے واسطے
فَهَلْ عَسَيْتُمْ پھر کیا ہو تم اے منافقو نزدیک اس بات کے کہ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر اپنے اوپر لو امور لوگون کے یعنی حاکم ہو جاؤ
اَنْ تُفْسِدُوْا یہ کہ فساد کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین اور جاہ و حکومت حاصل ہونے کے سبب طرح طرح کی تباہیان اور خرابیان
تمسے واقع ہونگی وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اور کاٹو اپنی قرابتین تکبر اور بڑائی جاننے کی وجہ سے یا اگر قرآن سے انکار کرو
اور اوسکے احکام سے موتھ پھیرو تو تمسے یہ بات وقوع مین آئیگی کہ پھر جاہلیت کے امور اختیار کر لو اور تباہی اور قرابت قطع کرنا اور خونریزی
اور ایسی باتین کرنے لگو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ ایسے مفسد اور منکر ہین کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ رانده ہے اونکو اللہ نے اور اپنی رحمت سے
دور کیا ہے فَاَصَمَّهُمْ پس بہرا کر دیا اونکو تا کہ حق بات نہ سنین وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اور اندھی کر دی ہین اونکی آنکھین تا کہ
قدرت اور عبرت کی دلیلین نہ دیکھین اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا کیون تفکر نہین کرتے قرآن مین اور اوسکی نصیحتون مین پھر کیون
تا کہ نافرمانی سے درگذرین اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اونکے دلون پر اَقْفَالُهَا قفل ہین یعنی ایسی چیزین جو دلون پر ایسی ہین
جیسے دروازون مین قفل اور وہ دلون پر اللہ کی مہر ہے بیت درکہ خدا بست بروے عباد ہیچ کلیدش نتواند کشاد و ہر کہ بست کہ
بر دار وو در واکند یہ قفل کہ اوپر دلہا انکے ہین یہ تیبان ہین کہ یہود نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت
توریت مین پڑھی تھی اور آپکی نبوت کی صحت معلوم کر لی تھی اور آپکے نبی ہونے سے آپ کی بڑی صفت کرتے تھے اور آپکے ظہور کی خبر
دیتے تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو یہود آپسے پھر گئے اور حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا بیشک جو لوگ پھر گئے عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ اپنی پیٹھون پر یعنی اولٹے پھرے اور
کافر ہو گئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی نعت چھپانے لگے مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر
ہو گیا تھا لَهُمُ الْهُدَى اونکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا بیان اور ظاہر ہوئی دلیلون کے ساتھ وہ
جان چکے تھے الشَّيْطٰنُ شیطان نے سَوَّلَ لَهُمْ آراستہ اور آسان کر دیا اونکے واسطے انکار اور عناد کو وَاَمْلٰى
لَهُمْ اور خدا نے مہلت دی اونکو اور اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کی تا کہ گناہ مین اور زیادتی کرین ذٰلِكَ یہ مہلت دینا

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا یہ سبب اسکے ہے کہ [illegible] لِلَّذِیْنَ کَرِهُوْا [illegible] جنھون نے کراہت رکھی مَا نَزَّلَ اللّٰهُ اوس چیز سے
جو شہدا اللہ نے بھیجی [illegible] قرآن اور دین [illegible] یعنی منافق لوگ [illegible] منافقون [illegible] پوشیدہ بات کو [illegible] سَنُطِیْعُكُمْ
قریب ہی کہ حکم مانین ہم تمھارا فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ بعضے کامون مین یعنی اگر تم پیغمبر کے ساتھ لڑو تو ہم تمھاری مدد کرینگے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور
خدا جانتا ہی اِسْرَارَهُمْ چھپی باتین اونکی فَكَیْفَ پس کیسا ہوگا اونکا حال اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جب قبض کرینگے
اونکی جان فرشتے یَضْرِبُوْنَ مارینگے وُجُوْهَهُمْ اونکے موںھوں کو جو اونھون نے حق سے پھیرے ہین وَاَدْبَارَهُمْ اور
اونکی پیٹھون پر جو اہل حق سے موڑی ہین ذٰلِكَ یہ اونکی روحین اسطرح قبض کرنا بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا اس سبب ہی کہ اونھون نے
متابعت کی مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ اوس چیز کی جو غصے مین لائے خدا کو یعنی اوسکے غضب کی موجب ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کی نعت چھپانا اور منافقون کا فرون مشرکون کی مدد کرنا وَكَرِهُوْا اور بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے نہ چاہا اور برا جانا
رِضْوَانَهٗ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کو یعنی ایسے کام کو جس سے خدا راضی ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی
نعت ظاہر کرنا اور آپکی نبوت کا اقرار اور آپکی فرمانبرداری فَاَحْبَطَ پس باطل کردیا خدا نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کامون کو
اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کیا اون لوگون نے فِیْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی نفاق کی یعنی منافقون نے
تصور کیا کہ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ یہ کہ ظاہر نہ کریگا اللہ اَضْغَانَهُمْ اونکے کینے جو اپنے دل مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور مومنون کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہین وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر ہم چاہین لَاَرَیْنٰكَهُمْ البتہ دکھائین ہم تجکو وہ لوگ
یعنی اونکی علامتین اور نشان ظاہر کردین فَلَعَرَفْتَهُمْ تو ضرور پہچان لے تو اونکو بِسِیْمٰهُمْ اوس علامت سے جو دلالت کرنے والی ہو
اونکے نفاق پر وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ اور ضرور تو پہچان لے اونکو فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ بات پھیرنے مین صواب کی طرف سے تعریض اور توبیخ کی
جانب وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی اَعْمَالَكُمْ تمھارے کام اور اونکے موافق جزا دیگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کوئی منافق ایسا نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نشان اور بات سے نہ پہچان
لیتے ہون تفسیر مطالع اور عین المعانی مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ بعض لڑائیون مین نو منافق ایک رات سوئے اور
صبح کو جب اوٹھے تو اونکی پیشانیون پر لکھا تھا کہ ہٰذَا مُنَافِقٌ یعنی یہ منافق ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماتے ہین ہم تمکو امر جہاد اور
تکالیف شاقہ کے سبب سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ ہم کرتے ہین حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ تاکہ ہم جان لین مجاہدون کو
یعنی خلق پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالصّٰبِرِیْنَ اور صبر کرنے والے
لڑائی کی شقت پر وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ اور تاکہ آزمائین ہم تمھاری چیزین جو ایمان اور اخلاص کے باب مین تم کہتے ہو تاکہ
سچ اور جھوٹ سب سے ظاہر ہو جائے اور بکر نے تینون فعل یعنی لَیَبْلُوَنَّكُمْ اور یَعْلَمَ اور یَبْلُوَ کو یے سے پڑھا ہی یعنی خدا تمکو آزماتا ہی
تاکہ مجاہدون کو معلوم کرلے اور تمھاری چیزون کی آزمائش کرتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بیشک وہ لوگ جو
نہین ایمان لائے یعنی بنو قریظہ اور نضیر کے یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور باز رکھا اونھون نے

ع ۹

اپنی قوم کو خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہی وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ اور مخالفت کی اونھون نے رسول کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اوسکے کہ ظاہر ہو گئی تھی لَهُمُ الْهُدٰى اونکو راہ حق اور توریت مین اونھون نے پڑھا تھا اور جان لیا تھا لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
نہ نقصان پہونچاوینگے خدا کو شَيْـًٔا کچھ کفر کے سبب سے اور لوگون کو راہ حق سے باز رکھکر اور ضرر کا اثر خدا کے دین کو اور پیغمبر کو نہ پہونچیگا
بلکہ اوسکا شر اونھی کی طرف پھریگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور قریب ہی کہ حق تعالیٰ حبط اور باطل کر دے ثواب اونکے کامون کا
یعنی اون عبادتون کا جو وہ کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اَطِيْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوس
چیز مین کہ اوسنے حکم کیا وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبردار رہو رسول کے اوس چیز مین کہ وہ فرمائین وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝
اور باطل اور بیہودہ اور ضائع نہ کرو اپنے عمل ریا اور سُمعہ کے سبب سے یا عُجب اور تکبّر کی وجہ سے اسواسطے کہ عُجب کے سبب سے کام مذموم اور مردود
ہو جاتا ہی نظم در ہر عملے کہ عُجب رہ یافت ٭ روشن نزرہ قبول برتافت ٭ اے گشتہ بکار خویش مغرور ٭ وز درگہ قرب ماندہ مہجور ٭ مُعجب مشو از
طریق تلبیس ٭ کز عُجب بچہ فتاد ابلیس ٭ تا چند تو عُجب خودنمائی ٭ از دیدہ بنہ منی و مائی ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا تحقیق
کہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی قوم قریش اور اونکے تابع اور منع کیا لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ حق چلنے سے ثُمَّ مَاتُوْا
پھر مر گئے یعنی قتل ہو گئے جنگ بدر کے دن وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہی کہ وہ کافر تھے فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ تو ہرگز نہ بخشیگا خدا
اونکو اس آیت کا نزول اہل قلیب کی شان مین ہی مگر اوسکا حکم عام ہی اور جو کافر مرے اوسکو شامل ہی فَلَا تَهِنُوْا پس سستی نہ کرو اے
مومنو وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ اور نہ پکارو کافرون کو صلح کی طرف یعنی اونسے صلح نہ کرو کہ تمھارے ضعف اور ذلت کا نشان ہی وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ ۖ حال آنکہ تم برتر ہو یعنی غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور اللہ تمھارے ساتھ ہی نصرت اور اعانت مین وَلَنْ يَّتِرَكُمْ
اور ضائع اور کم نہ کریگا اَعْمَالَكُمْ ۝ ثواب تمھارے کامون کا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ
کھیل ہی ناپائدار وَّلَهْوٌ ۭ اور مشغولی ہی بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤگے خدا اور رسول کا وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کروگے
گناہ اور فضول کام سے يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ دیگا تمھارے اجر آخرت مین وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اور نہین چاہتا ہی خدا تمھارا اجر
دینے کو اَمْوَالَكُمْ ۝ تمھارے مال یا حق تعالیٰ تمھارا سب مال نہین چاہتا بلکہ اوسمین سے تھوڑا خرچ کرنے کا حکم کیا ہی کہ وہ دسوان حصہ ہی
اور یا پانچوان حصہ اور دسوین حصہ کی چوتھائی اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا اگر چاہے تمسے تمھارے مال فَيُحْفِكُمْ پھر مبالغہ کرے چاہنے مین
یعنی یہ کہے کہ سب مال خرچ کرو تو تَبْخَلُوْا تم بخل کرو اوسکے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہ دو وَيُخْرِجْ اور ظاہر کر دے اللہ تمسے اوس
چاہنے کے سبب سے یا تمھارے بخل کی وجہ سے اَضْغَانَكُمْ ۝ کینے اور کدورتین تمھاری هٰٓاَنْتُمْ ہان تم لوگ هٰٓؤُلَاۗءِ اے گروہ
مخاطبون کے تُدْعَوْنَ تم بلائے گئے ہو اور حکم کیے گئے ہو لِتُنْفِقُوْا اسواسطے کہ خرچ کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین یعنی
مال کی زکوۃ دو یا یہ کہ جہاد کے اسباب مین صرف کرو فَمِنْكُمْ پھر تم مین سے ہی مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ کوئی کہ بخل کرتا ہی زکوۃ دینے مین یا جہاد مین
خرچ کرنے سے وَمَنْ يَّبْخَلْ اور جو کوئی بخل کرتا ہوا اوس خرچ مین جو اوسپر واجب ہی فَاِنَّمَا يَبْخَلُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ بخل کرتا ہی
عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ اپنی ذات سے کہ اپنے کو ثواب سے محروم کرتا ہی وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ اور اللہ بے پروا ہی تمھارے صدقون اور خرچون سے وَاَنْتُمُ

الفقراء اور تم محتاج ہو سو اوس چیز کے جو اوسکے پاس ہی نعمتین اور کرامتین تو آج ایک فنا ہو جانے والی چیز دو اور کل اوسکے عوض وہ باقی رہنے والی نعمتین اور بزرگیان لو اسواسطے کہ اوسکے خزانہ بہت ہین کوئی چیز کم نہوگی اور تم اپنی مرادون اور مقصدون کو پہونچ جاؤگے وان تتولوا اور اگر منہ پھیرو گے اوس چیز سے جو تمپر فرض کیا ہی یا اگر انکار کروگے اسلام اور قبول احکام سے یستبدل تو بدل دیگا اللہ قوما غیرکم ایک گروہ اور تمھارے سوا یعنی تمکو ہلاک کریگا اور اور لوگ پیدا کریگا ثم لا یکونوا پس نہونگے وہ لوگ امثالکم مثل تمھارے بلکہ وہ بہت فرمانبردار اور بڑے پرہیزگار ہونگے ان لوگون سے بنی کندہ اور بنی نخع یمن کے مراد ہین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ صحابہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین حضرت سلمان آپکے پہلو مین بیٹھے تھے آپ نے اونکی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ اور انکی قوم کے لوگ اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر دین اوٹھ جائے ثریا تک تو اوسکو پکڑ لائین فارسی لوگ لباب مین ہی کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھ کر کہتے تھے کہ ابشروا یا بنی فروخ اس سے پارسی لوگ مراد ہین

ع ۱۰

تسع وعشرون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الفتح مدنیۃ وھی
اونتیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ فتح مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور اوسمین

یہ بات صحیح ہی کہ ہجرت کے آٹھوین برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بعضے صحابہ کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور عمرہ ادا کیا ہی صحابہ نے جب یہ حال سنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر ہوگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے مین مشغول ہوے اور اوسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو مدینہ منورہ سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لیے اور اکثر اصحاب متفق ہوگئے یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر مکہ کے مشرکون کو پہونچی زیارت خانہ خدا سے آپ کو روکنے کے واسطے سب نے متفق ہوکر مکہ سے باہر آکے بلدح مین لشکر گاہ ٹھہرائی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر پاکر حدیبیہ مین اوترے کافرون کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ آپکے آنے کا سبب دریافت کرے بعد اوسکے جلیس کنانی آیا اور معلوم کر لیا کہ حضرت کو لڑائی کا داعیہ نہین ہی فقط خانہ کعبہ کی زیارت کے قصد سے آئے ہین مگر کفار قریش حمیت جاہلیت پر لگے اور کسی طرح راضی نہوے کہ حضرت رسول مقبول صحابہ سمیت مکہ مین داخل ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اونکے پاس بھیجا کافرون نے اونکو نظربند کر لیا اور اونکے قتل کی خبر لشکر اسلام مین پہونچی اس سبب سے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی چنانچہ عنقریب اوسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالی غرضکہ کفار بیعت کا حال سنکر گھبرائے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک مسلمانون اور کافرون مین لڑائی نہو ایک دوسرے سے نہ ظاہر مین تعرض کرین نہ ایک دوسرے کے حلفاء سے متعرض ہو اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اگلے برس مسلمان آئین اور عمرہ کی قضا کر لیں اور اور شرطین بھی ہوئین اور اکثر صحابہ اس صلح سے غمگین اور ملول ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اوسی مقام

حدیبیہ مین آپکے سر مبارک سے بال جدا کیے گئے اور بعضے اونٹ آپنے وہین قربانی کیے بعضے ناجیۂ اسلمی کے ساتھ کر کے مکہ معظمہ مین بھیج دیے کہ مقام مروہ مین ذبح کرین اور وہان کے فقرا اور مساکین کو اونکا گوشت تقسیم ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وہین سر منڈوائے بال کتروائے اور اپنی قربانیون کے جانور ذبح کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تک حدیبیہ مین توقف فرمایا پھرتے وقت ایک شب یہ سورت نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ یارو آج کی رات یہ سورت ایسی مجھپر نازل ہوئی کہ مین اسے اوس سے زیادہ دوست رکھتا ہون جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی پھر سورۂ فتح کو صحابہ کے سامنے پڑھا اور اونکو مبارکباد دی صحابہ نے بھی آپ کو مبارکباد دی اِنَّا فَتَحْنَا بیشک ہمنے حکم کیا ہی ہمنے لَكَ تیرے واسطے فَتْحًا مُّبِينًا ۝ حکم ظاہر اور کھلا ہوا کہ وہ قریش کے ساتھ صلح ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ أَفَتْحٌ هُوَ یعنی کیا وہ یعنی مکہ ہمارے واسطے فتح کر دیا گیا آپ نے جواب مین فرمایا کہ نَعَمْ یعنی ہان اور درحقیقت یہ صلح بہت فتوح کی ابتدا تھی اسواسطے کہ جو مسلمان مکہ معظمہ مین اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اونھون نے چھپانا چھوڑ دیا اور کافرون کے ساتھ مجاہدہ کیا اونکے سامنے قرآن پڑھا اور بہت لوگ مسلمان ہوگئے اور مکہ معظمہ کی فتح کا سبب بھی یہی صلح ہوئی اور اسی وجہ سے بعضے مفسرون نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی کہ ہم فتح کر دینگے تیرے واسطے مکہ اور لفظ ماضی لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خیبر اور فدک کی فتح مراد ہی پس خدا سے بخشش طلب کر لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ تاکہ بخشدے تیرے واسطے اللہ مَا تَقَدَّمَ جو کچھ گذرا ہی وحی نازل ہونے کے قبل مِن ذَنبِكَ اوس چیز سے جو تیرے عقاب کا موجب تھی وَمَا تَأَخَّرَ اور جو کچھ رہا ہی بعد اوسکے یا فتح کے قبل اور بعد یا یہ آیت نازل ہونے کے قبل اور بعد امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ گذرا ہوا گناہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی زلت اور خطا ہی اور آگے آنے والے گناہ امت کے ہین یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا کا گناہ آپکی برکت سے بخشا اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشیگا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم کے گناہ کی اضافت حضرت کی طرف اسواسطے کی ہی کہ آپ اوسوقت اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہون کی اسناد اسواسطے آپکی طرف فرمائی کہ آپ اونکے پیشوا اور کارساز ہین وَيُتِمَّ اور اپنے فضل عمیم سے پوری کر دی نِعْمَتَهُ اپنی نعمت عَلَيْكَ تجھپر بہت سے شہر فتح کر کے یا دین بلند فرما کر یا نبوت اور سلطنت کو ملا کر یا شفاعت قبول فرما کر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ اور دکھائی تجھکو سیدھی راہ یعنی راہ مستقیم پر ثابت رکھے وَيَنصُرَكَ اللَّهُ اور مدد دے تجھکو اللہ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ مدد کہ اوسمین عزت اور غلبہ ہو یعنی تم اوس مدد کے سبب سے غالب ہو جاؤگے چونکہ حدیبیہ کی صلح مین صحابہ رضی اللہ عنہم وغدغہ اور تردد سے خالی نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِي وہ ہی وہ خدا جسنے أَنزَلَ السَّكِينَةَ نازل کیا قرار اور آرام اور سکون فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ایمان والون کے دلون مین لِيَزْدَادُوا تاکہ زیادہ کرین إِيمَانًا ایمان مَّعَ إِيمَانِهِمْ اونکے ایمان کے ساتھ جسقدر اونکو یقین ہی اوسپر اور یقین زیادہ کرین یا جو ایمان اصول دین کے ساتھ رکھتے ہین اوسے زیادہ کرین فروع شرع پر ایمان لانے کے ساتھ وَلِلَّهِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین جُنُودُ السَّمَاوَاتِ لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین وَالْأَرْضِ اور لشکر زمین کے کہ مومن مجاہد ہین پس اے ایمان والو جہاد کرو اور نصرت الٰہی

یقین واثق رکھو کہ آسمان اور زمین کے لشکر جسکے حکم مین ہون بلکہ کو زمین کے ذرّے جسکی سپاہ ہون وہ اپنے دوستون کو دشمنون سے لڑتے وقت چھوڑ نہ دیگا بیت نصرت از وطلب کہ بمیدان قدرتش ٭ ہر ذرہ پہلونے وہر پشہ صفدر یست وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جانتا خلق کی مصلحتین حَكِيْمًا ۝ محکمۃ کار جو کچھ کرے از انجملہ ایک کام یہ ہی کہ ایمان والون کے دلون مین اوسنے سکینہ بھیجی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ لائے ایمان والون اور ایمان والیون کو دین مین مضبوط اور عقیدے مین ثابت ہونے کی برکت سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشت باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون یا اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہنے والے ہین وہ اوسمین وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ اور اسواسطے کہ چھپائے اونسے اونکی برائیان یعنی جنت مین داخل ہونے کے قبل ونکی برائیان مٹادے تاکہ پاک اور پاکیزہ روضۂ رضوان مین داخل ہون وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہی یہ وعدہ اونکے واسطے عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک یعنی اوسکے حکم مین فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ چھٹکارا بڑا اور اس سے بڑھکر فوز عظیم اور کیا ہی کہ وہ لوگ مکروہات سے بیخوف ہونگے اور اپنی مرادون کو پہونچینگے وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور اسواسطے ہی تاکہ عذاب کرے منافق مردون اور منافق عورتون کو جو مدینہ مین ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردون اور مشرک عورتون کو جو مکے مین ہین الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ گمان کرنے والے ہین اللہ کے ساتھ ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان یعنی اسد اور غطفان کے مشرک لوگ اور بعضے منافقون نے گمان کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ مین جاتے ہین وہان قتل ہو جائینگے مدینہ مین صحیح سلامت پھر کر نہ آئینگے اور آپکا لشکر پسپا ہو جائیگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت مع مال غنیمت مدینہ منورہ مین پھر کر تشریف لائے اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ عَلَيْهِمْ ان بدگمانون پر ہی دَآئِرَةُ السَّوْءِ گردش بری یعنی یہ لوگ مغلوب ہونگے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور غضب کیا اللہ نے اونپر وَلَعَنَهُمْ اور دور کر دیا اونکو اپنی رحمت سے وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کی اونکے واسطے جَهَنَّمَ دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور بری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین لشکر آسمانون کے اور زمینون کے سب اوسی کے مملوک اور مسخر ہین جیسے لشکری اپنے سردارون کے مطیع ہوتے ہین یہ بات مکرر فرمانا مومنون کے ساتھ وعدہ ہی تاکہ نصرت الٰہی پر قوی دل رہین اور مشرکون اور منافقون کے واسطے وعید ہی تاکہ تکذیب ربانی سے ڈرین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا عَزِيْزًا غالب اپنے حکم مین حَكِيْمًا ۝ دانا اوس چیز مین جو حکم فرماتا ہی اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہمنے بھیجا تمکو شَاهِدًا گواہ تیری امت کے اقوال اور افعال پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا اونکو جنکے دلون پر سکینہ نازل ہوئی وَّنَذِيْرًا ۝ اور ڈرانے والا اون لوگون کو جنھون نے برا گمان کیا پس اے ہمارے حبیب تم اپنی امت سے کہو کہ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے واسطے میرا بھیجا جانا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ اسواسطے ہی کہ تم تصدیق کرو اللہ کی یعنی وحدانیت کے ساتھ اوسپر ایمان لاؤ وَرَسُوْلِهٖ اور تصدیق کرو اوسکے رسول کی اوس دعوے مین جو وہ کرتا ہی وَتُعَزِّرُوْهُ اور تقویت دو اوسکے دین کو وَتُوَقِّرُوْهُ اور

بزرگ رکھو اوسکا حکم وَتُسَبِّحُوْهُ اور پاکی کے ساتھ یاد کرو اوسے یا اوسکے واسطے نماز پڑھو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح شام اور
بعضون نے کہا ہی کہ تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہی یعنی آپکی مدد کرو اور تعظیم بجا لاؤ اسواسطے
کہ آپکی تعظیم حقیقت مین تعظیم حق ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ **بیت** در حریم سر تعظیم تو کس را راہ نیست + واز کمال احتشامش
ہیچکس آگاہ نیست + اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ یقینی جن لوگون نے بیعت کی تیری حدیبیہ مین اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
سوا اسکے نہین کہ اونھون نے بیعت کی ہی اللہ کی اسواسطے کہ بیعت سے مقصود وہی ہی اور بیعت اوسی کی رضامندی ڈھونڈھنے کو
اس بیعت سے بیعت رضوان مراد ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ آتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہ بات مقام جمع مین ہی اور حق تعالی نے
جمع کا مرتبہ کسی کے واسطے تصریح نہین فرمایا مگر اوسی کے واسطے جو تمام موجودات مین اخص و اشرف ہی اور اسی مقام سے ہی کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ قوت اللہ کی اپنا وعدہ وفا کرنے مین کہ ثواب آخرت ہی یا پیغمبر کی نصرت کے باب مین ہی فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے ہاتھون پر ہی عہد وفا کرنے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور موافقت کرنے مین معالم مین ہی کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم بیعت کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور يَدُ اللّٰهِ اونکے ہاتھون پر تھا بیعت لینے اور بیعت کرنے مین
فَمَنْ نَّكَثَ پھر جو کوئی توڑیگا عہد فَاِنَّمَا يَنْكُثُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ توڑتا ہی عَلٰى نَفْسِهٖ اپنے نفس پر یعنی
اوسکا ضرر اوسی کو پہونچیگا موضح مین ہی کہ تین چیزین اپنے کرنے والے کی طرف پھرتی ہین ایک مکر کہ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ
دوسرے ظلم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تیسرے عہد شکنی کہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ عہد و پیمان شکنی کے باب مین کہا ہی **رباعی**
عہد شکنا کہ ہر کہ پیمان بشکست + از پای در افتاد و برون شد ز دست + آنرا کہ درست بود پیمان الست + نشکست بہیچ حال
ہر عہد کہ بست + وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی وفا کرے بِمَا عٰهَدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی عَلَيْهُ اللّٰهَ اوس اللہ کے ساتھ
فَسَيُؤْتِيْهِ تو جلد دیگا اوسے خدا اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بڑا آخرت میں جو وہ بہشت ہی لکھا ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوے عمرہ کی نیت پر تو بعضے گنوارون کو جیسے اسلم اور جہینیہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کو اپنے نامہ لکھا
کہ اس سفر مین میری موافقت اور رفاقت کرو وہ قریش کے ساتھ لڑنے سے ڈرے اور بہانہ کرکے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو
خبر دی کہ جب مدینے مین تم پہونچوگے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہی کہینگے تجھسے پیچھے رہے ہوے لوگ مِنَ
الْاَعْرَابِ گنوارون مین سے یعنی جو قبیلے مذکور ہوے اونکے لوگ عذر کرینگے کہ شَغَلَتْنَآ مشغول کیا تھا ہمکو اَمْوَالُنَا
ہمارے مالون نے کہ کوئی اونکا نگہبان نہ تھا اور وہ ضائع ہو جاتے وَاَهْلُوْنَا اور ہماری اولاد نے کہ بیکسی کے سبب بے خبر
اور بے نوا رہجاتی فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس آپ مغفرت چاہیے ہمارے واسطے اس بات مین کہ ہم پیچھے رہ گئے اور آپکی
رفاقت مین حاضر نہین رہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہین اپنی زبانون سے مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
وہ بات جو نہین ہی اونکے دلون مین یعنی اونکی یہ عذر خواہی اور مغفرت طلبی زبانی ہی اور اونکے دل کو نہ اسکی کچھ خبر ہی
نہ اسکا کچھ اثر ہی قُلْ کہہ اونکے جواب مین کہ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ پھر کون ہی کہ مالک ہو تمہارے واسطے یعنی سوکے تمسے

مِنَ اللّٰهِ اللہ کے حکم سے شَيْئًا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ ضَرًّا تمھارے ساتھ مغلوب کرنا اور پس پا کر دینا
اور قتل اور خلل مال میں اور اولاد میں یا عذاب پیچھے رہجانے پر اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا اگر چاہے تمھارے ساتھ نَفْعًا فائدہ جیسے
دولت اور نصرت اور مال اور اولاد کی حفاظت بَلْ كَانَ اللّٰهُ بلکہ ہے اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کے ساتھ جو تم کرتے ہو
خَبِيْرًا خبر رکھنے والا وہ جانتا ہے کہ پیچھے رہجانے میں تمھارا قصد کیا تھا اور مال اور اولاد کے ساتھ تمکو مشغولی نہ تھی بَلْ
ظَنَنْتُمْ بلکہ تمنے گمان کیا اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ یہ کہ نہ پھریگا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ پھرینگے ایمان والے
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اپنے لوگوں کی طرف مدینہ میں اَبَدًا ہرگز بلکہ مشرک لوگ اونکو قتل کر ڈالینگے اور مٹا دینگے وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ اور آراستہ
کردیا گیا یہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کردیا پیغمبر اور اونکے اصحاب کا نیست ونابود ہوجانا یہانتک کہ جمگیا فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے
دلوں میں وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تھا تمنے ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان کہ خدا کا دین باطل ہوجائیگا اور ملت اسلام بے بنیاد
ہوجائیگی وَكُنْتُمْ اور ہوگئے تم اس گمان کے سبب قَوْمًا بُوْرًا گروہ ہلاک ہونے والے نیت اور عقیدے کی خرابی سے
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ کا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا اور دل سے خدا اور رسول کے حکم کی
تصدیق نہ کرے فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا تو بیشک ہمنے تیار کی ہے لِلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے واسطے سَعِيْرًا آگ جلتی ہوئی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خدا ہی کے واسطے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی علوی اور سفلی امور سب
اوسی کے قبضہ قدرت میں ہیں يَغْفِرُ بخشدیتا ہے بڑے گناہ لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہے وَيُعَذِّبُ اور عذاب
کرتا ہے چھوٹے گناہ پر مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنیوالوں کو
رَّحِيْمًا مہربان اونپر سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہیں پیچھے رہے ہوئے جنگ حدیبیہ سے اس سے وہی قبیلے
مراد ہیں یعنی گنوار کہینگے کہ اِذَا انْطَلَقْتُمْ جب جاؤ تم اِلٰى مَغَانِمَ غنیمتوں کی طرف اہل خیبر کی غنیمتیں مراد ہیں
لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ لو تم وہ غنیمتیں ذَرُوْنَا چھوڑو ہمکو تاکہ نَتَّبِعْكُمْ پیروی کریں ہم تمھاری اس خبر میں لکھا ہے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی الحجہ سن چھ ہجری میں حدیبیہ سے پھرے اور محرم سن سات میں جنگ خیبر کی طرف متوجہ ہوے
اور حکم ہوا کہ جو کوئی حدیبیہ میں حاضر تھا وہی اس لڑائی میں چلے اوسکے سوا اور کوئی ہمراہ نہو اور جب عزم بالجزم ہوا تو مخالف بولے
کہ اجازت دیجیے تاکہ ہم بھی ساتھ رہیں اور خیبر میں آئیں يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہیں مخالف لوگ اَنْ يُّبَدِّلُوْا یہ کہ بدل دیں كَلٰمَ
اللّٰهِ اللہ کی بات یعنی اوسکا حکم کہ اہل حدیبیہ کے سوا اور لوگ اس لڑائی میں نہ جائیں قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کہ پیروی نہ کرینگے
ہماری یہ نفی نہی کے معنی میں ہے یعنی ہمارے ساتھ نہ آئیں كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ اسی طرح فرمایا ہے اللہ نے مِنْ قَبْلُ قبل تمھارے
مہیا ہونے کے یا قبل ہمارے مدینے میں آنے کے فَسَيَقُوْلُوْنَ پس قریب ہے کہ کہیں حکم نہیں کیا ہے خدا نے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بلکہ
تم حسد کرتے ہو ہمپر تاکہ غنیمت میں ہم تمھارے شریک نہوں اور ایسا نہیں ہے جیسا مخالف کہینگے بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ بلکہ وہ ہیں کہ نہیں
سمجھتے اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑی چیز کو قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ کہہ ان پیچھے رہے ہوؤں مِنَ الْاَعْرَابِ گنواروں سے کہ

سَتُدْعَوْنَ قریب ہی کہ پکارے جاؤ تم اِلٰی قَوْمٍ ایک گروہ کی لڑائی کی طرف کہ وہ لوگ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سخت لڑائی والے ہین وہ اہل یمامہ ہین مسیلمہ کذاب کے متابعون مین سے یا جو عرب کے قبیلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے یا ہوازن اور غطفان جنھون نے آپکی زندگی مین حنین کے میدان مین جنگ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ فارس اور روم کے لوگ مراد ہین آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ تمکو بڑے لڑنے والے لوگون سے لڑنے کو بلائینگے تاکہ تم تُقَاتِلُوْنَهُمْ قتال کرو اونسے اور اونکو قتل کرو اَوْ یُسْلِمُوْنَ یا وہ مسلمان ہوجائین اگر یہ لوگ مرتد یا مشرک ہون تو اونکا حکم قتل ہی یا اسلام اور اگر انکے سوا اہل کتاب ہین تو اونکا حکم قتل یا جزیہ ہی اور اس تقدیر پر اسلام انقیاد کے معنی مین ہی فَاِنْ تُطِیْعُوْا پھر اگر اطاعت کروگے کسی کی جو تمکو اون لوگون سے لڑنے کے واسطے بلانے والا ہی تو یُؤْتِکُمُ اللّٰهُ دیگا تمکو حق تعالیٰ اَجْرًا حَسَنًا اجر نیک کہ وہ غنیمت ہی دنیا مین اور جنت ہی عقبیٰ مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر مونھ پھیروگے اور پکارنے والے کی طرف پیٹھ موڑوگے کَمَا تَوَلَّیْتُمْ جسطرح موٗنھ موڑا تمنے مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے سفر حدیبیہ مین تو یُعَذِّبْکُمْ عذاب کریگا خدا تمپر عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک مخالفون کے حق مین جب یہ سب وعیدین واقع ہوئین تو ضعیف عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم عاجزی اور ضعف کے سبب سے جہاد مین نہین جاسکتے ہین ہمارا حال کیا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ نہین ہی اندھے پر کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے وَلَا عَلَی الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر جہاد مین نہ جائے وَلَا عَلَی الْمَرِیْضِ اور نہ بیمار پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے اسواسطے کہ یہ معذور ہین وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی جہاد وغیرہ مین تو یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ داخل کریگا اوسے اللہ جنتون مین اور وہ جنتین ایسی ہین کہ برابر تَجْرِیْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو کوئی موٗنھ پھیریگا خدا اور رسول کے حکم سے تو یُعَذِّبْهُ عذاب کریگا اوسپر خدا عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دکھ دینے والا کہ اوسکی تکلیف تمام ہی نہو اور وہ عذاب محرومی کا ہی اسواسطے کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہوگی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے مین سعادت شفاعت سے محروم رہینگے نعوذ باللہ من الحرمان بیت سوز ز آتش حرمانیم کہ ہیچ عذاب ؛ روے سوز والم چون عذاب حرمان نیست ؛ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو آپ نے خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ مین بھیجا تاکہ اہل مکہ کو یہ بات جتادین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے واسطے آئے ہین لڑنے کے ارادے پر نہین اہل مکہ نے خراش رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے اور بات کرنے سے روکا تو حضرت نے دوسری بار حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کافرون نے اونھین مکہ مین نظربند کرلیا اور اونکے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بلایا یہ لوگ صحیح قول کے موافق پندرہ سو بیس آدمی تھے ان سب نے اس بات پر بیعت کی کہ قریش کے ساتھ قتال کرین اور لڑائی سے موٗنھ نہ پھیرین کیکر کے درخت کے نیچے حضرت بیٹھے تھے کشاف مین ہی کہ حضرت جب درخت کے نیچے بیٹھے تو اوسکی ایک شاخ آپکی پشت مبارک پر جھک پڑی عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کھڑا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب اوس شاخ کو ہاتھ سے پکڑ کر پشت پر سے مین نے اوٹھایا اور صحابہ سے

بیعت کی قتل کرنے او رقتل ہو جانے پر کہ ہم ہرگز نہ بھاگینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آج تمام زمانہ کے لوگون سے بہتر ہو
معالم مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون نے درخت کے نیچے بیعت کی اونمین سے
ایک بھی دوزخ مین نہ جائیگا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان بھی کہتے ہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ ان بیعت کرنے والون سے راضی ہوا جیسا کہ وہ
خود فرماتا ہی کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ بیشک وشبہہ راضی ہوا اللہ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون صحابہ سے اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ جب
بیعت کی اونھون نے تیری تَحْتَ الشَّجَرَةِ کیکر کے درخت کے نیچے فَعَلِمَ پس جانتا ہی خدا مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وہ چیز جو اونکے دلون مین ہی
اخلاص اور وفا صدق وصفا فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ تو نازل کی تسکین اور آرام عَلَيْهِمْ اونپر وَاَثَابَهُمْ اور جزا دی اونکو فَتْحًا
قَرِيْبًا فتح نزدیک کہ خیبر کی فتح ہی یا مکہ معظمہ کی یا ہجر کی وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور غنیمتین بہت نقد اور جنس اور باغ اور مکان
يَّاْخُذُوْنَهَا لیتے ہین اون غنیمتون کو خیبر وغیرہ کے یہود سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہی اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستون کو
حَكِيْمًا حکم کرنے والا دشمنون کے مغلوب ہونے کا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وعدہ دیا ہی اللہ نے تمکو ای امت کے لوگو مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
بہت غنیمتون کا روم اور فارس کے شہرون مین بلکہ تمام عالم کے اطراف مین تَاْخُذُوْنَهَا لیتے رہوگے تم وہ غنیمتین قیامت تک
فَعَجَّلَ پس جلدی کے ساتھ نقد دی لَكُمْ تمکو هٰذِهٖ یہ خیبر کی غنیمت وَكَفَّ اور روکے اور کوتاہ کیے اَيْدِيَ النَّاسِ ہاتھ
لوگون کے یعنی اہل خیبر کے اور اونکے حلفا کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے عَنْكُمْ تمسے یہانتک کہ یہود کے حلفا ڈر کر لڑائی مین نہ آئے اور
وہ تمھارے خوف سے قلعہ بند ہوے یہانتک کہ تمسے صحیح وسالم بچے وَلِتَكُوْنَ اور تاکہ ہو وہ غنیمت اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ نشان مومنون کے
واسطے فتح خیبر کے باب مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول سچ ہونے پر یا غنیمتون کے وعدہ مین اللہ جل شانہ کی بات سچ ہونے پر
وَيَهْدِيَكُمْ اور اسواسطے کہ دکھائے تمکو صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا سیدھی راہ کہ توکل کی بنا ہر ہوا اور فضل ازلی پر یقین
اور وثوق کرنا اور لطف لم یزلی پر کام چھوڑنا ارباب سیر رحمہم اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہین کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سفر حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو وعدہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا کے حکم کے موافق جنگ خیبر کا سامان کیا اور ایک ہزار چار سو آدمی کے ساتھ
مدینہ منورہ سے باہر تشریف لاکر خیبر کے قلعون کی طرف متوجہ ہوے اور منزل صہبا سے مرجبہ کی راہ پر روانہ ہوے ایک صبح کو وادی
حرضہ کی راہ سے خیبریون کے قلعون کے درمیان مین داخل ہوے وہ لوگ جسطرح بیلچہ وغیرہ کھیت اور باغ درست کرنے کے اوزار لیکر روز
جاتے تھے اوسدن بھی اوسی طرح بیخبری کے ساتھ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوے کہ ناگاہ لشکر اسلام اونھین نظر آیا وہ بولے کہ واللہ
محمد والجیش قسم خدا کی کہ محمد ہین اور لشکر اور اپنے قلعہ مین چلے گئے اور حضرت نے فرمایا اللّٰہ اکبر خربت خیبر انا اذا انزلنا بساحۃ
قوم فساء صباح المنذرین غرضکہ یہود نے قلعہ بند ہوکر قتل پہ دل مضبوط کرلیا اور مسلمانون نے پہلے نطاۃ والون سے
جنگ کی اور وہ قلعہ لیلیا پھر حصار شق فتح ہوگیا مغازی محمد بن اسحاق مین مذکور ہی کہ خیبر مین حضرت نے پہلے حصن ناعم فتح
کرلیا پھر نطاۃ اور شق بعد اوسکے یہود نے صعب بن معاص کے قلعہ مین آکر پکڑی اور وہ بڑی لڑائی کے بعد لیا گیا اونکا کپڑا اور غلہ اور
مال ومتاع بہت کچھ مسلمانون کے ہاتھ آیا پھر حصار قموص کے محاصرہ مین مشغول ہوے اور حضرت کو درد سر طاری ہوا آپ خود سوار نہو سکتے تھے

اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا وہان بڑی سخت لڑائی ہوئی آخر کو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوا اوس قلعہ مین آپ نے
مرحب خیبری کو قتل کیا اور قلعہ کا آہنی دروازہ اوکھاڑ کر آپ نے اپنی سپر کیا اور یہود نے پناہ مانگی یہان بہت غنیمتین صحابہ کے
ہاتھ آئین اور ابو الحقیق کا خزانہ پایا وہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا گیا بکری کا بچہ بھنا ہوا جسمین زہر ملا تھا بولا کہ یا رسول اللہ
مجھے مت کھائیے اسواسطے کہ مجھمین زہر ملایا ہی بیت ز خوان معجز او گر نوالہ طلبی ❊ حدیث برہ بریان شنو کہ ما حضرت وَّاُخْرٰى اور
وعدہ کیا ہی تمسے اور غنیمتون اور شہرون کا غنیمتون کا کہ ابھی لَمْ تَقْدِرُوْا قادر نہین ہوئے ہو تم عَلَيْهَا اوسپر اور اوسے تم
نہین جانتے قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ تحقیق کہ گھیر لیا ہی اللہ تعالیٰ نے بِهَا اوسے اس سے ہوازن یا فارس اور روم اور شام کے
شہرون کی غنیمتین مراد ہین اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو حاصل ہو وہ اسمین داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ
اور ہی اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر شہر فتح کرنے اور غنیمتین عطا فرمانے پر قَدِيْرًا قادر ہی وَلَوْ قَاتَلَكُمُ اور اگر قتال
کرتے تمھارے ساتھ حدیبیہ مین الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوئے اہل حدیبیہ مین سے اور صلح نہ کی تو لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
البتہ پھیرتے پیٹھین یعنی شکست پاتے ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ پھر نہ پاتے وَلِيًّا کوئی کارساز جو اونکی نگہبانی کرے وَّلَا نَصِيْرًا
اور نہ کوئی یار جو اونکی مددگاری کرے سُنَّةَ اللّٰهِ عادت رکھی ہی اللہ نے عادت رکھنا الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ ایسی عادت جو گذری ہی
مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے اور امتون مین کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام اونپر غالب رہے ہین وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ
عادت الٰہی کے واسطے تَبْدِيْلًا کچھ تبدیل اور تغییر جو کچھ ازل مین مقدر اور مقرر ہوا لا محالہ وہ ظاہر ہوگا اور کوئی اوسمین
تغییر اور تبدیل نہین کرسکتا رباعی تغییر بحکم ازلی راہ نیابد ❊ تبدیل بفرمان قضا کار ندارد ❊ در دائرۂ امر کم و بیش نگنجد ❊ با سر قدر
چون و چرا کار ندارد ❊ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین تھے تو اسّی آدمی اہل مکہ مین نماز کے وقت جبل تنعیم سے
نیچے دوڑ پڑے اور شبخون لائے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرین صحابہ نے غلبہ کرکے اونکو گرفتار کرلیا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو آزاد کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ
وہ خدا ہی جسنے محض اپنے فضل و کرم سے كَفَّ اَيْدِيَهُمْ روکے کفار مکہ کے ہاتھ عَنْكُمْ تمسے یہانتک کہ اونھون نے
صلح کرلی وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ اور تمھارے ہاتھ اونسے بِبَطْنِ مَكَّةَ وادی مکہ یعنی حدیبیہ مین مِنْۢ بَعْدِ
اَنْ اَظْفَرَكُمْ بعد اسکے کہ فتح دی تمکو اور غالب کردیا عَلَيْهِمْ اونپر اس سے وہی اسّی سوار مراد ہین وَكَانَ
اللّٰهُ اور ہی خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو کافرون سے مقاتلہ خدا اور رسول کے حکم کے واسطے
اور وہ جو ہاتھ روکتے ہو اور چھوڑ دیتے ہو خانۂ خدا کی تعظیم کی جہت سے حق تعالیٰ یہ سب بَصِيْرًا دیکھنے والا ہی
اور تمکو اوسکے سبب سے جزا دیگا هُمُ الَّذِيْنَ وہ وہ لوگ ہین جنھون نے كَفَرُوْا کفر کیا وَصَدُّوْكُمْ اور
باز رکھا تمکو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے وَالْهَدْيَ اور روکے اونٹ جو قربانی کے واسطے لائے تھے
مَعْكُوْفًا اوس حال مین کہ باز رکھا گیا تھا اَنْ يَّبْلُغَ اس بات سے کہ پہونچے مَحِلَّهٗ اپنی جگہ پر جو قربانی کا مقام ہی یعنی منا تک

خلاصہ مطلب یہ ہی کہ کفار مکہ نے چونکہ تمکو عمرہ سے منع کیا اور قربانی کو اوسکے محل پر نہ جانے دیا اسوجہ سے قتال و استیصال کے
مستحق ہوگئے مگر ہم تمکو امسال اونکے قتال سے باز رکھتے ہین اُن مومنون کی جہت سے جو مکہ مین ہین وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
اور اگر نہوتے ایمان والے مرد وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور ایمان والی عورتین مکہ مین کہ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہین جانا ہی تمنے انکو
اور وہ بہتّر مرد اور عورتین تھین کہ یہ سب اپنا ایمان چھپاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر یہ مکہ مین نہوتے اور تم انکو نہین پہچانتے
اسواسطے کہ وہ مشرکون کے ساتھ ملے ہوے ہین اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ بدل ہی رجال سے یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ یہ مومن لوگ پامال ہین
اور نہ یہ ہوتا کہ تم اونکو ہلاک کرڈالتے فَتُصِيْبَكُمْ پس پہونچتی تمکو مِّنْهُمْ اونکے ہلاک ہونے کی جہت سے مَّعَرَّةٌ مکروہی یعنی
غم اور رنج مومنون کے قتل سے یا تاوان جیسے کفارہ اور دیت بِغَيْرِ عِلْمٍ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ سے متعلق ہی یعنی تم اونکو قتل کرڈالتے
بے جانے ہوے اور البتہ ہم تمھارے ہاتھ نہ روکتے پس منع کیا ہمنے تمکو اہل مکہ کے قتل سے اونکی نگہبانی کے لیے اور یہ اسواسطے ہی
لِيُدْخِلَ اللّٰهُ تاکہ داخل کرے اللہ فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہے رحمت سے اس نیکون کی زیادتی کی توفیق
مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ دین اسلام مقصود ہی لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومن کافرون سے اور مکہ مین نہوتے تو
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ ہم عذاب کرتے اونپر جو کافر ہوے مِنْهُمْ اہل مکہ مین سے عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب
دُکھ دینے والا عقبی مین اور دنیا مین بھی قتل و قید کے سبب سے اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب کیا اور لائے وہ لوگ جنھون نے ایمان نہ قبول کیا فِيْ قُلُوْبِهِمُ اپنے دلون مین الْحَمِيَّةَ تعصب و تکبر اور غیرت کو
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ حمیت جاہلیت کی کہ بندہ کو خدا کی فرمانبرداری سے باز رکھے یعنی اونھون نے باہم یہ بات کہی کہ محمدؐ کو
اونکے یارون سمیت مکہ مین ہم آنے کی اجازت نہ دینگے اسواسطے کہ اونھون نے بدر اور اُحد مین ہمارے باپ بھائیون کو قتل کیا ہی
قسم لات اور عزّی کی کہ ہمارے مکانون مین وہ نہ آئین جب اونھون نے اپنا یہ جھگڑا پیش کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تو نازل کی اللہ نے
سَكِيْنَتَهٗ اپنی سکینہ یعنی آرام اور وقار عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون پر کہ اونھون نے
مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور صلح پر راضی ہوکر سعادت کی اور سہیل بن عمر جو صلحنامہ کا باعث تھا اوسنے ہرگز اجازت نہ دی کہ صلحنامہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین اور راضی نہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَاَلْزَمَهُمْ اور ثابت رکھا مومنون کو
كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمہ تقوی پر کہ کلمہ شہادت ہی یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نے اسکو پسند نہ کیا یا کلمہ محمد رسول اللہ کہ
اوسکے لکھنے کی اجازت نہ دی وَكَانُوْٓا اور ہین ایمان والے اَحَقَّ بِهَا بہت مستحق اور سزاوار اس کلمہ کے لینے غیر کی
بنسبت وَاَهْلَهَا اور ہین اہل اوسکے اور اولی اوس کلمہ کے ساتھ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا
سب چیزین جانتا حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمارے رسول کے خواب کی تعبیر سچ نہوئی اور
ہمنے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈانا بال کٹوانا جنکو ہم نہ ادا کرسکے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ بیشک
وبےشبہہ سچ کیا اور محقق فرمایا اللہ نے رَسُوْلَهُ اپنے رسول کے واسطے الرُّءْيَا وہ خواب جو دیکھا تھا بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ

اور حکمت کے واسطے ایک سال دیر کر دی واسطے اگلے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ضرور ضرور داخل ہو گے تم مسجد الحرام میں
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ لا اگر چاہے خدا ایسے محل میں کہ امن اور بیخوف ہو گے دشمنوں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر خدا چاہے یہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہے کہ خواب بیان کرتے وقت یہ فرمایا تھا کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ یعنی امن پانے والے
مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ اپنے سر منڈوانے والے وَمُقَصِّرِیْنَ اور بال کتروانے والے سر کے یعنی بعضے منڈوائینگے بعضے
کترائینگے لَا تَخَافُوْنَ ط نہ ڈرو گے کسی سے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا لَمْ تَعْلَمُوْا جو کہ نہیں جانتے تم حکمت عمرہ کی تاخیر میں
فَجَعَلَ پس کر دیا تمہارے واسطے یعنی مقرر کیا مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ پہلے اس سے یعنی عمرہ قضا کے واسطے مسجد الحرام میں داخل
ہونے کے قبل تمہارے واسطے مقرر کر دی فَتْحًا قَرِیْبًا فتح قریب کہ خیبر کی فتح ہے تاکہ عمرہ کی تاخیر کا رنج مسلمانوں کے دلوں سے
جاتا رہے اور اوس فتح کے سبب سے خوشدل ہو جائیں ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ وہ خدا ہے جسنے بھیجا رَسُوْلَہٗ اپنے رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِالْھُدٰی ہدایت خلق اور احکام بیان کرنے کے ساتھ وَدِیْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے
لِیُظْھِرَہٗ تاکہ غالب کرے اس دین کو عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ط سب دینوں پر یعنی اور دین اگر حق ہو تو اوسکے احکام منسوخ کرے
اور اگر باطل ہو تو اوسکو جڑ سے اوکھاڑ دے اور بعضوں نے کہا ہے یعنی کہ کسی دین والا ایسا نہو گا جو مغلوب اور مقہور مسلمانوں کا
نہو جائے اور اس خبر کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے بعد ہو گا وَکَفٰی بِاللّٰہِ اور کافی ہے اللہ شَھِیْدًا ط گواہ نبوت
تیری ای ہمارے حبیب اگر سہل کہتا ہے کہ صلحنامہ پر محمد بن عبداللہ لکھیں تو تم غم نہ کرو کہ ہم تو کہتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
محمد رسول ہیں اللہ کے برحق وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اور جو لوگ اونکے ساتھ ہیں مومن اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سخت دل اور
کڑے ہیں کافروں پر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ مہربان ہیں آپس میں تَرٰھُمْ دیکھتا ہے تو اونکو رُکَّعًا رکوع کرنے والے سُجَّدًا
سجدہ کرنے والے یعنی اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں موضح میں ہے کہ یہ سب صفتیں صحابہ کی ہیں مگر ان الفاظ میں اشارہ
خواص اصحاب کے ساتھ ہے ہر ایک صفت خاص ہونے کا وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ قرب
اور معیت اور مصاحبت اور رفاقت کے ساتھ گھر اور غار اور سفروں میں آپ مخصوص ہیں اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ مشرکوں اور منافقوں کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑے تھے اور سب عالم اس بات پر متفق ہیں
کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ آپکی نرم دلی اور حیا اور دلنوازی اور وفا مشہور
و معروف ہے خالق اور خلائق سب کے نزدیک آپ ان صفتوں اور نشانوں سے موصوف اور موسوم ہیں رُکَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہے اسواسطے کہ آپکی اکثر اوقات عبادت ہی میں گذرتی تھی یہانتک کہ ہر شب ہزار بار نماز شروع کرتے میں اللہ اکبر
کہنے کی آواز خلوت سے آپکے آستان عالی کے خادموں کے کان میں پہونچتی تھی یَّبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہیں یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰہِ فضل اللہ سے یعنی ثواب کی زیادتی ڈھونڈھتے ہیں وَرِضْوَانًا اور خوشنودی خدا کی چاہتے ہیں سِیْمَاھُمْ نشانیاں اونکی
فِیْ وُجُوْھِھِمْ اونکے چہروں میں ظاہر ہیں مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط سجدہ کرنے کے اثر سے لباب میں ہے کہ نماز کا اثر ان حضرات کی نورانی

پیشانیون سے ظاہر تھا اسواسطے کہ نمازی کا چہرہ اہل دل کی نظر مین آفتاب تابان ہی کہ من کثر صلوته باللیل حسن وجهه بالنهار یعنی جو رات کو بہت نماز پڑھتا ہی دن کو اوسکا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہی نفحات مین مذکور ہی کہ جب وہ جبین قرب الہی کی برکت سے صاف ہوگئین تو معرفت کے نور چہرون پر ظاہر ہوجاتے ہین بیت درویش را گواہ چہ حاجت کہ عاشق ست + رنگ رخش ز دور بہبین و بدان کہ ہست + ذٰلِكَ یہ وصف جو مذکور ہوے مَثَلُهُمْ اونکی صفت ہی فِي التَّوْرٰىةِ ۛۖ حضرت موسی کی کتاب مین یعنی توریت مین او نکا یہ وصف لکھا ہوا ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ ۚ اور اونکی یہ صفت انجیل مین ہی یعنی انھین صفتون کے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کی کتاب مین اونکا ذکر ہوا یا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر ایسا ہی کَزَرْعٍ جیسے کھیتی کہ پہلے اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ نکالتی ہی چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی انکھوا پھوٹتا ہی اور سوئی نکلتی ہی فَاٰزَرَهٗ پھر قوی کرتی ہی اپنی اوس شاخ کو فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوجاتی ہی فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہی اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھاس ہوتی ہی آخر کو درخت ہوجاتا ہی يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تعجب مین لاتی ہی کھیتی کرنے والون کو اوسکی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہوجانا اور خوبی اس مثال کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یار رضی اللہ عنہم مثال دیے گئے ہین اسواسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہوگئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالی نے یہ تمثیل فرمائی لِيَغِيظَ تاکہ غصہ کھائین بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون پر کافر امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ یہ آیت اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان مین ہی تو جو کوئی اونپر غصہ کرے اور اونکے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافرون مین داخل ہوگا نعوذ باللہ منہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وعدہ کیا ہی اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے مِنْهُمْ اونسے یعنی اون سب سے وعدہ فرمایا ہی مَّغْفِرَةً گناہ بخشدینے کا وَّاَجْرًا عَظِيمًا ۝ اور بڑے اجر کا تفسیر عجائب مین لکھا ہی کہ اس جگہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت مراد ہی

سورة الحجرات مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم ۝	وهي ثماني عشرة آية
سورہ حجرات مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُقَدِّمُوا نہ آگے بڑھاؤ اپنے اقوال بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ خدا اور اوسکے رسول کے قول کے سامنے یعنی بات نہ کرو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرنے سے پہلے یا آپ سے پہلے امر و نہی مین جلدی نہ کرو یا قرآن اور حدیث کے معنی اور تاویل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہ کرو اسواسطے کہ آپ اوسکے معنی اور تاویل خوب جانتے ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اور ڈرو خدا سے قول اور فعل مین پہل اور جلدی کرنے سے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی تمھاری باتین عَلِيمٌ ۝ جاننے والا ہی تمھارے کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اے ایمان والو لَا تَرْفَعُوٓا نہ بلند کرو اَصْوَاتَكُمْ اپنی آوازین فَوْقَ صَوْتِ

النَّبِیِّ نبی کی آواز پر اسواسطے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اونکو ادب کی رسمون کا حکم کرتے ہین یعنی جب بات کرو تو آپکی آواز سے بلند آواز نہ نکالو وَلَا تَجْهَرُوا اور نہ ظاہر کرو لَهٗ بِالْقَوْلِ اوسکے واسطے بات کو یعنی آپکی آواز سے بلند آواز کرکے نہ پکارو كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ مانند ظاہر کرنے بعض تمھارے کے لِبَعْضٍ واسطے بعض کے بلکہ اپنی آواز بہت نرم کرو تاکہ لوازم ادب کی رعایت کرتے رہو اور بعض مفسرون نے یہ معنی کہے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام اور کنیت کے ساتھ نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو بلکہ آپکو یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارا کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ تاکہ باطل نہو جائین تمھارے عمل اس جرأت اور بے ادبی کے سبب سے وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور تم نہ جانو کہ تمھارے عمل حبط اور باطل ہوگئے بزرگون نے کہا ہی کہ من ترک الادب رد عن الباب یعنی جب بے ادبی کی وہ مردود درگاہ ہو تو لاکھ برس ابلیس نے جو طاعت اور عبادت کی تھی ایک بے ادبی مین ضائع ہوگئی **بیت** نگاہدار ادب در طریق عشق ونیاز + کہ گفتہ اند طریقت تمام آداب ست + لکھا ہی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ مرد بلند آواز تھے ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باواز بلند ہی بات کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھر بیٹھ رہے اور گریہ وزاری مین مشغول ہوے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اونکو بلایا اور فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہی عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کان مین گرانی ہی اور مین آپکی مجلس مین بلند آواز سے بات کرتا ہون مین ڈرا کہ میرے عمل حبط اور ضبط ہوگئے ہونگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہین ہی کہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے اور مرے پر بھی خیر کے ساتھ یعنی شہید ہو اور تو جنتی ہی ثابت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اس خوشخبری سے بیشک خوش ہوا اور پھر کبھی آپ کے سامنے آواز بلند نہ کرونگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ تحقیق کہ جو لوگ نیچی رکھتے ہین اَصْوَاتَهُمْ اپنی آوازین عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ادب کے ساتھ آہستہ سے بات کرتے ہین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ وہ لوگ وہ ہین کہ امتحان کیا ہی اللہ نے قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى اونکے دلون کو قبول تقوی کے واسطے کشف الاسرار مین ہی کہ پاکیزہ کیا ہی اللہ نے اونکے دلون کو اور امتحان کے معنی پاکیزہ کرنا ہین جس طرح جس سونے کو گھریا مین رکھتے ہین تاکہ اوسکے میل جل جائین اور خالص سونا رہجائے تو اوسے کہتے ہین کہ یہ سونا آزمایا ہوا ہی **بیت** در کورۂ امتحان گرم بگدازی بدو منت دارم کہ بے غشم مے سازی + لَهُمْ ان پاک دلون کے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہی گناہون کی وَّاَجْرٌ اور اجر عَظِيْمٌ ۝ بڑا اور بیجد لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کے قبیلون مین سے ایک قبیلے کی طرف بھیجا وہ لشکر چند قیدی وہان سے مدینہ منورہ مین لایا بنی تمیم کے کچھ لوگ جیسے اقرع بن حابس اور عطارد بن حاجب اور زبرقان بن بدر وغیرہ اپنے قیدیون کے پیچھے پیچھے مدینہ مین آئے دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تھے یہ لوگ حجرہ شریف کے دروازے پر جاتے تھے اور چلاتے تھے کہ ای محمد باہر آیئے ہمارے قیدیون کا فیصلہ فرمایئے آخر حضرت جاگ پڑے اور باہر تشریف لائے اور انھی لوگون مین سے ایک کو حکم کیا اوسنے حکم دیا کہ نصف قیدیون سے فدیہ لیجیے اور نصف آزاد کر دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ تحقیق کہ وہ لوگ جو پکارتے ہین تمکو ای ہمارے حبیب مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ

حجرون کے باہر سے یا حجرون کے پیچھے سے اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ۝ اکثر اونکے عقل نہین رکھتے ہین اور ادب کی رعایت نہ جانتے ہین
ندا کرتے ہین وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اور اگر وہ لوگ صَبَرُوۡا صبر کرتے حَتّٰی تَخۡرُجَ یہانتک کہ باہر آتے تم اِلَیۡهِمۡ اونکی طرف تو لَکَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ
البتہ بہتر ہوتا اونکے واسطے اسلیے کہ تم سب قیدیون کو آزاد کر دیتے وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اون لوگون کو جونے ادبی سے
توبہ کرین رَّحِیۡمٌ۝ مہربان ہی اہل ادب پر جو حضرت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ ادب رحمت کو کھینچتا ہی
اور حرمت نعمت کو بیت سرمایۂ ادب بکف آور کہ این متاع ٭ آنرا کہ ہست فیض ابد آیدش بدست ٭ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہجرت کے نوین برس ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی المصطلق کے پاس بھیجا تاکہ اونسے زکوۃ تحصیل لائین اون لوگون اور ولید کے درمیان زمانہ
جاہلیت مین خون ہو گیا تھا جب اونھون نے ولید کے آنے کی خبر سنی تو پرانی عداوت سے درگذرے اور نئی محبت کی بنیاد ڈالی بہت لوگ
تعظیم کی راہ سے استقبال کے واسطے باہر آئے ولید سمجھے کہ مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آتے ہین پس بھاگ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ بنی المصطلق مرتد ہو گئے ہین اونھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا اور زکوۃ دینے سے انکار کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک گروہ کے ساتھ اونپر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے کام مین بڑی احتیاط کرنا اور
جلدی نہ کرنا حضرت خالد گئے اور ایک شخص کو اون لوگون مین روانہ کیا کہ اونکا حال دریافت کر آئے اوسنے جا کر دیکھا کہ اذان
کہتے ہین جماعت سے نماز پڑھتے ہین اسلام کے طریقے اونسے ظاہر ہین وہ پھر آیا اور حضرت خالد سے کیفیت کہی حضرت خالد نے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اے ایمان والو اِنۡ جَآءَکُمۡ
اگر آئے تمھارے پاس فَاسِقٌۢ کوئی جھوٹا فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا بِنَبَاٍ کسی خبر سمیت یعنی کوئی خبر لائے وحشت لانے والی جو
رنج کی باعث ہو اور وہ خبر خلاف واقع کے ہے فَتَبَیَّنُوۡۤا تو کھوج کرو اور خوب دریافت کرلو اَنۡ تُصِیۡبُوۡا تاکہ نہ پہونچاؤ کوئی
مکروہ امر قَوۡمًۢا کسی گروہ کو بِجَهَالَۃٍ نادانی سے یعنی تم گمان کرو کہ وہ کافر ہین اور اونسے قتال کر بیٹھو اور حقیقت مین وہ مسلمان
ہون فَتُصۡبِحُوۡا پھر ہو جاؤ تم عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ اوس بات پر جو تمنے کی ہی نٰدِمِیۡنَ۝ نادم اور پشیمان یعنی کسی فاسق کی کہی ہوئی خبر پر
اعتماد کرکے کام مین جلدی نہ کر بیٹھا کرو تاوقتیکہ خبر سچ ہونے کا نشان تمپر نہ ظاہر ہو جائے وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ
اور جان لو تم یہ بات کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اونکی تعلیم مقتضی اسکو ہی کہ اونکے حضور مین جھوٹ اور بیہودہ بات نہ عرض کرو لَوۡ یُطِیۡعُکُمۡ اگر اطاعت
کرے تمھاری یعنی اگر رسول تمھاری بات سن لیا کرین اور تمھاری رائے پر کام کیا کرین فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ بہت کامون مین لَعَنِتُّمۡ
البتہ رنج مین پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا نے حَبَّبَ دوست کر دیا ہی اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ تمھاری طرف ایمان
اور توحید کو وَزَیَّنَهٗ اور آراستہ کر دیا ہی ایمان کو فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ تمھارے دلون مین ای مومنو دلیلین قائم اور واضح کرکے وَکَرَّهَ اور مکروہ
کر دیا ہی اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ تمھاری طرف حق چھپانا وَالۡفُسُوۡقَ اور سیدھی راہ سے نکلجانا وَالۡعِصۡیَانَ اور نافرمانی کرنا اُولٰٓئِکَ
وہ لوگ جنھون نے خبر مین تحقیق کر لی ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ۝ وہ ہین راہ پائے ہوے طریق صلاح کی طرف اور وہ ایمان کو زینت دینا اور کفر سے
پاک کرنا فَضۡلًا فضل کے واسطے ہی مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی اوس فضل کے سبب سے جو خدا کی طرف سے تمکو پہونچا وَنِعۡمَۃً اور نعمت ہی اوسکی درگاہ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جانتا ہی خبر دینے والوں کا سچ اور جھوٹ حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا اور محکم کار ہی بندوں کے امور مین اور اوسکی حکمتوں مین سے یہبھی ایک حکمت ہی کہ خبروں کی تحقیق کا حکم فرمایا اسواسطے کہ جھوٹی خبروں سے انواع واقسام کے فتنے و فساد پیدا ہوتے ہین رباعی ہرگز سخنان شبہہ آمیز مگوے + وان راست کہ ہست فتنہ انگیز مگوے + خامش کن اگر چارہ نداری ز سخن + با شوخی کم ز مہ سخن تیز مگوے + لکھا ہی کہ عبد اللہ رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن اُبی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جھگڑا ہوا اور یہانتک نوبت آئی کہ دونو کی قوم سے مدد پہونچی اور سخت شست کہنے سے حرب ضرب تک مہم پہنچی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والوں مین سے اقْتَتَلُوْا قتال کرین ایک دوسرے سے فَاَصْلِحُوْا تو صلح کرو بَيْنَهُمَا اون دونوں کے درمیان نصیحت کرکے اور اونھین بُلاؤ خدا اور رسول کے حکم کی طرف فَاِنْۢ بَغَتْ پھر اگر ظلم کرے اور زیادتی ڈھونڈھے اِحْدٰىهُمَا ایک اون دو گروہوں مین سے عَلَى الْاُخْرٰى دوسرے پر اور صلح سے عدول کرے اور خدا کے حکم پر راضی نہو فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ تو قتال کرو اوس گروہ سے جو بغاوت کرتا ہی حَتّٰى تَفِيْٓءَ یہانتک کہ پھرے اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ خدا کے حکم کی طرف اور خدا کا حکم مان لے فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پھرے وہ گروہ باغی حق کی طرف اور ظلم چھوڑ کر وہ لوگ احکام شرع کے مطیع ہوجائین فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا تو اصلاح کرو اون دونوں کے درمیان بِالْعَدْلِ راستی کے ساتھ یعنی ایک گروہ کی طرف میل نہ کرو اور راہ حق سے نہ ہٹو وَاَقْسِطُوْا اور عدل کرو سب کاموں مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والوں کو جو قول و فعل مین قاعدۂ عدالت کی رعایت کرتے ہین اسواسطے کہ بادشاہی اور دین کا مدار عدل پر ہی نظم عدل چون لشکریست جان افزاے + عدل مشاطہ ایست ملک آراے + عدل کن زانکہ در ولایت دل + در پیغمبری زند عادل + اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ سوا اسکے نہین کہ مومن لوگ بھائی ہین ایک دوسرے کے دین مین اسواسطے کہ سب منسوب ہین ایک ہی اصل کی طرف کہ وہ ایمان ہی فَاَصْلِحُوْا پس صلح کرو بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ اپنے بھائیوں کے درمیان جب کسی طرح کا خلاف واقع ہوا اور ذکر کرنے مین دو بھائیوں کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ جنمین لڑائی ہوتی ہی وہ کم سے کم دو آدمی ہوتے ہین یا اوس و خزرج کی اولاد مراد ہو اور وہ دو بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے حکم کی مخالفت کرنے مین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید تم رحم کیے جاؤ لکھا ہی کہ بنی تمیم کا ایک گروہ فقیر صحابہ پر ہنستا تھا جیسے حضرت عمار یاسر حضرت بلال حضرت سلمان فارسی حضرت خباب حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہم تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا يَسْخَرْ چاہیے کہ نظر حقارت سے نہ دیکھے اور نہ مسخراپن کرے قَوْمٌ ایک گروہ تمھارا مِّنْ قَوْمٍ دوسرے گروہ سے عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا شاید کہ ہون وہ خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر مسخراپن کرنے والوں سے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بیبیوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کوتاہ قد ہونے کا اور حضرت بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودی ہونے کا عیب کیا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا نِسَآءٌ اور نہ چاہیے کہ عورتین نظر حقارت سے دیکھین اور مسخراپن کرین مِّنْ نِّسَآءٍ عورتوں سے عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ شاید کہ وہ عورتین جو ہنسی گئی ہین بہتر ہون ہنسنے والیوں سے حضرت ثابت بن قیس

رضی اللہ عنہ نے صحابہ مین سے ایک کا عیب کیا تھا اوس سے نہی آئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور عیب نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کا
یعنی اپنے دین والون کا اسواسطے کہ سب مومن لوگ ایک ذات کے مثل ہین تو جسنے دوسرے کا عیب کیا اوسنے اپنا عیب کیا مصرع
عیب ہر کس کہ کنی ہم بتو میگیرد بار ۔ ابو مالک انصاری نے عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہما کو کہا کہ یا نصرانی اونھون نے جواب مین کہا کہ
یا یہودی حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور نہ پکارو ایک دوسرے کو برے لقب سے جیسے جو یہود یا نصارا
کہ مسلمان ہوگئے ہون اونکو یہودی یا نصرانی کہکر پکارنا یا کسی مومن کو فاسق یا منافق کہنا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بدنامی ہے کسی کو فسق کے ساتھ یاد کرنا یعنی یہود و نصارا کہنا بَعْدَ الْاِيْمَانِ بعد دخول ایمان کے کہ جب وہ ایمان قبول کر چکا ہو
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ اور جو کوئی توبہ نہ کرے ان منع کی ہوئی باتون سے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ ظلم کرنے والے ہین
اپنے نفس پر کہ اپنے کو محل عتاب الہی مین لاتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا اے ایمان والو پرہیز کرو اور چھوڑ دو
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہیترے گمان اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بیشک بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہین اور اوسنے گناہ پیدا ہوتے ہین
جاننا چاہیے کہ گمان چار قسم پر ہین ایک وہ جسکا حکم ہو وہ نیک گمان کرنا ہے خدا کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ حدیث مین ہے کہ نیک
گمان کرنا ایمان مین سے ہے دوسرا حرام اور وہ خدا اور مومنون کے ساتھ برا گمان کرنا کہ موجب گناہ ہے تیسرا مستحب اور وہ قبلہ کے باب مین
اپنے دل سے حکم لینا ہے اور امور اجتہادی مین غلبۂ ظن پر بنیاد قائم کرنا چوتھا مباح اور وہ امور دنیا اور معیشت کے کاروبار مین
گمان اور خیال کرنا ہے اور اس صورت مین بدگمانی سلامتی اور کامون کے انتظام کا موجب ہے اور اسے حرام کے قبیل سے شمار کیا ہے بیت بدنفس
مباش و بدگمان باش ۔ وز فتنہ و مکر دیگران ایمن باش ۔ لکھا ہے کہ اکابر صحابہ مین سے دو آدمیون نے بعض سفر مین سلمان رضی اللہ عنہ کو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجکر کچھ خرچ یا کھانا مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر حوالہ فرمایا حضرت اسامہ نے
کہا کہ میرے پاس تو کوئی کھانے کی چیز نہین حضرت سلمان پھر آئے اور حال بیان کردیا اون دونون صحابی نے حضرت سلمان کی غیبت مین کہا
کہ سلمان کا قدم ایسا ہے کہ اگر چاہ سمیحہ پر جائین تو اوسکا پانی خشک ہو جائے اور حضرت اسامہ کی غیبت مین کہا کہ اونکے پاس کھانا تھا مگر اونھون نے
بخل کیا پھر کھوج مین پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا واقعی اونکے پاس کھانا نہ تھا یا بخل کیا دوسرے روز جب وہ دونون صحابی جنھون نے
غیبت کی تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کی [illegible] کیا ہے جو مین تمھارے دانتون مین
دیکھتا ہون وہ بولے کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا حضرت نے فرمایا کہ مین کھانے کا گوشت نہین کہتا ہون اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَجَسَّسُوْا
اور کھوج نہ کرو جیسا کہ اسامہ کے امر مین تم بدگمان ہوے اور کھوج کیا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ اور چاہیے کہ نہ غیبت کرے بعض بَعْضًا بعض کی
جیسا کہ سلمان کے باب مین کی غیبت یہ ہے کہ کوئی غائبانہ ایسی بات دوسرے کی کہے کہ اگر اوسکے مونھ پر کہتا تو اوسے بری معلوم ہوتی پھر حق تعالی غیبت
بری ہونے کی اسطرح مثال دیتا ہے کہ اَيُحِبُّ کیا دوست رکھتا ہے اَحَدُكُمْ کوئی تم مین سے اَنْ يَّاْكُلَ اس بات کو کہ کھائے لَحْمَ اَخِيْهِ
گوشت اپنے بھائی کا مَيْتًا اوس حال مین کہ وہ بھائی مردہ ہو بلکہ تمھارا جی اوس سے تنفر کرتا ہے فَكَرِهْتُمُوْهُ پس مکروہ
جانتے ہو اوسے کھانا تو جسطرح بہ مردے کا گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی کراہت کرتے رہو رباعی آنکس کہ گواے

غیبت او فرا اشتہ است و آنکہ ز بگان خود را ساختہ است ✤ وانکہ بعیب خلق پرداختہ است ✤ زانست کہ عیب خویش نشناختہ است
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے غیبت کرنے کے سبب اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہی اون
لوگون سے جو غیبت کرنے سے توبہ کرتے ہین رَّحِيْمٌ مہربان ہی اوسپر جو غیبت کرنے سے باز آئے لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن بانی اوزون
ایک گروہ نے حضرت بلال کی غیبت او وقت کی جب وہ بیت الحرام زاد ہا اللہ تعظیما و شرفا کی چھت پر اذان کہنے مین مشغول تھے
اور اون غیبت کرنے والون نے ایک یہ بات کہی کہ کیا محمد کو اس کالے کوے کے سوا اور کوئی اذان کہنے والا نہین ملا اور حضرت
بلال کے نسب مین اعتراض کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ بیشک ہمنے تمکو پیدا کیا ہی
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ایک مرد اور ایک عورت سے کہ وہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہین جب تم سب ایک ہی مان باپ سے ہو
تو اپنے نسب پر فخر اور دوسرے کے نسب پر طعن کرنے کی کوئی وجہ نہین کسی نے کیا خوب کہا ہی قطعہ نیست آن آدمیانرا کہ تفاخر ورزند
از رہ دانش و انصاف چہ دور افتادند ✤ نرسد فخر کسے را ز نسب بر دگرے ✤ چونکہ در اصل ہمہ یک آدم و حوا زادند ✤ اور جو کوئی قبیلون اور
قرابتدارون پر ناز کرتا ہی اوسے چاہیے کہ یہ بات جانے کہ شعبے اور بطن پہچان کے واسطے ہین تفاخر کے واسطے نہین جیسا کہ
حق تعالی خود فرماتا ہی کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا اور کیا ہمنے تمکو شعبے یعنی بڑے بڑے گروہ ایک اصل کی طرف منسوب وَّقَبَآئِلَ
اور قبیلے منسوب ہا اون چھوٹے گروہون کی طرف لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچان لو ایک دوسرے کو اور تمیز کر لیے جاؤ بعض بعض سے یعنی
دو آدمی ہمنام ہون تو قبیلہ سے تمیز کر لیے جاؤ جیسے زید تمیمی اور زید تیمی اور جاننا چاہیے کہ شعبے مشتمل ہین قبیلون پر مثلا خزیمہ شعبی جو قبیلون پر
مشتمل ہی کہ ایک اونمین سے کنانہ ہی اور قبیلے عمائر پر مشتمل ہین جیسے قریش عمارہ ہی کنانہ سے اور عمائر کے بعد بطون ہین جیسے لوی کہ
قریش مین سے ایک بطن ہی اوسکے بعد افخاذ ہین جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہی لوی سے پھر عشائر ہین جیسے عباس ہاشم سے اوسکے بعد
فصیلہ ہوتا ہی اور وہ اہل بیت ہین جیسے بنی عباس اور بعضون نے کہا ہی کہ شعب قحطان سے ہوتے ہین اور قبائل عدنان سے اور
ایک قول یہ ہی کہ شعبے عجم سے ہین اور قبیلے عرب سے اور پھر تقدیر ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ تحقیق کہ بہت بزرگ تمھارا عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے
نزدیک اَتْقٰىكُمْ بڑا پرہیزگار تمھارا ہی اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسون کو کمال کا رتبہ حاصل ہوتا ہی جو پرہیزگاری مین بہت
بڑھکر ہی اوسکا قدم مرتبہ کمال مین بہت بڑھا ہوا ہی کہ الشرف بالعلم والادب لا بالاصل والنسب بیت بادب باش تا بزرگ شوی ✤
کہ بزرگی نتیجہ ادبست ✤ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی تمھاری اصل اور تمھارا نسب خَبِيْرٌ آگاہ ہی تمھارے علم
اور ادب سے لکھا ہی کہ بنی اسد کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین آیا اور یہ لوگ کلمہ شہادت اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ
تمام عرب آپکے پاس تنہا آئے ہین اور ہم اہل و عیال کے ساتھ آئے ہین اکثر عرب نے آپ سے قتال کیا اور ہم الگ رہے غرضکہ
ایمان لا کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ کہا اون گنوارون نے
یعنی بنی اسد اور غطفان نے کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لائے ہین قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہ تم ایمان نہین لائے اسواسطے کہ ایمان
زبانی اقرار ہی تصدیق دلی کے ساتھ اور تمکو اقرار ہی اور تصدیق نہین پس تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہین وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا

اَسْلَمْنَا اور مگر کہو کہ اسلام لائے ہم اسلام سے لغوی اسلام مراد ہی کہ انقیاد اور اطاعت سے عبارت ہی اور قتل و قید سے ڈر کر اسلام مین داخل ہونے اور کلمہ ظاہر کرنے سے مراد ہی وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ اور نہین داخل ہوا ہی ایمان فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے دلون مین تو تمھارے دل زبان کے موافق نہین وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اخلاص کے ساتھ اور نفاق سے درگذر وگے تو لَا يَلِتْكُمْ کم نہ کریگا خدا تمکو مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا تمھارے اجر اور اعمال مین سے کچھ بلکہ تمام و کمال تمکو پہونچائیگا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو مطیعون سے صادر ہوا ہو رَّحِيْمٌ مہربان اونکے اجر پورے دیتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ حقیقی مومن الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور رسول خدا پر خلوص نیت کے ساتھ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا پھر اونھون نے شک نہین کیا دل مین زبان سے اقرار کرکے وَجَاهَدُوْا اور اپنے ایمان کی حقیقت ظاہر کرنے کو اونھون نے جہاد کیا بِاَمْوَالِهِمْ اپنے مالون سے کہ غازیون کو دیا اونکے واسطے ہتھیار مول لیے وَاَنْفُسِهِمْ اور اپنی ذاتون سے کفار کی لڑائی مین شریک ہوے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رضاے الٰہی کی راہ مین اُولٰٓئِكَ یہ مومن مجاہد کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وہ ہین سچے اپنے دعوی ایمان مین یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسی گروہ نے آکر قسم کھائی کہ ہم سچے مومن ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون سے کہ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ کیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو بِدِيْنِكُمْ اپنے دین کی اور ایمان پر جھوٹی قسم کھاتے ہو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور حال یہ کہ اللہ جانتا ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہی علوی خلائق وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیز زمین مین ہی سفلی خلائق وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیز مین عَلِيْمٌ جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہی تو وہ تمھارے جتلانے اور خبر دینے کا محتاج نہین يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ احسان رکھتے ہین تجپر اَنْ اَسْلَمُوْا اسبات کا کہ اسلام قبول کیا ہی اونھون نے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا کہہ کہ احسان نہ رکھو عَلَيَّ مجپر اِسْلَامَكُمْ اپنے اسلام کے سبب سے بَلِ اللّٰهُ بلکہ اللہ يَمُنُّ احسان رکھتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر اَنْ هَدٰىكُمْ بسبب اسکے کہ ہدایت کی اوسنے تمکو لِلْاِيْمَانِ ایمان کی طرف اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ سچے دعوی ایمان مین اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ پوشیدہ ہی آسمانون اور زمینون مین وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو ایمان ظاہر کرنا اور نفاق چھپانا

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ ق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	پینتالیس ۴۵ آیتین ہین

قٓ قف حروف مقطعہ نظم اور نثر کلام مین فرق کے واسطے ہین امام علم الہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ یہ حروف نثر کے واسطے ایسے ہین جیسے نظم کے لیے تشبیب اسواسطے کہ یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہی کہ جو کلام اسکے بعد آتا ہی وہ نثر ہی

منظوم نہین ہی تو ایسے حروف لاتے ہین اون لوگون کے قول کی رد ہی جو قرآن کو شعر کہتے ہین اور ان حرفون مین کہا ہی کہ بعینہ خدا کے نامون مین سے
ایک نام ہی یا قرآن کا نام ہی یا اسم قادر اور قدیر اور قہار اور قدوس اور قیوم کی کنجی اور ابتدا ہی یا کلمہ قف کی طرف اشارہ ہی یعنی ٹھہر اور قائم رہ ای محمد
اوس عمل پر جسکا تو مامور ہوا ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قاف کے معنی یہ ہین کہ اَللّٰہُ قَائِمٌۢ بِالْقِسْطِ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قاف ایک
پہاڑ ہی زمین کو گھیرے ہوئے حق تعالی نے اوسے زمرد سبز کا پیدا کیا ہی یہان اوسکی قسم کھائی یا قسم ہی قدرت خدا اور قرب الٰہی کی کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِیْدِ کا بھید اس سورت مین اوسکی خبر دیتا ہی یا اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم کہاتا ہی وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ اور قسم قرآن مجید کی
کہ سب لوگ مرنے کے بعد پھر اوٹھائے جائینگے اور کافر اس بات پر ایمان نہین لائے ہین بَلْ عَجِبُوْٓا بلکہ عجب کیا اونھون نے اَنْ
جَآءَهُمْ اس بات سے کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ پیغمبر ڈرانے والا مِّنْهُمْ اونکی جنس سے فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ تو کہا کافرون نے
ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر لانا کفر کے سبب سے کافرون کی خراب حالی ظاہر کرنے کے واسطے ہی تو کافرون نے کہا کہ هٰذَا یہ محمد کو رسالت کے واسطے
برگزیدہ کر لینا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ عجیب چیز اور عجب کام ہی اور کافر بولے کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مر جائینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور
ہو جائینگے ہم خاک تو ہمکو کیا پھر عالم حیات کی طرف پھیرینگے اور ہماری روح جسم مین کیا پھر آئیگی ذٰلِكَ یہ ہمارا پھرنا زندگی کی طرف رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝
پھرنا دور ہی عادت اور امکان سے تو حق تعالی نے اونکی بات رد کرنے کو فرمایا کہ قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہم جانتے ہین مَا تَنْقُصُ
الْاَرْضُ وہ چیز جو کم کر دیتی ہی زمین مِنْهُمْ اونمین سے گوشت پوست ہڈی اونکے مرنے کے بعد وَعِنْدَنَا اور ہمارے پاس ہی
كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ کتاب نگاہ رکھنے والی اونکی تفصیلین تو جو کچھ اونمین سے خاک ہو گیا اوسے ہم جانتے ہین یا لوح محفوظ مین
اونکے ست رس اور متغیر ہونے کا حال اونکی تعداد اور نامون کے ساتھ مفصل لکھا ہی اوسے بھی ہم نہین بھولتے تو فنا کے بعد اونکو پھر
زندہ کر دینا ہمپر کچھ دشوار نہین ہی اور ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ تکذیب کی ہی اور نہین ایمان لائے ہین بِالْحَقِّ
قرآن کا جو حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ آیا اونکے پاس معجزہ دکھایا اور دلیل لازم کر دی فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ
مَّرِيْجٍ ۝ تو وہ ایک بات مختلف مین ہین یعنی قرآن کے باب مین اولجھے ہوئے اور مضطرب ہین کبھی اوسے سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی کہانی اور
اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین بھی اولجھتے اور اضطراب کرتے ہین کبھی اونکو مجنون کہتے ہین کبھی کاہن کبھی مفتری
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا کیا نہین دیکھتے ہین بعث و حشر کے منکر اِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف جو فَوْقَهُمْ اونکے اوپر ہی کہ محض قدرت سے
كَيْفَ بَنَيْنٰهَا کیونکر بنایا ہمنے اوسے ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ وَزَيَّنّٰهَا اور زینت دی ہمنے اوسے ستارون سے وَمَا لَهَا
اور نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ فُرُوْجٍ ۝ کوئی درز اور شگافون مین سے تو اتنی بڑی چیز بے درز اور شگاف اور علت کے پیدا کرنا
ہمارے کمال قدرت و علم اور نہایت حکمت پر دلیل ہی وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا اور زمین کو کھینچ دیا ہمنے اور پانی پر بچھا دیا
وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا اور ڈالدیے ہمنے اوسمین رَوَاسِيَ پہاڑ اونچے جمے ہوئے اپنی جگہ پر وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا اور
اوگائی ہمنے زمین مین مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ ہر طرح کی گھاس بَهِيْجٍ ۝ اچھی بہار کی خوشی زیادہ کرنے والی اور یہ سب جو
ہمنے کیا تَبْصِرَةً بینائی کے واسطے ہی یعنی عبرت لینے اور دلیل پکڑنے کی نظر سے دیکھنے کو وَذِكْرٰى اور یاد کرنے او

نصیحت پکڑنے کے لیے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ہر بندہ کے واسطے جو پھرنے والا ہو خدا کی طرف وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہمنے
مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَآءً مُّبٰرَكًا پانی بڑے فائدے والا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ پھر اوگائے ہمنے
اوس پانی کے سبب سے جَنّٰتٍ باغ درختوں اور پھل والے وَحَبَّ الْحَصِيْدِ اور اوگایا ہمنے پانی کے سبب سے دانہ کو
کہ اوسکی شان سے یہ ہو کہ اوسے کاٹتے ہیں جیسے گیہوں جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ اور اوگائے ہمنے خرمے کے درخت بڑے
اور اونچے لَّهَا اونکے واسطے طَلْعٌ نَّضِيْدٌ لیے ہوئے خوشے ہیں تہ برتہ اس سے اونمیں میوے کی کثرت مراد ہی اور یہ سب چیزیں ہمنے
اوگائیں رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ بندوں کی روزی کے واسطے وَاَحْيَيْنَا بِهٖ اور زندہ کردیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَّيْتًا مردہ اور افسردہ زمین کو تو جسطرح مری ہوئی زمین کو ہمنے زندگی عطا کی كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسی طرح
نکلنا ہی تمھارا قبروں سے یعنی زندہ ہوکے میدان حشر میں تمھارا حاضر ہونا اور اگر کوئی غور و تامل کرے دانہ کے زندہ ہونے میں
کہ مردہ کی طرح خاک میں دفن ہی اور پوشیدہ ہونے کے بعد اوسکے ظاہر ہونے میں جو کوئی غور کرے تو بعید نہیں کہ مرنے کے بعد آدمی کے
زندہ ہونے کا ایک شمہ پاسکے قطعہ کدام دانہ فرو شد کہ بر نیامد باز * چرا بدانۂ انسانت این گمان باشد * فروشدن چو بدیدی بر آمدن
بنگر * غروب شمس و قمر را چرا زیان باشد * پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے کہ قوم کی تکذیب کی
جہت سے ملول تھا اگلی امتوں کے مکذبوں کے حال سے خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ سے پہلے
قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی اور اس قوم کے لوگ حضرت شیث اور قابیل کی اولاد تھے وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ
اور چاہ یمامہ کے لوگوں نے یا بیر معطلہ یا جبل فلج کے لوگوں نے اپنے نبی کی کہ وہ حنظلہ بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُوْدُ
اور قوم ثمود نے حضرت صالح کی وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ اور قوم عاد نے حضرت ہود کی اور قوم فرعون نے موسی علیہم السلام کی وَاِخْوَانُ
لُوْطٍ اور لوط کے بھائیوں نے یعنی لوط علیہ السلام کے سسرال والوں نے حضرت لوط کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
اور اصحاب ایکہ نے حضرت شعیبؑ کی وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع نے تبع کی سورۂ دخان میں تبع کی حکایت کا ایک شمہ بیان ہو چکا ہی
اور باقی انبیا علیہم السلام میں سے ہر ایک کا قصہ اپنے محل پر مذکور ہوا كُلٌّ ان سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی سب پیغمبروں کی اسواسطے
کہ انبیا علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہیں تو اونمیں سے ایک کی تکذیب اون سب کی تکذیب ہوتی ہی پس جب
اون قوم کے لوگوں نے انبیا کی تکذیب کی فَحَقَّ وَعِيْدِ تو مسلم ہوگئی اور نازل ہوئی اونپر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب کا
ہمنے کیا تھا اَفَعَيِيْنَا کیا عاجز ہوگئے ہم اور رنج پایا ہمنے بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ پہلی خلق کو پیدا کرنے کے سبب سے تاکہ دوسری بار
پیدا کرنے میں ہم عاجز رہیں مکہ کے مشرک یہ اقرار کرتے تھے کہ حق تعالی اول میں خلق کا خالق ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی بے مادہ
اور بے مدد پیدا کرنے پر قادر ہو وہ مادوں کو جمع کرکے اونمیں زندگی پھیر لاکر دوبارہ پیدا کرنے پر کیوں نہ قادر ہوگا اور نہ شبہہ
ہم اس دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں بَلْ هُمْ بلکہ کافر فِيْ لَبْسٍ شک اور شبہہ میں ہیں شیطانی وسوسوں کے سبب سے
مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ع نئی پیدائش سے یعنی بعث حشر نشر سے اسواسطے کہ انھیں خلاف عادت جانتے ہیں خلق جدید کے

ع ۱۵

باب مین محققون نے باریک نکتے اور لطیف اور دقیق مضامین لکھے ہین اونمین بعض اسی آیت کی تفسیر مین جواہر التفسیر سے دریافت ہوسکے اون
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو وَنَعْلَمُ اور ہم جانتے ہین مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ جو
وہ جسکے ساتھ وسوسہ دیتا ہی اوسکا نفس بُرے اندیشے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ اور ہم بہت نزدیک ہین انسان کے مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيْدِ ۝ اوسکی رگ جان سے اور یہ حق تعالی کی نزدیکی انسان کے ساتھ اوسکے علم اور قدرت کے سبب سے ہی مکان اور مسافت کی راہ سے
نہین اور ماوردی نے کہا ہی کہ حبل الورید ایک رگ ہی دل کے نزدیک اور اللہ کا علم بندے کے ساتھ زیادہ نزدیک ہی اوس علم سے جو
بندے کے دل کو اوس رگ کا علم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم بندے کے حال سے نزدیک ہین اوس سے زیادہ جو حبل الورید سے
زیادہ اوسکے نزدیک ہی صاحب بحر الحقائق کہتے ہین کہ حبل الورید نفس انسانی سے بہت قریب ایک جز ہی تو اس کلام مین اسطرف اشارہ ہی
کہ حق تعالی اوس سے زیادہ بندے کے قریب ہی تو جسطرح جب بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی اسی طرح جب حق تعالی کو بھی
ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ زبور مین ہی کہ اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ مثنوی نحن اقرب گفت من حبل
الورید ٭ تو فگندہ تیر فکرت را بعید ٭ ای کمان و تیرہا برساختہ ٭ صید نزدیک تو دور انداختہ ٭ اور جاننا چاہیے کہ حق تعالی کا قرب
بے چون اور بیچگون ہوتا ہی آئی عزیز جان جو جسم انسان سے ملی ہوئی ہی اوسکے قرب کی کیفیت نہین دریافت ہوسکتی تو حق تعالی کا قرب جو کیفیت سے
پاک اور منزہ ہی کیونکر دریافت ہوسکتا ہی اور یہ بھی مثنوی معنوی مین مذکور ہی نظم قرب بیچون ست جانت را بتو ٭ قرب حق را چون بدانی ای عمو
قرب نی بالا و پستی رفتن ست ٭ قرب حق از قید ہستی رستن ست ٭ کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی سے بندہ کا قرب یہ ہی جو اوسنے فرمایا
کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ احادیث قدسیہ مین وارد ہی کہ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ اور یہ قرب پہلے تو ایمان اور تصدیق کے سبب سے ہی
آخر کو احسان اور تحقیق کے یعنی مقام مشاہدہ کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ اور حق تعالی کا قرب بندہ کو دو قسم پر ہی ایک تو تمام خلق کو
علم اور قدرت کے سبب سے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ دوسرے خواص درگاہ کو خاص نیکیون اور لطفون کی وجہ سے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ
پہلے اوسے قرب دیتا ہی یہانتک کہ جہان سے اوسکو بیزار کرتا ہی پھر قرب حقیقی عطا فرماتا ہی یہانتک کہ آپ کل سے چھوڑا لیتا ہی اور بندہ کی
ہستی موہوم مین سے گھٹاتا ہی اور اصلی ہستی کے ساتھ زیادہ ظہور فرماتا ہی جسطرح اول مین خود تھا آخر مین بھی خود ہوتا ہی یہان علاقے مرتفع
اسباب منقطع رسوم باطل حد و د پراگندہ اشارات تمام ہی عبارات منتفی اور حق یکتا باقی رہتا ہی نظم موج بحر لمن الملک برآید ناگاہ ٭
غرق گردند دران بحر چہ درویش چہ شاہ ٭ خرمن ہستی موہوم جہان سوزاند ٭ آتش عشق کہ از دانہ بماندنی کاہ ٭ اِذْ يَتَلَقَّى
الْمُتَلَقِّيٰنِ یاد کر جب لیتے ہین دو فرشتے لینے والے اقوال افعال اعمال مکلف لوگون کے اور لکھتے ہین عَنِ الْيَمِيْنِ
داہنی جانب سے ایک ہمنشین فرشتہ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ اور بائین طرف سے دوسرا ہمنشین یعنی دو فرشتے
بندے کے داہنے بائین بیٹھے نگہبانی کرتے ہین مَا يَلْفِظُ نہین نکالتا ہی اپنے مونھ سے مِنْ قَوْلٍ کوئی بات
یعنی بندۂ مکلف کوئی کلام نہین کرتا اِلَّا لَدَيْهِ مگر اوسکے پاس رَقِيْبٌ ایک نگہبان ہوتا ہی عَتِيْدٌ ۝
آمادہ کہ فورًا لکھ لیتا ہی لباب مین ہی کہ حکمت اولی مین مذکور ہی کہ آدمی سے مین عجب کرتا ہون کہ دو موکل فرشتے اوسکے آگے

دانتون پر بیٹھے ہین آدمی کی زبان اونکا قلم ہی اور آب دہن اونکی روشنائی پس آدمی کیونکر بے مطلب ورلا یعنی امر مین بات کرتا ہی الآنکہ
بات کرتا ہی اور بے مطلب بہت باتین بکتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ نظم الٰہی از صرفہ زدمے کہی + صرفہ
گفتار کن از دمے کہی + مصلحت نیست زبان زیر کام + تیغ پسندیدہ بود در نیام + فرشتے تو اسطرح بندہ کے نگہبان ہین اور اوسکا نیک و بد
لکھ رہے ہین کہ ناگاہ اجل آپہونچیگی **وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ** اور آئیگی غشی موت کی **بِالْحَقِّ** خدا کے حکم سے کہ وہ
حکم حق ہی اور اوس اجل رسیدہ بندے سے فرشتے کہینگے کہ **ذٰلِكَ** یہ موت ہی **مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ** وہ چیز جس سے تو بھاگتا
اور ڈرتا تھا اور اوسے مکروہ جانتا تھا **وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ** اور پھونکا جائیگا صور مین دوسری بار اور اس پھونک سے مردے
زندہ ہوکر قبرون سے نکلینگے اور فرشتے کہینگے کہ **ذٰلِكَ** یہ دن **يَوْمُ الْوَعِيْدِ** وعید کا دن ہی کہ خلق کو اس سے وعید کرتے
یعنی ڈراتے تھے **وَجَاۗءَتْ** اور آئیگا حشر کے دن میدان حشر مین **كُلُّ نَفْسٍ** ہر ایک **مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ** اوسکے ساتھ ہنکانے والا ہوگا
یعنی فرشتہ جو اوسے موقف حساب مین لیجائیگا **وَّشَهِيْدٌ** اور اوسکے ساتھ گواہ ہوگا جو اوسکے نیک اور بد اعمال کی گواہی دیگا اور
وہ بھی یا فرشتہ ہوگا یا اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ نہ ہنکانے والے سے بھاگنا میسر ہوگا اور نہ گواہ کے سامنے انکار متصور اور ہر ایک کو حق تعالیٰ کی
طرف سے خطاب پہونچیگا کہ **لَقَدْ كُنْتَ** بیشک تو تھا دنیا مین **فِيْ غَفْلَةٍ** غفلت مین **مِّنْ هٰذَا** اس دن سے **فَكَشَفْنَا**
عَنْكَ پس اوٹھا لیا ہمنے تیری آنکھ پر سے **غِطَاۗءَكَ** پردہ نادانی اور غفلت کا کہ جو کچھ تو نے سنا تھا اب آنکھون سے دیکھتا ہی
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس تیری نگاہ آج پردہ اوٹھ جانے کے سبب سے **حَدِيْدٌ** تیز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بینائی یہان اناکی
معنی مین ہی یعنی جو کچھ تجھپر پوشیدہ تھا بعث و حشر کا احوال وہ آج ہمنے تجھے دکھا دیا اور اوسے تو نے جان لیا **وَقَالَ قَرِيْنُهٗ** اور کہیگا
اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو اوسپر موکل و متعین تھا کہ **هٰذَا** یہ ہی **مَا لَدَيَّ** وہ چیز جو میرے پاس **عَتِيْدٌ** حاضر یعنی تیرے اعمال کا
دفتر پھر حق تعالیٰ کی طرف سے ہنکانے والے فرشتے اور گواہ کو حکم پہونچیگا کہ **اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ** ڈالدو جہنم مین **كُلَّ كَفَّارٍ**
عَنِيْدٍ ہر کافر عناد کرنے والے کو جو سرکش ہو **مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ** منع کرنے والا خیر کا یعنی مال کو اون حقون سے روکنے والا
جنکا ادا کرنا فرض تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کی شان مین ہی اور خیر سے دین اسلام مراد ہی وہ اپنی اولاد اور
قرابتدارون کو دین اسلام قبول کرنے سے منع کرتا تھا اور کفر و عناد کی صفت کے ساتھ بھی موصوف تھا اوسکی دوسری صفت یہ ہی
کہ **مُعْتَدٍ** گذرنے والا تھا حد و د الٰہی سے **مُّرِيْبِ** شک کرنے والا وحدانیت مین **ۨالَّذِيْ جَعَلَ** وہ کہ اوسنے کیا ٹھیرایا
مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ **اِلٰــهًا اٰخَرَ** اور معبودون کو **فَاَلْقِيٰهُ** تو ڈالدو تم دونون اوسے **فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ**
عذاب سخت مین جو ہمیشہ رہیگا اور جب کافر کو دوزخ مین ڈالا جائینگے تو وہ کہیگا کہ میرا کیا گناہ ہی جو شیطان مجھپر مسلط تھا اوسنے مجھے
گمراہ کردیا پھر وہ شیطان حاضر کیا جائیگا تو وہ انکار کریگا **قَالَ قَرِيْنُهٗ** کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو دنیا مین اوسکے
ساتھ تھا کہ **رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ** ای ہمارے رب مین نے تو اسے گمراہ نہین کیا اور اوسکے باب مین مین حد سے نہین گذرا **وَلٰكِنْ**
كَانَ اور لیکن تھا وہ خود **فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ** دور دراز گمراہی مین اور اوس سے نہ پھرا **قَالَ** فرمائیگا حق تعالیٰ کہ

لَا تَخْتَصِمُوْا نہ جھگڑو لَدَيَّ میرے پاس اسواسطے کہ اب اس جھگڑے اور خصومت سے کچھ بھی فائدہ نہین وَقَدْ قَدَّمْتُ
اور بیشک مین نے پہلے بھیجی تھی اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ تمھاری طرف اپنی وعید اپنی کتابون مین اپنے رسولون کی زبانی اور اب
تمکو کوئی حجت نہین رہی اور تمھارا کوئی عذر نہ سنا جائیگا مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ نہ بدلی جائیگی بات لَدَيَّ میرے پاس یعنی ہم
جو کچھ وعدہ وعید کر چکے اوسمین تبدیل تغیر کی گنجائش نہین وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ اور نہین ہون مین ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ
بندون پر کہ بے استحقاق اونپر ظلم کرون يَوْمَ نَقُوْلُ اور یاد کر اوس دن کو جب ہم کہینگے اور بکر نے يَقُوْلُ یے سے پڑھا ہی یعنی حق تعالی
فرمائیگا لِجَهَنَّمَ دوزخ کو کہ هَلِ امْتَلَأْتِ کیا تو بھر گئی یعنی مین نے تجھسے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنون سے تجکو بھر دونگا
تو بھر گئی کہ نہین حق تعالی تو یہ استفسار فرمائیگا وَتَقُوْلُ اور کہیگی دوزخ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کیا زیادتی ہی یہ استفہام سوال کے
معنی مین ہی یعنی مجھمین اور زیادہ کر دے حق تعالی اور کافرون کو دوزخ مین بھیجدیگا یہانتک کہ دوزخ پر ہو جائیگی اور ایک قول یہ ہی کہ دوزخ
نہ بھریگی حَتّٰى يَضَعَ الْجَبَّارُ قَدَمَهٗ فِيْهِ فَيَقُوْلُ قَطْ قَطْ یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اوسمین اپنے دونون قدم رکھدیگا پھر فرمائیگا کہ بس بس

بیت آن قدم حق را بود کورا کشد ÷ غیر حق کو کہ کمان او کشد ÷ امام زاہدی اور بعضے اور محقق اس بات پر ہین کہ یہ استفہام نفی کے
معنی مین ہی یعنی لَا مَزِيْدَ یعنی دوزخ کہیگی کہ مین بھر گئی اب مجھمین زیادہ کی گنجائش نہین وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کیجائیگی
بہشت لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ پرہیزگارون کے واسطے نہ دور تاکید ہی یعنی بہشت متقیون کے نزدیک ہوگی
دور نہین اور یہ قبل اسکے ہوگا کہ اونکو بہشت مین لیجامین پہلے بہشت اونکو دکھائینگے اور ہر ایک کے مقام اور جو نعمتین اونکے
واسطے مقرر ہین اوسکی نظر کے سامنے کر دینگے تاکہ اوسکی لذت زیادہ ہو پھر حق تعالی فرمائیگا کہ هٰذَا یہ ہی مَا تُوْعَدُوْنَ
وہ چیز جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا مین اور یہ ہمنے تیار کی ہی لِكُلِّ اَوَّابٍ ہر پھرنے والے کے واسطے جو شرک سے توحید کی
طرف پھر آیا معصیت سے طاعت کی طرف یا خلق سے پھر کر حق تعالی کی طرف رجوع کی حَفِيْظٍ نگاہ رکھنے والا
شرع کی حدین یا امر و نہی کی رعایت کرنے والا بعضون نے کہا ہی کہ نفس کو گناہ سے نگاہ رکھنے والا یا حکم الٰہی کی حفاظت کرنے والا
یا اپنی ساعتون اور وقتون کا نگاہ رکھنے والا یعنی کسی دم حق تعالی سے غافل نہین رہتا **نظم** اگر تو پاسداری پاس انفاس ÷ بسلطانی
رسانندت ازین پاس ÷ ترا یک پند بس ہر دو عالم ÷ زجانت بر نیاید بے خدا دم ÷ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ جو کوئی ڈرتا ہی خدا
بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی اپنے عمل خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہی وَجَآءَ
بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ اور لائے دل پھرا ہوا حق کی طرف یعنی طاعت کی طرف متوجہ اور نفس کی متابعت سے منکر تو اوس شخص کو
اور اوسکے مثل لوگون کو کہینگے کہ اُدْخُلُوْهَا آؤ بہشت مین بِسَلٰمٍ بیخوفی اور سلامتی کے ساتھ یا خدا اور فرشتون کے سلام سے بزرگی
پائے ہوے ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُلُوْدِ دن ہی ہمیشہ باقی رہنے کا یعنی اس دن مین موت نہو گی لَهُمْ اونکے واسطے یعنی
جنتیون کے لیے ہی مَّا يَشَآءُوْنَ جو کچھ وہ چاہین طرح طرح کی نعمتین اور قسم قسم کی لذتین فِيْهَا جنت مین وَلَدَيْنَا اور ہمارے
پاس مَزِيْدٌ زیادہ ہی اوس سے جو وہ چاہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ مزید سے دیدار مراد ہی وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور

اور بہت سے ہلاک کر دیے ہم نے قَبْلَهُمْ ان سے پہلے یعنی اے ہمارے حبیب تیری قوم سے قبل ہم نے بہتیرے ہلاک کر دیے مِّن قَرْنٍ زمانہ والے لوگ تھے وہ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم وہ بہت سخت تھے مکہ کے کافرون سے بَطْشًا قوت کی راہ سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ فَنَقَّبُوا پس راہ کاٹی انھون نے فِي الْبِلَادِ شہرون مین یعنی تجارت کو گئے اور سفر کیے اور بہت مال و متاع پیدا کیا هَلْ مِن مَّحِيصٍ کیا تھی اونکے واسطے کوئی بھاگنے کی جگہ موت سے یا قضاے الٰہی سے کوئی پناہ تھی جب اونکے فنا ہو جانے کا حکم نازل ہوا تو کسی چیز نے بھی اونکی دستگیری نہ کی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک جو اس سورت میں مذکور ہوا اسمین لَذِكْرَىٰ البتہ نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا ہی لِمَن كَانَ لَهُ اوس شخص کے واسطے جسکے لیے ہو قَلْبٌ دل فکر کرنے والا چیزون کی حقیقتون مین یا عقل ہو خواب غفلت سے بیدار سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شبلی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ قرآن کی نصیحت کے واسطے دل چاہیے خدا کے ساتھ حاضر کہ پلک مارنے کی قدر بھی غافل نہو أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ یا جو کوئی القا سمع کرتا ہی یعنی کان لگائے رہتا ہی اور عبرت حاصل کرنے کی راہ سے سنتا ہی وَهُوَ شَهِيدٌ اور وہ حاضر رہتا ہی سننے کے وقت تاکہ اوسکے معنے سمجھے کتاب مین لکھا ہی کہ صاحب قلب مومن عرب ہی اور شہید مومن اہل کتاب ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پر گواہ رکھتا ہی اور شیخ ابو سعید اﷲ قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن سننے وقت اسطرح کان لگائے رکھنا چاہیے کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہی پھر فہم مین اوراوپر بڑھجائے کہ گویا جبرئیل علیہ السلام سے سنتا ہی پھر فہم کو اور بلند کرے ایسا سمجھے کہ خدا سے سنتا ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ بات پوری ہی اور اس بات پر قرآن مین ایک گواہ ہی اور وہ لفظ شہید ہی اسواسطے کہ شہید اوسے کہتے ہین جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے خبر دینے والے سے نہین سو پہلے خبر دینے والے سے سنتا ہی اور حاضر کلام کرنے والے سے جسکا خود کلام ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ہم نے قرآن پڑھتا رہا یہانتک کہ مین نے اوس سے سنا جسکا وہ کلام ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ اور تحقیق کہ پیدا کیے ہم نے آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو چیز اونکے درمیان مین ہی فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ دن مین اتوار سے ہفتے کے دن تک وَمَا مَسَّنَا اور نہین پہونچا ہمین انھین پیدا کرنے مین مِن لُّغُوبٍ کچھ رنج اور تھکن یہ یہود کے قول کی رد ہی وہ کہتے ہین کہ ہفتے کے دن خدا نے استراحت کی اور ستایا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود مردود کا یہ قول سنا تو غصہ کے مارے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ اوس بات پر جو یہود کہتے ہین یا مشرکون کی باتون پر کہ بعث و حشر سے منکر تھے یا تیری شان مین جو بات اونسے صادر ہوتی ہی یا تمھاری طرف سحر شعر جنون کی جو نسبت کرتے ہین اور ہماری جانب اولاد اور شریک کی جو بات ہی صبر کر اے ہمارے حبیب وَسَبِّحْ اور نماز پڑھ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد کے ساتھ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے کہ فجر کی نماز ہی وَقَبْلَ الْغُرُوبِ اور قبل آفتاب غروب ہونے کے کہ وہ نماز عصر ہی وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات مین سے پس نماز پڑھ اوسکے واسطے کہ وہ مغرب اور عشا کی نماز ہی وَأَدْبَارَ السُّجُودِ اور نماز پڑھ سجدون کے بعد امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ ادبار السجود نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عشا کے بعد وتر مراد ہی اور بعض کہتے ہین کہ فرض کے بعد نفلین مقصود ہین وَاسْتَمِعْ اور کان لگائے رہیو اور سنیو يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

جسدن پکارنیگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ نزدیک جگہ سے جو آسمان کے قریب ہے یعنی بیت المقدس کے صخرہ پر سے کہ تمام زمین کی نسبت آسمان سے اٹھارہ میل قریب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکان قریب کے یہ معنی ہین کہ حضرت اسرافیل کی آواز سب جگہ برابر پہونچیگی اور منقول ہے کہ حدیث مین ہے کہ اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہوکر کانون مین اونگلی دیکے پکارینگے کہ ای گلی ہوئی ہڈیو اور ای چھوٹے ہوے گوشت اور ای پریشان بالو حق تعالی فرماتا ہے کہ سب جمع ہوجاؤ جزا اور فیصلہ کے واسطے يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ جسدن سنینگے صیحہ بعث کو کہ وہ دوسری بار صور پھونکنا ہے بِالْحَقِّ اوس چیز کے ساتھ جو حق ہے یعنی بعث اور کہینگے سننے والون سے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ دن ہے قبرون سے نکلنے کا اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيٖ زندہ کرتے ہین ہم مُردون کو یعنی مردہ نطفون کو ہم زندگی دیتے ہین وَنُمِيْتُ اور مار ڈالتے ہین ہم دنیا مین وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ اور ہماری طرف ہے پھرنا اونکو دوبارہ کہ حساب کے واسطے ہم اونھین زندہ کرینگے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ یاد کرو وہ دن جب پھٹیگی زمین اور دور ہوجائیگی عَنْهُمْ آدمیون سے یعنی مُردون سے پس وہ مردے قبرون سے نکل آئینگے سِرَاعًا دوڑتے ہوے پکارنے والے کی طرف ذٰلِكَ یہ مردون کو قبرون سے زندہ کرکے نکالنا حَشْرٌ جمع کرنا اور اوٹھانا ہے عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ ہمپر آسان نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا يَقُوْلُوْنَ وہ بات جو کافر کہتے ہین انکار قیامت کے باب مین اور ای ہمارے حبیب تیرے حق مین بُری باتین اور میرے حق مین افترا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہے تو اونپر بِجَبَّارٍ مسلط کہ جبر اور قہر سے اونکو ایمان پر لا فَذَكِّرْ پس نصیحت کر بِالْقُرْاٰنِ قرآن کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ اوسے جو ڈرتا ہے میری وعید سے اسواسطے کہ ڈرنے والے ہین اونکے سوا اور لوگ قرآن سے نصیحت نہین مانتے

سورۃ الذّٰریٰت مکیّۃ	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۝	وھی ستون اٰیۃ
سورۂ ذاریات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ حق تعالی قسم کھاتا ہے اون چیزون کی جو پراگندہ ہونے والیان ہین خاک وغیرہ مین پراگندہ ہوکر اور دانہ کو گھاس پیال بھس سے جدا کرنے والیان یا اون فرشتون کی جو ہوائین چلانے والے ہین فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ پھر اوٹھانے والیان بھاری بوجھ یعنی بدلیان جو بہت پانی برساتی ہین فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ پھر چلنے والیان آسانی سے یعنی روان کشتیان یا ستارے جو اپنی منزلون مین سیر کرتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ پھر حصہ کرنے والیان کام کو یعنی وہ فرشتے جنسے مینھ روزیون وغیرہ کی تقسیم متعلق ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس سے وہ چار مقرب فرشتے مراد ہین کہ جنکے نامزد ایک ایک بڑا کام ہے جبرئیل علیہ السلام سے وحی متعلق ہے میکائیل علیہ السلام رحمت اور روزی تقسیم کرنے کے واسطے خاص ہین عزرائیل علیہ السلام کے نامزد موت ہے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے پر مقرر ہین حق تعالی ان عجیب اور بڑی چیزون کی قسم یاد کرکے فرماتا ہے کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ چیز جسکا تم وعدہ

[illegible] ضرور سچ اور صحیح ہی اور اسمین کچھ خلاف نہین ہی وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ اور تحقیق
[illegible] اسمین کچھ شک وشبہہ نہین وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ قسم آسمان کی
[illegible] والا یا اچھا معلوم ہونے والا یا راہون والا یعنی وہ راہین جنمین ستارہ
سیر کرتے ہین اور بیان ہین ہی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ اس سے ساتوان آسمان مراد ہی حق تعالیٰ
اوسکی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ اِنَّكُمْ بیشک تم اہل مکہ والو لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ البتہ مخالف باتون مین ہو میرے پیغمبر کے ساتھ یعنی
اونکو کبھی ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون یا قرآن کی شان مین تمھاری باتین مختلف ہین اوسے سحر کہتے ہو اور شعر اور کاہنی
اور افترا کیا ہوا اور اگلون کی کہانیان يُّؤْفَكُ پھیرا جاتا ہی عَنْهُ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے یا قرآن سے مَنْ اُفِكَ ۝
وہ شخص جو پھیر گیا ہی خدا کے علم مین قضا اور قدر کے حکم کے ساتھ ایمان کی طرف سے اور قرآن کی جانب سے یعنی جو شخص [illegible]
قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے محروم ہو وہی محروم ہی بیت دلہا ہمہ مجروح وجگرہا ہمہ خونست تا حکم ازل در حق
ہرکس چہ نوشتست قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ لعنت کیے گئے ہین جھوٹے مختلف باتون والے اس سے وہ لوگ مراد ہین جو قافلے
اوترنے کے وقت مکہ معظمہ کی گھاٹیون پر بیٹھتے اور ہر ایک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال آنے جانے والون سے نئی طرح کہتا اور
لوگون کو آپکی محبت سے باز رکھتے حق تعالیٰ نے اونپر لعنت کی اور فرمایا کہ الَّذِيْنَ هُمْ جھوٹے وہ لوگ ہین جو فِيْ غَمْرَةٍ جہالت اور
نہایت غفلت مین سَاهُوْنَ ۝ غافل ہین امر ونواہی سے يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ پوچھتے ہین پیغمبر اور
مومنون سے کہ کب ہوگا روز جزا جسے تمھارے خدا نے قسم کھاکر کہا ہی کہ اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ کا یہ بات ہنسی اور تکذیب کی راہ سے کہتے تھے
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جزا ہونے والی ہی يَوْمَ هُمْ اوس دن جبکہ وہ کافر عَلَى النَّارِ دوزخ کی آگ پر يُفْتَنُوْنَ ۝ جلائے جائینگے
اور عذاب کیے جائینگے اور دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ ذُوْقُوْا چکھو فِتْنَتَكُمْ اپنا عذاب هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
یہ ہی وہ کہ تھے دنیا مین اوسکے ساتھ یعنی اوسکے آنے کی تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے اور کہتے تھے کہ کب آویگا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
بیشک پرہیزگار یعنی اپنے آپ شرک اور گناہ سے اوس دن فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ باغون مین ہونگے اور جاری چشمون مین یعنی ایسے
باغون مین جنمین نہرین جاری ہونگی اٰخِذِيْنَ قبول کرنے والے اور لینے والے مَآ اٰتٰىهُمْ جو کچھ دیا اونکو اونکے پروردگار نے اپنے فضل سے
عطا کی ہی اور تھین اونکے نیک اعمال اور اقوال کا ثواب اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ قبل جنت مین داخل ہونے کے
مُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والے اور فرمایا ہر دار کہ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ تھے تھوڑی رات مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ نہ سوتے تھے
رات کو [illegible] مشغول ہوتے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشا کے درمیان نفلین پڑھا کرتے اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ اونپر ایسی رات کم گذرتی تھی کہ اوسکے اول یا درمیان یا آخر مین نماز نہ پڑھتے ہون اور
بہت [illegible] بات ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ بے عشا کی نماز پڑھے ہوئے نہ سوتے تھے اور اوسکے وقت کو لمبا کھینچتے آدھی رات
وَبِالْاَسْحَارِ اور سحر کے وقت هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وہ استغفار کرتے تھے یعنی باوجود اسکے کہ رات کو

آدمی ہین دیکھنے مین اور صورت نہین پہچانی جاتی اسواسطے مجھے بتاؤ تو کہ تم کون لوگ ہو وہ بولے کہ ہم مہمان ہین قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ پھر
ابراہیم علیہ السلام اِلٰٓى اَهْلِهٖ اپنے گھر والون کی طرف اسطرح کہ اون مہمانون کو نہ معلوم ہوا کہ یہ کہان جاتے ہین فَجَآءَ بِعِجْلٍ
سَمِيْنٍ پھر لائے بچھڑا بھنا ہوا فَقَرَّبَهٗٓ پھر نزدیک کیا اوسے اِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی اونکے سامنے رکھدیا اونھون نے
اوسکی طرف رغبت نہ کی قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تم کیون نہین کھاتے آخر جب کچھ نہ کھایا تو وہ بولے کہ
ہم نہین کھاتے فَاَوْجَسَ پھر دل مین آیا ابراہیم کے مِنْهُمْ اونسے خِيْفَةً خوف یعنی حضرت ابراہیم کا دل ہراسان ہوا کہ مبادا
چور ہون اور ہمکو ہلاک کرنے کا ارادہ کرین اسواسطے کہ اوس زمانہ مین یہ عادت تھی کہ جو کوئی کسی سے دشمنی رکھتا تو اوسکا کھانا
نہ کھاتا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم مین خوف کا اثر دیکھا تو قَالُوْا لَا تَخَفْ بولے کہ تو نہ ڈر ہم فرشتے ہین خدا کے بھیجے ہوے
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم پہلے سے کیون نہ کہا کہ مین بچھڑا نہ ذبح کرتا اور اوسکی مان سے نہ چھوڑاتا پس حضرت جبرئیل نے اپنا بازو
اوس بھنے بچھڑے پر ملدیا وہ زندہ ہوکر کودنے لگا اور چلاتا ہوا اپنی مان کی طرف چلا حضرت بی بی سارہ دروازہ کے پیچھے کھڑی یہ حال
دیکھتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام اس حال سے متعجب ہوا اور فرشتون نے دوبارہ بات کرنا شروع کی وَبَشَّرُوْهُ اور خوشخبری دی اوسے
بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ایک علم والے بیٹے کی یعنی حضرت سارہ سے ایک بیٹا اسحاق نام پیدا ہونے کی حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی کہ وہ بیٹا
جب جوان ہوگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ پھر گھر کی طرف رخ کیا اوسکی بی بی سارہ نے فِيْ صَرَّةٍ غل کرنے کے حال مین
اور کہتی تھین اللیا اللیا اور یہ کلمہ اونکی زبان مین تھا جب بڑے امور ہوتے تو اوسوقت لوگ زبان پر لاتے تھے فَصَكَّتْ پھر طمانچہ مارا
وَجْهَهَا اپنے مونھ کو جیسا کہ تعجب کے وقت عورتین کرتی ہین وَقَالَتْ اور بولین عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ بڑھیا بانجھ کیا جنیگی قَالُوْا
كَذٰلِكِ فرشتون نے کہا کہ ہان ایسی ہی خوشخبری دی ہے ہمنے تجکو قَالَ رَبُّكِ کہا ہے تیرے رب نے اور ہمنے اوسکے کہنے کی خبر دی اِنَّهٗ
هُوَ الْحَكِيْمُ بیشک وہ حکم کرنے والا ہے تیرے بیٹا پیدا ہونے کا الْعَلِيْمُ خوب جانتا ہے تیرا بانجھ ہونا اور جو کوئی حکمت والا
علم والا ہو وہ ضرور تیری درستی اور اصلاح پر قادر ہے نظم کسے کو بکاری کہ دانا بود ۔ برا تمامش توانا بود ۔ بجز درگہش رو مکن سوے کس ۔
مراد دل خویش ازو خواہ و بس ۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ وہ فرشتے ہین اور اکٹھا ہوکر آنا اونکا کسی بڑے ہی کام کے واسطے ہوگا
قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ کہا کہ کیا بڑا کام ہے تمکو اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ اے بھیجے ہوؤ قَالُوْٓا وہ بولے کہ اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ ہم بھیجے گئے ہین اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ گنہگارون کے ایک گروہ کی طرف یعنی کافرون کی جانب اسواسطے
کہ سب گناہون کا سردار کفر ہے اور ہم آئے ہین لِنُرْسِلَ تاکہ ہم پھینکین عَلَيْهِمْ اونپر یعنی اونکو ہلاک اور زیر و زبر کرنے کے بعد
حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ پتھر مٹی سے یعنی مٹی پکی ہوئی پتھر کی سی سخت جیسے اینٹ مُّسَوَّمَةً پتھر نشان کیا ہوا
عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس لِلْمُسْرِفِيْنَ اون لوگون کے واسطے جو کفر اور گناہ مین حد سے باہر ہوجانے والے ہین
لکھا ہے کہ وہ پتھر نام لکھے ہوے تھے سیاہ اور سفید خط سے یا ہر پتھر پر اوسکا نام لکھا تھا جو اوس پتھر سے ہلاک ہوگا اور یہ پتھر اونپر اونکے
ہلاک ہونے کے بعد برسائے گئے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ پتھر اون لوگون پر برسے جو اوس شہر مین نہ تھے سب کافر وہ پتھر برسنے سے

ہلاک نہین ہوے اور جب حضرت ابراہیم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے موتفکہ مین قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے ہین تو آپ کا دل مبارک اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کے سبب ملول و غمگین ہوا کہ اونکا حال اس بلا مین کیا ہوگا فرشتے بولے کہ رنج نہ کیجیے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان نجات پائینگی فَاَخْرَجْنَا پس نکالینگے ہم اوسے مَنْ كَانَ فِيْهَا جو کوئی ہو موتفکہ کے دیہات مین مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ کہ ایمان والون مین سے فَمَا وَجَدْنَا پھر ہم نہ پائینگے فِيْهَا اون قریون مین غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ سوا ایک گھر مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان اوسمین ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اوس قوم مین سے ایک شخص حضرت لوط پر ایمان لایا تھا یہین بس ہین وَتَرَكْنَا اور چھوڑی ہمنے فِيْهَآ اون دیہات مین اٰيَةً ایک نشانی عذاب کی لِّلَّذِيْنَ اون لوگون کی عبرت کے واسطے جو يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ڈرتے ہین عذاب دردناک سے اور وہ نشانی سیاہ پانی ہین اور قوم لوط کے مکانون کا اولٹجانا وَفِيْ مُوْسٰٓى اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہی ڈرنے والون کے واسطے اِذْ اَرْسَلْنٰهُ جب بھیجا ہمنے اوسے اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جیسے ید بیضا اور عصا فَتَوَلّٰى تو پھر گیا فرعون بِرُكْنِهٖ اپنی قوت کے سبب سے یعنی چونکہ لشکر اور خزانہ کے باعث سے زور رکھتا تھا اسوجہ سے اوسنے ایمان لانے سے انکار کیا وَقَالَ سٰحِرٌ اور بولا کہ موسیٰ جادوگر ہی ڈھٹبندی کرکے لوگون کو خلاف عادت کام دکھاتا ہی اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یا دیوانہ ہی کہ اپنا انجام کار نہین سوچتا محققون نے کہا ہی کہ حضرت موسیٰ پر فرعون کی طعن اوسکے کمال نادانی کی دلیل ہی اسواسطے کہ اونپر دو مخالف چیزون کے ساتھ طعن کی اس لیے کہ یہ مقرر ہوا ہی کہ جادو کرنے کو کمال عقل و ذہن رسا اور اوس فن مین پوری مہارت چاہیے اور دیوانہ ہونا زوال عقل کی دلیل ہی تو کمال عقل و زوال عقل ایک دوسرے کی ضد ہین تو فرعون جب حضرت موسیٰ سے پھر گیا اور اونپر طعن کی اور اوسکی قوم اس بات مین اوسکے ساتھ متفق تھی فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑ لیا ہمنے اوسکو اپنے غضب مین وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکر کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈالدیا ہمنے اون سب کو فِي الْيَمِّ دریا مین یعنی ہمنے اونکو ڈبو دیا وَهُوَ اور وہ فرعون مُلِيْمٌ ۝ مستحق ملامت کا تھا یا اپنے کو ملامت کرنے والا کہ مین نے ایمان کیون نہ قبول کیا اور موسیٰ سے پھر کر اونپر طعن کیون کی تھی اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا کہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَفِيْ عَادٍ اور قوم عاد کے ہلاک ہونے مین بھی نصیحت اور عبرت ہی عبرت لینے والون کو اِذْ اَرْسَلْنَا جب بھیجی ہمنے عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ اونپر ہوا بے فائدے اور بغیر بھلائی کی یعنی وہ ہوا جس سے نہ درخت بارور ہوا اور نہ ابر اوٹھے مَا تَذَرُ نہ چھوڑا اوس ہوا نے مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ کسی چیز کو کہ گذری عَلَيْهِ اوسپر اِلَّا جَعَلَتْهُ مگر یہ کہ کردیا اوس چیز کو كَالرَّمِيْمِ ۝ مثل سوکھی ہوئی گھاس کے یا پرانی گلی ہوئی ہڈی کے مانند وَفِيْ ثَمُوْدَ اور قوم ثمود کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہی ڈرنے والون کے لیے اِذْ قِيْلَ لَهُمْ جب کہا گیا اونکے واسطے حضرت صالح کی تکذیب اور اونٹنی کے کوچین کاٹنے کے بعد کہ تم تَمَتَّعُوْا فائدہ لو زندگی سے اور دنیا کے کامون سے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ عذاب کے وقت تک کہ تین دن گذرنے کے بعد وہ وقت ہوگا فَعَتَوْا اور سرکشی کی اونھون نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ حکم سے اپنے رب کے اور اپنے حال کے تدارک مین نہ مشغول ہوے فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

پھر پکڑ لیا اونھیں ہلاک کرنے والے عذاب نے تین دن کے بعد وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ اور وہ انتظار کرتے تھے اور عذاب سے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی چیخ مراد ہی جیسا کہ اس مقام کے سوا کئی بار مذکور ہو چکا فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکے وہ مِنْ قِيَامٍ اوٹھنا یہ اونکی
عاجزی سے کنایہ ہی یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہ تھے کہ اوٹھیں اور عذاب سے بھاگیں یا یہ طاقت نہ رکھتے تھے کہ اپنی مہم کی اصلاح پر
قائم ہوں اور عذاب دفع کرنے میں کوشش کریں وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ۝ اور نہ تھے انتقام لینے والے ہم سے یا مدد دینے والے
ایک دوسرے کو عذاب روکنے میں وَقَوْمَ نُوحٍ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو مِنْ قَبْلُ قوم عاد اور قوم ثمود سے قبل اِنَّهُمْ
كَانُوا بیشک وہ لوگ تھے قَوْمًا فٰسِقِينَ ۝ ایک گروہ فاسق یعنی کفر اور عصیان کے سبب سے دائرہ استقامت سے نکلجانے والے
وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا اور آسمان کو ہمنے بنایا بِاَيْىدٍ اپنی قوت الوہیت یعنی زور خدائی سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ اوس قوت سے
جو ہم اوسکے پیدا کرنے پر رکھتے ہیں وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ اور ہم قادر ہیں اوسکے بنانے پر بندوں پر اسطرح ہم روزی
کشادہ کرنے والے ہیں جسطرح آسمان کو ہمنے کشادہ کر دیا وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا اور بچھایا ہمنے زمین کو فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝
پھر خوب بچھایا ہی ہمنے اوسے وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ اور ہر جنس موجودات کی جنسوں میں سے خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ پیدا کی ہمنے دو قسم
کہ ایک دوسرے کی جوڑا ہونے والی ہی یا شکل کے لحاظ سے جیسے مرد عورت یا تخالف کی رو سے جیسے اوجالا اندھیرا یا آگے پیچھے آنے کی راہ سے
جیسے رات دن یا مخالفت کی وجہ سے جیسے تر خشک اور اسی طرح قیاس کرلینا چاہیے آسمان زمین پہاڑ میدان بر و بحر کفر و ایمان
شقاوت سعادت جاڑا گرمی جن و انس اور صفات میں سے جیسے حلم و قہر نامردی اور مردانگی سخاوت اور بخل اور اسی کے مثل ہیں حق و باطل
شیرینی تلخی بیماری صحت غنی ہونا فقیر ہونا ہنسنا رونا خوشی غم موت زندگی اور علیٰ ہذا القیاس جسقدر خیال کیجیے خدا کی مخلوقات میں
جوڑ نکلینگے اور یہ جوڑ اسواسطے پیدا کیے کہ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید تم نصیحت مانو اور یہ بات جانو کہ وحدانیت اور فردانیت
خاص میری ہی صفت ہی اسواسطے کہ تعداد ممکنات کے خاصوں میں سے ہی اور میں واجب بالذات ہوں اور واجب تعداد اور انقسام
نہیں قبول کرتا نظم ذاتش از قسمت و تعدد پاک + وحدتش مقدس از اشتراک + از عدد و ہم زن کہ او فرد ست + کی عدد بہر فرد درخورد ست
احد ست و شمار ازو معزول + صمد ست و نیاز ازو مخذول + فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ پس بھاگو اور رجوع کرو خدا کی توحید کی طرف
یا اوسکے عذاب سے اوسکے ثواب کی جانب یا اوسکی معصیت سے اوسکی طاعت کی طرف اور شیخ سہل تستری سے یہ معنی منقول ہیں کہ بھاگو
اوسکی طرف اوسکے ماسوا سے اور بحر الحقائق میں یہ معنی لکھے ہیں کہ ای لوگو جو بھاگے ہو خلق میں تعلق کے سبب سے حق میں بھاگو
قطع تعلق کرکے اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسطرف راجع ہی کہ اپنے وصف سے بھاگو حق کے وصف کی طرف بلکہ اپنے
فرار کرو اور حق کے ساتھ قرار پکڑو بیت ہیچ تن در تو نیاویخت کہ از خود نہ گریخت + ہیچکس با تو نہ پیوست کہ از خود نہ برید + اِنِّيْ لَكُمْ بیشک
میں تمہارے واسطے مِّنْهُ عذاب الٰہی سے نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یا وہ بات بیان کرنے والا ہوں جس سے
بچنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوْا اور نہ ٹھہراؤ اور نہ بوجو مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ کسی دوسرے معبود کو اِنِّيْ لَكُمْ
بیشک میں تمہارے واسطے مِّنْهُ خدا سے اوسکے غیر کی عبادت کرنے میں نَذِيْرٌ ڈرانے والا ہوں مُّبِيْنٌ ۝ ظاہر اور

ع ۲۱

کہا ہوا کذٰلک جسطرح تیری قوم کے لوگ تجھے سحر اور جنون کے ساتھ منسوب کرتے ہین اسی طرح مآ اتی الذین نہین آیا اون لوگون کے پاس جو تجھے من قبلھم کفار مکہ سے پہلے من رسول کوئی رسول الا قالوا مگر یہ کہا اون لوگون نے کہ وہ رسول ساحر جادوگر ہی او مجنون یا دیوانہ ہی اگر رسول نے اون لوگون کو معجزہ دکھایا تو اوسکے فعل کو اون لوگون نے سحر کہا اور اگر رسول نے بعث و حشر کی خبر دی تو اوسکے قول کو اون لوگون نے دیوانون کی بات سے مشابہت دی اتواصوا بہ کیا وصیت کر دی تھی اون اگلون نے ان پچھلون کو ساتھ اس بات کی کہ سب نے یہی بات کہی استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی وصیت نہین کی ہی بل ھم قوم بلکہ وہ ایک گروہ ہین طاغون نافرمانی کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے اور اونکی نافرمانی اور زیادتی یہ بات کہلاتی ہی فتول پس منہ پھیر عنھم اونسے بدلا لینے سے تا وقتیکہ قتال پر مامور ہو فما انت پس تو نہین ہی بملوم ملامت کیا ہوا خدا کے نزدیک اونسے موںھ پھیرنے کی وجہ سے معالم مین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم غمناک ہوے کہ اب وحی بند ہوئی اور نزول عذاب نزدیک پہونچا تو پھر یہ آیت آئی کہ وذکر اور نصیحت کر وعظ اور نصیحت چھوڑ نہین فان الذکرٰی پس بیشک نصیحت کرنا تنفع المؤمنین فائدہ کرتا ہی مومنون کو یعنی کافرون کے عناد اور انکار کے سبب سے مومنون کی تربیت سے ہاتھ نہ اوٹھا اسی طرح نصیحت کرنے پر ثابت رہ کہ وعظ کہنے سے بہت فائدے ہین فصول مین ہی کہ وعظ کہنے والے کے کلام مین دس چیزین ہونا چاہیے تاکہ سننے والون کو مفید ہو ایک تو خدا کی نعمت لوگون کو یاد دلائے کہ وہ شکرگزاری کرین دوسری محنت اور مصیبت کا ثواب ذکر کرے کہ لوگ اوسپر صبر کرین تیسری گناہون کا عذاب بیان کرے تاکہ اوس سے باز آئین اور توبہ کرین چوتھی شیطانی وسوسہ اور مکر کہ سنائے کہ لوگ اوس سے بچین پانچوین دنیا کا فنا اور زوال اور بے اعتبار ہونا ظاہر کرے کہ لوگ اوس سے دل نہ اٹکائین چھٹی موت کا برابر ذکر کرتا رہے کہ سننے والے چلنے پر آمادہ ہو جائین ساتوین قیامت اور اوسکی ہولون کا ذکر سنائے کہ اوس دن کا کام بنائین آٹھوین دوزخ کے درکے اور اقسام عذاب شمار کرے کہ اوس سے ڈرین نوین بہشت کے درجے اور اوسکی نعمتین گنے تاکہ اوسکی طرف راغب ہون دسوین کلام کی بنیاد خوف و رجا پر رکھے یعنی کبھی حق تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت بیان کرے تاکہ اوس سے ڈرین اور کبھی اوسکی رحمت مغفرت مہربانی تقریر کرے تاکہ اوس سے امیدوار ہون تو جو نصیحت اور وعظ ان چیزون کو شامل ہی مومنون کو اوس سے نفع حاصل ہی وما خلقت الجن والانس اور ہمنے نہین پیدا کیا جنون اور آدمیون کو جو اہل ایمان ہین الا لیعبدون مگر اسواسطے کہ میری عبادت کرین یا جتنے جن اور انسان ہین اون سب کو ہمنے نہین پیدا کیا مگر اسواسطے کہ اونکو اپنی عبادت کا ہم حکم کرین اور سب کو حکم کیا ہی وما امروا الا لیعبدوا اللہ اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر اسواسطے کہ ہمکو وہ پہچانین اور سب اوسے پہچانتے ہین بعضے حکم نہین مانتے اور بعضے اوسکی عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین اس آیت کے دقائق اور حقائق جواہر التفسیر پر حوالہ ہین وما ارید منھم نہین چاہتا ہون مین اپنے پیدا کیے ہوون سے من رزق کچھ روزی وما ارید ان یطعمون اور نہین چاہتا ہون کہ کھانا دین مجھے بلکہ روزی دینا اور کھانا کھلانا میری ہی صفت ہی

پس اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ تحقیق کہ اللہ وہی ہی روزی دینے والا بندون کو اوسکا غیر نہین ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۝ قوت اور قدرت والا اپنی قدرت مین استوار اور ثابت ترجمہ کشف مین قوی اور متین کے یہ معنی لکھے ہین کہ اوسکی قدرت قاہرہ اوسکی قوت بالغہ کی دلیل ہوئی اور اوسکی شدت قوت اوسکی متانت قدرت پر حجت ہوگئی نہ کارسازی مین اوسکی متانت کو کچھ فتور ہی اور نہ رزق رسانی اور بندہ نوازی مین اوسکی قدرت کو کمی اور قصور ہی نظم رساند رزق بر وجہے کہ شاید بسازد کار با نوعے کہ باید بروزی بے نوایان را نوازد برحمت یکسان کارسازد فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے ہی جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کے سبب سے یعنی مکہ والون کے واسطے ہی ذَنُوْبًا حصہ عذاب مین سے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِھِمْ مانند اونکے یارون کے حصے کے کہ وہ اگلے کافر تھے یعنی جو عذاب اونپر پہونچا تھا وہ انپر بھی پہونچیگا فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پس چاہیے کہ جلدی نکرین اوسے طلب کرنے مین فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا پس وائے اون لوگون پر جو کافر ہوے مِنْ یَّوْمِھِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝ عذاب سے اونکے اوسدن کے جسکا وعدہ دیے گئے ہین اور وہ قیامت کا دن ہی یا جنگ بدر کا واللہ اعلم

سورۃ الطور مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی تسع واربعون آیۃ
سورۂ طور مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ انچاس آیتین ہین

وَالطُّوْرِ ۝ قسم طور سینا پہاڑ کی یعنی جبل زبیر کی جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کا کلام سنا اور بعضون نے کہا ہی کہ مطلق پہاڑ مراد ہین کہ زمین کی میخین ہین آیۃ غیر مجازی وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ اور قسم کتاب کی کہ لکھی ہوئی ہی فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ ایسے صحیفہ مین جو پڑھتے وقت کھولا جاتا ہی اس کتاب سے قرآن مراد ہی یا وہ چیز جو لوح محفوظ مین لکھی گئی ہی اس تقدیر پر رق منشور مجازہ ہوگا اسواسطے کہ لوح محفوظ زمرد سبز کی ہی یا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تختیان مراد ہین کہ اونپر لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا توریت مراد ہی کہ اوسمین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھی تھی یا اعمال لکھنے والے فرشتون کے نوشتے مراد ہین یا وہ کتاب مقصود ہی جو حق تعالیٰ نے فرشتون کے واسطے لکھی ہی کہ اوسمین جو کچھ ہوا ہی اور ہوگا اوسکا علم پڑھتے ہین وَالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ اور قسم ہی آباد گھر کی یعنی کعبہ کی کہ حاجیون کی زیارت اور مجاورون کی خدمت سے اوسکی آبادی ہی یا اوس محل کی جو ساتوین آسمان پر کعبہ شریف کے مقابل اور محاذی واقع ہوا ہی اور آبادی اس سے ہی کہ فرشتے کثرت سے اوسکا طواف کرتے ہین وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ اور قسم اونچی چھت یعنی آسمان کی کہ انوار حکمت جمع ہونے اور اسرار فطرت چھپے رہنے کی جگہہ ہی یا قسم عرش اعظم کی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اور قسم دریا کی جو چڑھا اور بڑھا ہی یعنی بحر محیط کی یا بحر الحیوان کی جو عرش کے نیچے ہی اور اوسی دریا مین سے چالیس دن تک قبرون پر پہلے نفخہ کے بعد مینھ برسائینگے تاکہ دوسرے نفخہ کے ساتھ قبرون سے مُردے نکل آئین یا بحر مسجور جہنم ہی اور ارباب تحقیق کے نزدیک طور نفس ہی کہ کلیم قلب اوسپر حق سبحانہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہی اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب مین قلم رحمت ازلی سے لکھا ہوا ہی کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ اور بیت معمور عارفون کے دل کا بھید ہی کہ تجلیات سبحانی کی نظرون سے آبادی پائی ہی اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی

کہ خانۂ دل کی چھت ہی اور بحر مسجور وہ دل ہی جو آتش محبت پر سکا ہوا اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک تیرے رب کا
عذاب لَوَاقِعٌ ضرور ہونے والا ہی اور اوترنے والا ہی مَّا لَهٗ نہین ہی اوس عذاب کو مِن دَافِعٍ کوئی دفع کرنے والا بلکہ حاصل ہونے
والا ہوگا يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ جسدن پھریگا آسمان مَوْرًا پھرنا یعنی اضطراب مین آکر پھٹ جائیگا وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ
اور چلینگے پہاڑ یعنی ہوا مین اڑ جائینگے روئی کی طرح سَيْرًا چلنا یعنی اوڑکر فَوَيْلٌ تو بس عذاب کی سختی يَّوْمَئِذٍ اوسدن
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہوگی جنھونے خدا رسول کی بات کو جھوٹ جانا الَّذِيْنَ هُمْ وہ لوگ جو فِيْ خَوْضٍ
شروع کیے ہین باطل باتون کے کہ قرآن شریف پر ہنسی ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب اور بعث وحشر کا انکار يَّلْعَبُوْنَ کھیل
کرتے ہین اپنی غفلت کی رو سے بیہودہ باتین کرتے ہین اور بیہودہ کلام کہتے ہین يَوْمَ يُدَعُّوْنَ نہین ڈرتے اوس دن سے جسدن
ڈالے جائینگے یعنی ذلت اور سختی کے ساتھ کھینچے جائینگے اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کی طرف دَعًّا کھینچکر لکھا ہی کہ فرشتے
ہاتھ اونکے گردنون مین باندھینگے اور اونکی پیشانیان پیرون کی پشت سے چپکائینگے اور دوزخ مین ڈالدینگے اور کہینگے کہ هٰذِهِ
النَّارُ الَّتِيْ یہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ بِهَا تھے تم اوسکے ساتھ تُكَذِّبُوْنَ تکذیب کرتے اور باور نہ رکھتے
اور پیغمبر کی دعوت کو سحر جانتے تھے اَفَسِحْرٌ هٰذَآ کیا سحر ہی یہ جو تم دیکھتے ہو اَمْ اَنْتُمْ یا تم لَا تُبْصِرُوْنَ
نہین دیکھتے ہو یہان جسطرح دنیا مین کہتے تھے کہ ہمپر نظربندی کر دی ہی اِصْلَوْهَا آؤ دوزخ مین فَاصْبِرُوْٓا
پھر صبر کرو اوسکے عذاب پر اَوْ لَا تَصْبِرُوْا یا نہ صبر کرو بے صبری کرو سَوَآءٌ یکسان ہی عَلَيْكُمْ
تمپر صبر اور بے صبری یعنی نہ بچ سکتے ہو نہ بھاگ سکتے ہو اور ہمیشہ عذاب مین رہوگے اِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہین کہ
جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کی جو تم عمل کرتے تھے دنیا مین اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ بیشک پرہیزگار
لوگ جنھون نے کفر اور شرک سے پرہیز کیا فِيْ جَنّٰتٍ باغون مین ہین اور کیا باغ ہین وَّنَعِيْمٍ اور نعمتون مین ہین
اور کیا نعمتین ہین فٰكِهِيْنَ خوش اور مزے اوڑانے والے بِمَآ اٰتٰىهُمْ اوس چیز کے سبب سے جو عطا کی ہی اونکو رَبُّهُمْ
اونکے رب نے ہمیشہ کے واسطے بزرگیان وَوَقٰىهُمْ اور سبب اوسکے کہ بچایا اونکو رَبُّهُمْ اونکے رب نے عَذَابَ
الْجَحِيْمِ عذاب دوزخ سے اور جنت کے فرشتے برابر اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ جنت کے کھانے وَاشْرَبُوْا اور پیو پینے کی
چیزین کھانا پینا هَنِيْٓـًٔا پچتا ہوا کہ نہ بدہضمی ہو اور نہ کمی کرے اور تمھارے واسطے یہ جزا بِمَا كُنْتُمْ بسبب اوسکے ہی
کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُوْنَ عمل کرتے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہرچند وعدہ بندہ کے کام پر ہی مگر اصل اوسکا
فضل ہی ورنہ ظاہر ہی کہ ہمارے کام کی کیا مزدوری ہوگی **نظم** ندارد فعل من آن زور بازو + کہ با فضل تو گردد ہم ترازو + بہ فضل
خویش ولطفت شو مرا یار + بہ عدل خود مکن با فعل من کار + مُتَّكِـِٕيْنَ تکیہ لگانے والے یعنی متقی لوگ بہشت مین تکیہ لگائے ہونگے
عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ تختون پر جو سونے سے منڈھے ہونگے یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے بچھے ہونگے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا
کردینگے ہم اونکو بِحُوْرٍ عِيْنٍ اون عورتون کے ساتھ جنکا رنگ گورا آنکھین کشادہ ہین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو

وقف

اِنَّا بیشک ہم كُنَّا تھے مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے نَدْعُوهُ پکارتے ہم اوسکو دنیا میں
اور مانگتے تھے کہ دوزخ سے بچا تو اوسنے ہماری دعا قبول فرمائی اِنَّهٗ بیشک وہ هُوَ
الْبَرُّ الرَّحِيمُ مہربان ہے اوپر لکھا ہے کہ کافر مکہ معظمہ کی گھاٹیوں پر کھڑے ہوتے
آنے والے قافلوں کے سامنے کاہن مجنون شاعر ساحر کہتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تب یہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے
ان کی باتوں پر غمگین ہو فَمَا أَنْتَ پس نہیں ہے تو بِنِعْمَتِ رَبِّكَ
بِكَاهِنٍ کاہن جو غیب کی خبر بتاتا ہے ایسے ہی اوسے وَلَا مَجْنُونٍ اور دیوانہ
ہوتا ہے أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ بلکہ وہ کافر کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے
نَتَرَبَّصُ بِهٖ انتظار کرتے ہیں ہم اوسکے ساتھ رَيْبَ الْمَنُونِ حادثہ زمانہ کا یعنی ہم اوسکی موت کے منتظر ہیں
جیسے اور شاعر مر گئے ہم امید رکھتے ہیں کہ اوسکی موت بھی اوسکے باپ دادا کی موت کے مثل ہو یعنی جلدی مر جائے اور
قُلْ تَرَبَّصُوا کہہ کہ منتظر رہو میری موت کے فَإِنِّي مَعَكُمْ پس بیشک میں بھی
مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ منتظروں میں سے ہوں یعنی تمھارے ہلاک ہونے کا منتظر ہوں جسطرح تم میرے
أَمْ تَأْمُرُهُمْ کیا حکم کرتی ہیں انکو أَحْلَامُهُمْ اونکی عقلیں بِهٰذَا ان باتوں کا جو آپ کی
نسبت کہتے ہیں اور کاہن ہونے کو تیز عقل ہونا لازم ہے اور پھر مجنون بھی کہتے ہیں اور جنون کے ساتھ
عقل نہیں ہوتی اور شعر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں شاعر کا کلام موزون اور خیالی ہونا چاہیے اور وہ بھی جنون کے ساتھ میسر
نہیں ہوتا یہ باتیں عقل کے موافق نہیں ہیں أَمْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ گروہ ہیں طَاغُونَ حد سے گذرے ہوئے جھگڑالو
أَمْ يَقُولُونَ بلکہ کہتے ہیں تَقَوَّلَهٗ کہ اوسنے قرآن بنا لیا ہے اپنی طرف سے اور ایسا نہیں ہے جیسا وہ کہتے ہیں
بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ بلکہ نہیں ایمان لاتے ہیں تکبر اور حسد کی وجہ سے فَلْيَأْتُوا پس کہہ کہ لاویں بِحَدِيثٍ بات مِثْلِهٖ
إِنْ كَانُوا اگر ہیں صَادِقِينَ سچے اس بات میں کہ قرآن اپنی طرف سے بن سکتا ہے اگر قرآن
بنا لینے کی چیز ہے یہ لوگ عرب کے فصیح اور بلیغ ہیں انسے کہہ کہ اوسکے مثل ایک بات بناؤ أَمْ خُلِقُوا کیا پیدا کیے گئے ہیں
مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ بغیر چیز کے یعنی بے ماں باپ کے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ آدمی ہیں آدمی سے پیدا ہوئے جماد نہیں ہیں کہ امور نہ سمجھیں اور
بعضوں نے آیت کے معنی اس طرح کہے ہیں کہ کیا وہ مخلوق ہیں بے خالق کے اور محال ہے کہ کوئی پیدا کیا ہوا بے پیدا کرنے والے کے ہو أَمْ هُمُ
الْخَالِقُونَ یا وہ پیدا کرنے والے ہیں خود اپنے کو اور یہ بات صاف باطل ہے کہ کوئی معدوم کسی چیز کو کیونکر موجود کر سکتا ہے
أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ کیا اونھوں نے پیدا کیے آسمان اور زمین ایسا نہیں ہے بَلْ لَا يُوقِنُونَ
بلکہ وہ یقین نہیں کرتے شک میں پڑے ہیں أَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہیں خَزَائِنُ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کے

یعنی ... کے خزانے کہ جسکو چاہین نبوت دین یا علم کے خزانے تاکہ جان لین کہ منصب نبوت کے قابل کون ہی اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ
یا وہ داروغہ اور غالب ہین اور مسلط کہ جو کچھ چاہین کرین اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ کیا اونکے واسطے سیڑھی ہی کہ اوسپر چڑھ کر آسمان پر چلے جاتے
يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ سنتے ہین اوسمین فرشتون کی باتین جو کہ غیب مین سے فرشتون کی جانب وحی کیجاتی ہین اور اگر ایسا ہی فَلْيَأْتِ
تو چاہیے کہ لاوے مُسْتَمِعُهُمْ اپنے سننے والے کو جو آسمان پر گیا اور غیب کا پیغام سن آیا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ کھلی ہوئی دلیل کے
ساتھ جو اس بات پر گواہ ہو کہ اوسکا سن آنا سچ ہی اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ کیا اللہ کے واسطے بیٹیان ہین وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ
اور تمھارے لیے بیٹے ہین اس کلام مین مشرکون کی حماقت و جہالت بیان کرتا ہی اور کئی بار اوپر گذرا اَمْ تَسْئَلُهُمْ کیا مانگتا ہی تو
اونسے احکام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا کہ اوپر تاوان پڑا فَهُمْ پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ تاوان پڑنے سے مُّثْقَلُوْنَ
گران بار ہوتے ہین اور تجھسے موہنہ پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس وہ چیز ہی جسمین غیب لکھا ہوا ہی
یعنی لوح محفوظ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ پس وہ لکھتے ہین کہ قیامت اور بعث کے باب مین پیغمبر کی خبر باطل ہی یا یہ کہتے ہین
تمھاری موت کب ہوگی اور ایسا نہین ہی اَمْ يُرِيْدُوْنَ بلکہ چاہتے ہین كَيْدًا مکر اور قصد برے ارادے کا اس سے
مکر مراد ہی جو دار الندوہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کرتے تھے کہ قتل کیجیے یا قید یا شہر بدر فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وہ
لوگ جو ایمان لائے هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ وہی مکر کیے گئے ہین یعنی اوس کید اور مکر کی سزا اور وبال اونھی پر پڑیگا اور جنگ بدر مین
قتل کیے جائینگے اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کوئی معبود خداے برحق کے سوا کہ جو عذاب اونکے مکر کی سزا کا
وہ اونسے روک رکھے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی اللہ کے واسطے ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اوس چیز سے جسے اوسکا شریک لاتے ہین
یا اوسکے واسطے شریک پکڑتے ہین نظم نزدیک عزتش نہ نشیند غبار شرک ✤ با وحدتش کسے دم شرکت چسان زند ✤ ہرطرح
کا فکند بوصفش خیال و وہم ✤ دست کمال آتش غیرت دران زند ✤ قریش کے معاند حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہتے تھے کہ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ آسمان کا ٹکڑا ہمپر اوتار اگر اپنے وعدہ مین سچے ہو تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ
يَّرَوْا اور اگر دیکھین كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان کا سَاقِطًا اوترنے والا اونکے سر پر تو يَّقُوْلُوْا کہین دشمنی اور تکبر کی
راہ سے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہین بلکہ سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ابر ہی ایک پر ایک بندھا اور تہ بر تہ چپکا ہوا یعنی باوصف اسکے کہ عذاب کے
آثار دیکھین تو بھی کفر سے باز نہ آئین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ روک اونسے اور اونکو چھوڑ دے یعنی اونسے جنگ نہ کر ابھی قتال کا حکم
نہین ہوا اور اونکی سزا چھوڑ دے حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ آنکھون سے دیکھ لین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ اوس دن کو جسدن کہ
يُصْعَقُوْنَ ہلاک کیے جائینگے یا نفخہ اولی سے بیہوش ہو جائینگے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جسدن نہ نفع کریگا اور نہ باز رکھیگا عَنْهُمْ
اونسے كَيْدُهُمْ اونکا مکر شَيْئًا کسی چیز کو عذاب مین سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ مدد دیے جائینگے یعنی کوئی مددگار
اونسے عذاب کو نہ روکیگا اوسدن سے قیامت کا دن مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روز بدر مراد ہی وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور
تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ عذاب ہی عذاب آخرت کے سوا کہ عذاب قبر ہی

یا دنیا ہی مین مواخذہ ہو جیسے جنگ بدر مین قتل ہوکر اور سات برس کے قحط مین مبتلا ہوگئے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت کافر لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اسے وَاصْبِرْ اور صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم کے واسطے کہ اونکے بارہ مین نازل ہوا اونکو مہلت دیکر اور خود اونسے تکلیف اوٹھا کر فَاِنَّكَ پس بیشک تو بِاَعْيُنِنَا ہماری حفاظت مین ہے ہم تجکو دیکھتے ہین اور تیری حفاظت کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور نماز پڑھ اپنے رب کے حکم کے ساتھ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ جسوقت کہ اوٹھے تو خواب سے یا جب نماز پر کھڑا ہو تو سبحانک اللھم وبحمدک کہہ یا مجلس سے تم اوٹھو تو کہو سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک حدیث مین ہے کہ مجلس سے اوٹھتے وقت جب یہ کلمات کہتے ہین تو جو لغو اور لہو اوس مجلس مین واقع ہوا ہو یہ کلمات اون سب کا کفارہ ہوجاتے ہین وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات فَسَبِّحْهُ پس نماز پڑھ اوسکے واسطے اس لیے کہ رات کو عبادت کرنا ریا سے بہت دور ہے اور نفس پر بہت سخت ہے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ اور نماز ادا کر تارے پھرنے کے پیچھے یعنی جب صبح کے اوجالے مین تارے غائب ہوجائین اس سے نماز فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت مراد ہین اور صاحب موضح اور مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ اس سے صبح کی نماز مراد ہے

وَهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ باسٹھ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	سورۂ نجم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علانیہ دعوت اسلام کی تو مشرکون نے طعن شروع کی اور کہنے لگے کہ معاذ اللہ محمد اپنے باپ دادا اسکے دین سے گمراہ ہوگیا اور خطا کی تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالنَّجْمِ قسم ستارے کی اِذَا هَوٰى ۝ جب طلوع کرے یا غروب اس سے سب ستارے مراد ہین کہ مسافرون کو راہ بتانے والے ہین تری اور خشکی مین یا وہ ستارے مراد ہین جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت زمین کے نزدیک آئے تھے یا وہ ستارے مقصود ہین جن سے شیطانون کو مارتے ہین جب وہ آسمان کے قریب چور اکر فرشتون کی باتین سننے کو جاتے ہین اور بعضون کے نزدیک نجم ثریا ہے یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہے کہ نجم سے قرآن مراد ہے اور ہوٰی نزول کے معنی مین ہے یعنی قسم ہے قرآن کی سورتون اور آیتون کی جب وہ نازل ہوتی ہین اور ایک گروہ کے نزدیک وہ گھاس ہے جسکی ٹہنی نہین ہوتی اور ہوٰی یعنی سقط یعنی قسم اوس گھاس کی جب وہ گر پڑتی ہے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ستارہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہے جب شب معراج مین آپ آسمان پر سے اوترے اور لباب مین کہا ہے کہ آنحضرت ہی مراد ہین جب شب معراج مین آپ آسمان پر گئے اور ہوٰی سے دونون معنی لے سکتے ہین اور محققون کے نزدیک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستارۂ دل کی قسم کھائی جو آسمان توحید پر ماسوا سے منقطع ہوا ہے اور جواب قسم یہ ہے کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ گمراہ نہین ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکا نام صاحب اس جہت سے ہے کہ آپ دعوت اسلام کرنے کو کافرون کی صحبت مین بیٹھنے پر مامور تھے وَمَا غَوٰى ۝ اور اونسے خطا نہین کی اور کسی باطل امر کا اعتقاد نہین کیا وَمَا يَنْطِقُ اور بات نہین کرتا ہے عَنِ الْهَوٰى ۝ اپنے نفس کی خواہش سے یا اپنی طبیعت کی آرزو سے یعنی باطل کلام نہین کرتا ہے اور اصل معنی یہ ہین

کہ آپکا بولنا قرآن کے ساتھ ہی اپنی خواہش نفس کے ساتھ نہیں اِنْ هُوَ نہیں وہ جسکے ساتھ وہ بولتا ہی اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہی اوسکی طرف عَلَّمَهٗ سکھائی اوسکو یہ وحی اور لایا اوسکے پاس فرشتہ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ سخت قوت والا یعنی جبرئیل امین اور اونکی قوت سے ایک یہ بات تھی کہ قوم لوط کے شہر کو زمین سے اوکھاڑ کر اپنے بازو پر اوٹھا لیا اور آسمان کے قریب لیجا کر اولٹ دیا اور اونکی ایک چیخ سے تمام قوم ثمود مرگئی ذُوْ مِرَّةٍ اچھی صورت والا فَاسْتَوٰى پھر سیدھا کھڑا ہوا یعنی جبرئیل علیہ السلام اوس کام پر آسمان کے ساتھ قائم ہوگئے جسپر مامور تھے یا اپنی اصلی صورت پر ٹھہرے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا یعنی مطلع آفتاب کے قریب یہانتک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دیکھا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت جبرئیل کو کسی نے صورت ملکی پر نہیں دیکھا اور آپ نے اونکو دوبار دیکھا ہی پہلی بار تو جب اونکو اصلی صورت پر دیکھا تو بیہوش ہوگئے اور جب آپ ہوش مین آئے تو حضرت جبرئیل کو اپنے قریب دیکھا کہ ایک ہاتھ آپکے سینۂ مبارک پر دوسرا آپکے شانہ پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے حق تعالیٰ اسی بات سے خبر دیتا ہی کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر علیہما السلام کے بعد اسکے کہ آپ جبرئیل امین کو دیکھکر بیہوش ہوگئے تھے فَتَدَلّٰى ۝ پھر سر جھکایا حضرت سے بات کرنے کو فَكَانَ تو تھا فرق جبرئیل اور محمد علیہما السلام کے درمیان قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمانون کے درمیان کا اَوْ اَدْنٰى ۝ بلکہ اوس سے بھی بہت کم فَاَوْحٰٓى پھر وحی کی جبرئیل نے اور ظاہر کردیا اِلٰى عَبْدِهٖ خدا کے بندہ کی طرف کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین مَآ اَوْحٰى ۝ جو کچھ وحی کی خدا نے یعنی جبرئیل امین سے کہا اور بعض کے قول پر بعضی ضمیرین حق تعالیٰ کی طرف پھرتی ہین اور بعضی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسطرح کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احدیت کے ساتھ یعنی مقرب درگاہ الٰہی ہوئے مرتبہ مین مکان مین نہین فَتَدَلّٰى پھر فروتنی کی یعنی خدمت کا سجدہ بجالائے اور چونکہ وہ مرتبہ خدمت کے واسطے سے پایا تھا تو دوبارہ زیادہ خدمت ادا کی اور سجدہ مین قرب کا وعدہ بھی ہی کہ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اَنْ يَّكُوْنَ سَاجِدًا اور مکان قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کنایہ ہی تاکید قربت اور تقریر محبت سے فہمون کے قریب ہوجانے کے واسطے تمثیل کی صورت مین ادا ہوا اسواسطے کہ عرب کے بڑے آدمیون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عہد پکا کرنا چاہتے کہ یہ عہد ٹوٹنے نہ پائے تو دونون عہد کرنے والے اپنی کمان لاتے اور ایک دوسرے سے ملاتے اور دونون عہد کرنے والے دونون قبضے پکڑکے ایک ہی بار کھینچکر متفق ہوکے ایک تیر اوس سے پھینکتے اور اون دونون عہد کرنے والون سے یہ صورت ظاہر ہونا ان معنی کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے درمیان موافقت کلی محقق ہوگئی اور ایسا اتحاد ہوگیا کہ اسکے بعد ایک کی رضامندی اور ناراضی دوسرے کی رضامندی اور ناراضی کا سبب ہوگی تو گویا اوس آیت با عنایت مین یہی معنی ادا کیے گئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت اور محبت حق تعالیٰ کے ساتھ اس مرتبہ ہی کہ جو مقبول رسول ہی وہ مقبول خدا ہی اور جو مردود جناب مصطفیٰ ہی وہ مردود بارگاہ خدا ہی اور علیٰ ہذا القیاس اور محققون کے نزدیک دَنٰی اشارہ ہی آپکے مکان نفس کی طرف اور فَتَدَلّٰى آپکے دل مطہر کی منزل کی جانب اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ آپکی روح طیب کے مقام کی طرف اور اَوْ اَدْنٰى آپکے سر منور کے مرتبہ کی جانب اور آپکا نفس مکان خدمت مین تھا اور آپکا دل منزل محبت مین اور آپکی روح مقام قربت مین اور آپکا سر مرتبہ مشاہدہ مین اور شیخ ابو الحسن نوری قدس سرہ سے اس آیت کے

معنی پوچھے جواب دیا کہ جہان جبرئیل علیہ السلام کی گنجائش نہین نوری کون ہی کہ اوسکی بات کہسکے نظم خفتہ دون ز دو رصد و حیات مدیدہ او شد
شوق نور ذات + تیرگی ہستی از دور شد + بیدگی پردہ از نور شد + کیست کزان پردہ شود کارساز + زمزمہ گوید از ان پردہ باز +
فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی پھر وحی کی خدا نے اپنے بندہ کی طرف جو کچھ وحی کی بعضے علما کہتے ہین کہ اولی یہ ہی کہ اوس وحی سے ہم تعرض
نہ کرین اور اوسے پردہ ہی مین رکھین اور ایک گروہ عالمون کا کہتا ہی کہ اوس وحی مین سے جو کچھ کسی حدیث یا قول صحابہ مین ہم تک
پہونچا ہو اوسکا ذکر کچھ نقصان نہین کرتا اور اس باب مین بہت سی روایتین وارد ہوئی ہین اور جواہر التفسیر مین بڑی شرح اور بسط سے مذکور ہین
یہان تین وجہ پر اختصار کیا جاتا ہی ایک یہ کہ وحی کا یہ مضمون تھا کہ اگر نہ یہ ہی کہ دوست رکھتا ہون مین معاتبہ تیری امت کے ساتھ
تو اونکے محاسبہ کی بساط مین طی کر دیتا دوسری یہ کہ حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد انا و انت وما سوی ذلک خلقتہ لاجلک آپ نے جواب مین
فرمایا رب انا و انت وما سوی ذلک ترکتہ لاجلک تیسری یہ کہ ای ہمارے حبیب تیری امت میری اطاعت بجا لاتی ہی اور میرا گناہ بھی
کرتی ہی اونکی طاعت میری رضا سے ہی اور اونکی معصیت میری قضا سے تو جو کچھ میری رضا کے ساتھ اونسے صادر ہوا اگرچہ تھوڑا اور
قصور کے ساتھ ہو قبول کرونگا اسواسطے کہ کریم ہون اور جو کچھ میری قضا یعنی حکم کے سبب سے اونسے ظہور مین آتا ہی اگرچہ بہت اور
بڑا ہو اوس سے درگذر کرونگا اسواسطے کہ رحیم ہون مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ جھوٹ نہین کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل نے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَا رَاٰی ۝ جو کچھ کہ دیکھا یہ دیکھی ہوئی چیز پہلے قول پر حضرت جبرئیل ہین اور دوسرے قول پر حق سبحانہ تعالی ہی
اکثر صحابہ اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین حق تعالی کو دیکھا معالم مین ہی کہ مفسرین کا ایک گروہ اس بات پر ہی
کہ حق تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بینائی دل مین رکھدی تھی کہ آپ نے دل کی آنکھ سے حق تعالی کو دیکھا نظم کلام سعدی
بے نقل شنید + خداوند جہان انسے جہت دیدہ + دران دیدن کہ حیرت حاصلش بود + دلش در چشم و چشمش در دلش بود + اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
عَلٰی مَا یَرٰی ۝ کیا جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس چیز پر جو اونھون نے شب معراج مین دیکھی اور جھگڑا یہ تھا کہ
کافرون نے بیت المقدس کی صفت اور قافلے کا حال پوچھا وَلَقَدْ رَاٰهُ اور تحقیق کہ دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر
نَزْلَةً اُخْرٰی ۝ ایک بار اور عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝ سدرۃ المنتہی کے درخت کے پاس اور وہ ایک درخت ہی کہ
خلائق کا علم وہان منتہی ہو جاتا ہی اور سب اونکے اعمال بھی وہین تک پہونچتے ہین آگے نہین بڑھتے اور مشہور تفسیر کے موافق
یہ معنی ہین کہ حق تعالی کو دوسری بار دیکھا جسوقت خود سدرہ کے نزدیک حضرت تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا
قول اسی کی تائید کرتا ہی اسواسطے کہ اونھون نے کہا کہ پیغمبر خدا نے شب معراج مین دل کی آنکھ سے دو بار خدا کو دیکھا اور
معالم مین ہی کہ شب معراج مین نماز کی تخفیف چاہنے کے واسطے آپکو کئی عروج ہوے شاید یہ دوبارہ دیکھنا ان عروجون مین سے
کسی عروج مین ہوا ہو عِنْدَهَا سدرۃ المنتہی کے پاس ہی جَنَّةُ الْمَاْوٰی ۝ وہ جنت جو متقیون کی آرامگاہ
یا ارواح شہدا کے رہنے کی جگہ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین یا حق تعالی کو دیکھا اِذْ یَغْشَی
السِّدْرَةَ اوسوقت جب کہ چھپایا تھا سدرہ کو مَا یَغْشٰی ۝ اوس چیز نے کہ چھپایا تھا یعنی اوس درخت پر بہت سے فرشتے جمع تھے

ہر پتے پر ایک فرشتہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اوس درخت کے گرد فرشتے اسطرح اڑتے تھے جیسے سنہلے پروانے یا نور کبریا اوس خت کو چھپائے تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ پھری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ یعنی داہنے بائین نہین دیکھا وَمَا طَغٰى○ اور نہ بڑھی اوس حد سے جسکو دیکھنا مقرر تھا اس آیت مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہی کہ اوس رات تمام کائنات مین سے کسی کی طرف آپنے التفات نہین فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدہ جمال الٰہی کے سوا اور کسی پر نہین کھولی

نظم در دیدہ کشید کحل مازاغ ٭ فی راغ نگاہ کرد زباغ ٭ سیر اند براق عرش پرواز ٭ تا حجلۂ ناز و پردۂ راز ٭ بس پردہ نہ پیش دیدہ برخاست ٭ بے پردہ بدید انچہ دل خواست ٭

لَقَدْ رَاٰى قسم خدا کی کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى○ اپنے رب کی قدرت کی نشانیون مین سے بہت بڑی کو یعنی بڑی بڑی نشانیان دیکھین جیسے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو بازو سمیت ہر ایک بازو مشرق سے غرب تک اور سبز رفرف اور سدرۃ المنتہٰی اور عرش عظیم اور کرسی اور سب عجائب ملکی اور ملکوتی اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى○ لا خبر دو مجکو کہ لات اور عزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى○ اور منات تیسرا اور یہ سب وہ کرسکتے ہین جو خدا نے کیا ہی لات ایک بت تھا ثقیف کا طائف مین یا قریش کا نخلہ مین اور عزّٰی ایک درخت ہی غطفان نے اوسے پوجا ہی اور منات ایک بڑا پتھر ہی کہ ہذیل اور خزاعہ اوسکے گرد طواف کرتے تھے یا ایک بت مسلسل تھا کہ بنو کعب اوسکی عبادت کرتے تھے اور کافر یہ اعتقاد کیے ہوے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہی اور یہ جن یا فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَلَكُمُ الذَّكَرُ کیا تمہارے واسطے بیٹے ہین وَلَهُ الْاُنْثٰى○ اور خدا کے واسطے بیٹیان تِلْكَ یہ بانٹ اور تقسیم اِذًا جبکہ ایسی ہی ہو قِسْمَةٌ ضِيْزٰى○ بانٹ ہی نادرست اور بے اعتبار اسواسطے کہ خدائی مین جس چیز سے کہ تم ننگ و عار رکھتے ہو اوسے اپنے خالق کی طرف نسبت کرتے ہو اِنْ هِيَ نہین ہین وہ اِلَّآ اَسْمَآءٌ مگر نام چند کہ اون نامون سے سَمَّيْتُمُوْهَآ نام رکھ لیا ہی تمنے اونکو اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تمنے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی خواہش کے موافق یعنی خداؤن کے نام تم انپر بولے ہو اور خدائی کے معنی ہین سے انمین کچھ نہین ہی مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ نہین بھیجی ہی اللہ نے بِهَا اونکی عبادت پر مِنْ سُلْطٰنٍ ط کوئی دلیل کہ اوس دلیل کو پکڑ کر جھگڑنے والے پر غالب ہو جاو اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے مشرک بت پوجنے مین اِلَّا الظَّنَّ مگر شک و گمان کی یعنی اونھون نے یہ توہم کیا کہ اونکا کام حق ہی وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ج اور متابعت نہین کرتے مگر اوسکی جو چاہتے ہین اونکے نفس یعنی اپنے نفس کی خواہشون کی پیروی کرتے ہین اور اوسکی جو کچھ شیطان اونکی نظر مین آراستہ کرتا ہی وَلَقَدْ جَآءَهُمْ اور البتہ آئی اونکے پاس مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى○ ط اونکے رب کی طرف سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ کیا ہی انسان کے واسطے یعنی کافرون کیلیے مَا تَمَنّٰى○ زصلے جو کچھ آرزو کرتے ہین بتونکی شفاعت یا یہ جو کہتے ہین کہ نبوت فلان فلان شخص کو کیون نہ دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى○ ع پس اللہ ہی کے واسطے ہی ملک آخرت کا اور مملکت دنیا کی جو کچھ جسے چاہے دے کسی کو اوسپر تحکم نہین پہونچتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ اور بہیترے فرشتے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین کہ کافر اونکی

شفاعت کے امیدوار ہین لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ فائدہ نہ کریگی اونکی شفاعت شَيْئًا کچھ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ
مگر بعد اسکے کہ اذن دے خداے تعالی اونکی شفاعت مین لِمَنْ يَّشَاۤءُ جسکے واسطے کہ چاہے فرشتون مین سے کہ وہ شفاعت کرین
یا لوگون مین سے جسکے لیے ارادہ کرے کہ وہ لوگ اپنے لوگون کی شفاعت کرین وَيَرْضٰى اور پسند کرے حق تعالی اوسے شفاعت
کرنے والا ہونے کے واسطے یا شفاعت قبول کیا گیا ہونے کے لیے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰۤىِٕكَةَ البتہ وہ نام رکھتے ہین فرشتون کو تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى نام رکھنا
عورتون کا یعنی کہتے ہین کہ اللہ کی بیٹیان ہین وَمَا لَهُمْ اور نہین ہے اونکو بِهٖ اوس چیز کا جو وہ کہتے ہین اونکو عورتین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہین اس بات مین اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی حق تعالی کو
علم کے سوا اور کسی طرح ادراک نہین کر سکتے اور حقائق کی معرفت مین گمان کا کچھ اعتبار نہین وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق کہ گمان
لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا دفع نہین کرتا سخن حق سے کچھ یعنی دفع نہین کرتا عذاب الٰہی مین سے کسی چیز کو اگر عذاب
نازل ہو فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى پس مونھ پھیر اوس شخص سے جو مونھ پھیرتا ہے عَنْ ذِكْرِنَا ہمارے ذکر سے کہ وہ
قرآن ہے وَلَمْ يُرِدْ اور نہین چاہتے اپنے عمل سے اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا مگر دنیا کی زندگی کو ذٰلِكَ یہ دنیا کی محبت
اور اوسے اختیار کرنا مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ بڑی پہونچ اونکی ہے علم سے اور اوس کے آگے تجاوز نہین کرسکتے بلکہ اونکی
ہمت اوسی کو جمع اور ذخیرہ کرنے مین مصروف اور موقوف ہے اور بعضے عالم مونھ پھیرنے کا حکم آیت قتال سے منسوخ جانتے ہین
اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ تو بڑا جاننے والا ہے بِمَنْ ضَلَّ اوسے جو گمراہ ہوا عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ سے
دین اسلام کی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہے بِمَنِ اهْتَدٰى اوس شخص کو جسنے راہ پائی حق اور ہر ایک کو جزا
اوسکے لائق دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور خدا کے واسطے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے موجودات علوی وَمَا فِي
الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہے مخلوقات سفلی اور وہ سب کا مالک ہے اور سب کو جزا دینے پر قادر ہے تو اونکو قیامت مین
لائیگا لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے الَّذِيْنَ اَسَاۤءُوْا اون لوگون کو جنھون نے برا کیا یعنی کافر ہوے بِمَا عَمِلُوْا عذاب سے
اوس چیز کے جو اونھون نے کیا یعنی آتش دوزخ سے منکر ہوے وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا اور جزا دیگا اونھین جنھون نے
نیکی کی اور توحید کے قائل ہوے بِالْحُسْنٰى اچھی جزا کے ساتھ کہ بہشت ہے اَلَّذِيْنَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہین
جو يَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا الگ ہوجاتے ہین كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گناہ یعنی کبیرہ گناہون سے
جنکے باب مین وعید واقع ہوئی یا اون گناہون کے لیے کچھ حد مقرر ہوئی وَالْفَوَاحِشَ اور بڑی فاحشہ باتون سے
یعنی خاص زنا سے کہ گناہ کبیرہ مین بڑا فاحش گناہ ہے اور فاحشہ باتون مین بہت بڑا جرم ہے اِلَّا اللَّمَمَ مگر جو کہ چھوٹے ہین
یعنی اگر کوئی وہ گناہ کرے جو تھوڑا سا اور چھوٹا سا گناہ ہے یا اوسکے دل مین آئے اور وہ کرے نہین تو یہ گناہ معاف ہین اِنَّ
رَبَّكَ بیشک تیرا رب وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بڑا بخشنے والا ہے اسواسطے کہ اوسکی مغفرت سب گناہگارون کو پہونچتی ہے

مفلس گر بہر گناہ ما گر انست ما ہمچو کریم تو بجا ایستست + ما را گنہ از حد بر ونست + عفو تو ز جرم ما فزونست + هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ
جانتا ہی تمہارا احوال اِذْ اَنْشَاَكُمْ جب پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری پیدائش کی ابتدا کی مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی تمہارا
باپ آدم علیہ السلام کو اوسنے خاک سے پیدا کیا اور افعال اقوال احوال سب اوسکے جان لیے وَاِذْ اَنْتُمْ اور اوس وقت سے کہ تم
اَجِنَّةٌ چھوٹے بچے تھے فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اپنی ماؤن کے پیٹون مین تو وہ تمہارے امور کی کیفیت جانتا تھا
فَلَا تُزَكُّوْا پس تعریف نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسون کی بیگناہی اور کثرت خیر اور خوبی اوصاف کے ساتھ لباب مین ہی
کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سنی اور فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہین کوئی
لڑکا اپنی مان کے پیٹ مین نہین مگر یہ کہ یا وہ سعید ہی یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تمہارا حال خوب جانتا ہی ابتدائے علقہ سے مین
جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو تم اپنی تعریف نہ کرو اور ایک قول ہی کہ بعض لوگون نے کہا کہ ہماری نماز ہی
ہمارا روزہ ہی ہمارا حج ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی تعریف نہ کرو هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہی بِمَنِ اتَّقٰى اوس شخص کو
جو تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی اور اپنے کام مین خلوص رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے چلتا اور آپکا کلام سنا کرتا مشرکون نے اوسے ملامت کی کہ تو اپنے باپ دادا کا دین اور آئین چھوڑے دیتا ہی اور اونکو گمراہی
طرف منسوب کرتا ہی وہ بولا کہ کیا کرون عذاب الہی سے ڈرتا ہون پس ایک کافر بولا کہ اسقدر مال مجھے دے اگر تجپر عذاب آئیگا
تو مین عذاب اوٹھا لونگا ولید نے شرط کی اور اوس مال مین سے تھوڑا سا دیا اور باقی مین بخل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى کیا دیکھا تو نے اوسے جسنے حق کی پیروی سے موںھ پھیرا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا اور دیا تھوڑا سا
مال رشوت مین یعنی بدلے عذاب اوٹھانے کو وَّاَكْدٰى اور باز رکھا باقی کو تو اوسنے جہل اور بخل دونون اکٹھا کر لیے
اَعِنْدَهٗ کیا اوسکے پاس ہی عِلْمُ الْغَيْبِ علم پوشیدہ چیزون کا فَهُوَ يَرٰى کہ وہ دیکھتا ہی یعنی جانتا ہی کہ اوسکا بار اوٹھ
بار عذاب اوٹھالیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا خبر نہین دیا گیا اوس چیز کے ساتھ جو موسی کے
صحیفون یعنی توریت مین ہی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى اور ابراہیم کے صحیفون مین ہی جسنے وفا کی یعنی جان مال اولاد
سب خدا کو تسلیم کر دینے مین یا وفا کی قصرت اسلام مین کہ وہ دس چیزین ہین یا آیت کے معنی یہ ہین کہ کیا ولید پلید کو ان باتون کی
خبر نہین جو حضرت موسی اور حضرت ابراہیم علیہما التحیۃ والتسلیم کے صحیفون مین ہی اَلَّا تَزِرُ یہ کہ نہ اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی
نفس اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے کے گناہ کا تو ولید اپنا بوجھ دوسرے کو کیونکر حوالہ کرتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ اور
دوسرے یہ کہ نہین ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے اِلَّا مَا سَعٰى مگر وہ چیز جو کوشش کرین یعنی جسطرح کسی کو کسی کے گناہ سے
نہین پکڑتے اوسی طرح دوسرے کا ثواب بھی نہین دیتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ سورۂ طور مین مذکور ہوا
کہ اولاد کو باپ دادا کی نیکی کے سبب سے درجہ کی بلندی عنایت کرینگے وَاَنَّ سَعْيَهٗ اور یہ کہ اپنی کوشش کو یعنی اوس کام کو جسمین
اوسنے کوشش کی ہو سَوْفَ يُرٰى قریب ہی کہ دیکھین قیامت کے دن عدل کی ترازو مین ثُمَّ يُجْزٰىهُ پھر جزا دینگے

اوسکو جزاء الاوفیٰ جزا پوری اگر نیک عمل ہو تو نیک جزا اور اگر برا کام ہو تو بری جزا وَاَنَّ اِلیٰ رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی اور یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی نہایت تمام خلائق کی اور سب کی رجوع وَاَنَّہٗ ہُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی اور یہ کہ خدا وہی تو ہنساتا ہے اور رولاتا ہے یعنی خوش کرتا ہے اور غمگین کر دیتا ہے یا ہنساتا ہے اہل بہشت کو بہشت میں اور رولاتا ہے اہل دوزخ کو دوزخ میں یا زمین کو ہنساتا ہے نباتات اوگا کر اور ابر کو رولاتا ہے پانی برسا کر اور بعضوں کے نزدیک ہنسی اور رونا وعدہ اور وعید کے سبب سے ہے یا طاعت اور معصیت کی وجہ سے یا حق کی طرف متوجہ ہونے اور اوسکی طرف سے مونھ پھیرنے سے وَاَنَّہٗ ہُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا اور یہ کہ خدا وہ مار ڈالتا ہے اور زندہ کرتا ہے یعنی زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر وہی قادر ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافروں کو مردہ کرتا ہے انکار کے ساتھ اور مومنوں کو زندہ کرتا ہے معرفت عطا فرما کر اور ایک گروہ کے قول پر مار ڈالنا اور جلانا جہل اور علم کے سبب سے ہے یا بخل اور سخاوت کی وجہ سے یا عدل اور فضل کرنے اور محققوں کے نزدیک ہیبت اور انس کے سبب سے یا پوشیدگی اور تجلی کے ساتھ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مار ڈالتا ہے زاہدوں کے نفسوں کو مجاہدہ سے اور زندہ کرتا ہے عارفوں کے دلوں کو انوار مشاہدہ سے یا جسکو مقام فنا فی اللہ میں پہونچاتا ہے اوسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہے مثنوی ہر کرا از بود او فانی کنی ٭ چیز کو ہر لحظہ روحانی کنی ٭ تشنگان را شربت حیوان دہی ٭ بعد ازان جان جاویدان دہی ٭ وَاَنَّہٗ اور وہ جو حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں میں تھا وہ یہ ہے کہ خدا نے خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ پیدا کیا انسان کو دو قسم الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی نر اور مادہ یعنی مرد اور عورت جو مِنْ نُّطْفَۃٍ آب منی سے اِذَا تُمْنٰی جب گرائی جاتی ہے رحم میں خدا نے انسان کو جوڑا یعنی مرد اور عورت پیدا کیا جیسے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام اور حضرت عیسیٰ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں وَاَنَّ عَلَیْہِ اور یہ کہ خدا پر ہے النَّشْاَۃَ الْاُخْرٰی پیدا کرنا دوسرا کہ بعث ہے قیامت میں وَاَنَّہٗ ہُوَ اَغْنٰی اور وہ وہی ہے جو تونگر کر دیتا ہے مال سے وَاَقْنٰی اور پونجی دیتا ہے جیسا پائے اور مال و متاع یا قناعت کے سبب سے غنی کرتا ہے اور اوسپر راضی کر دیتا ہے وَاَنَّہٗ اور یہ کہ خدا ہُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی وہ پیدا کرنے والا ہے شعریٰ کا اور شعریان دو ستارے ہیں ایک کو غمیصا کہتے ہیں اور وہ شعری شامیہ ہے اور دوسرا عبور اور وہ یمانیہ ہے اور یہاں شعری سے وہی مراد ہے اسواسطے کہ ابو کبشہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناناؤں میں سے تھا اوسکی پرستش کرتا اور اوسنے قریش کے ساتھ بت پرستی میں مخالفت کی اسی خلاف کی جہت سے قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وَاَنَّہٗ اَہْلَکَ اور یہ کہ خدا نے ہلاک کیا عَادَ اِۨ الْاُوْلٰی پہلی قوم عاد کو کہ حضرت ہود کی امت تھی اور اونہیں سے ایک قوم جسے بنو لقیم کہتے ہیں قوم عاد کے ہلاک ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں مقیم تھی اسنے اونکے بعد کفر ظاہر کیا اور اسے عاد اخریٰ کہتے ہیں یعنی دوسری قوم عاد وَثَمُوْدَا اور ہلاک کیا قبیلہ ثمود کو فَمَآ اَبْقٰی پس باقی نہ چھوڑا اونہیں سے کسی کو وَقَوْمَ نُوْحٍ اور ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو مِّنْ قَبْلُ عاد اور ثمود سے قبل اِنَّہُمْ کَانُوْا ہُمْ بیشک تھے وہ لوگ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی بڑے ظالم اور حد سے بڑے بڑھنے والے شرک اور عداوت میں اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بہت رنج پہونچانے نو سو پچاس برس حضرت نوح

دعوت اسلام کی اوسمین وہ لوگ بہت تھوڑے سے ایمان لائے **وَالْمُؤْتَفِكَةَ** اور حضرت لوط کے شہر کو **اَهْوٰى** الٹ کر گرا دیا بعد اسکے کہ حضرت جبرئیل نے اوسے اوٹھا لیا تھا یعنی اوس شہر کو الٹ پلٹ دیا **فَغَشّٰىهَا** پھر اوڑھایا اوس شہر کو **مَا غَشّٰى** جو کچھ اوڑھایا یعنی نشان کیے ہوے پتھر اوس شہر پر برسائے **فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ** پھر اپنے رب کی نعمتوں مین سے کس نعمت میں **تَتَمَارٰى** تو شک لاتا ہی اور جھگڑتا ہی اس آیت مین ولید بن مغیرہ مخاطب ہی یا ہر ایک سے خطاب ہی اور جو کچھ کہ عذابون مین اوسے حق تعالی نے نعمت فرمایا اسواسطے کہ اوسمین نصیحت ہی عبرت لینے والون کو اور دشمنون سے انبیا علیہم السلام کا انتقام بھی اوسکے ضمن مین ہی اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی اور مومنون کے دلون کی تقویت کا سبب ہی **هٰذَا نَذِيْرٌ** یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ایک پیغمبر ہی ڈرانے والا **مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى** اگلے پیغمبرون کی جنس سے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی فرماتے ہین جو اگلے پیغمبرون نے فرمایا **اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ** قریب ہوئی قریب ہونے والی یعنی قیامت جو قرب اور نزدیکی کے ساتھ وصف کی گئی ہی **لَيْسَ لَهَا** نہین ہی اوسکو یعنی اوسکے آنے کے وقت کو **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** خدا کے سوا **كَاشِفَةٌ** خوب ظاہر کرنے والا **اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ** کیا اس کلام سے کہ قرآن ہی **تَعْجَبُوْنَ** تعجب کرتے ہو **وَتَضْحَكُوْنَ** اور ہنستے ہو مسخرے پن سے **وَلَا تَبْكُوْنَ** اور نہین روتے ہو اوس وعید کے خوف سے جو اوسمین ہی **وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ** اور تم کھیلنے والے یا غافل یا گانے والے ہو کافرون کا حال یہ تھا کہ جب قرآن پڑھا جاتا تو وہ گانے بجانے لگتے تاکہ قرآن سننے سے لوگون کو باز رکھین **فَاسْجُدُوْا** پس سجدہ کرو **لِلّٰهِ** خدا کے واسطے **وَاعْبُدُوْا** اور اوسکی عبادت کرو باطل معبودون کی پرستش نہ کرو معالم مین ہی کہ پہلی سورت جو اوتری اور جسمین سجدہ تھا وہ یہی سورت ہی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مومن مشرک جن انسان سب نے سجدہ کیا اور قرآنی سجدون مین سے یہ بارھوان سجدہ ہی فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ عبادت کہا ہی اسواسطے کہ حکم الٰہی اس امر سے ملا ہوا ہی کہ حق تعالی کے ساتھ عاجزی اور مسکینی کرو اور راہ عبادت پر چلنے والون کے سوا اس سجدہ کے بھید کی سر منزل پر کوئی نہین پہونچ سکتا

سورۃ القمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس وخمسون آیۃ
سورۂ قمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پچپن ۵۵ آیتین ہین

کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے اونکے واسطے چودھوین رات کے پورے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا اسطرح پر کہ کوہ حرا کو دونون ٹکڑون کے بیچ مین دیکھا معالم اور تبیان مین مذکور ہی کہ شق قمر دو بار واقع ہوا مکہ معظمہ مین اور یہ آیت نازل ہوئی **اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ** قریب آئی قیامت **وَانْشَقَّ الْقَمَرُ** اور پھٹ گیا چاند اور قریب قیامت کی علامتون مین ایک علامت چاند کا پھٹنا ہی اسوجہ پر جو اگلی کتابون مین مذکور تھا امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک شب ابوجہل اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے ابوجہل بولا کہ ای محمد کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ ورنہ تمھارا سر تلوار سے اوڑاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتا ہی

اوسنے داہنے بائین دیکھا کہ کیا معجزہ چاہون جسکا وقوع محال ورمتعذر ہو یہودی بولا کہ محمد ساحر ہین انسے کہو کہ چاند کو پھاڑ دین اسواسطے کہ سحر زمین پر متحقق ہوتا ہی اور ساحر آسمان پر تصرف نہین کرسکتے ابوجہل بولا کہ ای محمد چاند کو ہمارے واسطے پھاڑ دو پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی اونگلی اوٹھائی اور اشارہ فرمایا چاند کو کہ پھٹ جا فوراً چاند دو ٹکرے ہو گیا ایک ٹکڑا اپنے مقام پر رہا اور دوسرا ٹکڑا بہت دور ہٹ گیا پھر ابوجہل بولا کہ اس سے کہو کہ مل جائے آپ نے اشارہ فرمایا دونون ٹکڑے مل گئے **بیت** شق گشت ماہ چاردہ برلوح سبز چرخ ٭ چون خامہ دبیر ز تیغ سنان او ٭ یہودی تو ایمان لایا ابوجہل بولا کہ محمد نے جادو کر کے میری آنکھ باندھ دی اور چاند دو ٹکڑے ہمکو دکھا دیا مسافر لوگ جو دور دور سے ہمارے یہان آئین ہم پوچھینگے کہ اونھون نے بھی چاند دو ٹکڑے دیکھا ہی کہ نہین جب آنے جانے والون سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ ہان فلان شب چاند کو ہمنے دو ٹکڑے دیکھا پس باوجود اس بات کے کہ ابوجہل نے خود بھی دیکھا اورون سے بھی سنا مگر ایمان نہ لایا اور یہی کہتا رہا کہ محمدؐ کا جادو بہت سخت ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ **وَاِنْ يَّرَوْا** اور اگر دیکھتے ہین کافر **اٰيَةً** کوئی نشانی ہماری قدرت کی نشانیون مین سے جس سے ہمارے حبیب کے دعوی کی تصدیق ہو اظہار معجزہ مین تو **يُّعْرِضُوْا** انکار کرتے ہین اوسپر ایمان لانے سے یا اوسمین غور و تامل کرنے سے **وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ** ○ اور کہتے ہین کہ جادو ہی ہمیشہ رہنے والا اور زمین سے آسمان تک جانے والا **وَكَذَّبُوْا** اور تکذیب کرتے ہین پیغمبر کی **وَاتَّبَعُوْٓا** اور پیروی کرتے ہین **اَهْوَآءَهُمْ** اپنی خواہشون کی یعنی اوس بات کی جسے شیطان نے اونکی نگاہ مین آراستہ کر دیا عناد اور انکار **وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ** ○ اور جو کام مقرر کیا گیا وہ واقع ہی یعنی کافرون کی شقاوت مومنون کی سعادت جو مقرر ہو چکی وہ اونکو ضرور پہونچیگی **وَلَقَدْ جَآءَهُمْ** اور تحقیق کہ آئی اونکو یعنی اہل مکہ کو قرآن مین **مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ** خبرون مین سے اگلون کی یا امور اخروی کے بیان مین سے **مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ** ○ وہ چیز جسمین باز رکھنا ہو منہیات سے اور منع ہو تمرد اور سرکشی سے **حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ** وہ حکمت پوری ہی حد کمال کو پہونچنے والی **فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ** ○ پس فائدہ نہین کرتے اونکو اور نفع نہین پہونچاتے ڈرانے والے یعنی پیغمبر لوگ اور قرآنی نصیحتین اگرچہ اونکے پاس ایک کے بعد ایک آئین تو اونکو کچھ فائدہ نہین ہوتا **فَتَوَلَّ عَنْهُمْ** پس موںھ پھیر اونسے قتال کا حکم ہونے تک اور اونکی جزا کا منتظر رہ **يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ** اوسدن جب پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام اونکو پکارینگے **اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ** ○ سخت اور بری چیز کی طرف کہ قیامت کی ہولین ہین **خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ** جھکی ہونگی اونکی آنکھین ہول کے مارے **يَخْرُجُوْنَ** نکلینگے **مِنَ الْاَجْدَاثِ** قبرون مین سے **كَاَنَّهُمْ** گویا کہ وہ **جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ** ○ ٹڈی پراگندہ ہین یعنی بہت اور پراگندہ ہونے سے تلے اوپر ہونگے اور ہر طرف حیران اور سرگردان جاینگے **مُّهْطِعِيْنَ** جلدی کرنے والے **اِلَى الدَّاعِ** پکارنے والے کی طرف یعنی جدھر سے آواز آئیگی دوڑتے ہونگے **يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ** کہینگے کافر **هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ** ○ یہ دن سخت ہی **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ** تکذیب کی تیری قوم سے پہلے **قَوْمُ نُوْحٍ** قوم نوح نے بعث و قیامت کی **فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا** پھر تکذیب کی اور جھوٹا ٹھہرایا ہمارے بندہ نوح کو **وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ** اور بولے کہ وہ دیوانہ ہی

وَازْدُجِرَ اور بازرکھا گیا انکو ... حضرت نوح ... اپنی قوم کو توحید کی طرف بلاتے تو وہ آپکو ایذا
پہونچاتے تھے ... فَدَعَا رَبَّهُ تو پکارا نوح علیہ السلام نے
اپنے رب کو اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ کہ تحقیق میں ... مغلوب ہوا ہوں ... نہیں کرسکتا ہون فَانْتَصِرْ پس تو بدلہ لے
انتقام لے میرے واسطے فَفَتَحْنَا تو کھولدیے ہمنے اونپر عذاب کرنیکو اَبْوَابَ السَّمَآءِ آسمان کے دروازے بِمَآءٍ
مُّنْهَمِرٍ پانی برسنے والے کے ساتھ کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی گرتا رہا برابر اور اوس ترشح میں ابھی نہ تھا وَفَجَّرْنَا
الْاَرْضَ اور کھولدیے ہمنے زمین میں عُیُوْنًا چشمے کہ اونسے بھی پانی ابلا فَالْتَقَی الْمَآءُ پھر ملگیا پانی آسمان اور زمین کا
عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اوس کام پر جو مقدر اور مقرر کیا گیا تھا اونپر یعنی طوفان سے قوم نوح کی ہلاکت وَحَمَلْنٰهُ اور
اوٹھالیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اون لوگون سمیت جو اونکا ایمان لائے تھے یعنی ہمنے اونکو سوار کیا عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ کشتی پر جو تختون کی تھی
وَّدُسُرٍ اور کیلون اور بندھنون کی جس سے کشتی کو باندھتے اور مضبوط کرتے ہین تَجْرِیْ چلتی تھی وہ کشتی بِاَعْیُنِنَا ہماری
نگہبانی سے اور یہ طوفان آیا جَزَآءً لِّمَنْ کَانَ اوس شخص کی جزا کے واسطے جو کُفِرَ نہ ایمان لایا تھا اور جن لوگون نے حضرت
نوح کے پیدا ہونے کی نعمت پر شکر نہ کیا تھا اونکی جزا کے لیے وَلَقَدْ تَّرَکْنٰهَا اور تحقیق کہ ہمنے چھوڑا اس قصہ کو اٰیَةً ایک
نشانی لوگون کے درمیان یا نوح علیہ السلام کی کشتی کو ہمنے زمین میں ایک علامت اور عبرت چھوڑا قصص میں ہے کہ اس امت کے
اگلے لوگون نے وہ کشتی دیکھی ہے فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ پھر کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اوس سے نصیحت پکڑے اور عبرت لے
فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ پھر کیسا تھا میرا عذاب دنیا میں کہ سبکو میں نے طوفان میں مبتلا کیا وَنُذُرِ اور ڈرانا میرا قوم کو
نوح علیہ السلام کو بھیجکر وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور بیشک ہمنے آسان کردیا قرآن کو لِلذِّکْرِ اگلی امتون کا حال یاد کرنے کے
واسطے فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ پھر ہے کوئی نصیحت سننے والا جو اوسکے سبب سے نصیحت پکڑے کَذَّبَتْ عَادٌ تکذیب کی قوم عاد نے
حضرت ہود علیہ السلام کی فَکَیْفَ کَانَ پھر کیسا ہوا تھا عَذَابِیْ میرا عذاب کرنا اونکو سخت ہوا بھیجکر وَنُذُرِ اور اونکو
میرا ڈرانا پیغمبر کی زبانی وعید قیامت سے اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَیْهِمْ اونپر رِیْحًا صَرْصَرًا سخت ہوا مہیب
اور ہولناک آواز کے ساتھ فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ منحوس دن میں مُّسْتَمِرٍّ الی اور مستحکم ہے اوسکی نحوست اور وہ دن صفر کا آخری
چارشنبہ تھا تَنْزِعُ النَّاسَ لہ ہوا نے جڑ او کھاڑ دی قوم عاد کی کَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ گویا کہ بڑی بڑی
جڑ تھی خرمے کی جڑون میں کھدی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی یہ تو خود دنیا کا عذاب تھا فَکَیْفَ کَانَ پھر کیسا ہوگا میرا
عذاب آخرت میں اور عَذَابِیْ وَنُذُرِ میری وعید جس سے میں نے اونکو ڈرایا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور
تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کہ عربی زبان میں بھیجا لِلذِّکْرِ نصیحت پکڑنے کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ پھر کیا کوئی
نصیحت پکڑنے والا ہے کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ تکذیب کی قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ بسبب ڈرانے کے
کہ اونکے پیغمبر نے اونکو ڈرایا اور نصیحت کی فَقَالُوْۤا تو وہ بولے کہ اَبَشَرًا مِّنَّا کیا آدمی ہماری جنس میں سے وَاحِدًا

ایک تنہا ہم مین کچھ نہین بڑا نَّتَّبِعُهٗٓ اوسکی ہم پیروی کرین اوسے تو ہمپر کچھ فضیلت نہین اِنَّآ اِذًا بیشک ہم جب اوسکی متابعت
کرین تو پڑ جائین لَّفِيْ ضَلٰلٍ گمراہی مین وَّسُعُرٍ ○ اور جنون مین ءَاُلْقِيَ کیا القا کیگئی ہی الذِّكْرُ عَلَيْهِ وحی اوسپر
مِنْۢ بَيْنِنَا ہم مین سے یعنی قوم ثمود مین سے کیا نزول وحی کے ساتھ اوسے خاص کر لیا ہی بَلْ هُوَ ایسا نہین بلکہ وہ تو
كَذَّابٌ بڑا جھوٹا ہی اَشِرٌ ○ خودپسند اور جھگڑالو چاہتا ہی کہ ہمپر ترقی اور بلندی کر جائے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا قریب ہی کہ جان لین کل جب اونپر عذاب نازل ہو یا قیامت کے دن معلوم کرینگے کہ مَّنِ الْكَذَّابُ
الْاَشِرُ ○ کون ہی بڑا جھوٹا جھگڑالو جب قوم ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور معجزہ مانگا کہ پتھر سے اونٹنی نکال تو
اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ یقینی ہم نکالنے والے تھے اونٹنی کو فِتْنَةً لَّهُمْ اونکے امتحان کے واسطے تاکہ خلق جان لے کہ
اونپر عذاب کا کیا سبب تھا اور صالح علیہ السلام کو ہمنے کہا کہ فَارْتَقِبْهُمْ اونکا نگہبان رہ دیکھ تو اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہین
وَاصْطَبِرْ ○ اور صبر کر قوم کی ایذا پر وَنَبِّئْهُمْ اور اونکو آگاہ کردے کہ اَنَّ الْمَآءَ یقینی کنوے کا پانی قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ
حصہ کیا گیا ہی اونکے اور اونٹنی کے درمیان ایک دن اونکا اور اونکے چارپایون کا حصہ ہی اور ایک دن فقط اونٹنی کا حصہ ہی كُلُّ شِرْبٍ
ہر حصہ اوس پانی کا مُّحْتَضَرٌ ○ حاضر کیا گیا ہی اوس حصہ والے کے واسطے یعنی اپنی باری کے دن وہ حصہ لینے والا آئے اور اپنا
حصہ لیجائے فَنَادَوْا تو پکارا قوم ثمود کے لوگون نے صَاحِبَهُمْ اپنے یار کو کہ وہ قدار بن سالف تھا اونٹنی کی کوچین کاٹنے کو
فَتَعَاطٰى تو پکڑی اوسنے اپنی تلوار اور اونٹنی جدھر سے نکلتی تھی اوس راہ پر گھات مین بیٹھا فَعَقَرَ ○ پس کوچین کاٹین اوس
اونٹنی کی اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے باب مین تحریک کرنے والی دو عورتین تھین ایک عنیزہ دوسری صدوق اور اوسکا سبب کچھ تو
پہلے سورۂ ہود مین مذکور ہوا صدوق نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹیون مین سے
ایک بیٹی قدار بن سالف کے نامزد کی وہ دونون اونٹنی کی راہ گذر پر گھات مین بیٹھے جب اونٹنی پانی پیکر پھری تو پہلے مصدع کے سامنے پہونچی
اوسنے ایک تیر مارا کہ اونٹنی کے پانون چھد گئے قدار بھی سامنے آیا اور تلوار سے اونٹنی کی کوچین کاٹین جب اونٹنی گری تو اوسکے ٹکڑے کرکے
قوم کے لوگون نے بانٹ لیے اوسکا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھا اور تین بار چلایا اور وہان سے آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مار ڈالا گیا
تین دن کے بعد قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَكَيْفَ كَانَ تو کیسا تھا عَذَابِيْ میرا عذاب قوم ثمود پر وَنُذُرِ ○ اور میرا ڈرانا
صالح کو بھیجکر اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَيْهِمْ اونپر صَيْحَةً وَّاحِدَةً چیخ ایک یعنی جبرئیل علیہ السلام کی
ایک چیخ فَكَانُوْا تو ہوگئے اوس آواز کی ہول سے كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ○ روندی ہوئی گھاس کے مانند جو ریزہ ریزہ ہو کہ بکریون کی
جگہ بنانے والے نے اوسے تلے اوپر کرکے رکھا ہو وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کو
لِلذِّكْرِ یاد کرنے کے واسطے کہ سہولت سے حفظ کرلیتے ہین فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ پھر کوئی یاد کرنے والا ہی كَذَّبَتْ
قَوْمُ لُوْطٍ تکذیب کی قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ ○ ڈرانے کے سبب سے کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو ڈرایا
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ بیشک بھیجی ہمنے اونپر حَاصِبًا ہوا یا بدلی پتھر برسانے والی اور سب کو ہمنے ہلاک کردیا اِلَّآ

اٰلَ لُوْطٍ مگر لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو نَجَّیْنٰھُمْ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے بِسَحَرٍ ۙ وس صبح کو جب عذاب واقع ہوا تھا نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا بسبب نعمت دینے کے اپنی طرف سے كَذٰلِكَ جسطرح لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو ہمنے انعام کیا اسی طرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہین ہم اپنی نعمت اور رحمت کے ساتھ مَنْ شَكَرَ ۝ اوسکو جو شکر کرے ہماری نعمت کا کہ رسولون کو بھیجنا اور کتابین نازل کرنا ہی اور اوسپر ایمان لائے وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ اور تحقیق کہ ڈرایا لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بَطْشَتَنَا ہماری پکڑ سے عذاب اور ہلاک کرکے فَتَمَارَوْا تو شک لائے وہ بِالنُّذُرِ ۝ اوس ڈرانے کے ساتھ اور اونھون نے جھگڑا شروع کیا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ اور تحقیق کہ طلب کیے اونھون نے لوط علیہ السلام سے عَنْ ضَيْفِهٖ اوسکے مہمان کہ فرشتے تھے یعنی قوم لوط نے کہا کہ انھین ہمارے سپرد کردو اور لوط علیہ السلام اس بات سے انکار کرتے تھے اور قوم کے لوگون کو نصیحت فرماتے تھے وہ ظالم گھر کا دروازہ توڑکر گھس آئے فَطَمَسْنَآ پس مٹادین ہمنے اَعْيُنَهُمْ اونکی آنکھین یا اونکا چہرہ ہمنے برابر کردیا اور حدیث شریف مین ہی کہ جبریل علیہ السلام نے اپنا پر اونکی آنکھون پہ ملا تو وہ سب اندھے ہوگئے اور ہمنے فرشتون کی زبانی اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو عَذَابِيْ میرا عذاب وَنُذُرِ ۝ اور لوط علیہ السلام تمکو جس سے ڈراتے تھے وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ اور تحقیق کہ صبح کی قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بُكْرَةً اول دن ہین یعنی صبح کے وقت آیا اونپر عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ عذاب قرار پکڑا ہوا یعنی جبتک اونکو ہلاک نہ کیا اونپر سے نہ پھرا اور قائم رہا اور ہمنے اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ پس چکھو اور کھینچو میرا عذاب وَنُذُرِ ۝ اور میرا ڈرانا یعنی وہ عذاب جس سے تمکو میرے حکم کے موافق ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور ضرور سہل اور آسان کردیا ہمنے قرآن لِلذِّكْرِ کہ وہ عربی زبانون کے واسطے اوسکے معنی سمجھنے کو اور اگلون کی خبرین جاننے کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ پس کوئی نصیحت سننے والا ہی کہ اوس سے عبرت لے وَلَقَدْ جَآءَ اور تحقیق کہ آئے اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ فرعون اور اوسکی قوم کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام نشانیون اور معجزون سمیت کہ حضرت موسی نے اون معجزون کے سبب سے قبطیون کو ڈرایا اور وہ نو نشانیان تھین كَذَّبُوْا تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ہماری اون سب نشانیون کے ساتھ اور اونپر ایمان نہ لائے فَاَخَذْنٰهُمْ تو پکڑ لیا ہمنے اونکو عذاب غرق مین اَخْذَ عَزِيْزٍ پکڑنا ایسے غالب کا جو کبھی مغلوب نہو مُّقْتَدِرٍ ۝ قادر مشرکون کے ہلاک کرنے پر اَكُفَّارُكُمْ کیا تمھارے کافر اے گروہ عرب خَيْرٌ بہت قوی اور سخت ہین مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ ان تکذیب کرنے والون کے گروہ سے جو شمار کیے گئے یعنی یہ کافر اون اگلے کافرون سے قوت تیزی حشمت سطوت مین بہتر اور بڑھکر نہین ہین اور اونپر جب ہمارا عذاب آپہونچا تو انپر کیون نہ آئیگا اَمْ لَكُمْ یا یہ کہ تمھارے واسطے ہی اے مشرکو بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ برات آسمانی کتابون مین یعنی برات نامہ تمھارے نام پر لکھا ہوا کہ تمپر عذاب نہوگا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ کیا کہتے ہین عرب کے کفار کہ ہم جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ گروہ جمع ہوئے ہین مدد دینے والے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے بلا روکنے والے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہی کہ شکست پائے اونکی جماعت وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ اور پھیری جائینگی اونکی پیٹھین لڑائی سے یعنی ہر ایک معرکہ قتال سے پیٹھ پھیرین اور بھاگ جائین اور یہ صورت جنگ بدر کے دن واقع ہوئی

تو یہ آیت دلائل نبوت مین سے ایک دلیل اور اعجاز قرآنی مین سے ایک معجزہ ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی مین نہین جانتا ہون کہ کیا ہین ناگاہ جنگ بدر کے دن مین نے دیکھا کہ حضرت زرہ پہنتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ تو مین نے جانا کہ آیت کے یہ معنی تھے اور اسی قتل اور قید اور شکست پر بس نہین ہی بَلِ السَّاعَةُ بلکہ قیامت کا دن مَوْعِدُهُمْ اونکے عذاب کلی کا وعدہ گاہ ہی وَالسَّاعَةُ اور قیامت کا عذاب أَدْهَىٰ بہت سخت و بہت ہولناک وَأَمَرُّ ۝ اور بہت کڑوا اور بہت ناگوار ہی دنیا کے عذاب سے إِنَّ الْمُجْرِمِينَ بیشک مشرک لوگ فِي ضَلَالٍ گمراہی مین ہین راہ حق سے دنیا مین وَسُعُرٍ ۝ اور عنا اور مشقت مین یا جلانے والی آگ مین ہین آخرت مین يَوْمَ يُسْحَبُونَ جسدن کھینچے جائینگے فِي النَّارِ آتش دوزخ مین عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ اپنے موںھون پر یعنی انکو اونکے موںھون کے بل کھینچکر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے کہ ذُوقُوا چکھو مَسَّ سَقَرَ ۝ چھونا دوزخ کا یعنی اوسکی آگ کی گرمی اور دُکھ سہو إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بیشک ہمنے سب چیزون کو پیدا کیا بِقَدَرٍ ۝ اندازہ پر جو مقرر اور مرتب ہی مقتضا حکمت پر یا جو کچھ ہمنے پیدا کیا وہ اندازہ کیا ہوا اور لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین اور اوسکے واقع ہونے کے قبل حکم ازلی اوس سے متعلق ہی تو ضرور بالضرور تغییر اور تبدیل سے دور ہی شعر قضی اللہ امرا وجف القلم + فما شاء یوجد وما لا فلم + بیت سر بر خط لوح ازلی دار وخموش + کز ہر چہ قلم رفت قلم در نکشند + وَمَا أَمْرُنَا اور نہین ہی حکم ہمارا ہر چیز کو جسکا ہونا ہم چاہتے ہین إِلَّا وَاحِدَةٌ مگر ایک لفظ کہ وہ کُن ہی یا نہین ہی قیامت قائم ہونے کو ہمارا حکم مگر ایک فعل كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ جیسے دیکھنا آنکھ سے جلدی و سہولت کے ساتھ یعنی اگر ہم چاہین تو پلک مارتے ہی قیامت قائم کردین وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا اور بیشک ہمنے ہلاک کردیا أَشْيَاعَكُمْ تم ایسون کو یعنی اگلے زمانے مین جو کافر تمہارے مثل تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا جیسا کہ تمنے اس سورت مین سنا فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ پھر کوئی ہی نصیحت ماننے والا کہ اونکے حال سے عبرت پکڑے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ اور جو چیز کی ہی اگلے کافرون نے فِي الزُّبُرِ ۝ وہ لکھی ہی لوح محفوظ مین زُبُر کتابون کو کہتے ہین اور یہان لوح محفوظ کو زبر اسواسطے فرمایا کہ سب کتابون کی اصل ہی یا خود اونکے سب افعال اونکے نامۂ اعمال مین لکھے ہین جو فرشتون کے ہاتھ مین ہی وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ اور ہر ایک چھوٹا بڑا فعل اور قول کہ اولین اور آخرین سے صادر ہوا اور ہوگا مُّسْتَطَرٌ ۝ لکھا ہوا ہی اور اوسپر جزا پائینگے إِنَّ الْمُتَّقِينَ تحقیق پرہیزگار اور ڈرنے والے لوگ فِي جَنَّاتٍ جنتون مین ہین قیامت کے دن وَنَهَرٍ ۝ اور نہرون اور چشمون مین یعنی ایسے باغون مین جنمین نہرین اور چشمے ہین اور بعضون کے قول پر نہر روشنی اور کشادگی کے معنی مین ہی یعنی متقی لوگ جنت مین ہونگے نہایت وسعت اور روشنی مین بخلاف کافرون کے کہ وہ تنگی اور تاریکی مین گذارینگے اور متقی لوگ ہونگے فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ مکان پسندیدہ مین کہ اوسمین نہ لغویات ہوگی نہ گناہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس مکان کا وصف صدق کے ساتھ فرمایا تو وہان نہ بیٹھینگے مگر اہل صدق سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ وہ وہ مکان ہی جسمین حق تعالی وہ وعدے سچ کریگا جو اوسنے اپنے دوستون کے ساتھ کیے ہین اور خدا کے دوست وہان ہونگے عِندَ

مَلِيكٍ ایسے بادشاہ کے پاس جو مُّقْتَدِرٍ ؏ قادر ہی سب چیزون پر صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ مَقْعَدِ صِدْقٍ وحدت
قربت کا مقام ہی کہ عندیت کے مرتبہ مین متحقق ہوتا ہی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ عند کا کلمہ تقریب اور تخصیص کی علامت رکھتا ہی
یعنی اہل قرب کل اوس گھر مین اوس مرتبہ کے ساتھ اختصاص رکھینگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی عالم مین اوس مرتبہ کے
ساتھ مخصوص تھے کہ اَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي اور جب وہ مرتبہ جسکے سبب سے خاص لوگ کل ناز کرینگے آج آپکا ادنی
رتبہ تھا تو کل قیامت مین جو مرتبہ اعلی آپکو حاصل ہوگا اوسکا کون نشان دے سکتا ہی نظم ای محرم سر لایزالی ✤ مرآت جمال
ذو الجلالی ✤ مہمان اَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي ✤ صاحبدل لَا يَنَامُ قَلْبِي ✤ از قربت حضرت الٰہی ✤ ہستی بمثابہ کہ خواہی ✤ قربے
کہ عبارتش نسنجد ✤ در حوصلۂ خرد نگنجد ✤ گم گشتہ بود عبارت آنجا ✤ بلکہ نرسد اشارت آنجا ✤

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورہ رحمن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھہتر آیتین ہین

جب حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے کافرون کو اسم رحمان کی خبر دی تو کافر بولے کہ ہم تو رحمان کو نہین پہچانتے تو یہ سورت
نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکے کے کافر طعن کرتے تھے کہ فلان فلان شخص محمد کو قرآن تعلیم کرتے ہین تب یہ سورت نازل ہوئی کہ
اَلرَّحْمٰنُ ۝ خدا بڑی بخشش والا جسکی رحمت سب چیزون کو پہنچی ہی اوسنے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ سکھایا اور تعلیم کیا ہی
قرآن اپنے حبیب کو جبرئیل اور پیارے نے مہین یعنی خدا نے اپنے حبیب کو قرآن سیکھنا اور اورون کو سکھانا آسان کر دیا ہی خَلَقَ
الْاِنْسَانَ ۝ پیدا کی خدا نے آدمیون کی جنس عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ تعلیم کر دیا اوسکو بیان یعنی جو کچھ اوسکے دل مین ہی اوسے کھلکر
یا لکھکر ظاہر کرنا یا حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور علم اسما اونھین تعلیم کر دیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا سب
اونکو تعلیم کر دیا چنانچہ عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی اَلشَّمْسُ آفتاب وَالْقَمَرُ اور ماہتاب چلتے ہین
بِحُسْبَانٍ ۝ ایک حساب معلوم سے یعنی اوسطرح پر کہ حق تعالی نے مقرر کر دیے اونکی سیر کے واسطے برجون اور منزلون مین اور اوسکے
سبب سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَالنَّجْمُ اور وہ گھاس کہ اوگتی ہی اور اوسکی ٹہنی نہین ہوتی زمین ہی پہ پھیلتی ہی وَالشَّجَرُ
اور جو گھاس شاخدار اور کھڑی ہوتی ہی یعنی درخت يَسْجُدَانِ ۝ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اپنی طبیعت و خوشی سے جیسے مکلف
سجدہ کرنے والے ان کا سجدہ یا ان گھاسون کا سجدہ اونکے سایہ سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسطرح ان چیزون کی تسبیح کی ہمکو تمیز اور
وقوف نہین اوسیطرح انکے سجدہ کی بھی تمیز نہین جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا اور اوٹھایا
رحمان نے آسمان کو زمین سے پانسو برس کی راہ اونچا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اور پیدا کیا یا اوتاری ترازو یا خلق کو اوسکی کیفیت و بنانا
الہام کر دیا اَلَّا تَطْغَوْا اسواسطے کہ حد سے نگذرو فِي الْمِيْزَانِ ۝ ترازو مین دیتے لیتے وقت یعنی عدل سے تجاوز نکرو اور راستی
ساتھ معاملہ کرو وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ اور قائم رکھو تولین بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی ترازو درست رکھو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

اور کم نہ کرو ترازو یعنی لینے دینے مین کم نہ تولو ترازو والون کو یہ سبب تاکید اسواسطے ہی کہ قیامت مین جب ترازو کھڑی ہو تو اوسوقت شرمندہ نہون نظم ہر جو و ہر حبہ کہ بازوے تو بدم کن از کیل و ترازوے تو پیوستہ یکایک ہمہ بر جاے خویش روز جزا جملہ بیارند پیش تا تو نمایند نہایت را بدم کم و بیش ستانیت را والارض وضعها اور زمین کو بچھایا یا پانی پر رکھا للانام آدمیون کے واسطے تا کہ اوسپر قرار پکڑین فیها زمین مین فاکهة انواع واقسام کے میوے ہین والنخل اور خرمے کے درخت ذات الاکمام خوشون اور غلاف والے اسواسطے کہ خرما جب تک پھٹتا نہین غلاف مین رہتا ہی اور میوون مین خرمے کی تخصیص اوسے ذکر کرکے اوسکی فضیلت کی جہت سے ہی اور اوس مشابہت کی وجہ سے جو انسان کے ساتھ رکھتا ہی چنانچہ جواہر التفسیر مین بیان ہوا والحب اور زمین مین دانہ ہی ذو العصف سوکھی پتی یعنی بھوسی والا دانہ سے وہ چیز مراد ہی جس سے غذا کرتے ہین جیسے گیہون اور جو وغیرہ اور عصف وہ پتی ہی جس سے دانہ جدا ہوتا ہی والریحان اور زمین مین پھول ہین اچھی بو والے کہ اونسے خوشبو باس نہین آتا مراد یہ ہی کہ زمین مین ہمنے تمکو بہت نعمتین دی ہین بعضی کھانے کی بعضی سونگھنے کی فبای الاء ربکما پس ای آدمیو اور جنو کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین تکذبن جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اوسکی طرف سے نہین ہی ای عزیز جان اس بات کو جان کہ اس سورت مین اکتیس ۳۱ بار یہ کلمے مکرر آئے ہین اس جہت سے کہ اس سورت مین خدا کی نعمتین مذکور ہین تو ہر نعمت کے بعد یہ الفاظ لائے گئے اور یہ کلمات فرمائے گئے تا کہ پڑھنے اور سننے والے نعمتون کی کثرت سے آگاہ ہو جائین اور بعضون نے کہا ہی کہ ان الفاظ کا مکرر لانا غفلت دفع کرنے پر دلیل اور حجت قائم کرنے نعمت یاد دلانے کے واسطے ہی صحیح حاکم مین جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورت اخیر تک ہم لوگون کے سامنے پڑھی بعدہ فرمایا کہ مجھے کیا ہی کہ مین تمکو چپ دیکھتا ہون البتہ جن اس سوال کا جواب دینے مین تمسے بہتر ہین مین نے جتنی بار پڑھا فبای الاء ربکما تکذبان تو اونھون نے جواب مین کہا کہ ولا بشیء من نعمتک ربنا لا نکذب فلک الحمد یعنی ہم کسی چیز کی ای ہمارے رب تکذیب نہین کرتے ہین پس تیرے ہی واسطے ہی حمد و ثنا خلق الانسان پیدا کیا ہمنے آدم علیہ السلام کو جو انسان کے باپ ہین من صلصال خشک مٹی سے کالفخار مانند سفال پختہ کے کہ اگر تو اوسپر ہاتھ مارے تو وہ بجے اور آواز دے وخلق الجان اور پیدا کیا جان کو جو جنون کا باپ ہی من مارج شعلے سے جو صاف ہوتا ہی بے دھوین کا من نار آگ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مارج اوس آگ سے مراد ہی جو شعلہ سرخ اور سبز اور زرد ملا ہوتا ہی آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد فتوحات کے دوسرے سفر کے نوین باب مین مذکور ہی کہ مارج آگ ہی ہوا سے ملی ہوئی کہ اوسکو مشتعل ہوا یعنی لو کہتے ہین تو جان دو عنصر سے مخلوق ہی آگ سے اور ہوا سے اور آدم بھی دو عنصر سے پیدا ہوے خاک اور پانی سے جب خاک اور پانی باہم ملتا ہی تو اوسے طین کہتے ہین اور جب ہوا اور آگ ملی ہی تو اوسے مارج کہتے ہین جسطرح رحم مین پانی یعنی آب منی ڈالنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہی اسی طرح رحم مین ہوا ڈالنے سے جن کی نسل بڑھتی ہی اور جان اور آدم کی پیدائش مین ساٹھ ہزار برس کا فرق تھا فبای الاء ربکما تکذبن پھر کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین تکذیب کرتے ہو تم دونون جن و انس کہ اوسنے تمکو طین اور مارج سے پیدا کیا

اور زندگی کی دولت عنایت فرمائی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ پیدا کرنے والا دو مشرقون کا ہی ایک گرمی مین آفتاب نکلنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ اور پیدا کرنے والا دو مغربون کا ایک گرمی مین آفتاب ڈوبنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین اور دو مشرقین اور مغربین مختلف ہونے مین طرح طرح کے فائدے ہین فصلین نئی پیدا ہونا اور بدلنا اور جو کچھ ہر فصل سے تعلق رکھتا ہی بلکہ آفتاب کا نکلنا طلب معاش کا موجب اور اوسکا ڈوب جانا آسائش اور راحت کا سبب فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ تکذیب کرتے ہو تم دونون اور اوسکے منکر ہوتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اوسنے راہ دی دو دریاؤن کو ایک اچھا اور شیرین دوسرا کھاری کڑوا تاکہ اوسکے حکم سے يَلْتَقِيَانِ ایک دوسرے سے ملتے ہین اور وہ فارس اور روم کے دریا ہین کہ محیط مین ایک دوسرے سے ملتے ہین بَيْنَهُمَا درمیان دونون دریاؤن کے بَرْزَخٌ ایک مانع اور حاجب اور پردہ ہی خدا کی قدرت سے زمین کا یا کسی جزیرے کا کہ اوسکے سبب سے لَا يَبْغِيَانِ زیادتی نہین چاہتے ایک دوسرے پر یعنی باہم ملتے نہین تاکہ ہر ایک کی خاصیت باطل نہو جائے یا ایک حد جو مقرر ہو گئی ہی اوس سے تجاوز نہین کرتے تاکہ جو کچھ اونکے درمیان مین ہی غرق نہو جائے اور ایک دریا دوسرے پر غلبہ کرے تو نفع برطرف ہو جائے اور بہت سے فائدے ان دونون دریاؤن سے حاصل ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تو کس سے اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو کلیہ مصلحتون پر مشتمل ہین تُكَذِّبَانِ انکار کرتے ہو يَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ ان دونون دریاؤن مین سے یا دریاے شور مین سے بڑا موتی وَالْمَرْجَانُ اور ریزہ موتی اور یہ جواہر ہین کہ انکے سبب سے آرائش کرتے ہو اور اونکی خرید فروخت سے فائدے پاتے ہو اور یہ نعمتین ظاہر ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ تکذیب کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ دو دریاؤن سے زمین اور آسمان کا دریا مراد ہی کہ ہر سال ملتے ہین اور ابر پردہ ہی کہ آسمان کے دریا کو اوترنے سے اور زمین کے دریا کو چڑھنے سے روکتا ہی اور آسمان کے دریا سے بوند زمین کے دریا پر گرتی ہین اور سیپی کے مونھ مین جاتی ہین اوس سے موتی بنتے ہین امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دو دریا خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور برزخ قدرت بے علت ہی اور موتی احوال صافیہ اور مرجان لطائف اور صاحب کشف الاسرار شرح کرتے ہین کہ خوف و رجا دو دریا عام مسلمانون کو ہین اور اونسے زہد و ورع کا موتی نکلتا ہی اور قبض و بسط کے دو دریا خاص مومنون کو ہین اونسے فقر اور وجد کے جواہر پیدا ہوتے ہین اور انس و ہیبت کے دریا انبیا اور صدیقون کے واسطے ہین اونسے فنا کا موتی نکلتا ہی تاکہ اس موتی کا جوہری منزل بقا مین آسایش کرے **بیت** ز قعر بحر فنا گوہر بقا یابی + وگرنہ غوطہ خوری این گہر کجا یابی + وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ اور خدا کے واسطے ہی چلانا کشتیون کا جو نئی چلانے پر اٹھائی گئی ہین اور بکرے نشین کو زیر پڑھا ہی یعنی نئی چلنے والیان فِي الْبَحْرِ دریا مین كَالْأَعْلَامِ مانند پہاڑون کے اونچائی اور بڑائی مین اور کشتیان پیدا کرنا اور دریا مین روان کرنا بندون کے فائدے کے لیے ہی کہ بہت مسافت تھوڑے زمانہ مین قطع ہو جاتی ہی اور کشتیون کے ذریعے سے تجارتین اور معاملے ہوتے ہین اور یہ بڑی نعمتین ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ منکر ہوتے ہو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا جو کوئی زمین پر ذی روح ہی وہ فَانٍ

ہلاک ہونیوالی ہی یعنی انجام کو سب فنا ہو جائینگے وَيَبْقَىٰ اور باقی رہیگی وَجْهُ رَبِّكَ ذات تیرے رب کی ذُو الْجَلَالِ خداوند بزرگی
اور عظمت کا وَالْإِكْرَامِ ۝ اور بزرگ کر دینے والا اپنے فضل عام اور کرم تام سے اوسے جو بزرگی کا مستحق ہو فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
پس کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو کیا اوسنے تمکو تمھارے فنا ہو جانے کی خبر دی تا کہ آمادہ ہو جاؤ
اور اوسکا کام بناؤ اور اوسنے اپنی بقا سے تمکو آگاہ کر دیا تا کہ اوسی کی طرف رجوع کرو اور اوسکے غیر پر اعتماد نہ کرو يَسْأَلُهُ چاہتا ہی
اوسکو یعنی اوس سے مانگتا ہی مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ جو کوئی ہی آسمانون اور زمینون مین اپنی حاجتین
اسواسطے کہ سب اپنی ذات اور صفات مین اوسی کے محتاج ہین كُلَّ يَوْمٍ ہر وقت هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ وہ ایک کام
بنانے مین ہی دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہی سائل کو عطا فرماتا ہی عاجز کو نجات بخشتا ہی غمگین کو خوش کرتا ہی بیمار کو صحت دیتا ہی
کسی قوم کو توبہ پر رکھتا ہی کسی گروہ کو بخشتا ہی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ توبہ اور دعا قبول کرنا
اور گناہ بخشنا ہی تُكَذِّبَانِ ۝ انکار کرتے ہو ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ خدا کے نزدیک سارا زمانہ دو دن ہین ایک دن
دنیا کی مدت اور اس ایک روز مین اوسکی شان امر و نہی ہی عطا کرنا روکنا پیدا کرنا روزی دینا مارڈالنا زندہ کرنا عزت دینا ذلیل کرنا دوسرا
دن آخرت کی مدت ہی اوس دن اوسکی شان حساب ہی عذاب ہی جزا دینا سوال کرنا ثواب دینا عقاب کرنا اور محققون کے نزدیک
یوم آن کے معنی مین ہی اور وہ ایک جزو اقل زمان کا ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ اس ہر نشانی مین حق کی تجلی مراد ہی اوسکے
موافق جسکے واسطے تجلی کیجائے اور اوسکی استعداد کے مناسب اور تجلیات کی کوئی نہایت نہین ہی رباعی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي
شَأْنٍ چہ شان ست چہ شان ٭ یعنی اوصاف کمال تو ندارد پایان ٭ جلوہ حسن ترا نہایت و پایانی نیست ٭ ہر زمان جلوۂ دیگر شود
از پردہ عیان ٭ سَنَفْرُغُ لَكُمْ قریب ہی کہ حساب کرینگے ہم تمھارے واسطے فراغ یہان حساب کرنے اور جزا دینے کے
قصد کے معنی مین ہی اور اس فراغ کے معنی یہان نہین جو شغل کے بعد ہوتا ہی یہ کلام تہدید اور وعید کی راہ سے ہی جیسے کوئی
مثلاً کسی کو کہے کہ ٹھہر کہ مین تیرے ساتھ مشغول ہوتا ہون حالانکہ کہنے والا کچھ کام نہین کرتا ہی تو وہان سننے والے کو ڈرانا منظور
ہوتا ہی تو یہان بھی وعید کی روسے حق تعالی فرماتا ہی کہ ہم تمھارے حساب کا قصد کرینگے أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ اے دو گروہ
بڑے یعنی جن اور انسان اور جسکی قدر و قیمت بڑی ہوتی ہی عرب اوسکو ثقل کہتے ہین کہ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ اور بعضون نے
کہا ہی کہ ثقل گران بار ہی اور جن و انس مکلف ہونے کے سبب سے گران بار ہین یہانتک کہ بھاری گناہون کے بوجھ سے عاجز
اور رہ ماندے ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ وہ حساب کے سبب سے تہدید ہی
تاکہ برے کامون مین دھمکی مانے رہو اور خطاب کے سبب سے تعریف ہی تاکہ کرم مجید سے امیدوار رہو تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو
يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اے گروہ جنون اور آدمیون کے إِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر سکو أَنْ تَنْفُذُوا یہ کہ نکلجاؤ
مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کنارون سے آسمانون اور زمین کے اور بھاگ جاؤ میرے حکم سے یا موت آنے سے
فَانْفُذُوا تو نکلجاؤ اور بھاگو لَا تَنْفُذُونَ نہ نکل سکوگے إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ مگر قہر اور تسلط اور غلبہ کے سبب سے

اور تمکو یہ قوت نہیں ہی بلکہ جہان جاؤگے موت تمہارے ساتھ ہی اور موت آنے سے تمکو کچھ چارہ نہیں ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کے
دن اہل محشر کو گرد اگرد فرشتے گھیرے ہونگے اور منادی ندا کریگا کہ اے آدمیو اور جنو یہ میدان حشر ہی اگر تم سکتے ہو تو نکل جاؤ مگر تم
نہیں نکل سکتے لیکن حجت اور دلیل سے اور تمہارے واسطے نہ یہ ہی نہ وہ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو خبر کردی کہ تم دنیا مین عاجز ہو اور آخرت مین درماندے تاکہ تم جان لو کہ دونون جہان مین اوسکے سوا
کوئی یار اور مددگار نہیں ہی اور یہ سمجھ کر اوسی کی طرف متوجہ ہو تُكَذِّبَانِ ۝ انکار کرتے ہو يُرْسَلُ بھیجا جاتا ہی عَلَيْكُمَا
تم دونون مین سے اوسپر جو گنہگار اور مشرک ہو شُوَاظٌ خالص شعلہ مِّن نَّارٍ آگ سے وَنُحَاسٌ اور کالا دھوان یعنی
ایک بار آگ کا شعلہ بھیجیگا اور ایک بار دھوان اور بعضے کہتے ہین کہ نحاس پگھلایا ہوا تانبا ہی کہ اونکے سرون پر ڈالینگے فَلَا تَنتَصِرَانِ
پھر مدد نہ دے سکوگے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے عذاب نہ روک سکوگے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو شعلہ اور دھوین سے ڈرایا تاکہ نافرمانی سے باز آؤ اور اوسی کی عبادت مین مشغول رہو تُكَذِّبَانِ ۝
تکذیب کرتے ہو فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ پھر جب پھٹیگا آسمان فرشتے اوترنے کے واسطے فَكَانَتْ پھر ہو جائیگا وَرْدَةً
سرخ یعنی گلابی كَالدِّهَانِ ۝ مانند سرخ نری کے یا روغن زیتون کے مثل کہ ہر ساعت دوسرے رنگ پر نظر آتا ہی فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے آسمان پھٹنے کی اور ہولون کی شدت
اوسکے رنگ بدلنے کی تمکو خبر کردی اوس سے پناہ مانگو فَيَوْمَئِذٍ پھر اوسدن لَّا يُسْأَلُ نہ پوچھا جائیگا عَن ذَنبِهِ اوسکے گناہ
إِنسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ آدمی اور نہ جن یعنی اونسے علم حاصل کرنے کا سوال نہ کرینگے کہ تمنے کیا کیا بلکہ جھڑکی کے ساتھ سوال ہوگا کہ کیون
کیا یا گنہگارون کو علامت سے پہچان لینگے اور سوال کی حاجت ہی نہوگی یا قبرون سے نکلتے وقت اونسے نہ پوچھینگے اور وہ جو
حق تعالی نے فرمایا ہی کہ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پس کسکی
اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے اوس دن کے احوال کی تمکو خبر کردی تاکہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو
کہ تمہاری نجات کا سبب ہی يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ پہچانے جائینگے کافر بِسِيمَاهُمْ اپنی نشانیون سے کہ مونھ کی سیاہی اور آنکھون کا
نیلا ہونا ہی یا اونکے چہرے سے غم اور رنج کے آثار ظاہر ہونگے فَيُؤْخَذُ پھر پکڑے جائینگے بِالنَّوَاصِي پیشانی کے بالون سے ایک بار
وَالْأَقْدَامِ ۝ اور قدمون سے ایکبار یعنی کبھی تو اونکی پیشانی کے بال پکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑکر سر نیچے
پانون اوپر کرکے کھینچتے ہوے دوزخ مین ڈالدینگے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ ۝
انکار کرتے ہو کہ اوسنے تمکو کافرون کے پکڑے جانے اور دوزخ مین ڈالدیے جانے کی خبر کردی تاکہ تم کفر سے پرہیز کرو اور مشرکون کو
دوزخ مین ڈالکر فرشتے کہینگے کہ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي یہ وہی دوزخ ہی کہ عناد کی وجہ سے يُكَذِّبُ تکذیب کرتے تھے
بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ اوسکی مشرک لوگ اور اوسے باور نہ کرتے تھے يَطُوفُونَ طواف کرینگے اور پھرینگے بَيْنَهَا
دوزخ کے درمیان وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ اور درمیان اوسکے گرم پانی کے جو نہایت کھولتا ہوگا یعنی جب کافر

آگ سے پناہ چاہینگے تو اونکی فریاد رسی اس طرح کیجائیگی کہ آگ سے نکال کر ایسے گرم پانی مین ڈالدینگے کہ اونکے جوڑ ایک دوسرے سے
کھلجائینگے اور ہمیشہ آگ اور کھولتے ہوے پانی کے درمیان مین رہینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے
تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ اونسے تمکو دوزخیون کے عذاب سے آگاہ کیا تاکہ کفر سے پرہیز کرکے ایمان سے آراستہ ہوکر اوس سے بچا
پاؤ وَلِمَنْ خَافَ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہی مَقَامَ رَبِّهٖ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے جَنَّتٰنِ دو جنتین ہین یعنی
جو شخص موقف حساب سے ڈرے اور گناہ چھوڑدے اوسکو دو جنتین دینگے ایک جنت عدن دوسری جنت نعیم اور بعضون نے کہا ہی
کہ ایک انسان خائف کے واسطے ہی اور ایک خائف جن کے لیے اور بعض صحیح مین ہی کہ بہشت مین اونکو دو باغ دینگے کہ اونمین سے ہر ایک
سو برس راہ کی قدر لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہوگا اور ہر باغ مین مکانات خوب اور میوے مرغوب اور حورین خوبصورت ہونگی حکیم
قدس سرہ نے کہا ہی کہ ایک بہشت تو خوف الٰہی کے واسطے ہی اور ایک ترک مناہی کے واسطے ہی ایک خاص خائف کے واسطے
اور ایک اوسکے خادمون اور متعلقون کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ادائے طاعت
اور ترک معصیت کے واسطے دو بہشتین دیتا ہی تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ دو باغ ہین شاخون والے
یعنی اونمین بہت درخت ہونگے ہر ایک درخت مین طرح طرح کے میوے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی
نعمتون مین سے کہ دو بہشتین ہین جنکو عطا کرتا ہی جنمین درخت اور میوے ہونگے تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونون
باغون مین عَیْنٰنِ دو چشمے ہین تَجْرِیٰنِ کہ جاری ہین ہر جگہ جہان جنتی چاہین اونچے مکانون پر یا نیچے مقامون پر
ایک تسنیم ہی اور ایک سلسبیل معالم مین ہی کہ ایک صاف پانی کا چشمہ ہی ایک شراب لذیذ کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس سے اپنے رب کی
نعمتون مین سے کہ جسنے ایسے چشمے تمہاری راحت اور لذت کے واسطے جاری کیے ہین تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونون
باغون کے درختون مین مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ ہر میوے سے زَوْجٰنِ دو قسم ہین ایک تو پہچانا ہوا کہ دنیا مین دیکھا ہوگا اور دوسرا
عجیب غریب کہ کسی نے نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جو انواع واقسام کے
پھل و میوے بندونکو عطا فرماتا ہی تُکَذِّبٰنِ منکر ہوتے ہو مُتَّکِئِیْنَ ڈرنے والے لوگ ان بہشتون مین تکیہ کرنے والے ہونگے
عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا بچھونون پر کہ اوسکا استر مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ریشمی مضبوط کپڑے کا ہوگا ایک بزرگ سے پوچھا کہ
اوس بچھونے کا استر تو ایسا عمدہ ریشمی ہوگا تو ابرا کیسا ہوگا فرمایا کہ نور سے بنا ہوا دوسرے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ اوسکا ابرا اس آیت مین
داخل ہی کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ اور میوے ان دونون بہشتون کے درختون کے دَانٍ نزدیک ہین
کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور میوے کی آرزو
کریگا تو درخت کی شاخ جھک آئیگی اور جس میوے کی خواہش ہی وہ اوسکے مونھ مین آجائیگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو بادشاہانہ تختون اور فرشون پر بٹھائیگا اور لذیذ اور لطیف میوے دیگا
تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو فِیْهِنَّ ان دونون بہشتون کے محلون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند رکھنے والیان

آنکھون کی ہین یعنی حورین کہ اپنے شوہرون کے سوا اورکو دیکھنے سے آنکھ بند رکھینگی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ آدمیون سے قَبْلَهُمْ قبل اونکی ازدواج کے جنت مین وَلَا جَانٌّ ۝ اور نہ جنون نے یعنی جو حورین آدمیون کے لیے مقرر ہین اونکے اسوقت تک کسی آدمی کا ہاتھ نہ پہونچا ہوگا اور جو حورین جنون کے لیے مقرر ہین اونپر کسی جن نے نہ تصرف کیا ہوگا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین کہ اس لطافت کے ساتھ اوسنے اپنے بندون کے واسطے حورین عنایت کین تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو اور باور نہین کرتے كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ گویا وہ حورین پیدا ہوئی ہین صفائی اور سرخی مین یاقوت سے اور سفیدی اور چمک مین پاکیزہ موتی سے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے اس صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ تمھارے واسطے حورین پیدا کی ہین تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو اور باور نہین کرتے هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ کیا جزا عمل مین نیکی کرنے کی ہوتی ہے إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝ مگر نیکی کرنا ثواب مین یا جو کوئی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کے اوامر و نواہی پر عمل کرے نہین اوسکی جزا مگر بہشت اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ نیکی کی جزا نیکی ہے تو طاعات کی جزا درجات ہین اور شکر کا بدلا نعمت کی زیادتی اور تقوی کا فرحت اور توبہ کا قبولیت اور دعا کا اجابت اور سوال کا عطا اور استغفار کا مغفرت اور دنیا مین خوف کا امن آخرت اور خدمت کا سلطنت بدلا اور جزا ہے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ فنا فی اللّٰہ کی جزا نہین ہے مگر بقا باللّٰہ مثنوی ہر کہ در راہ محبت شد فنا ✤ یافت از بحر بقا در بقا ✤ ہر کرا شمشیر شوقش سر برید ✤ میوہ ذوق از درخت وصل چید فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے نیکی کرنے کی توفیق دی اور اوسکی جزا مقرر کی تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب اور انکار کرتے ہو وَمِنْ دُونِهِمَا اور ان دو بہشتون کے سوا جو مذکور ہوئین یا انسے کمتر جَنَّتَانِ ۝ دو جنتین اور ہین بعضون نے کہا ہے کہ دو جنتین جو پہلے مذکور ہوئین سونے کی ہین سابقون کے واسطے اور یہ دو جنتین چاندی کی ہین اصحاب یمین کے لیے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ یہ جنتین بندون کے نامزد کرتا ہے تُكَذِّبَانِ ۝ منکر ہوتے ہو مُدْهَامَّتَانِ ۝ دو بہشتین سبز سبزی تیز ہونے سے سیاہی مارتی ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے سبز باغ عطا فرماتا ہے اور سبزی سے آنکھون کی روشنی بڑھتی ہے تُكَذِّبَانِ ۝ انکار کرتے ہو فِيهِمَا ان دو بہشتون مین عَيْنَانِ دو چشمے ہونگے نَضَّاخَتَانِ ۝ خوب جوش مارتے ہوے یعنی ہرچند اوسمین سے پانی لین پھر اور پانی جوش ماریگا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے دو چشمے بہت پانی کے تمکو دیتا ہے تُكَذِّبَانِ ۝ انکار کرتے ہو فِيهِمَا فَاكِهَةٌ ان دونون بہشتون مین میوہ بہت ہوگا وَنَخْلٌ اور درخت خرما کے ہونگے وَرُمَّانٌ ۝ اور درخت انار کے تخصیص خرما اور انار کی کل میوون مین بسبب انکی فضیلت کے ہے اسواسطے کہ خرما میوہ بھی ہے اور غذا بھی اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے میوے اپنے بندون پر انعام کرتا ہے تُكَذِّبَانِ ۝ انکار کرتے ہو فِيهِنَّ ان چار جنتون مین خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ عورتین برگزیدہ ہونگی خوبصورتین یعنی خوبصورت بھی ہونگی اور نیک سیرت بھی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو حورین دیگا ایک دوسری سے بہتر تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ حورین چھپی ہوئی فِي الْخِيَامِ ۝ خیمون مین ہین جو

تراشے اور خالی کیے ہوے موتی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ خیام سے گھر مراد ہین اور بعضون نے تخصیص کی ہے حجلون کے ساتھ اور حجلہ وہ گھر ہے جو آراستہ ہو دولہن
کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسی پاکیزہ حورین جنتیون کو دیتا ہے تُکَذِّبٰنِ لَمْ
یَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ قَبْلَهُمْ کسی آدمی نے اونکے شوہرون سے پہلے جنکے ساتھ نامزد ہوئی ہین وَلَا جَآنٌّ ۝
اور نہ جن نے اونکو ہاتھ لگایا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے کنواریان ایمان والون کے
نامزد کی ہین تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ ایسی حورین محفوظ رکھکر عطا کریگا مُتَّکِـِٕیْنَ اصحاب الیمین تکیہ لگائے ہوے ہونگے
عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ سبز بچھونون یا سبز تکیون پر وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ اور بہت خوب قیمتی بچھونون پر فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو تَبٰرَکَ اسْمُ
رَبِّکَ بزرگ ہے نام تیرے رب کا اس حیثیت سے کہ وہ نام اوسکی ذات پر بولا جاتا ہے پس جان سکتے ہین کہ ذات کی بزرگی
کس درجہ پر ہوگی اور اسی سبب سے ہے کہ کسی نے اوسکی ذات کی عظمت سے خبر نہ دی ہے نہ دے سکتا ہے بیت بر لب بحر چنین وامانده ایم
خشک لب ہم مبتدی ہم منتہی ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ ترجمہ کشف مین اس اسم کے معنی اسطرح مراد لیے ہین کہ ایسا
خداوند کہ صفات جلال مین سے جنکا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہے وہ صفات اوس خداوند کی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہین
اور جن صفتون کا سلب عزت اور کبریا کا مقتضی ہے وہ جناب مقدس اون صفتون سے منزہ اور مبرا ہے اور اکثر محقق اس
بات پر ہین کہ جلال اشارہ ہے صفات قہریہ کی طرف اور اکرام عبارت ہے اوصاف لطیفہ سے تو ذوالجلال والاکرام یہ نام سب
صفات الٰہی کو جامع ہے اور اسی سبب سے اوسے اسم اعظم کہا ہے اور الظوا بیا ذا الجلال والاکرام یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہے

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَهِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَۃً
سورہ واقعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھیانوے آیتین ہین

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ۝ یاد کر جب واقع ہوگی یعنی پیدا ہوگی اور آئیگی قیامت لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا نہین ہے
اوسکے واقع ہونے اور آنے مین کَاذِبَۃٌ ۝ کچھ جھوٹ یا اوسکے واقع ہونے کے واسطے کچھ جھوٹ واقع ہی نہین
بلکہ جو اوسکی خبر دیتا ہے وہ سچا ہے اور وہ دن خَافِضَۃٌ نیچے لیجانے والا ہے ایک گروہ کو اسفل السافلین مین عمل کی روسے
رَّافِعَۃٌ ۝ بلند کرنے والا ہے ایک گروہ کو اعلیٰ علیین کی طرف فضل کی راہ سے یا پست کرنے والا ہے دشمنون اور اہل شقاق اور منافقون کو
اور بلند کرنے والا ہے اولیا کو جو اخلاص اور موافقت والے ہین یا نیچا رکھیگا اون لوگون کو جو دنیا مین اپنے کو اونچا اور بلند رکھتے تھے اور اونچا
کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین جھکے اور نیچے رہتے تھے اور فروتنی کرتے تھے اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ یاد کر جب جنبش دیجائیگی زمین رَجًّا ۝
جنبش دینا اسطرح پر کہ اوسپر جو بنا اور عمارت ہے سب منہدم ہوجائیگی وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ اور ہنکا دیے جائینگے پہاڑ بَسًّا ۝ ہنکا
یہانتک کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگے فَکَانَتْ پھر ہوجائینگے هَبَآءً غبار جو آفتاب کی شعاعون مین نظر آتا ہے جب وہ شعاع

روشن دان وغیرہ میں پڑتی ہے مُّنْۢبَثًّا پراگندہ اور منتشر ہوا وَّكُنْتُمْ اور ہو گئے تم اے مکلف لوگو اوسوقت اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ اقسام تین یعنی تم سب تین مرتبہ پر تین گروہ ہو گئے فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ تو داہنے ہاتھ والے مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ کیا ہیں داہنے ہاتھ والے حق تعالی اونکی تعظیم کرتا ہے جیساکہ تو یوں کہے کہ فلانی قوم کے لوگ بزرگ ہیں اور کیا بزرگ ہیں یہاں استفہام میں تعجب کے معنی بھی ہیں اور اصحاب یمین وہ لوگ ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی گئی تو وہ لوگ حضرت آدم کے داہنے ہاتھ کی طرف تھے یا جنکے داہنے ہاتھ میں اونکے نامۂ اعمال دینگے یا جو لوگ جنت میں جائینگے اور جنت عرش کے داہنی طرف ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یمنہ یمن اور برکت کے معنی میں ہے یعنی اون لوگوں کا قدم مبارک ہے وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ اور بائیں ہاتھ والے مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ کیا ہیں بائیں ہاتھ والے اور یہ لوگ ذریت نکالتے وقت حضرت آدم کے بائیں ہاتھ کی طرف تھے یا انکے نامۂ اعمال انکے بائیں ہاتھ میں دینگے یا یہ لوگ دوزخ میں جائینگے اور دوزخ عرش کے بائیں طرف ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مشامہ تشام سے لیا ہے یعنی وہ لوگ شوم اور نامبارک ہیں وَالسّٰبِقُوْنَ اور سبقت لیجانے والے سب قوموں پر یا بہشت میں آگے جانے والے السّٰبِقُوْنَ ۝ سبقت لیجانے والے ہیں ایمان کے ساتھ جیسے آل فرعون کے مومن اور حبیب نجار اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہم یا وہ لوگ جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے یا پیغمبر لوگ یا اہل قرآن یا صف جہاد میں آگے بڑھنے والے یا نماز جماعت میں پہلی تکبیر کے وقت سبقت کرنے والے اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ وہ لوگ ہیں نزدیک کیے گئے رحمت اور بزرگی سے فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ جنتوں میں ہیں جنمیں طرح طرح کی نعمتیں ہیں ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ گروہ زیادہ اگلوں میں سے یعنی اگلے انبیا علیہم السلام کی امت کا گروہ وَقَلِيْلٌ اور تھوڑا سا مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلوں میں سے یعنی امت محمدی میں سے مضمون کلام یہ ہے کہ اگلی امت کے سبقت لیجانے والے اس امت کے سبقت لیجانے والوں سے زیادہ ہیں تبیان میں ہے کہ ان لوگوں سے وہ گروہ مراد ہے جن لوگوں نے انبیا علیہم السلام کو آنکھوں سے دیکھا اور اونکی خدمت میں پہونچکر اونپر ایمان لائے اگلے پیغمبروں کی تمام امت مراد نہیں ہے اسواسطے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت متابعت اگلی سب امتوں سے بہت زیادہ ہوگی جیساکہ حدیث اَنَا اَكْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ کا مضمون اوسکی خبر دیتا ہے اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی اسی صفیں میری امت کی اور چالیس اور سب امتوں کی اور یہ سابق لوگ اولین اور آخرین جنت میں ہونگے عَلٰى سُرُرٍ تختوں پر کہ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ بنے ہوے ہیں سونے سے اور جڑے ہوے ہیں موتی یاقوت زمرد سے مُّتَّكِـِٕيْنَ تکیہ لگائے ہوے عَلَيْهَا اون تختوں پر مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ ایک دوسرے کے برابر یعنی مونھ کی طرف مونھ کیے ہوے تاکہ دیدار سے بھی خوش اور مسرور رہیں يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ دورہ کرتے ہیں اونپر خدمت کے واسطے وِلْدَانٌ لڑکے مُّخَلَّدُوْنَ ۝ ہمیشہ رکھے گئے لڑکپن کی ہیئت پر اسواسطے کہ چھوٹوں کی خدمت بڑوں کی بہ نسبت زیب دیتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مخلد کے معنی گوشواروں سے آراستہ ہونگے اور ان لڑکوں کو حق تعالی نے جنتیوں کی خدمت کیلیے پیدا کیا ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ مشرکوں کے لڑکے ہیں کہ جنتیوں کی خدمت کو نامزد ہوے ہیں اور جنتیوں کے گرد کام خدمت کو

پھرتے رہینگے بِاَكْوَابٍ کوزے وَّاَبَارِيْقَ ۙ اور ابریقین لیے ہوے وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ اور پیالہ شراب
بھرے ہوے جو بہشت مین جاری ہی یا پاک صاف شراب جیسے آب زلال ہوتا ہی لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا درد سر نہ پہنچیگا
اوس شراب سے یعنی اوس شراب مین خمار نہو گا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ اور نہ بے عقل اور بے ہوش ہونگے اوس سے وَفَاكِهَةٍ
اور لاوینگے گرد پھرینگے میوے لیے ہوے مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ اوسمین سے جسے اختیار اور پسند کرینگے
وَلَحْمِ طَيْرٍ اور چڑیون کا گوشت لیے ہوے کہ سب گوشتون سے زیادہ لطیف ہی مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝
اوسمین سے کہ آرزو کرینگے یعنی جسطرح وہ چاہین شوربا یا بھنا ہوا وَحُوْرٌ ۙ اور سابق لوگون پر جنت مین طواف کرینگی
اور پھرتی رہینگی خدمت کے واسطے گورے رنگ کی عورتین عِيْنٌ ۙ کشادہ چشم صفا اور لطافت مین كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ مانند موتی الْمَكْنُوْنِ ۚ چھپے ہوے کے جو سیپی کے اندر پوشیدہ ہوتا ہی کہ اوسپر گرد و غبار نہ بیٹھا ہو اور غیر کا
ہاتھ نہ لگا ہو جَزَآءً جزا دیتے ہین ہم اونکو جزا دینا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے
دنیا مین لَا يَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے فِيْهَا جنت مین لَغْوًا بیہودہ بات یا چیخنا چلانا یا جھوٹی قسم وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ
اور نہ ایسی بات کہ جسکا کہنا موجب گناہ ہو جیسے فحش گالی اِلَّا قِيْلًا مگر سنینگے بات کہ وہ یہ ہی سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ اس
لفظ کا مکرر لانا اس بات کی دلیل ہی کہ جنتی لوگ برابر ایک دوسرے کو سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ اور داہنے
ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ کیا ہین داہنے ہاتھ والے یعنی بزرگ اور معزز اور مکرم ہین اور وہ ہونگے
فِيْ سِدْرٍ بیری کے درخت کے نیچے مَّخْضُوْدٍ ۙ بے کانٹے کا بخلاف دنیا کی بیری کے کہ اسمین کانٹے ہوتے ہین
لکھا ہی کہ مسلمانون کی نظر وج پر پڑی اور یہ طائف مین ایک میدان ہی اسمین بیریان لگی ہین اسے دیکھ کر مسلمان بولے
کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمین اسکے مثل باغ ملتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جنتیون کے واسطے بیریان بے کانٹے کی ہونگی وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ ۙ اور کیلے کے درخت کہ اوسکے میوے تلے اوپر پھیلے ہوے یعنی جڑ سے پھننگی تک درخت مین سب میوہ ہی میوہ
ہوگا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ اور سایہ کھنچا ہوا یعنی برابر اور ملا ہوا سایہ کہ کبھی زائل نہو ظل سے راحت مراد ہی وَّمَآءٍ
مَّسْكُوْبٍ ۙ اور بہتا پانی یعنی پانی جنت عدن سے بہکر اور باغون پر آتا ہوگا وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ اور بہت
میوے کہ لَّا مَقْطُوْعَةٍ نہ کاٹا گیا یعنی کسی زمانہ مین وہ میوہ نہ کٹیگا بخلاف دنیا کے میوون کے کہ فصل پر ہوتے ہین
بغیر فصل کے نہین وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ اور نہ منع کیا گیا یعنی کھانے والے سے کسی طرح نہ روکینگے دنیا کے میوون کی طرح نہین کہ
بے قیمت ہاتھ نہین آتے وَّفُرُشٍ اور بچھونے مَّرْفُوْعَةٍ ۝ جو بلند کیے گئے ہین قیمت کی رو سے یا اونکی قدر بلند ہی اور بعضون کے
قول کے موافق فرش کنایہ ہی بلند کی ہوئی عورتون سے جو اونچے تختون پر بیٹھی ہونگی اِنَّآ بیشک ہمنے اَنْشَاْنٰهُنَّ پیدا کیا ہمنے بے سبب
ولادت دنیا کی بوڑھیون کو اِنْشَآءً ۙ پیدا کرنا یعنی بوڑھاپے کے بعد اونھین دوسری صورت اور خلقت پر ہم پیدا کرینگے اس سے مراد یہ ہی
کہ سب بوڑھیون کو ایک سن پر ہم جوان کرینگے فَجَعَلْنٰهُنَّ پھر کردینگے ہم اونکو اَبْكَارًا ۙ کنواری لڑکیان یعنی جب اونکے شوہر

اونسے قربت کرینگے تو اونکو کنواری پائینگے عُرُبًا دوستدار اور اپنے شوہرون کی عاشق زار ہونگی اَتْرَابًا اور ہمسن
ہونگی اَتْرَابًا ہمجولیان سب تینتیس برس عمر کی اور اونکے شوہرون کے بھی یہی سن ہونگے یا یہ ہین کہ ...
اسی سن کا کرکے شوہرون کو دینگے اور بوڑھیون کو بھی اسی سن کا کرینگے اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہوگا تو اوسی ...
اور اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہو مگر جنتی نہو جیسے فرعون کی جورو تو ایسی عورت کو بھی کسی جنتی کو دینگے اور اگر اوسکا شوہر بھی جنتی ہو تو
اوسی کو اوسکی جورو عنایت کیجائیگی اور اگر کسی عورت نے کئی شوہر کیے ہون اور سب جنتی بھی ہون تو اخیر شوہر کو وہ عورت دیجائیگی
یہ عورتین ہم پیدا کرینگے لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اصحاب یمین کے واسطے یعنی جو داہنے ہاتھ والے ہین اور گویا کہ پوچھنے والا پوچھتا
کہ اصحاب یمین کون لوگ ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ایک گروہ ہی اگلون مین وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ
اور ایک گروہ ہی پچھلون مین سے اسکے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی تو حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہم مین تھوڑے سے آدمی نجات پاوینگے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت فاروق کے سامنے پڑھی حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَضِيْنَا عَنْ رَّبِّنَا یعنی ہم راضی ہوے اپنے رب سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے
مجھ تک ایک گروہ اور مجھسے قیامت تک ایک گروہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی مین آرزو کرتا ہون
کہ اہل جنت مین سے آدھے تم لوگ ہوگے اور عنقریب یہ بات بیان ہوئی ہی کہ جنتی لوگ ایک سو بیس صف ہونگے اونمین اَسّی صفین
میری امت کی ہونگی اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی امت متابعت مین کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا نظم
بزندان دوزخ اسیر + کسے را کہ باشد چنین دستگیر + نماند بعصیان کسے درگرو + کہ دارد چنین سید پیشرو + وَاَصْحٰبُ
الشِّمَالِ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ کیا ہین بائین ہاتھ والے یعنی ذلیل و بدبخت رہین
اور اوس دن ہونگے فِيْ سَمُوْمٍ جلتی ہوئی آگ مین یا گرم ہوا مین کہ اوسکی گرمی اونکے جسم کے اندر اثر کریگی وَّحَمِيْمٍ
اور گرم پانی جو انتہا کا گرم ہوگا صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ جب سموم کی گرمی اونکے جسمون اور کلیجون مین اثر کریگی تو وہ پانی سے
پناہ ڈھونڈھینگے جسطرح دنیا مین گرمی کے مارے ہوے پانی مانگتے ہین جب حمیم یعنی کھولتے ہوے پانی مین ڈالدیے جائینگے
تو اونمین اور بھی زیادہ ایذا ہوگی تو سایہ مین پناہ چاہینگے اور اوس سایہ کی حق تعالی خبر دیتا ہی وَّظِلٍّ اور سایہ
مِّنْ يَّحْمُوْمٍ کالے گرم دھوین کا اور بعضے کہتے ہین کہ یحموم آگ کا ایک پہاڑ ہی کہ دوزخی اوسکے سایہ مین
پناہ لیجائینگے لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا ہی اور سایون کی طرح وَّلَا كَرِيْمٍ اور نہ فائدہ دینے والا نہ راحت پہونچانے والا
اور یہ عذاب اونپر اس جہت سے ہین کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ اسکے قبل دنیا مین مُتْرَفِيْنَ
نازونعمت مین پالے گئے اور یا اونکی آرام طلبی حرام چیزون اور خواہشون کی پیروی کے ساتھ تھی وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ
اور تھے اصرار کرتے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ بڑے گناہ پر کہ وہ شرک ہی یعنی شرک پر قائم تھے یا جھوٹی قسم کھاتے تھے

اس بات پر کہ حشر ہوگا وَكَانُوا يَقُولُونَ اور تھے کہتے کہ أَئِذَا مِتْنَا کیا جب مر جائینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم مٹی وَعِظَامًا اور ہڈیاں بے گوشت اور بے پوست أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ کیا ہم اوٹھائے جائینگے قبرون سے اور زندہ ہونگے استفہام کی تکرار انکار مین مبالغہ کے واسطے ہے أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ کیا اور اگلے ہمارے باپ دادا بھی مبعوث ہونگے قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ إِنَّ الْأَوَّلِينَ بیشک اگلے تمھارے باپ وغیرہ وَالْآخِرِينَ اور پچھلے تم اور تمھارے سوا لَمَجْمُوعُونَ البتہ جمع کیے گئے ہین إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ وقت مقرر کیے ہوے کے واسطے روز معلوم مین کہ وہ قیامت کا دن ہے یا سب قبرون مین جمع کیے گئے ہین میقات حشر کے واسطے کہ وہ روز معلوم ہے یا سب حشر کیے جائینگے حساب کے مکان یا زمان مین واسطے روز کے کہ خدا کو معلوم ہے ثُمَّ إِنَّكُمْ پھر تحقیق کہ تم أَيُّهَا الضَّالُّونَ اے گمراہو راہ حق سے الْمُكَذِّبُونَ تکذیب کرنے والو بعث ونشر کی یہ خطاب اہل مکہ سے ہے اور یا اونکے مثل اور کافرون سے فرماتا ہے کہ تم فردائے قیامت کو لَآكِلُونَ البتہ کھانے والے ہو مِن شَجَرٍ ایک درخت سے مِّن زَقُّومٍ کہ وہ زقوم ہے یعنی تمکو زندہ کرکے اوس درخت مین سے کھلائینگے فَمَالِئُونَ پھر بھر لینے والے ہوگے مِنْهَا الْبُطُونَ اوس درخت کے میوے سے پیٹون کو فَشَارِبُونَ پھر پینے والے عَلَيْهِ زقوم پر مِنَ الْحَمِيمِ گرم پانی مین سے لکھا ہے کہ دوزخیون پر بھوک کا عذاب ڈالینگے یہانتک کہ وہ اپنے پیٹ زقوم سے بھر لینگے پھر اونپر پیاس غلبہ کریگی تو کھولتا ہوا پانی اونکے سامنے کرینگے اوسمین سے وہ بہت سا پانی پی جائینگے فَشَارِبُونَ پس پینے والے ہین کھولتے پانی مین سے شُرْبَ الْهِيمِ پینا جیسے پیاس کے مارے ہوے اونٹ پیتے ہین جنھون نے مدتون پانی نہ پایا ہو یا زمین ریگستان کی طرح کہ کتنا ہی پانی پیے اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہین ہوتا یعنی دوزخی کتنا ہی کھولتا پانی پینگے مگر اونکی پیاس نہ بجھیگی هَٰذَا یہ کھانا پانی نُزُلُهُمْ اونکے واسطے پیشکش ہے يَوْمَ الدِّينِ روز جزا مین جیسے وہ ماحضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اسکے بعد دوزخ مین اونکے واسطے طرح طرح کے کھانے پینے ہونگے کہ اوسکی سختی اور عذاب کی شرح بیان مین نہین آتی نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ ہمنے پیدا کیا تمکو ابتدا مین اور تم اوسکا اقرار کرتے ہو فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ پھر کیون باور نہین رکھتے اپنی پیدائش انتہا مین اسواسطے کہ ہر عقلمند پر یہ بات ظاہر ہے کہ جو کوئی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہو وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہوگا أَفَرَأَيْتُم بھلا دیکھو تو مَّا تُمْنُونَ اوس پانی کی جو عورت کے رحم مین تم ڈالتے ہو أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ کیا تم پیدا کرتے ہو لڑکے اوس سے أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ یا ہم ہین اوسکے پیدا کرنے والے اور تم مقر ہو اس بات کے کہ خالق ہمین ہی ہون اسواسطے کہ جس صورت اور جسطرح پر تم اولاد چاہتے ہو ویسے نہین ہوتی ہے تو ہمارے ارادے اور مشیت کے موافق پیدا ہوتی ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا ہمنے تمکو پیدا کرکے اندازہ کردی بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ تمھارے درمیان موت اور ہر ایک کی موت کا زمانہ ہمنے مقرر کردیا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ اور نہین ہین ہم سبقت لیگئے ہوے یعنی ہمارے حکم پر کوئی سبقت نہین لیجا سکتا تو جو موت مقرر ہو چکی ہے اوس سے کوئی نہین بھاگ سکتا اور ہمنے یہ موت مقرر اور مقدر کی عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اسواسطے کہ بدل دین ہم تمسے أَمْثَالَكُمْ وہ لوگ جو تمھارے

مانند ہین یعنی تمکو ہم مار ڈالین اور اونکو پیدا کردین وَنُنْشِئَكُمْ اور پیدا کرین ہم دوبارہ تمکو فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ○
اوس صورت اور ہیئت پر جو نہین جانتے ہو تم آج یعنی کافرون کو بہت بری صورت پر اور مومنون کو بہت اچھی ہیئت پر
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ اور تحقیق کہ جانا ہے تمنے النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ پیدا کرنا پہلی بار کا کہ تم نطفہ تھے پھر تھکا ہوے آخر تک
اور تم اسکا اقرار بھی کرتے ہو فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ○ پھر کیون نہین یاد کرتے خدا کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے پر اسواسطے کہ جو
اوسپر قادر ہے وہ اس سے عاجز نہین ہو سکتا ؎ آنکہ ما راز خلوت آباد وجود ÷ میکشد تا بجلوہ گاہ وجود ÷ بار دیگر کہ از سموم ہلاک ÷
روے پوشیم زیر پردۂ خاک ÷ ہم تواند بامر کن فیکون ÷ کار واز گوشۂ لحد بیرون ÷ أَفَرَأَيْتُم کیا خبر دیتے ہو تم مَّا تَحْرُثُونَ ○
اوس چیز کی جو کھیتی کرتے ہو اور زمین مین بیج بوتے ہو ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ کیا اوگاتے ہو تم وہ بیج أَمْ نَحْنُ
الزَّارِعُونَ ○ یا ہمنے اوگایا ہے بونا بندہ کا فعل ہے اور اوگانا خدا کا کام ہے حدیث مین ہے کہ تم مین سے کسی کو
زرعت نہ کہنا چاہیے یعنی مین نے اوگایا بلکہ حرثت کہنا چاہیے یعنی مین نے بویا اسواسطے کہ زمین جوتنا اور اوسمین بیج ڈالنا
بندہ کا کام ہے اور اوگانا حق تعالی کی طرف سے ہے لَوْ نَشَاءُ اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَاهُ البتہ کردین ہم اوسے
جو کچھ تمنے بویا ہے حُطَامًا گھاس ملی دلی اپنی مراد کو پہونچنے سے قبل یا گھاس بے دانہ کی فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○
پھر تمام دن رہو تم اوس سے تعجب کرتے یا اوس بلا اور آفت پر غمگین رہو یا اپنی محنت اور مشقت سے پشیمان ہو اور
کہو کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○ بیشک ہم تاوان دیے گئے ہوتے ہین اور ابوبکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے کہ
کیا ہم تاوان دیے ہوے ہین بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○ بلکہ ہم بے نصیب ہین روزی سے أَفَرَأَيْتُمُ کیا خبر
دیتے ہو الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○ اوس پانی کی جو پیتے ہو پیاس بجھانے کو اور تمھاری زندگی اوسکے ساتھ بندھی ہوئی ہے
ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ کیا تمنے اوتارا ہے اوسے مِنَ الْمُزْنِ سفید بدلی سے أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ○ یا ہم
اوتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اگر چاہین تو کردین ہم اوس پانی کو أُجَاجًا کڑوا اور
کھاری اور اوسکا فائدہ اوس سے ہم زائل کردین فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ○ پھر کیون نہین شکر کرتے خدا کا اس نعمت پر
أَفَرَأَيْتُمُ بتاؤ تو کیا النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ○ وہ آگ جو تم نکالتے ہو ءَأَنتُمْ کیا تمنے أَنشَأْتُمْ پیدا کیا ہے
تمنے شَجَرَتَهَا اوس آگ کا درخت کہ وہ مرخ اور عفار ہے أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ○ یا ہم پیدا کرنے والے ہین
اوسکے دیہاتی لوگ درخت مرخ کو مرد کہتے ہین اور عفار کو عورت اوسکی ہری شاخ اسکی سبز شاخ پر رگڑتے ہین حق تعالی
اپنی قدرت سے اون ہری شاخون مین آگ پیدا کردیتا ہے جیسے پانی ٹپکتا ہے نَحْنُ جَعَلْنَاهَا ہمنے کردیا اوس آگ کو تَذْكِرَةً
تذکرہ اور یاد کرنا [illegible] اوسے [illegible] مرخ کی آگ کو یاد کرو یا اوسکو [illegible] کردیا تا کہ اہل بصیرت جان لین کہ جو کوئی
سبز اور تر درخت سے آگ پیدا کرسکتا ہے [illegible] اوس تری کے [illegible] موجود ہے اور تری کیفیت مین آگ کی
ضد ہے یقینی وہ انسان کی [illegible] کو خشک اور پژمردہ ہو جانے کے بعد تر و تازہ کردینے پر قادر ہے وَمَتَاعًا

اور ہمنے کردیا آگ کو فائدہ کی چیز لِّلْمُقْوِیْنَ مسافرون اور مقیمون کے لیے حق تعالی نے دو ضدین مین سے ایک کے بیان پر
اکتفا کی جیسے سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ اپنے رب کے نام کے ساتھ اور اوسے پاکی کے
ساتھ یاد کر فَلَآ اُقْسِمُ پھر قسم کھاتا ہون مین بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ نجوم قرآنی کے مواقع کی یعنی اوسکے منزل کے وقتون کی
یا تارون کے غروب ہونے کی جگھون کی صاحب کشاف نے فرمایا ہی کہ مغارب کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ غروب زوال کی دلیل ہی
اور اثر زوال سے دلیل پکڑ سکتے ہین اوس موثر کے ہونے پر جسکی تاثیر کو زوال نہین ہی یا تارون کے طلوع ہونے یا جاری ہونے کی جگھون کی
قسم عین المعانی مین ہی کہ اس سے صحابہ کے سجدہ کرنے اور قبرون کی جگھین مراد ہین کہ وہ تارون کے ساتھ تشبیہ دیے گئے ہین جیسا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ یا تارون کی منزلین مراد ہین کہ وہ آسمان کے
برج ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ یا وہ وقت مراد ہی جبکہ تارے شیاطین کو رجم کرنے اور ہانکنے پر مامور ہوے
اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت ہی اور آپکے مبعوث ہونے کا زمانہ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ نجوم قرآن مراد ہین اور اونکے مواقع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مقدس ہی ہر چند آپکا دل ایک ہی مگر نجوم
قرآنی بہت ہین ہر نجم کا ایک موقع ہی اس نظر سے مواقع بصیغہ جمع ارشاد ہوا اور امام حمزہ اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالی کی قراءت
کہ اونھون نے موقع النجوم پڑھا ہی اس قول کی تائید کرتی ہی اور آپکے دل مبارک پر قرآن کا نازل ہونا نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ کی
نص سے ثابت ہوا وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ جسکی خدا قسم کھاتا ہی لَقَسَمٌ البتہ قسم ہی کہ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم جانو تو عَظِیْمٌ
بڑی اور معتبر ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّهٗ بیشک وہ جو حضرت تمپر پڑھتے ہین لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ البتہ قرآن ہی بڑے فائدے والے
اسواسطے کہ اصول علوم پر مشتمل ہی کہ معاش اور معاد کے مصالح مین کام آتے یا بزرگ ہی حق تعالی اور فرشتون اور مومنون کے
نزدیک یا اوسے حفظ کرنے والا اور اوسکی قراءت کرنے والا معزز اور مکرم ہی یہ قرآن لکھا ہوا ہی فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ کتاب مین
جو پوشیدہ اور نگاہ رکھی ہوئی ہی خدا کے پاس یعنی لوح محفوظ مین لَّا یَمَسُّهٗۤ نہین چھوتے ہین لوح کو یعنی جو کچھ اوسمین ہی
اوسپر مطلع نہین ہوتے اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ مگر پاکیزہ یعنی فرشتے جو ردی اوصاف کی کدورتون سے پاک ہین کلبی رحمۃ اللہ
تعالی نے فرمایا ہی کہ مطہرون سے سَفَرَہ اور کِرَام بَرَرَہ مراد ہین اور بعضے قرآن کی طرف ضمیر پھیرتے ہین اور قرآن سے مصحف مراد ہی
یعنی مصحف کو نہین چھوتے مگر وہ لوگ جو حدثون سے پاک ہین ظاہر آیت نفی ہی اور حقیقت مین نہی مراد ہی یعنی وہ شخص جو
بے وضو ہو یا جسے غسل کی ضرورت ہو اوسے چاہیے کہ قرآن کو نہ چھوے مالکی اور شافعی فقہا بے وضو اور جنب اور حائض کے واسطے
مصحف گلے مین لٹکانا اور چھونا جائز نہین رکھتے اور فقہاے حنبلی کہتے ہین کہ بے وضو اور جنب کو مصحف گلے مین لٹکانا اور چھونا
درست ہی اور حیض والی عورت کو نہین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے وضو اور جنب اور حیض والی عورت کو
قرآن چھونا نہ چاہیے مگر اوسکے اوپر سے جو قرآن سے جدا ہو تو اور مین مذکور ہی کہ جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے قول پر
قرآن لکھنا جائز ہی جبکہ لوح زمین پر ہو گود مین نہین اور امام محمد کے نزدیک کسی طرح درست نہین ہی اور بے وضو ون کے چھونے کو

پڑھنے پر حمل کیا ہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مجھے یہ بات بہت دوست ہی کہ قرآن نہ پڑھے مگر وہی شخص جو طاہر ہو
ابن عباس رضی اللہ عنہ نہی کرتے تھے اور منع فرماتے تھے اس بات سے کہ یہود و نصاریٰ کو قرات قرآن سے عزت و تمکین دین
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ مس سے اعتقاد مراد ہی یعنی قرآن کے معتقد نہین ہوتے مگر وہ لوگ جنکے دل پاکیزہ ہین کہ وہ مومن لوگ ہین
یا قرآن پر عمل اور اوسکے احکام کی نگہداشت نہین کرتے مگر وہی لوگ جو توفیق کی بدولت خداے تعالیٰ ان کے لوث سے پاکیزہ ہون یا قرآن کا
علم یعنی اوسکی تفسیر اور تاویل نہین جانتے مگر وہ لوگ جنکا دل اور سر پاک ہوتا ہی حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ پاکی
ماسوی اللہ کی نفی کے سبب سے ہوتی ہی حکیم سنائی نے کہا ہی بیت جمال حضرت قرآن نقاب آنگہ براندازد + کہ دار الملک معنی را مجرد بیند
از غوغا + بحر الحقائق مین ہی کہ قرآن کے اسرار نہین کھلتے مگر اوسپر جو غیر اور غیریت کے توہم کے لوث سے پاک ہو جائے اور
یہ مرتبہ حاصل نہین ہوتا بجز اسکے کہ شاہد اور شہود و مشہود مین فنا ہو جائے بیت چون تجلی کرد اوصاف قدیم + پس بسوزد
وصف حادث را کلیم + تَنْزِيلٌ قرآن اوتارا گیا ہی مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ○ اہل عالم کے پیدا کرنے والے کی طرف سے
أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ کیا اس کلام کے ساتھ کہ قرآن ہی أَنتُم مُّدْهِنُونَ لا تم ای مکہ والو نہ ایمان لانے والے ہو
یا سستی کرنے والے یا منکر ہو وَتَجْعَلُونَ اور بناتے ہو رِزْقَكُمْ اپنی روزی یعنی اپنا حصہ قرآن سے أَنَّكُمْ
تُكَذِّبُونَ ○ یہ کہ تکذیب کرتے ہو اوسکی یا روزی کھلانے والون کا شکر پھیرتے ہو کہ مینھ کو آب و ہوا کی طرف منسوب کرتے ہو
اور یہ خدا کی بات کو جھٹلانا ہی فَلَوْلَا پس کیون نہین إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ○ جب پہونچتی ہی روح حلقوم مین موت کے
وقت وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ اور تم اوسوقت تَنظُرُونَ ○ لا دیکھتے ہو مردے کو وَنَحْنُ أَقْرَبُ اور ہم بہت قریب ہین
إِلَيْهِ اوس مرنے والے کی طرف مِنكُمْ تمسے وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ○ اور مگر تم نہین دیکھتے اور نہین جانتے اور وہ قرب
علم اور قدرت اور رویت کی راہ سے ہی فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ پھر کیون نہین اگر ہو تم غَيْرَ مَدِينِينَ ○ لا نہ جزا دیے گئے
قیامت مین تَرْجِعُونَهَا پھیر لیتے روح کو جسم مین إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ اگر ہو تم سچے خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر تم
حشر اور جزا کے انکار مین سچے ہو تو جسوقت روح حلق مین پہونچتی ہی تو اوسے بدن مین پھیر کیون نہین لاتے فَأَمَّا إِن كَانَ
پس لیکن ہوتا ہی متوفی مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○ لا نزدیک کیا ہوا درگاہ الٰہی سے یعنی سابقون مین سے ہوتا ہی فَرَوْحٌ تو اوسکے
واسطے ہی راحت یا رحمت یا خلاصی غم سے یا مغفرت یا فرحت اور یہ باتین قبر مین ہونگی یا قیامت مین وَرَيْحَانٌ لا اور روزی
ہمیشہ کو یا خوشبو یا فرشتون کی دعا اور یہ چیزین بہشت مین ہونگی وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ○ اور اوسکے واسطے ہی جنت یعنی جنت پر
نعمت کا پانا وَأَمَّا إِن كَانَ اور اگر ہو وہ وفات کیا ہوا آدمی مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ○ داہنے ہاتھ والون مین سے فَسَلَامٌ
لَّكَ پھر سلامتی ہی تجکو ای وہ شخص کہ تو ہی مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ○ اصحاب یمین مین سے اور بہت مشہور یہ تفسیر ہی کہ سلام
تجکو ای محمد اصحاب یمین کی طرف سے کہ وہ تیرے بھائی ہین یا اونسے تمکو سلامتی کی خوشخبری پہونچے یعنی تم خوش ہو کہ وہ سب آفتون سے
صحیح سالم ہین وَأَمَّا إِن كَانَ اور اگر ہو مردہ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ تکذیب کرنے والون مین سے کہ خدا اور رسول کو

جھٹلانے ہین الضَّآلِّیْنَ گمراہ راہ حق سے فَنُزُلٌ تو اوسکے واسطے پیشکش قبر مین مِّنْ حَمِیْمٍ گرم پانی سے ہی جو دوزخ مین گرم کیا گیا ہی یا آتش دوزخ کا دھوان وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ ۝ اور پہونچنا قیامت کے دن دوزخ کی آگ مین جو جلاتی اور جلاتی ہی اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ جو کہا گیا ان تینون گروہ کی شان مین لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ۝ البتہ وہ حق یقین ہی یعنی صحیح اور درست و بیشک فَسَبِّحْ پس تسبیح کر یا سَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ بڑا ہی یعنی اوسکا نام مبارک لیکر اوسکی تنزیہ اوس چیز سے جو اوسکی عظمت اور کبریا کے لائق نہو اور یا نماز پڑھ اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ اور ایک قول ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہ اور حدیث مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِجْعَلُوْهَا فِیْ رُكُوْعِكُمْ یعنی اس حکم کی تعمیل تم اپنے رکوع مین کرو

سورۃ الحدید مدنیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع وعشرون آیۃ
سورۂ حدید مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس ۲۹ آیتین ہین

سَبَّحَ لِلّٰهِ نماز ادا کی اور عبادت کی خدا کے واسطے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسنے جو کوئی ہی آسمانون مین فرشتے اور جو کوئی زمین مین ہی مومن اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ تسبیح خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کیا اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی فرشتے ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ اور جو کچھ زمین مین ہی حیوان جماد نبات وغیرہ تو تسبیح عام ہی ہر چیز مین جسے اللہ نے پیدا کیا مگر بعض کی زبان تسبیح کرتی ہی اور بعض کا سایہ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور خدا غالب ہی ہر چیز مین جو چاہے الْحَكِیْمُ ۝ دانا ہر حکم مین جو فرمائے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسی کے واسطے ہی پادشاہی آسمان اور زمین کی کہ وہی انکا پیدا کرنے والا ہی اور ان مین تصرف کرنے والا یُحْیٖ زندہ کریگا آخرت مین وَیُمِیْتُ اور مار ڈالتا ہی دنیا مین وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ اور وہ سب چیزون پر مار ڈالنے اور زندہ کرنے پر قَدِیْرٌ ۝ قادر ہی هُوَ الْاَوَّلُ وہ ہی پہلے سب چیزون کے اور اوسکا ظاہر کرنے والا یعنی وہ قدیم ازلی ہی کہ اوسکی ابتدا نہین وَالْاٰخِرُ اور سب موجودات فنا ہو جانے کے بعد وہ ہی یعنی باقی ابدی ہی کہ اوسکے آخر ہونے کی نہایت نہین ہی فرد اول واول بے ابتدا + آخر او آخر بے انتہا + بیت بود و نبود اینچ بلندت و پست + باشد و این نیز نباشد کہ ہست + وَالظَّاهِرُ ظاہر ہی اوسکی ہستی دلیلون کی کثرت کے سبب سے وَالْبَاطِنُ اور پوشیدہ ہی اوسکی ذات ہر عاقل کے سمجھ لینے سے مفسرون مذکورین محققون کے اقوال اس آیت مین حدون سے تجاوز کر گئے ہین شرح وبسط تمام کے ساتھ جواہر التفسیر مین تحریر ہین یہان دو قول پر اختصار کیا جاتا ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ زبان رحمت اشارت کی رو سے کہتی ہی کہ ای آدمی خلق عالم کی تیرے حق مین چار گروہ ہین ایک وہ گروہ جو اول حال مین تیرے کام آئے جیسے ماں باپ دوسرا وہ گروہ جو اخیر عمر مین ہاتھ پکڑتا ہی جیسے بیٹے پوتے تیسرا وہ گروہ جو تیرے ساتھ ظاہر رہتا ہی جیسے دوست آشنا خدمتگار چوتھا وہ گروہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ زندگی بسر کرتا ہی جیسے عورتین اور لونڈیان پس رب العالمین فرماتا ہی کہ ظاہر خلق اور پوشیدہ خلق پر اعتماد نہ کر اور اونکو اپنا کارساز نہ جان

اسواسطے کہ اول مین ہون کہ مین نے تجھے عدم سے موجود کیا اور آخر مین ہون کہ تیری رجوع میری طرف ہوگی ظاہر مین ہون
کہ تیری صورت بھی بہت اچھی طرح مین نے آراستہ کی اور باطن مین ہون کہ حقائق کے بھید تیرے دل مین مین نے امانت رکھے ہین
رباعی اول و آخر توئی نیست حدوث و قدم ٭ ظاہر و باطن توئی چیست وجود و عدم ٭ اول بے انتقال آخر بے ارتحال ٭ ظاہر بے چند و
چون باطن بے کیف و کم ٭ بحر الحقائق مین ہے کہ وہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین اور اسی طرح ظاہر ہے
عین باطنیت مین اور باطن ہے عین ظاہریت مین شیخ ابوسعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ خدا کو کس چیز سے آپ نے پہچانا فرمایا
اس سبب سے کہ اضداد کو اوسنے جمع کر لیا ہے پھر یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جمع اضداد ممتنع وہی نہین مگر ایک حیثیت اور ایک
اعتبار سے اوس ایک مین ٭ نظم ٭ اولی و ہم در اول آخری ٭ باطنی و ہم دران دم ظاہری ٭ تو محیطی بر ہمہ اندر صفات ٭ وز ہمہ یکی
مستغنی بذات ٭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون عَلِيمٌ جانتا ہے اول اور آخر اوسکے علم مین برابر ہے اور ظاہر و
باطن اوسکے علم کے سامنے یکسان ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وہ ہے جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اپنی
قدرت کاملہ سے فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ روز کی مدت مین تاکہ فرشتے اونکا پیدا ہونا ایک کے بعد ایک دیکھین ثُمَّ اسْتَوَىٰ
پھر اوسنے قصد کیا عَلَى الْعَرْشِ عرش کی تدبیر کا اور اپنے ارادے کے موافق اوسکے متعلق امور جاری کرنے کا يَعْلَمُ جانتا ہے
مَا يَلِجُ وہ چیز جو اندر آتی ہے فِي الْأَرْضِ زمین مین جیسے وہ بیج جسے بوتے ہین اور مینھ کے قطرے اور خزانے اور مردے
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہے اوس چیز کو جو زمین سے نکلتی ہے جیسے نباتات اور معدنیات اور کچھ دفینے دنیا مین اور باقی
بعض خزانے اور سب مردے آخرت مین وَمَا يَنْزِلُ اور جانتا ہے وہ چیز جو اوترتی ہے مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے جیسے مینھ برف اور
فرشتے احکام وَمَا يَعْرُجُ اور جو چیز بلند ہوکے چلی جاتی ہے فِيهَا آسمان مین جیسے اعمال عابدان اور وہ فرشتے جو بندون کے عمل لکھتے ہین
وَهُوَ مَعَكُمْ اور اللہ تمھارے ساتھ ہے علم اور قدرت کی راہ سے عموما اور فضل اور رحمت کی راہ سے خصوصا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ
جہان کہین تم ہو یعنی علم اور قدرت کا ساتھ ہونا کسی حال مین تمسے جدا نہین ہوتا اور یہ معیت عقل سے مفہوم نہین ہوتی بلکہ اوسے
ذوق کشف سے پاتا ہے بیت این معیت مے نگنجد در بیان ٭ نے زمان دارد خبر و نے مکان ٭ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ ساتھ
اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے اور اوسپر جزا دیگا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اوسی کے واسطے ہے
حکمرانی اور فرمان روائی آسمانون اور زمینون مین یہ کلام مکرر لانا اس جہت سے ہے کہ اول ابتدا پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور
دوسرا دوبارہ پیدا کرنے سے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین
انجام کامون کے يُولِجُ اللَّيْلَ اندر کرتا ہے رات کو فِي النَّهَارِ دن مین یعنی رات کی گھڑیون مین سے دن مین بڑھاتا ہے
وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ اور اندر کرتا ہے دن کو رات مین یعنی دن کی گھڑیون مین سے رات مین بڑھاتا ہے چارون فصلون کے
اختلاف کے موافق وَهُوَ عَلِيمٌ اور وہ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُورِ وہ باتین جو دلون مین پوشیدہ ہین
آمِنُوا ایمان لاؤ اے کافرو بِاللَّهِ اللہ کا اور اوسے ایک جانو وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اونکو

سچ مانو وَأَنْفِقُوا اور دو مِمَّا جَعَلَكُمْ اون مالون مین سے کہ کردیا ہی خدا نے تمکو مُسْتَخْلَفِينَ خلیفہ اگلون کا تصرف
کرنے کو فِيهِ اوسمین یعنی وہ مال جو پہلے اورون کے ہاتھ مین تھا اور اونکے مرنے کے بعد تمھارے تصرف مین آیا اوس مال مین سے
خدا کی راہ مین خرچ کرو فَالَّذِينَ آمَنُوا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا و رسول کا مِنْكُمْ تم مین سے وَأَنْفَقُوا اور خرچ کیا
انھون نے مال زکوۃ اور جہاد اور سب خیرات مین تو لَهُمْ اونکے واسطے ہی أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ اجر بڑا اور ثواب بہت کہ جنت ہی اور
اوسکی نعمت وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ اور کیا ہی تمکو کہ نہین ایمان لاتے ہو بِاللَّهِ خدا کا اور اوسکی وحدانیت کا اقرار
نہین کرتے ہو وَالرَّسُولُ اور حال آنکہ رسول يَدْعُوكُمْ پکارتا ہی تمکو دلیل اور حجت کے ساتھ لِتُؤْمِنُوا تاکہ ایمان
لاؤ بِرَبِّكُمْ اپنے رب کا وَقَدْ أَخَذَ اور تحقیق کہ لیلیا ہی خدا نے مِيثَاقَكُمْ عہد تمھارا روز الست مین اپنی ربوبیت کے
اقرار اور شرک کی نفی پر إِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم مُؤْمِنِينَ ۝ باور رکھنے والے اوس عہد کو هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ وہ ہی وہ خداوند
جو اوتارتا ہی عَلَىٰ عَبْدِهِ اپنے بندہ پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتین ظاہر یعنی قرآن یا معجزے کھلے ہو
لِيُخْرِجَكُمْ تاکہ نکالے تمکو خدا قرآن کے سبب سے یا رسول کی دعوت کی وجہ سے مِنَ الظُّلُمَاتِ تاریکیون سے کفر کی إِلَى النُّورِ
نور ایمان کی طرف یا جہل سے علم کی طرف یا ضلالت سے ہدایت کی جانب اور مخالفت سے موافقت کی طرف اور فتوحات مین ہی
کہ ظلمت حجاب سے نور تجلی کی طرف وَإِنَّ اللَّهَ اور بیشک اللہ بِكُمْ تمھارے ساتھ لَرَءُوفٌ ضرور مہربان ہی کہ قرآن بھیجا ہی
رَحِيمٌ ۝ رحمت کرنے والا کہ رسول کو دعوت کا حکم فرماتا ہی وَمَا لَكُمْ اور کیا ہی تمکو اور تم کیا فائدہ دیکھتے اور کیا عذر
رکھتے ہو أَلَّا تُنْفِقُوا اس بات مین کہ خرچ نہین کرتے ہو اپنے مال فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین وَلِلَّهِ حال آنکہ خدا ہی کے
واسطے ہی مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ میراث آسمانون اور زمینون کی جو کچھ آسمانون و زمینون مین ہی وہ اہل زمین اور
اہل آسمان کے فنا ہو جانے کے بعد اوسی کی طرف رجوع کریگا اور آج بھی اوسی کے واسطے ہی مگر خلق اوسمین تصرف کرتی ہی آخر کو اوس سے
اورون کا دست تصرف کوتاہ ہو کر وہ سب حق تعالی کی طرف پھریگا اس کلام مین خرچ کرنے کی رغبت دلانا ہی یعنی اے بندو جب تم نے
یہ بات جان لی کہ یہ مال تمھارے ہاتھ مین باقی نہ رہینگے تو بارے خدا کا حکم اوسمین نگاہ رکھو اور اوسمین سے اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کا
لَا يَسْتَوِي برابر نہین ہی مِنْكُمْ تم مین سے اے مومنو مَنْ أَنْفَقَ جو کوئی خرچ کرے مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ فتح مکہ کے قبل کہ اہل اسلام
بے ساز و سامان اور بے برگ و بے نوا ہین وَقَاتَلَ اور قتال کرے خدا اور رسول کے دشمنون سے ایسا مومن جان اور مال تصدق کرنے والا
فتح مکہ کے قبل اوس کے برابر نہین ہی جو فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرے اور قتال کا داعیہ رکھے اسواسطے کہ جب تو مال بہت ہوگا اور خرچ اور
قتال کرنے کی چندان حاجت نہ پڑیگی أُولَٰئِكَ وہ لوگ جو قبل فتح مکہ مال خرچ کرتے ہین اور قتال پر مستعد ہین وہ أَعْظَمُ بہت
بڑے ہین دَرَجَةً درجہ اور مرتبہ کی رو سے مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا اون لوگون سے جو خرچ کرین مِنْ بَعْدُ فتح کے بعد
وَقَاتَلُوا اور قتال کرین وَكُلًّا اور سب کو جو خرچ اور قتال کرتے ہین فتح کے قبل اور بعد وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وعدہ
دیا ہی خدا نے اونکو بہشت کا مگر اونکے درجے متفاوت ہونگے وَاللَّهُ اور اللہ بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اوس چیز کے کہ تم کرتے ہو

خرچ اور قتال خلاص سے یاریاں کے ساتھ ثعلبی نے خبر لکھتا ہی اکثر مفسرین بات پر ہین کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
شان مین ہی اسواسطے کہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافرون سے جھگڑا وہ حضرت صدیق رضی ہی تھے اور اسی مضمون کی طرف اشارہ کرکے
کسی نے اونکی شان مین کہا ہی رباعی صاحب قدم مقام تجرید + سر دفتر جملہ اہل توحید + در جمع مقربان سابق + حقا کہ جزا و
بنود صادق + مَنْ ذَا الَّذِيْ کون ہی ایسا یُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دے اللہ کو یعنی خرچ کرے اپنا مال بدلے کی امید پر اسواسطے
کہ وہ بدلے کا طالب ویسا ہی جیسے قرض دیتا ہی قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی جی کی خوشی سے اخلاص کے ساتھ فَيُضٰعِفَهٗ
تاکہ زیادہ کرے اوسکے قرض کی جزا اور بدلا لَهٗ اوسکے واسطے یعنی اوسکا اجر مضاعف کرے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہو اَجْرٌ
كَرِيْمٌ ۝ اجر بزرگ کہ جنت ہی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ یاد کرو اوسدن کو جب دیکھیگا تو ایمان والے مردون کو وَالْمُؤْمِنٰتِ
اور ایمان والی عورتون کو صراط پر اوسدم کہ يَسْعٰى دوڑیگا نُوْرُهُمْ نور اونکی توحید کا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اونکے آگے تاکہ وہ آسانی
گذرین وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنی طرفون سے تاکہ اونکو بہشت کی راہ دکھائے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ ہر ایک کا نور اوسکے عمل کی قدر ہوگا کسی کا نور ایسا وسیع ہوگا کہ وہ صفا سے عدن تک اور دوسرے کا نور ایک پہاڑ کے برابر
اور کسی کا ایک درخت کی قدر اور کسی سے کم نور اتنا ہوگا کہ وہ نور والا اپنے قدم رکھنے کی جگہ دیکھ لے بارے کوئی ایماندار بے نور نہوگا
اور فرشتے اونسے کہینگے کہ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ خوشخبری تمہاری آج جَنّٰتٌ داخل ہونا ہی جنتون مین کہ ہر ابر تَجْرِيْ جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون اور درختون کے نیچے سے نہرین اور رہوگے تم خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ اوسمین
ذٰلِكَ اور یہ خوشخبری ہمیشہ کے واسطے جنتون کی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وہ چھٹکارا اور مراد پانا ہی بڑا اسواسطے
کہ قیامت کے سب ہولون سے بیخوف ہوکر دار الجلال مین پہونچونگے اور حضرت ملک متعال کا دیدار دیکھونگے مصرع
ہزار جان مقدس فدای دیدارش + ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنون کو صراط پر نور دینگے اور کافرون اور منافقون کو
بے نور چھوڑینگے اور مومن جب مونھ پھیرینگے تو سب صراط روشن ہو جائیگی تو منافق اونسے نور مانگینگے اور اونکو نور نہ پہونچیگا
جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کرو وہ دن کہ کہینگے منافق مرد وَالْمُنٰفِقٰتُ اور
منافق عورتین لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو کہ ایمان لائے ہین یعنی مومنون سے التماس کرینگے کہ تم
انْظُرُوْنَا نظر کرو ہماری طرف نَقْتَبِسْ تاکہ لین ہم نور مِنْ نُّوْرِكُمْ تمہارے نور سے جو ہماری طرف
دیکھو قِيْلَ ارْجِعُوْا تو کہا جائیگا یعنی مومن لوگ یا فرشتے منافقون سے کہینگے کہ پھر جاؤ وَرَآءَكُمْ اپنے پیچھے یعنی
دنیا مین جاؤ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا پھر ڈھونڈھو روشنی اسواسطے کہ محشر مین نور نہین حاصل کرسکتے دنیا سے اپنے ساتھ
لانا چاہیے بیت کار اینجا کن کہ تشویش ست در محشر بسے + آب از اینجا بر کہ در دریا بسے شور و شرست + منافق لوگ
یہ بات نہ سمجھ کر اس خیال سے کہ نور اونکے پیچھے ہی پیچھے کی طرف مونھ پھیرینگے فَضُرِبَ بس کھینچی جائیگی یعنی حکم الٰہی سے فرشتے
کھینچدینگے بَيْنَهُمْ درمیان مومنون اور منافقون کے بِسُوْرٍ ایک بڑی دیوار جیسے شہر پناہ کہ لَّهٗ بَابٌ

اوسکے واسطے ایک دروازہ ہوگا کہ مومن اوس دروازہ مین داخل ہوجائینگے بَاطِنُهٗ بھیتر دیوار کا کہ اوسمین مومن جاتے ہین فِيْهِ الرَّحْمَةُ اوسمین رحمت ہوگی اسواسطے کہ بہشت کے نزدیک ہی وَظَاهِرُهٗ اور باہر دیوار کا مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ اوسکے آگے سے کہ منافقون کی طرف ہی عذاب ہوگا اسلیے کہ دوزخ کے نزدیک ہی پس منافق جب پیچھے دیکھینگے اور نور نظر نہ آیگا تو پھر مومنون کی طرف متوجہ ہونگے تو ایک دیوار دیکھینگے اپنے اور مومنون کے درمیان مین کہ آڑ ہوگئی ہی اور ایک دروازہ اوسمین ہی اوس دروازے سے مومنون کو دیکھینگے کہ ٹہلتے ہوے باغ جنت کی طرف چلے جاتے ہین تو يُنَادُوْنَهُمْ پکارینگے اونکو عجز اور زاری کے ساتھ اور کہینگے کہ ای مومنو اَلَمْ نَكُنْ کیا نہ تھے ہم مَّعَكُمْ ط تمھارے ساتھ دنیا مین اور تمھاری جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تمھارے ساتھ روزے رکھتے تھے تو قَالُوْا بَلٰى مومن کہینگے کہ ہان ظاہر مین تم ہمارے ساتھ تھے وَلٰكِنَّكُمْ اور لیکن تمنے فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فتنہ مین ڈالدین اپنی جانین اور نفاق کے سبب سے گناہون کا مزہ چکھا تاکہ عذاب کے مستحق ہوگئے وَتَرَبَّصْتُمْ اور دیر کی تمنے توبہ مین وَارْتَبْتُمْ اور شک کیا تمنے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور فریب دیا تمکو تمھاری آرزوؤن نے یعنی بڑی لمبی امیدین تمنے کین حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہانتک کہ آگیا حکم الٰہی تمھاری روح قبض کرنے کو وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اور فریب دیا تمکو خدا کے ساتھ شیطان فریبی نے یا ناپائدار دنیا نے فَالْيَوْمَ تو آج لَا يُؤْخَذُ نہ لیجائیگی مِنْكُمْ تم سے ای منافقو فِدْيَةٌ وہ چیز جو اپنا فدیہ کرو عذاب سے چھوٹنے کو وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط اور فدیہ نہ لینگے اونسے بھی جو کافر ہوے مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ط تمھارا اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی هِيَ وہ آگ مَوْلٰىكُمْ ط بہت سزاوار ہی تمھارے واسطے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ لکھا ہی کہ مومنون نے مکہ معظمہ مین فقر و فاقہ کے ساتھ قواعد طاعت کی تمہید بحد تمام کی ہجرت کے بعد کہ بہت مال اونکے ہاتھ آیا اور اونپر نعمت کشادہ ہوئی تو فتور اور قصور کے آثار اونکے وظائف عبادت مین ظاہر ہوے تو یہ آیت آئی کہ اَلَمْ يَاْنِ کیا وقت نہین آیا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ یہ کہ ڈرین اور نرم ہوجائین اونکے دل لِذِكْرِ اللّٰهِ خدا کو یاد کرنے کے واسطے وَمَا نَزَلَ اور اوسکے واسطے جو اوتارا خدا نے مِنَ الْحَقِّ لا اپنا کلام کہ حق ہی اور ایک قول یہ ہی کہ بعضے صحابہ مین مزاح بہت زیادہ ہوئی اور یہ آیت اوتری یا صحابہ نے نصیحت اور موعظت ڈھونڈھی تو یہ آیت آئی اور ایک گروہ کہتا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ وقت نہین آیا اونپر جو ایمان لائے ہین زبان سے کہ اونکا دل اوس سے خبر نہین رکھتا کہ وہ ڈرین اور اخلاص کو اپنا شعار کرلین وَلَا يَكُوْنُوْا اور نہو جاؤ ای مومنو كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون کے مانند جو دیے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی یہود و نصارا کے مثل نہو کہ اونکو توریت اور انجیل دی فَطَالَ پھر کھنچا عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ اونپر زمانہ یعنی بڑی عمر پائی اور امید بڑھائی فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط تو سخت ہوگئے اونکے دل اور اونمین خشوع اور خضوع نہ رہا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اونمین سے فٰسِقُوْنَ ۝ خارج ہین اپنے دین سے اور چھوڑے ہوے ہین اپنی کتاب کے احکام سخت دلی کی شدت سے اور بعضون نے

کہا ہی کہ سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہی اور نرم دلی کی علامت توجہ طاعت ہی ابیات وے کہ نوری یعنی نیست او دشمن اے نخوانش دل کہ آن
سنگ ست و آہن ہد دیگر و غفلت زنگ دارد ازان دل سنگ و آہن ننگ دارد اِعْلَمُوْٓا جان لو ای بعث کے منکر اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ
يُحْيِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہی زمین بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد اور اوسی طرح زندہ کریگا مردون کو
قَدْ بَيَّنَّا تحقیق کہ ظاہر کین ہمنے لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمہارے واسطے اپنی قدرت کی نشانیان لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○
شاید تم اپنی عقلین لیں پکڑے ہین لڑاؤ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ تحقیق کہ صدقہ دینے والے وَالْمُصَّدِّقٰتِ اور صدقہ
دینے والیان اور بکرنے صاد کو فقط زبر پڑھا ہی بے تشدید یعنی تصدیق کرنے والے اور تصدیق کرنے والیان جنھون نے خدا اور
رسول کو سچا جانا وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ اور حال آنکہ قرض دیا اونھون نے خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی بہت پاکیزہ
مالون مین سے يُّضٰعَفُ زیادہ کیا جاتا ہی لَهُمْ اونکے واسطے اونکا اجر دس سے سات سو تک اور زیادہ وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○ اجر بڑا اور بدلا بزرگ یعنی بہشت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ خدا کا
اور اوسکے رسولون کا اونکے احکام اور اونکی دی ہوئی خبرون مین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وہ صدیق ہین
یعنی بڑے سچے وَالشُّهَدَآءُ اور گواہ ہین قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّهِمْ اپنے رب پاس انبیا پر اور اگلی امتون پر اور بعض کے
قول کے موافق جو وَالشُّهَدَآءُ کو مبتدا جانتے ہین آیت کے یہ معنی ہین کہ اور جو لوگ خدا کی راہ مین شہید ہوے وہ خدا کے پاس ہین
قرب کے درجون مین لَهُمْ اَجْرُهُمْ اونکے واسطے ہی اونکا اجر جسکا ہمنے وعدہ کیا ہی وَنُوْرُهُمْ اور اونکا نور کہ روز حشر مین اونکے
ساتھ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جنھون نے چھپایا حق اور پیغمبرون کی نبوت کا انکار کیا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور اونھون نے
تکذیب کی ہماری آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمنے اوتارین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ دوزخ مین
رہنے والے ہین اِعْلَمُوْٓا جان لو تم اے دنیا طلب کرنے والو اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اس بات کو کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہی
وَّلَهْوٌ اور بیہودہ ہی اور رنج کھینچنا ہی متاع دنیا کی طلب مین اور لڑکون کے کھیل کے مثل بے حاصل چیز ہی بیت بازیچہ
طفل فریب این متاع دہر است بے عقل مردمان کہ بدو مبتلا شدند وَّزِيْنَةٌ اور آرائش ہی خوش مزہ کھانون اور عمدہ کپڑون
اور پاکیزہ مکانون اور راہوار سواریون مین وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ اور فخر کرنا ہی باہم جاہ و نسب مین وَّتَكَاثُرٌ فِي
الْاَمْوَالِ اور اترانا ہی کثرت اموال مین وَالْاَوْلَادِ اور کثرت اولاد مین اور جان لو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین یہ کھیل
برطرف ہو جائیگا اور اوسکی دل لگی اور خوشی رنج اور غم سے بدل جائیگی اور آرائشین جاتی رہینگی اور فخر کرنا اور زیادتی
چاہنا آگ کی چنگاری کی طرح نیست و نابود ہو جائیگا تو اسکی مثل جلد زائل اور منتقل ہو جانے مین كَمَثَلِ غَيْثٍ
مینہ کی مثل ہی جو پیاسی زمین پر برستا ہی اور جو بیج زمین مین پڑے ہین اوسکے سبب سے جلد اوگ آتے ہین اور درخت
کھڑے ہو جاتے ہین پھر خوبی اور خوشنمائی کی وجہ سے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ تعجب اور خوشی مین لاتا ہی نَبَاتُهٗ وہ جو اوگا ہی
اوس مینہ سے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہی سماوی یا ارضی آفت کے سبب سے فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

پھر دیکھتا ہے تو اوس گھاس کو زرد ہری ہونے کے بعد ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ط پھر ہو جاتی ہے زرد ہونے کے بعد وہ ری
اور رکی ہوئی ریزہ ریزہ وَفِی الْاٰخِرَةِ اور آخرت مین عَذَابٌ شَدِیْدٌ عذاب سخت ہے خدا کے دشمنون کو کہ تمام
عمر دنیا طلبی مین بسر کی ہے حق کو بھولے سے وَمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہے مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے وَرِضْوَانٌ ط
اور خوشی خدا کے دوستون کو جنھون نے طلب مولا مین دنیا اور عقبی دونون کو ترک کر دیا ساعی اے طالب دنیا تو بے
مغز ورق + وے دنیا اے عقبی تو بیکے مزدورے + آنکہ نہ پیل ہر دو عالم دوری + تو طالب نور بلکہ عین النوری + وَمَا الْحَیٰوةُ
الدُّنْیَآ اور نہین ہے زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ مگر متاع جو فریب دے اور باقی نہ رہے اور متاع غرور
اوس شخص کی نسبت ہے جو دنیا کو اخروی نعمتین حاصل کرنے کا ذریعہ نہ کرے اور نفس و خواہش کے مزون مین پھنسکر آخرت کے
کام مین نہ مشغول ہو لیکن اگر کسی صاحب دولت کو مدد توفیق رفیق ہوئی اور وہ اسباب دنیا کے سبب سے مقاصد عقبی حاصل کرنے مین
کوشش کرتا ہے اور خدا کو راضی کر کے بہرہ مند ہوتا ہے اوسکی نسبت دنیا متاع سرور ہے متاع غرور نہین نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ
بیت مال را کز بہر حق باشد حمول + نعم مال الصالحین گفتہ رسول + سَابِقُوْٓا بڑھجاؤ اور جلدی کرو اِلٰی مَغْفِرَةٍ اون کامون کی
طرف جو موجب مغفرت ہین مِّنْ رَّبِّکُمْ تمھارے رب کی طرف اور موجب مغفرت توبہ ہے یا استغفار یا فرائض ادا کرنا یا روزہ یا صدقہ
یا بہا دیا پہلی تکبیر یا جماعت مین حاضر ہونا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سبیل مغفرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہے
تو حق تعالی فرماتا ہے کہ حضرت کی پیروی اور متابعت کرنے مین جلدی کرو کہ یہی سبب مغفرت ہے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا اور سبقت کرو جنت کو
جاننے ہین کہ اوسکا عرض کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مثل آسمان و زمین کے عرض کے ہے اس شرط پر کہ سبکو باریک باریک
ورق کر کے باہم جوڑدین اُعِدَّتْ تیار کی گئی ہے ایسی بہشت لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین خدا کا
وَرُسُلِهٖ اور اوسکے رسولون کا ذٰلِکَ یہ ایمان لانا یعنی ایمان لانے کی توفیق فَضْلُ اللّٰهِ خدا کا فضل و کرم ہے یُؤْتِیْهِ دیتا ہے
اپنی عنایت سے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اور اللہ بڑے فضل والا ہے مومنون پر
دنیا مین ایمان کی توفیق دیکر اور آخرت مین مغفرت اور رضامندی کے سبب سے مَآ اَصَابَ نہ پہونچتی ہے اور نہ پہونچیگی مِنْ مُّصِیْبَةٍ
کوئی مصیبت فِی الْاَرْضِ زمین مین جیسے قحط اور گرانی اور مال و کھیتی کا نقصان اور سوا اسکے وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اور
نہ تمھاری ذاتون مین جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مرجانا اور سوا اسکے اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مگر یہ کہ
لکھی گئی ہے لوح محفوظ مین مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ط پہلے سے اسکے کہ پیدا کرین ہم اوس مصیبت کو یا زمین کو یا تمھاری
ذاتون کو اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ یہ لوح پر مقدرات لکھنا باوصف اونکی کثرت کے عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ اللہ پر آسان ہے
اوسنے رحمت اور مہربانی کی راہ سے ازل مین حکم فرمایا اس جہت سے کہ دلون مین یہ بات قرار پکڑے اور بندے
یہ امر جان لین کہ احکام ازلی مندفع نہین ہوتے حق تعالی فرماتا ہے کہ ازل مین یہ حکم ہمنے تحریر لکھ رکھے ہین لِّکَیْلَا تَاْسَوْا
تاکہ تم اندوہگین نہو اور رنج نہ کرو عَلٰی مَا فَاتَکُمْ اوس چیز پر جو فوت ہوئی مال و اولاد و صحت و عافیت وَلَا تَفْرَحُوْا اور

نہ خوش ہو بِمَآ اٰتٰکُمْ بسبب اوس چیز کے جو وہ تمکو دنیا کی پہنچی یہ خبر دینا نہی اور منع کرنے کے معنی مین ہی یعنی اگر دنیا تمھاری طرف متوجہ ہو تو تم خوش نہو اور اگر دنیا تمسے منھ پھیرے تو تم غمگین نہو اسواسطے کہ اسکا اعتبار ہی نہ اوسے قرار ہی بیت گر دست دہد گدای شادی نکند ٭ ور فوت شود نیز نہ دہ بغمے ٭ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو شخص اس آیت پر عمل کرے البتہ زہد کو دونون کناروں سے لیلے یعنی وہ پورا زاہد ہو جائے اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی مال ار بتو رو نہد مشو شاد ازان ٭ ور فوت شود مشو بفریاد ازان ٭ بندیست پسندیدہ بکن یاد ازان ٭ تا دنیا و نیست شو و آباد ازان ٭ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا کُلَّ مُخْتَالٍ ہر متکبر کو جو دنیا کی نعمت کے سبب سے دوسرے پر بڑائی کرے فَخُوْرِ ۝ اترانے والے کو دنیا کے سبب سے اور جو دنیا کی وجہ سے اپنے رشتہ دارون و ہمسرون پر فخر کرتا ہی پھر حق تعالی اونکا حال بیان کرتا ہی کہ اِلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ مختال اور فخور وہ لوگ ہین کہ باوصف دنیا داری اور اسباب دنیا جمع ہونے کے بخل کرتے ہین اور اپنا مال راہ خدا مین نہین صرف کرتے وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور خود بخیل ہونے کے ساتھ حکم کرتے ہین لوگون کو بھی بِالْبُخْلِ بخل کرنے کا تبیان ہین ہی کہ ایک گروہ کے قول کے موافق اس آیت سے یہود مراد ہین کہ انکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور احوال کا جو علم حاصل تھا اوسے ظاہر کرنے مین اونھون نے بخل کیا اور اوسے پوشیدہ کرکے اورون کو بھی پوشیدہ کرنے کا حکم کیا وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جسنے منھ پھیرا مال خرچ کرنے سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے فَاِنَّ اللّٰہَ تو بیشک اللہ ھُوَ الْغَنِیُّ وہ ہی بے نیاز اوس سے اور اوسکے خرچ کرنے سے اَلْحَمِیْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ذات و صفات مین کہ اعداے دین کا منھ پھیرنا اور انکار کرنا اوسے کچھ ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تحقیق کہ ہمنے بھیجا اپنے رسول یعنی فرشتے پیغمبرون کے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ کہ وہ معجزے ہین یا واضح شریعتون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کی ہمنے مَعَھُمُ الْکِتٰبَ اونکے ساتھ کتاب کہ دینی اور دنیوی مصالح کو شامل تھی وَالْمِیْزَانَ اور نازل کی ہمنے اونکے ساتھ ترازو لِیَقُوْمَ النَّاسُ تاکہ قائم ہوجائین لوگ بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی تاکہ معاملات کے وقت ایک دوسرے کے درمیان اوسکے سبب سے حقوق برابر کرلین اور ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اوتری اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے ہبوط نازل کرنا اور اوسے بنانے کا حکم کرنا مراد ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ اور بھیجا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام کے پاس ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم جب بہشت سے دنیا مین آئے تو لوہے کی تین چیزین اونکے ساتھ تھین تبر یک سندان معالم مین ہی کہ خدا نے چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر بھیجین پانی آگ نمک لوہا فِیْہِ لوہے مین بَاْسٌ شَدِیْدٌ لڑائی سخت ہی یعنی لڑائی مین جو ہتھیار کام آتے ہین وہ لوہے سے بنائے جاتے ہین خواہ دشمن کو دفع کرنے کے واسطے جیسے نیزہ کا پھل اور تلوار اور گانسی اور خنجر اور اسکے مثل اور خواہ اپنے بچاؤ کے لیے جیسے زرہ خود جوشن وغیرہ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور لوہے مین ہین فائدے لوگون کے واسطے اسلیے کہ جنگ وضرب کی سب صناعت کا قیام لوہے کے ساتھ متعلق اور بندھا ہوا ہی اور کوئی حرفہ وہ نہین ہی جسمین لوہے کا دخل نہو اور خوب پورا نفع اوسکا یہ ہی کہ کافر مسلمانون کے تیر اور تلوار سے ڈرتے ہین اور مسلمان اکثر شہرون مین کافرون سے بیخوف رہتے ہین

پس حق تعالی نے اوتارا اسواسطے بھیجا تاکہ دین کے دشمن ڈرین اور ترازو بھیجی تاکہ تول کے معاملات سچائی کے ساتھ فیصل ہوا کرین اور کتاب
اسواسطے نازل فرمائی تاکہ حق اور باطل مین تمیز اور فرق ہوجائے ولیعلم اللہ اور تاکہ دیکھے اللہ من ینصرہ اوس شخص کو
جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے ورسلہ اور مدد دیتا ہے اوسکے رسولون کو کافرون کے ساتھ جہاد کرنے مین ہتھیار استعمال کرنے کے
سبب سے اس جگہ مدد سے مراد یہی جو مدد دیتا ہے پیغمبر کو بالغیب پوشیدگی کے ساتھ یعنی جب کہ پیغمبر موجود نہون اسواسطے کہ منافق
لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مددگار تھے اور آپکی غیبت مین باز رہا کرتے تھے ان اللہ قوی بیشک اللہ قادر ہے
دشمنون کو ہلاک کرنے پر عزیز غالب ہے سب پر حکمت کے ساتھ ولقد ارسلنا اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا نوحا نوح
علیہ السلام کو جو نبی قابیل کی طرف وابرہیم اور ابراہیم خلیل کو نمرودیون کی طرف وجعلنا اور امانت رکھی ہمنے فی ذریتہما
النبوۃ اونکی اولاد مین نبوت والکتب اور وحی بھیجی ہمنے اونکی طرف وہ کتاب جو اونکے نامزد تھی فمنہم پس بعضے وہ لوگ
جنکی طرف انبیا علیہم السلام گئے مہتد راہ پائے ہوئے ہین یعنی ایمان لائے کتاب اور نبی پر وکثیر منہم اور بہتیرے اونمین
فسقون باہر نکلجانے والے ہین راہ حق سے یعنی رسولون اور کتابون پر ایمان نہ لائے ثم قفینا پھر پیچھے لائے ہم علی
اثارہم عقب پر نوح اور ابراہیم علیہما السلام اور اونکی امتون کے برسلنا اپنے رسولون کو چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد
ہود اور صالح علیہما السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اسماعیل اسحاق یعقوب یوسف علیہم السلام کو وقفینا اور پیچھے لائے
ہم ان رسولون کے اور پورے کردیے ہمنے انبیا بنی اسرائیل بعیسی ابن مریم عیسی فرزند مریم پر واتینہ الانجیل
اور عطا کی ہمنے اوسے کتاب انجیل وجعلنا اور ڈالدی ہمنے فی قلوب الذین اتبعوہ اون لوگون کے دلون مین
جنھونے عیسی کی پیروی کی رافۃ مہربانی ورحمۃ اور رحمت ایک دوسرے پر یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی پیروی
کرنے والون کو ہمنے باہم ایک دوسرے پر مشفق و مہربان کردیا ورہبانیۃ اور اونھونے پیدا کیا طریقہ رہبانیہ اور اپنی طرف سے
ابتدعوہا نیا کیا اونھون نے اوسے ماکتبنہا ہمنے فرض نہین کیا تھا وہ علیہم اونپر اور وہ اسطرح پر تھا کہ حضرت
عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکی امت مین سے بعض نے احکام انجیل سے ہاتھ اوٹھایا اور کافر
ہوگئے اور بعضے اوسی دین پر رہے اور لوگون مین سے نکلکر پہاڑون پر چلے گئے اور کھانا پینا کپڑا نکاح چھوڑ کر بڑی ریاضتین اور مشقتین اختیار
کین اور اونپر فرض نہ تھا الا ابتغاء رضوان اللہ مگر خدا کی خوشنودی طلب کرنا اور اونھونے رہبانیت اختیار کی فما
رعوہا پھر اونھون نے نہ رعایت کی اوسکی اور نہ نگاہ رکھا اوسے حق رعایتہا جو حق تھا اوسکی رعایت اور حفاظت کا
بلکہ تین خداؤن کے قائل ہوکر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہوگئے اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمیون نے حضرت مسیح
علیہ السلام کی متابعت سے انحراف نہ کرکے جناب خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اسلام کی دولت سے
سرفراز ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے مشرف ہوے حق تعالی نے اونکی شان مین فرمایا کہ فاتینا الذین
امنوا پھر دیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے منہم راہبون مین سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

اَجْرَهُمْ اونکا اجر کہ بڑا ثواب اور بہشت مین بزرگی ہی وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے نصاریٰ فٰسِقُوْنَ ○ ہین نکلے ہوئے دائرۂ ایمان سے پھر اہل کتاب کو فرماتا ہی یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگلے رسولون پر اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو عذاب الٰہی سے وَاٰمِنُوْا اور ایمان لاؤ بِرَسُوْلِهٖ اوسکے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر يُؤْتِكُمْ تاکہ دے تمکو كِفْلَيْنِ دو حصّے مِنْ رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین سے ایک حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب سے اور ایک حصہ تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے سے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور خاص کرے تمہارے واسطے نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ نور کہ اوسکے سبب سے چلوگے اور گذروگے صراط پر وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدے تمہارے واسطے گناہ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہی مومنون کو رَّحِيْمٌ ○ مہربان اونپر لکھا ہی کہ دو حصّے رحمت کی امید پر اہل کتاب کا ایک گروہ ایمان لایا اور اونمین سے جو ایمان نہ لائے تھے اونھون نے اونپر حسد کیا جو ایمان لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے اونکو دو حصّے رحمت اور نور اور مغفرت عطا فرماتا ہی لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ تاکہ جانین وہ اہل کتاب جو میرے حبیب پر ایمان نہ لائے اَلَّا يَقْدِرُوْنَ یہ کہ بیشک وہ قادر نہونگے عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل مین سے یعنی اون بزرگیون مین سے جو اونکے ایمان والون کے واسطے مذکور ہوئین اونکے لیے کوئی چیز بھی نہوگی اور اونھین نہ پہونچیگی وَاَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق کہ فضل یعنی ثواب اور جزا کی زیادتی بِيَدِ اللّٰهِ خدا کے دست قدرت مین ہی يُؤْتِيْهِ عطا کرتا ہی اوسے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ بڑے فضل والا ہی یعنی اتنی بڑی نعمت والا جو سب خاص و عام کو پہونچی ہوئی ہی قطعہ فیض کرم رسانندہ از شرق تا بغرب ٭ خوان نعم نہادہ از قاف تا بقاف ٭ ہستند بیش و کم زنوال تو بہرہ مند ٭ دارند نیک و بد بعطاے تو اعتراف ٭

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مجادلہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک دن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کے ساتھ صحبت کرنے کی رغبت کی خولہ نے روکا اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ یعنی تو مجھپر ایسی ہی جیسے میری مان کی پشت اور اسے ظہار کہتے ہین جاہلیت مین ظہار طلاق تھی خولہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور اس باب مین دادخواہی کی حضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسنے مجھکو طلاق نہین دی حضرت نے فرمایا کہ مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ لڑکون کی کثرت اور کم سنی اور قدیم انسیت کی مفارقت کے سبب سے نہایت غمگین ہوئین اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا پھر [illegible] آسمان کی طرف کرکے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْكُوْ اِلَيْكَ یعنی یا اللہ مین تجھسے شکایت کرتی ہون پس فوراً یہ آیت آئی کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق کہ سنی اللہ نے قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہی تیرے ساتھ فِيْ

زَوْجِهَا اپنے شوہر کے باب مین وَتَشْتَكِيْٓ اور فریاد کی اور اپنی شکایت اوٹھائی اِلَى اللّٰهِ ڰ تو خدا کی طرف وَاللّٰهُ يَسْمَعُ
اور خدا سنتا ہی تَحَاوُرَكُمَا ۭ جواب دینا اور بات پھیرنا تم دونون کا یعنی اے ہمارے حبیب تم کہتے تھے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی کہتی تھی
کہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی ہی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی لوگون کے اقوال بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہی اونکے احوال
یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی مان نہین ہوجاتی اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین مِنْكُمْ تم مردون
مین سے مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ اپنی عورتون سے اور کہتے ہین کہ تیری پشت مجپر مثل میری مان کی پشت کے ہی مَّا هُنَّ نہین ہین
اونکی عورتین اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اونکی مائین یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی مان نہین ہوجاتی اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ نہین ہین
اونکی مائین درحقیقت اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ مگر وہ عورتین جو جنی ہین اونکو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان دودھ
پلانے والیان ماں کے حکم مین ہین وَاِنَّهُمْ اور بیشک مرد لَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہین مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ بیجا اور بے جانی بوجھی بات
وَّزُوْرًا ۭ اور جھوٹ کہ ہرگز جورو مان نہین ہوتی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ لَعَفُوٌّ عفو کرنے والا ہی اونکے گناہ جو اونسے ہوئے
توبہ کرتے ہین غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا اونکو کفارہ واجب کرکے اور ظہار زوجہ کو تشبیہ دینا ہی اوس چیز کے ساتھ کہ تعبیر کرین ساتھ اوسکے
زوجہ سے یا اوسکے کسی جزو عام کو تشبیہ دینا اوس عضو کے ساتھ جسپر لوگون کو نظر ڈالنا حرام ہی اون عورتون کے اعضا مین سے جنکے ساتھ
نکاح کرنا حرام ہی نسب کی وجہ سے خواہ رضاعت کے سبب سے جیسے کوئی اپنی جورو سے کہے کہ تیری پیٹھ مجپر مثل میری مان کی پیٹھ کے ہی یا تیرا سر
یا تیرا نصف دھڑ مثل میری مان کی پیٹھ کے ہی یا میری بہن یا پھوپھی یا خالہ کے پیٹ یا ران یا فرج کے مانند ہی اور علی ہذا القیاس اور ایسے کلمات
کہنے سے شوہر مظاہر ہو جاتا ہی وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ اور وہ لوگ جو مظاہرہ کرتے ہین مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ اپنی عورتون سے ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہین لِمَا قَالُوْا اوسکے توڑنے کے واسطے جو اونھون نے کہا ہی یعنی اوس سے وطی کا قصد کرین یہ تفسیر امام اعظم
علیہ الرحمہ کے مذہب پر ہی یا روک رکھین اپنی عورت کو جورو بنے پر ظہار کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو باوجود امکان طلاق کے اور یہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی یا وطی کرے یہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر ہی اور اونکے نزدیک عود وطی ہی کے سبب سے ہوتا ہی اور پھر تقدیر
کفارہ دینا چاہیے اور کفارہ کا بیان یہ ہی کہ جب کوئی مرد ظہار کرے اور قصد کرے اوس سے وطی کا یا اپنی جوروون مین اوسے نگاہ رکھے یا اوٹھا
کر بیٹھے فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ تو اوسپر ہی آزاد کرنا ایک بندے کا مومن خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بندہ مومن آزاد کرنا چاہیے مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ پہلے اس سے کہ مرد ظہار کرنے والا اور
عورت جس سے ظہار کیا گیا مس کرین ایک دوسرے کو اور فائدہ اوٹھائین باہم اور بعضے اس بات پر ہین کہ مس جماع سے کنایہ ہی اور جس
عورت سے ظہار کیا گیا اوس سے جماع حرام ہی کفارہ دینے کے قبل ذٰلِكُمْ یہ حکم کفارہ کا جسکے تم مامور ہو تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ
نصیحت کیے جاتے ہو اوسکے ساتھ تاکہ ایسے الفاظ کہنے سے باز رہو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا وہ چیز جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ۝ جانتا ہی اور اوسپر پوشیدہ نہین ہی فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پھر جو بندہ نہ پائے یا بندہ کا مالک ہو مگر اوسکے خدمت
لینے کا محتاج ہی یا اوسکے پاس بندہ کی قیمت ہی مگر خرچ کی احتیاج رکھتا ہی تو اوسے چاہیے کہ روزہ کی طرف نقل کرے یہ قول امام شافعی

علیہ الرحمہ کا ہی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بندہ بھی آزاد کرتے ہین اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک یہ بات ہی کہ اگر بندہ رکھتا ہو تو اوسے آزاد کر دینا چاہیے ہرچند اوس سے خدمت کا محتاج ہو لیکن اگر بندہ کی قیمت رکھتا ہی اور جسکو محتاج ہی فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تو اوسپر ہین روزے دو مہینے کے پے در پے کہ اوسکے درمیان بے عذر افطار نہ کرے اور اگر افطار کریگا تو پھر نئے سرے سے روزے رکھے اور اگر عذر رکھتا ہی تو اسمین اختلاف ہی اور یہ روزے رکھنا چاہیے مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا قبل اسکے کہ ایک دوسرے سے پہونچین مباشرت کے ساتھ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ پھر جو کوئی نہ سکے روزے رکھنا فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا تو اوسپر کھانا کھلانا ہی ساٹھ مسکینون کو ہر ایک کو آدھا صاع گیہون اور ایک صاع اور اناج اور امام شافعی کے مذہب پر ایک مد طعام دینا چاہیے ذَٰلِكَ یہ ظہار کا بیان ہوا یا بیان کیا اسکا ہم نے واسطے لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ تاکہ تصدیق کرو خدا کی وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کی اوامر اور نواہی قبول کرنے کے اندر وَتِلْكَ اور یہ احکام حُدُودُ اللَّهِ حدین ہین خدا کی کہ اوس سے نہین درگذر سکتے وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے جو حکم نہین مانتے عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ عذاب دردناک ہی إِنَّ تحقیق کہ الَّذِينَ وہ لوگ جو يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مخالفت اور دشمنی کرتے ہین خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ یعنی امر و نہی کی حدون سے تجاوز کرتے ہین كُبِتُوا خوار و ذلیل کیے جاوینگے كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ جسطرح ذلیل اور رسوا ہوے مِنْ قَبْلِهِمْ جو اونسے پہلے کافر تھے وَقَدْ أَنْزَلْنَا اور تحقیق کہ نازل کین ہمنے آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئین یعنی قرآن اور وہ معجزے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے ہی ہر وقت عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ کافرون پر ایسا عذاب آخرت مین ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ یاد کر اوس دن کو جب اوٹھائیگا اللہ اونھین قبرون سے جَمِيعًا سب کو کوئی وہ نہوگا جو قبر سے نہ اوٹھایا جاوے فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوا اوسکی جو اونھون نے کیا ہو أَحْصَاهُ اللَّهُ نگاہ رکھا ہوگا اللہ نے اونکے عمل کو وَنَسُوهُ اور وہ بھول گئے ہونگے وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزون پر بندون کے اعمال احوال اقوال پر شَهِيدٌ ۝ گواہ ہی اور اوسکے مناسب بدلا دیگا کہ کوئی اوسکی گواہی رد نہ کرسکے بیت حاکم زحکم دم نہ زند گر گواہ نیست چہ حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکل ست کشاف مین ہی کہ ایک دن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اونکے بھائی صفوان بن امیہ کے ساتھ باتین کرتے تھے ایک نے کہا کہ کیا خدا جانتا ہی جو کچھ ہم کہتے ہین دوسرے نے کہا کہ ہان بعضی بات جانتا ہی بعضی نہین تیسرے نے کہا کہ اگر بعض جانتا ہی تو سب جانتا ہی اسواسطے کہ جاننے سے کوئی منع کرنے والا نہین رکھتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ کیا نہین جانتا ہی تو یہ کہ خدا جانتا ہی مَا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ ہی آسمانون مین فرشتے تارے روحین وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو زمین مین ہی کھانین اور اوگنے والی چیزین حیوانات مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ نہین ہوتے ہین آدمی کہ باہم راز کہنے والے ہون إِلَّا هُوَ

ع ۷

رَابِعُهُمْ مگر خدا اونکا چوتھا ہی علم مین یعنی اونکو یار کر دیتا ہی اس حیثیت سے کہ اونکا رفیق ہو اور اونکے کلام پر مطلع ہو وَلَا خَمْسَةٍ
اور نہ پانچ راز کہنے والے ہوتے ہین اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر وہ اونکا چھٹا ہو افعال اور اقوال دیکھنے اور جاننے کے سبب سے
یعنی اونکو چھ کر دیتا ہی وَلَآ اَدْنٰى اور نہ بہت کم ہوتے ہین مِنْ ذٰلِكَ تین عدد سے وَلَآ اَكْثَرَ اور نہ بہت زیادہ پانچ سے
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ اونکے ساتھ ہی علم کے سبب سے اَيْنَ مَا كَانُوْا جہان کہین ہون آسمانون مین یا زمین مین اسواسطے
کہ اوسکے علم کو چیزون کے ساتھ قرب مکانی نہین ہی کہ مکانات مختلف ہونے سے تفاوت کرے نظم این معیت در نیابد عقل و ہوش
زین معیت دم مزن بنشین خموش ٭ قرب حق از بندہ دور ست از قیاس ٭ بر قیاس خود منہ آنرا اساس ٭ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا اوسکی جو کچھ اونھون نے کیا ہی دنیا مین اونکی تفضیح اور تشہیر کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے
دن اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ اللہ سب چیزین اور باتین اور کام عَلِيْمٌ ○ جانتا ہی اور اوسکے علم کی نسبت سب معلومات کے
ساتھ یکسان ہی اہل آسمان کے حالات اوسی طرح جانتا ہی جیسے اہل زمین کے اور اوسکا علم چھپے ہوے امور کو اسطرح گھیرے ہوے ہی
جیسے ظاہری امور کو بیت نہان و آشکارا ہر دو یکسانست بر علمت ٭ نہ این ازو دور بینی نہ آن زو دیر تر دانی ٭ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی
تفسیر مین لکھا ہی کہ یہود اور منافقون کی یہ عادت تھی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لشکر روانہ فرماتے اور اوسکی خبر دیر کو آتی
تو مومنون کی راہ پر یا مومنون کے پاس بیٹھتے اور ایک دوسرے سے مصلحت کرتے اور جن لوگون کے عزیز قریب اوس لشکر مین ہوتے اونکی طرف کنکھیون سے
دیکھ کر کوئی رمز غمازی کے ساتھ درمیان مین لاتے یہانتک کہ مومنون کو گمان ہوتا کہ اوس لشکر پر کوئی سختی آ پڑی یا کچھ شکست واقع ہوئی ہی تو مومن
نہایت غمگین ہوتے یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکو نہی فرمائی اور ممانعت کی تین دن تک تو اونھون نے
آپکا حکم مانا پھر اوسی طرح باتین کرنا شروع کین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا تو نہین دیکھتا ہی اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی
طرف جو نُهُوْا باز رکھے گئے عَنِ النَّجْوٰى مصلحت کرنے سے آپس مین یعنی اونکو نہی کی گئی ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہین
لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اوس چیز کی طرف جس سے نہی کیے گئے تھے وَيَتَنٰجَوْنَ اور مصلحت کرتے ہین عداوت کی راہ سے
بِالْاِثْمِ اوس چیز کے ساتھ جو اونکو گنہگار کرتی ہی مومنون کی غیبت وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ اہل ایمان کے حق مین اور
اونکے غمگین کرنے کو وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ اپنے کلام کا پاس اور لحاظ نہ رکھکر معالم مین ہی کہ
یہود رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا کہ وَعَلَيْكُمْ حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا نے یہود کا کلام سنا اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ پس حضرت نے فرمایا کہ آہستہ رہ ای عائشہ اور بات نرم
حضرت بی بی عائشہ رض نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے سنا نہین کہ انھون نے کیا کہا حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مگر تمنے وہ نہین سنا کہ مین نے
کیا کہا اور رد کیا یعنی مین نے بھی تو کہا کہ وعلیکم اونکی بات اونپر رد کر دی اور میری بات اونکے حق مین مقبول ہی اونکی بات میرے باب مین نہین
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جب آتے ہین یہود تیری طرف حَيَّوْكَ تحیت اور دعا کرتے ہین تجھکو
بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اوس چیز کے ساتھ کہ نہین تحیت اور دعا کی ہی تجھے اوسکے ساتھ خدا نے یعنی حق تعالی نے تجکو سلا

وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اور یہ کہتے ہیں کہ السّام علیک اور سام زبان یہود مین موت ہے یا تاوار سے قتل ہونا وَیَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہیں یہود فِیْ اَنْفُسِہِمْ آپس مین ایک دوسرے کے درمیان کہ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰہُ کیون نہین عذاب کرتا ہم کو اللہ بِمَا نَقُوْلُ
بسبب اوس چیز کے جو ہم کہتے ہین اوسکے پیغمبر کی نسبت یعنی اگر وہ نبی ہے تو چاہیے تھا کہ ہم جو اونکی اہانت کرتے ہین اسکے
سبب سے خدا ہمپر عذاب کرتا حَسْبُہُمْ جَہَنَّمُ بس ہے اونکو دوزخ عذاب کے واسطے یَصْلَوْنَہَا داخل ہونگے اوسمین
فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ○ پس برا ٹھکانا ہی دوزخ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِذَا تَنَاجَیْتُمْ جب مصلحت کرو ایک
دوسرے سے فَلَا تَتَنَاجَوْا تو نہ مصلحت کرو بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ وَمَعْصِیَتِ
الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ جیسا کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مصلحت کرو نکوکاری
اور پرہیزگاری اور ڈر کے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو تم کرتے ہو الَّذِیْۤ ایسا اللہ کہ تم اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ○
اوسکی طرف اکٹھا کیے جاؤگے اور تمکو کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰی سوا اسکے نہین کہ مصلحت کرنا گناہ اور بیداد کے ساتھ
مِنَ الشَّیْطٰنِ شیطان کے وسوسہ سے ہے کیونکہ تمھاری نگاہ مین آراستہ کرتا ہے اور اوس کام پر تمکو رکھتا ہے لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
تاکہ غمگین کرے مومنون کو وَلَیْسَ اور نہین ہے شیطان راز کہنے کے ساتھ بِضَآرِّہِمْ شَیْـًٔا ضرر پہونچانے والا مومنون کو کچھ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ مگر اللہ کے اذن سے یعنی اوسکی مشیت اور حکم سے وَعَلَی اللّٰہِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے کام حق تعالیٰ پر چھوڑین اور یہود اور منافقون کی مصلحت کرنے کو
حساب مین نہ لائین اسواسطے کہ اونکے کامون کی کوئی مقدار اور اونکی خبرون کا کچھ اعتبار نہین ہے بیت گر بما سخن خصم تندخوے نگو
کہ اہل مجلس ما راز ان حسابے نیست ○ اہل بدر مین سے ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بعضے صحابہ حضرت کے گرداگرد
بیٹھے تھے اور جگہ نہ تھی بدریون نے سلام کیا اور مجلس کے درمیان مین کھڑے رہے کسی نے اونکو جگہ نہ دی تو حضرت نے فرمایا کہ قم یا فلان
یا فلان یعنی ای فلان فلان شخص تم کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ کھڑے ہوگئے اور اہل بدر کے واسطے جگہ چھوڑ دی منافقون نے موقع
پاکر اس باب مین شکایت اور کنایے شروع کیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِذَا قِیْلَ
لَکُمْ تَفَسَّحُوْا جب کہا جائے تمھارے واسطے کہ جگہ کشادہ کردو فِی الْمَجٰلِسِ مجلسون مین جیسے ذکر اور تلاوت
اور نماز کی مجلسین فَافْسَحُوْا تو جگہ کشادہ کردو لوگون پر یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ تاکہ کشادہ کردے اللہ تمھارے واسطے
قبر یا بہشت مین مکانات وسیع تمکو عطا فرمائے یا تمھارے دل کھولدے تنگی اور زحمت دور کرکے وَاِذَا قِیْلَ اور جب
کہا جائے تمکو کہ انْشُزُوْا اوٹھو فَانْشُزُوْا تو اوٹھو کھڑے ہو موضح مین ہے کہ ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مجلس مین بیٹھتا تھا اون لوگون مین سے جب کسی ایک کو کسی کام کے لیے بلاتے تو وہ نہ اوٹھنا چاہتا تو یہ آیت نازل ہوئی اور
تفسیر ماوردی مین مذکور ہے کہ جب تمسے کہین کہ اوٹھو جمعہ کی نماز کو یعنی اذان کہین تو تم جلدی کرو اوٹھنے مین یَرْفَعِ
اللّٰہُ تاکہ بلند کرے اللہ درجے بہشت مین الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور بلند کرتا ہی اون لوگون کے جو دیے گئے علم ایمان کے ساتھ دَرَجٰتٍ ط درجے اون مومنون کے درجون پر جو بے علم ہوگئے ہین اسواسطے کہ مومن عالم افضل ہی مومن بے علم سے کشف الاسرار مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو مین نے خواب مین دیکھا تو مین نے کہا کہ مجکو خبر دو اوس عمل سے جو سب عملون سے بہتر ہی تاکہ اوسکے سبب سے مین خدا کا قرب اور نزدیکی ڈھونڈھون فرمایا کہ عالمون کے درجے سے زیادہ بلند کوئی درجہ مین نے نہین دیکھا اوس سے اوپر اندوہناکون کا درجہ ہی تو یہ جواب اس آیت کے موافق ہی اور علماے دین کے درجے بہت بلند ہین دنیا مین مرتبہ اور شرف اور وراثت انبیا کے سبب سے اور عقبی مین بھی فضل اور قدر اصفیا کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کو مومن غیر عالم پر درجے ہین کہ ان دونون درجون مین ساٹھ برس تک تیز رو گھوڑے کے دوڑنے کا فرق ہی ابو داؤد کی حدیث مین مذکور ہی کہ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو ستارون پر بیت مَصَابِيْحُ الْاَنَامِ بِكُلِّ اَرْضٍ ٭ هُمُ الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ الْكِرَامِ ٭ اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی رفعت آدمی بعلم بود ٭ ہر کرا علم بیش رفعت بیش ٭ قیمت ہر کسے بدانش اوست ٭ ساز افزون بعلم قیمت خویش ٭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِيْرٌ ۝ جانتا ہی اس کلام مین امید خوف وعدہ وعید سب ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت تردد کرتے اور بہت مصلحت کرکے ہر قسم کی خبرین پوچھتے یہانتک کے آپ تنگ آگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ اور جب مصلحت کیا چاہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَقَدِّمُوْا تو آگے بھیجو یعنی دو بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ مصلحت کرنے سے پہلے صَدَقَةً ط صدقہ مستحقون کو ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا راز کہنے کے قبل خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمھارے واسطے اسلیے کہ طاعت زیادہ کرتا ہی وَاَطْهَرُ ط اور بہت پاکیزہ ہی اسواسطے کہ گناہ مٹاتا ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ کوئی چیز صدقہ دینے کو فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تو بیشک اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو یہ گناہ کرے یعنی بے صدقہ دیے راز کہے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی بندہ کو وہ تکلیف نہین دیتا جسکے اوٹھانے کی طاقت نہو حدیث مین ہی کہ یہ ممانعت دس رات رہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس سونے کا ایک دینار تھا آپ نے اوسے دس درم کو بھنایا ہر روز ایک درم پہلے صدقہ دیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصلحت کرتے اور کچھ پوچھتے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا امام زاہد نے کہا ہی کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی مرتضی کے سوا اور کسی نے اسکی تعمیل نہین کی اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب مین سے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ایک ساعت دن کو رہا حضرت علی مرتضی نے اوسی ساعت اسکی تعمیل کرلی پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا تم ڈرے اور دشوار ہوا تمکو اَنْ تُقَدِّمُوْا یہ کہ مقدم کرو تم بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ط اپنے مصلحت کرنے اور راز کہنے کے پہلے صدقے فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پھر جب کیا تمنے یہ کام وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور پھر اللہ تمپر توبہ کے ساتھ یعنی درگذر اتمسے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو فرض نماز وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اور اطاعت کرو خدا اور اوسکے رسول کی ہر حال مین کیونکہ یہ اوسکی درستی اور تلافی کردے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ اور اللہ خبر رکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ع اوس چیز کی جو تم کرتے ہو حدیث مین ہی کہ عبداللہ بن نبتل

ع ۲

ایک منافق تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھتا اور آپکی باتین یہود سے کہدیا کرتا ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حجرات مطہرات مین سے ایک حجرے مین تشریف فرما تھے اور صحابہ کا ایک گروہ بھی حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ اب تم مین ایک مرد آتا ہے
کہ اوسکا دل گرفتار متکبر ہے اور وہ شیطان کی نگاہ سے دیکھتا ہے ناگاہ ابن نبتل آیا حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے گالی کیون دیتا ہے اور فلان
فلان تیرے یار کیون مجھے سخت کہتے ہین پس ابن نبتل اور اوسکے یارون نے قسم کھائی کہ ہمنے ہرگز یہ بے ادبی نہین کی ہے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہے تو إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا اون لوگون یعنی منافقون کی طرف جنھون نے دوست پکڑا قَوْمًا
غَضِبَ اللَّهُ اوس گروہ کو کہ غصہ کیا ہے اللہ نے عَلَيْهِمْ اون لوگون پر یعنی یہود پر مَا هُمْ نہین ہین منافق مِنْكُمْ
تم مین سے اے مومنو وَلَا مِنْهُمْ اور نہ اون یہود مین سے وَيَحْلِفُونَ اور قسم کھاتے ہین وہ عَلَى الْكَذِبِ جھوٹ دعوی
اسلام اور حضرت سید انام کے اعزاز و احترام پر وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ
تیار کیا ہے خدا نے اونکے واسطے عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت دنیا مین ذلت اور رسوائی اور آخرت مین آتش دوزخ کے سبب سے
إِنَّهُمْ بیشک وہ سَاءَ برا ہے مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ جو کچھ ہین وہ کرتے اور اوسپر اصرار کرتے ہین اتَّخَذُوا پکڑا اونھون نے
أَيْمَانَهُمْ چند قسمون کو جو وہ کھاتے ہین جُنَّةً سپر یعنی اپنی آڑ اور پناہ کہ اوسکے سبب سے اونکی جان اور مال امن مین ہے فَصَدُّوا
پس باز رکھا اونھون نے لوگون کو اپنی بیخوفی کے وقت عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا سے فتنہ انگیزی اور سخن چینی کر کے یا لوگون کو
بد دل کرتے ہین یہانتک کہ وہ لوگ جہاد مین نہین جاتے گھر بیٹھے رہتے ہین فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہے عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ عذاب
رسوا کرنے والا لَنْ تُغْنِيَ دفع نہ کرینگے عَنْهُمْ اونسے قیامت کے دن أَمْوَالُهُمْ اونکے مال وَلَا أَوْلَادُهُمْ اور نہ اونکی
اولاد مِنَ اللَّهِ شَيْئًا عذاب الہی مین سے کوئی چیز أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ وہ منافق دوزخی ہین هُمْ فِيهَا
وہ دوزخ مین خَالِدُونَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہین منافق بھی ہمیشہ دوزخ کے اندر رہنے مین کافر کا حکم رکھتے ہین بلکہ انکا درجہ
مشرکون سے بھی بہت نیچے ہوگا اور انپر عذاب بہت سخت ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا یاد کرو وہ دن جب اوٹھائیگا حق تعالی
سب منافقون کو اونکی قبرون سے فَيَحْلِفُونَ لَهُ پھر قسم کھائینگے خدا کے واسطے اپنے اسلام اور اخلاص پر كَمَا يَحْلِفُونَ
لَكُمْ جسطرح قسم کھاتے ہین تمھارے واسطے وَيَحْسَبُونَ اور اوسدن گمان کرینگے أَنَّهُمْ یہ کہ وہ عَلَىٰ شَيْءٍ کسی چیز پر ہین
اور کام کرتے ہین جو قسم کھاتے ہین اور حق تعالی فرماتا ہے کہ أَلَا إِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک وہ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ وہ جھوٹے ہین
اور اونکا جھوٹ اس حد کو پہونچ گیا کہ اوسکے سامنے جھوٹ بولتے ہین جو ظاہر اور باطن کا حال جانتا ہے اسْتَحْوَذَ غالب آیا عَلَيْهِمُ
الشَّيْطَانُ اونپر شیطان اور وسوسہ دیکر اونھین گناہون کی رغبت دیتا ہے فَأَنْسَاهُمْ پس بھلا دی اونکو ذِكْرَ
اللَّهِ خدا کی یاد کہ نہ وہ دل سے یاد کرتے ہین نہ زبان سے أُولَٰئِكَ وہ لوگ بھول جانے والے حِزْبُ الشَّيْطَانِ
لشکر ہین شیطان کے اور اونکی متابعت کرنے والے أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ آگاہ ہو جاؤ کہ لشکر شیطان
هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وہ تو نقصان پانے والے ہین کہ اونھون نے ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہاتھ سے کھو دین

اسکے حکم سے بیشک خدا جو کچھ تم کرتے ہو خبردار ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مخالفت کرتے ہیں
خدا اور رسول کی اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو عناد رکھتے ہیں فِی الْاَذَلِّیْنَ ۞ بہت ذلیل لوگوں میں ہیں اور اونکے ساتھ ہیں یعنی
دنیا میں قتل اور قید ہونے کی ذلت سے خوار ہوئے اور آخرت میں عذاب دوزخ میں گرفتار ہیں اور عقبیٰ میں رسوا اور روسیاہ اور بے اعتبار ہیں کَتَبَ اللّٰہُ لکھا ہے
خدا نے لوح محفوظ میں اور حکم کر دیا ہے کہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ضرور ضرور غالب ہونگا میں وَرُسُلِیْ ط اور میرے رسول رسول اگر
جہاد کے مامور ہیں تو اونکا غلبہ قہر اور جہاد کے سبب سے ہوگا اور اگر جہاد کے مامور نہیں ہیں تو دلیل و حجت سے اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ تحقیق
کہ اللہ قوی اور قادر ہے انبیا کی نصرت پر عَزِیْزٌ ۞ غالب ہے ہر حکم کرنے پر جو کچھ چاہے اور کوئی اوسے روکنے پر قادر نہیں بیت
حکمے کہ آن زبارگہ کبریا بود ❊ کس را در آن مجال تصرف کجا بود ❊ حق تعالیٰ منافقون کا ذکر اور خدا کے دشمنون کے ساتھ اونکی
دوستی بیان کر چکا تو اوسکے بعد مخلصون کی صفت فرماتا ہے کہ وہ مطلق کسی دشمن کے ساتھ دوستی نہیں کرتے اگرچہ چند در چند قرابتین
واقع ہون چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ نہ پائیگا تو اوس گروہ کو جو ایمان لاتے ہیں بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
خدا کا اور روز آخرت کا کہ یُوَآدُّوْنَ محبت کریں اور دوست رکھیں مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اوسکو جو مخالفت
کرتا ہے خدا کے ساتھ اور اوسکے رسول سے یعنی مومن لوگ کافرون کو دوست نہیں رکھتے وَلَوْ کَانُوْٓا اگرچہ ہون وہ خدا اور رسول کے
مخالف اٰبَآءَھُمْ اونکے باپ جیسے ابوعبیدہ جراح نے اپنے باپ عبداللہ جراح کو جنگ احد میں قتل کیا اَوْ اَبْنَآءَھُمْ
یا اونکے بیٹے ہون جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن اپنے فرزند عبدالرحمٰن کو لشکر کفار سے طلب کیا کہ
اونکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کریں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق کو نہ چھوڑا کہ اپنے بیٹے سے مقابل ہو
جائیں اَوْ اِخْوَانَھُمْ یا اونکے بھائی ہون جیسے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید کو جنگ احد میں قتل کیا اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ
یا اونکے قرابتدار ہون جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور جیسے حضرت مرتضیٰ علی
اور حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے عتبہ اور شیبہ اور ولید کو جنگ بدر میں قتل کیا اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو خدا کے
دشمنون سے محبت نہیں کرتے کَتَبَ لکھا ہے خدا نے یعنی ثابت کر دیا ہے فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ اونکے دلون میں
ایمان کو یا ایمان کو اوسکے لوازم اخلاص اور استقامت و عدہ کے ساتھ اونکے دلون میں اکٹھا کر دیا ہے وَاَیَّدَھُمْ اور تائید اور
تقویت کی اونکی اور قوت دی بِرُوْحٍ رحمت یا نصرت یا نور ہدایت کے ساتھ مِّنْہُ اپنے پاس سے اور بعضے یہ تفسیر کرتے ہیں کہ مدد دی ہے اونکو
جبرئیل علیہ السلام یا قرآن کے سبب سے وَیُدْخِلُھُمْ اور داخل کریگا اونکو حشر کے دن جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتون میں کہ
جاری ہیں مِنْ تَحْتِھَا اوسکے درختون کے نیچے سے الْاَنْھٰرُ نہرین پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہنے
والے ہیں اوسمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ راضی ہوا اللہ اونسے اوس طاعت کے سبب سے جو اونسے دنیا میں کی وَرَضُوْا اور راضی
ہوئے وہ عَنْہُ خدا سے اوس نعمت اور کرامت کے سبب سے جو اوسنے اونہیں عقبیٰ میں عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط
وہ لوگ خدا کا لشکر ہیں اور اوسکے دین کی مدد کرنے والے ہیں اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا لشکر ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ ع

وہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہین امام ثعلبی جب جانی رحمہ اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین اور وہ اون نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے حق تعالی سے کہا کہ الٰہی تیرے الست کون لوگ ہین خطاب آیا الغاضۃ ابصارہم والسلیمۃ اکفہم والنقیۃ قلوبہم اولئک حزبی وحول عرشی یعنی جنھون نے محارم سے نگاہ ڈالنے سے اپنی آنکھین بند کرلین اور خلق کو آزار پہونچانے اور حرام کا مال لینے سے اپنے ہاتھ روک لیے اور اپنے دلون کو ماسوی اللہ سے پاک کیا وہ لوگ میرے لشکر ہین اور میرے عرش کے گرد طواف کرینگے اور اسی باب مین کسی نے کہا ہے قطعہ از ہر چہ نار وا ست دو دیدہ بپوش ہر چہ ناپسند بود دست باز دار
لوح دل از غبار تعلق بشوی پاک تا باشدت بجلۂ اہل قبول بار دشنو ستے ز فقیر خود واز غیب نا ایدت بدنیا و عقبی برابکار

سورۃ الحشر مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی اربع وعشرون آیۃ
سورۂ حشر مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوبیس ۲۴ آیتین ہین

سَبَّحَ تسبیح کہی اور پاکی کے ساتھ تعریف کی لِلّٰہِ خدا کے واسطے جو حمد و ثنا کا مستحق ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اوس چیز نے جو آسمانون مین ہے اور اوس چیز نے جو زمینون مین ہے وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے سب پر حکم مین اَلْحَکِیْمُ ○ پکا اور محکم کام کرنے والا لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن چار ہجری مین خواص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ اون دو مرد عامری کی دیت لینے یہود بنی النضیر کے محلہ مین تشریف لے گئے جو آپ کے عہد مین تھے اور عمرو بن امیہ بن ضمری او نھین قتل کیا تھا جب آپ یہود کے گھر کی دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھے یہود ایک بڑا پتھر چھت پر لیگئے کہ حضرت پر ڈال دین فوراً حضرت جبرئیل نے آپکو خبر کردی اور آپ مدینہ منورہ مین پھر آئے اور یہود کے پاس کسیکو بھیجا کہ چونکہ تمھاری غداری ظاہر ہوگئی تو تم ہمارے شہر و دیار سے نکل جاؤ اور اونکو آپنے دس دن کی مہلت دی یہود سامان سفر مہیا کرنے مین مشغول ہوے اور عبداللہ ابن ابی جو منافقون کا پیشوا تھا اوسنے کسیکو اون یہود کے پاس بھیجا کہ تم اپنے گھرون سے نہ نکلو اپنے قلعون مین اڑ کر پڑے رہو مین اپنی قوم سے دو ہزار آدمیون سمیت تمھارا معین اور مددگار ہون یہود اوس منافق کی بات پر مغرور ہو کر باغی ہو گئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ ایک گروہ لیکر اونکے سر پر پہونچے اور پندرہ دن تک اونکو گھیرے رہے اوس منافق نے یہود سے وعدہ نہ وفا کیا اور کچھ مدد نہ کی آخر یہود نے اوس خوف و ہراس کی وجہ سے جلاوطنی قبول کی جو خدا نے اونکے دلون مین ڈالدیا تھا اور جب شہر بدر ہونا اونھون نے قبول کر لیا تو حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ شرط ہے کہ اپنے ہتھیار چھوڑ جاؤ اور تمھارے جانور جسقدر مال اوٹھا سکین اونپر لادلیجاؤ یہ امر قرار پایا اور حق تعالی نے آیت بھیجی کہ ھُوَ الَّذِیْ وہ وہ خداوند ہے جسنے ذلیل کرنے کی وجہ سے اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نکال دیا اونھین جو نہ ایمان لائے مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی بنی نضیر مین سے مِنْ دِیَارِھِمْ اونکے گھرون سے جو مدینہ مین بنے تھے لِاَوَّلِ الْحَشْرِ پہلی بار اونکو جزیرۂ عرب سے نکالنے کے واسطے اور اونکا دوسرا نکالنا خیبر سے ہوگا یا یہ لوگون کا پہلا حشر ہے ملک شام کی طرف اسواسطے کہ آخر زمانہ مین ایک آگ مشرق کی جانب سے آئیگی اور لوگون کو زمین شام کی طرف ہنکا دیگی اور وہین قیامت قائم ہوگی اور وہ دوسرا حشر قائم ہوگا

وَمَا ظَنَنْتُمْ تم گمان نہ رکھتے تھے اے مومنو اَنْ یَّخْرُجُوْا یہ کہ نکل جائینگے بنی نضیر مدینہ سے بہت مرد ہونیکی جہت سے اور
اور شوکت کی وجہ سے وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ اور گمان کیا اونھون نے کہ اونکو مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ بازرکھینگے اونکے
قلعے مِّنَ اللّٰهِ اونپر حکم اور قضاے آلہی نازل ہونے سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پھر آیا اونپر عذاب آلہی کا دن مِنْ حَيْثُ
لَمْ يَحْتَسِبُوْا اوس جگہ سے جہان سے اونھون نے گمان نہ کیا تھا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور
ڈال دیا اوسنے اونکے دلون مین رعب اور خوف کہ شہر بدر ہونے پر مستعد ہوگئے اور جب شہر سے نکلجانے کا حکم ہوا يُخْرِبُوْنَ
خراب کرتے ہین اور گراتے ہین بُيُوْتَهُمْ اپنے گھر بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھون سے وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون کے
ہاتھون سے یعنی اونھون نے عہد شکنی کی یہانتک کہ اونکے گھر اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوے تو گویا اونھون نے خود اپنے ہاتھون سے
خراب کیے لکھا ہے کہ یہود جب وطن چھوڑنے پر آمادہ ہوے اور سمجھے کہ ہمارے مکانات مومنون کے قبضے مین آئینگے تو اپنے مکان کھودتے
تھے اور جو دروازے اور لکڑی اور پتھر اونھین اچھا معلوم ہوتا اوسے اپنی جگہ سے اوکھاڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے ساتھ لیجائین تو چھ سو اونٹ
لاد کر اپنے کو آراستہ کیا اور بناوٹ کی راہ سے دف بجاتے اور گاتے ہوے مدینہ منورہ کے بازار سے نکلے بعضے تو ولایت شام مین
چلے گئے اور بعضے خیبر مین فَاعْتَبِرُوْا پس عبرت لو يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ اے آنکھون والو یعنی اونکا حال دیکھو اور عبرت پکڑو
وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہ یہ ہے کہ خدا نے لکھا ہے لوح مین اور حکم کیا ہے عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ اونپر جانا اپنے نکلجانے کا تو
لَعَذَّبَهُمْ ضرور عذاب کرتا اونکو فِي الدُّنْيَا دنیا مین قتل ہونے اور لونڈی غلام بننے کے سبب وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور اونکے
واسطے باوصف اسکے کہ دنیا مین شہر بدر ہوے آخرت مین عَذَابُ النَّارِ ۝ عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِكَ یہ عذاب
اونپر بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دشمنی کی خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ اور
حکم کی مخالفت اختیار کی وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی دشمن رکھتا ہے اللہ کو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
سخت عذاب کرنے والا ہے اوسپر اور جو اوسکے مثل ہین اونپر لکھا ہے کہ محاصرہ کے زمانہ مین حکم ہوا کہ اونکے خرمون کے باغ کاٹے جائین
نخل عجوزہ کے سوا اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس کام پر مامور ہوے تو ابولیلی رضی اللہ عنہ اچھے
درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین انھین کاٹ کر منافقون کے دل توڑتا ہون اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اونمین سے بڑے
بڑے درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالی یہ خرمے کے درخت مسلمانون کے ہاتھ مین پھیر دیگا تو جو درخت بہتر ہین وہ مین
مسلمانون کے واسطے چھوڑتا ہون تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ وہ جو کاٹے تمنے خرمے کے درختون مین سے
اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا یا چھوڑا تمنے اونکو قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا قائم اونکی جڑون پر فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم سے ہے اور
اوسکی پسند کے موافق اسواسطے کہ تمکو مدد دے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور اسواسطے ہے کہ ذلیل اور خوار کرے یہود کو جو دائرہ
ایمان سے باہر نکلے ہوے ہین لکھا ہے کہ جب بنی نضیر شہر بدر ہوے تو پچاس زرہین اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین اونکی ہین اور اونکے
مال اور باغ سب فی ہوے یعنی سب خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ ہوا پھر حضرت نے جو چیز جسے چاہی عطا کی اور باغات

بعضے لوگون کو بخشے اور اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسمین پانچ حصے کر دیے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی طرف
گئے ہین اور حق تعالیٰ اس باب مین فرماتا ہی وَمَآ اَفَآءَ اللّٰہُ اور جو کچھ پھیر دیا اللہ نے عَلٰی رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْهُمْ اون کا مال
اور ملک مین سے یعنی جو غنیمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی فَمَآ اَوْجَفْتُمْ تو نہین دوڑایا تھا تمنے عَلَيْهِ اوسکے
حاصل کرنے پر مِنْ خَيْلٍ کسی گھوڑے سے وَّلَا رِكَابٍ اور نہ اونٹ سے یعنی تم لوگ اس حصار پر پیادہ آئے تھے اور زیادہ
لڑائی بھی نہین ہوئی کہ تمکو کچھ کلفت اور دقت ہوئی ہو اور تمنے لڑ بھڑ کر اس حصار کو فتح نہین کیا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن اللہ
مدد سے يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ مسلط اور غالب کر دیتا ہی اپنے پیغمبرون کو عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جسپر چاہتا ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر پیغمبرون کو غالب اور دشمنون کو مغلوب کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہی کبھی بسبب ظاہری جیسے جدال و قتال
اونکو غلبہ دیتا ہی اور کبھی بسبب باطنی جیسے اونکے دلون مین خوف و ہراس ڈالتا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ جو کچھ پھیر دیتا ہی اللہ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
اپنے رسول پر مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى دیہاتون اور اہل شہر کے اموال اور املاک مین سے جو لڑکر نہین لیے جاتے فَلِلّٰهِ پس خدا کے
واسطے ہین وَلِلرَّسُوْلِ اور رسول کے لیے وَلِذِي الْقُرْبٰى اور قرابتیون کے واسطے جو رسول سے قرابت رکھتے ہین
وَالْيَتٰمٰى اور بے باپ کے نابالغ بچون کے لیے وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیرون کے واسطے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ چلنتون
یعنی مسافرون کے لیے جو مال نہ رکھتے ہون حکما اس بات پر ہین کہ فئ خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھا اور اونکی تقسیم
آپسے متعلق تھی اپنی زندگی مین اہل و عیال کے واسطے سال بھر کا خرچ آپ اوس سے کرتے تھے اور باقی جس طرح حق تعالیٰ آپ تقسیم فرماتے تھے اور
آپ کی وفات کے بعد بعض علما ظاہر آیت پر حمل کر کے چھ حصون پر تقسیم کرتے ہین جو حصہ خدا کے نام رہا وہ کعبہ شریف اور مسجدون کی
تعمیر مین صرف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ حق تعالیٰ کا نام فقط تعظیم کے واسطے ہی اور پانچ ہی حصون پر تقسیم کرتے ہین اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ مین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ امام اوسکا مصرف ہی اور بعض کے نزدیک مسلمانون کے مصالح مین
صرف کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک مجاہدون کے ہتھیار وغیرہ مین صرف کرنا چاہیے اور معالم مین ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جب غنیمت
لیتے تو اوسکا سردار اوسمین ایک چوتھائی لیتا اور باقی مین سے بھی اپنے واسطے تحفہ اختیار کرتا اور اوسے صفی کہتے اور باقی قوم پر چھوڑتا
اور قوم کے تونگر لوگ اوسے فقیرون پر تقسیم کرنے مین حیف کرتے رؤساے اہل ایمان کے ایک گروہ نے یہی خیال کر کے بنی النضیر کی غنیمتون کے
باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مال غنیمت مین سے ایک چوتھائی اور صفی لے لیجیے اور باقی
چھوڑ دیجیے کہ ہم تقسیم کر لین حق تعالیٰ نے اوسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص حصہ کر کے اوسکی تقسیم اوس طرح پر مقرر فرمائی جو مذکور ہوئی
اور فرمایا کہ ہمنے فئ کا حکم ظاہر کر دیا كَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہو وہ دُوْلَةً پھرنے والی ہاتھون ہاتھ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ درمیان
مالدارون کے مِنْكُمْ تمہارے کہ اپنے حق سے زیادہ لیلین اور فقیرون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ اور جو دے تمکو رسول فئ اور غنیمت مین سے فَخُذُوْهُ تو لیلو تم اوسکو کہ وہ تمہارا حق ہی وَمَا نَهٰىكُمْ
عَنْهُ اور جس چیز سے نہی کرے تمکو جیسے غنیمت مین خیانت فَانْتَهُوْا تو باز رہو اوس سے اور محقق لوگ اس

[illegible] جو کچھ [illegible] اور اوسکے معنی یہ ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بات کا حکم کرین اوسے قبول کرلو اور حکم مانو اور
[illegible] اور یہ ہو کہ اونکا امر ونہی برحق ہے جو کوئی اونکے حکم کی تعمیل کرے نجات پائیگا اور جو کوئی اونکی نہی سے
[illegible] حدیث انکس کہ شد متابع رائے تو قد نجا ٭ وان کو خلاف امر تو ورزید قد ہلک ٭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
اور ڈرو خدا سے [illegible] رسول کی مخالفت کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا ہے
اون لوگون کو جو [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہین لِلْفُقَرَاۤءِ الْمُهٰجِرِيْنَ اور فی کی تقسیم یتیمون مسکینون
مسافرون کے لیے ہے اور [illegible] ہجرت کرنے والے فقیرون کے واسطے الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا وہ جو نکالے گئے ہین مِنْ دِيَارِهِمْ
اپنے گھرون سے جو مکہ [illegible] وَاَمْوَالِهِمْ اور دور پڑے ہین اپنے مالون سے يَبْتَغُوْنَ طلب کرتے ہین فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
فضل اللہ سے وَرِضْوَانًا اور اوسکی خوشنودی یعنی اونکی ہجرت تجارت اور دنیوی غرضون کے واسطے نہ تھی بلکہ حق سے
حق تعالی کی رحمت اور خوشنودی کے وہ طالب تھے اور خدا و رسول کی محبت مین اونھون نے اپنے گھر اور مال چھوڑے وَّيَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ اور مدد کرتے ہین خدا کے دین کی اپنی جان اور مال سے وَرَسُوْلَهٗ اور مدد کرتے ہین اوسکے پیغمبر کی یاری کرکے اُولٰۤىِٕكَ
وہ مہاجرون کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ وہ ہین سچے دین اسلام مین قول کی رو سے بھی اور فعل کی راہ سے بھی وَالَّذِيْنَ
اور وہ لوگ [illegible] واسطے جنھون نے تَبَوَّؤُ الدَّارَ مقام کیا ہجرت کے گھر وَالْاِيْمَانَ اور ایمان کے گھر یعنی مدینہ منورہ
مین امام ابوبکر نقاش کی تفسیر مین ہے کہ یہ مدینہ منورہ کا نام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا یہ نام رکھا تو اس آیت کے معنی
ہوے کہ اونھون نے مدینہ مین اقامت کی مِنْ قَبْلِهِمْ مہاجرون کی ہجرت کے قبل اس سے انصار مراد ہین جو وہان اپنے گھرون مین
ایمان لائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے دو برس قبل مسجدین بنائی تھین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
دوست رکھتے ہین اوسکو جسنے ہجرت کی اِلَيْهِمْ اونکے شہر و دیار کی طرف اور اوسے جگہ دیتے ہین اور اپنے مال سے امداد و اعانت
کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ اور نہین پاتے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اپنے دلون مین حَاجَةً حسد اور کپٹ اور دغدغہ مِّمَّاۤ اُوْتُوْا
اوس چیز سے جو وہ دیے جاتے ہین مراد یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونھون نے
مہاجرون کے ساتھ جو اعانت اور امداد اور احسان کیا تھا وہ بیان کیا پھر فرمایا کہ اے گروہ انصار اگر تم چاہو تو بنی نضیر کے مال تم
سب کو مین تقسیم کردون اور مہاجر لوگ بدستور سابق تمھارے گروہ مین رہین اور اگر چاہو تو یہ مال خاص مہاجرون کو مین دیدون
اور وہ تمھارے گھرون سے نکلکر اپنے امور معیشت کے بندوبست مین مشغول ہون پس حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ
اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کہ اہل مدینہ کے پیشوا تھے بولے کہ یا رسول اللہ ہمارا جی یہ چاہتا ہے کہ یہ مال بھی آپ مہاجرون کو تقسیم فرمایئے
اور جسطرح وہ ہمارے گھرون مین رہتے ہین اوسی طرح ہمارے گھرون مین رہین کہ اسواسطے کہ ہمارے گھرون مین اون ہی کے سبب سے نور اور
برکت ہے پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے حق مین دعا فرمائی اور حق تعالی اونکی شان مین فرماتا ہے وَيُؤْثِرُوْنَ
اور ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرون کو عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اپنی جانون پر یعنی اپنی ذاتون سے پہلے اونکو دیتے ہین

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ اور اگرچہ ہو اونکو خَصَاصَةٌ حاجت اوس چیز کی جو ایثار کرتے ہین اسباب نزول میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ ایک سری بکری ہوئی کسی فقیر صحابی کے واسطے کوئی شخص لایا اون صحابی نے دوسرے مسلمان کو جو اونسے زیادہ محتاج
تھا بھیجدی اوسنے تیسرے پر ایثار کی اسی طرح نو محتاجون نے دوسرے پر ایثار کی اور یہ آیت اون اول غنی فقیرون کی شان مین نازل
ہوئی حکما اس بات پر ہین کہ جن چھ صفتون کو جود شامل ہے اونمین صفت ایثار بہت کامل اور فاضل صفت ہے اور ایثار یہ ہے کہ کوئی شخص
کسی چیز کا محتاج ہو اور دوسرے کو اوسکا مستحق دیکھے تو اپنے صرف مین نہ لائے اوسے دیدے رباعی کریم کامل آنرا می شناسم اندرین دوران
کہ گر نانے رسد از آسیای چرخ گردانش ٭ ز استغنای ہمت با وجود فقر و بے برگی ٭ نخود و اگیرد و سازد نثار بے نوایانش ٭ وَمَنْ
يُوقَ اور جو کوئی نگاہ رکھا جائے شُحَّ نَفْسِهِ بخل سے اوسکا نفس یعنی اپنے نفس کو مال کی محبت اور خرچ کرنے کی عداوت سے
باز رکھے فَأُولَئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وہ ہین چھٹکارا پانے والے یا حصہ پانے والے دنیا مین نقد نیکنامی کا
اور آخرت مین وعدہ کیے ہوئے ثواب کا وَالَّذِينَ جَاءُوا اور جو لوگ آئے اور آتے ہین مِنْ بَعْدِهِمْ بعد مہاجرون و انصار کے
اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابع مراد ہین روز قیامت تک يَقُولُونَ کہتے ہین کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے ہمارے رب
بخشدے ہمکو وَلِإِخْوَانِنَا اور ہمارے بھائیون کو الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وہ جو سبقت لیگئے ہمپر ایمان مین
وَلَا تَجْعَلْ اور نہ رکھ فِي قُلُوبِنَا ہمارے دلون مین غِلًّا کینہ اور حسد اور خیانت لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کے
ساتھ جو ایمان لائے ہین ہمسے پہلے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رَبَّنَا اے ہمارے رب إِنَّكَ رَءُوفٌ بیشک تو
مہربان ہے ہماری دعا قبول کر رَحِيمٌ ۝ رحمت والا اپنی رحمت سے ہمکو سابقون کے گروہ مین داخل کر علما نے کہا ہے کہ جس کسیکو
اصحاب مین سے کسی ایک کے ساتھ بھی دل مین کینہ ہو وہ اس آیت والون مین سے نہین ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار نے فرمایا
کہ حق تعالی نے مسلمانون کے تین مرتبے کیے ہین مہاجر انصار تابعین کہ یہ حضرات دل کی سادگی اور طینت کی پاکی سے موصوف ہین تو جو
شخص اس صفت پر نہو وہ مومنون کی قسمون سے باہر ہو جائیگا أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا اون لوگون کی
طرف جو نفاق کرتے ہین اور جو کچھ اونکے دل مین ہے اوسکے خلاف ظاہر کرتے ہین یعنی ابن ابی اور ابن نبتل اور رفاعہ اور اونکے لشکر کہ
اونھون نے بنی نضیر کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ تم جو محمد کے ساتھ لڑائی کیا چاہتے ہو اسمین ہم تمھارے شریک ہین اور تمھاری پوری
اعانت ہم کرینگے اور ہم تمھارے ساتھ ایسے متحد ہین کہ اگر وہ تمکو اس شہر و دیار سے نکال دینگے اور تمپر غالب آئینگے تو ہم تمھاری رفاقت
کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کا حال دیکھو کہ وہ يَقُولُونَ کہتے ہین لِإِخْوَانِهِمُ
اپنے بھائیون سے جو کفر مین اونکے مثل ہین الَّذِينَ كَفَرُوا وہ جو نہین ایمان لائے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
اہل توریت مین سے کہ وہ یہود ہین کہ غم نہ کرو لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ اگر نکال دیے جاؤگے تم اپنے شہر و دیار سے تو لَنَخْرُجَنَّ
ضرور نکلینگے ہم بھی مَعَكُمْ تمھارے ساتھ محبت اور حمیت کی وجہ سے وَلَا نُطِيعُ اور ہم اطاعت نہ کرینگے
فِيكُمْ تمھاری ایذا اور رنج مین أَحَدًا کسی کی کہ وہ محمد ہین یا تمھارے برخلاف کسی مسلمان کی ہم اطاعت نہ کرینگے

اَبَدًا ہمیشہ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ اور اگر تم قتال کیے جاؤ گے یعنی مسلمان تمہارے ساتھ قتال کرینگے تو لَنَنْصُرَنَّكُمْ البتہ ضرور ہم مدد دینگے تمکو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ بیشک وے جھوٹے ہیں لَئِنْ اُخْرِجُوْا اگر نکال دیے جائیں یہود مدینہ سے تو لَا يَخْرُجُوْنَ نہ نکلینگے منافق مَعَهُمْ اونکے ساتھ اور اونکی موافقت اور مصاحبت نہ کرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا اور اگر قتال کیا جائے اونکے ساتھ تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ نہ مدد دینگے منافق اونکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ اور اگر بالفرض مدد دیں منافق یہود کو اور لڑائی میں اونکے ساتھ موجود بھی ہوں تو لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ البتہ پھر جائینگے اور اپنی پیٹھ یعنی شکست پاکر بھاگ جائینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ پھر اونکے پسپا ہو جانے کے بعد بنی نضیر مدد نہ دیے جائینگے یعنی جب اونکے مددگار ہی پسپا ہو جائینگے تو پھر وہ کیونکر مدد پائینگے لَاَنْتُمْ البتہ تم اے مومنو اَشَدُّ رَهْبَةً بہت سخت ہو خوف کی راہ سے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اونکے دلوں میں مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی منافق لوگ تم سے بہت ڈرتے ہیں کہ اوس قدر خدا سے نہیں ڈرتے ذٰلِكَ یہ جو اونکو تم سے بڑا ڈر ہے بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے خدا کی عظمت کو نہ چاہیے تھا کہ اوس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ نہیں قتال کرتے تمہارے ساتھ جَمِيْعًا وہ سب یعنی یہود اور منافق اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ مگر دیہات میں کہ جو مضبوط کیے گئے ہیں خندق اور برج وغیرہ سے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا دیواروں کے پیچھے سے تیروں اور پتھروں سے یعنی اونکو یہ قوت نہیں ہے کہ میدان میں روبرو ہو کر تم سے مقاتلہ اور مقابلہ کر سکیں اور یہ خوف اور بد دلی کی وجہ سے نہیں بلکہ بَاْسُهُمْ لڑائی اونکی بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کے درمیان جب وہ لڑائی کرتے ہیں شَدِيْدٌ سخت ہے مگر جو شجاع کہ خدا اور رسول سے لڑتا ہے وہ ڈرپوک اور بزدل ہو جاتا ہے تو وہ اوس خوف کے سبب سے جو خدا نے اونکے دلوں میں ڈالدیا ہے روبرو ہو کر مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقوں کو سب کو مجتمع اور متفق رائے اور تدبیر میں وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى حالانکہ اونکے دل پراگندہ اور پریشان ہیں اسواسطے کہ اونکے عقائد اور مقاصد مختلف پڑے ہیں ذٰلِكَ یہ برے اوصاف جو اونمیں ہیں بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہیں کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ گروہ ہیں کہ عقل نہیں پکڑتے اور دریافت نہیں کرتے اوس چیز کو جسمیں اونکی صلاح ہے اون یہود کی مثل كَمَثَلِ الَّذِيْنَ جیسے اون لوگوں کی مثل ہے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے قَرِيْبًا قریب زمانہ میں کہ ذَاقُوْا چکھا اونھوں نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی ضرر اپنے گناہ کا وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی دنیا میں ذلت اور رسوائی کے علاوہ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک آخرت میں اور یہود کو فریب دینے اور اونسے مدد کا وعدہ کرنے میں منافقوں کی مثل كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ جیسے شیطان کی مثل ہے اِذْ قَالَ جب اوسنے کہا لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ کافر کو کہ اپنے کفر پر ثابت اور قائم رہ کہ میں تیرا یار اور مددگار ہوں فَلَمَّا كَفَرَ پھر جب وہ کفر پر ثابت قدم ہو گیا اور شرک کے درخت کی جڑ اوسکے دل کی زمین میں خوب جم گئی تو قَالَ کہا شیطان نے کہ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ میں تجھسے بیزار ہوں اِنِّيْٓ بیشک میں تو اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب ہے سب اہل عالم کا شیطان سے ابلیس مراد ہے اور انسان سے ابوجہل اور یہ گفتگو اوس وقت تھی جب ابوجہل جنگ بدر کی طرف

متوجہ ہوا اور قبیلہ کنانہ سے تو عم رکھتا تھا الامیر سراقہ بن مالک کی صورت پر ابلیس ظاہر ہو کر ابوجہل سے بولا کہ ابوالحکم تم
مت ڈرو کہ مین تمہارا یار اور مددگار ہون [illegible] ابلیس نے دیکھا کہ مسلمانون کی مدد کو آسمان سے فرشتے اوترے
ہین تو بھاگا اور کافرون سے بولا کہ مین تم سے بیزار ہون اور سوا اسکے [illegible] قصہ مذکور ہوا ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ شیطان سے
ابیض ابلیس کا بیٹا مراد ہی اور انسان سے برصیصا راہب [illegible] اوس نے کفر پر رکھا اور آخر کو اپنی بیزاری ظاہر کی اور
حکایت مجملاً اس طور پر ہی کہ برصیصا نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان اوسکے امر مین عاجز آ گئے تو ابیض [illegible] اغوا اور
گمراہ کرنے کا ذمہ دار ہو کر آیا آدمی کی شکل پکڑ کر اوسکے صومعہ مین عبادت کرنے لگا راہب اوسکی شدت [illegible]
ہو گیا اوسکا مرید ہو گیا اور ابیض نے وہان سے جانے کا [illegible] اون کی صحت اور جو لوگ مبتلاے بلا ہون اونکی [illegible]
[illegible] راہب کو تعلیم کیے پھر شہر مین آ کر ایک شخص کا گلا دبایا اور ایک طبیب کی صورت پر ظاہر ہو کر اوس شخص [illegible] سے کہا
کہ جب تک برصیصا اسکے حق مین دعا نہ کرینگے اچھا نہو گا لوگ اوسے برصیصا کے صومعہ کے دروازہ پر لیگئے برصیصا نے
[illegible] کیا شیطان نے اوس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور وہ صحت ہو گئی غرض کہ ابیض اسی طرح آدمیون کو بلا مین مبتلا کر کے
برصیصا پاس لیجانے کی راہ بتایا کرتا جب وہ وہی کلمات [illegible] تو وہ اوس مبتلا کو چھوڑ دیتا یہان تک کہ اسی طرح بادشاہ کی بیٹی
بیمار ہوئی اوسے برصیصا کے صومعہ پر لائے برصیصا نے دعا کی [illegible] اوسنے چھوڑ دیا اور وہ اچھی ہو گئی بس اوس لڑکی کو
برصیصا کے سپرد کیا ابیض نے برصیصا کو وسوسہ دیا یہانتک کہ اوسنے اوس شاہزادی سے زنا کی اور حمل ہوا اسکے خوف سے [illegible]
قتل کر ڈالا ابیض نے شاہزادی کے بھائیون کو اس بات سے مطلع کر دیا اونھون نے برصیصا کو پکڑ کے سولی پر چڑھایا اوس وقت
ابیض اوسی اپنی صورت پر ظاہر ہوا اور برصیصا سے کہا کہ مجھے سجدہ کر کہ تجھے چھوڑا دون برصیصا نے سجدہ کیا تو ابیض نے اوس سے
بیزاری ظاہر کی اور وہ بے سعادت اس سب عبادت کے بعد شقاوت ابدی مین گرفتار ہوا **نظم** غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را
در سنگلاخ وسوسہ پیہا بریدہ اند ✤ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ✤ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ✤ **فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا**
پس ہی انجام کار اوس شیطان اور انسان کا **اَنَّهُمَا** یہ کہ وہ دونون **فِي النَّارِ** آتش دوزخ مین **خَالِدَيْنِ فِيهَا** ہمیشہ رہنے
ہین اوسمین **وَذٰلِكَ** اور آگ مین ہمیشہ رہنا **جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ** ؏ جزا ہی کافرون کی **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا** اے وہ لوگو
جو ایمان لائے ہو **اتَّقُوا اللّٰهَ** ڈرو عذاب الٰہی سے اور اوسی کی طرف پھرو **وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ** اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص
مَا قَدَّمَتْ اوس چیز کو جو اوسنے آگے بھیجی ہی **لِغَدٍ** کل قیامت کے واسطے تاکہ اگر نیکیان اور طاعتین کی ہین
تو شکر کرے اور اوسکی زیادتی مین کوشش کرے اور اگر برائیان اور گناہ آگے بھیجے ہین تو توبہ کرے **وَاتَّقُوا اللّٰهَ**
اور ڈرو اور بچے رہو قہر خدا سے اس حکم کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یا پہلا حکم ادائے واجبات مین ہی اس قرینے سے کہ
عمل اوسکے ساتھ ملا ہوا ہی اور دوسرا حرام چیزین چھوڑ دینے مین ہی اس دلیل سے کہ فرماتا ہی کہ **اِنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ **خَبِيْرٌ**
جاننے والا ہی **بِمَا تَعْمَلُوْنَ** ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کشف الاسرار مین ہی کہ اول اشارہ ہی اصل تقوے کی طرف

ع

اور دوسرا کمال تقوی کی جانب آیا پہلا تقوی عوام کا ہی اور وہ حرام چیزون سے پرہیز کرنا ہی دوسرا خواص کا تقوی ہی اور وہ پرہیز کرنا اور بچنا ہی ماسوی اللہ سے بیت اصل تقوی کز زاد این رہ ست ٭ ترک مجموع ماسوی اللہ ست ٭ وَلَا تَكُونُوا اور نہ ہو تم اے مومنو كَالَّذِينَ مثل اون لوگون کے جنھون نے نَسُوا اللّٰهَ چھوڑ دیا اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور مشرک فَأَنْسٰىهُمْ أَنْفُسَهُمْ ط پھر خدا نے بھلا دین اونپر اونکی جانین کہ اپنے واسطے اونھون نے کچھ نیکی پہلے سے نہ بھیجی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ توفیق کا دروازہ بھی اونکے منھ پر بند کر دیا اور سہل بن عبداللہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ گناہ کے وقت خدا کا حکم وہ بھول گئے حق تعالی نے بھی تو یہ انکو بھلا دی أُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝ وہ ہین فرمانبرداری سے باہر ہونے والے لَا يَسْتَوِيٓ برابر نہین ہین خدا کے نزدیک أَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ والے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کر کے آتش دوزخ کے مستحق ہو گئے وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ط اور جنت والے کہ اونھون نے نفس کا کمال حاصل کرنے مین کوشش کر کے جنت کی قابلیت حاصل کی أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے لوگ یعنی جنت مین رہنے والے هُمُ الْفَآئِزُونَ ۝ وہ ہین چھٹکارا پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھٹکارا پائے ہوے اور قائم رہنے والی نعمتون سے ملے ہوے لَوْ أَنْزَلْنَا اگر بھیجتے ہم هٰذَا الْقُرْاٰنَ یہ قرآن عَلٰى جَبَلٍ کسی پہاڑ پر اور اوس پہاڑ کو ہم فہم و ادراک دیتے تو لَرَأَيْتَهٗ ضرور دیکھتا اوسے خَاشِعًا ڈرنے والا اور فرمانبردار مُتَصَدِّعًا پھٹا ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط خدا کے خوف سے اور اوس وعید کی ہیبت سے جو اوسمین ہی یعنی پہاڑ باوصف اس بڑائی اور سختی کے اگر قرآن سمجھتا تو ڈرتا اور حکم مانتا اور آنکھون سے چشمے بہاتا اور کافرون کے سخت دل اوس سے اثر نہین قبول کرتے بیت اے دل سنگین تو یک ذرہ سوہان گیر نیست ٭ نفس کافر کیش تو از ترک عصیان سیر نیست ٭ وَتِلْكَ الْأَمْثٰلُ اور یہ مثلین نَضْرِبُهَا بیان کرتے ہین ہم لِلنَّاسِ لوگون کی تنبیہ کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ کہ شاید اوسمین سوچین اور اوس سے حصہ لین هُوَ اللّٰهُ وہ اللہ جسنے قرآن بھیجا الَّذِي وہ اللہ ہی لَآ إِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت إِلَّا هُوَ ج مگر وہ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج جاننے والا ہی پوشیدہ اور آشکارا کا اور بعضون نے کہا ہی کہ جاننے والا معدوم اور موجود کا یا زندگی اور موت یا رزق اور اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا اوس چیز کا جو ہی اور اوس چیز کا جو ہو گی هُوَ الرَّحْمٰنُ وہ ہی بڑا رحم کرنے والا کہ اوسکی رحمت عام سبقت لیجانے والی نے دنیا مین سب خلق کو گھیر لیا ہی الرَّحِيمُ ۝ بڑی رحمت والا کہ اوسکی خاص رحمت مومنون کو پہونچیگی آخرت مین عفو اور مغفرت رضامندی اور رویت کے ساتھ هُوَ اللّٰهُ وہی خدا الَّذِي وہ خدا کہ کسی وجہ سے لَآ إِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود عبادت کے قابل إِلَّا هُوَ ج مگر وہ اَلْمَلِكُ بادشاہ کہ اوسکی ذات کا جلال احتیاج سے محفوظ ہی اور اوسکی صفات کا کمال استغنائے مطلق سے ملا ہوا ہی الْقُدُّوسُ پاک نقصان اور عیبون کے شائبون سے اور منزہ آفتون کے راہ پانے سے السَّلٰمُ سالم عیبون اور علتون سے مبرا ضعف اور عجز اور خلل سے الْمُؤْمِنُ امن دینے والا مومنون کا عقوبت نیران سے یا پکارنے والا خلق کو ایمان اور امان کی طرف یا رسولون کی تصدیق کرنے والا معجزے اور دلیلین ظاہر کرنے سے الْمُهَيْمِنُ سچا گواہ اوسپر جو کچھ خلق کرتی ہی یا خلق کا نگہبان یا عدل کے ساتھ قائم یا پوشیدہ باتون پر مطلع یا حق حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ مہیمن اللہ کے نامون مین سے

ایک نام ہے کہ اسکے معنی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اَلْعَزِيْزُ غالب حکم مین با عزت دینے والا اَلْجَبَّارُ بزرگوار یا سر توڑنے والا یا بگڑے کام بنانے والا اَلْمُتَكَبِّرُ عظمت اور کبریا کا مستحق سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہے اللہ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اوسکے ساتھ اسواسطے کہ واجب الوجود شرکت نہین قبول کرتا هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ وہ ہے خدا پیدا کرنے والا یعنی خلق کو تقدیر اور اندازہ کرنے والا مشیت اور حکمت کے موافق الْبَارِئُ ظاہر کرنے والا اونکا نیست سے ہست کرنے والا الْمُصَوِّرُ صورت دینے والا مخلوقات کو لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اوسی کے واسطے ہین نام نہایت جو شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ اور تحسین يُسَبِّحُ لَهٗ پاکی کے ساتھ اوسے یاد کرتی ہے مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ چیز جو آسمانون مین ہے اور زمین میں اور سب نقصانون سے اوسے منزہ اور مقدس جانتے ہین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ ہے غالب اپنی بادشاہی مین کہ مقہور اور مغلوب نہین ہوتا الْحَكِيْمُ پکا کام کرنے والا اپنے قول اور فعل مین کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے وہ حکمت کے موافق ہوتا ہے عین المعانی مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا حضرت جبریل نے کہا کہ عَلَيْكَ بِاٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ دوبارہ پوچھا یہی جواب پایا ان نامون کے دقائق اور حقائق اور ہر نام سے بندہ کا حظ مفصل جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے

وَهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	سُوْرَةُ الْمُمْتَحَنَةِ مَدَنِيَّةٌ
اور وہ تیرہ ۱۳ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ ممتحنہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

سن آٹھ ہجری مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوشیدہ طور پر مکہ معظمہ کا قصد کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو مہاجرون مین سے تھے اونھون نے ایک خط قریش کے نام لکھ کر حضرت کے اوس قصد سے آگاہ کر دیا جبریل امین نے حضرت کو اس حال سے مطلع کیا حضرت علی اور مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا اور وہ روضہ خاخ مین گئے اور وہ خط سارہ سے کہ ابی عمرو بن ضیعی کی مولات تھی لیلیا اور حضرت کی خدمت مین لائے حضرت نے حاطب کو طلب کیا اور پوچھا کہ تمسے کس چیز نے یہ کام کروایا عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مومن ہون خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہون اور دین اسلام سے پھرا نہین ہون مگر قریش کا حلیف ہون اونکی جان سے نہین اور مکہ مین کوئی شخص ایسا نہین رکھتا ہون کہ میرے لوگون اور اولاد اور مال کی حمایت اور حفاظت کرے بخلاف اور مہاجرون کے کہ مکہ مین اونکے قرابت دار ہین مین نے یہ خط لکھ کر چاہا کہ قریش پر اپنا حق ثابت کر لون تاکہ اوسکے ملاحظہ سے میرے لوگون کی حفاظت کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یارو حاطب نے تمسے سچ کہدیا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ غصہ مین آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے کہ مین اس منافق کی گردن مارون حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اوسے رنج نہ دو کہ وہ اہل بدر سے ہے اور حق تعالی نے بدریون کو خوشخبری دی ہے کہ جو چاہو کرو بیشک مین نے تمکو بخش دیا اوس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوْا نہ ٹھہراؤ عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ میرے دشمنون اور اپنے دشمنون کو اَوْلِيَآءَ دوست تُلْقُوْنَ سمجھتے ہو اور القا کرتے ہو اِلَيْهِمْ میرے اور اپنے دشمنون کی طرف

میرے حبیب کی خبرین بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے سبب سے یا اونسے ایسے رکھتے ہو یا محبت کی طرح ڈالتے ہو وَقَدْ كَفَرُوْا اور حال یہ ہے
کہ وہ دشمن کافر ہو گئے ہین بِمَا جَاءَكُمْ اوس چیز کے ساتھ جو آئی ہے تمہارے پاس مِّنَ الْحَقِّ سچی بات کہ وہ قرآن ہے یا دوست کام
کرنا دین اسلام یا متابعت کے لائق کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ نکالتے ہین رسول کو مکہ سے
وَاِيَّاكُمْ اور تمکو بھی نکالتے ہین اَنْ تُؤْمِنُوْا اسواسطے کہ تم ایمان لائے ہو بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ خدا کا جو تمہارا رب ہے اور وہ
لوگ ایمان کے سبب سے تمکو تمہارے گھرون سے نکالتے ہین پھر تم انکو دوست بناتے ہو اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ اگر ہو تم کہ نکلے ہو
اپنے وطنون سے جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ جہاد کے واسطے میری راہ مین وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ اور میری خوشنودی طلب
کرنے کو تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ راز کہتے ہو یعنی پوشیدہ بات اونکے پاس لکھ بھیجتے ہو بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے ساتھ نصیحت کے
پردہ مین وَاَنَا اَعْلَمُ اور مین زیادہ جاننے والا ہون تم سے بِمَا اَخْفَيْتُمْ اوس چیز کو جو تم چھپاتے ہو دشمنون کی دوستی
وَمَا اَعْلَنْتُمْ اور وہ جو ظاہر کرتے ہو تم عذر وَمَنْ يَّفْعَلْهُ اور جو کوئی کریگا تم مین سے یہ کام یعنی اونمین سے کسی کو دوست
بنائیگا یا اونکو خبر بھیجیگا مِنْكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک اوسنے گم کی ہے سَوَاءَ السَّبِيْلِ سیدھی راہ اِنْ
يَّثْقَفُوْكُمْ اگر پائین تمکو مکہ کے کافر یعنی تمپر قادر ہو جائین اور فتح پاکر تمکو قید کرلین تو يَكُوْنُوْا ہونگے لَكُمْ اَعْدَاءً تمہارے
واسطے دشمن اور ایسی محبت کی طرح ڈالنا کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ تمہارے … دشمنی کرینگے وَيَبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ
اَيْدِيَهُمْ اور کھولینگے تمہاری طرف اپنے ہاتھ مارنے اور قتل کرنے کے ساتھ وَاَلْسِنَتَهُمْ اور کھولینگے اپنی زبانین تمپر
بِالسُّوْٓءِ برائی کے ساتھ یعنی گالیان دینگے اور فحش کہینگے وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ اور دوست رکھتے ہین یہ بات
کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ ہین لَنْ تَنْفَعَكُمْ فائدہ نہ دینگے تمکو اَرْحَامُكُمْ تمہارے قرابت والے وَلَآ اَوْلَادُكُمْ
اور نہ تمہارے فرزند یعنی آج مال اور اولاد کی محبت کے سبب سے مشرکون سے محبت کرتے ہو اور ملتے ہو اور وہ مال اور فرزند
نہ نفع دینگے تمکو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ جدا کر دیگا اوسدن خدا تمہارے درمیان
اور تمہاری اولاد اور قرابتدارون کے یعنی کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا اور مومنون کو جنت مین پہونچائیگا وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو دوستی یا دشمنی بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہے اور اوسپر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ تحقیق کہ ہے
لَكُمْ تمہارے واسطے اے مومنو اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سنت اچھی کہ اوسکی اقتدا کرنا چاہیے فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ابراہیم علیہ السلام
کلام مین وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے ایمان لائے اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ یاد کرو جب ابراہیم
علیہ السلام نے اور اونکی قوم کے مومنون نے کہا اپنی قوم سے کہ وہ قوم کے لوگ مشرک تھے کہ تم سے ہم دوستی اور محبت نہ ڈھونڈھو اِنَّا
بُرَءٰٓؤُا بیشک ہم بیزار ہین مِنْكُمْ تم سے کہ بت پرست ہو وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ اور بیزار ہین ہم اوس چیز سے جسے تم پوجتے
ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوئے ہم تمہارے دین یا تمہارے معبودون سے وَبَدَا اور
ظاہر ہو گئی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے الْعَدَاوَةُ دشمنی دل سے وَالْبَغْضَاءُ

اور دشمنی ہاتھ سے یعنی باہم لڑائی اَبَدًا ہمیشہ یعنی دل اور ہاتھ سے برابر ہم مین تم مین دشمنی قائم رہیگی حَتّٰی تُؤْمِنُوْا یہانتک
کہ تم ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اللہ کے ساتھ جو ایک ہی یعنی اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ تو حق تعالیٰ مومنون کو نصیحت فرماتا ہی
کہ مشرکون سے بیزار ہونے مین ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ مگر ابراہیم کی اوس بات مین
جو اوسنے کہی لِاَبِيْهِ اپنے باپ سے کہ اوس وعدہ پر جو مغفرت طلب کرنیکا مین نے تجھسے کیا ہی اور ایمان لانے کا تو نے مجھسے کیا ہی
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ضرور مغفرت طلب کرونگا مین تیرے واسطے وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ اور مالک نہین ہون ای باپ تیرے
واسطے یعنی تجھسے دفع نہین کرسکتا ہون مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی مین سے مِنْ شَيْءٍ ؕ کوئی چیز اگر تو خدا کی طرف نہ پھرا خلاصہ
کلام یہ ہی کہ کافرون سے بیزار ہونے مین تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو مگر اونکی مغفرت چاہنے مین نہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام
سے یہ امر وعدہ کے سبب سے واقع ہوا تھا اور جب ابراہیم اور اونکے یارون نے قوم سے بیزاری ظاہر کی تو کہا کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب
عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا تجھپر ہمنے توکل کیا یعنی خلق سے ہم کٹے اور خالق کے کرم پر ہمنے اعتماد کیا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور تیری طرف
ہم پھرے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ اور تیری طرف ہی پھرنا سبکو آخرت مین ایک قول یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کا
تتمہ نہین ہی بلکہ مومنون کو کافرون کے ساتھ دوستی رکھنے کو منع فرماکر فرماتا ہی کہ جب تمنے دشمنون سے قطع تعلق کیا تو کہو کہ یا اللہ
اونسے ہم کٹے اور تیری مہربانی کے ساتھ ملے مثنوی سوے تو کردیم روے و دل تو بستیم ✦ از ہمہ باز آمدیم و با تو نشستیم ہرچہ
نہ پیوند یار بود بریدیم ✦ ہرچہ نہ پیمان دوست بود شکستیم ✦ رَبَّنَا ای ہمارے رب لَا تَجْعَلْنَا نہ کر ہمکو فِتْنَةً محل تسلط
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو نہین ایمان لاتے ہین یعنی اونکو ہمپر مسلط نہ کر اور اونکے ہاتھون ہمپر عذاب نہ کر
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے ہمکو رَبَّنَا ای ہمارے رب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو غالب ہی حکم مین تو اونکا شر دفع کردے
الْحَكِيْمُ ○ دانا اپنے کام مین پس ہمکو بخش دے لَقَدْ كَانَ بیشک ہی لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهِمْ ابراہیم علیہ السلام
اور اونکی قوم مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت اچھی کہ اوسکی پیروی کرو یہ اس مضمون کا مکرر لانا حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم
کی پیروی کرنے مین تاکید کے واسطے ہی یا پہلی اقتدا اقوال مین ہی اور دوسری افعال مین اور یہ پیروی ہی لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
اوس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہی رضاء الٰہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ اور قیامت کے دن جزا کی یا جو خدا سے اور روز قیامت سے
ڈرتا ہی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو شخص منھ پھیرے حکم سے اور دشمنون سے محبت کرے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہی
اوس سے اور اوسکی مدد دین کرنے سے اسواسطے کہ وہ خود اپنے دین کا مددگار ہی الْحَمِيْدُ ○ تعریف کیا ہوا ہی بے خلق کی
تعریف کے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانون نے اپنے لوگون سے جو مکہ مین مشرک تھے قطع محبت کی تو حق تعالیٰ نے
وعدہ فرمایا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ قریب ہی کہ خدا پیدا کردے بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
اور درمیان اون لوگون کے جنکو عَادَيْتُمْ تمنے دشمن کہا مِّنْهُمْ کفار مکہ مین سے مَّوَدَّةً ؕ دوستی اور یہ اسطرح تھا
کہ ابوسفیان اور سہل بن عمرو اور حکیم بن حزام وغیرہ رؤسا عرب جو مسلمانون کے بڑے دشمن تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور

ع ۲

اونکے لوگون کو اونکے ساتھ محبت کامل پیدا ہوگئی وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ اور اللہ قادر ہے اس بات پر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل دے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اوسے جسنے مشرکون کے ساتھ نہی کے قبل دوستی کی رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے اوسپر جنھون نے نہی کے بعد قطع محبت کی لکھا ہی کہ قوم خزاعہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد وپیمان تھا اور اونھون نے ہرگز مسلمانو نکا قصد نہین کیا اور دین کے دشمنون کو مدد نہین دی حق تعالی نے اونکے باب مین فرمایا کہ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ منع نہین کرتا تمکو ای مومنو اللہ عَنِ الَّذِيْنَ اون لوگون سے جنھون نے لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ نہین قتال کیا تمہارے ساتھ فِي الدِّيْنِ دین کے کام مین وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ اور نہین نکالا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمہارے گھرون سے یعنی خزاعہ نے تمسے مقاتلہ نہین کیا اور تمہارے اخراج مین دخل نہین دیا یا لڑکے اور عورتین مراد ہین کہ اونکو تمہارے قتل اور اخراج مین چندان دخل نہین ہے فرماتا ہی کہ خدا باز نہین رکھتا تمکو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ اس بات سے کہ نیکی کرو اونکے ساتھ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اور اس بات سے کہ عدل کرو یا اونکے واسطے حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ بیشک اللہ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والونکو اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ حق تعالی منع کرتا ہی تمکو عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ اون لوگون سے جنھون نے قتال کیا تمہارے ساتھ فِي الدِّيْنِ دین خدا مین وَاَخْرَجُوْكُمْ اور نکال دیا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمہارے گھرون سے وَظٰهَرُوْا اور مدد کی اونھون نے اور پشت پناہ ہوگئے وہ دشمنون کے عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ تمکو نکال دینے مین تمہارے خانمان سے یعنی مکہ کے مشرک بعض قتال پر آمادہ ہوے اور بعض نے کوشش کرکے اخراج کیا اور بعضے کوشش کرنے والون کے یار اور مددگار تھے تو اللہ روکتا ہی اور باز رکھتا ہی تمکو اَنْ تَوَلَّوْهُمْ اس بات سے کہ دوستی کرو اونکے ساتھ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ اور جو کوئی دوست رکھے اونکو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ دوست رکھنے والے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہ ظالم ہین کہ بے محل دوستی کرتے ہین اسواسطے کہ محبت خدا سے چاہیے اور اوسکے دوستون سے اور اونکی دوستی سے کچھ نہین ہوتا بیت بگسل ز دوستان دغاباز وحیلہ ساز ہ یار بے طلب کہ طالب نقش و فا بود ہ لکھا ہی کہ جب حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی تو شرائط صلح مین ایک یہ بات تھی کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ مین آئے حضرت اوسے کافرون مین بھیجدین اور اگر کوئی مسلمان مدینہ منورہ سے منھ پھیر کر مکہ معظمہ کی جانب جائے تو قریش اوسے نہ پھیرین ہنوز حضرت حدیبیہ مین تھے کہ مومنون کی ایک جماعت مکہ سے بھاگ کے حضرت کی ملازمت مین حاضر ہوئی اوسمین سبیعہ اسلمیہ تھین اونکے پیچھے پیچھے اونکا شوہر مسافر مخزومی پہونچا اور یہ بات کہی کہ شرط صلح یہ تھی کہ ہم مین سے جو کوئی تم مین آئے اوسے پھیر دو پس حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ وہ شرط مردون کے باب مین تھی عورتون پر یہ بات روا نہین ہی کہ ایمان والی عورت کو مشرک کے حوالہ کر دیجیے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای ایمان والو اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمہارے پاس عورتین ایمان والیان مُهٰجِرٰتٍ ہجرت کرنے والیان کفر کے گھر سے دار ایمان مین فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط تو آزماؤ اونکو اسطرح پر کہ اونھین قسم دیکر دریافت کرو کہ اونکا نکل آنا اپنے شوہر کی عداوت یا کسی اور مرد کی محبت کے سبب سے تو نہین اور دنیوی غرضون مین سے کوئی غرض تو نہین لگی ہوئی ہی خالص

تھا اور رسول کے واسطے اور دین اسلام قبول کرنے کو آئی ہین اَللّٰہُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی بِاِیْمَانِھِنَّ اونکے ایمان کو اسواسطے کہ وہ دل کی چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہی مگر چونکہ حکم شرع ظاہر پر ہی تو تم ادنکو قسم دو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنٰتٍ پس اگر تم جان لو اونکو غلبہ ظن کے ساتھ کہ ایمان والیان ہین فَلَا تَرْجِعُوْھُنَّ تو نہ پھیر و اونکو اِلَى الْكُفَّارِ اونکے شوہرون کی طرف جو کافر ہین لَا ھُنَّ نہ یہ عورتین حِلٌّ لَّھُمْ حلال ہین اون کافرون پر وَلَا ھُمْ اور نہ وہ کافر یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ حلال ہوتے ہین اون عورتون کے واسطے اسواسطے کہ دو گھر اور مقام کی دوری اور اختلاف اونکے درمیان جدائی کر دینے والا ہی وَاٰتُوْھُمْ اور دیدو اونکے شوہرون کو مَّآ اَنْفَقُوْا وہ چیز جو عورت پر خرچ کی ہو یعنی مہر پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور اوسکے شوہر مسافر نے جو مہر اوسے دیا تھا وہ لیکر پھیر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اور کچھ گناہ نہین تم پر اَنْ تَنْكِحُوْھُنَّ یہ کہ نکاح کر لو تم ان مہاجرہ عورتون سے اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ جب دو تم اونکو اُجُوْرَھُنَّ اونکے مہر پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اوس مہاجرہ عورت سے نکاح کر لیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُمْسِكُوْا اور نہ مضبوط پکڑو بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ عصمتون یعنی عقدون اور نکاحون کو کافرہ عورتون کے یعنی اونکا نکاح باقی نہ چھوڑو بلکہ اونکو طلاق دیدو اگر ایمان نہ لائین تو اصحاب کے نکاح مین جو کافرہ عورتین تھین اصحاب نے اونکو طلاقین دیدین اور حکم ہوا کہ وَسْئَلُوْا اور مانگ لو اوس شخص سے جو کافرون مین سے اوس عورت کو اپنے عقد مین لائے مَآ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ خرچ کیا ہی تمنے مہر اوس پر وَلْیَسْئَلُوْا اور چاہیے کہ مانگ لین کافر تمسے مَآ اَنْفَقُوْا جو کچھ اونھون نے خرچ کیا اپنی جورون پر مہر جو ہجرت کر آئین یعنی عصمت اور عقد زوجیت منقطع ہو گیا مومن مرد اور کافرہ عورت مین اور کافر مرد اور مومنہ عورت مین تو ہر ایک کو چاہیے کہ جو مہر اپنی جورو کو دیا ہی پھیر لے ذٰلِكُمْ یہ جو ذکر کیا گیا حُكْمُ اللّٰہِ حکم ہی اللہ کا یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ حکم کرتا ہی خدا یہ تم مین وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور اللہ جانتا ہی تمھارے مصالح حَكِیْمٌ ۝ حکم کرنے والا وہ جو محض حکمت ہی یہ آیت نازل ہونے کے بعد مومنون نے مہاجرہ عورتون کے مہر اونکے شوہرون کو ادا کیے اور کافرون نے مرتدہ عورتون کے مہر ادا کرنے سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ اور اگر فوت ہو جائے اے مومنو تمسے شَیْءٌ کوئی چیز مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمھاری عورتون مین سے اِلَى الْكُفَّارِ کافرون کی طرف یعنی عورت دار الحرب مین جا کر عقد کر لے اور اوسکا مہر تمھارے ہاتھ نہ آئے فَعَاقَبْتُمْ تو تم غنیمت لو یعنی لڑو اور انجام کو تم ہی فتح پاؤگے اور مال ہاتھ آئیگا فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَھَبَتْ پس دو اون لوگون کو کہ چلی گئی ہین اَزْوَاجُھُمْ اونکی عورتین دار الکفر مین اور اون لوگون نے اون عورتون کے کافر شوہرون سے مہر نہین پایا ہی مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا مثل اوسکے جو خرچ کیا ہی اونھون نے اوس عورت کا مہر معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چھ عورتین مومن مہاجرون کی عورتون مین سے مرتدہ ہو کر کافرون پاس چلی گئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے مہر مال غنیمت مین سے اونکو شوہرون کو دیے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے الَّذِیْٓ اَنْتُمْ وہ خدا کہ تم بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اوسکے ساتھ ایمان لائے ہو اس آیت کا حکم بقار عہد تک باقی تھا اور جب عہد اوٹھ گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن جب رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مردون کی بیعت لینے سے فارغ ہوے تو عورتون نے بھی بیعت کی رغبت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ
اے خبر کرنے والے رای بلند قدر اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمھارے پاس ایمان والی عورتین کہ یُبَایِعْنَكَ
بیعت کرین تیری عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ اس بات پر کہ شرک نہ کرین اور شریک نہ ٹھہرائین بِاللّٰہِ شَیْئًا اللہ کے ساتھ کسی
چیز کو وَّلَا یَسْرِقْنَ اور چوری نہ کرین وَلَا یَزْنِیْنَ اور نہ زنا کرین وَلَا یَقْتُلْنَ اور نہ مار ڈالین اَوْلَادَھُنَّ
اپنی اولاد کو جیسے زندہ خاک مین توپ دیتی تھین یا جو بچہ پیٹ مین رکھتی ہین اوسکا قصد نہ کرین اور اوسے نہ گراوین وَ
لَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ اور نہ آئین جھوٹ کے ساتھ کہ نادانی کی روسے یَّفْتَرِیْنَهٗ باندھا ہی اوسے بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ
اپنے ہاتھون اور پانون کے درمیان یعنی ایسا نہ کرین کہ حرامی لڑکا جنین اور شوہرون پر جھوٹ لگائین اور اپنے ہاتھ پانون سے
اوسکی پرورش کرین وَلَا یَعْصِیْنَكَ اور نہ عاصی اور گنہگار ہوجائین تیری فِیْ مَعْرُوْفٍ اوس چیز مین جو تو حکم کرے
اونکو نیکی کا کہ وہ رونے پیٹنے کو چھوڑ دینا منھ نوچنے بال پراگندہ کرنے سے باز آنا ہی جب ان شرطون سے بیعت کرین فَبَایِعْھُنَّ
تو بیعت لے اونسے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی ارشاد فرماکر عورتون سے
بیعت لی مگر کسی کا ہاتھ نہین چھوا اور ایک قول ہی کہ پانی کے ایک پیالے مین عورتین ہاتھ ڈالتین پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسمین
دست مبارک ڈالتے اسطرح پر عورتون کی بیعت ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ ام المومنین حضرت خدیجہ کی بہن امیمہ سے آپنے حکم کیا اور اونھون نے عورتون سے
بیعت لی وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اور مغفرت طلب کر بیعت کرنے والی عورتون کی اللہ سے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی
اونکے گناہ جو خدا کی توحید پر بیعت کرین رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہی اونپر کہ توبہ اور ایمان کی توفیق دی ایک بزرگ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہین کہ رحمت
ایمان پر موقوف ہی یعنی جب تک بندہ ایمان نہین لاتا رحمت کا مستحق نہین ہوتا اور مین کہتا ہون کہ ایمان رحمت پر موقوف ہی جب تک حق تعالی اپنی رحمت سے
توفیق نہین دیتا کسی کو دولت ایمان نہین حاصل ہوتی بیت بے رحمت آن یار زر و زخ نہ رہند توفیق عزیز ست بہرکس نہ دہند بعضے محتاج
مسلمان فائدہ حاصل کرنے کو یہود سے دوستی کرتے تھے اور مسلمانون کی خبر اونسے کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے ایمان والو لَا تَتَوَلَّوْا دوستی نہ کرو قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اون لوگون سے کہ غصہ کیا ہی اونپر اللہ نے قَدْ یَئِسُوْا تحقیق
کہ وہ نا امید ہوے ہین یعنی یہود مِنَ الْاٰخِرَۃِ ثواب آخرت سے اسواسطے کہ اونھون نے جان لیا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے
اور آپکے ساتھ عناد اور عداوت رکھنے سے اونکو کسی طرح اخروی ثوابون سے کچھ حظ اور حصہ نہوگا تو ضرور وہ نا امید ہین كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ
جسطرح نا امید ہوے کافر مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ○ قبرون کے لوگون سے یعنی دنیا مین اونکے پھر آنے سے یا یہود ثواب آخرت سے
ایسے نا امید ہین جیسے کافر مرے ہوے کہ اونھون نے اپنا حال صاف جان لیا اور اوس جہان کی نعمتون سے بالکل امید قطع کی

سُوْرَۃُ الصَّفِّ مَدَنِیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً
سورۂ صف مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چودہ آیتین ہین

ع ۲

سَبَّحَ لِلّٰهِ پاک اور بےعیب کہا ہی خدا کو مَا فِی السَّمٰوٰتِ اوسنے جو کچھ آسمانون میں ہی علویات وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہی
سفلیات وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی کہ اوسکا حکم کسی طرح رد نہیں ہوتا الْحَكِيْمُ ○ درست کار کہ اوسکے کام دانائی میں
کسی طرح خلل راہ نہیں پاتا و سیاطی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا کام ہم کرین جو ہمکو دوزخ سے
بچا کر جنت میں پہونچاوے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ آخر آیت تک پس رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو جو چیز تم ڈھونڈھتے تھے وہ آئی یعنی وہ کام جو بندہ کو سجین سے رہائی دے اور اعلی علیین
پہونچاوے وہ ایمان اور جہاد ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت سے کراہیت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
ای لوگو جو ایمان لائے ہو لِمَ تَقُوْلُوْنَ کیون کہتے ہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو نہیں کرتے ہو كَبُرَ بڑا ہی مَقْتًا
غصہ کی راہ سے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اَنْ تَقُوْلُوْا یہ کہ تم کہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو نہ کروگے

صف

اور بعضے علما کے نزدیک یہ آیت عام اور شامل ہی یعنی جو شخص بات کہے اور نہ کرے وہ اس عتاب میں داخل ہی اور اون عالمون کو
بھی یہ سیاست ہوگی جو خلق کو نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہین اور خود اوسے نہیں کرتے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَكُمْ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا کہ ایسے عالمون کی زبانین آگ کی قینچیون سے کاٹی جاتی ہین
رباعی ازمن بگوی عالم تفسیر گوی را ÷ گر در عمل نکوشی نادان مفسری ÷ بار درخت علم ندانم بجز عمل ÷ با علم اگر عمل نکنی شاخ
بے بری ÷ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ دوست رکھتا ہی اون لوگون کو جو قتال کرتے ہین فِیْ
سَبِیْلِهٖ اوسکی راہ مین صَفًّا صف باندھے ہوے دشمن کے برابر كَاَنَّهُمْ گویا وہ استحکام مین بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○
دیوار ہین جن سیسا پلائی ہوئی یہ کنایہ ہی معرکہ حرب مین اونکی ثابت قدمی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور بھڑے رہنے سے
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی اور یاد کر اوسے کہ کہا موسی علیہ السلام نے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے یہ بات کہی
یٰقَوْمِ ای میری قوم لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ کیون رنج دیتے ہو مجکو تم لوگ میرا حکم نہ سنکر وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اور تحقیق کہ جانتے ہو تم
اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہ کہ بیشک مین رسول ہون اللہ کا اِلَیْكُمْ تمھاری طرف اور اپنی رسالت پر کھلے ہوے معجزون سے
مین گواہی قائم کر چکا ہون اور تمکو میری رسالت معلوم ہو گئی اور کچھ شبہہ نہیں رہا تو رسول کو معزز اور مکرم ہونا چاہیے تو تم میری
فرمانبرداری کرو تو قوم کے لوگ اوسی جہالت اور ضلالت پر قائم رہے اور حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فَلَمَّا زَاغُوْۤا پھر جب پھر گئے
بنی اسرائیل حضرت موسی کا حکم قبول کرنے سے تو اَزَاغَ اللّٰهُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوْبَهُمْ اونکے دل صفت یقین سے

ف

اور اونمین شک ڈالدیا وَاللّٰهُ اور اللہ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ○ راہ نہیں دکھاتا اپنی معرفت کی طرف دائرہ
فرمان سے باہر نکلنے والون کو وَاِذْ قَالَ اور یاد کر اوسے بھی کہ کہا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عیسی فرزند مریم نے اپنی قوم کو کہ یٰبَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ ای فرزندان یعقوب اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ بیشک مین رسول ہون اللہ کا تمھاری طرف دلیل اور
حجت کے ساتھ مُصَدِّقًا حال آنکہ تصدیق کرنے والا ہون لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ اوس چیز کو جو مجھ سے پہلے ہی مِنَ التَّوْرٰىةِ

کتاب توریت یعنی مجھسے پہلے نازل ہوئی اور مین نے اوسکی تصدیق کی ہی کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہی وَمُبَشِّرًا اور مین خوشخبری دینے والا ہون بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ ایک رسول کی کہ وہ آئینگے دین کامل اور شرع شامل کے ساتھ مِنْ بَعْدِی میرے زمانہ کے بعد کہ اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ نام اونکا احمد ہی یعنی بڑی تعریف کرنے والے اور حضرت عیسیٰ کے کلام کا ترجمہ یہ ہی کہ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ وَالفَارْقَلِیطَا جَاءَ اور فارقلیطا کے معنی احمدؐ ہین یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ یقینی مین جانے والا ہون اپنے رب اور تمھارے رب کی طرف اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یعنی میرے بعد یقینی آئینگے تبیان مین ہی کہ زبان سریانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام منحمنا ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ خدا اوسے تمھارے پاس بھیجیگا مسیح کے بعد فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جبکہ آیا عیسیٰ علیہ السلام اونکے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ جیسے مردے زندہ کرنا اندھے مادر زاد اور کوڑھی کو اچھا کردینا تو قَالُوْا کہا اکثر بنی اسرائیل نے کہ هٰذَا یہ جو وہ ہمین دکھاتا ہی سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ○ جادو ہی کھلا ہوا یعنی کسی پر یہ بات پوشیدہ نہین کہ وہ سحر کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰی اوس شخص سے جو باندھے عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ خدا پر جھوٹ یعنی اوسکے پیغمبر کی تکذیب کرے اور اوسکی نشانیون کو جادو جانے بعضے علما اس بات پر ہین کہ نضر بن حارث نے کہا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ میری شفاعت خدا سے کرینگے اور خدا اونکی شفاعت قبول فرمائیگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اوس سے بڑھ کر ظالم کون ہی جو خدا پر جھوٹ باندھے کہ کافرون کے حق مین وہ بتون کی شفاعت قبول فرمائیگا وَهُوَ يُدْعٰۤی اور حال یہ ہی کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنی اللہ کا رسول اوسے پکارتا ہی اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ دین اسلام کی طرف جو مشتمل ہی خیر وصلاح اور فوز وفلاح پر دنیا اور عقبیٰ مین وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِی نہین راہ دکھاتا نجات کی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ کو لباب مین ہی کہ چند روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نہین اوتری تو کعب بن اشرف نے کہا کہ خوشخبری ہو تمکو اے گروہ یہود کہ محمدؐ کے خدا نے اوسکا نور بجھا دیا اور اوسکا کام پورا نہوگا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے عرض کی آپ کے دل مبارک کو رنج وملال ہوا پس حضرت جبرئیل وہ رنج دفع کرنے کو یہ آیت لائے کہ يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین یہود لِيُطْفِـُٔوْا کہ بجھا دین نُوْرَ اللّٰهِ اللہ کے نور کو کہ اوسکا دین اور اوسکی کتاب ہی یا نور خدا اوسکا رسول ہی تو اس نور کو بجھانا چاہتے ہین بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے موہون سے یعنی ناپسندیدہ اور بے ادبانہ باتون سے وَاللّٰهُ مُتِمُّ اور اللہ پورا کرنے والا ہی نُوْرِهٖ نور دین اور روشنی شرع سید المرسلین کو قیامت قائم ہونے کے قبل وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ اگرچہ کراہت رکھین کافر اوسکے کامل اور پورے ہونے سے اسواسطے کہ اونکی کراہت کو صدق وصواب کا چراغ بجھا دینے مین کچھ اثر نہین ہی جیسے چمگادڑ کا ارادہ آفتاب جہانتاب کے نیست ونابود ہونے مین کچھ اثر نہین کرتا رباعی شب پرک خواہد کہ نبود آفتاب ۔ تا بہ بیند دیدۂ اومرز بوم ۔ دست قدرت ہر صباحے شمع مہر ۔ برفروزد کوری خفاش شوم ۔ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ وہ وہ خدا ہی جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول کو بِالْهُدٰی اوس خبر کے ساتھ جو سبب ہدایت ہی یعنی قرآن وَدِیْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ ملت حنیفہ ہی لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کردے اس دین کو عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

ع ٥

سب دینون پر چنانچہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے وقت کہ سب اہل زمین دین اسلام قبول کر لینگے وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ ○ اور جو چند کہ کراہت کرتے ہین مشرک اظہار اور غلبہ دین محمدی سے کہ مشتمل ہے توحید ثابت کرنے اور شرک باطل
کرنے پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو هَلْ أَدُلُّكُمْ کیا خبردار کرون مین تمکو عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ ایسی
تجارت پر جو چھوڑا لے تمکو مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ عذاب دردناک سے پھر تجارت کو بیان فرماتا ہے کہ تُؤْمِنُونَ خبر ہے
امر کے معنی مین یعنی ایمان لاؤ مراد یہ ہے کہ ثابت رہو اوس ایمان پر جو تم رکھتے ہو بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور اوسکے رسول کے
ساتھ وَتُجَاهِدُونَ اور جہاد کرو کافرون پر فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین بِأَمْوَالِكُمْ اپنے مالون سے کہ زاد راہ
او سواریان او ہتھیار مجاہدون کے واسطے مول لو وَأَنْفُسِكُمْ ط اور اپنی جانون سے کہ قتل اور حرب پر آمادہ رہو ذَٰلِكُمْ
جو کچھ مذکور ہوا ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہے تمھارے واسطے نفع دینے والے معاملات سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ لا
اگر ہو تم جانتے حقیقی تجارت کا طریقہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اس تجارت مین اصل معاملہ یہ ہے کہ غیر حق کو تو دیدے اور حق کو لیلے نفحات
ابو عبداللہ تستری قدس سرہ سے منقول ہے کہ اونکا بیٹا اونکے پاس آیا اور بولا کہ مین روغن کا ایک گھڑا رکھتا تھا کہ وہی میری پونجی تھی
گھر سے نکالا تو گر کے ٹوٹ گیا اور میری پونجی ضائع ہو گئی ابو عبداللہ تستری نے فرمایا کہ بیٹا اپنا سرمایہ وہ بنا جو تیرے باپ کا سرمایہ ہے
واللہ کہ تیرے باپ کے پاس دنیا اور آخرت مین کچھ نہین ہے اللہ کے سوا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ اوسکا باپ
بھی نہوتا یہ اشارہ ہے فنا کی طرف اور بازار بقا مین اصل پونجی اور نفع ہار دینے کی طرف رباعی تا چند بہ بازار خودی مست شوی
انشاکہ از جام فنا مست شوی ٭ از مایہ و سود دو جہان دست بشوی ٭ سود تو ہمان بہ کہ تہی دست شوی ٭ پس اگر ایمان لاؤگے اور جہاد
کروگے تو يَغْفِرْ لَكُمْ بخشدیگا خدا تمکو تمھارے واسطے ذُنُوبَكُمْ تمھارے گناہ دنیا مین وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا
تمکو عقبی مین جَنَّاتٍ تَجْرِي باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین
وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً اور مکانات پاکیزہ کہ واقع ہین فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ط ہمیشگی کی جنتون مین کہ اقامت کا گھر ہے
ذَٰلِكَ وہ مغفرت اور جنت مین داخل کرنا الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ لا چھٹکارا ہے بڑا وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ط اور تمھارے
واسطے دوسری نعمت ہے دنیا مین کہ اوسے تم دوست رکھتے ہو نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ فتح ہے خدا کی طرف سے قریش پر وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ط
اور فتح ہے نزدیک کہ فتح مکہ ہے یا فارس اور روم کی فتح ابن عطا قدس سرہ نے فرمایا کہ نصرت توحید ہے اور فتح حضرت ملک مجید کے جمال پر
نظر کرنا اور محققون کے نزدیک فتح قریب دل کے دروازہ کا کھلنا ہے مقامات نفس کی ترقی کے سبب سے اور اس فتح کی غنیمتین معارف یقینیہ
ہوتے ہین اور سب مومنون کو اس مرتبہ مین شرکت ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○ اور خوشخبری دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کو دنیا مین نصرت کی اور آخرت مین جنت کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو یہ خطاب اون
انصار کی جماعت سے ہے جنھون نے عقبہ ثانیہ مین بیعت کی اور وہ بہتر آدمی تھے یا خطاب عام ہے یعنی سب مسلمانون کو فرماتا ہے کہ كُونُوا
ہو جاؤ أَنْصَارَ اللَّهِ نصرت کرنے والے خدا کے دین کے اور رسول کے اور تقدیر کلام یون ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی قوم سے نصرت طلب کی وکما قال عیسی ابن مریم للحواریین جیسا کہ نصرت طلب کی اور کہا عیسی بن مریم نے حواریوں سے جو اونکے خواص اور اونکے دین میں سب پر سبقت لیگئے تھے کہ من انصاری کون ہیں میرے یار اور مددگار اور میرے حال پر متوجہ ہونے والے الی اللہ خدا کی مدد کی طرف یا خلق کو خدا کی طرف دعوت کرنے میں میرے معین اور مددگار کون لوگ ہیں تو قال الحواریون کہا حواریوں نے کہ اس راہ مین نحن انصار اللہ ہم ہیں مدد کرنے والے دین خدا کے اور فی الواقع حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد خلق کو خدا کی طرف حواریوں نے دعوت کی فامنت تو ایمان لایا اونکی دعوت کے سبب سے طائفۃ من بنی اسرائیل ایک گروہ بنی اسرائیل کا عیسی علیہ السلام پر اور اونھیں بندہ اور خدا کا رسول جانا وکفرت طائفۃ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہا اور جب حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ نے سب مومنوں کے موافق فرمایا کہ عیسی اللہ کے بندے ہیں اور اوسکے رسول اور اوس گروہ مومن نے مدد پائی اور حق تعالی نے فرمایا کہ فایدنا الذین امنوا پھر قوت دی ہمنے اور غالب کر دیا ہمنے اون لوگوں کو جو ایمان لائے تھے حضرت عیسی پر اور اونکے رسول اور بندے ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے علی عدوھم اونکے دشمنوں پر جو حضرت عیسی کے خدا ہونیکے قائل تھے فاصبحوا پس ہو گئے ایمان والے ظاہرین ۰ ع غالب کافروں پر

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰	وھی احدی عشرۃ آیۃ
سورۂ جمعہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتیں ہیں

یسبح پاکی کے ساتھ یاد کرتی اور تنزیہ کرتی ہی للہ خدا کی ما فی السموت وہ چیز جو آسمانوں میں ہی علوی وما فی الارض اور وہ چیز جو زمینوں میں ہی سفلی ایسا اللہ کہ الملک بادشاہ ہی اور اوسکی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی بے زوال ہی القدوس پاک عیب اور خلل پڑنے سے العزیز غالب کہ مثل اور نظیر نہیں رکھتا الحکیم ۰ حکم کرنے والا راستی اور درستی کے ساتھ ھو الذی بعث وہی خدا جسنے مبعوث کیا فی الامیین امیوں میں اس سے قوم عرب مراد ہی کہ اوسمیں اکثر آدمی بے لکھے پڑھے تھے رسولا منہم رسول انہیں سے یعنی رسول امی مبعوث کیا تاکہ اوسکی رسالت تہمت سے دور رہے اور بعضوں نے کہا ہی کہ حضرت کا امی ہونا اس جہت سے ہی کہ اگلی کتابوں میں یوں ہی مذکور تھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا امی ہونگے از انجملہ حضرت شعیب کی کتاب میں مذکور ہی کہ انی ابعث امیا فی الامیین واختم بہ النبیین یعنی میں ایک رسول امی مبعوث کرونگا امیوں میں اور ختم کرونگا اوسپر نبیوں کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امی ہونے میں بہت نکتے ہیں یہاں تین بیتوں پر اونکے نکتوں کا اختصار ہوتا ہی مثنوی فیض ام الکتاب پرورش + لقب امی خدا ازان کردش + لوح تعلیم ناگرفتہ ببر + ہمہ اسرار لوح دادہ خبر + بر خط اوست انس و جان را سر + گر نخواندست خط ازان چہ خطر + پھر نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کرتا ہی کہ یتلوا علیہم پڑھتا ہی اونپر ایتہ آیتیں کلام الہی کی باوصف اسکے کہ اونکے مثل امی ہی ویزکیہم اور پاک کرتا ہی اونکو کفر کے میل سے اور عقائد

ع ۵ — رکوعاتہا ۲

خبث سے اور اخلاق کی برائی سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہے اونکو قرآن وَالْحِكْمَةَ ق اور احکام شریعت
اور دین کے کام معقول اور منقول وَاِنْ كَانُوْا اگرچہ تھے یہ لوگ جواب قرآن پڑھنے والے اور پاک ہین مِنْ قَبْلُ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین کہ وہ شرک تھا اور دین جاہلیت کا
تتبع وَاٰخَرِيْنَ اور مبعوث کیا دوسرون کے درمیان مِنْهُمْ مومنون سے کہ وہ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط نہین پہونچے
ان لوگون کو جو اونسے سابق تھے مگر لاحق ہونگے اس سے تابعین مراد ہین اور معالم مین ایک حدیث صحیح متفق علیہ لائے ہین سے معلوم ہوتا ہو
کہ وہ لوگ عجم ہین اور بہت صحیح قول یہ ہی کہ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام مین داخل ہوا اور ہوتا ہی وہ
ان آخرین مین داخل ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور خدا غالب ہی امر بعثت مین جس کسی کو چاہتا ہی رسول کرکے بھیجتا ہو الْحَكِيْمُ
حکمت والا ہی ہر پیغمبر کو ہر امت کے واسطے اختیار کرنے مین ذٰلِكَ یہ نبوت یا بعثت فَضْلُ اللّٰهِ فضل ہی اللہ کا اور اوسکا
مزید کرم يُؤْتِيْهِ دیتا ہی اوسے مَنْ يَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور اللہ بڑے فضل والا ہی
اور اوسکے فضل کے سامنے دنیا اور آخرت کی سب نعمتین حقیر اور ناچیز ہین مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ مثل اون
لوگون کی جو تحمل کیے گئے توریت کا یعنی جنکو حکم ہوا کہ احکام توریت کا بار تکلیف اوٹھائین ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا پھر اوٹھایا
اونھون نے وہ بار اور فقط زبانی توریت پڑھنے پر قناعت کی جو احکام اوسمین تھے اوسپر عمل نہ کیا اونکی مثل كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
گدھے کی ایسی ہی کہ اوٹھاتا ہی اَسْفَارًا ط کتابین علم کی یعنی اونھین اوٹھانے مین رنج اوٹھاتا ہی اور اوس سے کچھ فائدہ نہین
پاتا یہی حال یہود کا ہی کہ توریت پڑھتے ہین اور اوس سے فائدہ نہین حاصل کرتے مثنوی گفت ایزد یحمل اسفارہ ٭ بار باشد
علم کان نبود ز ہو ٭ علمہاے اہل دل حمال شان ٭ علمہاے اہل تن احمال شان ٭ علم چون بر دل زند یارے بود ٭ علم چون بر تن زند
بارے بود ٭ چون بدل خوانی ز حق گیری سبق ٭ چون بگل خوانی سیہ سازی ورق ٭ بِئْسَ بری مثل ہی جو کہی گئی مَثَلُ
الْقَوْمِ مثل گروہ یہود کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ط اللہ کی آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نبوت پر دلیل تھین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ فلاح اور چھٹکارے کی راہ نہین دکھاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کے
گروہ کو کہ حق کے ساتھ عناد کرکے اونھون نے اپنی جانون پر ظلم کیا اور باوصف اسکے کہتے ہین نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور دیگین یا کہتے تھے
کہ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا ای یہودیو اِنْ زَعَمْتُمْ
اگر گمان کرتے ہو اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ یہ کہ تم دوست ہو خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا لوگون کے عرب اور عجم مین سے
جو ایمان لائے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین
کہ تم ہی خدا کے دوست ہو تا کہ اون درجات اور کرامات کو پہونچو جو حق تعالی نے اپنے دوستون کے واسطے مقرر کیے
ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا اور حال یہ ہی کہ یہود تمنا نہ کرینگے موت کی ہرگز کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ط
بسبب اسکے جو آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ یعنی اون کامون کے واسطے جو اونھون نے کیے جیسے احکام توریت کی تحریف

اور حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی نعت کو بدل دیا اور جانتے ہین کہ مرنے کے بعد اون کامون کے سبب سے عذاب مین گرفتار ہونگے **وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ** اور اللہ جاننے والا ہی **بِالظّٰلِمِیْنَ** ○ ظالمون کو جنھون نے اپنے اوپر ظلم کیا **قُلْ** کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ **اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ** یقینی وہ موت کہ تم **تَفِرُّوْنَ مِنْہُ** بھاگتے ہو اوس سے اور اوسکی تمنا نہین کرتے اور اوسکے وقوع سے کراہت رکھتے ہو **فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ** پس تحقیق کہ وہ پہونچنے والی ہی تمکو یعنی ضرور تمکو آپڑیگی اور یقینی تم اوسکا مزہ چکھوگے **ثُمَّ تُرَدُّوْنَ** پھر پھیرے جاؤگے **اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ** ظاہر اور پوشیدہ جاننے والے کی طرف **فَیُنَبِّئُکُمْ** پھر آگاہ کریگا تمکو **بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ** ○ ع ساتھ اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اور اون کامون کے مناسب جزا پاؤگے **یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا** اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع پر **اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ** جب ندا کیے جاؤ نماز کے واسطے **مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ** جمعہ کے دن **فَاسْعَوْا** تو دوڑو **اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ** اللہ کو یاد کرنے کی طرف کہ وہ نماز ہی اور خطبہ یعنی اوسکی طرف رغبت کرو اور اوسمین کوشش کرو **وَذَرُوا الْبَیْعَ** اور چھوڑ دو خرید فروخت کو قول صحیح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر یہ ہی کہ نماز کی رغبت کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا جمعہ کے دن پہلی اذان واجب کر دیتی ہی اگر اذان دینے والے مستعد ہون **ذٰلِکُمْ** وہ کوشش کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا **خَیْرٌ لَّکُمْ** بہتر ہی تمھارے واسطے معاملہ کرنے سے اسواسطے کہ اوسمین آخرت کا نفع ہی جو باقی رہیگا اور وہ دنیا کے فائدے سے بہتر ہی کہ فنا ہو جاتا ہی **اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ** ○ اگر ہو تم جانتے نفع ضرر اور پہچانتے ہو خیر و شر **فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ** پھر جب ادا کیگئی نماز جمعہ کی **فَانْتَشِرُوْا** تو پراگندہ ہو جاؤ **فِی الْاَرْضِ** زمین مین تجارت کے واسطے اور اپنی حاجت کی چیزون کے لیے یہ امر اباحت ہی یعنی اگر تم چاہو تو نماز کے بعد اپنے کام مین مصروف ہو **وَابْتَغُوْا** اور ڈھونڈھو **مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ** اللہ کا فضل یعنی اپنی روزی اس سے اسباب معاش مہیا کرنا مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منتشر ہونا بھی زمین مسجد مین ہی عالمون اور واعظون کی مجلس مین جانے کو اور ایک قول کے موافق بیمارون کی عیادت اور جنازہ پر حاضر ہونا اور مومنون کی زیارت اور علم طلب کرنا اور ایسی باتین مراد ہین اسواسطے کہ اللہ کا فضل ڈھونڈھنا ان ہی کامون سے ہو سکتا ہی **وَاذْکُرُوا اللّٰہَ** اور یاد کرو اللہ کو **کَثِیْرًا** بہت یعنی اکثر اوقات اوسکے ذکر مین مشغول ہو فقط نماز ہی کے وقت نہین **لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ** ○ شاید تم فلاح پاؤ اور دونون جہان کی خیر کو پہونچو کہ اوسکا ذکر جمعیت ظاہر و باطن کا سبب اور رنجات دنیا و آخرت کا باعث ہی رباعی

از ذکر خدا مباش یکدم غافل ✤ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل ✤ ذکرست کہ اہل شوق را در ہمہ وقت ✤ آسایش جان باشد و آرامش دل ✤

لکھا ہی کہ ایک دن رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا قافلہ ملک شام کی طرف سے پہونچا بہت سا غلہ لیے ہوے اور اوسوقت مدینہ منورہ مین تنگی تھی اور قافلہ جب صحیح سلامت آپہونچا تو خوشی کا طبل بجاتے تھے طبل کی آواز حضار مجلس کے کان مین پہونچی غلہ مول لینے کے واسطے لوگ مسجد سے نکل آئے اور قافلہ کی طرف چلے بارہ آدمیون کے سوا کوئی مسجد مین نرہا کہ اونمین چارون خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے پس حضرت

ع ۸

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب ایک کے پیچھے ایک چلے جاتے اور مسجد مین کوئی نہ رہتا تو اس میدان سے تمھارے طرف آگ روان ہوتی اور اس حال کے ساتھ ہی اس آیت کا نزول جلال ہوا کہ وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہین تِجَارَةً سوداگری یعنی تجارت کا قافلہ اَوْ لَهْوًا یا سنتے ہین طبل کی آواز جو قافلہ پہونچنے کی جہت سے بجاتے ہین انْفَضُّوْٓا تو متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے اور چلے جاتے ہین اِلَيْهَا اوس تجارت کی طرف تا کہ ایک دوسرے سے پہلے غاموں اپنے کو پہونچ جاوے وَتَرَكُوْكَ اور چھوڑ دیتے ہین تجکو قَآئِمًا کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ جو چیز خدا کے پاس ہے نماز پڑھنے خطبہ سننے مجلس نبوی مین حاضر رہنے کا ثواب خَيْرٌ بہتر اور بہت فائدہ کی چیز ہے مِّنَ اللَّهْوِ لہو یعنی طبل کی آواز سننے سے وَمِنَ التِّجَارَةِ اور تجارت کے نفع سے اسواسطے کہ ثواب کے کامون کے فائدے یقینی ہین اور معاملات کے فائدے وہمی وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ع اور اللہ بہتر روزی دینے والون کا ہے یعنی اونسے بہتر روزی دینے والا ہی جو رزق کے وسائط ہین اسواسطے کہ کسی وقت ہوتا ہی کہ وہ جلدی کرتے ہین اور شاید کہ مصلحت وقت نہین جانتے نقل ہے کہ ایک خلیفہ بغداد نے بہلول دانا سے یہ بات کہی کہ آؤ تمھاری ہر روز کی روزی مین مقرر کردون تا کہ تمھارا دل اوس سے متعلق نرہے بہلول نے جواب دیا کہ اگر تجمین چند عیب نہوتے تو مین ایسا کرتا ایک تو تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کیا دینا چاہیے دوسرے تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کب دینا چاہیے تیسرے تجھے یہ نہین معلوم کہ مجھے کتنا دینا چاہیے اور حق تعالیٰ رزق کا کفیل اور یہ سب باتین جانتا ہی اور اپنی حکمت کاملہ کی راہ سے مجھے روزی پہونچاتا ہی اور شاید تو مجپر غصہ مین آئے اور وہ روزینہ موقوف کرے اور حق تعالیٰ گناہ کے سبب سے میری روزی بند نہین کرتا نظم خدائے کہ اوساخت از نیست ہست ٭ بعصیان در رزق بر کس نہ بست ٭ از و خواہ روزی کہ بخشندہ است ٭ برآرندہ کار ہر بندہ است ٭

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً
سورہ منافقون مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

سن پانچ ہجری مین جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ مریسیع سے مراجعت فرمائی اور ایک کنوین کے قریب اوترے تو سنان بن وبرجہنی جو ابن عمرو بن عوف کے حلیف تھے خزرج مین سے تھے اور جہجاہ بن غفاری جو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اجیر تھے اونکے درمیان نزاع ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاجر اور انصار کے درمیان فتنہ اور فساد قائم ہو جائے ابن ابی منافق نے اوس محل پر نا شایستہ باتین کہین از انجملہ یہ کہ مہاجرون کو کچھ نہ دو کہ مدینہ سے چلے جائین اور پراگندہ ہو جائین دوسری بات یہ کہ جب ہم مدینہ مین پھر جائینگے تو جو بہت عزت دار ہی وہ اوسے نکال دیگا جو بہت ذلیل و خوار ہی حضرت زید بن ارقم نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مجلس مین حاضر ہو کر یہ خبر کر دی حضرت نے سنا اور فتنہ و فساد فرو کرنے کو گرمی کی شدت میں دن کے وقت کوچ کا حکم دیا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا اور حال دریافت کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی خاطر عاطر کے واسطے بہت خوب کوششین کین اور ابن ابی کو یہ خبر پہونچی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر وہ

خبر غلط ہونے پر قسم کھائی لوگون نے ملامت شروع کی کے حضرت زید بن ارقم کو جھوٹی خبر کہنے کی تہمت لگائی تو حق تعالی نے حضرت زید کی بات سچ کرنے کو یہ سورت نازل کی کہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ جب آتے ہین تیرے پاس منافق یعنی ابن ابی اور اوسکے یار تو قَالُوْا نَشْهَدُ کہتے ہین ہم لوگ گواہی دیتے ہین کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ بیشک آپ تو رسول ہین اللہ کے یعنی ہم منافق نہین ہین اور دل سے آپکی رسالت کے معتقد ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ اور خدا جانتا ہی کہ تم ای محمد لَرَسُوْلُهٗ ؕ البتہ رسول ہو اوسکے اسواسطے کہ اوسی نے تمکو رسول کیا ہی وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور خدا گواہی دیتا ہی کہ بیشک منافق لَكٰذِبُوْنَ ۚ ضرور جھوٹے ہین اپنی گواہی مین اس جہت سے کہ اونکا اعتقاد اونکی بات کے موافق نہین ہی تو اونکی یہ گواہی کہ ہمارا دل آپکی رسالت کا معتقد ہی جھوٹی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ گواہی سے یہان قسم مراد ہی یعنی قسم کھا کر منافق کہتے ہین کہ ہمارے دل مین آپکی رسالت کا اعتقاد ہی تو خدا جانتا ہی کہ اونھون نے یہ جھوٹی قسم کھائی اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ ٹھہرایا ہی منافقون نے اپنی قسم کو جُنَّةً سپر یعنی بچاؤ کہ اوسکی بدولت قتل اور قید ہونے سے بیخوف رہتے ہین فَصَدُّوْا پھر باز رکھتے ہین لوگون کو گواہی دیکر عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ خدا کے دین سے یا خود راہ خدا مین جہاد کرنے سے منھ پھیرتے ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ سَآءَ برا کام ہی مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ وہ کرتے ہین جھوٹی قسم اور حق سے منھ موڑنا ذٰلِكَ یہ حکم حق اونکے کام برے ہونے کا بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بسبب اسکے ہی کہ وہ ایمان لائے زبان سے ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوے دل سے یا ظاہر مین مومنون سے اونھون نے کہا کہ ہم تم مین سے ہین اور تنہائی مین اپنے رؤسا کے سامنے کفر کے کلمات بولے فَطُبِعَ پس مُہر کردی گئی ہی عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ تو وہ نہین جانتے حقیقت ایمان کو کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہی لکھا ہی کہ ابن ابی مرو جسیم خوبصورت شیرین سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقون کی بھی صورت اوسکے قریب قریب تھی جب منافق رسول مقبول کی مجلس مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ اور جب تو دیکھتے ہو تم ای ہمارے حبیب منافقون کو تو تُعْجِبُكَ تعجب مین لاتے ہین تمکو اَجْسَامُهُمْ ؕ اونکے جسم نرمی اور نازکی کی وجہ سے وَاِنْ يَّقُوْلُوْا اور اگر بات کرتے ہین وہ تو تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ سنتے ہو تم اونکی بات اور اونکی قسم با وجودیکہ ہیں حال آنکہ بے عقلی اور کم فہمی کی وجہ سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ خُشُبٌ سوکھی ہوئی لکڑیا ہین مُّسَنَّدَةٌ ؕ دیوار سے لگا کر کھڑی کی ہوئی یعنی اجسام ہین علم اور نظر سے خالی يَحْسَبُوْنَ گمان کرتے ہین كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ ہر آواز کو اپنے اوپر یعنی مدینہ مین لوگ جو آواز نکالتے ہین اور شور فریاد کرتے ہین تو یہ منافق ایسے بد دل اور ڈرپوک ہین کہ اوس آواز کو سنکر گمان کرتے ہین کہ ہمارا نفاق پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہوگیا یہ اوسی کا شور و غل ہی اب ہم ذلیل اور رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن ہین تیرے ای ہمارے حبیب اور سب مسلمانون کے فَاحْذَرْهُمْ ؕ پس حذر کر اونکے مکر و فریب سے اور اون سے بیخوف نرہ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ ہلاک کرے اللہ اونکو یا لعنت کرے اونپر اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ کیونکر پھیرے جاتے ہین اوحق سے معالم مین ہی کہ یہ آیتین نازل ہونے کے بعد ابن ابی کی قوم نے اوس سے کہا کہ یہ آیتین تیری شان مین نازل ہوئین تو رسول

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت مین جا ناکہ تیرے واسطے مغفرت چاہین تو وہ منافق گردن گھماکر بولا کہ تم لوگون نے مجھسے کہا کہ ایمان لا مین
ایمان لایا زکوۃ مال دینے کی تکلیف دی مین نے زکوۃ بھی دی اب یہی بات باقی ہو کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا
قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اور جب کہتے ہین منافقون سے کہ آؤ عذر خواہی کو یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ تاکہ مغفرت طلب کرین تمھارے
واسطے رَسُوْلُ اللّٰہِ رسول خدا تو لَوَّوْا گھماتے ہین رُءُوْسَھُمْ اپنے سر یعنی مُنھ پھیرتے ہین اور گردن گھماتے ہین جیسے
کوئی کسی مکروہ بات سے مُنھ پھیرتا ہو وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ اور تو دیکھتا ہو ای ہمارے پیغمبر اونکو کہ وہ انکار کرتے ہین
تیری خدمت مین حاضر ہونے سے وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ○ اور وہ تکبر کرنے والے ہین سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ برابر ہی اونپر
اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ مغفرت چاہے تو اونکے واسطے اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ یا مغفرت نہ چاہے تو اونکے لیے لَنْ
یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو نفاق مین اونکے پکے ہونے کی وجہ سے اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ لَا یَھْدِی
الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ○ فلاح اور نجات کی راہ نہین دکھاتا اون لوگون کو جو دائرہ اصلاح سے باہر ہین اور اپنے کام نہین بناتے
ھُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ وہ منافق وہی ہین جو کہتے ہین انصار سے کہ تم لَا تُنْفِقُوْا نہ خرچ کرو عَلٰی مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ اون لوگون پر جو رسول اللہ کے پاس ہین مہاجر فقیر حَتّٰی یَنْفَضُّوْا ؕ تاکہ متفرق ہو جائین غلام اپنے آقاؤن
پاس چلے جائین اور بیٹے اپنے باپون سے جا ملین منافق لوگ انصار کو منع کرتے ہین کہ مہاجرون کو خرچ نہ دو وَلِلّٰہِ اور حال یہ ہو کہ
خدا کے واسطے ہی خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانے روزی کے آسمانون و زمین مین اور اون خزانون کی کنجی وہی کے
دست قدرت مین ہی جسے چاہتا ہو روزی دیتا ہو وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ ○ اور لیکن منافق نہین جانتے کہ رزاق مطلق
حق تعالی ہو آدمی نہین ہین **نظم** خواجہ پندارد کہ روزی او دہد ✤ لاجرم برابن آن منت نہد ✤ زان سببہا او بکے
شد لبس اگر ✤ گم شود ہستند اسباب دگر ✤ حکم روزی بر سببہا مے نہد ✤ بے سببہا نیز روزی مے دہد ✤ یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین منافق
اس سے ابن ابی مراد ہو کہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اگر پھر آوینگے ہم اس سفر سے اِلَی الْمَدِیْنَةِ مدینہ کی طرف تو لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
ضرور ضرور نکال دیگا بڑا عزت دار مِنْھَا الْاَذَلَّ ؕ مدینہ سے بہت ذلیل و خوار کو بڑے عزت دار سے اوسکی مراد اپنی ذات تھی
اور اوس دوسرے لفظ سے حضرت اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کی ذات جامع الکمالات مقصود تھی
وَلِلّٰہِ الْعِزَّةُ اور اللہ کے واسطے ہی عزت اور قدرت اور ربوبیت وَلِرَسُوْلِہٖ اور اوسکے رسول کے واسطے نبوت
اور شفاعت کی عزت وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اور ایمان والون کے واسطے ایمان اور طاعت کی عزت وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
اور لیکن منافق حقیقت عزت کو لَا یَعْلَمُوْنَ ○ ع نہین جانتے ہین نقل ہو کہ جب لشکر ظفر پیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
وادی عقیق مین پہونچا تو ابن ابی کا بیٹا عبد اللہ نام کہ مومن مخلص تھا راستہ پر ٹھہر رہا یہانتک کہ اوسکا باپ بھی وہان پہونچا
عبد اللہ نے اوسکے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پاؤن رکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے مین نہ چھوڑونگا کہ
تو مدینہ مین جائے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے اذن نہ دینگے اور تو یہ بات خوب جان لے کہ بڑا ذلیل تو ہی اور بڑے

عزت والے حضرت ہیں جب حضرت کی سواری وہان پہونچی تو آپ کو یہ حال معلوم ہوا آپ نے ابن اُبی کو مدینہ منورہ مین داخل ہونے کی اجازت دی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے مسلمانو لَا تُلْهِكُمْ نہ باز رکھین تمکو اَمْوَالُكُمْ تمہارے مال وَلَا اَوْلَادُكُمْ اور نہ تمہارے فرزند عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کو یاد کرنے سے اسواسطے کہ ایمان کا مقتضا یہ ہی کہ خدا کی محبت سب چیزون کی محبت پر غالب ہو کہ اگر دنیا کے تمام مال اور آخرت کی سب نعمتین اوسکے سامنے کرین تو نظر قبول سے کسی کو نہ دیکھے بیت

چشم دل از نعیم دو عالم ببستہ ایم + مقصود ما ز دنیا و عقبی تو ئی و بس + وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی یہ کام کرے یعنی مال اور اولاد کے سبب سے حق تعالی کی یاد سے باز رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ نقصان پانے والے ہین کہ جو چیز حقیر اور فانی ہی اوسکے سبب سے باز رہتے ہین بڑی نعمت سے جو باقی رہیگی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو یعنی جو حق واجب ہین وہ نکالو مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہمنے تمکو اور ذخیرۂ آخرت کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آوے اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ایک کو تم مین سے موت کے اسباب فَیَقُوْلَ پھر کہے وہ شخص کہ رَبِّ اے میرے رب لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ کیون نہین پیچھے ڈالتا تو یعنی کیا ہوا اگر تاخیر کرے موت مین اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ تھوڑی مدت تک فَاَصَّدَّقَ تاکہ تصدیق کرون اور زکوۃ ادا کرون مین وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور ہو جاؤن مین نیک مردون مین سے وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ اور ہرگز نہین پیچھے ہٹاتا اللہ نَفْسًا کسی کو موت سے اِذَا جَآءَ جب آپہونچتی ہی اَجَلُهَا اوسکی اجل اور جانے کا وقت یعنی عمر تمام ہو جاتی ہی نہ اوسپر کچھ بڑھاتے ہین اور اوسمین سے کچھ گھٹاتے ہین وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ اور اللہ جانتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور ابوبکر نے یعملون غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ خیر و شر آدمی کرتے ہین خدا کو اوسکی خبر ہی واللہ اعلم بالصواب

سورۃ التغابن مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ثمانی عشرۃ اٰیۃ
سورۂ تغابن مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ تعریف کرتی ہی اللہ کی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو چیز ہی آسمانون مین وحانیات وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو چیز ہی زمین مین جسمانیات لَهُ الْمُلْكُ اوسی کے واسطے ہی بادشاہی زمین و آسمان کی اور جو کچھ زمین آسمان کے درمیان ہی وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے لیے تعریف ہی پیدا کرنے کی نعمت پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور وہ سب چیزون پر قادر ہی هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ اور وہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیو فَمِنْكُمْ پس تم مین بعض كَافِرٌ کافر ہین اوسکے خالق ہونے کا ایمان نہین رکھتے جیسے دہریے اور طبیعیے وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ اور تم مین سے بعضے ایمان رکھنے والے ہین اوسکے خالق ہونے کا جیسے اہل اسلام اور اہل ایمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہی اور بندون کے ساتھ معاملہ اونکے اعمال کے موافق کریگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یا اپنی حکمت بالغہ کے موافق یا کلمہ کن سے یا حق بیان کرنے کو یعنی یہ مخلوق اوسکی وحدانیت کی دلیلین ہین اور حق

اونکے سبب سے ظاہر ہوتا ہی وَصَوَّرَكُمْ اور تسویہ بنائی تمہاری فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر اچھی کین تمہاری صورتین
قد کشیدہ اور خلقت اعتدال کے ساتھ کر کے امام قشیری نے یہ معنی کہے ہین کہ اوسنے تمہارا ظاہر آراستہ کر دیا کمال قدرت کے ساتھ
اور تمہارے باطن کو زینت دی جمال قربت سے اور محققون کے نزدیک حسن انسان یہ ہی کہ اوسکو اوصاف کائنات کی صورت سے
آراستہ کر دیا اور خصائص مبدعات کے خلاصہ کے ساتھ شرف اختصاص بخشا تاکہ سب موجودات علوی اور سفلی ملکی اور ملکوتی کا
نمونہ ہو تو حسن معنوی مراد ہی حسن صوری نہین قطعہ ؏ درون تست مصری کہ تو لی شکرستایش ؛ چہ غم ست گر زبیرون مدد شکر
نداری ؛ شدہ ام غلام صورت بمثال بت پرستان ؛ تو چہ یوسفی ولیکن بسوی خود نظر نداری ؛ بخدا جمال خود را چو در آئینہ ببینی
بت خویش هم تو باشی بہ کسے گذر نداری ؛ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور اوسکی طرف ہی سب کی بازگشت يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ جانتا ہی علم کامل سے جو کچھ ہی آسمانون مین ظاہر اور پوشیدہ وَالْاَرْضِ اور جو کچھ ہی زمین مین عیان اور نہان
وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تُسِرُّوْنَ جو کچھ تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط اور وہ چیز جو تم ظاہر کرتے ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ سینون مین ہی خطرے اور فکرین اَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئی تمہارے پاس
اے اہل مکہ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا خبر اون لوگون کی جو کافر ہوئے مِنْ قَبْلُ ز تمسے پہلے جیسے اولاد قابیل اور عاد و ثمود و اصحاب
ایکہ وغیرہ فَذَاقُوْا پس چکھا اونھون نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی کفر کا ضرر دنیا مین کہ غرق ہونا آندھی سخت آنا
عذاب یوم الظلہ ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور اونکے واسطے ہی آخرت مین عذاب دردناک کہ کبھی منقطع نہوگا ذٰلِكَ
یہ عذاب اونکے واسطے بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ تھے کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول بھیجے ہوے
اونکی طرف بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہری معجزون کے ساتھ فَقَالُوْا تو کہا اونھون نے کہ اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا
کیا آدمی مثل ہمارے ہمین ہدایت کرتے ہین اونھون نے یہ تعجب کیا کہ حق تعالی آدمی کی طرف وحی بھیجتا ہی فَكَفَرُوْا پس
کافر ہوگئے اور رسولون پر ایمان نہ لائے وَتَوَلَّوْا اور منھ پھیرا اونھون نے اون دلیلون اور معجزون مین غور و فکر کرنے سے جو اون رسولون کے
ساتھ تھے پس خدا نے اونکو ہلاک کر دیا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط اور بے نیاز و مستغنی ہی اللہ خلق کے ایمان سے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ
اور اللہ بے پروا ہی مخلوق کی عبادت سے حَمِيْدٌ ۝ تعریف کیا ہوا ہے تعریف کرنے والون کی تعریف کے زَعَمَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا گمان کیا اون لوگون نے جو کافر ہوے اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط یہ کہ نہ اوٹھائے جائینگے قُلْ بَلٰى کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ ہان اوٹھائے جاؤگے وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ قسم میرے رب کی کہ ضرور ضرور تم اوٹھائے جاؤگے قیامت کے دن ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ
پھر خبر دیے جاؤگے بِمَا عَمِلْتُمْ ط اوس چیز کی جو تمنے کیا ہی دنیا مین اور خبر دینا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب ہوگا وَذٰلِكَ
اور یہ اوٹھانا اور خبر دینا عَلَى اللّٰهِ خدا پر يَسِيْرٌ ۝ سہل اور آسان ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ پس ایمان لاؤ خدا پر وَرَسُوْلِهٖ
اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ط اور اوس نور کا جو نازل کیا ہمنے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے قرآن مراد ہی اور اوسے نور اسواسطے کہا کہ اعجاز مین اپنی ذات سے ظاہر ہی اور حلال حرام کے

احکام کی تحقیق مین ظاہر کرنے والا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اقرار اور انکار خَبِيْرٌ جانتا ہی
يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا تمکو اللہ لِيَوْمِ الْجَمْعِ اوس چیز کے واسطے جو جمع کرنے کا دن ہی حساب اور جزا
قیامت کو حق تعالی نے روز جمع اسواسطے فرمایا کہ اوس دن سب آدمی جمع ہونگے اولین اور آخرین یا سب انبیا اور سب امتین
جمع ہونگی یا ظالم اور مظلوم یا اہل ہدایت اور اہل ضلالت یا جنتی اور دوزخی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ فرشتے اور جن اور
آدمی سب جمع ہونگے ذٰلِكَ وہ دن يَوْمُ التَّغَابُنِ طون ہی نقصان ہونے کا یعنی جب مومن کو کافر کا مقام جنت میں
میراث ملیگا اور کافر دوزخ مین مومن کے مقام مین داخل ہونگے تو نقصان ظاہر ہوگا اور اوس دن کافر اپنے کو جانینگے کہ ہم
بڑے زیانکار ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کافر اپنا نقصان دیکھینگے ایمان ترک کرنے کے سبب سے اور مومن اپنا نقصان دیکھینگے نیکیان
کم کرنے کی وجہ سے یا نقصان ڈھونڈھنے کا دن ہی کہ ہر شخص اپنا فائدہ ڈھونڈھیگا اور دوسرے کا نقصان وَمَنْ يُّؤْمِنْ
بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا پر وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے تو يُكَفِّرْ چھپائیگا اللہ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
اوس سے اوسکی برائیان یعنی معاف کردیگا وَيُدْخِلْهُ اور داخل کریگا اوسکو جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے محلون یا درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین
اَبَدًا ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہ گناہ عفو ہونا اور بہشت مین داخل ہونا بڑی کامیابی اور رستگاری ہی
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے وحدانیت کا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی
کہ وہ قرآن ہی یا وہ معجزات جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہمنے ظاہر کیے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ لوگ
دوزخ والے ہین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا باقی رہنے والے اوسمین یعنی مرینگے نہین وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بُری جگہ ہی پھرنے کی
دوزخ مَآ اَصَابَ نہین پہونچتی ہی کسی کو مِنْ مُّصِيْبَةٍ کوئی مصیبت بیماری کی شدت اور عیال و اطفال کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر حکم الٰہی سے یعنی سب مصیبتون کو اوسکا علم گھیرے ہی اگر چاہتا ہی اوس سے سالم رکھتا ہی بندون کے حال کی
درستی کے لیے اور صبر کے ساتھ اونکے امتحان کرتا ہی اور ثواب کی زیادتی اور گناہون سے پاک کرنے کے واسطے بندون پر مصیبت ڈالتا ہی
وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ اور جو کوئی تصدیق کرتا ہی خدا کی اور جانتا ہی کہ مصیبت اوسکے ارادہ اور مشیت سے ہی
تو راہ دکھاتا ہی اللہ اوسکے دل کو صبر اور رضا کی یعنی جب جانتا ہی کہ وہ بلا اللہ کی مراد ہی یعنی ارادہ کی ہوئی ہی تو اوسے دل و جان سے قبول
کرلیتا ہی اور اوسکے واقع ہونے سے مضطرب نہین ہوتا بزرگون نے کہا ہی کہ بلا آئینہ جمال مولی ہی تو آئینہ کو اوسکے جمال کا نور دیکھنے کو دوست
رکھنا چاہیے نظم ہر چہ از دست تو آید خوش بود ✤ گر ہمہ دریاے پر آتش بود ✤ زخم کز دست تو می آید برون ✤ گو سپرد از سینہ ہمن جوے
خون ✤ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ سب چیزین جانتا ہی صبر کرنے والا اور شکایت کرنے والا اوسکو خوب پہچانتا ہی
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو اللہ کی ادا ے فرض مین وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور اطاعت کرو رسول کی ادا ے
سنت مین فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پھر اگر تم منھ پھیر و گے پیغمبر کی اطاعت سے تو اوسکا کیا نقصان فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا

پس نہین ہمارے رسول پر اَلْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور ہمارے رسول نے کُھلّم کُھلّا تبلیغ احکام کر دی اَللّٰهُ اللہ مستحق عبادت ہی لَآ اِلٰهَ کوئی معبود مستحق عبادت نہین اِلَّا هُوَ مگر وہ وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے ایمان یہی چاہتا ہی کہ اپنے کام حق تعالیٰ پر چھوڑ دین اور کفایت مہمات اوسی پر چھوڑ دین اور کفایت مہمات اوسی پر چھوڑ دین گر ین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مسلمانون نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا مگر اونکے زن و فرزند نالہ وزاری گریہ وبیقراری کرکے اونکو نہ چھوڑتے تھے اور وہ لوگ بھی اونپر کمال شفقت و مہربانی کی وجہ سے عاجز ہو کر رہ گئے تھے حق تعالیٰ نے اونکے باب مین آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بیشک بعضی عورتین تمہاری وَاَوْلَادِكُمْ اور اولاد تمہاری جو ہجرت سے مانع ہوئی ہی عَدُوًّا لَّكُمْ دشمن ہین تمہاری فَاحْذَرُوْهُمْ پس اونسے تم حذر کرو اور اونکی گریہ وزاری پر فریفتہ ہوکر ہجرت نہ چھوڑو یہ آیت اون مسلمانون کو پہونچی تو اونھون نے ہجرت کی اور جب مہاجرون کو دیکھا کہ اونمین سے ہر ایک احکام دین مین فقیہ کامل اور عالم فاضل ہوگیا ہی تو ان مسلمانون نے اپنے زن و فرزند پر سختی کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم تمہارے ہی سبب علم سے بے بہرہ رہے ہین اور اسی وجہ سے اونکو خرچ دنیا اور کا مہربانی کی رسمین اونکے ساتھ چھوڑ دین تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا اور اگر معاف کرو وہ جو جرم اونھون نے کیے ہین وَتَصْفَحُوْا اور درگذر و وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو اونکو اور اونکا عذر قبول کرو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک الله غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ بخشنے والا مہربان ہی تمہارے ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہین کہ تمہارے مال وَاَوْلَادُكُمْ اور تمہاری اولاد فِتْنَةٌ آزمایش ہی تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ تم مین سے کون حق کو اونپر ایثار کرتا ہی اور کون دل مال اور اولاد سے اٹھا کر محبت آلہی سے کنارہ کرتا ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ اور الله اوسکے پاس ہی اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اجر بڑا اوسکے واسطے جسکے دل مین خدا اور رسول کی محبت غالب ہو مال اور اولاد کی محبت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب آلہی سے اور بچو اون چیزون سے جو موجب عذاب ہین مَا اسْتَطَعْتُمْ جسقدر بچ سکتے ہو یہ آیت اوس آیت کے حکم کی ناسخ ہی کہ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَاسْمَعُوْا اور سنو اللہ کی بات وَاَطِيْعُوْا اور حکم مانو اوسکا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو خَيْرًا بہتر یعنی جو بہتر ہو خدا کی راہ مین دو لِّاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتون کے واسطے اسلیے کہ اوسکے فائدے تمھی کو پہونچتے ہین وَمَنْ يُّوْقَ اور جو کوئی حفاظت کیا جاتا ہی شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے نفس اوسکا یعنی خدا کے واسطے بخل نہین کرتا اور خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ خرچ کرنے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ فلاح پانے والے ہین دنیا مین خوف کی چیزون سے اور عقبیٰ مین عذاب اور سختیون سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دوگے اللہ کو یعنی جس چیز مین وہ حکم کرتا ہی اوسمین اپنا مال خرچ کروگے اور صدقہ دوگے قَرْضًا حَسَنًا قرض ملا ہوا اخلاص کے ساتھ یا صدقہ دوگے خوشی خاطر سے يُّضٰعِفْهُ تو زیادہ کریگا اللہ اوسکو لَكُمْ تمہارے واسطے ایک کو دس یا سات سو تک یا ہزار یا چار لاکھ یا بے حساب وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمہارے گناہ جو اوس سے پہلے ہوے ہون بخل کرکے اور خرچ نہ کرکے وَاللّٰهُ

شَكُورٌ اور اللہ جزا دینے والا ہے شکر گزارون کو تھوڑے سے صدقے کے عوض بہت کچھ عطیہ دیتا ہے حَلِيمٌ بردبار ہے بخیلون اور ممسکون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا جانتا ہے جو ظاہر مین بندے تصدیق کرتے ہین اور جو دل مین سمجھتے ہین ریا اور اخلاص الْعَزِيزُ غالب ہے بدلا دے سکتا ہے اوسے جسکا صدقہ خالص نہو الْحَكِيمُ ع حکم کرنے والا ہے اونکی کرامت اور عزت کا جو صدق کی رو سے تصدق کرتے ہین

سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ اثْنَتَا عَشَرَةَ آيَةً
سورۂ طلاق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بارہ آیتین ہین

لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو حالت حیض مین طلاق دی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ رجوع کرین اور وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو اگر چاہین طلاق دین اور اس باب مین آیت آئی کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر برگزیدہ کہہ اپنی امت سے کہ تم إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ جب چاہو کہ طلاق دو اپنی اون عورتون کو جو تمھاری مدخولہ ہو چکی ہین سوائے کمسن اور آیسہ اور حاملہ نہون فَطَلِّقُوهُنَّ پس طلاق دو لِعِدَّتِهِنَّ اونکی عدت یعنی طہر بے جماع مین کہ اوسے عدت مین شمار کرسکین اور یہ طلاق موافق سنت ہے اسواسطے کہ عورت طلاق کے بعد عدت مین داخل ہوتی ہے اور طلاق بدعت یہ ہے کہ حالت حیض مین یا اوس طہر مین جسمین مجامعت کی ہو طلاق دے اسواسطے کہ وہ ایام عدت مین حساب نہین ہوسکتے اور عورت اوس محل مین نہ عدت والی ہوتی ہے نہ شوہر والی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک طلاق کے عدد کا کچھ اعتبار نہین اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک معتبر ہے پس اگر طہر بے مباشرت مین طلاق دین تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین سنت ہے اور اون دونون امامون کے نزدیک بدعت ہے اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو سب امامون کے نزدیک سنت ہے وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ اور شمار کرو اے مردو عورتون کی عدت کو کہ وہ اوسکے حساب اور یاد داشت سے عاجز اور غافل ہین وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ تعالی سے جو تمھارا رب ہے اور طلاق سنت کے موافق دو اور طلاق کے بعد لَا تُخْرِجُوهُنَّ نہ نکالو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْ بُيُوتِهِنَّ اونکے گھرون سے جب تک عدت منقضی نہو جائے وَلَا يَخْرُجْنَ اور عورتون کو بھی چاہیے کہ باہر نہ آئین پس اونکو تم نہ نکالو إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ مگر یہ کہ آئین وہ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ساتھ برے کام کے ساتھ جو اون عورتون کا حال بدکاری مین ظاہر کرنے والا ہو اور بکسر یے مُبَيِّنَةٍ کی یے کو زبر پڑھا ہے یعنی مگر جبکہ وہ عورتین برا کام کرین ظاہر کیا ہوا اس سے وہ گناہ مراد ہے جسمین حد مقرر ہو جیسے زنا چوری ہی اسواسطے کہ حد جاری کرنے کے واسطے اون عورتون کو گھر سے باہر لانا چاہیے یا یہ کہ فحش اور سفاہت کے سبب سے اون گھر والون کو ایذا دین تو اوس حال مین اونکو گھر سے نکال دینا حلال ہے اسواسطے کہ یہ امر مخالفت کا حکم رکھتا ہے حق ساقط ہو جانے مین وَتِلْكَ اور یہ حکم جو مذکور ہوئے حُدُودُ اللَّهِ اندازے ہین اللہ کے کہ اوسنے مقرر فرمائے جنسے بندے باہر نہین ہوسکتے وَمَنْ يَتَعَدَّ اور جو شخص گذر جائے حُدُودَ اللَّهِ خدا کی حدون سے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ تو بیشک اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنے کو عذاب کا

مستحق کردیا لَا تَدْرِیْ نہین جانتا ہی تو ای طلاق دینے والے یا نہین جانتا ہی کوئی کہ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ شاید اللہ پیدا کرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس طلاق کے اَمْرًا ○ کوئی کام یعنی شاید مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی محبت اوسکے دل مین آئے اور وہ رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ پھر جب پہونچ جائین عورتین اَجَلَهُنَّ اپنی مدت کو یعنی عدت کا زمانہ آخر ہو جائے فَاَمْسِكُوْهُنَّ تو نگاہ رکھو اونکو یعنی اونکی طرف رجوع کرو اور اونکو روک رکھو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ کہ وہ اچھی طرح نباہ کرنا ہی اور دوبارہ طلاق نہ اونھین ضرر پہونچانے کو اَوْ فَارِقُوْهُنَّ یا جدا ہو جاؤ اور چھوڑ دو اونکو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ یعنی جو کچھ طلاق کا حق ہی مہر وغیرہ وہ ادا کرو وَّاَشْهِدُوْا اور گواہ کرو ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو عدل والے تم مسلمانون مین سے جو فاسق نہون کہ وہ رجوع کرنے پر گواہ ہون اور یہ امر مستحب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ واجب ہی وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ اور گواہی قائم کرو ای گواہو حاجت کے وقت لِلّٰهِ رضاے الٰہی اور طلب ثواب کے واسطے ذٰلِكُمْ یہ گواہ کرنا اور گواہی دینا یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہی اوسکے ساتھ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ جو کوئی ہی ایمان لاتا بِاللّٰهِ خدا پر اور اوس چیز پر جو اوسنے حکم فرمایا وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخر پر اور جو کچھ اوس روز سے متعلق ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور منہیات کا مرتکب نہو خدا سے ڈر کر تو یَجْعَلْ کرتا ہی اور ظاہر کر دیتا ہی لَّهٗ اوسکے مَخْرَجًا ○ نکلنا یعنی وہ نجات پاتا ہی دنیا اور آخرت کے غم سے یا جو کوئی حرام سے پرہیز کرتا ہی خدا اوسکو وجہ حلال سے پہونچاتا ہی وَّیَرْزُقْهُ اور روزی دیتا ہی اوسکو مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جہان سے گمان نہ کرے اور شمار مین نہ لائے یعنی اوسکے دل مین نہ گذرے نظم ازسبہا بگذر و تقوی طلب ٭ تا خدا روزی رساندبے سبب ٭ حق زجائے بخشدت رزق حلال ٭ کہ نباشد در گمان و در خیال ٭ یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہی کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا اوسکا باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا کافرون کی قید مین گرفتار ہو گیا اور اوسکی مان بہت بیقراری اور بے صبری کرتی ہی اور اسکے ساتھ فقر و فاقہ کی بھی نہایت پہونچ گئی جو چیز سد رمق ہو سکے اوسکی بھی قدرت نہین حضرت نے فرمایا کہ تو تقوی اختیار کر اور صابر رہ اور تو اور اوسکی مان اکثر کہا کرے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عوف نے اپنی عورت سمیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر عمل کیا تھوڑی مدت مین عوف کا بیٹا مشرکون کی قید سے چھوٹا اور اونکی چار ہزار بکریان ہنکائے ہوئے صحیح سلامت مدینہ منورہ مین آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کرتا ہی وہ حلال روزی پاتا ہی وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ اور جو کوئی توکل کرتا ہی عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اپنے کام اوسی پر چھوڑتا ہی فَهُوَ حَسْبُهٗ تو اللہ بس ہی اوسے کفایت مہم مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بَالِغُ اَمْرِهٖ پہونچانے والا ہی اپنے کام کو جس جگہ چاہے یعنی جو کچھ اللہ جل شانہ کی مراد ہوتی ہی وہ اوس سے فوت نہین ہوتی قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تحقیق کر دیا ہی اللہ نے اور پیدا کیا ہی لِكُلِّ شَیْءٍ ہر چیز کے واسطے فقیری ہو یا تونگری قَدْرًا ○ اندازہ کہ اوس سے وہ چیز بڑھتی نہین یا وقت کی مقدار مقرر کر دی ہی کہ آگے پیچھے نہین پڑتا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایک آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اوسے مضبوط پکڑین یعنی اوسپر کاربند ہون تو اون سب کو کافی ہو پھر آیۂ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ پڑھی اور چند بار اسکا اعادہ فرمایا اس آیت کی بنیاد تقوی اور توکل پر ہی تقوی بوستان

قرب کی خوشبو ہی اور رتبہ معیت سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل گلزار کفایت کی خوشبو ہی اور اوس سے ریحان محبت کی
خوشبو مہکتی ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بے ان دو صفتون کے طریق تحقیق مین قدم نہین رکھ سکتے بیت سلوک راہ معنی را
توکل باید و تقوی ۔ توکل مرکب راہ است و تقوی توشہ رہرو ۔ جب طلاق دی ہوئی عورتون کی عدت کا حکم نازل ہوا کہ یَتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ جن عورتون کو حیض نہین ہوتا اونکی کیا عدت ہی تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ اور وہ عورتین جو نا امید ہو گئی ہون مِنَ الْمَحِیْضِ حیض سے بوڑھاپے کے سبب سے مِنْ نِّسَآئِكُمْ
تمھاری عورتون مین سے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک مین پڑے ہو اونکے حکم مین یعنی نہین جانتے ہو فَعِدَّتُهُنَّ تو اونکی عدت کا
زمانہ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ تین مہینے ہین وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ اور اونکی عدت جو حائض نہین ہوئین کم سنی کی وجہ سے اونکی عدت
بھی یہی تین مہینے مقرر ہین وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اور حمل والیان اَجَلُهُنَّ اونکی عدت کی مدتین اَنْ یَّضَعْنَ
یہ ہین کہ رکھین حَمْلَهُنَّ اپنا حمل یعنی اونکے لڑکا پیدا ہو خواہ وہ طلاق دی ہوئی ہون یا بیوہ ہو گئی ہون وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ
اور جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے اور اوسکے احکام کی طاعت کرتا ہی تو یَجْعَلْ لَّهٗ ظاہر کرتا ہی خدا اوس متقی کے واسطے مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا
اوسکے کام سے آسانی یعنی اوسکا کام اوسپر سہل کر دیتا ہی ذٰلِكَ یہ جو کہا گیا اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ حکم خدا کا ہی کہ نازل کیا ہی اوسے
لوح محفوظ سے اِلَیْكُمْ تمھاری طرف وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرتا ہی عذاب الٰہی سے اور اوسکے حکم مانتا ہی تو یُكَفِّرْ
چھپاتا ہی اللہ عَنْهُ اوس سے سَیِّاٰتِهٖ اوسکی برائیان یعنی عفو کرتا ہی وَیُعْظِمْ اور بڑا کرتا ہی لَهٗٓ اوسکے واسطے اَجْرًا ۝
اجر یعنی اوسکو اجر زیادہ دیتا ہی اَسْكِنُوْهُنَّ ساکن رکھو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ جہان تم ساکن
ہو مِّنْ وُّجْدِكُمْ اپنی وسعت اور طاقت سے یعنی اپنی طاقت اور سکت کے موافق اونکے رہنے کی جگہ مقرر کر دو وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
اور رنج نہ دو طلاق دی ہوئی عورتون کو خرچ اور گھر کی طرف سے لِتُضَیِّقُوْا اسواسطے کہ تنگ کرو عَلَیْهِنَّ اونپر اونکے رہنے کی جگہ اور
اونکو نکالنا ضرور پڑے وَاِنْ كُنَّ اور اگر ہون طلاق دی ہوئی عورتین اُولَاتِ حَمْلٍ حمل والیان فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ
تو خرچ دو اونکو حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اوس وقت تک کہ اپنا وضع حمل کرین فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ پھر اگر دودھ
پلائین یہ عورتین علاقہ نکاح منقطع ہو جانے کے بعد تمھارے لڑکون کو فَاٰتُوْهُنَّ تو دو اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکی اجرتین دودھ
پلانے پر وَاْتَمِرُوْا اور مشورہ کرو بَیْنَكُمْ ایک دوسرے کے درمیان فرزند کے باب مین بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ دودھ
پلانے اور اوسکی اجرت کے باب مین وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر دشواری اور تنگی کروگے ای ماں باپ دودھ پلانے اور اوسکی
اجرت مین یعنی شوہر اجرت دینے سے انکار کرے یا عورت دودھ نہ پلائے فَسَتُرْضِعُ تو دودھ دینے کو چاہیے لَهٗٓ اوس بچے کے
واسطے اُخْرٰی دوسری عورت کو یعنی اپنے لڑکے کے واسطے انّا رکھو اور ماں پر جبر اور زبردستی نہ کرو لِیُنْفِقْ
چاہیے کہ خرچ دے ذُوْ سَعَةٍ وسعت اور مقدرت والا مِّنْ سَعَتِهٖ اپنی وسعت سے یعنی اپنی طاقت کے
موافق طلاق دی ہوئی عورت کو خرچ دے وَمَنْ قُدِرَ اور وہ شخص کہ تنگ کی گئی ہی عَلَیْهِ رِزْقُهٗ اوسپر اوسکی

روزی یعنی جو شخص فقیر اور تنگدست ہو فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو خدا نے اوسکو دی ہو لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ تکلیف نہین دیتا اللہ نَفْسًا کسی کو اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا مگر اوس چیز کی جو اوسے عطا کی ہو مال مین سے یعنی اللہ اوس چیز کی تکلیف بندون کو نہین دیتا جسکی طاقت اونکو نہو سَيَجْعَلُ اللّٰهُ قریب ہے کہ ظاہر کرے اللہ بَعْدَ عُسْرٍ سختی اور تنگدستی کے بعد يُّسْرًا ۧ آسانی اور فراخ دستی وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت دیہاتی ہین کہ نادانی اور عناد کی رو سے عَتَتْ انکار کیا اونھون نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا حکم سے اپنے رب کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبر کی بات سے فَحَاسَبْنٰهَا پھر حساب کرینگے ہم اونسے قیامت مین حِسَابًا شَدِيْدًا احساب سخت کہ اوسمین مناقشہ ہوگا وَّعَذَّبْنٰهَا اور عذاب کیا ہے اونپر دنیا مین عَذَابًا نُّكْرًا ۝ عذاب بڑا ہولناک جیسے قوم لوط پر یا قیامت کے دن حساب کے بعد ہم اونپر عذاب کرینگے فَذَاقَتْ پھر چکھا اون گانون والون نے وَبَالَ اَمْرِهَا وبال اپنے کام کا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا اور تھا انجام اونکے کام کا خُسْرًا ۝ نقصان اوٹھانا اور اس سے بدتر اور بڑھکر کونسا نقصان ہو کہ جنت اور دیدار الٰہی سے محروم ہونگے اور قید خانہ دوزخ اور عذاب دردناک مین مبتلا ہونگے اَعَدَّ اللّٰهُ تیار کیا ہے اللہ نے لَهُمْ شہرون کے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دونون جہان مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ اے عقل والو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ڔ وہ جو ایمان لائے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تحقیق کہ بھیجی ہے اللہ نے اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ تمھاری طرف نصیحت یا شرف کہ قرآن شریف ہو اور بھیجا تمھارے پاس رَّسُوْلًا رسول کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور قرآن کو حق تعالیٰ نے شرف فرمایا اسواسطے کہ دنیا مین شرف اور عقبیٰ مین بزرگی قرآن پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے کے ساتھ متعلق ہوئی ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ ذکر قرآن ہو اور رسول یعنی بھیجے ہوئے خدا کے جبریل ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ رسول اسکا ذکر ہے اور ذکر وہی رسول ہے یعنی ذکر کرانے والا نصیحت کرنے والا اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہو کہ ذکر پر کلام تمام ہوا اور رسول منصوب ہو فعل مقدر کے سبب سے تقدیر کلام یہ ہو کہ متابعت کرو رسول کی جو ہمیشہ يَّتْلُوْا پڑھتا ہو عَلَيْكُمْ تمپر اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتین قرآن کی کہ اللہ کا کلام ہو مُبَيِّنٰتٍ ظاہر کرنے والا اور بکسر نے مُبَيَّنٰتٍ کی ہے کو پڑھتا ہو یعنی ظاہر کی گئین اور حق تعالیٰ نے ذکر اور رسول کو بھیجا لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ نکالے خدا یا قرآن یا رسول اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے مِنَ الظُّلُمٰتِ گمراہی کی تاریکی سے اِلَى النُّوْرِ ۭ ہدایت کی روشنی کی طرف یا باطل سے نکلے حق کی طرف یا جہل سے علم کی جانب وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے اوسکے رسول کی وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے اور پاک یعنی ریا اور بناوٹ اور غرض سے خالص يُّدْخِلْهُ داخل کریگا اوسکو اللہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون میں کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے والے ہین فِيْهَآ جنت مین اَبَدًا ۭ ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ تحقیق کہ خوب تیار کیا ہے اللہ نے بہشت مین لَهٗ اون مومنون کے واسطے جو نیک کام کرتے ہین رِزْقًا ۝ روزی اور کیا خوب روزی اَللّٰهُ خدا ہے برحق الَّذِيْ

خَلَقَ وہ ہی جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان ایک پر ایک وَّمِنَ الْاَرْضِ اور پیدا کی زمین مِثْلَهُنَّ مانند آسمانوں کے ایک کے نیچے ایک اور بعضوں نے مثلہن کو عدد پر حمل کیا ہی یعنی زمینین بھی سات پیدا کی ہین يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ اوترتا ہی حکم الٰہی اور اوسکی قضا و قدر بَيْنَهُنَّ آسمانوں اور زمینوں مین یعنی اوسکا حکم آسمان اور زمین مین سب جگہ جاری ہی اور ہر طبقہ زمین و آسمان مین اوسکا امر اور اوسکی خلق ہی اور سب کو پیدا کیا لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ تاکہ جان لو کہ خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزین پیدا کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہی وَّاَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ نے اپنا حکم سب پر جاری کیا ہی تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے قَدْ اَحَاطَ یقینی گھیر لیا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا سب چیز کو علم کی رو سے یعنی اوسکا علم اور اوسکی قدرت سب چیزون کو گھیرے ہی موجودات عینی اور موجودات غیبی مین سے کوئی چیز اوسکے علم اور قدرت سے خارج نہین ہی رباعی رمزیست ز سر قدرتش کن فیکون ۔ با دانش او یکیست بیرون و درون ۔ در غیب و شہادت ذرہ نتوان یافت ۔ از دائرہ قدرت و علمش بیرون

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً
سورہ تحریم مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بارہ آیتین ہین

نقل ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے ایک وقت مین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس کسیقدر شہد تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے گھر مین رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت بناتین اور حضرت کو اسکے سبب سے اونکے گھر مین زیادہ توقف ہوتا یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گران گذری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرا لیا کہ جب حضرت وہان سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائین تو ہم مین سے ہر ایک کہے کہ آپکے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہی اور مغفور ایک درخت کا گوند ہی کہ اوسے عرفط کہتے ہین اوسمین بری بو ہوتی ہی اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بری بوون سے محترز رہتے تھے پس حضرت ایکدن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مین سے مغفور کی بو آتی ہی آپ نے جواب مین فرمایا کہ مین نے مغفور تو نہین کھایا مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا [illegible] شہد کی مکھیون نے عرفط کی کلی چوسی ہوگی امام زاہد نے لکھا ہی کہ جب یہ صورت مکر واقع ہوئی تو حضرت نے [illegible] فی نفسی و اللہ لا [illegible] مین نے حرام کرلیا شہد اپنی ذات پر نہین قسم اللہ کی نہ کھاونگا مین اوسے کبھی اور یہ قسم [illegible] اسواسطے کہ دوبارہ کوئی آپکو شہد نہ کھلائے پلائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے برگزیدہ پیغمبر لِمَ تُحَرِّمُ کیون حرام کرتا ہی تو مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ وہ چیز جو حلال کردی ہی خدا نے لَكَ تیرے واسطے یعنی شہد اور بہت مشہور یہ روایت ہی کہ حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن آپ اونکے گھر تشریف لیگئے وہ آپکی اجازت سے اپنے والد ماجد کو دیکھنے گئی تھین آپ نے حضرت ماریہ قبطیہ کو طلب فرماکر اپنی خدمت سے سرفراز کیا حضرت حفصہ اس بات سے مطلع ہوئین اور رنج ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی نہین ہی کہ مین اوسے اپنے اوپر حرام کرلون حضرت حفصہ نے عرض کی کہ مین راضی ہون یا رسول اللہ

آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمھارے پاس امانت ہی تمھین چاہیے کہ کسی سے نہ کہنا اونھون نے قبول کیا جیسے ہی حضرت اونکے گھر کے باہر آئے فوراً حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات کہدی اور مبارکباد دی کہ بارے قبطیہ سے ہمنے نجات پائی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ کے گھر تشریف لیگئے تو اونھون نے رمز وکنایہ مین یہ حکایت کہی اور یہ سورت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ تم اپنے اوپر اوسے کیون حرام کرتے ہو جسے خدا نے تمپر حلال کردیا یعنی ماریہ قبطیہ کو اور تم قسم کہاتے ہو **تَبْتَغِي** ڈھونڈھتے ہو اس حرام کر لینے سے **مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ** خوشنودی اپنی بیبیون کی **وَاللَّهُ غَفُورٌ** اور اللہ بخشنے والا ہی تمھارے قسم کہانے کو **رَحِيمٌ ۝** مہربان ہی کہ اوسنے قسم کا کفارہ مقرر کردیا ہی کہ **قَدْ فَرَضَ اللَّهُ** بیشک مقرر کیا ہی خدا نے اور بیان کردیا ہی **لَكُمْ** تمھارے واسطے **تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ** کھولنا اور توڑنا تمھاری قسمون کا کفارہ کے ساتھ یعنی جو کچھ قسم کے سبب سے باندھتے ہو اوسے کفارہ سے کھول سکتے ہو اور قسم کے کفارہ کا بیان سورۂ مائدہ مین ہی **وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ** اور اللہ تمھارا دوست ہی اور تمھارے کامون کا متولی وہی کرتا ہی جسمین تمھارے کام کی درستی ہی **وَهُوَ الْعَلِيمُ** اور وہ جانتا ہی بندون کی مصلحتین **الْحَكِيمُ ۝** پکا کام کرنے والا ہی چیزین جو کہ بندون کی نسبت کہتا ہی یا کرتا ہی **وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ** اور یاد کرو ای مومنو جب راز کہا پیغمبر نے اور پوشیدہ کیا **إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ** اپنی بعضی بیبیون یعنی حضرت حفصہ کی طرف **حَدِيثًا** بات کو کہ بی بی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلینا ہی یا شہد کو یا حضرت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کی خلافت کا ذکر حضرت حفصہ سے آپ نے پوشیدہ کیا تھا اور اونھون نے حضرت بی بی عائشہ سے ظاہر کردیا **فَلَمَّا نَبَّأَتْ** پھر جب آگاہ کردیا حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو **بِهِ** اوس بات سے **وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ** اور ظاہر کردیا اللہ نے اپنے رسول کو اور آگاہ کردیا **عَلَيْهِ** اوس بات کو حضرت حفصہ کے ظاہر کردینے پر تو **عَرَّفَ** پہچنوادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی حفصہ کو اور جتا دی **بَعْضَهُ** بعضی وہ بات یعنی بین نے وہ جو تمسے فلان فلان بات کہی تھی اور تمنے اونمین سے اسقدر بات ظاہر کردی یعنی بی بی ماریہ قبطیہ کو حرام کرلینا **وَأَعْرَضَ** اور منھ پھیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **عَنْ بَعْضٍ** بعض دوسری سے یعنی خلافت شیخین مراد یہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم کی راہ سے سب باتین نہین جتائین حال آنکہ حضرت بی بی حفصہؓ نے رسول مقبول کی سب پوشیدہ باتین کہدی تھین تو آپ وہ سب باتین حضرت حفصہؓ کے سامنے منھ پر نہین لائے **فَلَمَّا نَبَّأَهَا** پھر جب آگاہ کیا حضرت نے بی بی حفصہؓ کو **بِهِ** اوس بات سے جسکی اطلاع خدا نے آپ کو دی تھی تو **قَالَتْ** کہا بی بی حفصہؓ نے کہ **مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا** کسنے یہ خبر دی آپ کو کہ مین نے آپکا راز فاش کردیا **قَالَ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ **نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ** خبر دی مجکو خدا نے جو جاننے والا ہی دل کی چھپی باتین **الْخَبِيرُ ۝** خبر رکھنے والا ہی پوشیدہ بھیدون کی **إِنْ تَتُوبَا** اگر توبہ کرو تم دونو ای حفصہؓ اور ای عائشہؓ اور پھرو **إِلَى اللَّهِ** خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے مین باہم پشت پناہ نہو تو تمھارے واسطے بہتر ہوگا **فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا** پس تحقیق کہ پھر گئے ہین دل تمھارے صواب سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھید کی محافظت نہین کرتین **وَإِنْ تَظَاهَرَا** اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو **عَلَيْهِ** رسول کا دل ستانے مین **فَإِنَّ اللَّهَ** تو یقینی اللہ **هُوَ**

هُوَ مَوْلٰىهُ وہ تو یار اور مددگار ہے اپنے پیغمبر کا آپکو نصرت دیگا وَجِبْرِيْلُ اور جبریل اونکے رفیق ہین مددگاری کرینگے وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ج اور مومن صالح اونکے تابع اور معین ہین ان مومنون سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور ایک قول کے موافق
حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہ حضرت بی بی عائشہ اور حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہم کے والد ہین اور آپ کے معاون ہین کہ آپکی
خوشی اپنی اولاد کی خوشی پر اختیار کرینگے اور مجاہد نے کہا ہے کہ صالح المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور سب
فرشتے آسمان اور زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ باوجود اس بات کے خدا اور جبرئیل اور صحابہ آپکے یار ہین ظَهِيْرٌ ۝ مددگار اور معاون
اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہین آپکی یاری اور خدمتگزاری ہین عَسٰى رَبُّهٗ شاید کہ حق سبحانہ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اگر وہ طلاق دے تمکو یہ آپکی بیبیون کو خوف دلانا ہے یعنی بالفرض اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو طلاق دین تو اونکا رب شاید
اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ یہ کہ بدل دے اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ بیبیان بہتر تمسے یہ قدرت سے خبر دینا ہے اس امر کے واقع ہونے سے
خبر دینا نہین ہے اسواسطے کہ خدا جانتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق نہ دینگے پھر اون بیبیون کی تعریف فرماتا ہے جو اوسکی
قدرت مین اپنے رسول کے واسطے بدل دینا نہین کہ مُسْلِمٰتٍ اقرار کرنے والیان وحدانیت کی یا حکم الٰہی ماننے والیان مُّؤْمِنٰتٍ
تصدیق کرنے والیان یا باور رکھنے والیان یا اخلاص لانے والیان قٰنِتٰتٍ نمازی یا فرمانبردار تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنے والیان گناہ سے
یا درگاہ خدا کی طرف رجوع لانے والیان عٰبِدٰتٍ بندگی بجالانے والیان یا زاری کرنے والیان سٰٓئِحٰتٍ ہجرت کرنے والیان
یا روزہ رکھنے والیان ثَيِّبٰتٍ شوہر کو دیکھے ہوئین وَّاَبْكَارًا ۝ اور کنواریان ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ شوہر دیکھی
ہوئی تو آسیہ فرعون کی جورو ہے اور کنواری حضرت مریم حضرت عیسی علیہما السلام کی مان کہ حق تعالی نے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت کے
دن ان دونون بیبیون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بنائیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
نگاہ رکھو اپنی جانون کو گناہ ترک کرکے وَاَهْلِيْكُمْ اور اپنے لوگون اور اولاد کو نصیحت کرکے نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ
آگ سے جسکا ایندھن لوگ ہونگے یعنی کافر جن اور انسان وَالْحِجَارَةُ اور پتھر گندھک کہ اوسکی گرمی تیز کریگا یا پتھر کے بت جنھین کافر
پوجتے ہین یا احبار اور راہبون کے خزانے سونے چاندی کے کہ اصل اور منشا اونکا پتھر ہے نظم زر و سیم اند سنگ زرد و سفید اندرین
سنگہا مبند امید ای دلے از سنگ سخت تر باید کہ زسنگیش راحت افزاید ای دل ازین سنگ اگر تو برہ بتکنی ای سر حسرت بسے بسنگ
زنی ای عَلَيْهَا اوس آگ پر مَلٰٓئِكَةٌ فرشتے ہین یعنی مستعین اور موکل ہین دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام کرنے والے شِدَادٌ
سخت کام کرنے والے قوی کہ دوزخیون کو نہ اونسے لڑنے کی قوت نہ اونکے قبضہ سے بھاگ جانے کی مجال اور طاقت ہوگی لَّا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ نافرمانی نہ کرینگے خدا کی مَآ اَمَرَهُمْ اوس چیز مین جو کہ حکم کریگا وہ اونکو یعنی رشوت سے فریب مین نہ آئینگے کہ خدا کے حکم کی مخالفت
کرین وَيَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہین مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے جاتے ہین تبیان مین لکھا ہے کہ دوزخ کے فرشتون کو کافرون کے
عذاب کے سبب سے اوتنی لذت حاصل ہوگی جتنی لذت جنتیون کو جنت کی نعمتون سے حاصل ہوگی جب وہ فرشتے کافرون کو دوزخ کے کنارے
لائینگے تو کافر عذر کرنا شروع کرینگے اور اخلاص کا داعیہ کرینگے تو حق تعالی فرمائیگا یا فرشتے کہینگے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

كَفَرُوا اے کافرو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ط عذر نہ کرو آج کہ اب عذر قبول نہین ہے اور عذر سے کچھ فائدہ نہوگا اِنَّمَا
تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہین کہ جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ع اوس چیز کی جو دنیا مین تھے تم کرتے يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ توبہ کرو اللہ کی طرف تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط توبہ خالص یعنی توبہ کرو اور پھر
گناہ کے پاس نجاؤ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ توبہ کرکے گناہ کی طرف نہ پھرے جیسے دودھ چھاتی کی طرف
نہین پھرتا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ توبۂ نصوح کے دو رکن ہین ایک تو ندامت گذرے ہوئے گناہ پر دوسرے عزیمت
آیندہ گناہ نہ کرنے پر نظم تو چون باشد پشیمان آمدن ٭ بر در حق تو مسلمان آمدن ٭ خدمتے از سر گرفتن با نیاز ٭ با حقیقت رو
نمودن از مجاز ٭ عَسٰى رَبُّكُمْ جب تم توبہ کرو تو شاید تمھارا رب اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ یہ کہ مٹاوے تم سے سَيِّاٰتِكُمْ
تمھارے گناہ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ اور داخل کرے تمکو جنتون مین کہ ہمیشہ تَجْرِيْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اوسکے درختون اور محلون کے نیچے سے نہرین اور جنتون مین داخل کرنا کب ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ اوس دن جب
خجل نکریگا اللہ پیغمبر علیہ السلام کو یعنی نہ اونکی ذات پر عذاب کریگا اور نہ گنہگارون کے باب مین اونکی شفاعت رد فرمائیگا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج اور رسوا نہ کریگا اون لوگون کو بھی جو رسول کے ساتھ ایمان لائے ہین یعنی اونکی شفاعت بھی اونکے دوستون کے
باب مین قبول فرمائیگا نُوْرُهُمْ نور اونکا یعنی وہ نور جو خدا نے مومنون کو عطا کیا ہے يَسْعٰى دوڑتا اور چلتا ہوگا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے آگے وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنے پر اوس وقت جب پل صراط پر گذرینگے اور اوس وقت منافقون کا نور بجھ جائیگا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
کہتے ہونگے مومن کہ اے میرے رب اَتْمِمْ لَنَا پورا کر دے ہمارے واسطے نُوْرَنَا نور ہمارا یعنی ہمارا نور باقی رکھ تاکہ صراط پر سے صحیح سلامت ہم
گذر جائین وَاغْفِرْ لَنَا ج اور بخشدے ہمکو یعنی گناہ کی تاریکی سے پاک کر دے اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک تو سب چیزون پر
نور پورے کرنے پر بھی اور گناہ بخشدینے پر بھی قَدِيْرٌ ○ قادر ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے یا بلند قدر جَاهِدِ
الْكُفَّارَ جہاد کر کافرون پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقون پر وعید سنا کر وَاغْلُظْ اور سختی کر عَلَيْهِمْ اونپر یعنی دونون
گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ اور ٹھکانا کافرون اور منافقون کا اگر وہ ایمان نہ لائین اور مخلص نہو جائین جَهَنَّمُ ط دوزخ ہے وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ○ اور بری جگہ پھرنے کی دوزخ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا اون لوگون کے
واسطے جو نہ ایمان لائے امْرَاَتَ نُوْحٍ اور وہ مثل حضرت نوح کی عورت کی ہے کہ واعلہ اوسکا نام تھا وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ اور لوط
علیہ السلام کی عورت کی کہ اوسے واہلہ کہتے تھے كَانَتَا تھین وہ دونون عورتین تَحْتَ عَبْدَيْنِ زیر حکم دو بندون کے مِنْ
عِبَادِنَا ہمارے بندون مین سے صَالِحَيْنِ دونون نیک اور شایستہ فَخَانَتٰهُمَا پس خیانت کی ان دونون عورتون نے
اون دونون نیک بندون کی نفاق اور دین مین مخالفت کر کے نوح علیہ السلام کی عورت تو قوم کے لوگون سے کہتی تھی کہ وہ دیوانہ
ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت قوم کو حضرت لوط کے مہمانون کی خبر کرتی کہ قوم کے لوگ اون مہمانون کی آرزو اور خواہش بدفعلی
کے واسطے کرتے جیسا کہ اونکے قصے مین گذرا فَلَمْ يُغْنِيَا پھر دفع نہ کی ان دونون پیغمبرون نے عَنْهُمَا اون دونون

عورتون سے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب آلہی مین سے کوئی چیز نوح علیہ السلام کی عورت تو غرق ہو گئی طوفان مین اور لوط علیہ السلام کی عورت پر پتھر برسا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ اور کہا جائیگا قیامت کے دن واہلہ اور واعلہ سے کہ داخل ہو دوزخ مین مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ داخل ہونے والے کافرون کے ساتھ اس مثال کا حاصل یہ ہی کہ کافرون پر عذاب نازل ہو اونہین اور پیغمبر مین جو نسبت ہو اونکے کفر کے موجود ہوتے ہوے وہ نسبت کچھ فائدہ نہین دیتی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور بیان کی خدا نے مثل لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور وہ مثل فرعون کی بی بی کی ہی یعنی آسیہ بنت مزاحم کی اِذْ قَالَتْ جب کہا اوسنے کہ رَبِّ ابْنِ لِيْ اے میرے رب بنا میرے واسطے عِنْدَكَ اپنے پاس بَيْتًا گھر فِي الْجَنَّةِ بہشت مین یعنی مقام قرب مین مجھے جگہ دے لکھا ہو کہ جب آسیہ ایمان لائین تو فرعون کے حکم سے لوگون نے اوسے چومیخا کرکے دھوپ مین ڈالدیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا کہ اوسکے گرداگرد اپنے پرون سے اوسپر سایہ کر لیا اور فرعون کے حکم سے ایک بڑا پتھر لا کر اوسکے سینہ پر رکھدیا تو آسیہ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے جنت مین گھر دے وَنَجِّنِيْ اور نجات دے مجھکو مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون کے نفس خبیث سے وَعَمَلِهٖ اور اوسکے کام سے یعنی اوس سختی اور عذاب سے جو وہ مجپر کرتا ہے تیری توحید پر ایمان لانے کے سبب وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور نجات دے مجھکو ظالمون کی قوم سے کہ قبطی ہین اور فرعون کے تابع حق تعالی نے اوس بی بی کی دعا قبول فرمائی اور پردہ اوسکے سامنے سے اوٹھا دیا اور جنت مین اوسکا گھر اوسے دکھا کر اوسکی روح قبض کی جب اوسکی چھاتی پر پتھر رکھا تو اوسکی روح نکل چکی تھی اکثر تفسیرون مین ہی کہ اوس بی بی کو حق تعالی نے اوسکے جسم سمیت آسمان پر اوٹھا لیا اور اب وہ جنت مین ہی اس مثال کا حاصل یہ ہی کہ ایمان ہونے کی بدولت کافرون سے ملے ہونے نے اوسکو کچھ ضرر نہین کیا جسطرح حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتون کو کفر کے سبب سے انبیا سے ملے ہونے نے کچھ نفع نہین دیا اور یہ مثل حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون اور سب ایمان والیون کے واسطے بیان فرمائی وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ اور مریم عمران کی بیٹی کو الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ ایسی وہ کہ نگاہ رکھا اوسنے فَرْجَهَا اپنا دامن حرام اور برے کام سے فَنَفَخْنَا پھر پھونکا ہمنے فِيْهِ اوسکے گریبان مین مِنْ رُّوْحِنَا اوس روح مین سے جو ہمنے پیدا کی تھی وَصَدَّقَتْ اور تصدیق کی مریم نے بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا اپنے رب کے کلمات کی یعنی اون صحیفون کی جو انجیل کے قبل نازل ہوے تھے یا اون وعدون کو جو جبریل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے اوسسے کیے کہ لاہب لک غلامًا زکیا وَكُتُبِهٖ اور تصدیق کی مریم نے خدا کی کتابون کی یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی سب کتابون کی اور بکر نے بکتابہ پڑھا ہی یعنی انجیل کی یا اوسکی جو خدا نے لوح محفوظ مین اونکی اور اونکے بیٹے عیسی علیہما السلام کی حکایت لکھی تھی وَكَانَتْ اور تھین مریم مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ فرمانبردارون مین سے یا ہمیشہ عبادت کرنے والی قانتین مذکر کا صیغہ اس طرف اشارہ کرتا ہی کہ حضرت مریم کی عبادت مردان کامل کی عبادت سے کم نہ تھی حدیث مین ہی کہ مردون مین سے تو بہت کمال کو پہونچے ہین لیکن عورتون مین کامل نہین ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ ملک مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع الله کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیس آیتین ہین

تَبٰرَكَ بزرگ اور برتر ہی اور ہمیشہ کو ثابت الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وہ جسکے دست قدرت مین بادشاہی ہی اور امور ملک مین تصرف کرنا یعنی جو کچھ چاہتا ہی کرتا ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر جو کچھ چاہے قَدِيْرٌ ○ قادر ہی الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وہ خدا جسنے پیدا کی موت وَالْحَيٰوةَ اور زندگی اس سے دنیا مین آدمیون کی موت اور آخرت مین اونکی زندگی مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی نے موت کو ایک کبری بھیڑ کی صورت پر پیدا کیا جسپر اوسکا گذر ہوتا ہی یا جسے اوسکی بو پہونچتی ہی وہ مرجاتا ہی اور زندگی کو ایک ابلق گھوڑی کی شکل پر پیدا کیا ہی وہ جسپر گذرتی ہی یا جسکو اوسکی بو پہونچتی ہی وہ زندہ ہو جاتا ہی اور ایک قول کے موافق موت اور زندگی سے دنیا اور آخرت مراد ہی یعنی دنیا اور آخرت کو پیدا کیا لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ آزمائے تمکو یعنی تمھارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرے تاکہ معلوم ہو جائے کہ تکلیف کا گھر جو دنیا ہی اسمین اَيُّكُمْ کون تم مین سے اَحْسَنُ عَمَلًا بہت نیک ہی عمل کی جہت سے یعنی کسکا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور خدا غالب ہی اپنی بادشاہی مین ڈرنے والون کو شرمندہ نہین کرتا الْغَفُوْرُ ○ بخشنے والا ہی اونکی خطائین الَّذِيْ خَلَقَ وہ خدا جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا طبقہ طبقہ ایک ایک پر ایک معالم مین ہی کہ آسمان دنیا ایک موج مضبوط ہو گئی ہی دوسرا آسمان مرمر سفید ہی تیسرا لوہا چوتھا سیسا اور بعض نے کہا ہی کہ تانبا پانچوان چاندی چھٹا سونا ساتوان یاقوت سرخ مَا تَرٰى نہین دیکھتا ہی اے دیکھنے والے فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ خدا کے پیدا کرنے مین آسمان کو مِنْ تَفٰوُتٍ کچھ خلل اور اختلاف اور تناقض اور عیب اور کجی فَارْجِعِ الْبَصَرَ پس پھیر آنکھ کو آسمان کی طرف تاکہ اوسمین تو غور اور فکر کرے هَلْ تَرٰى کچھ دیکھتا ہی تو مِنْ فُطُوْرٍ ○ کوئی دراڑ یا نقصان ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ پھر دوبارہ پھیر آنکھ کو كَرَّتَيْنِ بار بار دیکھ تو کوئی بھی عیب پاتا ہی یعنی اگر ایک بار دیکھنے سے معلوم نہو تو بار بار دیکھ يَنْقَلِبْ پھر یگی اِلَيْكَ الْبَصَرُ تیری طرف تیری آنکھ خَاسِئًا دور عیب پانے سے وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○ اور وہ تھک جائیگا آسمان کی طرف دیکھنے سے یا پشیمان بہت نگاہ پھیرنے سے کہ ہر چند دیکھتا ہی اوسمین کوئی عیب نہین پاتا وَلَقَدْ زَيَّنَّا اور بتحقیق کہ زینت دی ہمنے السَّمَآءَ الدُّنْيَا آسمان دنیا کو یعنی وس آسمان کو جو زمین سے بہت نزدیک ہی اور آرایش دی ہمنے بِمَصَابِيْحَ چراغون سے یعنی ستارون سے کہ راتون کو چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وَجَعَلْنٰهَا اور کردیا ہمنے ستارون کو رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ہنکانے والا شیطانون کو جب چوری کر باتین سننے کو آسمان کا قصد کرتے ہین وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لَهُمْ شیطانون کے لیے دنیا مین آگ کے تیرون سے جلنے کے بعد عَذَابَ السَّعِيْرِ ○ عذاب جلتی ہوئی آگ کا عقبی مین وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور اونکے واسطے جو کافر ہوے شیطان وغیرہ بِرَبِّهِمْ اپنے رب کے ساتھ عَذَابُ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کا ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اور جگہ پھرنے کی ہی دوزخ اِذَآ اُلْقُوْا جب

ڈالے جائینگے کافر فِيْهَا دوزخ میں تو سَمِعُوْا لَهَا سنینگے دوزخ سے شَهِيْقًا آواز گدھے کی ایسی جو بہت بُری اور مکروہ آواز
ہے یعنی جب کافروں کو دوزخ میں لائینگے تو دوزخ شور و فریاد کریگی وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ اور وہ جوش ماریگی اور اونکو اپنے اندر لیجائیگی
جیسے کہ سنت جوش کھاتی ہوئی دیگ میں تَكَادُ تَمَيَّزُ قریب ہوگا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے دوزخ مِنَ الْغَيْظِ ؕ غصہ کے مارے
کافروں پر كُلَّمَآ اُلْقِيَ جب ڈالا جائیگا فِيْهَا دوزخ میں فَوْجٌ گروہ مشرکوں یا فاسقوں یا ظالموں کا تو جو گناہ اونکے دوزخ میں
داخل ہونے کا سبب ہوگا اوسے سَاَلَهُمْ پوچھینگے اونسے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن فرشتے ملامت کی رو سے کہ ای مشرکو
ای گنہگارو اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہیں آیا تمھارے پاس نَذِيْرٌ ۝ ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر کیا تمھاری طرف مبعوث نہیں
ہوا جو تمکو خدا کی طرف بلاتا اور اس عذاب سے ڈراتا اور اس فضیحت سے تمکو بچاتا قَالُوْا بَلٰى تو کہینگے کہاں قَدْ جَآءَنَا بیشک آیا
ہمارے پاس نَذِيْرٌ ڈرانے والا فَكَذَّبْنَا تو جھٹلائی ہمنے اوسکی بات یعنی پیغمبر کی تکذیب کرنے میں ہمنے زیادتی کی یہانتک
کہ رسول کرنے اور رسول ہونے کی ہمنے تکذیب کی وَقُلْنَا اور کہا ہمنے رسولوں کو کہ کسی طرح مَا نَزَّلَ اللّٰهُ نہیں اوتاری ہے
اللہ نے مِنْ شَيْءٍ ۖ کوئی چیز جو تم کہتے ہو وعدہ وعید امر نہی اور ہمنے کہا کہ اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم ای رسولو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ
كَبِيْرٍ ۝ مگر بڑی خطا میں کہ باوجود آدمی ہونے کے نبوت کا دعوی کرتے ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتوں کا ہے
کافروں سے یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے جواب میں کہینگے کہ تم نہ تھے مگر بڑی گمراہی میں یا نہیں ہو تم اب مگر بڑے عذاب میں وَقَالُوْا
اور کہینگے کافر کہ دنیا میں لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتے پیغمبروں کی بات اور اونسے بحث نکرتے اور مطلبوں و معنوں کی
تفتیش نہ کرتے اسواسطے کہ اونکے معجزات سے اونکے سچے ہونے کی علامتیں اونکے احوال سے ظاہر تھیں اَوْ نَعْقِلُ یا سمجھ لیتے ہم اونکے
کلام کے معنی او فکر کرتے اونکی حکمت کے نوروں میں اسواسطے کہ اونکے اقوال اور افعال ہم معائنہ کرتے تھے تو مَا كُنَّا نہوتے ہم
آج فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ دوزخ کے لوگوں میں فَاعْتَرَفُوْا پس اقرار کرینگے بِذَنْۢبِهِمْ ۚ اپنے گناہ کا اور اوس وقت
اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا فَسُحْقًا پس دوری ہو جیو میری رحمت سے لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ دوزخ کے رہنے والوں کو اِنَّ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہیں رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خوف
آثار خلق سے چھپاتے ہیں اور تنہائیوں میں نالہ و فریاد کرتے ہیں روتے ہیں عین المعانی میں ہے کہ غیب سے دل مراد ہے کہ خلق سے پوشیدہ ہے
اور خدا پر ظاہر ہے یعنی دل میں ڈرتے رہتے ہیں لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہے گناہوں کی وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اور
اجر بڑا کہ بہشت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سختیوں اور مکروہات سے بیخوف ہونا یعنی ڈرنے والوں کو اوس چیز سے امان کی
خوشخبری ہے جس سے ڈرتے ہیں نظم لا تخافوا مژدہ ترسندہ است ۞ ہر کہ می ترسد مبارک بندہ است ۞ خوف و خشیہ خاص
دانایان بود ۞ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ۞ لکھا ہے کہ کفار قریش شہوات عیش میں مسرور اور مغرور ہوکر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے باب میں بے ادبانہ باتیں کہتے تھے اور چونکہ قرآن اوترنے کے ذریعے سے کئی مرتبہ اونکی باتوں کا بھید
کھل گیا تو باہم اونھوں نے یہ تدبیر کی اور یہ رائے قرار دی کہ آپس میں محمد کی باتیں آہستہ آہستہ کیا کریں تاکہ اونکا خدا

نہ سنے اور اونکو آگاہ نہ کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَسِرُّوْا اور چھپاؤ تم قَوْلَكُمْ اپنی بات پیغمبر کے باب مین اَوِاجْهَرُوْا
بِهٖ یا ظاہر کرو اوسے یعنی دونون باتین اوسکے نزدیک یکسان ہین اِنَّهٗ بیشک خداے برحق عَلِیْمٌ جانتا ہی بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ○ وہ چیز جو سینون مین ہی قبل اسکے کہ زبان پر آلے تو جو دل کی چھپی باتون سے واقف ہی اوسپر کچھ پوشیدہ نہوگا وہ
دل کی بات زور سے کہین خواہ آہستہ اَلَا یَعْلَمُ کیا نہین جانتا ہی جو کچھ دلون مین ہی مَنْ خَلَقَ ط وہ جسنے پیدا کیے دل
وَهُوَ اللَّطِیْفُ اور وہ جانتا ہی چیزون کے باطن اور اونکی حقیقتین الْخَبِیْرُ ع ○ آگاہ ہی موجودات کے ظاہر اور دقائق سے

ع ۱۴

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ وہی خدا جسنے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو ذَلُوْلًا نرم تا کہ اوسپر تمکو سیر کرنا
اور چلنا آسان ہو فَامْشُوْا پس چلو فِیْ مَنَاكِبِهَا زمین کے اطراف جوانب مین وَكُلُوْا اور کھاؤ مِنْ رِّزْقِهٖ ط
روزی حلال خدا کی دی ہوئی جو اوسنے تمھارے واسطے مقرر اور مقدر کردی ہی وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ○ اور اوسکی طرف ہی
بازگشت تمھاری تو اوسکی شکر گزاری کرو ءَاَمِنْتُمْ کیا بیخوف ہوگئے تم اے کافرو مَّنْ فِی السَّمَآءِ اوس سے جو آسمان پر ہی تمھارے
زعم مین یعنی حق تعالی سے یا مقرب فرشتے سے جو عذاب پر مقرر ہی کہ وہ جبرئیل علیہ السلام ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ تم بیخوف ہوگئے ہو
اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ اس بات سے کہ حق تعالی یا جبرئیل اوسکے حکم سے دھنسادین تمکو زمین مین فَاِذَا هِیَ پھر اوس وقت
زمین تمھارے دھنسنے کے بعد تَمُوْرُ ○ لا پھرے اور اضطراب کرتی ہوئی تمکو بہت نیچے ڈالدے اَمْ اَمِنْتُمْ کیا تم نڈر ہوگئے
مَّنْ فِی السَّمَآءِ اوس سے کہ آسمان مین ہی اوسکا عرش یعنی حق تعالی یا اوسکا مقام آسمان مین ہی تمھارے زعم کے موافق یا مقرب
فرشتہ حضرت جبرئیل جو آسمان پر ہین اوس سے تم نڈر ہوگئے اَنْ یُّرْسِلَ یہ کہ بھیجے عَلَیْكُمْ تم پر حَاصِبًا ط سنگریزہ جیسے
قوم لوط پر تمپر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ پھر جلدی جانوگے تم عذاب دیکھکر كَیْفَ نَذِیْرِ ○ کیسا تھا میرا ڈرانا اور اوس
تمھارے جاننے سے کچھ فائدہ نہوگا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اپنے رسولون کی اونھون نے جو تھے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اس زمانے کے کافرون سے یعنی اگلی امتون کے تکذیب کرنے والے اور اپنی تکذیب کی شامت سے ہلاک ہوے
فَكَیْفَ كَانَ پھر کیسی تھی اونپر نَكِیْرِ ○ میری سختی یا میرا انکار یا میرا عذاب نازل کرنا اَوَلَمْ یَرَوْا کیا وہ نہین جانتے
اور نہین دیکھتے اِلَى الطَّیْرِ چڑیون کی طرف فَوْقَهُمْ اپنے سرون پر ہوا مین صٰٓفّٰتٍ صف کھینچے اور قطار باندھے
اپنے پر کھولے ہوے وَّیَقْبِضْنَ ط اور سمیٹ لیتی ہین بازو پھیلانے کے بعد مَا یُمْسِكُهُنَّ نہین نگاہ رکھتا اونکو ہوا مین
خلاف طبع یا بازو پھیلانے اور سمیٹنے کے وقت اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط مگر خداے بڑے رحم والا کہ اوسنے ہر ایک قسم کی چڑیا کو ایک خاص شکل صورت
ہیئت طبیعت دی ہی اور اونکے اوڑنے کے اسباب ہوا مین مہیا کیے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ بیشک خدا سب چیزین بَصِیْرٌ ○
دیکھتا ہی اَمَّنْ آیا کون ہی جو کہہ سکے کہ هٰذَا الَّذِیْ یہ وہ ہی جو حمایت کی رو سے هُوَ جُنْدٌ وہ مددگار ہی اور لشکر لَّكُمْ
تمھارے واسطے یَنْصُرُكُمْ مدد دیتا ہی مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط خدا کے سوا اوسکے عذاب اور غصہ سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ
نہین ہین کافر اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ○ ج مگر فریب مین شیطان کے کہ وہ کہتا ہی کہ تمپر عذاب نہ نازل ہوگا اَمَّنْ هٰذَا

الَّذِیْ آیا وہ کون ہی جو اشارہ کر سکے اوسکی طرف کہ یہ وہی ہی جو محض عنایت سے یَرْزُقُكُمْ روزی دیتا ہی تمکو اِنْ اَمْسَكَ
اگر روکے اللہ رِزْقَهٗ اپنی روزی تمسے یعنی روک کے یا وہ اسباب باطل اور زائل کرکے جو رزق حاصل ہونے کے وسیلے
اور واسطے ہین یعنی اگر خدا تمسے رزق روکے تو وہ کون ہی جو تمکو روزی دے سکے اور کافر جانتے ہین کہ خالق اور رازق وہی ہی اور ایکا
کفر نادانی کے سبب سے نہین بَلْ لَّجُّوْا بلکہ اڑے اور پڑے ہین فِیْ عُتُوٍّ طغیانی اور تکبر مین حق کے ساتھ وَّنُفُوْرٍ ○ اور
بھاگنے مین حق سے اور راستی سے نفرت کرنے مین اَفَمَنْ یَّمْشِیْ کیا جو کوئی چلتا ہی مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ سر جھکائے
اپنے منھ پر یعنی سر جھکائے چلتا ہی آگے پیچھے داہنے بائین نہین دیکھتا اَهْدٰۤى بہت راہ پائے ہوے ہی اَمَّنْ یَّمْشِیْ
یا وہ جو چلتا ہی سَوِیًّا سیدھا کھڑا اور سب طرف دیکھتا ہی اور وہ چلتا ہی عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر
جو مقصد اور منزل مقصود کو پہونچا دینے والی ہی یہ مثل گمراہ کافر کے واسطے ہی جو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان جاتا ہی اور مومن راہ
پایا ہوا کہ راہ حق پر بصیرت کی رو سے چلتا ہی رباعی فرق ست میان آنکہ از روے یقین + با دیدۂ بینا رود اندر رہ دین + با آنکہ
دو چشم بستہ بے دست کسے + ہر گوشہ ہمیرود بظن و تخمین ○ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ وہ جسکی
طرف مین تمکو بلاتا ہون وہ وہی ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَكُمْ پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور دی اوسنے تمکو
سماعت تاکہ حق باتین سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ قدرت کی دلیلین دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دل تاکہ کلمات الٰہی کے
معنون اور مصنوعات بادشاہی کی باریکیون مین فکر اور غور کرو اور تم بہت دیکھتے سنتے ہو مگر قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ان نعمتون کا قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ کہ خدا وہ خدا ہی کہ پیدا کرنے کے بعد اوسنے تمکو پراگندہ کیا فِی
الْاَرْضِ زمین مین یعنی ہر ایک کو ایک منزل اور مکان اور راہ اور کام دیا تاکہ تم عبادت کرو اور فرمانبرداری کرو وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے تاکہ اپنے کامون اور اپنی باتون کی جزا پاؤ وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین مشرک حبیب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اونکے یارون سے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہی یہ وعدہ حشر کا اور جزا پانے کا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○
اگر ہو تم سچے قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوا اسکے نہین کہ قیامت کا علم یعنی
اوسکے آنے کا وقت جاننا عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہی اور اوسکے سوا اور کوئی اوسکی اطلاع نہین رکھتا وَاِنَّمَاۤ اَنَا اور نہین
ہون مین مگر نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ ڈرانے والا ظاہر یعنی قیامت آنے سے مین تمکو ڈراتا ہون لیکن اوسکے آنے کا وقت مین نہین
جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جب دیکھینگے وعدہ کی ہوئی کو اور وہ قیامت ہی زُلْفَةً اپنے نزدیک تو سِیْٓـَٔتْ برے ہوجائینگے اور بگڑ جائینگے
وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا منھ اونکے جو کافر ہوے یعنی غم اور رنج کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا وَقِیْلَ اور کہا جائیگا یعنی دوزخ کے
فرشتے اونسے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ یہ وہ ہی کہ تھے تم ہمیشہ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○ اوسکی تمنا کرتے تھے اور اوسکی
طلب مین جلدی کرتے تھے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ کافر ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی تمنا اور آپ کے
اصحاب کے ہلاک ہونے کی آرزو رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَیْتُمْ کہ بتاؤ مجھکو کہ اِنْ

اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اگر ہلاک کرے خدا مجکو وَمَنْ مَّعِيَ اور وہ جو میرے ساتھ ہین مومن اَوْ رَحِمَنَا یا بخشے ہمکو اور ہماری اجل مین تاخیر کرے فَمَنْ تو کون ہو وہ جو يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ پناہ دے کافرون کو مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۝ عذاب دردناک سے یعنی ہماری موت سے تمکو کچھ فائدہ نہین اور ہماری زندگی تمپر سے عذاب دفع کریگی مراد یہ ہو کہ ایمان اور توحید کے سوا عذاب آلہی سے تمکو کوئی نجات دینے والا نہین تو اورون کی موت کے انتظار مین رہنا کیا فائدہ دیگا قُلْ کہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسپر ایمان لانا نجات کا سبب ہے هُوَ الرَّحْمٰنُ وہ ہی خدا بڑا رحم کرنے والا اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہا ہون ہین اوسکا وَعَلَيْهِ اور اوسپر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہی ہمنے اور اپنا کام اوسپر ہمنے چھوڑا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانوگے تم یعنی عذاب دیکھکر تم معلوم کر لوگے کہ حقیقت مین مَنْ هُوَ کون ہی ہم یا تم فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہدے بتاؤ مجھ کہ اِنْ اَصْبَحَ اگر ہو جائے مَآؤُكُمْ تمہارا پانی یعنی چاہ زمزم کا پانی یا میمون حضرمی کے کنوے کا پانی غَوْرًا زمین کے اندر گیا ہوا اسطرح کہ ڈول رسی اوس تک نہ پہونچے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ لائے تمہارے واسطے پانی مَّعِيْنٍ۝ جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھین بعض صحابہ کا قول ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اللہ ربنا ورب العالمین تفسیر ابرہیمی مین مذکور ہی کہ ایک زندیق نے سنا کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ تو اوس ملحون زندیق نے جواب دیا کہ بالمعول والمعین یعنی بیلچہ اور مددگار کے سبب سے پانی کو پھر نکال لینگے اوسی رات کو اندھا ہو گیا اور ہاتف نے آواز دی کہ یہ تیری آنکھ کے چشمہ کا پانی غائب ہو گیا کہ بیلچہ و مددگار سے پھیر لائین مثنوی معنوی مین ہی مثنوی فلسفی و منطقی مستہان ۞ میگذشت از سوے مکتب آن زمان ۞ چونکہ بشنید آیتے آن ناپسند ۞ گفت آریم آب را مابر بلند ۞ با بزخم بیل و تیزی تبر ۞ آب را آریم از پستی زبر ۞ شب بخفت و دید از یک شیر مرد ۞ زد طپانچہ ہر دو چشمش کور کرد ۞ گفت ہان زین چشمہ چشم اے شقی ۞ با تبر نورے برآر ار صادقی ۞ زود جست و دو چشمش کور دید ۞ نور فائض از دو چشمش ناپدید ۞

اثنتان و خمسون آیة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝	سورة ن مكية وهي
باون ۵۲ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ ن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ وفی بعض المصاحف سورۃ النون والقلم ۱۲

نٓ حروف مقطعہ قانون حساب سے عدد دون پہ دلالت کرتے ہین اور بعضون کے قول کے موافق یہ ہی کہ اس امت کے ملک اور بادشاہی کی نہایت اوس سے جان سکتے ہین مگر ایک کی فہم اوسے نہین پہونچ سکتی اور بہودنے اوسمین سے بعض کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور اونپر مشتبہ ہو گیا جیسا کہ سورۂ آل عمران مین ذکر ہوا اور بعض علما اوسے اسمار آلہی کے حروف اول جانتے ہین جیسا کہ حروف نون مین کہا ہی کہ اسم نور اور ناصر کا اول ہی اور معالم مین کہا ہی کہ اسم رحمن کا آخر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سورت کا نام ہی یا لوح نور ہی یا بہشت مین ایک نہر کا نام ہی یا مومنون کے واسطے نصرت آلہی کی قسم ہی اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ نون مچھلی کا نام ہی اور اوس سے مچھلی کی جنس مراد ہی یا وہ مچھلی مراد ہی جسکی پشت پر زمین ہی اور اوسے لیوثا کہتے ہین یا بہموت اور وسیط مین اپنی اسناد صحیح کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ پہلی چیز جو

خدا نے پیدا کی وہ قلم تھا پھر نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور قلم نے اوس دوات سے لکھا جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا اس تقدیر پر حق تعالی نے
قسم کھائی دوات کی وَالْقَلَمِ اور قسم قلم اعلی کی کہ نور سے ہے اور اوسکا طول مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ قلم
مراد ہے جس سے کتابت کرتے ہین اور دین دنیا کے مصالح مین اوسکے فائدے بہت ہین وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ اور اوسکی قسم
کھاتا ہے جو کچھ ملائکہ لکھتے ہین احکام وحی یا جو کچھ اونکو حکم ہوتا ہے تبیان مین ابن عصیمہ سے نقل ہے کہ نون دہن ہے اور قلم زبان اور
مَا یَسْطُرُوْنَ وہ ہے جو کچھ حفظہ بندے پر لکھتے ہین حق تعالی نے ان چیزون کی قسم کھا کر فرمایا مَا اَنْتَ نہین ہے تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بِنِعْمَةِ رَبِّكَ اپنے رب کی رحمت اور حفاظت سے بِمَجْنُوْنٍ ۝ دیوانہ یہ ولید بن مغیرہ کا جواب ہے کہ حضرت
کو نعوذ باللہ مجنون کہتا تھا بحر الحقائق مین ہے کہ کلمہ نون علم اجمالی کی طرف اشارہ ہے جو احدیت ذاتیہ جمعیہ مین مندرج ہے اور قلم علم تفصیلی کی
طرف اشارہ کرتا ہے جو واحدیت اسمائیہ مین مندرج ہے تو حق تعالی نے قسم کھائی علم اجمالی کی جو احدیت مین تھا اور علم
تفصیلی کی قسم کھائی جو واحدیت مین ثابت ہے اور اوس چیز کی قسم کھائی جو اوسکے قلم کریم نے دوات قدیم سے لکھا ہے یعنی حروف الٰہیہ
مجردہ علویہ اور کلمات الٰہیہ مرکبہ سفلیہ ان چیزون کی قسمین کھا کر فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمت اور رحمت سے پوشیدہ کیا گیا
نہین ہے یعنی تجھپر ازل اور ابد کے اسرار پوشیدہ نہین کیے ہین وَاِنَّ لَكَ اور تحقیق کہ تیرے واسطے لَاَجْرًا اجر اور ثواب ہے بار
نبوت اوٹھانے مین غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ احسان رکھا ہوا یعنی بے کسی کے واسطے کے جسکا احسان اوٹھانا پڑے حق تعالی نے تجھکو
عطا فرمایا ہے یا وہ اجر غیر مقطوع ہے یعنی ہمیشہ ہے کہ منقطع ہو جانے کو ہرگز اوسمین دخل ہی نہین وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ بڑے دین پر ہے کہ وہ دین اسلام ہے یا تم بزرگ خو پر ہو کہ وہ خو کسی کو نہین ملی اس واسطے کہ اپنی قوم سے تم سختیان
اوٹھاتے ہو کہ کسی کو اوسکے اوٹھانے کی قوت نہین ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خلق سے قرآن مراد ہے کہ حق تعالی نے آپکو عطا فرمایا ام المومنین
حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ آپکا خلق قرآن ہے
سلسلۃ الذہب مین ہے نظم بود ہمہ بحر کرمت ہم گہر آن ✽ گوہرش کان خلقہ قرآن ✽ وصف خلق کسے کہ قرآن ست ✽ خلق را
نعت او چہ امکان ست ✽ محمد حکیم ترمذی قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی خلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر نہ تھا اسواسطے کہ آپ نے
اپنی خواہش سے ہاتھ اوٹھایا اور اپنے کو بالکل حق تعالی کے ساتھ چھوڑا امام قشیری قدس سرہ نے کہا ہے کہ آپ بلا سے منحرف
ہوے اور نہ عطا سے پھرے اور بعضون نے کہا ہے کہ آپکو کوئی مقصد اور مقصود خدا کے سوا نہ تھا اور آپکے اخلاق کے حقائق کا
ایک شمہ رسالہ مرات الصفا فی صفات المصطفی مین مذکور ہوا ہے اور جواہر التفسیر مین بھی مسطور ہے فَسَتُبْصِرُ پس قریب ہے کہ
دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَيُبْصِرُوْنَ ۝ اور دیکھین تمھارے معاند اہل مکہ یعنی جس وقت اونپر عذاب نازل ہوگا تو
معلوم ہو جائیگا کہ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ کسکے ساتھ ہے تم مین سے فتنہ اور بلا یا تم مین سے کس گروہ مین دیوانہ ہے یعنی اوس وقت
اونھین معلوم ہو جائیگا کہ وہ دیوانے ہین یا تم اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ جو جانتا ہے بِمَنْ ضَلَّ
اوسے جو گمراہ ہو گیا عَنْ سَبِيْلِهٖ اوسکی راہ سے جو سیدھی ہے اور حقیقت مین ایسا ہی آدمی دیوانہ ہوتا ہے وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ

خوب جانتا ہو بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ راہ پانے ہوؤن کو مال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ پس اطاعت نہ کر تکذیب کرنے والون یعنی مکہ کے مشرکون کی جو تجکو باپ دادے کے دین کی طرف بلاتے ہین وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ دوست رکھتے ہین وہ یہ بات کہ تو نرمی کرے اونکے ساتھ اور شرک پر اونکو ملامت نہ کرے فَيُدْهِنُوْنَ ○ تو وہ بھی چکنی باتین اور نرمی کرین یا اور تیرے دین پر طعنہ نہ کرین وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر كُلَّ حَلَّافٍ ہر جھوٹی قسم کھانے والی کی کہ وہ ابوجہل ہے یا اخنس بن شریق یا اسود بن عبد یغوث اور بہت صحیح اور مشہور ولید مغیرہ ہی کہ بہت جھوٹی قسمین کھاتا تھا مَّهِيْنٍ ○ سست یا ذلیل و خوار بے حقیقت بے مقدار هَمَّازٍ عیب کرنے والا لوگون کے پیٹھ پیچھے یا طعن کرنے والا اونکے منھ پر مَّشَّآءٍ چلنے والا بِنَمِيْمٍ ○ سخن چینی کے ساتھ لوگون کے درمیان یا چغلی کھانے والا مَّنَّاعٍ بڑا منع کرنے والا لِّلْخَيْرِ خیر کا یا منع کرنے والا ایمان اور احسان سے مُعْتَدٍ ظلم کرنے والا اور حد سے گذرنے والا اَثِيْمٍ ○ بڑا گناہگار یا زناکار عُتُلٍّ بدرو اور زشت خو بَعْدَ ذٰلِكَ ان عیبون کے بعد زَنِيْمٍ ○ حرامزادہ نطفۂ نا تحقیق کہ اوسکا باپ معلوم نہین لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ اٹھارہ برس کا تھا اوسکو مغیرہ نے دعوی کیا کہ یہ میرا بیٹا ہی اوسکا باپ ہون اور اوسے اپنے ساتھ لیا تفسیر زاہدی مین ہی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت قریش کی محفل مین ولید کے سامنے پڑھی ولید نے جس عیب کو خیال کیا اپنے مین پایا مگر حرامزادہ ہونا آپنے جی مین کہا کہ مین قریش کا سردار ہون اور میرا باپ مشہور و معروف ہی اور مین جانتا ہون کہ محمد جھوٹ نہین کہتے مجھے انھون نے حرامزادہ جو کہا تو یہ حکم کیونکر ہی طی کر دون تلوار کھینچکر اپنی مان کے پاس آیا غرض کہ اوسے بہت دھمکایا کہ سچ بتا آخر اوسنے اقرار کیا کہ تیرا باپ عورتون کے حق مین بے جبر اور بے طاقت اور سرد تھا یعنی بالکل نامرد تھا اور اوسکے بھتیجے اوسکی میراث کی تاک مین تھے مجھے رشک آیا فلان شخص کے غلام کو مین نے دونی ٹھہرایا اوس نے تیرے باپ کا کام لیا اسطرح تجھے پیدا کیا تو اوسکا نطفہ ہی بیشک حرامزادہ ہی اور اوس عورت کی بات سچ ہونے پر کھلی ہوئی دلیل یہ ہی کہ ولید کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی خصومت اور عداوت تھی بابت جرم و گناہ مدعی از فعل ما درست بچہ کو ز خطاے مادر او خاکسار کرد آنْ كَانَ اس جہت سے کہ وہ ہی اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا اسواسطے کہ وہ ذَا مَالٍ مال وَّبَنِيْنَ ○ اور اولاد والا ہی ہمارے حبیب ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو کہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ جب پڑھی جاتی ہین اوسپر اٰيٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ کہتا ہی یہ اگلین کہانیان ہین پہلون کی سَنَسِمُهٗ قریب ہی کہ نشان کرین ہم داغ دیکر عَلَى الْخُرْطُوْمِ ○ اوسکی ناک پر یا اوسکو ہم روسیاہ کر دین یا اوسکا عیب ہم ایسا کھولدین کہ پھر وہ نہ چھپا سکے آنوار مین ہی کہ جنگ بدر کے دن اوسکی ناک پر زخم لگا اور اوسکا اثر باقی رہا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ بیشک ہمنے آزمایا اہل مکہ کو قحط اور گرانی اور زوال نعمت سے كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جسطرح آزمایا ہمنے باغ والون والون کو میوے زائل کر دینے سے لکھا ہی کہ ولایت یمن مین صنعا کے نواح مین ایک مرد صالح کا باغ تھا میوے توڑنے کے دن فقیرون کو بلاتا اور درختون کے نیچے بچھونا بچھاتا جس میوے تک ہاتھ نہ پہونچتا یا ہوا جسے درخت سے گراتی یا جو میوہ بچھونے کے کنارے گرتا وہ سب فقیرون کو دیدیتا اور اوس باغ کے حاصلات کا دسوان حصہ بھی فقیرون کو بانٹتا جب اوسنے

وفات کی تو اوسکے بیٹون نے کہا مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم ایسا کرینگے جیسا ہمارا باپ کرتا تھا تو ہمپر زندگی اور معیشت تنگ
ہوجائیگی صبح سویرے جب فقیرون کو خبر بھی نہو ہم جائین اور میوہ توڑ لائین اور اس بات پر باہم قسمیہ ہوئے جیسا کہ حق تعالیٰ
فرماتا ہے اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ یاد کر جب قسم کھائی باغ والون کے وارثون نے کہ فقیرون سے چھپا کر
اوس باغ کا میوہ توڑ لائین اوس حال مین کہ داخل ہون صبح کے وقت یعنی صبح سویرے تو البتہ قسم کھائی وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ اور
استثنا نہ کیا یعنی انشاء اللہ نہ کہا جس رات یہ نیت کرکے سوئے تو حکم الٰہی نازل ہوا فَطَافَ عَلَيْهَا تو آئی اوس باغ پر
طَآئِفٌ بلا گھومنے والی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ سوتے تھے یعنی وارث بیٹے
فَاَصْبَحَتْ تو ہوگیا وہ اونکا باغ اوس بلا کے سبب سے كَالصَّرِيْمِ ۝ لایے اوس باغ کا ایسا جسکا میوہ ٹوٹ چکا ہو اور چن گیا
ہو ایسا کہ اوسمین کچھ نہ باقی رہا ہو وہ اس حال سے بیخبر جب سو کر جاگے فَتَنَادَوْا تو ایک نے دوسرے کو پکارا مُصْبِحِيْنَ ۝ صبح
کرتے ہوئے یعنی صبح تڑکے ایک نے دوسرے کو پکارا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ یہ کہ صبحی صبح چلو اپنی کھیتی کاٹنے کی طرف
یعنی جو پھل بوئے ہوئے ہین اونھین توڑنے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ اگر ہو تم میوے کاٹنے والے اور اوس باغ مین خرمے
درخت ہیں وہ سر اوٹھائے باغ کو چلے فَانْطَلَقُوْا پھر گئے باغ کی طرف وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اور وہ چپکے چپکے
باتین کرتے تھے تاکہ کوئی سن نہ لے اور باتون کا مطلب اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ یہ کہ ہرگز نہ آنے پاوے
آج تمپر کوئی فقیر یعنی تمھارے باغ مین آگے سابق کی طرح حصہ نہ پالے اور ہمارے حصے مین کم نہو جاوے وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ
قٰدِرِيْنَ ۝ اور صبحی گئے باغ کی طرف فقیرون کو محروم اور باز رکھنے کے قصد سے قادر اپنے اعتقاد مین میوے توڑنے اور چننے پر
فَلَمَّا رَاَوْهَا پھر جب باغ کو دیکھا اوسکے برخلاف جیسا چھوڑا تھا تو قَالُوْٓا بولے ایک دوسرے سے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝
بیشک ہم بھولے باغ کی راہ اسواسطے کہ ہمارا باغ تو کل میوے سے بھرا ہوا تھا اور یہ باغ خالی ہے پھر بعض نے غور و تامل کیا تو در و دیوار کی
نشانیون سے پہچانا کہ وہ باغ تو اونھین کا ہی تو بولے بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ ہم راہ نہین بھولے بلکہ ہم بے نصیب ہین اوسکے
حاصلات اور میوے سے بایں جہت کہ ہمنے فقیرون کو باز رکھا اور انشاء اللہ نہین کہا تھا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اونسے
جو اونمین فاضلتر تھا عقل کی رو سے یا بڑا تھا سن مین یا بہت صائب اور پختہ تھا رائے مین کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین
کہا تھا مینے تمسے کل کہ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ کیون نہین یاد کرتے ہو تم خدا کو بزرگی کے ساتھ اور انشاء اللہ کیون نہین کہتے ہو
تو قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ بولے وہ کہ پاک ہی ہمارا رب اس بات سے کہ یہ بلا بھیجی ہین اوسنے ہمپر ظلم کیا ہو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝
یقینی ہمہی تھے ظلم کرنے والے اپنے اوپر فقیرون کو محروم اور باز رکھ کر فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ پھر منہ کیا اونکے
بعض نے بعض کی طرف يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ ملامت کرتے تھے باہم ایک دوسرے کو کہ تو نے یہ خیال کیا تھا وہ عذر کرتا اور
کہتا تو بھی تو اس بات پر راضی تھا غرض کہ اپنے گناہ کے مقر ہوئے اور عجز و نیاز کی راہ سے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ بولے کہ آی وائے
ہمپر اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ بیشک ہم ہین حد سے گذرنے والے گناہگاری مین کہ ہمنے انشاء اللہ نہ کہا اور فقیرون کو

محروم کیا عَسٰی رَبُّنَآ چاہیے کہ ہمارا رب کہ ہم اوسکے کرم سے امیدوار ہین اَنْ یُّبْدِلَنَا یہ کہ بدلدے ہمکو خَیْرًا مِّنْهَآ
بہتر اوس باغ سے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا تحقیق کہ ہم اپنے رب کی طاعت کی طرف رٰغِبُوْنَ ۝ رغبت کرنے والے ہین تو وہ از راہ
عفو کے بعد پس حق تعالیٰ نے اونکو بخشدیا اور باغ انگور سے لدا ہوا حیوان نام اونکو عطا کیا دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ جس
وہ باغ دیکھا تھا اوسنے مجھے خبر دی کہ مین نے اوس باغ مین انگور کا خوشہ دیکھا سیاہ مرد کے برابر کھڑا ہوا محققون نے کہا ہی کہ جو کوئی
بلا مین گرفتار ہو اور اوسکا مال و متاع تلف ہو تو اوسے چاہیے کہ وہ غور اور تامل کرے اور جان لے کہ وہ بلا اوسکے استحقاق کے سبب
اوسپر نازل ہوئی پھر اپنے گناہ کا اقرار کرے اور حضرت رب العزت کی طرف پھرے تو اللہ جل شانہ اوس سے بہتر اور بڑھکر اوسے عطا
فرماتا ہی جو اوس سے تلف ہوا ہو جیسا ان لوگون کو باغ ضروان کے بدلے باغ حیوان اوسنے عطا فرمایا حضرت مولانا روم اسی معنی کیا
خبر دیتے ہین جہان پر فرماتے ہین کہ قطعہ او لم خم شکست و سرکہ بریخت ۔ من نگفتم کہ این زیانم کرد ۔ صد خم شہد صافی از پے آن ۔
عوضم داد و شادمانم کرد ۔ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ اسی طرح ہو عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
اور البتہ عذاب آخرت کا سب سے بڑا ہی اس جہت سے کہ یہ عذاب جلد جاتا رہتا ہی اور زوال پاتا ہی اور اوس جہان کا عذاب ابد الآباد باقی رہتا ہی
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ع اگر ہون لوگ کہ جانتین تو البتہ جو باتین موجب عذاب ہین انسے پرہیز کرین اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس یعنی آخرت مین یا جوار قدس مین جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝
جنتین ہین نعمت سمیت کافر کہتے تھے کہ یہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین اول تو پیدا ہی نہین کی گئین اور اگر بالفرض ہون
بھی تو پہلے ہمین ملینگی جسطرح دنیا مین مسلمانون سے زیادہ ہم خوشحال ہین اسی طرح عقبیٰ مین بھی ہونگے حق تعالیٰ اونکے قول کو دفع فرماتا ہی
کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ کیا کرینگے ہم مسلمانون کو كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ؕ مشرکون کے مثل حصول نجات اور وصول درجات مین
مَا لَكُمْ ۫ وقفہ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ج کیا ہی تمکو ای کافرو کیسا حکم کرتے ہو مشرکون کو موحدون کے برابر کرنا یا موحدون پر اونکو
فضیلت دینا یہ التفات تعجب اور استبعاد کی راہ سے ہی اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝لا کیا تمکو کوئی نوشتہ نازل
ہوا ہی آسمان سے کہ تم اوسمین پڑھتے ہو کہ کافر جزا اور سزا مین مسلمانون کے مثل ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ج
کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس نوشتے مین جو کچھ تم چاہتے ہو کہ اختیار کرلو اور آرزو کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ کیا تمہارے
واسطے ہین عہد اور پیمان مضبوط کیے ہوے قسمون سے عَلَيْنَا بَالِغَةٌ ہمپر پہنچے ہوے نہایت مضبوطی کو اور ثابت ہے ہو
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ قیامت کے دن تک اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ج کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس عہد پیمان مین
وہ جو تم اپنے واسطے حکم کرتے ہو اوس جہان کی بہتری اور بزرگی کا سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ج پوچھو
ای محمد مشرکون سے کہ کون تم مین سے اس حکم کے ساتھ باقی رہنے والا ہی کہ آخرت مین اوس سے عہد وفا ہو اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ
کیا اونکے واسطے شریک ہین اس بات مین یا اونکے بت ہین جنکو وہ شریک کرتے ہین فَلْيَأْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ
پس کہدو کہ آوین اپنے شریکون کے ساتھ یعنی اونکو لاوین اپنی مدد کے واسطے اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہین سچے اس

بات مین کہ جنات نعیم تمکو ملینگی یَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ تم لاؤ اون شریکون کو اوس دن جب دُور اُٹھایا جائیگا پردہ ہول بھرے کام یا امر صعب اور عظیم سخت سے یا کُھل جائیگی اور دکھائی دیگی ساق عرش یا تجلی فرمائیگا حق تعالی وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ اور پکارے جائینگے لوگ خدا کو سجدہ کرنے کے لیے لباب مین حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی اوس دن بڑا نور دکھائیگا اور خلق سجدہ مین گر پڑیگی معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب ساق عرش سے نور کھولدیگا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت اوسکو سجدہ کریگی اور وہ لوگ باقی رہجائینگے جنھون نے دنیا مین دکھلانے سنانے کو سجدہ کیا ہوگا تو جب یکار سجدہ کرنا چاہیگا تو اوسکی پیٹھ تختہ ہو جائیگی اور وہ سجدہ نہ کرسکیگا اور حدیث مین ہی کہ منافق اور کافر کی پیٹھ ایک ڈال ہو جائیگی فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ تو نہ سکینگے سجدہ کرنا خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ بہت نیچی ہونگی اونکی آنکھین یعنی آنکھون والے سر جھکائے ہوئے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط پکڑ لیگی اونکو ذلت و خواری اور نگونساری وَقَدْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے دنیا مین يُدْعَوْنَ کہ پکارے جاتے تھے إِلَى السُّجُودِ خدا کو سجدہ کرنیکی طرف وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ اور وہ تندرست تھے اور اوسپر قادر تھے جب فرصت کا وقت اونھون نے فوت کیا تو اس حشر کے دن حسرت اور ندامت کے سوا اونھین کچھ حاصل نہین قطعہ بدہ فرصت از دست گر بایدت ✤ کہ گوے سعادت ز میدان بری ✤ کہ فرصت عزیز ست اگر فوت شد ✤ بسے دست حسرت بدندان بری ✤ فَذَرْنِي پس چھوڑ مجکو وَمَنْ يُكَذِّبُ اور اوسکو جو تکذیب کرتا ہی بِهَذَا الْحَدِيثِ ط اس کلام کی کہ قرآن ہی یا بعث و حشر کی اس آیت مین حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تسلی ہی اور تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ قریب ہی کہ لیلینگے ہم انکو درجہ درجہ یعنی آہستہ آہستہ عذاب ہم انکے قریب کردینگے مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اوس جگہہ سے کہ وہ نہ جانین یعنی جب یہ خطا کرین ہم انکو عطا دین اور یہ بڑائی اور بزرگی جانین وَأُمْلِي لَهُمْ ط اور مہلت دیتے ہین ہم انکو دنیا مین یہانتک کہ مغرور ہون پھر ہم انکو پکڑ لینگے إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ تحقیق ہمارا عذاب محکم ہی کہ کسی چیز سے دفع نہین ہوتا اسواسطے کہ ہماری پکڑ سخت ہی کسی کو اوسکی طاقت اور تحمل نہین أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا کیا تو مانگتا ہی اونسے بدلا دعوت اور ہدایت و ارشاد کرنے پر فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ تو وہ اوسکے تاوان کے مارے مُثْقَلُونَ ۝ گرانبار ہین اور اس سبب سے تجھسے منھ پھیرتے ہین أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس لوح محفوظ ہی جسمین غیب کی باتین لکھی ہین فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ کہ وہ اوسمین سے لکھ لیتے ہین جو کچھ حکم کرتے ہین مومن اور کافر کے برابر ہونے کا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ پس صبر کرتا رہ اپنے رب کے حکم کے واسطے تبلیغ احکام اور کافرون کی ایذا سہنے کے ساتھ وَلَا تَكُنْ اور نہو دل تنگ ہوکر اور جلدی کے مارے كَصَاحِبِ الْحُوتِ م مثل صاحب ماہی کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ اونھون نے کافرون کی ایذا پر صبر نہ کیا اور بے حکم اونکے درمیان سے چلے گئے کہ مچھلی کے پیٹ مین قید کیے گئے إِذْ نَادَى یاد کر جب یونس نے پکارا اپنے رب کو مچھلی کے پیٹ مین سے اور لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کہا وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ ط اور وہ نکالا گیا تھا غصہ اور رنج سے

وقفۂ

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ اگر یہ ہوتا کہ پا لیتی اوسکو نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نعمت اور رحمت اوسکے رب کی طرف سے توبہ قبول ہونے کے
سبب سے تو لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ البتہ ڈالدیا جاتا پٹپر میدان مین جہان درخت اور گھاس وغیرہ کچھ نہوتا وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ○
اور وہ ملامت اور مذمت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کر لیا اوسے اوسکے رب نے نبوت اور رسالت دیکر اور
وحی بھیجکر فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ پھر کر دیا اوسے صالحون یعنی پیغمبرون مین سے بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیت اوسوقت
نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ ثقیف کے حق مین بددعا کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے
ہمارے حبیب صبر کرو اور اس دعا کو موقوف رکھو کہ صبر کرنے سے کام خوب ہوتا ہے نظم کارہا از صبر گردد دل پسند ✽ حرم
آن کز صبر باشد بہرہ مند ✽ چون درافتادی بہ گرداب حرج ✽ صبر کن و الصبر مفتاح الفرج ✽ صد ہزاران کیمیا حق آفرید ✽ کیمیا سے
ہمچو صبر آدم ندید ✽ لکھا ہے کہ قریش کے کوتاہ نظرون نے قبیلہ بنی اسد مین سے ایک گروہ جو حسد اور بدنظری مین مشہور تھے
تجویز کر کے بہت کچھ وعدون سے اونکو تقویت دی تا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر تو جمال کو نظر بد کا صدمہ
پہونچا کر اس عالم سے مٹادین تو حق تعالیٰ نے نظر بد سے آپکی حفاظت اور عصمت کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ یَّكَادُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ اور قریب تھا کہ جو لوگ کافر ہین البتہ لغزش دین اور گرادین اور ہلاک کرین تجھکو
بِاَبْصَارِهِمْ اپنی نظرون کے سبب سے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ اوسوقت جب کہ سنا اونھون نے قرآن کہ تم پڑھتے تھے
وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ اور وہ کہتے تھے کہ یقینی اس مرد کو تو جن پکڑے ہے یعنی اسکے ساتھ جن ہے کہ اسے تعلیم
کرتا ہے وَمَا هُوَ اور حال یہ ہے کہ نہین ہے قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہین ہین محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مگر اشرف تمام اہل عالم کے بیت ای شرف جملہ عالم تنبو ✽ روشنے دیدہ آدم تنبو ✽ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہے کہ چشم زخم یعنی نظر لگنے کی دوا نہین ہے مگر یہ آیت

سورۃ الحاقۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی اثنتان وخمسون اٰیۃ
سورہ حاقہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ باون آیتین ہین

اَلْحَآقَّةُ ○ وہ حالت جسکا واقع ہونا حق ہے یا وہ ساعت جس سے ڈرنا بہت سزاوار ہے مَا الْحَآقَّةُ ○ کیا حالت ہے اور
کیا ساعت ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اور علم دیا تجکو کہ مَا الْحَآقَّةُ ○ کیا چیز ہے اور کیا حالت اور کونسی
ساعت ہے جسمین عملون کی مکافات اور جزا واقع ہوگی اس سے قیامت کا دن مراد ہے اور حاقہ بھی اوسکا ایک نام ہے كَذَّبَتْ
تکذیب کی ثَمُوْدُ وَعَادٌ قبیلہ ثمود اور قبیلہ عاد نے بِالْقَارِعَةِ ○ قیامت کی کہ ٹھوکنے والی اور توڑنے والی ہے لوگون کی
فَاَمَّا ثَمُوْدُ پھر مگر قبیلہ ثمود فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے وہ لوگ بِالطَّاغِیَةِ ○ زیادتی کرنے کے سبب سے یا
اونمین سے فرقہ طاغیہ کی وجہ سے جیسے قدار بن سالف اور اوسکے یار جنھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹی تھین یا حد سے زیادہ سخت آواز کے

باعث ہلاک ہوے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سنی تھی نہ دیکھی تھی یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ وَاَمَّا عَادٌ اور لیکن قبیلۂ عاد فَاُهْلِكُوْا
پس ہلاک کیے گئے بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ تند اور سرد ہوا عَاتِيَةٍ حد سے گذری ہوئی سے یعنی جو فرشتے اوسپر مقرر ہیں اونکا حکم نہ مانتی وہ
حدیث میں ہے کہ ایک ذرہ ہوا اور کوئی قطرہ پانی دنیا میں نہیں بھیجا جاتا مگر ایک وزن اور مقدار معلوم کے ساتھ لیکن قوم نوح اور
قوم ہود پر جس پانی اور ہوا نے طغیانی کی وہ اون فرشتوں کے حکم سے باہر ہو گئی تھی جو اوسپر مسلط اور موکل ہیں تفسیر کبیر میں ہے کہ فرشتے
اوس ہوا کو نہ روک سکے اور خدا نے سَخَّرَهَا مسلط کر دی وہ ہوا عَلَيْهِمْ قوم عاد پر سَبْعَ لَيَالٍ سات راتیں وَ
ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ اور آٹھ دن ایک بدھ کی فجر سے دوسری بدھ کی شام تک حُسُوْمًا دن رات برابر چلتی رہی قوم عاد
فَتَرَى الْقَوْمَ پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر موجود ہوتا فِيْهَا اون وقتوں میں صَرْعٰى مرے پڑے كَاَنَّهُمْ گویا وہ
بڑے قد ہونے کے سبب سے اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ درخت خرما کی جڑیں ہیں زمین پر پڑی یا خالی یا گلا ہوا فَهَلْ
تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ پھر کچھ دیکھتا ہے تو اونکو کہ کوئی باقی رہا یعنی سب جڑ سے اوکھڑ کر نیست و نابود ہو گئے اور اونمیں سے
کوئی روے زمین پر نہ رہا قطعہ مقرر ہست کہ بود در زمانہ بسے ÷ شہان تخت نشین خسروان شاہ نشان ÷ چو عاصفات قضا
از مہب قہر وزید ÷ شدند خاک و ازان خاک نیز نیست نشان ÷ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ اور آیا فرعون وَمَنْ قَبْلَهٗ اور
آئے وہ لوگ جو اوسکے پہلے تھے وَالْمُؤْتَفِكٰتُ اور بستیاں مؤتفکہ کے لوگ بِالْخَاطِئَةِ گناہ کے ساتھ یعنی اونھوں نے
شرک کیا فَعَصَوْا پھر گناہگار ہو گئے ہر قوم کے لوگ رَسُوْلَ رَبِّهِمْ اپنے رب کے رسول کے فَاَخَذَهُمْ تو پکڑا خدا نے
اونکو اَخْذَةً رَّابِيَةً بے سخت پکڑنا اور اور اونسے زیادہ اونپر عذاب کیا اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ بیشک ہمنے
اوس وقت جب طغیانی کی پانی نے یعنی جب طوفان کے وقت پانی حد سے بڑھا تو حَمَلْنٰكُمْ اوٹھایا ہمنے تمہارے باپ دادا کو فِي
الْجَارِيَةِ اوس کشتی پر جو پانی پر رواں تھی یعنی سفینۂ نوح میں لِنَجْعَلَهَا تاکہ کردیں ہم اوس کشتی کو لَكُمْ تمہارے
واسطے تَذْكِرَةً ایک نصیحت اور عبرت مومنوں کی نجات اور کافروں کی ہلاکت کے باب میں وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ
اور نگاہ رکھتا ہے اس نصیحت کو کان نگاہ رکھنے والا جو بات سنکر فائدہ اوٹھاتا ہے حدیث میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی میں نے حق تعالی سے دعا کی کہ تیرے کان کو وہ اُذن واعیہ کرے پس حضرت علی کہتے ہیں کہ اوسکے بعد میں
کوئی بات نہیں بھولا قطعہ گرچہ ناصح را بود صد داعیہ ÷ پند را اُذنے بباید واعیہ ÷ گر نبودے گوش ہاے عیب گیر ÷ وحی یا ورد
ز گردون یک بشیر ÷ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ پھر جب پھونکی جائیگی صور میں نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ایک پھونک کہ وہ نفخۂ صعقہ ہے
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ اور اوٹھائی جائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور اوٹھائے جائینگے پہاڑ اپنی جگہوں سے محض قدرت کاملہ سے
یا سخت زلزلوں اور ہواؤں کے باعث سے فَدُكَّتَا پھر ٹوٹ پھوٹ جائیگی زمین اور پہاڑ دَكَّةً وَّاحِدَةً ایک ٹوٹنا اور
روئی کے گالوں کے مثل ہو جائینگے فَيَوْمَئِذٍ تو اوس وقت وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ واقع ہو گی واقع ہونے والی یعنی قیامت
قائم ہو جائیگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ اور پھٹ جائیگا آسمان فَهِيَ پھر آسمان يَوْمَئِذٍ اوس روز وَّاهِيَةٌ سست اور

ضعیف ہو جائیگا قوت اور مضبوطی کے بعد وَّالْمَلَكُ اور فرشتے عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا آسمانون کے کنارے ہونگے کہ خدا کا حکم ہو
اور نیچے اوتر آئین وَيَحْمِلُ اور اوٹھائینگے عَرْشَ رَبِّكَ عرش تیرے رب کا فَوْقَهُمْ اون فرشتون پر جو آسمان کے
کنارے ہونگے يَوْمَئِذٍ اوس دن ثَمٰنِيَةٌ ۝ آٹھ فرشتے اور آج چار فرشتے عرش اوٹھائے ہوئے ہین معالم مین ہی کہ
اوس روز عرش اوٹھانے والے آٹھ فرشتے ہونگے پہاڑی بکری کی صورت اونکے سمون سے زانو تک اسقدر مسافت ہوگی جسقدر
ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضون نے کہا ہی کہ فرشتون کی آٹھ صفین عرش کو اوٹھائینگی کہ اونکو خدا کے سوا کوئی نہین
جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ اوس دن پیش کیے جاؤگے خدا کے سامنے محاسبہ کے واسطے لَا تَخْفٰى نہین پوشیدہ
خدا پر مِنْكُمْ تمھارے کامون مین سے خَافِيَةٌ ۝ جو کہ پوشیدہ ہی یعنی حق تعالیٰ تمھارے پوشیدہ کامون پر مطلع ہی تو پیش
کیا جانا اور حساب ہونا اوسپر اطلاع کے واسطے نہین بلکہ عدل کے واسطے ہی اور خلق پر افشاء احوال کے لیے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائیگا كِتٰبَهٗ اوسکا اعمالنامہ بِيَمِيْنِهٖ اوسکے داہنے ہاتھ مین فَيَقُوْلُ تو وہ کہیگا خوشی کی رو سے
کہ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا آؤ پڑھو كِتٰبِيَهْ ۝ میرا اعمالنامہ کہ یہان ایسا عمل کوئی نہین جسکے ظاہر کرنے مین مین شرم کرون تبیان
مین لکھا ہی کہ یہ دوسری کتاب ہی نامہ اعمال کے سوا لکھی ہوئی کہ اوسمین جنت کی خوشخبری ہی پس اسواسطے کہ فرشتون کا لکھا ہوا
نامہ اعمال خدا اور بندے کے درمیان ہی کوئی اوسے نہ دیکھیگا اور نہ پڑھیگا پھر صاحب کتاب کہیگا کہ اِنِّيْ ظَنَنْتُ بیشک
مین نے جانا اَنِّيْ مُلٰقٍ یہ کہ مین دیکھنے والا ہون حِسَابِيَهْ ۝ اپنا حساب یعنی مین نے تو جانا ہی تھا کہ میرا حساب
کرینگے اور اوسپر مین آمادہ ہون فَهُوَ تو وہ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ زندگی پسندیدہ مین ہوگا کہ کدورت سے صاف
حرمت اور حشمت سے ملی ہوگی فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ جنت بلند مین قُطُوْفُهَا اوسکے میوے دَانِيَةٌ ۝ نزدیک
کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچے اور حضرت رضوان اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ میوے اس درخت کے وَاشْرَبُوْا
اور پیو پینے کی چیزین هَنِيْٓـًٔا کھانا پینا سہنا ہوا کہ ہضم ہو جائے بِمَآ اَسْلَفْتُمْ بسبب اسکے کہ تمنے عمل کیا فِي الْاَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ۝ گذرے ہوئے دنون مین یعنی دنیا مین گرمی کے دنون مین تمنے روزے رکھے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور مگر وہ کہ دیا
جائیگا كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اوسکا نامہ اعمال بائین ہاتھ مین اور وہ اوسمین اپنی برائیان اور گناہ لکھے دیکھیگا فَيَقُوْلُ تو کہیگا
ندامت کے مارے کہ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ ای کاشکے مین نہ دیا جاتا یعنی مجکو نہ دیتے كِتٰبِيَهْ ۝ میرا اعمالنامہ اور مین دیکھتا
تاکہ بر ملا فضیحت نہوتا وَلَمْ اَدْرِ اور کاشکے مین نہ جانتا کہ آج مَا حِسَابِيَهْ ۝ کیا ہی میرا حساب اسواسطے کہ عذاب اور شدت کے
سوا مجھے تو کچھ حاصل ہی نہین يٰلَيْتَهَا کاشکے موت کے پہلے جسکے سبب سے مین دنیا مین مرا تھا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ ہوتی
موت حکم کرنے والی ہمیشہ کی فنا کا کہ اوسکے بعد مین زندہ ہی نہوتا مَآ اَغْنٰى دفع نہ کیا عَنِّيْ مجھسے عذاب کو مَالِيَهْ ۝ اوسنے
جو میرے پاس تھا مال مکان تابع لوگ هَلَكَ عَنِّيْ گم ہو گیا مجھسے سُلْطٰنِيَهْ ۝ لوگون پر تسلط اور حکومت یا وہ دلیل حجت
جسے دنیا مین مین نے مضبوط پکڑا تھا پھر دوزخ کے فرشتون کو حکم پہونچیگا کہ خُذُوْهُ لو اسے فَغُلُّوْهُ ۝ لائے پھر گردن مین باندھو

اوسکے ہاتھ ثُمَّ الْجَحِيمَ پھر بڑی آگ مین صَلُّوهُ ۝ ڈال دو اوسے ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ پھر آگ کی زنجیر مین کہ ذَرْعُهَا اوسکے گز سَبْعُونَ ذِرَاعًا ستر گز ہونگے نوشیروانی گز سے کہ ہر گز سات باغ کے برابر ہوا اور ہر باغ کوفے سے مکہ تک فَاسْلُكُوهُ تو لاؤ تم اوسے اوس زنجیر مین یعنی اوسکے جسم پر خوب کسکر لپیٹ دو کہ ہل نہ سکے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ دنیا مین جتنا لوہا ہی اگر جمع کرین تو اوس زنجیر کے ایک حلقہ کے برابر نہین ہوا اور اگر اوسکا ایک حلقہ عالم کے پہاڑون پر رکھدین تو رانگے کی طرح پگھل جائین إِنَّهُ بیشک یہ شخص كَانَ لَا يُؤْمِنُ تھا کہ ایمان نہ لاتا تھا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ خدائے بزرگ کا وَلَا يَحُضُّ اور نہ اوبھارتا تھا اپنے کو یعنی رغبت نہ کرتا تھا اور حرص نہ رکھتا تھا عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ محتاج کو کھانا دینے پر فَلَيْسَ پس نہین ہی لَهُ الْيَوْمَ اوسکے واسطے آج هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ یہان کوئی یگانہ جو اوسکی حمایت کرے وَلَا طَعَامٌ اور نہ اوسکے واسطے کھانا ہی إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ مگر پیپ سے جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہی لَا يَأْكُلُهُ نہ کھاوینگے اوسے إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝ مگر گناہگار مشرک اسواسطے کہ سب گناہ کبیرہ کا سردار شرک ہی فَلَا پس نہ ایسا ہی جو کافر کہتے ہین کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہی أُقْسِمُ قسم کھاتا ہون بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ اوس چیز کی جو تم دیکھتے ہو دیکھی ہوئی چیزون مین سے وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ اور اوس چیز کی جو تم نہین دیکھتے ہو غائب چیزین یا اوسکی قسم جو زمین کے اوپر اور زمین اندر ہی یا اجسام اور ارواح کی قسم یا انس اور جن کی قسم یا کعبہ اور بیت المعمور کی قسم یا بر و بحر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پہونچانے اور جبریل علیہ السلام کے وحی لانے کی قسم یا میرے حبیب کے آثار رسالت اور انوار ولایت کی قسم کہ إِنَّهُ بیشک قرآن لَقَوْلُ رَسُولٍ البتہ پڑھتا ہی ایک رسول كَرِيمٍ ۝ بزرگوار کا کہ خدا کے نزدیک بزرگ ہی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہی کہ جبریل علیہ السلام ہین وَمَا هُوَ اور نہین ہی قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ کلام شاعر کا جیسا کہ ابوجہل کہتا ہی قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ۝ تھوڑی سی تصدیق کرتے ہو یعنی نہین تصدیق کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن کلام ہی کاہن کا جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہی قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝ تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یعنی نصیحت نہین مانتے ہو تَنْزِيلٌ قرآن اوترا ہی مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اہل عالم کے رب پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ اور اگر افترا کرین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ تمھارا زعم ہی اور جھوٹ باندھلین عَلَيْنَا ہمپر بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ بعضی باتین لَأَخَذْنَا البتہ پکڑلین ہم مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ اوس سے زور اور قوت کے ساتھ ثُمَّ لَقَطَعْنَا پھر کاٹدین ہم مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ اوس سے اوسکی رگ دل کو یعنی ہم اوسے ہلاک کردین فَمَا مِنْكُمْ پس نہین ہی تم مین سے مِنْ أَحَدٍ کوئی یعنی تم نہین ہو عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ اوس سے دفع کرنے والے ہلاک کو وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَتَذْكِرَةٌ البتہ ایک نصیحت ہی لِلْمُتَّقِينَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے اسواسطے کہ وہ اوس سے نفع اوٹھاتے ہین وَإِنَّا لَنَعْلَمُ اور بیشک ہم جانتے ہین أَنَّ مِنْكُمْ کہ بعضے تم مین سے مُكَذِّبِينَ ۝ تکذیب کرنے والے ہین قرآن کی وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَحَسْرَةٌ البتہ سب حسرت ہی عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ کافرون پر قیامت کے دن کہ قرآن کا ثواب دیکھینگے اور خود اوس سے

محروم ہونگے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن لَحَقُّ الْيَقِيْنِ صحیح یقین ہی یعنی یقین ہی کہ حق تعالیٰ کے پاس سے ہی فَسَبِّحْ پس تسبیح کہہ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اپنے رب کے نام کے ساتھ جو بڑا ہی یعنی اوسکی تنزیہ کرنا لائق صفتون سے اور بڑی ثنا اور صفت کے ساتھ اوسے یاد کر

سورۃ المعارج مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع و اربعون آیۃ
سورۂ معارج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر کہا کہ خدایا اگر محمد حق پر ہی اور جو کچھ وہ کہتا ہی اگر تیرے پاس سے ہی تو تو ایک پتھر مجھپر برسا یا مجھکو عذاب دردناک مین مبتلا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌ مانگا مانگنے والے نے بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ عذاب جو ہونا ہی لِّلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے کہ جنگ بدر کے دن کا قتل ہی دنیا مین یا عذاب دردناک ہی آخرت مین اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب مانگنے والا ابو جہل تھا کہ اوسنے کہا فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا اور ایک قول یہ ہی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار پر عذاب نازل ہونے کی درخواست اور جلدی کی اور پھر تقدیر لَيْسَ لَهٗ نہین ہی اوس عذاب کو دَافِعٌ کوئی دفع کرنے والا جو اوسے روکے مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے اسواسطے کہ ارادۂ ازلی اوس سے متعلق ہوچکا ہی اور اللہ کا ارادہ کیا ہوا امر دفع نہین کیا جاتا پھر آگے اللہ جل شانہ کی صفت ہی کہ ذِى الْمَعَارِجِ خداوند بلند درجون کا یعنی جنت مین اونچے اونچے محل اپنے دوستون کے واسطے اوسنے مہیا کیے ہین یا بلند مقامات کلمات طیبات کے بلند ہونے کو مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ اوپر جاتے ہین فرشتے وَالرُّوْحُ اور جبرئیل یا جو گروہ فرشتون مین بڑا ہی اِلَيْهِ حکم الٰہی کی طرف یعنی اوس جگہ جہان حکم ہوئی فِيْ يَوْمٍ كَانَ اوس دن مین کہ ہی مِقْدَارُهٗ مقدار اوسکی خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ پچاس ہزار برس دنیا کے برسون سے یعنی اگر کوئی چاہے کہ دنیا مین سیر کرے وہانتک جہانتک فرشتون کو جانے کا حکم ہی اور وہ ایک دن مین جاتے ہین تو وہ سیر کرنے والا پچاس ہزار برس مین جا سکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اوس دن سے قیامت کا دن مراد ہی کہ کافرون پر اس درازی کے ساتھ گذریگا اور بعضون نے کہا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف اور موطن ہونگے اور ہر موقف مین ہزار برس ٹھہرائینگے اور موقفون کا بیان جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے اور فتوحات مین لکھا ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ہر نام کے واسطے ایک دن خاص ہی کہ اوسکے ساتھ تعلق رکھتا ہی اور قرآن مین اون دنون مین سے دو دن مذکور ہین ایک یوم الرب وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یہ دن ہزار برس کا ہی اور دوسرا یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا دن ہی اور سنین ابدی اور سرمدی کے ایام کا بیان ان اوراق مین نہین سماتا مصرع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد فَاصْبِرْ پس صبر کر منکرون کی تکذیب پر صَبْرًا جَمِيْلًا نیک صبر یعنی بے قلق اور شکایت کے اِنَّهُمْ تحقیق کہ کافر يَرَوْنَهٗ دیکھتے ہین قیامت کے دن کو بَعِيْدًا دور امکان سے یعنی کہتے ہین کہ نہین ہی اور نہو گا جیسا کہ عرف مین کہتے ہین کہ فلان کام کا وقوع دور ہی

یعنی محال معلوم ہوتا ہی **وَّنَرٰىهُ** اور جانتے ہین قیامت کو **قَرِيْبًا ط**۝ قریب واقع ہونیکے **يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ** جسدن ہوجائیگا آسمان **كَالْمُهْلِ لا**۝ جیسے پگھلی ہوئی قلعی یا روغن زیتون کا تلچھٹ یعنی آسمان پگھلجائیگا **وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ** اور ہوجاینگے پہاڑ **كَالْعِهْنِ لا**۝ جیسے اون رنگین تومی ہوئی یعنی نرم اور سست اور ریزہ ریزہ **وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ** اور نپوچھا جائیگا کوئی یگانہ **حَمِيْمًا**۝ اپنے یگانہ کے گناہ سے یعنی ہرایک سے اوسی کے گناہ اور افعال پوچھینگے **يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ط** دکھائے جائینگے وہ اپنے یگانے یعنی ہرایک اپنے قرابتدار کو پہچانیگا اور اوسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہرایک اپنے اعمال کے سبب سے مواخذہ مین ہی **يَوَدُّ الْمُجْرِمُ** دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر **لَوْ يَفْتَدِيْ** یہ کہ فدیہ دے اور بدلا کرے **مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ** اوس دن کے عذاب سے **بِبَنِيْهِ لا**۝ اپنے بیٹون کو یعنی اپنے بدلے اپنے بیٹون کو عذاب مین دے جو بہت عزیز تھے اوسکے نزدیک کہ بیٹے عذاب کھینچین اور باپ نجات پائے **وَصَاحِبَتِهٖ** اور فدیہ دے اپنی جورو کو جو اوسکی یار اور ہموار تھی **وَاَخِيْهِ لا**۝ اور اپنے بھائی کو جو اوسکا قوت بازو اور مددگار تھا **وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ لا**۝ اور اپنے قرابتدارون کو جنھون نے اوسے دنیا مین جگہہ دی تھی یعنی اوسکی پناہ کی جگہ تھے **وَمَنْ فِي الْاَرْضِ** اور دوست رکھیگا کہ بدلا دے اوسے جو کوئی زمین مین ہی **جَمِيْعًا لا** سب کو یعنی تمام خلائق کو چاہیگا کہ اپنا فدیہ اور بدلا دے **ثُمَّ يُنْجِيْهِ لا**۝ پس نجات دے اوسے یہ بدلا دینا **كَلَّا ط** حاشا کہ نجات نہ پائیگا عذاب سے **اِنَّهَا** بیشک وہ دوزخ کی آگ جس سے مجرم بدلا دیتا ہی **لَظٰى لا**۝ شعلہ خالص **نَزَّاعَةً** کھینچنے والی ہی **لِّلشَّوٰى ج صلے**۝ مشرکون کے ہاتھ پانٔون یا اونکے سر کی کھال کو سو برس اور دو سو برس کی راہ سے یعنی دوزخ کا شعلہ کافرون کو اپنے مین اسطرح کھینچیگا جسطرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی **تَدْعُوْا** پکاریگی آگ یعنی کھینچیگی یا دوزخ کے فرشتے پکارینگے معالم مین ہی کہ آگ زبان فصیح سے نام اور لقب کے ساتھ پکاریگی **مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى لا**۝ اوسکو جسنے حق کی طرف پیٹھہ کی ہی اور منھ پھیرا ہی حکم آلہی سے **وَجَمَعَ** اور جمع کیا ہی دنیا کا مال **فَاَوْعٰى**۝ پھر باردان مین کر کے نگاہ رکھا اور خدا کا حق ادا نہ کیا **اِنَّ الْاِنْسَانَ** تحقیق کہ آدمی **خُلِقَ** پیدا کیا گیا **هَلُوْعًا لا**۝ حریص فانی مال جمع کرنے پر اور بخیل حقوق ربانی ادا کرنے پر لباب مین مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہی کہ ہلوع ایک جانور ہی کوہ قاف کے پیچھے کہ ہر روز سات میدان گھاس خالی اور صاف کر دیتا ہی یعنی اون میدانون کی گھاس پات کانٹے تنکے سب کھا جاتا ہی اور سات دریاؤن کا پانی پی جاتا ہی اور تہ گرمی مین صبر کرتا ہی نہ سردی مین اور ہر شب اسی خیال اور اندیشہ مین رہتا ہی کہ کل مین کیا کھاؤنگا تو حق تعالیٰ آدمی کو بے صبری اور روزی کی فکر مین اس چارپایہ سے تشبیہ دیتا ہی **نظم**

جانوری را کہ بجز آدمی ست ؛ معدہ چو پر شد سبب بیغمی ست ؛ آدمی آنکہ بہ سیری بود ؛ بر سر سیری غم روزی خورد ؛ خورد ہمہ عمر چہ بیش و چہ کم ؛ روزی ہر روزہ زخوان کرم ؛ در رہ حرص والتش ہمچنان ؛ ہیچ غمی نیست بجز فکر نان ؛

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جب پہونچتا ہی اوسے کچھہ ضرر جیسے محتاجی مفلسی **جَزُوْعًا لا**۝ بے صبری کرنیوالا ہوتا ہی اور چیختا چلّاتا ہی **وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ** اور جب پہونچتی ہی اوسے بھلائی جیسے تندرستی اور مالداری **مَنُوْعًا لا**۝ روکنے والا ہوتا ہی اپنے نفس کو طاعت سے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرنے سے اور سب آدمی اسی حال پہ مخلوق ہوئے ہین

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ○ لیکن نماز پڑھنے والے الَّذِينَ هُمْ وہ جو عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر دَائِمُونَ ○ ہمیشگی
کرنے والے ہین یعنی کسی شغل کے سبب سے اوس سے باز نہین رہتے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز ادا کرنے کے وقت ساکن ہین
و اپنے باطن التفات نہین کرتے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ جنکے مالون مین حَقٌّ مَّعْلُومٌ ○ حق ہے جانا
ہوا جیسے زکوٰۃ کہ اندازہ کی ہوئی ہے اور صدقے جو معمولی ہین لِّلسَّائِلِ فقیر سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُومِ ○
اور اوس محتاج کے واسطے جو سوال نہ کرے وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ اور اون لوگون کے واسطے جو خصوصیت تصدیق کی ہے بِيَوْمِ
الدِّينِ ○ روز جزا واقع ہونے کی اور قیامت کی تصدیق کی نشانی طاعت اور عبادت مین مشغول ہونا ہے وَالَّذِينَ هُم
اور وہ لوگ جو مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم عذاب اپنے رب کے مُّشْفِقُونَ ○ ڈرنے والے ہین اور عذاب الٰہی سے ڈرنے کی علامت
ممنوعات شرعی سے بچنا ہے إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ بیشک انکے رب کا عذاب غَيْرُ مَأْمُونٍ ○ امن دیا گیا نہین ہے
یعنی اوس سے بچے ہوئے نہین ہو سکتے کہ البتہ گناہگارون کو وہ عذاب پہونچیگا وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ اور وہ لوگ جو
اپنی شرمگاہون کو حَافِظُونَ ○ حفاظت کرنے والے ہین إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی عورتون پر أَوْ مَا مَلَكَتْ
یا اوس پر جسکے مالک ہوئے ہین أَيْمَانُهُمْ اونکے ہاتھ یعنی لونڈیان کہ ہاتھ کا مال ہونے کے سبب اونمین تصرف کر سکتے ہین
فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ غَيْرُ مَلُومِينَ ○ نہین ملامت کیے ہوئے ہین اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی جوروون اور
لونڈیون کی نسبت فَمَنِ ابْتَغَىٰ پھر جو کوئی ڈھونڈھے دخول کرنے کی جگہ وَرَاءَ ذَٰلِكَ سوا اسکے جو کہا گیا یعنی اپنی لونڈی
اور جورو کے سوا فَأُولَٰئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْعَادُونَ ○ وہ حد سے گذرنے والے ہین یعنی مردون اور جانورون سے وطی کرنے والا
اور بعض کے قول پر جلق لگانا بھی حد سے گذرنے مین داخل ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو لِأَمَانَاتِهِمْ اپنی امانتون کو وَ
عَهْدِهِمْ اور عہد و پیمان کو رَاعُونَ ○ رعایت رکھنے والے ہین امانت اور عہد خالق کا ہو یا مخلوق کا کہ سب کی حفاظت کرنا
چاہیے اور امانت ادا کرنا اور عہد پورا کرنا نہ چھوڑنا چاہیے شعر اگر کسی ... از آتش امانت ... فرو مگذار قانون امانت ... بہر عہدے کہ
می بندی وفا کن ... رسم حق گذاری را ادا کن ... وَالَّذِينَ هُم اور وہ لوگ جو بِشَهَادَاتِهِمْ اپنی گواہیون پر قَائِمُونَ ○
قائم ہین یا گواہی دیتے ہین اوس چیز مین جو بندون کے حقوق وہ جانتے ہین اور کبھی بِشَهَادَتِهِمْ پڑھا ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو
عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر يُحَافِظُونَ ○ محافظت کرتے ہین یعنی آداب و شرائط کے ساتھ ہمیشہ نماز پڑھتے ہین نماز کا ذکر
ان آیتون کے شروع اور خاتمہ مین مکرر فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز سب عبادتون مین افضل ہے اور بعضون نے کہا ہے ہمیشہ پڑھنا
فرض نمازون سے تعلق رکھتا ہے اور محافظت کرنا نفلون سے متعلق ہے أُولَٰئِكَ وہ لوگ ان صفتون سے موصوف ہین فِي جَنَّاتٍ
جنتون مین ہین قیامت کے دن مُّكْرَمُونَ ○ بزرگی دیے گئے ثواب ... اور جزا کے ... کے سبب سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مشرکون نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد حلقہ باندھا اور ہنسی اور مسخرے پن کی راہ سے بولے کہ محمد کے اصحاب عقبیٰ مین جنتون کی
طمع رکھتے ہین تو ہمکو بھی یہ طمع ہے کہ ہم اونسے پہلے جنتین پائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر کیا ہے اور کیا ہو گیا ہے

اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اور یہ صفتین عرکلو ہو ئین انسے بے بہرہ ہے قِبَلَكَ تیری طرف مُهْطِعِيْنَ ۝ دوڑنے والے ہین
عَنِ الْيَمِيْنِ داہنی طرف سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور بائین طرف سے عِزِيْنَ ۝ گروہ گروہ حلقہ کیے ہوے اَيَطْمَعُ کیا
طمع رکھتا ہی كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونسے اَنْ يُّدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائیگا مومنون کے ساتھ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝
جنت نعمت والی ہین یعنی مشرکون کو یہ داعیہ ہی کہ بے ایمان قبول کیے ہوے بہشتون مین نعمت پر دخل پائینگے كَلَّا ایسا نہین
اور کافرون کو بہشت مین جانے کی راہ نہین ہی اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ بیشک ہمنے اونکو پیدا کیا ہی مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ اوس
چیز سے جسے وہ جانتے ہین یعنی نطفہ سے کہ اوسکو کسی طرح عالم قدس سے مناسبت نہین ہی پس اگر کوئی کدورتون کے لوث سے
صاف نہو اور اخلاق ملکی سے متخلق نہو جائے وہ جنت مین داخل ہونے کی استعداد اور لیاقت نہ رکھیگا فَلَآ پس ایسا نہین ہی جو کہتا
کہتے ہین اُقْسِمُ قسم کھاتا ہون مین بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ مشرقون کے پیدا کرنے والے کی کہ وہ آفتاب کی مشرقین ہین کہ سال بھر
ہر روز دوسرے نقطہ سے آفتاب طلوع کرتا ہی وَالْمَغٰرِبِ اور مغربون کے رب کی کہ آفتاب کی ہین اور ہر روز دوسرے نقطہ پر غروب
کرتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تارون کی مشرقین اور مغربین مراد ہین اسواسطے کہ دائرہ افق سے ہر ایک کے شرق اور غرب کا محل دوسرا نقطہ ہی
اور پھر تقدیر حق تعالی قسم کھا کر فرماتا ہی کہ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ لا یقینی ہم قادر ہین عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اس بات پر کہ بدل دین
ہم یعنی ان مشرکون کو ہم ہلاک کرکے انکے بدلے اور خلق پیدا کرین خَيْرًا مِّنْهُمْ لا اونسے بہتر اور فرمانبردار وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ اور نہین ہین ہم مسبوق یعنی ہمپر کوئی سبقت اور پیشی نہین لیجا سکتا اگر ہم کسی امر کا ارادہ کرین تو ہمکو کوئی
مغلوب نہین کرسکتا اوسے ظاہر کرنے مین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ اوٹھا اونسے يَخُوْضُوْا تاکہ باطل کام شروع کرین وَ
يَلْعَبُوْا اور کھیل مین مشغول ہون دنیا مین حَتّٰى يُلٰقُوْا اوسوقت تک کہ ملاقات کرین يَوْمَهُمُ اپنے دن سے
الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ وہ دن جسکا وعدہ دیے گئے ہین کہ وہ جنگ بدر کا دن ہی یا قیامت کا روز اس آیت کا حکم آیت
قتال کے حکم سے منسوخ ہی يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ جسدن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے سِرَاعًا جلدی کرنے والے
حضرت اسرافیل کا پکارنا قبول کرکے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ اِلٰى نُصُبٍ اوس جھنڈے کی طرف جو استادہ کیا يُّوْفِضُوْنَ ۝ لا دوڑتے ہین
جیسے سپاہ پراگندہ جو اپنا جھنڈا قائم دیکھتی ہی اور اوسکی طرف دوڑتی ہی خَاشِعَةً ذلیل اور خوار اَبْصَارُهُمْ اونکی آنکھین
یعنی آنکھون والے اپنے سر جھکائے ہونگے تَرْهَقُهُمْ ڈھانپے ہوگی یعنی گھیرے ہوگی اونکو ذِلَّةٌ ط ذلت ذٰلِكَ یہ ہی
الْيَوْمُ الَّذِيْ وہ دن کہ دنیا مین كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ ع تھے وعدہ کیے گئے

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	ثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ نوح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھائیس ۲۸ آیتین ہین

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا بیشک ہمنے بھیجا نوح کو اِلٰى قَوْمِهٖٓ اوسکی قوم آل قابیل کی طرف اَنْ اَنْذِرْ

اس حکم کے ساتھ کہ ڈرا قَوْمَكَ اپنی قوم کو اور ڈرا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ قبل اسکے کہ آئے اونپر عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
عذاب دردناک کہ طوفان ہی یا عذاب آخرت قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ يٰقَوْمِ اے میری قوم کے لوگو اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
تحقیق مین تمکو ڈرانے والا ہون مُّبِيْنٌ ۝ ظاہر ہی میرا ڈرانا یہ ہوتا ہون مین تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ حکم کہ عبادت کرو
اسکی اوسکی وحدانیت کے ساتھ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے یا پرہیز کرو اوسکی نافرمانی سے وَاَطِيْعُوْنِ ۝
اور اطاعت کرو میری اوس چیز مین جو مین حکم کرون اور منع کرون يَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ بخشدے خدا تمکو مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بعضے
گناہ تمہارے کہ قبل اسلام کے جنکے مرتکب ہوئے ہو وَيُؤَخِّرْكُمْ اور پیچھے رکھے تمکو عقوبت اور مہلکات سے یعنی زندہ رکھے تمکو
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط وقت نام رکھے ہوئے تک کہ وہ زندگی کی مدت ہی اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ تحقیق کہ جو مدت خدا نے اندازہ کردی
اِذَا جَآءَ جب آتی ہی اوس طرح پر کہ مقدر اور مقرر فرمائی ہی تو لَا يُؤَخَّرُ م پیچھے نہین ہٹائی جاتی ہی اور جسکی وہ اجل او مدت ہی
اوسے مہلت نہین ہوتی رباعی روزیکہ اجل درآید از پیش و پست ÷ شک نیست کہ مہلت ندہد یک نفست ÷ یاری نرسد دران دم
از ہیچ کست ÷ برباد شود جملہ ہوا و ہوست ÷ لَوْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ فکر اور نظر سے تَعْلَمُوْنَ ۝ جانو کوئی چیز تو یہ بھی جانو
کہ اجل مین تاخیر اور مہلت دینا کچھ نہین ہی غرضکہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو دعوت کی اور اونھون نے
سرکشی اور عناد اختیار کرکے اونکو ایذا رسانی مین حد سے زیادہ کوشش کی اور ہرگز اپنی طرف سے ایذا رسانی مین کمی نہ کرتے تھے یہانتک
کہ حضرت نوح تنگ آگئے اور قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ تحقیق کہ دعوت کی مین نے اپنی قوم کو اور
اونکو تیری طاعت اور عبادت کی طرف بلایا لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ رات دن یعنی برابر ہر وقت مین اونکو دعوت کرتا رہا فَلَمْ يَزِدْهُمْ
پس نہین زیادہ کیا اونکو دُعَآءِيْۤ میرے بلانے اور پکارنے نے اِلَّا فِرَارًا ۝ مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے وَاِنِّيْ اور تحقیق
کہ مین نے كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جب پکارا مین نے اونکو توحید اور عبادت کی طرف لِتَغْفِرَ لَهُمْ تاکہ بخشے تو اونکو عبادت قبول
کرنے کے سبب سے تو جَعَلُوْۤا کرلین اونھون نے اَصَابِعَهُمْ اپنی اونگلیان فِيْۤ اٰذَانِهِمْ اپنے کانون مین اور میرے پکارنے
اور دعوت سننے کی راہ اونھون نے بند کرلی وَاسْتَغْشَوْا اور سر سے اوڑھ لیے اونھون نے ثِيَابَهُمْ اپنے کپڑے تاکہ مجکو
نہ دیکھین وَاَصَرُّوْا اور اڑ گئے کفر اور معصیت پر وَاسْتَكْبَرُوا اور سرکشی کی اونھون نے میری متابعت سے
اسْتِكْبَارًا ۝ بڑی سرکشی ثُمَّ اِنِّيْ پھر باوصف اونکے اصرار اور استکبار کے دَعَوْتُهُمْ دعوت کی مین نے اونکو
جِهَارًا ۝ علانیہ اونکی محفلون مین ثُمَّ اِنِّيْۤ پھر بیشک مین نے اَعْلَنْتُ لَهُمْ ظاہر کی اونکے بعض کو یعنی علانیہ
پکار کر مین نے دعوت کی وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ بھی مین نے بعض سے کہا اِسْرَارًا ۝ پوشیدہ کہنا
راز کے طور پر یعنی جسطرح مین دعوت کرسکا دعوت کرنے سے باز نہین رہا محفلون مین خلوتون مین پوشیدہ علانیہ اونکو
حق کی طرف مین نے بلایا اور جب تیری قہاری نے اونسے باران رحمت روکا اور اونکی عورتون کو بانجھ کردیا کہ اونکے
اولاد ہونا موقوف ہوگئی تو اونھون نے میری طرف رجوع کی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا تو مین نے کہا کہ مغفرت چاہو

رَبَّكُمْ اپنے رب سے یعنی توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہی غَفَّارًا ۝ بخشنے والا توبہ کرنے والون کو اور اگر تم توبہ کرو
تو يُرْسِلِ السَّمَآءَ بھیجے ابر کو عَلَيْكُمْ تمپر مِّدْرَارًا ۝ برسنے والا جھڑی لگا کر وَّيُمْدِدْكُمْ اور مدد دے تمکو
بِاَمْوَالٍ مالون سے وَّبَنِيْنَ اور بیٹون سے یعنی تمھارے مال اور اولاد بہت کرے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے تمکو جَنّٰتٍ
باغ میوہ دار وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور جاری کرے تمھارے واسطے اَنْهٰرًا ۝ نہرین پانی کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
کیا ہی تمکو کہ تم امید نہین رکھتے ہو یعنی نہین پہچانتے ہو لِلّٰهِ خدا کو وَقَارًا ۝ عظمت اور بزرگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ تم اوسکی بزرگی کا
اعتقاد نہین کرتے تا کہ اوسکی نافرمانی سے ڈرو یا تمکو کیا ہی کہ اوسکی عظمت اور قہاری سے نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہ ہی
کہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہی اَطْوَارًا ۝ طرح طرح کا صورت اور سیرت مین مختلف یا نطفہ کے طور سے تھکے کے طور پر پھر لوتھڑے کے طور پر
کر دیا آخر تک اور یہ اوسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ کی دلیل ہی اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ کیونکر خَلَقَ اللّٰهُ
پیدا کیے اللہ نے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا ۝ طبقہ بر طبقہ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ اور کر دیا چاند کو فِيْهِنَّ
اونمین سے ایک مین نُوْرًا روشنی بعضی تفسیرون مین ہی کہ چاند کا جرم آسمان دنیا مین ہی اور اوسکا نور سب آسمانون مین پھیلتا ہی
اسطرح جیسے زمین پر پھیلتا ہی اور اونکو روشن کرتا ہی وَّجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا اوسنے آفتاب کو سِرَاجًا ۝ چراغ
اہل زمین کا کہ جس طرح چراغ اندھیرے کو اپنے گرد سے دور کر دیتا ہی آفتاب رات کی تیرگی زمین پر سے ہٹا دیتا ہی اور حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جہت سے چراغ فرمایا کہ آپ کے نور نے کفر و نفاق کا نور عالم سے زائل کر دیا قطعہ چراغ جسم و
دل چشم و چراغ جان رسول اللہ ؎ کہ شمع ملت ست از پرتو احکام آن رخشان ؎ درین ظلمت سرا گر نہ چراغ افروختے شرعش ؎ کجا
کس را خلاصی بودی از تاریکی طغیان ؎ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ اور خدا نے اوگایا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو
پیدا کیا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی خاک سے اونکا نہال ہستی اوگایا نَبَاتًا ۝ اچھا اوگانا اور جب ہمارے باپ آدم
علیہ السلام خاک سے پیدا ہوے تو ہم سب خاک سے مخلوق ہین ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ پھر پھیر لیجائیگا تمکو فِيْهَا زمین مین یعنی موت کے
بعد قبر مین لیجائیگا وَيُخْرِجُكُمْ اور نکالیگا تمکو قبرون سے اِخْرَاجًا ۝ نکالنا حساب کے واسطے اور جزا کے لیے وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے
کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو بِسَاطًا ۝ بچھونے کے مثل بچھی ہوئی کہ اوسمین آرام لینا اور اوسپر چلنا چاہیے
لِّتَسْلُكُوْا تا کہ چلتے ہو تم مِنْهَا زمین سے سُبُلًا فِجَاجًا ۝ کشادہ راہون مین آن نصیحتون کے بعد قوم نوح کے عوام لوگون نے
غور و تامل کیا اور اونکے خواص اور رئیسون نے اونکو بہکایا او بھڑکایا کہ جس حال پر تھے اوس سے بھی بدتر ہو گئے اور پہلے سے بھی
زیادہ ظلم کرکے نافرمانی اور عناد زیادہ کیا تو قَالَ نُوْحٌ کہا نوح علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر رَّبِّ اِنَّهُمْ اے میرے رب یقینی
وہ لوگ یعنی میری امت کے عام لوگ عَصَوْنِيْ عاصی ہو گئے میرے باب مین وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اونھون نے مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ
اوسکی کہ زیادہ نہین کیا مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اوسکے مال اور اولاد نے اِلَّا خَسَارًا ۝ مگر نقصان پانا اور گمراہی یعنی اونھون نے
میرا حکم نہ مانا اپنے رئیسون اور سردارون کی متابعت کی جو اپنے مال و اولاد پر مغرور تھے وَمَكَرُوْا اور مکر کیا قوم کے بزرگون نے مَكْرًا

كُبَّارًا ۝ بڑا مکر یعنی اونکے سبب سے کمینون اور نادانون کو اپنی طرف کھینچا اور مجکو ایذا دینے کی ترغیب اور تحریص کی وَقَالُوا
اور کہا اونھون نے کہ لَا تَذَرُنَّ ہاتھ نہ کھینچو اٰلِهَتَكُمْ اپنے معبودون کی عبادت سے وَلَا تَذَرُنَّ اور نہ چھوڑو وَدًّا
وَدّ کو اور وہ ایک بت تھا مرد کی صورت پر بنایا ہوا وَّلَا سُوَاعًا اور نہ سواع کو اور وہ ایک بت عورت کی صورت تھا وَّلَا يَغُوثَ
اور نہ یغوث کو اور وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَيَعُوقَ اور نہ یعوق کو اور وہ ایک بت گھوڑے کی صورت پر تھا وَنَسْرًا ۝
اور نہ نسر کو اور وہ ایک بت گرگس کی شکل پر تھا اور بہت مشہور بات ہی کہ یہ پانچ مردان صالح کے نام تھے کہ یہ لوگ حضرت آدم اور حضرت
نوح علیہما السلام کے زمانہ کے درمیان مین گذرے تھے اور لوگون کو اونسے اعتقاد تھا اونکے مرنے کے بعد شیطان نے اونکی تصویرین
لکڑی اور پتھر سے بنادی تھیں لوگ اونکی تعظیم کیا کرتے جب زمانہ گذرا تو پرستش کرنے لگے طوفان نوح کے بعد شیطان نے وہ بت ملک
عرب کو اونکی پرستش کا حکم کیا قبیلہ بنی کلب نے وَدّ کو دومۃ الجندل مین رکھا اور سواع قبیلہ ہذیل پر تھا دریا کے کنارے اور یغوث کو
مذحج اور بنی غطیف اور بنی مراد نے اختیار کیا اور یعوق ہمدان مین جا پڑا اور نسر آل حمیر اور آل ذی الکلاع کا معبود تھا
بیت کافران از بتے بے جان چہ تمتع دارند باری آن بت بپرستید کہ جانے دارد چونکہ نوح علیہ السلام نے حق تعالی
سے مناجات کی کہ خدایا قوم کے چھوٹے آدمیون نے بڑے آدمیون سے کہا کہ ان بتون سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ وَقَدْ اَضَلُّوا اور حال
یہ ہی کہ گمراہ کیا قوم کے روسا نے ان بتون کے سبب سے كَثِيرًا بہت سے آدمیون اور کمزور لوگون کو وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اور نہ بڑھا یا خدایا ظالمون کو اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مگر عذاب اور ہلاکت مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ گناہون کے واسطے اُغْرِقُوْا
ڈبو دیے گئے طوفان مین فَاُدْخِلُوْا نَارًا پھر داخل کیے گئے آگ مین یعنی قبرون کے اندر اور بعضون نے کہا ہی آیندہ مین
داخل کیے جاوینگے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ پھر نہ پایا اونھون نے اپنے واسطے اونمین سے جنھین خدا ٹھہرایا تھا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ سوا خدا کے اَنْصَارًا ۝ یار اور مددگار کہ عذاب طوفان کو اونپر سے روکین لکھا ہی کہ حق تعالی نے حضرت نوح کو خبر دی کہ اب
اور کوئی تیری قوم مین سے ایمان نہ لائیگا اور اونسے کوئی لڑکا بھی ایسا نہ پیدا ہوگا جو ایمان لائے تو حضرت نوح علیہ السلام نے
مناجات کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ای میرے رب لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ نہ چھوڑ روے
زمین پر مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کافرون مین سے دَيَّارًا ۝ دورہ کرنے والا یعنی کوئی آنے جانے والا اس سے ہلاک عام مراد ہی یعنی
کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یقینی تو اگر چھوڑ دیگا اونکو تو يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وہ گمراہ کرینگے تیرے بندون کو
یعنی چاہینگے کہ مومنون کو بہکائین اور پھرائین وَلَا يَلِدُوْٓا اور وہ نہ پیدا کرینگے اِلَّا فَاجِرًا مگر بدکار كَفَّارًا ۝
ناشکر گذار یعنی اونکے لڑکے پیدا ہوکر جب بالغ ہونگے تو کفار فجار غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ای میرے رب بخشدے
مجکو وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو حضرت نوح کے والد ملک بن متوشلخ تھے اور اونکی ماں بہت مشہور قول کے موافق
شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن تھے حضرت نوح نے دعا کی کہ خدایا اونکو بخشدے وَلِمَنْ دَخَلَ اور اوس
شخص کو جو داخل ہو بَيْتِيَ میرے گھر مین اور میری ٹھہرنے کی جگہ یا میرے کشتی یا مسجد مین مُؤْمِنًا اوس حال مین

کہ وہ مومن ہو وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشدے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو جو قیامت تک ہون اور بعضون نے کہا ہے کہ اس امت کے مرد وعورت مراد ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جسطرح حضرت نوح کی دعا کافرون کے حق مین قبول ہوئی اسی طرح مومنون کے حق مین بھی قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اور نہ زیادہ کر ظالمون یعنی کافرون کو اِلَّا تَبَارًا مگر ہلاکی سختی کے ساتھ نعوذ باللہ من ذلک

سورۃ الجن مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان وعشرون اٰیۃ
سورۂ جن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھائیس ۲۸ آیتین ہین

اس سے قبل سورۂ احقاف مین مذکور ہوا کہ جنون کا ایک گروہ بطن نخلہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے مشرف ہوا اور قرآن شریف سنکر وہ سب جن ایمان لائے واحدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ رسول مقبول سورۂ اقرأ پڑھتے تھے اور وہ نو جن یا سات اونمین سے نصیبین نجران کے تھے جیسا تفسیر بصائر مین ہے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ شیصان کے اور وہ اپنے قبیلون مین بڑے بزرگ تھے اور ابلیس کا تمام لشکر اونمین سے ہوا اور وہ گروہ جو ایمان لایا تھا اوسنے اپنی قوم مین جاکر انواع واقسام کی باتین کہین حق تعالیٰ اس سورت مین اونکی خبر دیتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْحِیَ اِلَیَّ وحی کی گئی میری طرف کہ اَنَّهُ اسْتَمَعَ یہ کہ سنا قرآن بطن نخلہ مین نَفَرٌ ایک گروہ نے کہ دس سے کم تھے اور تین سے زیادہ مِّنَ الْجِنِّ گروہ جن مین سے فَقَالُوْٓا پھر کہا اونھون نے جب اپنی قوم مین گئے کہ اے قوم کے لوگو اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہمنے سنا قُرْاٰنًا عَجَبًا قرآن عجیب کہ آدمی کے کلام سے نہین ملتا اور کوئی ویسی عبارت بنانے کی قدرت نہین رکھتا یَّهْدِیْٓ راہ دکھاتا ہے اِلَى الرُّشْدِ راستی اور صواب اور دین ودنیا کی صلاح کی طرف فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم اوسکا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شریک نہین لاتے اور شریک نہین ٹھہراتے ہم بِرَبِّنَآ اَحَدًا اپنے رب کے ساتھ کسی بت یا شیطان وغیرہ کو جسطرح پہلے ہم شرک کرتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى اور بیشک بڑا ہے جَدُّ رَبِّنَا ملک ہمارے رب کا یا برتر ہے اوسکی عظمت اور جلال مخلوقات کے ساتھ ہمجنس ہونے سے مَا اتَّخَذَ نہین پکڑی اوسنے صَاحِبَةً کوئی عورت جیسا بعضے بنو ملیح کہتے ہین وَّلَا وَلَدًا اور نہ کوئی فرزند جیسا یہود ونصارا عزیر اور عیسی علیہما السلام کی نسبت فرزند خدا ہونے کا اعتقاد کرتے ہین وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اور تحقیق کہ کہتا ہے سَفِيْهُنَا جاہل اور نادان ہمارا یعنی ابلیس عَلَى اللّٰهِ اللہ پر شَطَطًا بات دور کہ اوسکی طرف جورو لڑکون کی نسبت کرتا ہے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور ہم سمجھے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ یہ کہ نہین کہتے ہین آدمی وَالْجِنُّ اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ تو ہمارا احمق یعنی ابلیس جو کہتا تھا ہم باور کرتے تھے جب ہمنے قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ وہ خدا پر جھوٹ باندھتا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ اور تحقیق کہ تھے رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ مرد آدمیون مین سے کہ بعض مکانون مین يَعُوْذُوْنَ پناہ لیتے تھے بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ مرد

جنون سے اسطرحپر کہ جب کوئی مرد آدمی ہولناک میدان مین پہونچتا تو کہتا کہ مین پناہ لیتا ہون اس جنگل کے سردار کی قوم کے
نادانون کے شر سے اور اعتقاد یہ تھا کہ اس پناہ مانگنے سے وہ شخص سالم اور امن مین رہتا ہی اور اہل مکہ ہولناک مقام مین کہتے تھے
کہ پناہ مانگتے ہین ہم خدیفہ بن بدر کی اس جنگل کے جن کے شر سے فَزَادُوْهُمْ تو زیادہ کیا آدمیون نے جنون کے واسطے
اس پناہ مانگنے کے سبب سے رَهَقًا ۝ تکبر اور سرکشی اور جہالت یہانتک کہ جن کہتے تھے کہ ہماری بزرگی اس درجہ ہی کہ آدمی ہمسے
پناہ ڈھونڈھتے ہین وَّاَنَّهُمْ اور تحقیق کہ آدمی یعنی کافر آدمیون نے ظَنُّوْا گمان کیا كَمَا ظَنَنْتُمْ جیسا تمنے
گمان کیا ہی اے جنو اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ یہ کہ نہ اوٹھائیگا خدا کسی کو حساب اور جزا کے واسطے وَّاَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَآءَ اور تحقیق کہ ہمنے مس کیا ہی آسمان کو اور چھو کر بات سننے کو ہم اوپر گئے اور ہمنے چاہا کہ آسمان مین ہم چلے جاوین
فَوَجَدْنٰهَا تو ہمنے آسمان کو پایا مُلِئَتْ بھرا ہوا حَرَسًا شَدِيْدًا پاسبانون سخت قوی سے یعنی فرشتون سے
جو جنون کو منع کرنے اور روکنے کے واسطے نامزد ہوے ہین وَّشُهُبًا ۝ اور اون آگ جھاڑنے والے ستارون سے جو شیطانون کو
ہانکنے کے واسطے متعین ہوئے ہین وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ اور یقینی ہم تھے کہ بیٹھتے تھے مِنْهَا آسمان سے مَقَاعِدَ بیٹھنے کی
جگہون مین لِلسَّمْعِ سننے کو آسمانی خبرین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ہم آسمانون پر جاتے اور بیٹھنے
کی جگہون پر بیٹھتے تھے نہ پاسبان روکتے تھے نہ ستارون کی آگ سے ہم ہانکے جاتے تھے فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ پھر اب جو جن
سننے کی خواہش کرتا ہی اب يَجِدْ لَهٗ پاتا ہی اپنے واسطے شِهَابًا روشن ستارہ آگ برسانے والا رَّصَدًا ۝ نگاہ رکھنے والا اور
منتظر کھڑا ہوا اوسکے جلانے کو وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اور بیشک ہم نہین جانتے کہ اَشَرٌّ اُرِيْدَ کیا برائی چاہی گئی ہی آسمان سے
ہمکو باز رکھنے مین بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اون لوگون کے ساتھ جو زمین پر آدمی ہین اَمْ اَرَادَ بِهِمْ یا چاہا ہی اونکے واسطے
رَبُّهُمْ اونکے رب نے رَشَدًا ۝ بھلائی اور صلاح وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور یقینی ہماری جنس مین سے نیک ہین یعنی
مومن نیک کام کرنے والے خیر مین سبقت لیجانے والے وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین سے اس سے کمتر ہین یعنی خیر اور شر مین اوسط
راہ چلنے والے كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ اور ہم ہین مختلف اور متفرق طریقون اور مذہبون والے معالم مین حضرت حسن بصری سے
منقول ہی کہ جسطرح آدمیون مین مختلف مذہبون کے لوگ ہین جیسے قدریہ مرجیہ رافضی وغیرہ اسی طرح جنون مین بھی ہین وَّاَنَّا
ظَنَنَّآ اور بیشک ہمنے جانا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ یہ کہ ہم عاجز نہ کرسکینگے خدا کو جس جگہ ہون ہم فِي الْاَرْضِ زمین مین
یعنی اگر وہ ہمارے ساتھ کچھ کیا چاہے تو ہم اوسے اوسمین عاجز نہ کرسکینگے اپنے مقام مین مقابلہ اور مقاومت کے واسطے
ثابت قدم اور ساکن رہکر وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ اور عاجز نہین کرتے ہین ہم اوسے هَرَبًا ۝ بھاگنے کی روسے اطراف مین
یا حوالی کوہ قاف مین وَّاَنَّا اور بیشک ہمنے لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى جب کہ سنا ہمنے قرآن کہ اہل عالم کی ہدایت کا
سبب ہی تو اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم اوسکا یا اوس شخص پر جس سے ہمنے سنا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جنون کی طرف کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا مگر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکی

دعوت جن اور انس و نون کو پہونچی ہوئی ہی نظم داخل اندر دعوت او جن و انس + تا قیامت آتش ہر نوع و جنس + او دست سلطان و طفیل او ہمہ + او دست شاہنشاہ و طفیل او ہمہ + فَمَنْ يُّؤْمِنْ پھر جو کوئی ایمان لائے بِرَبِّهٖ اپنے رب پر فَلَا يَخَافُ تو وہ نہ ڈریگا بَخْسًا نقصان سے اپنی جزا میں وَّلَا رَهَقًا ۝ اور نہ ظلم سے اپنے اوپر اور نہ اپنے کو عیب پہونچنے سے وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور ہم میں سے مسلمان ہیں پیغمبر پر ایمان لائے ہوئے اور دین اسلام قبول کیے ہوئے وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ اور ہم میں سے ظالم اور بیداد کرنے والے ہیں اپنے اوپر کہ شرک کرتے ہیں اور حق تعالی کا حکم نہیں مانتے فَمَنْ اَسْلَمَ پھر جسنے حکم مانا خدا کا جسطرح ہمنے حکم مان لیا ہی فَاُولٰٓئِكَ تو اون حکم مان لینے والون نے تَحَرَّوْا قصد کیا ہی رَشَدًا ۝ سیدھی راہ کا اور اوس راہ سے مقصد کو پہونچینگے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور بہرحال ظالم جو نہ ایمان لائے حق پر فَكَانُوْا تو وہ ہونگے لِجَهَنَّمَ آتش دوزخ کے واسطے حَطَبًا ۝ ایندھن کہ اونکے سبب سے آگ بھڑکائی اور دہکائی جائیگی جیسے کافر آدمیون سے سلگائی جائیگی وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا اور مجھپر وحی کی ہی کہ اگر مستقیم ہون اہل مکہ عَلَى الطَّرِيْقَةِ سیدھی راہ پر یعنی ایمان لائین تو لَاَسْقَيْنٰهُمْ البتہ پلائینگے ہم اونکو مَّآءً غَدَقًا ۝ پانی بہت قحط اور تنگ سالی کے بعد یعنی روزی ہم اونپر کشادہ کردینگے یا اگر جن اسلام پر استقامت اختیار کرین تو اونکو ہم بہت صاحب نعمت کرینگے یعنی دوزخ کی وعید سے اونکو ہم امان دینگے اور یہ بہت بڑی نعمت ہی اور مفسرون کے ایک گروہ نے عام لیا ہی یعنی اگر جن اور انس اسلام پر مستقیم رہین تو ہم اونپر معیشت کشادہ کردینگے لِّنَفْتِنَهُمْ تاکہ آزمائین ہم اونکو فِيْهِ اوس زندگی مین کہ اوس نعمت کا شکر ادا کرنے مین کیونکر قیام کرتے ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ اور جو کوئی اعراض اور انکار کرے عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ اپنے رب کو یاد کرنے سے اور اوسکی نعمت یاد کرکے شکر گزاری نہ کرے تو يَسْلُكْهُ داخل کریگا اوسکو خدا عَذَابًا صَعَدًا ۝ عذاب سخت مین جسمین راحت اور فرحت نہو وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ اور مجھپر وحی آئی ہی کہ مسجدین لِلّٰهِ اللہ ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے لیے خاص ہین فَلَا تَدْعُوْا تو نہ پکارو اونمین مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو جسطرح یہود و نصارا اپنے کنیسون اور صومعون مین حضرت عزیر اور مسیح علیہما السلام کو خدا کے ساتھ یاد کرتے ہین اور جسطرح بیت الحرام کے گرد اگرد کہتے ہین کہ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلَّا شَرِيْكٌ هُوَ لَكَ اور بعضون نے کہا ہی اس مساجد سے تمام روے زمین مراد ہی کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین کی مسجد ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی کردی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور پاک تو زمین کے کسی قطعہ اور کسی بقعہ مین خدا کی یاد کے ساتھ دوسرے کی یاد خوب نہین بیت دل را بجز از یاد خدا شاد مکن + با یاد دوی از کسے دگر یاد مکن + وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ اور تحقیق کہ جب کھڑا ہوا عَبْدُ اللّٰهِ خدا کا بندہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بطن نخلہ مین يَدْعُوْهُ پکارتا تھا خدا کو اور نماز ادا کرتا تھا اور جن اوسکی قرأت سنتے تھے كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ قریب تھا کہ ہون جن عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ؕ اوسپر لپیٹ جلنے والے شوق کے مارے یہ جو حق تعالی نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عبد اللہ کہا اسمین بہت نکتے ہین صحابہ کا قول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ کوئی نام پسند نہین آیا اسواسطے کہ شرط عبادت اور عبودیت پر جسطرح حضرت نے قیام فرمایا اوسطرح کسی کو اوسپر قیام کرنیکی قدرت نہ تھی تو اجرام منازل ملکی پر عروج کے وقت آپ اس نام سے ذکر کیے گئے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ اور مدارج فلکی سے قرآن اوترنے کے وقت بھی آپکو اسی نام سے یاد فرمایا تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ

نظم ؎ بندہ شعار بندگی دوست + کز جملہ بندگان گزین اوست + وادند ز بندگیش اہی + کان راہ ندیدہ ہیچ شاہی + مکہ کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تمنے عجب کام اختیار کیا ہی اور بڑا مہلکہ شروع کیا ہی اس مہم سے پھرو اور اس کام سے رجوع کرو تاکہ ہم تمکو پناہ دین اور تمھاری حمایت کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ مشرکون سے کہ بہر حال إِنَّمَا أَدْعُوا نہین پکارتا ہون مین یعنی نہین عبادت کرتا ہون مین مگر رَبِّي اپنے رب کی وَلَا أُشْرِكُ بِهِ اور شریک نہین ٹھہراتا ہون مین اوسکے ساتھ أَحَدًا ۝ کسی کو قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ کہہ کہ یقینی مین مالک نہین ہون لَكُمْ تمھارے واسطے ضَرًّا ضرر دفع کرنے کا وَلَا رَشَدًا ۝ اور نہ بھلائی پہونچانے کا یعنی مین بندہ ہون اور بندہ کا کام خدا کی عبادت ہی قُلْ إِنِّي کہہ کہ بیشک مین لَنْ يُجِيرَنِي نہ پناہ دیگا مجھے اور نہ پناہ مین لیگا مجھے مِنَ اللَّهِ عذاب الٰہی سے أَحَدٌ کوئی یعنی اگر خدا مجپر عذاب کرنا چاہے تو کوئی میری حمایت نہین کرسکتا وَلَنْ أَجِدَ اور نہ پاؤنگا مین ہرگز مِنْ دُونِهِ اوسکے سوا مُلْتَحَدًا ۝ کوئی پناہ جسکی طرف میں متوجہ ہون إِلَّا بَلَاغًا مگر پہونچاتا ہون تمکو پہونچانا مِّنَ اللَّهِ خدا کے پاس سے کہ وہ تمکو کافی ہی وَرِسَالَاتِهِ اور پہونچاتا ہون اوسکے بھیجے ہوے پیغام وَمَن يَعْصِ اللَّهَ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا کی اوسکی عبادت مین وَرَسُولَهُ اور اوسکے رسول کی امر و نہی مین فَإِنَّ لَهُ تو بیشک اوسکے واسطے ہی نَارَ جَهَنَّمَ آگ دوزخ کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہینگے اوسمین أَبَدًا ۝ ہمیشہ کبھی اوس سے نجات نہ پائینگے اور اے ہمارے حبیب آج تو کافر تجکو کمزور اور بے یار و مددگار جانتے ہین اور تیرے باب مین عاصی اور گنہگار ہوتے ہین حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا یہانتک کہ جب دیکھینگے مَا يُوعَدُونَ جو کچھ وعدہ دیے گئے ہین دنیا مین جیسے واقعہ بدر یا آخرت مین فَسَيَعْلَمُونَ تو قریب ہی کہ جانین جب وعدہ کیا ہوا عذاب دیکھین کہ مومن اور کافر کے گروہ مین سے مَنْ أَضْعَفُ کون ہی بہت ضعیف نَاصِرًا یار اور مددگار کی راہ سے وَأَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور کون ہی بہت کم عدد کی راہ سے اور معلوم ہو جائیگا کہ کسکے یار مددگار بہت قوی اور بہت زیادہ ہین اور کسکے یار مددگار بہت ضعیف اور بہت کم ہین کافرون نے یہ آیت سنکر کہا کہ یہ وعدہ کیا ہوا امر کب ظاہر ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ صحیح اور درست ہی مگر اوسکا وقت مجپر پوشیدہ ہی إِنْ أَدْرِي نہین جانتا ہون مین کہ أَقَرِيبٌ آیا نزدیک ہی مَّا تُوعَدُونَ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو عذاب أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي یا مقرر کیا ہی میرے خدا نے اوسکے واسطے أَمَدًا ۝ زمانہ دور عَالِمُ الْغَيْبِ وہ جاننے والا ہی پوشیدہ چیزون کا فَلَا يُظْهِرُ تو ظاہر نہین کرتا اور مطلع نہین فرماتا عَلَىٰ غَيْبِهِ اوس غیب پر جو مخصوص ہی اوسکے علم کے ساتھ أَحَدًا ۝ کسی کو إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مگر جسے پسند کر لیتا ہی مِن رَّسُولٍ اپنے رسول مین سے کہ اوسکے

اونمین سے بعض پر اطلاع دیتا ہی تاکہ اوس رسول کا معجزہ ہو اور یہان رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ پس تحقیق کہ چلاتا ہی یعنی کرتا ہی مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ اوس پسندیدہ رسول کے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهٖ اور اوسکے پیچھے سے رَصَدًا ۝ نگہبان فرشتے کہ اوسے بچائے رکھتے ہین لِّيَعْلَمَ تاکہ جان لے نبی جسکی طرف وحی آئی ہی اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا یہ کہ پہونچا دیے جبرئیل اور ملائکہ نے جو نزول وحی کے وقت اوسکے ساتھ رہتے ہین رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ پیغام بھیجے ہوئے اپنے رب کے بغیر تغیر اور بے تبدیل وَاَحَاطَ اور گھیر لیا ہی خدا کے علم نے اور شامل ہوا ہی بِمَا لَدَيْهِمْ اوس چیز کے ساتھ جو رسولون اور فرشتون کے پاس ہی وَاَحْصٰى اور گن لیا ہی كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز کو عَدَدًا ۝ عدد کی رو سے یہانتک کہ مینہ کے قطرے اور ریگستان کی ریت اور مثل اسکے سب جانتا ہی اس سے سب معلوم کے ساتھ اوسکا کمال علم مراد ہی یعنی مطلقًا کوئی معلوم اوسکے دائرہ علم سے باہر نہین ہی ؎ بیت ؎ ہر چہ دانستنی ست در دو جہان ؎ نیست از علم شاملش پنہان

سورۃ المزمل مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	وھی عشرون اٰیۃ
سورہ مزمل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو اوس زمانہ کی ابتدا مین آپ نماز پڑھتے اور ایک کمل اوڑھے رہتے ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ کمل چادر کے مثل تھا چودہ گز کا نصف مجھپر رہتا اور نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ لیتے اور اوسی کو اوڑھے ہوئے نماز پڑھتے تو حق تعالی نے آپ سے خطاب فرمایا کہ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ لا ای کمل اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل حمل کے معنی مین ہی یعنی ای بار نبوت اوٹھانے والے قُمِ الَّيْلَ اوٹھ رات کو یعنی نماز کے واسطے اِلَّا قَلِيْلًا ۝ لا مگر تھوڑی رات رات کو اوٹھ کر نماز پڑھنا ابتدائے اسلام مین فرض تھا اور تین مقدارون مین اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ شب کو نماز کے واسطے اوٹھ مگر تھوڑی رات کہ نِّصْفَهٗٓ آدھی رات ہی اَوِ انْقُصْ مِنْهُ یا کم کر آدھی رات سے قَلِيْلًا ۝ لا تھوڑی سی کہ ایک تہائی ہو اور اس سے کم نہ چاہیے اَوْ زِدْ یا زیادہ کر عَلَيْهِ آدھی رات پر کہ دو تہائیون تک پہونچے اور یہ نہایت تھی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ اور آہستگی کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ قرآن یا اوسکے حروف تلاوت کے وقت ظاہر کر تَرْتِيْلًا ۝ ط ظاہر کرنا ایسا کہ سننے والا اونکو شمار کرسکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ترتیل سے وقفون کا یاد رکھنا اور حرفون کا ادا کرنا مراد ہی اِنَّا سَنُلْقِيْ تحقیق کہ قریب ہی کہ ہم وحی کرین اور اوتارین عَلَيْكَ تجھپر قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ ایک بات بھاری یعنی کلام تکالیف شاقہ پر مشتمل کہ مکلفون پر اوسکا اوٹھانا گران ہو یا گران ہو امر و نہی و عدہ و عید حلال حرام حدود و احکام کی جہت سے یا اوسکا سننا کافرون کو گران ہو اور اوسکا سمجھنا منافقون پر یا اوسکا ثواب قیامت کے دن میزان یعنی ترازو مین بھاری ہو یا ثقیل ہو تجھپر اوسے لینا اور وہ وحی کی سخت صورت تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس کی سی آواز سنتے تھے اور فقط آواز سے مخرجون حرفون

بے اعتنائی کیے ہوے حروف اور کلمات کا لینا عادت کیے ہوے طریقہ سے باہر معلوم ہوتا تھا اور اس جہت سے اوس حال مین حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نہایت گرانی پہونچتی تھی چنانچہ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایک دن
نہایت شدت سے جاڑا تھا مین نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اوترتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہین
اسطرح پر جو ذکر کیا گیا ہی جب وحی آتی اور آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اونٹ کے ہاتھ پانون ٹیڑھے ہو جاتے اور اپنے یارون مین سے
اگر کسی کی ران کا تکیہ آپ لگانے ہوتے تو اوسے ران ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور ایسے محل مین چہرہ مبارک زیادہ منور اور
روشن ہو جاتا مصرع بلسان گل کہ بصحن چمن برافروزد ٭ بحر الحقائق مین ہی کہ قرآن فی نفسہ مفصل ہی جیسا کہ حق تعالی فرمایا
کہ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ اور سب آسمانی اوتری ہوئی کتابون کی نسبت اجمالی صورت رکھتا ہی اسواسطے کہ سب کی تصدیق
کرنے والا اور سب کے مطابق ہی کہ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ پس قرآن کا ثقل اوسکی جمعیت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ صورت اجمالی اور
صورت تفصیلی دونون کو جمع کرنے والا ہی اور دو امرون کو جمع کرنے والا البتہ بہت بھاری اور بہت بزرگ اور بہت کامل اور بہت
بڑا ہوگا اور ایسا بوجھ اوٹھانے والا صاحب جمعیت کے سوا اور کوئی نہ چاہیے نظم حمل چنین بار بمقدار تست ٭ کار کسے نیست
کہ این کار تست ٭ کس نتواند زدن اینجا نفس ٭ قوت این کار تو داری و بس ٭ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ بیشک رات کی ساعت
یا جو عبادت رات کو کیجاتی ہی یا شب کا قیام هِیَ اَشَدُّ وَطْأً وہ بہت سخت ہی رنج اور کلفت کی رو سے اسواسطے کہ
راحت اور نیند کا چھوڑ دینا نفس پر نہایت شاق ہی یا شب کو عبادت کرنے مین فراغت بڑی ہی اسواسطے کہ دن کو باب معیشت مین
دل مشغول اور مصروف رہتے ہین اور رات کو طرح طرح کے خطرون سے فارغ ہو کر محراب عبادت مین متوجہ ہو سکتے ہین بیت
خاموش شد عالم بشب تا چیست باغنی در طلب ٭ زیرا کہ بانگ عربدہ تشویش خلوت گاہ تست ٭ وَّ اَقْوَمُ اور بہت راست ہی
قِیْلًا مقال کی رو سے یعنی رات کو قرآن پڑھنا بہت خوب بات اور پختہ کام ہی کہ دل فارغ ہوتا ہی اور زبان دل کے ساتھ
موافق ہوتی ہی زبان سے پڑھتا ہی اور دل سے اوسمین تفکر کرتا ہی اور نَاشِئَةَ الَّیْلِ بعضون نے کہا ہی کہ مغرب و عشا کا درمیان ہی
یا عشا کے بعد صبح تک اور ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر ناشئہ یہ ہی کہ سو کر اوٹھے اِنَّ لَکَ بیشک
تیرے واسطے فِی النَّهَارِ دن مین سَبْحًا طَوِیْلًا آنا جانا لمبا ہی یعنی خلق کو دعوت اسلام کرتے ہو اور اونکے کامون مین
مشغول رہتے ہو تو رات کو تہجد ادا کرنا اولی ہی وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ اور یاد کر نام اپنے رب کا اور اسمای حسنی کے ساتھ اوسے
پکار وَ تَبَتَّلْ اور کٹ جا خلق سے اور توجہ کر اِلَیْہِ اوسکی عبادت کی طرف تَبْتِیْلًا کٹنا پورا یعنی اپنے نفس کو ماسوی اللہ کے
خیال سے خالی کر اور بالکل اوسی کی طرف متوجہ ہو جا فرد دل در وبند و ز غیرش بگسل ٭ ہر چہ جز اوست برون کن از دل ٭
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یہ بدل ہی ربک سے یعنی یاد کر اپنے رب کا نام جو رب ہی مشرق او مغرب کا لَآ اِلٰهَ کوئی معبود نہین
عبادت کے قابل اِلَّا هُوَ مگر وہ فَاتَّخِذْهُ تو پکڑ اوسکو وَکِیْلًا اپنا کارساز اور مہمات اوسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ
اور صبر کر عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اوسپر جو کہتے ہین کافر اور تکذیب کرنے والے واہیات خرافات وَاهْجُرْهُمْ اور کٹ اونسے

هَجْرًا جَمِیْلًا ۝ ہے لگنا و خوب یعنی مقام انتقام مین نہ رہ اور اونسے نصیحت نہ روک کہ یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہو وَذَرْنِیْ
وَالْمُکَذِّبِیْنَ اور چھوڑ مجھے تکذیب کرنے والون اُولِی النَّعْمَۃِ نعمت والون کے ساتھ یعنی سرداران قریش کا کام میرے
ساتھ چھوڑ وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے اونکو قَلِیْلًا ۝ مہلت تھوڑی سی یعنی تھوڑے ہی زمانہ مین اونکو تکذیب کا بدلا دونگا
امام زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہو کہ یہ آیت نازل ہوئی اور جنگ بدر اور سرداران عرب کی ہلاکت مین تھوڑا ہی زمانہ گذرا اِنَّ لَدَیْنَا
بیشک ہمارے پاس ہو آخرت مین جو دین کے دشمنون کے واسطے اَنْکَالًا بیڑیان بھاری کہ اونمین مقید ہونگے وَجَحِیْمًا اور بڑی
آگ دہکتی ہوئی کہ اوسمین جل جائینگے وَطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ اور کھانا گلے مین اٹکتا ہوا جیسے ضریع اور زقوم وَعَذَابًا
اَلِیْمًا ۝ اور عذاب دردناک اور سوا اسکے بہت سی سختیان کہ خدا کے سوا کوئی اوسکی حقیقت نہین پہچانتا لباب مین ہو کہ یہ
آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہوکر گر پڑے اور فرمایا کہ یہ وعدے سچ ہونگے یَوْمَ تَرْجُفُ
الْاَرْضُ جسدن تھرتھرائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور جنبش مین آئینگے پہاڑ وَکَانَتِ الْجِبَالُ اور ہو جائینگے بڑے بڑے
پہاڑ کَثِیْبًا ٹیلا ریت کا مَّهِیْلًا ۝ پراگندہ یعنی سخت پہاڑ ریگ روان کے مثل ہو جائینگے اوس روز کی ہیبت سے
اِنَّآ اَرْسَلْنَآ بیشک بھیجا ہمنے اِلَیْکُمْ تمھاری طرف اے مکہ والو رَسُوْلًا ایک پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شَاهِدًا عَلَیْکُمْ گواہ تمھارے اقوال و افعال پر یعنی قیامت کے دن گواہی دینگے دعوت اسلام تمھارے قبول کرنے
اور نہ کرنے پر کَمَآ اَرْسَلْنَآ جسطرح بھیجا ہمنے اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فرعون کی طرف رسول یعنی موسیٰ
علیہ السلام کو فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ تو عاصی ہوگیا فرعون اوس پیغمبر کے باب مین اور اونکی دعوت قبول نہ کی اور کہا
نہ مانا فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑا ہمنے اوسے اَخْذًا وَّبِیْلًا ۝ پکڑنا سخت یعنی پانی مین اوسے غرق کیا اور پانی کی راہ سے آگ مین
پہونچادیا کفار قریش کی تہدید اس آیت مین مندرج ہو فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ پھر کیونکر بچاؤگے اے مشرکو اپنی جانین اِنْ
کَفَرْتُمْ اگر رہوگے اپنے کفر پر یَوْمًا اوسدن کے عذاب سے جسکی ہول یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ کردیگی لڑکون کو
شِیْبًا ۝ بوڑھے یعنی اونکے سر کے بالون کو سفید کردیگی اس سے قلق اور غم کی کثرت مراد ہو اسواسطے کہ شدت غم آدمی کو جلد بوڑھا
کردیتی ہو اور ہوسکتا ہو کہ اوسدن کے طول اور درازی کا بیان یہ مبالغہ ہوا اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ آسمان پھٹا ہوگا اوس روز کی
سختی اور ہیبت سے کَانَ وَعْدُهٗ ہو وعدہ خدا کا یہ واقعے اور حادثے واقع اور حادث ہونے کے ساتھ پورا مَفْعُوْلًا ۝ ہونا اِنَّ
هٰذِهٖ بیشک یہ آیتین تَذْکِرَۃٌ نصیحت اور عبرت ہین فَمَنْ شَآءَ پھر جو کوئی چاہے اتَّخَذَ پکڑے اِلٰی رَبِّهٖ اپنے رب کے
قرب کی طرف سَبِیْلًا ۝ ع راہ اس نصیحت کے سبب سے لکھا ہو کہ یہ آیت نازل ہونیکے بعد کہ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا آنحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور صحابہ راتون کو اوٹھتے اور چونکہ رات کی مقدارین نصف اور اوس سے کم اور زیادہ منقسم تھین تو اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ قدر واجب کی
محافظت کی رعایت نہ رہے دن تک نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ آپ کے قدم مبارک ورم کر گئے اور جسم مبارک پر ضعف و نقاہت غالب
ہوئی اور منکرون نے اُنکا ہذا فقد شقی فی ربہ کی ندا بلند کی تو حق تعالیٰ نے سال بھر کے بعد مومنون پر سے وہ بار گران اوٹھا کر یہ آیت بھیجی کہ

اِنَّ رَبَّکَ بیشک تیرا رب یَعْلَمُ جانتا ہی اَنَّکَ یہ کہ تو تَقُوْمُ کھڑا رہتا ہی شب کو نماز کے واسطے اَدْنٰی بہت کم قریب مِنْ ثُلُثَیِ
الَّیْلِ دو تہائی رات سے وَنِصْفَهٗ اور نصف اوسکے وَثُلُثَهٗ اور ایک تہائی وَطَآئِفَةٌ اور ایک طائفہ
ہین ایک گروہ کے لوگ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ اور لوگون مین سے جو تیرے ساتھ ہین تیرے اصحاب وَاللّٰهُ اور اللہ
یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اندازہ کرتا ہی رات اور دن کا اور وہ جانتا ہی اوسکی ساعتون کی مقداریں اور اوسکا علم شب اور ان
مقدارون مین تیرے قیام کو محیط ہی عَلِمَ جانتا ہی اللہ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ یہ کہ تم طاقت نہین رکھتے ہو وقت اندازہ کرنے کی
اور اون اندازون کو نگاہ نہین رکھ سکتے فَتَابَ عَلَیْکُمْ پس پھرا تمھاری طرف عفو اور تخفیف کے ساتھ اور اندازہ لیا ہوا
قیام ترک کرنے کی تمکو رخصت دیدی فَاقْرَءُوْا پس پڑھو مَا تَیَسَّرَ وہ چیز جو آسان ہو مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن مین سے
مراد یہ ہی کہ رات کی نماز مین سے جسقدر تمکو آسان ہو اوتنی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ جانتا ہی خدا یہ کہ ہونگے مِنْکُمْ تم مین سے
مَّرْضٰی بیمار وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ اور دوسرے سفر کرینگے فِی الْاَرْضِ زمین مین یَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہین
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل و کرم مین سے یعنی تجارت کرتے ہین اور حلال وجہون سے کسب معاش کرتے ہین وَاٰخَرُوْنَ
یُقَاتِلُوْنَ اور دوسرے قتال کرتے ہین فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین بیمارون کو بیماری سے اور مسافرون کو تجارت
اور مجاہدون کو جہاد سے رنج اور محنت ہوتی ہی تو رات کی نماز اور اوسکی مقداریں گھیرنے مین تمپر تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا
مَا تَیَسَّرَ تو پڑھو جو کچھ میسر اور آسان ہو مِنْهُ قرآن مین سے اور یہ حکم بطور فرضیت کے ہی یعنی نماز مین قرآن پڑھنا اور
بعضون نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو نماز کے باہر اور یہ حکم بطریق مندوب اور مستحب ہونے کے ہی جس مقدار قرآن پڑھنا مندوب اور
مستحب ہی اوسمین اختلاف کیا ہی اور وہ تین آیتین ہین یا سو یا دو سو یا مہینے مین ختم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی
حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حکم کیا کہ ہر مہینے مین ختم قرآن کرو اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مین اپنے مین قوت پاتا ہون یعنی مین جلدی پڑھ سکتا ہون فرمایا کہ بیس راتون مین ختم کرو پھر عرض کی کہ مجھے زیادہ قوت ہی فرمایا
کہ سات دن مین پڑھو اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرو صاحب معالم رحمہ اللہ تعالی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
نقل کرتے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھے اوسے غافلون مین نہین
لکھتے اور اگر سو آیتین پڑھے تو اوسے فرمانبردارون مین لکھتے ہین اور اگر دو سو آیتین پڑھے تو اوسکے ساتھ قرآن دعوی اور
خصومت نکریگا قیامت کے دن اور اگر پانسو آیتین پڑھا کرے تو اوسکے واسطے ایک قنطار ثواب لکھتے ہین وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ
اور قائم رکھو نماز فرض وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ اور قرض دو خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض
نیک یہ راہ خیر مین مستحب اخراجات کرنے اور اوسکے عوض بہت بڑا بدلہ لینے کا اشارہ ہی وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ آگے بھیجوگے
لِاَنْفُسِکُمْ اپنی ذاتون کے واسطے مِّنْ خَیْرٍ نیکی سے تَجِدُوْهُ تو پاؤگے اوسے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس هُوَ خَیْرًا
وہ بہتر ہی وَّاَعْظَمَ اور بہت بڑا ہی اَجْرًا اجر کی رو سے یعنی اوسکا بہت ثواب پاؤگے ایک کا دس اور سات سو اور اوس سے بھی زیادہ یا

بے حساب ہو ادنیٰ ہو ۲۰ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اور مغفرت چاہو خدا سے ہر حال مین اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ بیشک خدا بخشنے والا ہی بندون کو رَّحِیْمٌ ۝ مہربان اونپر اوسکی شفقت اور مہربانی مان باپ سے بڑھکر ہی

سورۃ المدثر مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	ست وخمسون آیۃ
سورہ مدثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اوسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چھپن آیتین ہین

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابتداء زمانہ وحی مین مین راہ جاتا تھا ناگاہ آسمان کی طرف سے مین نے ایک آواز سنی نگاہ اوٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا زمین آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہی اوسکی ہیبت اور قد و قامت کی عظمت سے مجھپر خوف طاری ہوا مین گھر پھر آیا اور مین نے لوگون سے کہا کہ مجھے اوڑھاؤ تو مجھپر کپڑے اوڑھا دیے اور مین اوسی اندیشے مین تھا کہ حضرت ذوالجلال عم نوالہ نے وحی بھیجی کہ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝ اے کپڑے اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ دثار نبوت مراد ہی یعنی اے لباس رسالت پہننے والے قُمْ اوٹھ اپنی خوابگاہ سے یا قائم ہو جا امر اسم نبوت ادا کرنے پر فَاَنْذِرْ ۝ پس ڈرا خلق کو عذاب الٰہی سے اگر اوسکے سوا اور کی عبادت کرین وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۝ اور اپنے رب کو تعظیم کے ساتھ یاد کر وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ۝ اور اپنے کپڑے پاک کر میلون سے یا کوتاہ کر سرداران عرب کے خلاف کہ وہ لباس لمبا پہنتے ہین کہ انکی عادت ترک کرنے پر پہلی علامت ہو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنا لباس کوتاہ کر فَاِنَّہٗ اَنْقٰی وَاَتْقٰی وَاَبْقٰی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ جو کچھ نہ چاہیے اوس سے اپنے نفس کو پاک کر نفحات مین شیخ ابو الحسن علی شاذلی مغربی قدس اللہ سرہ سے نقل ہی کہتے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا آپ نے مجھسے فرمایا کہ اے علی طَھِّرْ ثِیَابَکَ عَنِ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ یعنی اپنے کپڑے میل سے پاک کر تاکہ تو بہرہ مند ہو مدد الٰہی اور تائید خدا سے ہر دم مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہین فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے پانچ خلعت پہنائے ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام اور جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہی اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہی اور جو خدا کو پہچانتا ہی اوسکی نگاہ مین سب چیزین چھوٹی معلوم ہوتی ہین اور جو کوئی خدا کو وحدانیت اور یگانگی کے ساتھ جانتا ہی وہ اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اور جو خدا پر ایمان لاتا ہی وہ ہر چیز سے امین ہو جاتا ہی اور جسکو صفت اسلام حاصل ہو جاتی ہی وہ خدا کا گناہ نہین کرتا اور اگر گنہگار ہو جاتا ہی تو عذر کرتا ہی اور جب عذر کرتا ہی تو عذر قبول ہوتا ہی تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ یہان پر مین نے ثِیَابَکَ فَطَھِّرْ کے معنی جانے نظم در توپوشید لطف یزدانی ۵ خلعتے از صفات روحانی ۵ دارش از لوث خشم و شہوت دور ۵ تا بپائی ز کبر گی نستوی ۵ مشہور ۵ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ۝ اور سب گناہون سے کنارہ کر یعنی جس تقوے پر تو ہی اوسی پر رہ وَلَا تَمْنُنْ اور دیکر احسان رکھ تَسْتَکْثِرُ ۝ تاکہ تو زیادہ لے یا نیک کام کرکے خدا پر احسان رکھ کہ اوسکو تو بہت شمار کرے یا تبلیغ احکام کرکے لوگون پر احسان جتا کر اونسے

بہت بدلا تو طلب کرے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ اور اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر یا موارد قضا کے تحت مین
خدا کے واسطے صابر رہ فَإِذَا نُقِرَ پھر جب پھونکا جائیگا فِي النَّاقُورِ ۝ صور مین یعنی دوسرا نفخہ کہ بعث اوسکا اثر ہے
فَذَٰلِكَ تو یہ پھونکنا يَوْمَئِذٍ اوس روز يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ نشانی ہی سخت دن کی عَلَى الْكَافِرِينَ کافرون پر
غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ نہ آسان ہی اگرچہ ہول ہیبت شدت اوسدن عام ہوگی مگر حق تعالی اپنے کرم عام سے مومنون پر سے سختی اور
دشواری اوٹھا لیگا اور کافرون پر سختی باقی رہیگی اور حساب مین اونکے ساتھ سختی اور تنگی کرینگے اور اونکا منھ سیاہ ہو جائیگا اور اونکے
نامۂ اعمال اونکے بائین ہاتھ مین ملینگے لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ لعنہ اللہ تعالی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورۂ حم اور مومن کے
شروع کی آیتین سنکر قوم مین پھر آیا اور یہ بات کہی کہ قسم خدا کی کہ اب محمد سے مین نے ایسا کلام سنا ہی کہ نہ آدمی کا کلام ہی نہ جن کا
اوسمین وہ حلاوت اور شیرینی ہی کہ کسی کلام مین نہین ہی اور اوسمین وہ طراوت اور تازگی ہی کہ کسی کلام مین نہوگی اس نہال
اقبال کی ٹھنگیان کلیۂ سعادتون کی پھل دینے والیان ہین اور اس شجرۂ طیبہ کی جڑ فضیلتون اور حکمتون کی رگون سے خوب
محکم اور مضبوط ہوگئی ہی یہ کلام غالب آئیگا مغلوب نہوگا اور بلندی سے پستی کی طرف نہ جھکیگا قریش نے یہ بات سنکر گمان کیا
کہ ولید ایمان لایا پس ابوجہل طرح طرح کی باتین کرکے اوسے حمیت جاہلیت مین پھر لایا یہانتک کہ قرآن کو سحر کہا یہ خبر رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نہایت غمگین ہوئے اور حق تعالی نے آیت بھیجی کہ ذَرْنِي چھوڑ مجھے وَمَنْ خَلَقْتُ اور
اوسکو جسے پیدا کیا ہی مینے وَحِيدًا ۝ اکیلا بے آل و اولاد بے یار مددگار اور ایک قول ہی کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے
یعنی اپنی قوم مین ایک وَجَعَلْتُ لَهُ اور دیا ہین نے اوسے مَالًا مَمْدُودًا ۝ مال کھنچا ہوا یعنی بہت لکھا ہی کہ
اوسکے پاس زر نقد دس لاکھ دینار تھے اور مکہ اور طائف کے درمیان اوسکے اونٹ گھوڑے بکریان بہت تھین باغ اسباب لونڈی
غلام بے شمار تھے وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ اور دیئے تھے اوسکو بیٹے اوسکے ساتھ حاضر اور موجود مکہ مین یعنی تجارت اور کسب معاش کے
واسطے سفر کے محتاج نہ تھے اور ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ محفلون مین حاضر ہوتے لکھا ہی کہ اوسکے دس بیٹے تھے اونمین خالد اور عمارہ اور
ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے وَمَهَّدتُّ لَهُ اور بچھایا مینے اوسکے واسطے جاہ و ریاست کا بچھونا تَمْهِيدًا ۝
بچھا کر یہانتک کہ ریحانۂ قریش اوسکا لقب ہوگیا تھا یا بنایا مینے اوسکا کام خوب بنا کر ثُمَّ يَطْمَعُ پھر طمع رکھتا ہی أَنْ
أَزِيدَ ۝ یہ کہ زیادہ کرین ہم اپنے عطیے اوسکے باب مین كَلَّا ہرگز نہ ہم ایسا کرینگے اور اپنی نعمتین اوسکو زیادہ نہ دینگے
إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ہی لِآيَاتِنَا میرے کلام کی آیتون کا عَنِيدًا ۝ منکر اور اونمین جھگڑا کرنے والا اور اونکو جادو کے
ساتھ نسبت دینے والا اکثر تفسیرون مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسکا جاہ و مال گھٹنے لگا اور اوسکے فرزند اوس سے برگشتہ
ہوگئے اور بعضے مرگئے اور وہ محتاج رسوا ہلاک ہوا سَأُرْهِقُهُ قریب ہی کہ پہونچاوین ہم اوسے صَعُودًا ۝
صعود پر اور وہ ایک پہاڑ ہی آگ کا ستر برس مین اوسکے اوپر چڑھ سکتے ہین اور اوسکے اوپر چڑھتے ہی پھر نیچے گر پڑتے ہین
تبیان مین ہی کہ تکلیف دونگا مین اوسکو صعود پر صعود اور وہ ایک پتھر ہی دوزخ مین کہ اوسپر نہین جا سکتے تو اوسکو

آگ کی زنجیرون مین جکڑکر آگ سے کھینچینگے اور پیچھے سے آگ کے گرز مارینگے کہ اوس جگہہ پر جلائے اور ولید کے واسطے جزا اور سزا کی بہت بڑی وعید ہی اِنَّهٗ فَكَّرَ بیشک اوسنے فکر کی کہ قرآن پر کیا طعن کرے وَقَدَّرَ اور اپنے دل مین اندازہ ٹھیک کیا کہ کیا کہے اسکے قبل مذکور ہوا ہی کہ اوسنے قرآن کی تعریف کی اور جب قریش نے اوسکو ملامت کی تو اوسنے کہا کہ تم محمد کو مجنون کہتے ہو اور یقینی جانتے ہو کہ اوسکی عقل کامل ہی اور شیطان کو اوسپر قابو نہین اور تم خیال کرتے ہو کہ محمد کاہن ہی تو اوس سے کاہن ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ کذّاب یعنی بڑا جھوٹا ہی ہرگز جھوٹ کی تہمت اوسپر نہین لگی اور تم گمان کرتے ہو کہ شاعر ہی اوسکا کلام شعر سے نہین ملتا کفار قریش بولے کہ اچھا تو ہی فکر کر کہ اوسکو کیا کہہ سکتے ہین اور اوسکے کلام کو کس چیز سے نسبت دے سکتے ہین ولید نے فکر کی اور اپنے دل مین خیال باندھا کہ محمد ساحر ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَقُتِلَ لعنت کیا گیا ہی جیسو كَيْفَ قَدَّرَ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ پھر لعنت کیا گیا ہو جیسو كَيْفَ قَدَّرَ کیسا اندازہ پکڑا ثُمَّ نَظَرَ پھر اوسنے نظر کی قرآن کے باب مین دوبارہ ثُمَّ عَبَسَ پھر منھ ساوڑا کہ اوسمین طعن کا موجب نہ پایا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نگاہ کی اور اپنا منھ ٹیڑھا کیا وَبَسَرَ اور تیوری چڑھائی کہ آیت کے طور پہ پا ہنسا ثُمَّ اَدْبَرَ پھر منھ پھیرا حق سے یا پیغمبر برحق سے وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا اونکی متابعت سے فَقَالَ پھر کہا کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ جو محمد کہتے ہین اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ مگر جادو کہ تعلیم کیا جاتا ہی ساحرون سے اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ مگر کلام آدمی کا یعنی ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کا سَاُصْلِيْهِ قریب ہی کہ ڈالدون مین ولید کو سَقَرَ دوزخ کے پانچوین درکہ مین کہ اوسکا نام سقر ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ اور کسنے واقف کیا تجکو کہ کیا ہی سقر لَا تُبْقِيْ آگ ہی جو باقی نہ چھوڑیگی گوشت پوست رگ پٹھے ہڈیون کو کسی دوزخی پر بلکہ سب کو جلادیگی اور پھر حق تعالی اونکے اجزا نئے پیدا کردیگا وَلَا تَذَرُ اور نہ چھوڑیگی دوبارہ جب تک نہ جلادے لَوَّاحَةٌ آگ سیاہ کردینے والی لِّلْبَشَرِ کافرون کی کھال کو عَلَيْهَا اوس آگ پر تِسْعَةَ عَشَرَ اونیس فرشتے یا اونیس قسم کے فرشتے مسلط اور متعین ہونگے تبیان مین ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوزخ کے فرشتون کو پوچھا آپنے دونون ہاتھون کی اونگلیون سے اشارہ کیا دوسری بار دا اپنا انگوٹھا بندکر لیا اور یہ آیت آپکے کلام کی تصدیق مین نازل ہوئی اور یہود نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہی اور اس عدد کی تخصیص مین مفسرون اور مذکرون نے تکلفات کیے ہین ازانجملہ ایک یہ بات ہی کہ تِسْعَةَ یعنی نو کا عدد اکائیون کا آخر ہی اور عشر یعنی دس دہائیون کا اقل ہی تو یہ عدد جامع ہی اکثر قلیل کو کہ نو ہین اور اقل کثیر کو دس ہین اور باقی توجیہین جواہر التفسیر مین مذکور ہین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابوجہل بولا کہ اے گروہ قریش دوزخ کے فرشتے اونیس سے زیادہ نہین ہین کیا تم مین سے دس آدمی ملکر ایک فرشتے کو دفع نہ کرسکینگے ابوالاسد بن کلدۃ الجمحی بن علی بولا کہ سترہ کو تو مین کافی ہون دس کو پیٹھ سے اور سات کو پیٹ سے باقی دو کو تم کفایت کرتے ہو اور ایک روایت یہ ہی کہ وہ بولا کہ صراط پر مین تمھارے آگے دس کو اپنے ہاتھ سے اور نو کو

بائین ہاتھ سے ڈھکیل کر صحیح سلامت بہشت مین ہم چلے ہی جائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہم نے
أَصْحٰبَ النَّارِ دوزخ کے خازنون کو اِلَّا مَلٰٓئِكَةً مگر فرشتے کہ تمام خلق مین بہت قوی ہین معالم مین ہی کہ دوزخ کے
خازنون کا رئیس مالک ہی اور مالک کے ساتھ اٹھارہ اور ہر ایک اونکی آنکھین بجلی کی طرح چمکتی ہین اور اونکے دانت اونچے اونچے مضبوط
اور مستحکم قلعے کے مانند آگ کے شعلے اونکے مونہون سے نکلتے ہوے اور اونکے دونون کاندھون کے درمیان سال بھر چلنے کی مسافت
ہی اونمین سے ایک ایک بار مین ستر ہزار کافرون کو دوزخ کے جس کنے مین چاہیگا ڈالدیگا اور فرشتون کا ذکر کافرون کا وہ کلام دفع
کرنے کو کیا کہ وہ جان لین کہ دوزخ کے خازن آدمی نہین فرشتے ہین تا کہ اور تمام سب آدمی ایک فرشتے کو دیکھنے کی طاقت نہین
رکھتے مقابلہ کا کیا ذکر وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہم نے عِدَّتَهُمْ اونکا شمار کہ اونیس ہین اِلَّا فِتْنَةً مگر کم عدد کہ
فتنہ کا سبب ہو لِّلَّذِينَ كَفَرُوا اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے یعنی وہ ہنسی اور تعجب کرین کہ اونیس کیونکر
تمام جن و انس پر عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ تا کہ یقین کرلین وہ لوگ جو اُوتُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہین کتاب
اسواسطے کہ قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والا پاتے ہین وَيَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اور تا کہ زیادہ کرے ایمان لانے والون
اِيْمَانًا ایمان اس کلام کے سبب سے یا اہل کتاب کی تصدیق کی وجہ سے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ اور تا کہ شک نہ لائین وہ
لوگ جو اُوتُوا الْكِتٰبَ عطا کیے گئے ہین توریت وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان والے اہل اسلام سے جو دوزخ کے
خازنون کے عدد پر ایمان لائے ہین وَلِيَقُوْلَ الَّذِينَ اور تا کہ کہین وہ لوگ کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین مَّرَضٌ
بیماری ہی شک و نفاق کی وَّالْكٰفِرُوْنَ اور کہین کافر کہ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ کیا چیز ارادہ کی ہی خدا نے بِهٰذَا مَثَلًا
اس عدد سے کہ عجیب ہی مثل کی روسے كَذٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی مین چھوڑتا ہی خدا مَنْ يَّشَآءُ جسے
چاہتا ہی وَيَهْدِيْ اور ہدایت کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی لکھا ہی کہ ابوجہل نے کہا کہ اے گروہ قریش اب تو محمد اونیس
یار و مددگار سے زیادہ نہین رکھتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا يَعْلَمُ اور نہین جانتا ہی جُنُوْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے لشکرون کو
کہ وہ فرشتے ہین پیغمبرون کے معین اور مددگار اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ سب معلومات کا عالم ہی وَمَا هِيَ اور نہین ہی سقر کی
تمثیل یا خازنون کی تعداد یا یہ سورت اِلَّا ذِكْرٰى مگر ایک نصیحت لِلْبَشَرِ آدمیون کے واسطے كَلَّا ایسا نہین ہی کہ
کوئی سقر کا انکار کرسکے وَالْقَمَرِ قسم چاند کی کہ وقتون اور مدتون کی پہچان اوس سے متعلق ہی وَالَّيْلِ اور قسم رات کی اِذْ
اَدْبَرَ جب جاتی ہی دن کے آگے سے اور پڑھا ہے اذا الف کے ساتھ اور ادبر ماضی کا صیغہ دبور سے پڑھا ہی یعنی رات جب آتی ہی دن کے
پیچھے سے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم صبح کی جب روشن کرتی ہی عالم کو اِنَّهَا بیشک سقر لَاِحْدَى
الْكُبَرِ البتہ ایک درکہ دوزخ کے بڑے درکون مین سے ہی نَذِيْرًا کیا ہی ہمنے اوسکو ایک چیز کہ اوس سے ڈرائین
آدمی کو کتاب مین ہی کہ حق تعالی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہی کہ قُمْ نَذِيْرًا یعنی کھڑا ہو ڈرانے والا لِّلْبَشَرِ
آدمیون کے واسطے تا کہ تجھسے نصیحت پکڑ کر گناہ سے پرہیز کرین لِمَنْ شَآءَ للبشر سے بدل ہی یعنی تو ڈرانے والا ہی

اور پہلے قول کے موافق دوزخ ڈرانے والی ہماد سے جو چاہے مِنْکُمْ تم مین سے اَنْ یَّتَقَدَّمَ یہ کہ آگے بڑھ چلے جزا اور طاعت مین
اَوْ یَتَاَخَّرَ یا باز رہے شرک اور معصیت سے یعنی سب گروہون کو نصیحت کرنے والے ہو تم ای ہمارے حبیب یا سب کو دوزخ نصیحت
کرنے والی ہے کُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کیے ہین کام گروی ہے یعنی
دوزخ مین ہے اور اوس کام پر روکا اور قید کیا ہوا ہے اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ مگر داہنے ہاتھ والے کہ وہ اپنے گناہ پر گرو نہین
ہین اسواسطے کہ اونکے گناہ بخشدیے گئے ہین بعضون نے کہا ہے کہ یہان اہل یمین سے مومنون کے لڑکے یا فرشتے مراد ہین
فِیْ جَنّٰتٍ جنتون مین یعنی جنتون کے اونچے محلون پر ہونگے دوزخ کو دیکھنے والے یَتَسَآءَلُوْنَ پوچھینگے عَنِ
الْمُجْرِمِیْنَ مشرکون کا احوال اور کہینگے کہ مَا سَلَکَکُمْ کیا چیز لائی تمکو فِیْ سَقَرَ دوزخ مین قَالُوْا
مشرک کہینگے اونکے جواب مین کہ لَمْ نَکُ نہ تھے ہم دنیا مین مِنَ الْمُصَلِّیْنَ نماز پڑھنے والون مین سے یعنی اوسکے
فرض ہونے کا ہم اعتقاد نہ رکھتے تھے وَلَمْ نَکُ اور نہ تھے ہم کہ مال زکوۃ سے نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ کھانا دین فقیر کو
وَکُنَّا نَخُوْضُ اور تھے ہم کہ بحث کرتے تھے ہم محمد کی شان مین اور اونکی غیبت مین مشغول ہوتے تھے مَعَ الْخَآئِضِیْنَ
بحث کرنے والون کے ساتھ وَکُنَّا نُکَذِّبُ اور تھے ہم کہ تکذیب کرتے تھے بِیَوْمِ الدِّیْنِ روز جزا کی اور اوسے ہم باور
نہ کرتے تھے حَتّٰٓی یہان تک کہ اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ آگئی ہمکو موت اور اوس سے پہلے جو حالتین ہوتی ہین اور اوسی حال مین
ہم مرگئے فَمَا تَنْفَعُهُمْ تو نفع نہ کریگی اونکو شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ شفاعت سب شفاعت کرنے والون کی اوس
تقدیر پر کہ وہ اون مشرکون کی شفاعت کرین اور یہ بات محال ہے فَمَا لَهُمْ پھر کیا ہوا اونکو کہ ہمیشہ عَنِ التَّذْکِرَةِ
مُعْرِضِیْنَ قرآن یا اوسکی نصیحتون سے انکار کرنے والے ہین کَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ حُمُرٌ جنگلی گدھے ہین مُّسْتَنْفِرَةٌ
فَرَّتْ بھاگنے والے کہ بھاگے ہون مِنْ قَسْوَرَةٍ شیر سے یا شکاری سے یا پھندے سے یا تیر انداز آدمی سے یا مختلف
آوازون سے یعنی جسطرح جنگلی گدھے ان چیزون سے بھاگتے ہین اوسطرح وہ قرآن سننے سے بھاگتے ہین اسواسطے کہ بات
سننے والا کان اور نصیحت قبول کرنے والے دل نہین رکھتے ہین جیسا کہ مثنوی مین اشارہ کیا ہے مثنوی از کجا این قوم و پیغام
از کجا ❊ از جمادی جان کجا باشد رجا ❊ فہمہاے کہنہ و کوتہ نظر ❊ صد خیال بد در آرد در فکر ❊ راز جز با راز دان انباز نیست ❊
راز اندر گوش منکر راز نیست ❊ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مشرکون نے کہا کہ ای محمد ہمین خبر پہونچی ہے کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین
رات کو گناہ کرتا صبح کو صحیفہ پاتا اوسمین گناہ اور گناہ کا کفارہ لکھا ہوتا تم بھی ہمارے واسطے ایسی کوئی چیز لاؤ یا یہ بات کہی کہ ہم پر
ایمان نہ لائینگے جب تک ہمارے نام آسمانی نوشتہ نہ لاؤ کہ اوسمین لکھا ہو کہ خدا کا نامہ ہے فلانے بندے کی طرف چاہیے کہ محمد کی اطاعت
کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ تو ہمارا کلام سننے سے بھاگتے ہین یا اوسپر ایمان نہین لاتے ہین بَلْ یُرِیْدُ بلکہ چاہتا ہے
کُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونمین سے اَنْ یُّؤْتٰی یہ کہ دیا جائے صُحُفًا نامے مُّنَشَّرَةً سر کھلے بے مہر
اس مضمون کے کہ ای فلان محمد کی پیروی کر کَلَّا ہرگز نہ دیے جائینگے اونکو یہ نامے اور اگر دیے بھی جائین تو بھی وہ ایمان

نہ لائینگے پس اوسکا انکار اسواسطے ہے کہ نامہ نہیں دیا جاتا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ بلکہ وہ نہیں ڈرتے عذاب
آخرت سے كَلَّآ حقا کہ وہ نہیں ہے جو وہ قرآن کے باب میں کہتے ہیں کہ سحر ہے یا آدمی کا کلام اِنَّهٗ بیشک قرآن
تَذْكِرَةٌ ۚ نصیحت ہے اور یاد کرنا فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ پس جو کوئی آدمی نصیحت لینا چاہے اوس سے نصیحت لے
وَمَا يَذْكُرُوْنَ اور نہیں یاد کرتے اوسے اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر یہ کہ خدا چاہے کہ وہ یاد کریں هُوَ اَهْلُ
التَّقْوٰى وہ قابل اسکے ہے کہ اوس سے ڈریں وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۠ اور بخشنے والا ڈرنے والوں کو

سورۃ القیمۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربعون آیۃ
سورۂ قیامہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چالیس ۴۰ آیتیں ہیں

لَآ اُقْسِمُ لا نفی کا فعل قسم میں تاکید کے واسطے ہوتا ہے تو معنی یہ ہیں کہ البتہ قسم کھاتا ہوں میں بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ
قیامت کے دن کی وَلَآ اُقْسِمُ اور البتہ قسم کھاتا ہوں میں بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ ملامت کرنے والے نفس کی اس
نفس متقیہ مراد ہے کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت کے سبب سے ملامت کرتا ہے یا وہ نفس مقصود ہے جو اپنے کو ہمیشہ تقصیروں میں ملامت
کیا کرتا ہے اگرچہ عبادتوں میں اوسکی کوششیں اور محنتیں بہت ہوں یا نفس مطمئنہ مراد ہے جو نفس امارہ کو ہمیشہ ملامت کیا کرتا ہے
نفس لوامہ کی قسم کھاکر حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ تم اوٹھائے جاؤگے کہا ہے کہ عدی بن ربیعہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کا
حال پوچھا جب حضرت نے اوسکی خبر دی تو وہ بولا کہ اگر اوس دن کو میں آنکھ سے دیکھوں تو بھی باور نہ کرونگا کیا یہ متفرق ہڈیاں باہم جمع
ہونگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہے آدمی یعنی عدی بن ربیعہ اَلَّنْ نَّجْمَعَ یہ کہ ہم جمع
نہ کرینگے عِظَامَهٗ ؕ ہڈیاں پراگندہ اوسکی اس سے اوسکا نفس مراد ہے کہ ہڈیاں اوسکا قالب ہیں بَلٰى ہاں ہم جمع کرینگے
پس چاہیے کہ ہمکو جانے کہ قٰدِرِيْنَ قادر ہیں عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ اس بات پر کہ ہم برابر اور درست کریں بَنَانَهٗ ۝ اوسکی
اونگلیوں کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اوسکی اونگلیوں کی پوریں اور پھر سے اکٹھا کرنے پر ہم قادر ہیں تو بڑی
بڑی ہڈیوں کا اکٹھا کرنا کیا بات ہے بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ بلکہ چاہتا ہے عدی یا ہر آدمی چاہتا ہے لِيَفْجُرَ یہ کہ جھوٹ کہے
اَمَامَهٗ ۚ اوس چیز کو جو اوسکے سامنے ہے بعث اور حساب يَسْـَٔلُ پوچھتا ہے ہنسی سے کہ اَيَّانَ کب ہوگا يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ؕ
قیامت کا دن فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ پس جب پتھرا جائیگی آنکھ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ اور تیرہ و تاریک ہو جائیگا چاند
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ اور اکٹھا کیے جائینگے آفتاب و ماہتاب یعنی اونکو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کرکے
دریا میں ڈالدینگے يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ کہیگا آدمی یعنی کافر تکذیب کرنے والا يَوْمَئِذٍ اوس دن کہ
اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ کہاں ہے بھاگنے کی جگہ كَلَّا نہیں ہے کوئی بھاگنے کی جگہ لَا وَزَرَ ؕ کوئی پناہ کی جگہ
ہوگی کافروں کو اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی طرف یعنی اوسکے حکم کی طرف يَوْمَئِذِ ۣ الْمُسْتَقَرُّ ؕ اوس روز

وارگاہ خلق ہی یعنی اپنی مشیت سے جنتیون اور دوزخیون کے ٹھہرنے کی جگہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ آگاہ کیا جائیگا آدمی
یَوْمَئِذٍۭ اوس روز بِمَا قَدَّمَ اوس چیز پر جو اوسنے آگے بھیجے ہین اعمال وَاَخَّرَ ○ اور جو کچھ اوسنے پیچھے رکھے ہین اہل
شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ گناہ تو آگے بھیجتا ہی جرأت کے ساتھ اور مال پیچھے رکھتا ہی حسرت کے ساتھ گناہ کو توبہ سے
نیست کرے کہ نہ باقی رہے اور مال صدقہ دیکر آگے بھیجے کہ باقی رہے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ رباعی گر جملہ صرف راہ حق
گنج داری وگرنہ آہ کنی ہوگر فرستی زپیش جا باشد ✤ کہ بحسرت زپس نگاہ کنی ✤ بَلِ الْاِنْسَانُ بلکہ آدمی عَلٰى نَفْسِهٖ
اپنے نفس پر بَصِيْرَةٌ ○ صاحب بصیرت ہی یعنی اپنا حال جانتا ہی اور اپنے افعال و اقوال پر گواہ ہی وَّلَوْ اَلْقٰى اگرچہ
القا کرے مَعَاذِيْرَهٗ ○ اپنے عذر یعنی ہر چند مقدور بھر گناہ پر عذر کرے اور اوسے دفع کرنے کی تدبیر سوچے مگر وہی اپنے گناہ کا
گواہ رہیگا اور اپنے جھوٹے عذر اور باطل حیلے جانیگا بیت چہ چندین عذر انگیزی چندین حیلہا سازی ✤ چہ میدانم کہ میدانی
و میدانی کہ میدانم ✤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ جب حضرت جبریل حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام پر قرآن پڑھتے
تو حضرت بھی زبان سے اونکے ساتھ پڑھتے کہ بھول نہ جائین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تُحَرِّكْ نہ ہلا بِهٖ قرآن کے ساتھ
لِسَانَكَ اپنی زبان وحی پوری ہونے کے قبل لِتَعْجَلَ تاکہ جلدی کرے بِهٖ ○ اوسے یاد کر لینے کے ساتھ اِنَّ
عَلَيْنَا بیشک ہمپر ہی جَمْعَهٗ جمع کر دینا اوسکا تیرے دل مین تاکہ تو یاد رکھے وَقُرْاٰنَهٗ ○ اور ہمپر ہی ثابت کر دینا
اوسکی قرأت کا تیری زبان پر فَاِذَا قَرَاْنٰهُ پھر جب پڑھین ہم اوسے جبریل کی زبانی تجھپر فَاتَّبِعْ تو پیروی کر قُرْاٰنَهٗ ○
اوسکے پڑھنے کی اور اوسمین غور اور فکر کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا پھر ہمپر ہی بَيَانَهٗ ○ ظاہر کر دینا اوسکا جو اوسمین سے تجھپر
مشکل ہو كَلَّا ایسا نہین ہی اے آدمیو جو تمنے عقبیٰ کے امر مین گمان کیا ہی بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ○ بلکہ تم دوست
رکھتے ہو دنیا جلدی کرنے والی کو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○ اور ہاتھ روکتے ہو آخرت سے جو ہمیشہ رہنے والی ہی اور کام
برعکس کرنا چاہیے وُجُوْهٌ منھ يَّوْمَئِذٍ اوسدن کہ روز قیامت ہی نَّاضِرَةٌ ○ تازے اور چمکتے ہونگے یعنی انبیا
اولیا مومنون کے چہرے اِلٰى رَبِّهَا اپنے رب کی طرف نَاظِرَةٌ ○ دیکھنے والے ہونگے ظاہر بین حجاب ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم سے کم رتبہ کا جنتی اپنے باغون نعمتون عورتون
خدمتگارون پر نظر کریگا اور ہزار برس کی راہ سے اونھین دیکھیگا اور بہت بزرگ خدا کے نزدیک وہ ہی جو وجہ الٰہی پر نظر
کرے صبح شام یعنی اپنے مقدار کے موافق پھر یہ آیت پڑھی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ لکھا ہی کہ اوتادین
ہر ایک کے اوراد مین یہ کلمات ہین کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ بیت ہر کس بہشت آرزوے دارد ✤
عاشق بجز از دیدن دیدار ندارد ✤ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ اور چہرے اوسدن بَاسِرَةٌ ○ تاریک اور ترش
ہونگے یعنی منافقون اور مشرکون کے چہرے تَظُنُّ گمان کرتا ہی تو اے مخاطب یعنی تو جان لے یا گمان کرتا ہی وہ
نفس یعنی یقین کے ساتھ جانتا ہی اَنْ يُّفْعَلَ یہ کہ پہونچائی جائیگی بِهَا اوسے فَاقِرَةٌ ○ بلا اور رنج کہ اوسکی

دیکھنے کی ٹربان تو نشتہ ہے اور میسر آئے عظیم نازل ہونے سے کنایہ ہی اور بہت صحیح قول کے موافق وہ بلا حجاب ہی دیدار رب الارباب سے
مصرع کہ از فراق تو در جہان بلائے نیست ✦ کَلَّآ ایسا نہین ہی کہ دل دنیا پر رکھ سکے اور آخرت سے غافل ہو سکے
اِذَا بَلَغَتِ جب پہنچ جاتی ہی جان التَّرَاقِيَ ۝ سینے اور گردن کی ہڈیون مین وَقِيلَ اور کہا جاتا ہی یعنی مرنے کے
قریب جو لوگ ہین وہ یا فرشتے کہتے ہین کہ مَنْ رَاقٍ ۝ کون ہی جھاڑ پھونک کرنے والا اور شفا دینے والا وَظَنَّ
اَنَّهُ اور یقین کرتا ہی وہ مرنے والا جسکے پیش نظر ہی الْفِرَاقُ ۝ کہ وہ چیز جو اوسپر نازل ہوئی جدائی کا سبب ہی دنیا سے اور
دنیا کے لوگون سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹ گئی ہی پنڈلی مرنے والے کی بِالسَّاقِ ۝ اوسکی پنڈلی سے یعنی موت کے
ہول سے اوسکے پانون لپٹتے اور سمٹتے ہین اور اونمین حرکت نہین رہتی یا موت کی شدت آخرت کی شدت کے ساتھ جمع
ہو جاتی ہی اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی جزا کی طرف يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ۝ اوس روز بازگشت ہوگی سب کو
اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ابوجہل ملعون کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شدت سے عداوت تھی اوسکی شان مین
یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ پھر تصدیق نہ کی ابوجہل نے قرآن کی یا صدقہ نہ دیا جو کچھ مال ہین سے دینا واجب تھا وَلَا صَلّٰى ۝
اور پیروی نہ کی پیغمبر کی یا نماز نہ پڑھی خدا کے واسطے وَلٰكِنْ كَذَّبَ اور مگر تکذیب کی نبی کی وَتَوَلّٰى ۝ اور پھرا راہ حق سے
ثُمَّ ذَهَبَ پھر پھرا اِلٰى اَهْلِهٖ اپنے لوگون کی طرف يَتَمَطّٰى ۝ ٹہلتا افتخار کی راہ سے کہ مین نے ایسا ایسا کام کیا یعنی
تکذیب اور تولی اَوْلٰى لَكَ سزاوار ہی تجکو ای ابوجہل موت سخت فَاَوْلٰى ۝ پھر بہت سزاوار ہی تجکو عذاب دردناک قبر مین ثُمَّ اَوْلٰى
لَكَ پھر خوب سزاوار ہی تجکو ہول قیامت فَاَوْلٰى ۝ پھر نہایت سزاوار ہی تجکو دوزخ مین ہمیشہ رہنا لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا مین دیکھا اور اوسکا کپڑا پکڑ کے فرمایا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ابوجہل بولا کہ ای محمد تم مجھے
ڈراتے ہو اور بعضے علما کے نزدیک اَوْلٰى ویل کے معنی مین ہی حق تعالی نے تاکید کے واسطے چار بار ابوجہل کو فرمایا کہ وائے تجپر اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہی اَنْ يُّتْرَكَ یہ کہ چھوڑ دیا جائیگا سُدًى ۝ مہمل و معطل اور ضائع کہ دنیا مین مکلف اور عقبی مین مبعوث
اور معذب نہوگا اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً کیا نہ تھا آدمی ایک قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ منی کا بہایا گیا رحم مین ثُمَّ كَانَ
عَلَقَةً پھر تھا خون جما ہوا فَخَلَقَ پھر خدا نے پیدا کیے اوسکے اجزا اور اعضا فَسَوّٰى ۝ پھر راست و درست کردی اوسکی صورت اور
اوسمین روح پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ پھر کیا منی سے الزَّوْجَيْنِ دو قسم الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ نر اور مادہ اَلَيْسَ ذٰلِكَ کیا نہین ہی
جو ایسا پیدا کرے بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝ اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو حدیث مین ہی کہ یہ سورت پڑھنے کے بعد
کہنا چاہیے بلی انہ علی کل شیء قدیر اور دوسری روایت مین ہی کہ سبحانک اللہم بلی کہنا چاہیے اور ہمارے شیخ کہتے تھے سبحان ربی الاعلی

سورۃ الدہر مکیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	احدی وثلثون آیۃ
وفی بعض المصاحف سورۃ الانسان سورۂ الدہر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکتیس ۳۱ آیتین ہین

هَلْ اَتٰى کیا آیا یہ استفہام تقریری یعنی مقرر آیا عَلَى الْاِنْسَانِ آدم علیہ السلام پر حِيْنٌ ایک وقت مِّنَ الدَّهْرِ زمانے سے کہ اوسمین لَمْ يَكُنْ نہ تھا وہ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝ چیز ذکر کی ہوئی یعنی اوسمیں روح پھونکنے کے قبل چالیس برس تک وہ مکے اور طائف کے درمیان مین پڑا رہا تھا اور کوئی انسان ہونے کے ساتھ اوسے یاد نہ کرتا تھا جیسے نطفہ اور عناصر اور کوئی نہ جانتا تھا کہ اوسکا نام کیا ہی اور اوسے پیدا کرنے مین کیا حکمت اور فائدہ ہوگا اور یہ مطلب معلوم نہ رکھتے تھے کہ استاد قدرت ایسا آئینہ بناتا ہی کہ جو شعاعین مفاتیح الغیب مین ہین اوسکا مظہر ہو اقصی مراتب ظہور مین اور خلافت کبریٰ کے مرتبہ کے لائق ہو اور وہ عین مقصود ات اور منتہای غایت ہو اور سب پوشیدہ باتین اوسکے وجود با جود سے ظاہر ہو جائین نظم شعر ظہور او بکلی نور نور + گنج مخفی از وی آمد در ظہور + گنج مخفی بود زیر خاک گرد + خاک را تابان تر از افلاک کرد + گنج مخفی بد ز پری جوش کرد + خاک را سلطان اطلس پوش کرد + اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو کہ اولاد آدم ہین مِنْ نُّطْفَةٍ تھوڑے پانی سے کہ منی ہی اور چونکہ مرد اور عورت کی منی مختلف الاجزا ہی رقت اور قوام اور خاصیت مین اسوجہ سے نطفہ کہ مفرد ہی اسکی صفت جمع لایا اور فرمایا کہ اَمْشَاجٍ ملے ہوئے یا اوس سے رنگ مراد ہین اسواسطے کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہی اور عورت کی زرد اور دونو اکٹھا ہونے کے بعد سبز ہو جاتی ہین یا امشاج اطوار کے معنی مین ہی یعنی نطفہ تھکا ہو جاتا ہی پھر لوتھڑا ہو جاتا ہی آخر خلقت تک اور بہر تقدیر انسان کو ہمنے پیدا کیا اور امر و نہی سے نَّبْتَلِيْهِ آزماتے ہین ہم اوسے فَجَعَلْنٰهُ پھر کر دیا ہمنے اوسکو سَمِيْعًا سننے والا بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا تاکہ دلیلین دیکھے اور آیتین سنے اِنَّا بیشک ہمنے هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ راہ دکھائی ہمنے اوسکو سیدھی راہ قدرت کی دلیلین قائم اور آیتین نازل کرکے تاکہ ہو اِمَّا شَاكِرًا یا شکر گزار یعنی مومن سعید وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ یا ناشکر یعنی کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے تیار کین ہین لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے سَلٰسِلَا۟ زنجیرین اونمین باندھکر کافرون کو دوزخ مین کھینچینگے وَاَغْلٰلًا اور طوق کہ اونکے گلون مین ڈالینگے وَّسَعِيْرًا ۝ اور آگ جلتی ہوئی کہ ہمیشہ اوسمین جلا کرینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق نیکوکار یعنی سچے مومن فرمانبردار يَشْرَبُوْنَ پیینگے آخرت مین مِنْ كَاْسٍ كَانَ جام شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ میل اوسکا کافور یعنی اوسے جنت کے کافور سے ملا کر بنائینگے تاکہ ٹھنڈی اور خوشبو اور شیرین ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین ایک پانی خوشبو اور سفید ہی جیسے کافور تو کافور سے ہمرنگ ہونے کے سبب سے اوسکا نام کافور رکھا گیا اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ کہ کافور کا بدل لایا گیا عَيْنًا کافور ایک چشمہ ہی يَّشْرَبُ بِهَا پیینگے اوس سے عِبَادُ اللّٰهِ بندے اللہ کے يُفَجِّرُوْنَهَا بہالیجائینگے اوس چشمہ کو جہان چاہینگے تَفْجِيْرًا ۝ بہالیجانا آسان جمہور مفسر اس بات پر ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تشریف لائے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو بیمار دیکھا تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو تاکہ تمھارے فرزند صحت پائین اونھون نے نذر کی کہ تین روزہ رکھینگے حق تعالی نے حسنین علیہما السلام کو شفا بخشی اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

روزے رکھے اور کسیقدر جو قرض لییے یا مزدوری کرکے حاصل کییے اور آٹا پیسکر روٹی پکائی مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ اوسکا افطار کرین
پس ایک فقیر گھر کے دروازہ پہ آیا اور آواز دی کہ ای اہل بیت نبوت مین ایک فقیر مسلمان ہون مجھے روٹی دو کہ حق تعالی
بہشت کی نعمتون مین سے تمکو عوض دے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ اوس فقیر کو دیدیا سب اہل بیت نے
بھی اپنے حصے دیدیے اور فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی دوسرے دن روزہ رکھا افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پے
آیا اور سوال کیا سب کھانا اوسے دیدیا تیسری شام کو ایک قیدی بروقت آیا سب کھانا اوسکو عطا فرمایا حق تعالی نے یہ آیت
بھیجی کہ يُوفُونَ وفا کرتے ہین ابرار لوگ بِالنَّذْرِ نذر کہ طاعت اور عبادت کرتے ہین وَيَخَافُونَ اور ڈرتے ہین يَوْمًا
كَانَ اوس دن سے کہ ہے شَرُّهُ برائی اوسکی یعنی اوسکی شدت اور محنت مُسْتَطِيرًا ○ فاش اور ظاہر اور سب پہونچی
ہوئی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ اور کھلاتے ہین کھانا عَلَىٰ حُبِّهِ خدا کی محبت پر یا کھانے کی محبت پر یعنی باوصف اسکے
کہ وہ اوس کھانے کے محتاج ہین اور اوسے دوست رکھتے ہین مگر ایثار کرتے ہین اوروں کو کھلاتے ہین خود نہین کھاتے اور فانی
کھانے باقی کھانے کے واسطے دیتے ہین مِسْكِينًا فقیر محتاج کو وَيَتِيمًا اور بچے کو جو بے باپ کا ہو گیا وَأَسِيرًا ○ اور
قیدی کو کہ کفار مکہ مین سے گرفتار کیا ہو حدیث مین ہے کہ جب کسی قیدی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لاتے تو آپ اوسے
کسی مسلمان کے سپرد فرماتے یہانتک کہ آپ کی راے اوسکے باب مین کسی امر پر قرار پاے اور اوس مسلمان کو حکم ہوتا کہ احسن الیہ یعنی
اسکے ساتھ نیکی کرنا بعضے علما اس بات پر ہین کہ فقیر قیدی جو کسی حق پر قید ہو گیا ہو اور مملوک لونڈی غلام اور عورت یہ سب قیدیون کا حکم
رکھتے ہین یعنی انکے ساتھ احسان اور نیکی کرنا چاہیے اور یہ کھانا کھلانے والے لسان مقال یا زبان حال سے جو بات اونکے اعتقاد مین ہے کہتے
ہین کہ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو کھلانے لِوَجْهِ اللَّهِ خدا کی رضامندی اور اوسکے دیدار کے واسطے
لَا نُرِيدُ نہین چاہتے ہین ہم مِنكُمْ جَزَاءً تمسے جزا اور بدلا وَلَا شُكُورًا ○ اور نہ شکرگزاری اور نہ رنج و تکلیف دفع کرنا
اسواسطے کہ احسان کرکے احسان جتانا اور بدلے کی توقع کرنا ثواب گھٹا دیتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ
خدا کا حکم ہے نظم هر چه دهی مده و منت منه ٭ وانچه منت دهی آن مده ٭ منت و مزدی که در احسان بود ٭ وقت جزا موجب
نقصان بود ٭ إِنَّا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین مِن رَّبِّنَا اپنے رب سے يَوْمًا عَبُوسًا عذاب سے اوس دن کے کہ منہ بنے
ہونگے اوسکی ہولون کی شدت سے قَمْطَرِيرًا ○ سخت اور کریہہ دن ہوگا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے
فرمایا کہ سبحان اللہ کیا سخت ہی قیامت کے دن کا نام اور وہ دن اپنے نام سے زیادہ سخت ہے فَوَقَاهُمُ اللَّهُ پس بچا لیا اونکو اللہ نے شَرَّ
ذَٰلِكَ الْيَوْمِ برائی اور رنج اور ہول سے اوس دن کی وَلَقَّاهُمْ اور سامنے لایا اونکے نَضْرَةً تازگی اور خوبروئی وَسُرُورًا ○
اور خوشی اور فرحت دل مین وَجَزَاهُم اور جزا دی اونکو بِمَا صَبَرُوا اس سبب سے کہ صبر کیا اونھون نے طاعت پر معصیت سے یا کھانا کھلانے
جَنَّةً باغ کہ اوسکا میوہ کھائین وَحَرِيرًا ○ اور بہشت کا ریشمی کپڑا کہ پہنین مُّتَّكِئِينَ اوس حال مین تکیہ لگائے
ہونگے فِيهَا جنت مین عَلَى الْأَرَائِكِ آراستہ تختون پر لَا يَرَوْنَ فِيهَا نہ دیکھینگے بہشت مین شَمْسًا آفتاب

وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۞ نہ جاڑا مراد یہ ہی کہ بہشت کی ہوا معتدل ہوگی اور وہان جاڑا اور گرمی کچھ نہوگا کہ گرمی کی شدت یا جاڑے
کی تیزی سے ایذا پاوین وَدَانِيَةً اور جڑا ہوگا اونکو دوسری بہشت جو نزدیک ہوگی عَلَيْهِمْ اوپر اونکے ظِلٰلُهَا
سایہ اوسکے درختون کے وَذُلِّلَتْ اور مسخر کردیا گیا ہوگا قُطُوْفُهَا اوسکا میوہ تَذْلِيْلًا مسخر کرکے یعنی اون
میوے توڑنا آسان ہوگا اور میوے توڑنے والون کو کوئی توڑنے سے منع نہ کریگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ اور دورے میں لائے
جائینگے اونپر بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ چھوٹے چھوٹے جام چاندی کے وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ اور بڑے بڑے کوزے کہ ہونگے
قَوَارِيْرَا ۞ شیشون کے مانند قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ شیشے چاندی کے یعنی چھوٹے بڑے جام چاندی کے ہونگے
شیشے کی طرح صاف کہ اونکے اندر جو چیز ہو باہر سے نظر آئیگی قَدَّرُوْهَا اندازہ کرلیا ہوگا پلانے والون نے اون ظرفون کو
جنتیون کے سیراب ہونے کے قدر تَقْدِيْرًا ۞ اندازہ کرنا یعنی ہر ایک کو اوسکے حوصلہ کے موافق جام دینگے کہ اوس سے وہ
سیراب ہوجاوے اور اوس سے نہ کم ہو اور نہ زیادتی ہوگی وَيُسْقَوْنَ اور پلائے جائینگے فِيْهَا بہشت میں كَاْسًا
كَانَ شراب کا جام مِزَاجُهَا ملونی اوسکی زَنْجَبِيْلًا ۞ میل اوسکا زنجبیل یعنی اوس شراب میں زنجبیل ملی ہوگی بہشت کی زنجبیل ایک ہی اسواسطے
کہ زنجبیل بہشت کو اتنی والی ہی سے اتنی تیکھی والی ہی عَيْنًا فِيْهَا اور وہ زنجبیل ایک چشمہ ہی جنت میں تُسَمّٰى
سَلْسَبِيْلًا ۞ نام رکھا جاتا ہی سلسبیل اور وہ چشمہ جاری ہوگا جنتی جہان چاہینگے لیجائینگے اور بعضے کہتے
ہین کہ اوسکا پانی حلق سے آسانی اور نرمی سے اترجائیگا اور جلد ہضم ہوجائیگا وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ اور دورہ کرینگے اوپر اونکے
گرد وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ لڑکے کانون میں بُندے بالے پہنے ہوئے یا ہمیشہ رہنے والے لڑکپنے کی حالت پر اِذَا رَاَيْتَهُمْ
جب دیکھیگا تو اوسے اونکو دیکھنے والے حَسِبْتَهُمْ تو گمان کریگا تو صفائی اور رنگ سے اونکے چہرون کو لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۞
موتی چھٹکے ہوئے سیپی سے یعنی تر و تازہ کہ ہنوز کسی کا ہاتھ اون تک نہین پہونچا ہی اور اونکی رونق اور آبداری مین کچھ کمی نہین پیدا
ہوئی وَاِذَا رَاَيْتَ اور جب دیکھیگا تو ثَمَّ اوس جگہ یعنی جنت مین تو رَاَيْتَ نَعِيْمًا دیکھیگا تو نعمتین کہ وصف مین
نہین آسکتین وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۞ اور ملک یعنی بادشاہی بڑی کہ زوال کو اوسمین دخل نہین حدیث مین ہی کہ جنتیون مین
کم سے کم رتبہ والا جو اپنے ملک اور بادشاہی پر نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور اپنی مملکت کی منتہا کو اوسی طرح دیکھیگا جسطرح
اوسکی ابتدا کو دیکھتا ہی اور ایک قول کے موافق ملک کبیر خواہش جاری کرنا ہی کہ جو کچھ چاہے میسر آئے یا داخل ہونے کے وقت اونکے
سامنے فرشتون کا کھڑا ہونا اور فصول مین ہی کہ نعیم راحت اجسام ہی اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہی اور ملک کبیر صاحب خانہ کا
مشاہدہ کرنا اور گھر بے صاحب خانہ کے کچھ کام نہین آتا الجار ثم الدار بیت ایہا الاخوان تا چند انتظار آن نگار ای زاہدان فردوس ہیچ
و ماو دیدار یار ۞ عٰلِيَهُمْ جنتیون کے اوپر یعنی اونکا اوپر والا لباس ثِيَابُ سُنْدُسٍ ریشمی باریک کپڑے خُضْرٌ
سبز ہین وَّاِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی کپڑے مضبوط وَّحُلُّوْۤا اور زیور پہنائے جائینگے اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ کنگن
چاندی کے اور یہ اوسکے خلاف نہین ہی کہ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ اسواسطے کہ دونون کو اکٹھا کرنا اور آگے پیچھے پہننا ممکن ہی

وَسَقٰهُمْ اور پلائیگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ شراب پاک میلون اور نجاستون سے یا پاک کرنیوالی
غل وغش سے مقاتل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ طہور ایک چشمہ ہی بہشت مین جو کوئی اوسمین سے پیئیگا اوسکے دل مین حسد کپٹ بالکل
کوئی بری صفت نہ رہیگی اور بعضے کہتے ہین کہ دل کو ماسوی اللہ کی طرف میل کرنے سے پاک کرنیوالی تاکہ اوسکے لقا اور دیدار سے
لذت پائے اور اوسکی بقا کے ساتھ باقی رہے وَالْبَقَاءُ فِي اللِّقَاءِ تَمَامُ الْعَطَاءِ جاننا چاہیے کہ نہر کوثر جنت مین خاص حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ سورۂ کوثر مین آئیگا اور چار نہرین اور تشبیون کی ہین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی اور
اوسکا ایک شمہ سورۂ محمد مین ذکر ہوا اور دو چشمے اون لوگون کے واسطے ہین جنکو خوف الٰہی غالب ہی فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ اور
دو چشمے اصحاب یمین کے ہین فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ اور یہ چارون چشمے سورۂ رحمٰن مین مذکور ہین اور شراب رحیق ابرار کو ہی اور چشمہ
تسنیم مقربون کا ہی اور یہ دونون سورۂ مطففین مین مذکور ہین اور دو چشمے اہل بیت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل کہ اسی کو سلسبیل
کہتے ہین اور شراب طہور بھی اونھی کے واسطے ہی اور محقق لوگ اوسے شراب شہود کہتے ہین سو واسطے کہ یہ شراب پینیوالے کے آئینہ
دل کو اسرار قدم کے لوامع انوار سے روشن کرکے ازل اور ابد کے نقوش کے عکس قبول کرنیوالا کردیتی ہی اور وقت اور حال کو ایسا
صاف کردیتی ہی کہ مطلق دوئی کے میل اور غیریت کے شائبے راہ وحدت مین نہین باقی رہتے اور دو رنگی کے رنگ کو بدل کر جام اور
شراب کو یک رنگ کردیتی ہی **بیت** همه جام ست و نیست گوئی می ÷ یا مدام ست و نیست گوئی جام ÷ ایک عارف نے کہا ہی کہ اگر کل
دار القرار کے بزم نشینون کو نعمتون اور سرور کے تختون پر بٹھا کر شراب طہور چکھا دینگے تو آج خمخانہ افضال کے بادہ نوشون کو اوس سے
کامل حصہ نقد دیا ہی **نظم** از سقاهم ربهم بین جمله ابرار مست ÷ در جمال لایزالی هفت و پنج و چار مست ÷ تن چو سایه بر زمین و جان پاک
عاشقان ÷ در بهشت عدن تجری تحتها الانهار مست ÷ خود چه جای عاشقان کز جای توحید خدا ÷ کوه و صحرا و جبال و جمله
اشجار مست ÷ پھر ابرار کو کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک ان بزرگیون کے ساتھ كَانَ ہی لَكُمْ جَزَاۤءً تمہارے واسطے جزا
تمہارے کامون کی وَّكَانَ سَعْيُكُمْ اور ہی تمہارا دوڑنا کار خیر مین مَّشْكُوْرًا ۝ پسند اور بدلا دینے کے قابل اِنَّا
نَحْنُ بیشک ہمنے نَزَّلْنَا اوتارا ہمنے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجپر قرآن تَنْزِيْلًا ۝ اوتارنا بتدریج سورت کے بعد سورت
اور آیت کے بعد آیت حکمت کے موافق فَاصْبِرْ پس صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم پر اوس چیز مین جو اوسنے تجکو
حکم پہونچانے کو فرمایا یا اوسکے حکم کے واسطے تیری نصرت اور تیرے معاندون کی ہلاکت کے باب مین وَلَا تُطِعْ اور نہ اطاعت کر
مِنْهُمْ اونمین سے اٰثِمًا کسی گنہگار کی جو تجکو گناہ کی طرف بلائے جیسے عتبہ نے کہا کہ دعوت اسلام سے باز آو کہ مین اپنی بیٹی
تمکو دون اَوْ كَفُوْرًا ۝ یا کسی ناشکرے کی جو تجکو کفر کی طرف بلائے جیسے ولید مغیرہ کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف
رجوع کرو تاکہ تمکو مالدار کردون وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر اپنے پروردگار کو بُكْرَةً صبح کے وقت وَّاَصِيْلًا ۝ اور
شام کو یعنی ہمیشہ اوسکی یاد مین مشغول رہ وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات مین فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر اوسکے واسطے یعنی نماز
ادا کر بعضون نے کہا ہی کہ بکرت فجر کی نماز کا وقت ہی اور اصیلا ظہر اور عصر کے وقت کو شامل ہی اور کچھ رات سے مغرب اور عشا

ع ۲

مراد ہی تو یہ معنی ہوسکے کہ پانچون وقت کی نماز ہمیشہ پڑھا کر وَسَبِّحْهُ اور نماز پڑھ خدا کے واسطے لَيْلًا طَوِيْلًا ○
رات کو لمبی یعنی تہجد مین مشغول ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہین جلدی
کرنے والی یعنی دنیا کو وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ اور چھوڑا ہی اونھون نے یعنی ڈالدیا ہی اپنی پیٹھ کے پیچھے يَوْمًا
ثَقِيْلًا ○ بھاری دن کو کہ قیامت کا دن ہی نہ اوسپر ایمان لاتے ہین نہ اوس دن کے واسطے کام بناتے ہین نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ
ہمنے اونکو پیدا کیا سست پانی سے اور نطفہ ہی وَشَدَدْنَآ اور مضبوط کردی ہمنے اَسْرَهُمْ اونکی پیدائش یعنی اونکے جوڑ
پٹھون سے باندھے ہوئے وَاِذَا شِئْنَا اور اگر ہم چاہین تو بَدَّلْنَآ بدل دین اونکو اَمْثَالَهُمْ اونکے مثلون سے جو خلقت مین
اونکے مثل ہین تَبْدِيْلًا ○ بدل دینا یعنی اونھین دنیا مین مارڈالین اور دوسرے عالم مین اسی صورت اور ہیئت کے مانند
پھیر لائین یا اونکو ہم ہلاک کردین اور اونکے سوا اور فرمانبردار بندے پیدا کردین اِنَّ هٰذِهٖ تحقیق کہ یہ سورت تَذْكِرَةٌ نصیحت
ہی یا اہل بیت رضی اللہ عنہم کا خرچ اور ایثار کرنا مومنون کے واسطے نصیحت اور عبرت ہی تاکہ اسکے مثل عمل کرین اور ایسی نعمتون
سے بہرہ مند ہون فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو کوئی چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کے قرب کی طرف سَبِيْلًا ○ راہ خیر اور
طاعت اختیار کرکے وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو تم کوئی راہ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ خدا چاہتا ہی تمھاری
خواہش اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی ہر شخص کی استعداد اور استحقاق حَكِيْمًا ○ پکا کام کرنے والا جو چیز
چاہتا ہی حکمت کے ساتھ چاہتا ہی يُّدْخِلُ داخل کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی فِىْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین ہدایت اور
توفیق کے ساتھ یا بہشت مین اپنے فضل و کرم سے وَالظّٰلِمِيْنَ اور ظالم یعنی مشرک لوگ اَعَدَّ لَهُمْ تیار کیا گیا ہی اونکے
واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ○ عذاب دردناک ہمیشہ رہنے والا

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مرسلات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچاس آیتین ہین

وَالْمُرْسَلٰتِ قسم فرشتون بھیجے ہوؤن کی عُرْفًا ○ نیکی کے ساتھ یعنی جو فرشتے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر امر و نہی یا قرآن کی
آیتون کے ساتھ بھیجے گئے یا اون ہواؤن کے ساتھ جو پے در پے چلائی گئین ہین فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○ پھر قسم اون فرشتون کی
جو تیز سخت اور جلد جاتے ہین تیز جانا حکم الٰہی بجالاتے ہین یا احکام کلام اللہ کی قسم جو اور احکام کو محو کردینے والے ہین یعنی اگلی تعلیمون
اور دینون کو منسوخ کردینے والے ہین یا اون ہواؤن کی قسم جو سختی کے ساتھ کسی قوم پر عذاب کے لیے چلنے والی ہین وَّالنّٰشِرٰتِ
اور قسم اون فرشتون کی جو ظاہر کرنے والے ہین شریعتون اور کتابون کے نَشْرًا ○ ظاہر کرنا یا قرآن کی جو آیتین خواص و عوام کے
واسطے ہدایت کے آثار منتشر کرتی ہین اونکی قسم یا جو نرم ہوائین لوگون کی راحت و آرام کے واسطے چلتی ہین اونکی قسم فَالْفٰرِقٰتِ
پھر اون فرشتون کی قسم جو حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہین فَرْقًا ○ جدا کرکے یا قرآن کی آیتین کہ خیر کو شر سے جدا

کرتی ہین اونکی قسم یا جو ہوائین بدلیون کو پراگندہ کرتی ہین اونکی قسم فالملقیت پھر اون فرشتون کی قسم جو پیغمبرون پر القا
کرنے والے اور ڈالنے والے ہین ذکرا ○ وحی کو یا کلام اللہ کی آیتین جو اہل عالم ہین حق تعالیٰ کا ذکر ڈالتی ہین اونکی قسم
یا جو ہوائین کہ یاد الٰہی کا سبب ہوتی ہین اونکی قسم اسواسطے کہ ہواؤن کے چلنے کا مشاہدہ خدا کی یاد کا اور اوسکی قدرت پر
دلیل پکڑنے کا موجب ہے اور القا ذکر عذرا اہل حق کے عذر کے واسطے ہے او نذرا ○ یا اونکے ڈرانے کے لیے جو
باطل پر ہین قسم کھا کر فرمایا کہ انما توعدون سوا اسکے نہین کہ جو کچھ تم وعدہ دیے گئے ہو قیامت اور اوسکے متعلقات
کے آنے کا لواقع ○ ضرور ہونا ہے فاذا النجوم پھر جب ستارے طمست ○ مٹا دیے جائینگے یعنی اونکا نور لے لینگے
واذا السماء فرجت ○ اور جب آسمان پھاڑا جائیگا واذا الجبال اور جب پہاڑ نسفت ○ پراگندہ کیے
جائینگے اپنی جگہون سے واذا الرسل اور جب رسول اقتت ○ جمع کیے جائینگے اوسوقت اور جگہ پر جہان اپنی امتون پر
اونکا گواہی دینا مقرر ہوگا پھر کہینگے کہ لای یوم کس دن کے واسطے اجلت ○ تاخیر کی گئی یعنی ان چیزون کی یعنی ستارون کے
بے نور ہونا آسمان کا پھٹنا پہاڑون کا اوکھڑنا جواب ہوگا کہ لیوم الفصل ○ جدا کرنے کے دن کے واسطے
دن آنے کے ... مطیع اور عاصی کے درمیان ... مکافات مین ہوگا اوسدن ... خلق کے درمیان
حکم کرنا ہوگا وما ادراک اور کس چیز نے ... تجھکو کیا جانے کہ ما یوم الفصل ○ کیا ہے دن
فیصلہ کرنے کا دن ... اوسکی کنہ کوئی نہین جان سکتا ویل یومئذ ... اوسدن للمکذبین ○ اون لوگون
کے واسطے جو اوسدن کی تکذیب کرتے ہین الم نہلک الاولین ○ کیا ہلاک نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح
قوم ہود قوم ... ثم نتبعهم پھر ہم پیچھے لاوینگے اونکے ہلاکت مین الاخرین ○ پچھلون کو جو اونکے مثل ہین
جیسے کفار مکہ کذلک نفعل ایسا ہی کرتے ہین ہم بالمجرمین ○ سب گناہگارون کے ساتھ ویل
یومئذ ... اوسدن للمکذبین ○ اس وعید کی تکذیب کرنے والون کو ہے الم نخلقکم
کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو من ماء مهین ○ پانی ذلیل و خوار سے یعنی منی سے فجعلنه پھر نگاہ رکھا ہمنے
اوس پانی کو فی قرار مکین ○ قرار گاہ ... مین کہ رحم ہے الی قدر ایک مقدار معلوم ○ جانی ہوئی تک
کہ وہ پیدا ہوتا ہے ... فقدرنا ... قادر ہوے ہم تمہارے پیدا کرنے مین فنعم القادرون ○ پس کیا خوب قادر
ہین ہم ویل یومئذ بڑی بلا اوسدن للمکذبین ○ یہ قدرت باور نہ کرنے والون پر ہے الم نجعل
الارض کیا نہین کیا ہمنے زمین کو کفاتا ○ چھپانے والی اور جمع کرنے والی احیاء وامواتا ○ زندون کو اور مردون کو
یعنی زندون کو اپنی پیٹھ اوپر اور مردون کو اپنے اندر رکھتی ہے وجعلنا اور پیدا کیے ہمنے فیها زمین مین رواسی پہاڑ
مضبوط گڑے ہوے شمخت اونچے سر اوٹھائے واسقینکم اور پلایا ہمنے تمکو ماء فراتا ○
پانی میٹھا اوسکے چشمے اور سوتے زمین مین پیدا کرنے کے سبب ویل یومئذ جہنم کا جنگل قیامت کے دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو ایسی نعمتون کا اقرار نہیں کرتے اور تکذیب کرنے والون سے اوسدن کہینگے کہ
اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اوس مکان کی طرف کہ تھے تم جسکی تکذیب کرتے یعنی جہنم اور اوسکے
عذاب کی طرف اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى ظِلٍّ سایہ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ تین شاخ والے کی طرف لَّا ظَلِيْلٍ نہ ٹھنڈا اور
ہمیشہ رہنے والا کہ اوسمین راحت ہو وَّلَا يُغْنِيْ اور نہ دفع کریگا دوزخی سے مِنَ اللَّهَبِ ۝ آگ کے شعلہ کی گرمی مین سے کچھ
اس سے دوزخ کے دھوین کا سایہ مراد ہی کہ بڑائی اور زیادتی کے سبب سے متفرق ہوجائیگا کئی شاخین ہوکر اور ہر شاخ ایک طرف جائیگی
معالم مین ہی کہ دوزخ سے دھوان باہر ہوکر اوس سے تین شاخین پیدا ہونگی ایک نور کہ وہ مومنون کے سر پر سایہ کریگا اور ایک دھوان کہ
منافقون پر ٹھہریگا اور ایک خالص شعلہ اور وہ کافرون پر ٹھہریگا انوار مین ہی کہ جہنم کے دھوین کے تین شعبے ہونگے ایک کافر کے سر پر
ٹھہریگا اور ایک اوسکے داہنے پر اور ایک اوسکے بائین پر اور اس عذاب مین ڈالنے والی دماغ مین قوت واہمہ ہی اور قلب کے داہنی طرف
قوت غضبیہ اور بائین طرف قوت شہویہ جو کوئی چاہے کہ فردائے قیامت کو اون دھوین کی آفتون سے کہ ظِلٍّ مین تعبیر اوسکی طرف
اشارہ ہی محفوظ ہوجائے اوسے چاہیے کہ نور عقل کو مضبوط پکڑکے صفت بہیمی اور صفت سبعی سے گذر جائے نظم تاریکی خشم و شہوت
حذر کن کہ از دود آن چشم و دل تیرہ گردد ✤ غضب چون برآید رود عقل بیرون ✤ ہوا چون شود چیرہ جان خیرہ گردد ✤ اِنَّهَا
بیشک دوزخ تَرْمِيْ پھینکیگی بِشَرَرٍ اوس روز شرارے ہر شرارہ كَالْقَصْرِ ۝ جیسے بڑا اونچا محل كَاَنَّهٗ گویا وہ شرر
جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ زرد اونٹ ہین آتش دوزخ کے رنگ پر اور بعض کہتے ہین کہ صفر سود کے معنی مین ہی اور چونکہ دوزخ کی
آگ سیاہ ہی تو اوسکا شرارہ بھی سیاہ ہوگا اور اونچے محل کے ساتھ شرارہ کی تشبیہ بڑائی کی جہت ہی اور زرد اور سیاہ اونٹون کے ساتھ رنگ
اور کثرت کے باعث سے اور ایک کے پیچھے ایک ہونے اور ملے رہنے اور جلدی حرکت کرنے کی وجہ سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی مشقت
اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ جھوٹون کے واسطے ہی جو دوزخ اور اوسکے شرارون کی کیفیت اور صفت باور نہیں رکھتے هٰذَا یہ دن
يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ نہ بولینگے ایسا دن ہی کہ کافر بات نہ کہینگے بعضے مواقف پر یا خدا کے سامنے دلیل اور حجت قائم کرکے بات نہ کرینگے
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دینگے اونکو فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ کہ عذر خواہی کرین اور عذر بھی کچھ فائدہ نہ دیگا وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ سختی اور رنج اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اونکے واسطے ہی جو تکذیب کرتے ہین ان چیزون کی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
یہ دن جدائی کرنے کا ہی اوسمین جو حق پر ہی اور اوسمین جو باطل پر ہی جَمَعْنٰكُمْ جمع کیا ہمنے تمکو اے اس امت کے تکذیب کرنے والو
وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ اور اگلون کو جنھون نے اگلے رسولون کی تکذیب کی فَاِنْ كَانَ پھر اگر ہی لَكُمْ كَيْدٌ تمھارے واسطے مکر اور
حیلہ جیسا دنیا مین مومنون کی نسبت کرتے تھے فَكِيْدُوْنِ ۝ تو پیش لیجاؤ میرے ساتھ یہ اونکے عجز کے آثار ظاہر کرنا ہی یعنی خدا کے
ساتھ حیلہ پیش نہ جائیگا اور مکر و فریب کرکے اپنے اوپر سے عذاب نہ دفع کرسکوگے نظم مکر و حیلہ عذاب خدا رد نشود ✤ نیاز باید و اخلاص و
نالہ سحری ✤ توان خرید بیک آہ ملک ہر دو جہان ✤ ازین معاملہ غافل مشو کہ حیف خوری ✤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ غم اور غصہ اوس روز
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ع تکذیب کرنے والون کو ہی کہ حیلہ کرکے عذاب سے رہائی نہ پائینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ یقینی وہ لوگ جنھون نے شرک لو

عصیان سے پرہیز کیا فِی ظِلٰلٍ جنت کے درختون کے سایون مین ہونگے وَّعُیُوْنٍ ۝ اور بہتے ہوے پانی کی نہرون کے کنارے
وَّفَوَاکِہَ اور میوون مین مِمَّا یَشْتَہُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ آرزو کرینگے اور فرشتے اونسے کہینگے کہ کُلُوْا کھاؤ ان میوون مین سے
وَاشْرَبُوْا اور پیو ان نہرون سے پانی هَنِیْٓـًٔا کھانا پینا ہضم ہونے والا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل
کرتے دنیا مین اِنَّا کَذٰلِکَ یقینی ہم ایسی ہی نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو وَیْلٌ جہالت
اور قباحت اور مذمت یَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کو ہی جو جنت کی نعمتون پر ایمان نہین لاتے
کُلُوْا کھاؤ ای جھٹلانے والو دنیا کی فانی نعمتین وَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اوٹھاؤ قَلِیْلًا تھوڑے زمانہ تک اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝
بیشک تم مشرک ہو اور تمھارا انجام عذاب دائمی ہی وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ وائے اوس روز لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی
جو عذاب دردناک کی تکذیب کرنے والے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَہُمُ ارْکَعُوْا اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ نماز پڑھو تو لَا یَرْکَعُوْنَ ۝
نہین نماز پڑھتے مراد یہ ہی کہ مسلمان نہین ہوتے اسواسطے کہ کلمہ شہادتین کے بعد اسلام مین رکن اعظم نماز ہی کہ الصَّلٰوۃُ عَمُوْدُ الدِّیْنِ یعنی نماز
دین کا ستون ہی اور دین اوسکے سبب سے قائم ہی وَیْلٌ پھٹکار یَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ جھوٹون پر کہ اسلام سے
مشرف نہین ہوتے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَہٗ پھر کس بات پر قرآن کے بعد یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لائینگے اگر قرآن پر ایمان
نہین لاتے کہ وہ ایک معجزہ ہی کھلی ہوئی دلیلون اور روشن معنون پر مشتمل حدیث مین ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ

سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَہِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ نبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت آشکارا کی اور خلق پر قرآن پڑھا اور قیامت کے دن سے ڈرایا تو کافرون نے حضرت کی نبوت اور قرآن کے
اوترنے اور بعث و حشر ہونے مین اختلاف کیا اور ایک دوسرے سے آپسمین یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنون سے پوچھتے تھے جیساکہ حق تعالیٰ نے فرمایا
عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ کیا چیز پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۝ بڑی خبر یعنی قرآن کو الَّذِیْ
ہُمْ وہ چیز کہ وہ لوگ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز مین اختلاف کرنے والے ہین یعنی اوسے سحر یا شعر یا کہانت
نسبت دیتے ہین اور پیدا کیا ہوا اور افترا کیا ہوا اور کہانیان کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نبأ عظیم حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی نبوت ہی کہ کہتے ہین آیا وہ پیغمبر ہی یا نہین اور ساحر ہی یا شاعر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ بعث کی خبر ہی
اور کافر اوسمین مختلف تھے بعضے کہتے تھے کہ قیامت ہی اور بت ہماری شفاعت کرینگے ہٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ اور بعضے
اوس سے بالکل منکر تھے اِنْ ہِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا اور بعضے شک رکھتے تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بَلْ ہُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْہَا کَلَّا
سَیَعْلَمُوْنَ ۝ حقا قریب ہی کہ جانین نزع کے وقت کہ جس چیز مین اختلاف کرتے تھے حق ہی ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝
پھر حقا کہ جلدی جانینگے قیامت کے دن اپنے قول کا باطل ہونا اور اپنے عقیدے کا خبیث ہونا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ

مِهٰدًا ۙ کیا ہمنے نہین کیا ہی زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ اور کیا نہین کیا ہمنے پہاڑون کو میخین زمین کی کہ اوسپر گڑے رہین اور زمین اونسے تھمی رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر اور مادہ تاکہ تمھاری نسل باقی رہے یا ہمنے تمکو طرح طرح پر پیدا کیا کالا گورا لمبا ٹھنگنا خوبصورت بدشکل وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ اور کیا ہمنے تمھارے سونے کو تمھارے بدنون کی راحت یعنی سونا حس و حرکت قطع کر دیتا ہی تاکہ قواے حیوانیہ آسائش کرین اور تھکن اونسے زائل ہو جائے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ اور کیا ہمنے رات کو پوشش کہ اپنی تاریکی مین سب چیزون کو چھپا لیتی ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے کہا ہی کہ رات شب بیدارون کا پردہ ہی کہ اغیار کی نظر سے چھپا لیتی ہی تاکہ اپنی خلوت مین مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے ہر ایک اپنی استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ رات راہ چلنے والون کو پردہ ہی اور دن صبح کے جاگنے والون کا بازار ہی بیت اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ ✤ يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهَا تَدُوْمُ ✤ شعر چون درد دل شب خیال و یار من است ✤ من بندہ شب کہ روز بازار من است ✤ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ اور کیا ہمنے دن کو طلب معیشت کا وقت تاکہ اوسکی تحصیل مین جستجو کرین وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ اور بنائے ہمنے تمھارے سر پر سَبْعًا شِدَادًا ۙ سات آسمان یعنی مضبوط اور محکم کہ دراز اور سوراخ و خلل اور زلل کا نشان ہوتا ہی اوسمین نہین وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ روشن یعنی آفتاب وَّاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے مِنَ الْمُعْصِرٰتِ بدلیون نچوڑنے والیون سے مینھ برسا کر مَآءً ثَجَّاجًا ۙ پانی بہنے والا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا تاکہ نکالین ہم اوس پانی سے دانہ کہ غذا کو چاہیے جیسے گیہون جو وَّنَبَاتًا ۙ اور اوگنے والی چیز جو چارے کو چاہیے جیسے گھاس بھوسا اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ نکالین ہم دریا سے دانہ موتی کا اور زمین سے سبزہ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۙ اور درخت باغون کے باہم لپٹے ہوے یعنی ایک دوسرے سے بہت نزدیک اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا روز كَانَ مِيْقَاتًا ۙ ہی خدا کے حکم مین ایک وقت مقرر خلائق کے حساب لینے اور اونکے اعمال کی جزا دینے کو يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ جسدن پھونکا جائیگا صور مین دوسرا نفخہ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ تو آوگے تم گروہ گروہ اپنی قبرون سے میدان حشر مین امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افواج کو پوچھا فرمایا کہ میری امت سے دس قسم پر حشر کیے جائینگے ایک بندرون کی صفت پر دوسرے سوٴرون کی ہیئت پر تیسرے اوندھے منھ کہ اونکو منھ کے بل دوزخ مین کھینچینگے چوتھے اندھے پانچوین گونگے بہرے چھٹے وہ لوگ جو اپنی زبان چباتے ہونگے اور وہ اونکے سینون پر پڑی ہوگی اور اونکے مونھون سے پیپ بہتی ہوگی اور اہل محشر کو اوس سے کراہت ہوگی ساتوین ہاتھ پاؤن کٹے ہوے ہونگے آٹھوین آگ کی سولیون پر لٹکے ہوے نوین قسم کے لوگون مین بڑی بدبو آتی ہوگی مردار سے بدتر دسوین قسم کے لوگون کو آگ کے جبے پہنائے ہونگے قطران سے اونکی کھالون مین چپکے ہوے بندر سخن چین ہونگے سور حرام کھانے والے اوندھے سود خوار اندھے حکم مین ظلم کرنے والے گونگے بہرے وہ جو اپنے کامون پر عجب کرتے اور اتراتے تھے زبان چبانے والے وہ عالم جنکی

بات اونکے کام کے مخالف ہوتی ہی ہاتھ پاؤن کٹے ہوے پڑوسیون کو ناحق ستانے والے سولی پر لٹکے ہوے چغلخور اور حاکمون اور بادشاہون کی بات پر ناحق گواہی دینے والے اور وہ جنسے بہت بدبو آتی ہوگی وہ شہوت پرست اور خدا کا حق نہ دینے والے اور آگ کے جبے پہنے ہوے تکبر اور ناز والے ہونگے وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ اور پھاڑا جائیگا آسمان اوس روز فَكَانَتْ أَبْوَابًا ○ پس ہو جائینگے دروازہ دون کی کثرت سے دروازے یعنی آسمان دروازے والے ہو جائینگے یا دروازون کی کثرت سے گویا کہ تمام آسمان ایک دروازہ ہی وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور ہنکا دیے جائینگے یعنی اوڑا دیے جائینگے پہاڑ ہوا مین فَكَانَتْ سَرَابًا ○ پس ہونگے مثل سراب کے یعنی دیکھنے مین پہاڑ ہونگے مگر اجزا پراگندہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ ہونے کی اصلیت اور حقیقت پر نہ باقی رہینگے إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ تحقیق کہ دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی یعنی سب کو اوسپر سے گذرنا پڑیگا یا کمینگاہ کہ دوزخ کے فرشتے وہان منتظر کھڑے ہونگے کافرون پر عذاب کرنے کو اور کافر اونسے نہ بھاگ سکینگے یا اوس مقام جہان دوزخ کے فرشتے تو کافرون کے منتظر ہونگے اور جنت کے فرشتے مومنون کی نگاہبانی کرتے ہونگے تاکہ صراط پر گذرتے وقت آگ کے تعرض سے محفوظ رہین اور یہ جہنم ہوگی لِّلطَّاغِينَ کافرون کے واسطے جو حد سے گذرے ہوے ہین مَآبًا ○ بازگشت یعنی آرام اور قرار کی جگہ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ○ ٹھہرنے والے اوس وزخ مین بڑی مدتون تک عالم مین مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ یہ احقاب جو حق تعالی نے ذکر کیے تینتالیس حقبے ہین ہر حقبہ ستر خریف ہر خریف سات سو برس کا ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار برس کا ہوتا ہی موضح مین ہی کہ اس سے یہ مراد نہین ہی کہ کافرون کے عذاب کے واسطے مدت معین کی ہو بلکہ مراد یہ ہی کہ جو حقبہ گذرتا ہی اوسکے بعد دوسرا حقبہ آتا ہی ابد الآباد تک لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا نہ چکھینگے دوزخ مین یعنی نہ پائینگے بَرْدًا ٹھنڈک ہوا کی کہ اوس سے راحت پائین اور وہ ٹھنڈک دوزخ کی ہوا کی گرمی کو اونسے روکے اور بعضون نے کہا ہی کہ برد سے خواب مراد ہی یعنی اونکو جہنم مین نیند نہین ہی کہ آسائش پائین وَلَا شَرَابًا ○ اور نہ پینگے کوئی پینے کی چیز إِلَّا حَمِيمًا مگر حمیم اور وہ ایسا کھولتا ہوا پانی ہی کہ جب اوسے منھ کے پاس لائینگے تو منھ کی کھال اوسمین جل کر گر پڑیگی جب پینگے تو آنتین ٹکڑے ہو جائینگی وَغَسَّاقًا ○ اور پیپ جو اونکے زخمون سے بہتی ہوگی یا آنسو جو حسرت کے مارے برساتے ہونگے یا زمہریر کہ اوس سے عذاب کیے جائینگے جَزَاءً جزا دیے جائینگے جزا وِفَاقًا ○ موافق اپنے کامون کے إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ تھے کہ لَا يَرْجُونَ نہ ڈرتے تھے حِسَابًا ○ آخرت کے حساب سے یا امیدوار نہ تھے اوسکے ثواب کے وَكَذَّبُوا اور تکذیب کرتے تھے بِآيَاتِنَا ہماری آیتون کی جو نبیا علیہم السلام نے اونپر ظاہر کین كِذَّابًا ○ تکذیب کرنا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز بندون کے اعمال مین سے طاعت معصیت وغیرہ أَحْصَيْنَاهُ گنا ہی ہمنے اوسکو یعنی نگاہ رکھا اور لکھا ہی كِتَابًا ○ لکھنا اور کہینگے ہم مشرکون کو کہ فَذُوقُوا پس چکھو دوزخ کا عذاب فَلَن نَّزِيدَكُمْ پس ہرگز نہ بڑھائینگے ہم تمکو ہمیشہ إِلَّا عَذَابًا ○ مگر عذاب پر عذاب حدیث مین ہی کہ قرآن مین دوزخیون کے واسطے جو وعید کی آیتین ہین اون سب مین یہ آیت سخت ہی إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ تحقیق

کہ پرہیزگارون کے واسطے مَفَازًا ۝ چھٹکارا ہی عذاب سے یا فوز وفلاح کی جگہ ہی کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعۡنَابًا ۝ باغ ہین میوہ دار
درختون اور انگورسکے درختون کے تخصیص فضیلت کی جہت سے ہی وَّكَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ۝ اور اونکے واسطے لڑکیان ہین
انار پستان سب ہمجولیان تفسیر زاہدی مین ہی کہ عورتین سولہ برس کی اور مرد تینتیس ۳۳ برس عمر کے ہونگے اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ
عورتین اور مرد تینتیس تینتیس ۳۳ برس کی عمر کے ہونگے وَّكَاۡسًا دِهَاقًا ۝ اور اونکے واسطے ہین شراب کے بھرے ہوے
جام زردی لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا نہ سنینگے متقی لوگ بیہودہ اور باطل باتین وَّلَا كِذّٰبًا ۝ اور نہ جھوٹ اور بعضون نے
یہ تفسیر کی ہی کہ جنت کی شراب پیکر جنتیون سے عیب اور جھوٹ بات نہ سنینگے بخلاف اون شرابیون کے جو دنیا مین شراب
پیتے ہین کہ اونکی مجلسون مین ہذیان اور خلاف اور جنگ وجدال بہت ہوتا ہی جَزَآءً جزا دیجائیگی اونکو جزا مِّنۡ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اپنے وعدے کے موافق عَطَآءً حِسَابًا ۝ عطا کیجائیگی اونکو اپنے فضل سے عطا وافی اور کافی
یعنی بس کرنے والی یا اونکے اعمال کے موافق رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ پیدا کرنے والا آسمانون و زمین کا وَمَا بَيۡنَهُمَا
اور جو کچھ اون دونون کے درمیان مین ہی الرَّحۡمٰنِ بڑا رحم کرنے والا لَا يَمۡلِكُوۡنَ مالک نہونگے اہل آسمان اور اہل زمین
مِنۡهُ خِطَابًا ۝ خدا سے بات کہنے کے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ اوس سے بے اذن بات کرسکین یا اس بات پر کہ خدا سے
بات کرین اور اوسکے ثواب اور عذاب پر اعتراض کرین اسواسطے کہ سب مملوک ہین اور مملوک مالک نہین ہوسکتا يَوۡمَ يَقُوۡمُ
الرُّوۡحُ وہ دن کہ کھڑا ہوگا روح فرشتہ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور کھڑے ہونگے فرشتے صف باندھے ہوے روح ایک
فرشتہ ہی روحون پر موکل اور معین معالم مین لکھا ہی کہ قیامت کے دن کوئی مخلوق اوس سے بڑا نہوگا وہ تنہا ایک صف ہوگا اور سب فرشتے
با وصف کثرت عدد اور عظمت جسد کے چند صفین اور وہ بڑائی مین سب کے برابر ہوگا عین المعانی مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی
کہ روح فرشتہ کا مقام چوتھا آسمان ہی اور ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتا ہی اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ روح ایک گروہ ہی آدمیون کی صورت اور آدمیون مین سے نہین قیامت کو ایک صف اونکی کھڑی ہوگی اور ایک صف
سب فرشتون کی اور یہ بھی کہتے ہین کہ روح جبریل علیہ السلام ہین کہ فرشتون کے ساتھ صف باندھینگے لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ
بات نہ کرینگے شفاعت کے باب مین اِلَّا مَنۡ اَذِنَ مگر وہ کہ اذن دے لَهُ الرَّحۡمٰنُ اوسکو اللہ تعالی کہ شفاعت کرو یا کسی کی
شفاعت نہ کرینگے مگر اوسکی کہ خدا جسکی شفاعت کے باب مین اذن دے وَقَالَ صَوَابًا ۝ اور کہا اوسنے دنیا مین کلمہ توحید یعنی
مومنون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الۡحَقُّ وہ دن ہونا ہی ضرور ہوگا فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو
شخص چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اپنے رب کے ثواب کی طرف پھرنا ایمان اور طاعت کے سبب سے اِنَّآ اَنۡذَرۡنٰكُمۡ بیشک ہمنے
ڈرایا تمکو عَذَابًا قَرِيۡبًا ۝ عذاب قریب سے کہ عذاب آخرت ہی اور اوسکا قرب تحقیق کی جہت سے ہی کہ اوسکا ہونا حق ہی يَّوۡمَ
يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ جسدن دیکھیگا آدمی مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ وہ چیز جو آگے بھیجی ہو اوسکے دونون ہاتھون نے یعنی اپنے کردار
وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ اور کہیگا کافر اوس روز کہ يٰلَيۡتَنِيۡ کاشکے مین كُنۡتُ تُرٰبًا ۝ ہوتا مین خاک یعنی ہرگز مین اس صورت سے

پیدا ہوا ہی نہوتا یا آج خاک رہتا اور مجکو زندہ ہی نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ وحوش کو حشر کرینگے جب خاک کرینگے تو کافر تمنا کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ اس کافر سے ابلیس مراد ہی اور وہ آدم علیہ السلام پر عیب کرتا تھا کہ خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور اپنی تعریف اور بزرگی کرتا تھا کہ مین آگ سے پیدا ہون جب اوس وقت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد مومن کی بزرگی اور اپنا عذاب اور سختی دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ کاشکے مین بھی خاک سے ہوتا اور آدم علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتا آہ و رویش یہ دبدبہ اور طنطنہ جو خاکیون کو ہی مخلوقات کے طبقون مین سے کسی طبقہ کو نہین ہی **مثنوی** خاک را خوار و تیرہ دید ابلیس ✤ کرد انکارش آن حسود خسیس ✤ ماند غافل ز نور باطن او ✤ لشد آگہ ز کنہ کارین او ✤ بہر گنجے کہ ہست در دل خاک ✤ این صدا داده اند در افلاک ✤ کہ بجز خاک نیست مظہر کل ✤ خاک شو خاک تا بروید گل ✤

سورۃ النّٰزعٰت مکیّۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۱	وَھِیَ سِتٌّ وَّاَرۡبَعُوۡنَ اٰیَۃً
سورہ نازعات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھیالیس آیتین ہین

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ قسم کھینچنے والون کی قوت اور سختی کے ساتھ یعنی اون فرشتون کی قسم جو کافرون کی جان سختی سے قبض کرتے ہین وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ اور قسم اون فرشتون کی جو نکالنے والے ہین مومنون کی روحین نکالنے کر وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ اور قسم اون فرشتون کی جو پیرنے والے ہین پیرنا یعنی بدن کے اندر سطرح آتے جاتے اور دوڑتے ہین جیسے پیراک پیرتے ہین فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ پھر اون فرشتون کی قسم جو سبقت لیجانے والے ہین سبقت لیجانا باہم فرمانبرداری مین فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ پھر قسم اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے ہین دنیا کے کام کی یعنی جبرئیل علیہ السلام جو ہواؤن اور لشکرون پر موکل ہین اور اسرافیل علیہ السلام کہ امر قضا و قدر کے ساتھ نزول کرنے والے ہین اور میکائیل علیہ السلام کہ مینہ اور گھاس کی تقسیم اونسے متعلق ہی اور عزرائیل علیہ السلام کہ قابض ارواح ہین انکی قسم اور بعضون نے کہا ہی کہ قسم اون تارون کی جو دوڑتے ہین مشرق سے مغرب تک اور جانے والے ہین ایک برج سے دوسرے برج مین اور تیرتے ہین آسمان مین اور ایک دوسرے پر پیشی لیجاتے ہین سیر مین اور تدبیر کرنے والے ہین اوس امر کی جو اونسے متعلق ہی اللہ کے حکم کے ساتھ جیسے ہوا کا اختلاف فصلون کا بدلنا یا غازیون کے گھوڑون کی قسم جو باگ کھچے ہوے جاتے ہین دار الاسلام اور تسبیح کرتے ہین چلنے مین اور سبقت لیجاتے ہین صف جہاد مین اور اونکے سبب سے خدا کے دشمنون پر فتح اور ظفر پانے کا کام تدبیر پاتا ہی یا بزرگ نفسون کی قسم جو چھوڑائے جاتے ہین خواہشون سے اور خوشی کرتے ہوے عالم قدس مین جاکر بلندی کے مراتب مین پیرتے ہین اور کمالات حاصل کرنے مین سبقت کرتے ہین یہانتک کہ کامل ہوکر ہدایت و ارشاد کے امور کے متکفل اور مدبر ہوتے ہین اور بہر تقدیر قسم کا جواب یہ ہی کہ تم قبرون سے زندہ کرکے پھر اوٹھائے جاؤگے اور تمسے حساب لیا جائیگا یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ یاد کرو وہ دن کہ ہلیگا ہلنے والا یعنی اوس دن کی ہیبت سے پہاڑ اور زمین سب تھرائینگے جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ اور یہ حال نفخہ اولی کے وقت ہوگا

یعنی جب پہلی بار صور پھونکا جائیگا تو سب تھرائینگے اور زندے ہول کے مارے مرجائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ پیچھے آئیگا اوسکے پیچھے آنے والا یعنی نفخہ ثانیہ کہ اوسکے سبب سے خلق زندہ ہوگی قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ دل اوس روز تھراتے اور ڈرتے ہونگے اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ آنکھیں اون دل والون کی نیچی بند ہونگی يَقُولُونَ کہتے ہین جو بعث و حشر کے آج دنیا مین منکر ہین کہ ءَاِنَّا لَمَرْدُودُونَ کیا ہم پھیرے گئے ہونگے فِي الْحَافِرَةِ ۝ پہلی حالت پر یعنی ہمکو کیا مرنے کے بعد اوسی حالت پر پھیرینگے جو ہم رکھتے ہین ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہم ہوجائینگے عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ ہڈیان پورانی خاک ہوجانے کے قریب تو کیا ہمکو پھر زندہ کرکے اوٹھائینگے قَالُوا پھر بولے ہنسی کی راہ سے کہ اگر ایسا ہوگا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ وہ پھرنا جب پھرنا ہوگا اودھر یعنی اگر ہمکو حشر کی طرف رجوع ہوئی تو ہم نقصان اوٹھانے والے ہونگے اسواسطے کہ ہمنے تو ہمیشہ اوسکی تکذیب کی ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ تم دشوار پکڑتے ہو امر قیامت کو فَاِنَّمَا هِيَ پس سوا اسکے نہین کہ وہ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ ایک چیخ ہی یعنی اسرافیل علیہ السلام کی ایک پھونک کہ سب خلائق اوسکے سبب سے زندہ ہوجائیگی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پھر اونکو روے زمین مین ہونگے اور وہ زمین سفید ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہی بیت المقدس کے قریب جبل ریحا کے گرد کہ محشر اوس جگہ ہوگا حق تعالی جسقدر چاہیگا اوسے کشادہ کردیگا اور بعضے کہتے ہین کہ زمین ساہرہ کو خدا نے نقری چاندی سے پیدا کیا ہی اور اوسکا عرض و طول زمین دنیا کی ایسی چالیس زمینون کے برابر ہوگا هَلْ اَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى ۝ کیا نہین تیرے پاس آئی ای ہمارے حبیب بات موسی کلیم اللہ کی تاکہ اپنے دل کو قوم کی تکذیب پر تو تسلی دے اور مومنون کو وعدہ کی اور کافرون کو وعید کی خبر فرمائے اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ یاد کر جب پکارا موسی کو اوسکے رب نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ میدان پاکیزہ مین کہ طوی اوسکا نام ہی یا دوبار پاکیزہ ہوا ہی یا دوبار ندا کی گئی کہا اِذْهَبْ جا رسالت کے ساتھ اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ۝ بیشک وہ حد سے گذرا ہی تکبر مین فَقُلْ هَلْ لَّكَ پس کہ اوس سے کہ ای حد سے گذرنے والے کچھ ہی تجکو میل و رغبت اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ۝ اس طرف کہ پاک ہو تو کفر اور گناہ سے وَاَهْدِيَكَ اور کچھ تو چاہتا ہی کہ راہ دکھاؤن مین تجکو اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی پہچان کی طرف فَتَخْشٰى ۝ پس ڈرے تو اوسکے عذاب سے اور بچے تو سرکشی اور نافرمانی سے موسی علیہ السلام خدا کے حکم سے فرعون کے پاس گئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اوسنے معجزہ طلب کیا فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ تو دکھایا اوسے موسی نے بڑا معجزہ کہ عصے کو سانپ سے بدل دینا ہی فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ پھر جھٹلایا فرعون نے موسی کو اور گناہگار ہوگیا خدا کے حکم مین یعنی جب دیکھا کہ عصا اژدہا ہوگیا تو فرعون بولا کہ یہ خدا کے پاس سے نہین ہی بلکہ موسی کا جادو ہی ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ پھر پیٹھ کی موسی کی طرف یعنی اوسنے مونھ موڑا اور دوڑتا اور کوشش کرتا تھا اونکا امر باطل کرنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ اژدہا دیکھکر پیٹھ موڑی اور اولٹا بھاگا اور بھاگنے مین دوڑتا تھا فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ پھر جمع کی اپنی قوم پھر ندا دی اونکو خود فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ پھر بولا کہ مین تمہارا رب ہون بہت بلند اور بڑا یعنی جو بت میری صورت پر ہین سب خدا ہین اور مین سب سے بڑا خدا ہون امام قشیری قدس سرہ نے لطائف مین لکھا ہی کہ ابلیس یہ بات

سنتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ بات سننے کی طاقت نہیں ہو مین نے آدم پر اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ کا دعوی کیا تھا مجھپر یہ بلا پہونچی یہ جو ایسی
ڈینگ ہانکتا ہو دیکھیے اسکا کام کس خرابی کو پہونچے فَاَخَذَهُ اللّٰهُ پھر لیلیا اوسے خدا نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ آخرت کی
سختی مین کہ وہ جلنا ہو وَالْاُوْلٰى ؕ اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہو یا دو کلمون کے وبال مین اوسے ماخوذ کیا پہلا کلمہ تو یہی تہ
کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور دوسرا کلمہ یہ ہو جو اوسنے کہا تھا کہ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ اور ان دونون کلمون مین چالیس برس کا فرق تھا
شیخ رکن الدین علاء الدولہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت مجکو جوش ہوا تو مین منصور حلاج کی زیارت کو گیا مراقبہ کیا تو اونکی
روح مین نے علیین سے اعلی مقام مین پائی تو مین نے مناجات کی کہ خدایا یہ کیا حال ہو فرعون نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہا اور منصور نے
اَنَا الْحَقّ دونون نے ایک دعوی کیا حسین حلاج کی روح علیین مین ہو اور فرعون کی روح سجین مین تو مجکو ندا پہونچی کہ فرعون
خودبینی مین پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجکو گم کردیا اور حسین حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کردیا تو ان دونون کے دعوے مین بڑا
فرق ہو مثنوی گفت فرعونی انا الحق گشت پست + گفت منصوری انا الحق لیس برست + این انا را رحمت اللہ ای محب + وان انا را
لعنت اللہ در عقب + زانکہ آن سنگ سیہ بد وین عقیق + آن عدو نور بود وین عشیق + آن انا ہو بود در سرای فضول + نہ زروے
اتحاد واز حلول + اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ؕ تحقیق کہ فرعون کو پکڑنے مین البتہ نصیحت اور عبرت
پکڑنا ہو اوس شخص کے واسطے جسکی شان یہ ہو کہ ڈرتا ہو یہانتک کہ نافرمانی سے پرہیز کرکے حکم مانتا ہو ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
کیا تم اے بعث وحشر کے منکرو بہت سخت اور دشوار ہو پیدایش کی رو سے اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ۫ یا آسمان اس بڑائی کے
ساتھ کہ بنایا اوسکو تمھارے سر پر رَفَعَ سَمْكَهَا اوٹھایا اوسکی چھت کو یعنی اوسکی بلندی کی مقدار کو زمین سے بلند کیا
فَسَوّٰىهَا ۙ پھر اوسکو سیدھا اور برابر کردیا نے کچھ فتور اور قصور رکھے وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا اور تاریک کیا اوسکی رات کو
وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۠ اور نکالا اوسکے دن کو رات دن کی اضافت آسمان کی طرف اس جہت سے ہو کہ دن رات کے پیدا ہونے کا
سبب آسمان کی گردش ہو امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہو کہ دنیا مین رات دن آسمان کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اسوجہ سے کہ آسمان پر آفتاب اور ماہتاب
پیدا ہین وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اور زمین کو آسمان پیدا کرنے کے بعد دَحٰىهَا ؕ بچھایا اور پھیلایا جمہور علما اس
بات پر ہین کہ زمین کی خلقت آسمان پیدا ہونے کے قبل ہو اور اوسکا بچھایا جانا آسمان پیدا ہونے کے بعد اَخْرَجَ مِنْهَا نکالا
بچھائی ہوئی زمین سے مَآءَهَا اوسکا پانی چشمے اور نہرین پھاڑکر اور جاری کرکے وَمَرْعٰىهَا ۠ اور نکالین گھاس
اوگنے کی جگہین اور چراگاہین اوسکی وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۙ اور پہاڑون کو محکم اور پائدار کردیا زمین کا بچھانا پہاڑون کا
مضبوط جمانا نہرین چراگاہین ظاہر کرنا مَتَاعًا لَّكُمْ فائدے کے واسطے ہو تمھارے لیے وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ اور تمھارے
چارپایون کے واسطے فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۠ پھر جب آئیگی بڑی بلا اور بڑی ہول جو
قیامت کی سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہوگی اور وہ وہ ساعت ہو کہ دوزخیون کو دوزخ کی طرف ہنکائینگے اور
جنتیون کو جنت مین پہونچائینگے اِذَا کا جواب محذوف ہو تقدیر اوسکی یہ ہو کہ اوسوقت ہوگا جو کچھ ہوگا يَوْمَ

يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ جسدن کہ یاد کریگا انسان مَا سَعٰى ۝ اوسکو جو کچھ کہ کوشش کی ہوگی اپنے عمل مین یعنی نامۂ اعمال اوسکے ہاتھ مین دینگے کہ پڑھے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِمَنْ يَّرٰى ۝ اوس شخص کے واسطے جو کہ دیکھتا ہی یعنی اسطرح دوزخ ظاہر کیجائیگی کہ جو بینائی والا ہی وہ دیکھیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ پھر جو کوئی حد سے گذرا اور نہ ایمان لایا ہو وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اور اختیار کیا اوسنے دنیا کی زندگی کو یعنی راہ آخرت چلنا بھول کر اوسکا کام نہ بنایا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو بیشک دوزخ وہ اوسکے رہنے کی جگہہ ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ اور مگر جو شخص ڈرا ہو مَقَامَ رَبِّهٖ اپنے کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے یعنی حساب اور عرض کے موقف مین وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ اور منع کیا اور روکا ہو اپنے نفس کو اوسکی آرزو سے یعنی حرام اور ناشایستہ تمنا سے فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو یقینی جنت وہ اوسکے آرام کرنے کی جگہہ ہی فصول مین ہی کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ کا قصد کرے اور اوسپر قادر ہو اور نفس کے خلاف کرکے خدا سے ڈرے اور اوس کام سے باز رہے نظم گر نفسے نفس بفرمان تست ؛ در کفش آور کہ بہشت آن تست ؛ نفس کشندہ نفسے سوے بہشت ؛ ہر کہ خلافش نفسے زد برست ؛ يَسْئَلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ قیامت سے اور کہتے ہین اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝ کب ہی اوسدن کا قائم ہونا اور کس زمانہ مین آئیگا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ کس چیز مین ہی تو اوسے یاد کرنے سے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ قیامت کا وقت حق تعالی سے پوچھین ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب قیامت کا وقت جاننے سے تو کس چیز پر ہی یعنی اوسکا جاننا تیرا حق نہین ہی اوسے ہرگز نہ پوچھنا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ تیرے رب کی طرف ہی قیامت کا علم یعنی کسی کو اوسکی خبر نہ دیگا اسواسطے کہ اوسپر اطلاع خاصہ وہی حضرت جل شانہ کا ہی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ بیشک تو ڈرانے والا ہی اوسے جو ڈرے قیامت سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ کافر يَوْمَ يَرَوْنَهَا جسدن دیکھینگے قیامت کو جسکے آنے کا وقت پوچھتے ہین لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً دیر نہین کی اونھون نے دنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام اوس روز کی اَوْ ضُحٰىهَا ۝ یا صبح اوسکی جسکی شام مذکور ہوئی یعنی اوس روز کی ہول سے اپنی زندگی کی مدت بھول جائینگے اور ایسا سمجھینگے کہ دنیا مین نہ رہے تھے مگر ایک شام یا صبح

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ عبس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی وروہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	بیالیس ۴۲ آیتین ہین

لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین حاضر ہوے اور حضرت روسا قریش کو دعوت اسلام کرنے مین مشغول تھے عبد اللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس کوئی بیٹھا ہی اور آپ اوس سے باتون مین مشغول ہین آتے ہی بات کاٹ دی حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ ہوے اور جبین مبارک پر چین لائے اور عبد اللہ کی طرف سے منھ پھیر لیا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝ تیوری چڑھائی اور منھ

پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ اس سبب سے کہ آیا اوسکے پاس اندھا یعنی عبداللہ اندھے ہونے کا ذکر کرنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ دینے مین عبداللہ کا عذر ظاہر فرماتا ہی وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤىۙ اور کس چیز نے تجکو علم دیا شاید عبداللہ بن ام مکتوم پاک ہوگنا ہون سے اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ یا نصیحت پکڑے پھر فائدہ دے اوسکو تیری نصیحت کرنا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰىۙ مگر وہ جو بے پروائی کرتا ہی ایمان سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ تو تو اوسکی طرف منھ کرتا ہی یعنی اوسکے ایمان کی حرص پر اوس سے متوجہ ہوتا ہی وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰىؕ اور نہین ہی تجپر وبال اسکا کہ وہ بے پروا پاک نہو اسلام قبول کرکے اسواسطے کہ تجپر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰىۙ اور مگر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑا ہوا تعلیم کی طلب مین یعنی عبداللہ بن ام مکتوم وَهُوَ یَخْشٰىۙ اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا تیرے پاس آکر کافرون کی ایذا سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰىۚ تو تو اوس سے منھ پھیر کر اورون کی طرف متوجہ ہوتا ہی لکھا ہی کہ جب حضرت جبریل یہ آیتین پڑھتے تھے تو آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہوتا تھا لباب مین لکھا ہی کہ اوس سہر وجوبیار رسالت کی نرگس ایک ساعت بے آب و تاب ہو گئی یعنی جہان آپکی نگاہ مین تیرہ و تار ہو گیا کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی اور قریب تھا کہ چہرۂ مبارک کا رنگ مکہ معظمہ کی دیوارون کو مشرف فرمائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور اونھین پھیر کر مسجد مین پھر لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اونکا دل خوش کیا اور اونکو اپنی چادر پر بٹھایا اور پھر جب کبھی آپ اونکو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِیْ فِیْهِ رَبِّیْ یعنی مرحبا اوس شخص کو کہ عتاب کیا مجھے اوسکے باب مین میرے رب نے اور لڑائی پر جاتے وقت دو بار آپنے مدینہ منورہ مین اونکو اپنا خلیفہ کیا اور جاننا چاہیے کہ یہ صورت جو واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا نہ تھی اسواسطے کہ حکم اجتہاد سے آپ نے یہ کام کیا تھا اور آپکی کراہت ابن ام مکتوم کے سوء ادب سے تھی کہ اونھون نے آپکی بات کاٹ دی مگر اندھے پن کے سبب سے معذور رکھے كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌۚ حقا کہ یہ قرآنی آیتین نصیحت ہین خلق کو فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗۘ پھر جو چاہے یاد کر لے اوسے اور اوسکے سبب سے نصیحت پکڑے اور یہ نصیحتین لکھی گئی ہین فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍۙ اون صحیفون مین جو بزرگ کیے گئے ہین خدا کے نزدیک مَّرْفُوْعَةٍ اوٹھائے گئے اور بلند قدر مُّطَهَّرَةٍۙ پاک سب عیبون سے بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍۙ ہاتھ مین لکھنے والون کے یعنی فرشتون کے کہ لوح محفوظ سے اونھون نے لکھ لیے كِرَامٍ بزرگ خدا کے نزدیک یا وہ فرشتے کریم اور مہربان ہین مومنون پر کہ اونکے واسطے استغفار کرتے ہین بَرَرَةٍؕ نیک قُتِلَ الْاِنْسَانُ لعنت کیا جائیو انسان یعنی کافر اور بعض کے قول پر عتبہ بن ابی لہب مراد ہی کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داماد تھا آخر کو آپکی بیٹی کو طلاق دی اور بولا کہ كَفَرْتُ بِرَبِّ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى یعنی کافر ہوا مین عتبہ قسم ہی ستارے کے رب کی جب وہ طلوع کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو نفرین کی اور بد دعا دی کہ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَیْهِ كَلْبًا مِّنْ كِلَابِكَ یعنی الٰہی اللہ اس کافر پر مسلط کر دے ایک کتا اپنے کتون مین سے اور تھوڑا زمانہ نہ گذرا تھا کہ شیر اوسکا سر نوچ لیگیا اس بات مین

حسان بن ثابت کا ایک قصیدہ ہی غرضکہ حق تعالیٰ اوسپر لعنت کرکے فرماتا ہی کہ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ کیا سخت کافر ہی خلق بھر مین کچھ نہین خیال کرتا کہ خدا نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ کس چیز سے پیدا کیا ہی اوسے مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ قطرۂ آب منی سے خَلَقَهٗ پیدا کیا ہی فَقَدَّرَهٗ ۝ پھر اندازہ ظاہر کیا اوسکا اعضا اور شکلون اور ہیئتون سے مان کے پیٹ مین ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ پھر راہ باہر نکلنے کی آسان کردی اوسکو کہ پیدا ہوا اور نشو ونما پائی یہانتک کہ اپنی عمر کو پہونچا ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر مار ڈالا اوسے اوسکی انتہاے عمر مین فَاَقْبَرَهٗ ۝ پھر خاک مین گاڑا اوسے کہ مردار کی طرح سر راہ نہ پڑا رہے ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر جب چاہیگا زندہ کریگا اوسے اور پھر زندہ کرنے کا وقت اوسکی مشیت سے متعلق ہی كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ حقا کہ نہین ادا کیا انسان نے جو کچھ خدا نے حکم کیا اوسے یعنی کافر نے عہد میثاق وفا نہ کیا اور ایمان اور طاعت کا حکم نہ مانا اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آدمی مراد ہین اسواسطے کہ کسی آدمی نے احکام الٰہی کے حقوق کماحقہ نہین ادا کیے اور نہ ادا کرسکتا ہی قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ❊ عذر بدرگاہ خدا آورد ❊ ورنہ سزاوار خداوندیش ❊ کس نتواند کہ بجا آورد ❊ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ پس چاہیے کہ نظر کرے انسان اپنے کھانے کی طرف چشم عبرت سے اور دیکھے تو کہ کس طور سے کھانا پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ کہ گرایا ہمنے پانی ابر سے گرانے کرکے ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ پھر پھاڑی ہمنے زمین پھاڑنے کرکے فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ پھر اوگایا ہمنے زمین مین دانہ کہ اوسے غذا کرسکین جیسے گیہون جو اور مثل اسکے وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ اور انگور اور سبزی وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ اور زیتون اور خرمے کے درخت وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ اور باغ چار دیواری کھچے ہوے گھنے گنجان بہت بڑے بڑے درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ اور میوے تر اور خشک یا چراگاہ یہ سب ہمنے کیا مَّتَاعًا لَّكُمْ تمھارے فائدے کو وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ اور تمھارے چارپایون کے فائدے کو فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ پھر جب آئیگی آواز بہری کردینے والی یعنی ایسی سخت آواز کہ جو سنیگا بہرا ہو جائیگا اس سے دوسری بار صور پھونکنا مراد ہی اور اذا کا جواب یہ ہی کہ دیکھوگے بہت ہولین اور شدتین يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ وہ دن کہ بھاگیگا مرد مِنْ اَخِيْهِ ۝ اپنے بھائی سے باوجود موانست اور مہربانی کے وَاُمِّهٖ اور اپنی مان سے باوصف اسکے کہ اوسکے حق بہت ہین وَاَبِيْهِ ۝ اور اپنے باپ سے باوصف اسکے کہ اوسکی شفقت اور مہربانی کا جوش اپنے اوپر دیکھا ہی وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے باوجود اس بات کے کہ وہ اوسکی مونس تھی وَبَنِيْهِ ۝ اور اپنے فرزندون سے باوجود اس خیال کے کہ یہ ہمارے معین اور مددگار ہین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر مرد کے واسطے اہل قیامت مین سے يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ اوس دن ایک کام ہی کہ اوسے دوسرے کام سے باز رکھیگا اس باب مین حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے ایک حکایت نظم فرمائی ہی حکایت نظم کشتیے آورد دریا شکست ❊ تختہ زان جملہ بربالا نشست ❊ گربہ و موشے بران تختہ بماند ❊ کارشان بایکدگر یکجہ نماند

نے زگربہ موش راد دے گریز * نے زموش آن گربہ را چنگال تیز * ہر دو شان از ہول دریاے عجب * در تحیر بازماندہ خشک لب * در قیامت نیز این غوغا بود * یعنی آنجا نے تو وے ما بود * وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ بہت چہرے ہونگے اوس دن تاباں اور درخشاں نور ایمان سے ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ خنداں اور شاداں دوزخ سے نجات پانے اور جنت میں پہونچنے کی وجہ سے وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ اور چہرے ہونگے اوس روز غبار آلود تیرہ و تار کفر اور عناد کے سبب سے تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ گھیر لیگی اونھیں تاریکی اور سیاہی انکار اور گناہ کی وجہ سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنکے چہرے سیاہ اور گرد آلود ہونگے هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ وہی ہیں کافر جھوٹے ریاکار تباہکار بدکردار

سورۂ کورت مکیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	تسع وعشرون آیۃ
سورۂ تکویر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس ۲۹ آیتیں ہیں

حضرت عبداللہ بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی دوست رکھے کہ گویا آنکھ سے روز قیامت کا احوال دیکھے اوسے چاہیے کہ پڑھے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ جب آفتاب لپیٹا جائے یعنی بساط آفاق سے اوسکے نور کا انبساط یعنی پھیلنا زائل ہو مراد یہ ہی کہ بے نور ہو جائے وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ اور جب ستارے گندلے ہو جائیں وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ اور جب پہاڑ اپنی جگہوں سے اوکھڑ کر چلیں ہوا میں روئی کی طرح وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں جلنے کے قریب پہونچی ہوئیں کہ عرب کے مالوں میں سے بہت نفیس مال ہی چھوڑ دی جائیں یعنی کسی کو اونکے چرانے کی پروانہ رہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں ایک دوسرے سے ملیں اور ایک کو دوسرے سے باہم ضرر پہونچانے کی مجال نہو خلاف عادت وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا ملائے جائیں کھاری میٹھے کہ سب ملکر ایک دریا ہو جائے یا ٹھنڈا کریں یا سب دریاؤں کو گرم کر کے جھونک دیں فتوحات میں ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دریا کو دیکھتے تو کہتے کہ یا بحر متٰی تعود نارا یعنی اے دریا کب عود کریگا تو آگ کی طرف وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جب نفسوں کو جوڑا کریں یعنی ہر ایک کو اوسکے مثلوں کے ساتھ رفیق کریں جیسے صالح کو صالح کے ساتھ اور بدکار کو بدکار کے ساتھ یا مومنوں کو حور عین کے ساتھ جفت کریں اور کافروں کو شیاطین کے ساتھ یا روحوں کو بدنوں سے ملائیں وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ اور جسوقت لڑکیاں زندہ دفن کی ہوئی پوچھی جائینگی یعنی اونکے قاتلوں سے اونکا حال پوچھینگے کہ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ کس گناہ پر مار ڈالی گئیں زمانۂ جاہلیت میں اکثر عرب کی عادت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف سے یا ننگ و عار کے مارے لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تو حق تعالے نے فرمایا کہ اونکے قاتلوں سے سوال کرینگے اور ایک قول یہ ہی کہ لڑکی سے پوچھینگے کہ تو کیوں قتل کی گئی اور اس سوال سے یہ فائدہ ہی کہ لڑکی جواب دے کہ مجھے بیگناہ قتل کیا ہی تاکہ اوسکا قاتل شرمندہ اور لاجواب ہو جائے وَاِذَا الصُّحُفُ

نُشِرَتْ ۝ اور جسوقت اعمالنامے جو بندون کا موتکے وقت لپیٹے ہوئے تھے کھولے جائین وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝
اور جسوقت آسمان اوکھاڑا جائے اور لپیٹا جائے وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جسوقت دوزخ دہکائی جائے یعنی خدا کے
غضب وکہا اوٹھے زیادہ سے زیادہ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ اور جسوقت جنت قریب کیجائے خدا کے دوستون سے تو
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جان لیگا ہر ایک جی وہ چیز جو حاضر کی ہوگی نیک اور بد کام جب تک آدمی یہ بارہ حال
جو ذکر ہوئے انہین سے چہ زمین دنیا پر چہ زمین محشر پر نہ دیکھ لیگا نہ جانیگا کہ کیا کیا ہے اور جب جانیگا تو دیکھیگا کہ ہر نیکی پر ایک بزرگی
اور عطا ہے اور ہر برائی پر ایک ملامت اور عتاب ہے تو نیکی پر حسرت کریگا کہ کیون زیادہ نہ کی اور بدی پر غم کہائیگا کہ مین نے کیون کی اور ہر
حسرت اور غم کچھ فائدہ نہ دیگا نظم تو امروز فرصت غنیمت شمار * کہ فردا ندامت نیاید بکار * بکوش ای توانا کہ فرمانبری * کہ فردا توانا نی
بسے سود ندارد نہ خوری * فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ پھر قسم کہاتا ہون مین اون ستارون کی جو دن کو چھپ جاتے ہین الْجَوَارِ
الْكُنَّسِ ۝ جانے والے اپنے غروب ہونے کی جگہون مین چھپ جانے والے شعلۂ آفتاب مین کشف الاسرار مین ہے کہ ان
ستارون سے خمسۂ متحیرہ مراد ہین یعنی زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا خنوس پھرنا ہے اور کنوس ٹھہرنا اور بعضون نے
کہا کہ خنس ہٹ جانا ہے آگے سے اور کنس ہرن وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ اور قسم رات کی جب آگے آئے اور ہوا کو
تاریک کر دے یا جب پیچھے ہٹ جائے اور اندھیرا جاتا رہے اور یہ لفظ اضداد سے ہے وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور قسم صبح کی
جب دم لے یعنی طلوع کرے اور اوسکا دم لینا اوسکے طلوع کی ابتدا ہے قسمین کہا کر ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ بیشک قرآن البتہ پڑھنا بھیجے ہوئے کا ہے جو بزرگ ہے خدا کے نزدیک یعنی جبرئیل علیہ السلام بیان مین ہے
کہ رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین پہلے قول کے موافق ذِيْ قُوَّةٍ جبرئیل علیہ السلام کی صفت ہے
یعنی وہ قوت والے ہین موتفکات اوکھاڑنے اور قوم ثمود کو اپنی سخت آواز سے ہلاک کرنے مین عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ
مَكِيْنٍ ۝ نزدیک صاحب عرش کے جاہ و منزلت والا مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ حکم مانا گیا فرشتون کے درمیان یعنی
جو کچھ وہ کہے سب آسمانون مین فرشتے اوسکا حکم مانتے ہین امانتدار وحی پہونچانے مین اور اگر رسول کریم سے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہون تو وہ طاعت مین صاحب قوت ہین خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہین
مطاع یعنی مستجاب الدعوات ہین امین یعنی اسرار غیب کے امانتدار ہین وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ اور نہین ہے تمہارا
صاحب یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ اور تحقیق
کہ یقینی دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل کو اصلی صورت پر روشن کنارہ پر یعنی آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پر وَمَا هُوَ
عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ اور نہین ہے پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو کچھ اوسے وحی پہونچے بخیل کہ تمکو تعلیم نہ دے اور تمسے چھپائے
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور نہین ہے قرآن بات شیطان راندے گئے کی فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝
کہان تم جاتے ہو اور جو کلام صحیح اور درست ہے اوس سے کیون مونہ موڑتے ہو اِنْ هُوَ نہین ہے قرآن اِلَّا ذِكْرٌ

لِلْعٰلَمِیْنَ ۝ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف اہل عالم کے واسطے لِمَنْ شَآءَ بدل ہی عالمین سے یعنی قرآن نصیحت ہی اوس شخص کے واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝ یہ کہ مستقیم ہو جائے راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے اور ابو جہل نے سُنی تو بولا کہ جب یہ کام ہمارے واسطے ہی اور ہماری خواہش سے علاقہ رکھتا ہی اگر ہم چاہین تو مستقیم ہو جائین نہ چاہین تو نہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو استقامت اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ رب سب اہل عالم کا اور تمہارے چاہنے کو کچھ اثر نہین ہی شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا نے تجکو سب وصفون مین عاجز کیا ہی تو نہین چاہتا مگر اوسکی مشیت سے اور تو نہین کرتا مگر اوسکی قوت سے اور تو حکم نہین مانتا مگر اوسکے فضل سے اور تو گناہگار نہین ہوتا مگر اوسکے چھوڑ دینے سے کہ وہ تجکو چھوڑ دیتا ہی پھر تو کیا کام رکھتا ہی اور کس کام پر ناز کرتا ہی حال آنکہ تجکو کچھ قوت اور قدرت نہین ہی **شعر** زسر تا پا ہمہ ہیچیم در ہیچ + چہ باشد سر بسر ہیچیم در ہیچ +

وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ اونیس ۱۹ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۃ انفطار مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جسوقت تارے گر جائین تبیان مین ہی کہ تارے قندیلون کی طرح طاق فلک کے سامنے سے نور کی زنجیرون مین لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب اہل آسمان مر جائینگے تو زنجیرین اونکے ہاتھون سے گر پڑینگی اور تارے زمین پر آپڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا جاری کیے جائین یعنی بعض کو بعض مین کھولدین اور سب ایک دریا ہو جائے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبرین تلے اوپر کردی جائین یعنی خاک کو شورش مین لائین تاکہ اوسمین جو دفن ہین مردے وغیرہ وہ ظاہر ہو جائین اور مُردے جی اوٹھین تو عَلِمَتْ نَفْسٌ جان لیگا ہر نفس مَّا قَدَّمَتْ وہ چیز جو آگے بھیجی نیک کام یا گناہ وَاَخَّرَتْ ۝ اور جو پیچھے چھوڑا عمل یا توبہ ترک کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ جانیگا شخص کہ اوسنے اول عمر مین کیا کیا اور آخر عمر مین کیا کیا اوسوقت جب کافرون سے خطاب ہوگا کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ اے آدمی کس چیز نے تجکو فریب دیا کہ تو کافر ہو گیا بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝ اپنے رب کے ساتھ جو کرم کرنے والا ہی کہا ہی کہ اوسکا فریب دینے والا اوسکا دشمن ہی جو اوسکے ساتھ مسلط تھا یعنی شیطان یا اوسکا جہل یا اپنی خواہش کی پیروی کرنا یا دنیا کی محبت بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کا نزول ابو الاسدین کی شان مین ہی کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج دیا اور رکوئی سختی اوسپر نہ پہونچی اس مقام پر اوسے فرماتا ہی کہ تجھے کس چیز نے غرہ کر دیا کہ خدا کے عذاب سے بیخوف ہو گیا اور خدا کے مہلت دینے سے مغرور ہو گیا تھا قلما کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ یہ خطاب عام ہی سب آدمیون سے اسکے معنی یہ ہین کہ اے انسان کس چیز نے تجکو مغرور کر دیا کہ تو

گناہگار ہو گیا خدا کے حکم مین اور اوسکی نافرمانی مین دلیر ہو گیا شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا مجھسے یہ سوال کرے تو مین کہون غَرَّنِیْ کَرَمُکَ یعنی مجھے تیرے کرم نے مغرور کر دیا معالم التنزیل مین ہی کہ اہل اشارت کہتے ہین کہ اس محل پر اسم کریم کا لانا بندہ کو تعلیم کرنے کی جہت سے ہی تاکہ بندہ کہے کہ مین فریب مین آیا تیری کریمی کے سبب سے نظم چون تو دادی مژدہ لَا تَقْنَطُوْا + من چرا ترسم زعصیان و عتو + چون تو ہر شکستہ را سازی درست + پس خطا ہا بر امید عفو تست الَّذِیْ خَلَقَكَ ایسا خدا جسنے تجھکو پیدا کیا اور تو کچھ نہ تھا فَسَوّٰىكَ پھر درست کیے تیرے اعضا اور اجزا فَعَدَلَكَ ۝ پھر پھیر تجھکو اور حیوانون کی خلقت سے اور صاحب تمیز کر دیا ایسی خلقت کے ساتھ جو اونکی خلقت سے جدا ہی فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ جس صورت مین چاہا ترکیب دی تجھکو اور ایک عضو مین دوسرا عضو اور ایک جزو سے دوسرا جزو ملا دیا كَلَّا نہین ہی ایسا جیسا تم گمان کرتے ہو کہ قیامت نہوگی بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بلکہ تم تکذیب کرتے ہو بِالدِّیْنِ ۝ روز جزا کی عناد کی راہ سے وَاِنَّ عَلَیْكُمْ اور یقینی تم پر یعنی تمھارے افعال اور اقوال پر لَحٰفِظِیْنَ ۝ البتہ نگاہبان ہین فرشتے كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۝ بزرگ خدا کے نزدیک لکھنے والے روز تمھارے اعمالنامے یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو نیک اور بد اور اپنے علم کی رو سے لکھتے ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ بیشک نیک کام والے اور فرمانبردار لوگ البتہ بہشت مین ہین وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ اور تحقیق کہ جھوٹے اور حشر کے منکر البتہ دوزخ مین ہین یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ داخل ہونگے اوسمین روز حساب یعنی قیامت کے دن وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۝ اور نہین ہین فجار دوزخ سے غائب یعنی ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکلینگے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ اور کس چیز نے علم دیا تجھکو یعنی تو کیا جانے کہ کیا ہی جزا اور حساب کا دن ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ پھر تو کیا جانے کہ کیا ہی روز شمار یہ مبالغہ اوس دن کی شان کی تعظیم کی جہت سے ہی یعنی اوسکی کیفیت کوئی نہین دریافت کر سکتا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ وہ دن کہ مالک نہ ہوگا نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا کوئی نفس کسی نفس کے واسطے کچھ منفعت یا مضرت کا یعنی کوئی یہ طاقت نہ رکھیگا کہ اپنی قوت یا قدرت سے کچھ نفع یا ضرر کسی کو پہونچا سکے وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ اور حکم اوس روز خدا کے واسطے ہی جسے اور جسکے حق مین چاہیگا مرتبہ شفاعت عطا کریگا جسے چاہیگا جنت مین داخل فرمائیگا جسے چاہیگا دوزخ مین بھجوائیگا +

سورۃ المطففین مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	وھی ست وثلثون آیۃ
سورۂ تطفیف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھتیس ۳۶ آیتین ہین

لکھا ہی کہ اہل مدینہ تول ناپ مین بڑی خیانت رکھتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے تو اثنائے راہ مین یہ سورت نازل ہوئی کہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ وائے واسطے کم کرنے والون کے تول ناپ مین کہتے ہین کہ مدینہ مین ایک مرد تھا کہ اوسے ابو جہینہ کہتے تھے وہ دو صاع

رکھتا تھا ایک بہت بڑا کہ اوس سے وہ مول لیتا تھا ایک بہت چھوٹا کہ اوس سے بیچتا تھا حق تعالی نے اونکی شان مین آیۃ بھیجی
الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا وہ لوگ جو لیتے ہین پیمانہ سے عَلَى النَّاسِ لوگون سے اپنے واسطے تو يَسْتَوْفُوْنَ پورا
لیتے ہین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اور جب ناپتے ہین اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ یا تولتے ہین لوگون کے واسطے
تو اونکے حق گھٹاتے ہین اور اونکو نقصان ہو پہنچاتے ہین فصول بعضی مین ہی کہ جو کوئی تول ناپ مین کمی کرتا ہی کل قیامت کے دن اوسے
دوزخ کے گڑھے مین ڈال کر آگ کے دو پہاڑون کے بیچ مین بٹھائینگے اور حکم دینگے کہ ان دونون کو تول ور ناپ اور اونکو تولے ناپیگا
اور جلیگا بیت تو کم وہی وبیش ستانی جکیل ووزن روزی بود کہ از کم وبیشت خبر کنند اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ کیا نہین جانتے
اور یقین نہین رکھتے وہ لوگ جو بہت لیتے اور کم دیتے ہین کہ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ یہ کہ وہ لوگ اوٹھائے گئے ہونگے
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ اوس دن کے واسطے جو بڑا ہی يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ جس دن کھڑے ہونگے لوگ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اہل عالم کے رب کے حکم کے واسطے یعنی جب تک حکم نہ پہونچیگا کھڑے ہی رہینگے اور وہ ہیبت کا مقام ہوگا کہ اہل عرصات ہین برس
کھڑے رہینگے اور کسی کو بات کی مجال نہوگی یہانتک کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین شفاعت کرینگے اور
خلق کو مقام ہیبت سے محاسبہ کے موقف مین لائینگے اور یہ شفاعت کبری ہوگی كَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ حقا کہ کافرون کے
نامہ اعمال لَفِيْ سِجِّيْنٍ سجین مین ہونگے اور وہ ایک بڑا پتھر ہی اندر سے خالی دوزخ کے نیچے چھپا ہوا جو کافرون کی جگہ ہی
اور کافرون کے نامہ اعمال وہان ہونگے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فاجرون کے اعمالنامے آسمان پر لیجاتے ہین
آسمان اوسکے قبول سے انکار کرتا ہی وہان سے پھیر لاتے ہین زمین پر وہ بھی قبول نہین کرتی تو ساتوین زمین کے نیچے لیجاتے ہین
سجین مین جو ابلیس اور اوسکے لشکر کی جگہ ہی اور وہان رکھتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ اور تو کیا جانے کہ مَا سِجِّيْنٌ کیا ہی
سجین یعنی ہول اور ہیبت اور کفار فجار کے نامہ اعمال کی جگہ ہی کہ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ایک کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی
ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھیگا جان لیگا کہ اوسمین نیکی نہین ہی وَيْلٌ یہ ایک کلمہ ہی سب برائیون کو جامع یعنی عذاب سختی شدت محنت
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ اوس روز تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ جنھون نے تکذیب کی ہی
بِيَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کی اور اوسے باور نہین رکھا ہی وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اور تکذیب نہین کرتا اوس روز جزا کی
اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ مگر ہر ظالم حد سے گذرا ہوا گنہگار اور بے باک کہ اِذَا تُتْلٰى جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ
اٰيٰتُنَا اوسپر آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتا ہی جہل اور حق سے انکار کی شدت سے
کہ یہ کہانیان ہین اگلون کی كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ سكتہ رَانَ بلکہ غرور اور غفلت کا پردہ ڈالدیا ہی عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اونکے دلون پر یا انکار کا زنگ و سیر لگا دیا ہی مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اوسے جو تھے وہ کرتے تھے گناہ یعنی برائیون کی شامت سے
اونکے دلون کو زنگ کھا گیا اور وہ بیکار ہوگئے حدیث مین ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی تو ایک سیاہ نقطہ اوسکے دل مین پڑتا ہی یہانتک نوبت
پہونچتی ہی کہ اوسکا تمام دل سیاہ ہوجاتا ہی كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ حقا کہ وہ کرامت اور رحمت سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ دیدار

خالص ہے جیسی ہو اور وہ لوگ کہ انکی محبت پیدا ہوئی ہو واسطے کسی چیز کے شراب مین کبھی دوسری چیز ملی ہو کہ جیسے ماشراب عاشق
پینے والے ہین مقربین اور تحم اصحاب نوشان و گرانند وہ دو نوشان مین انداز تحمّا کوہین ابتد کہ رحیق اوس شراب کی طرف اشارہ ہے
جو خالص ہے کہ وہ عارفون کی کدورت سے اور اونکے ظرف سے جھر لیا اور اصفیا کے دل ہین کہ اونیر خوشی کا محبت ہو اور
تسنیم اعلی مراتب محبت ہے یعنی محبت ذاتیہ اور مقربین وہ لوگ ہین جنکو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہے اور جب تک
فرش قرب پر مجلس انس اور ریاض قدس مین ساقی رضا کے ہاتھ سے کوئی اس شراب ناب کا ایک جرعہ نہ چکھے ان باتون کے بھید کی بو اوسکے
مشام جان مین نہین پہونچتی بیت سرمایۂ ذوق دو جہانستی عشق ست آنہا کہ ازین می نچشید ند چہ دانند ۔ لکھا ہے کہ وہ سادے
قریش ... کو ... جیسے حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال ... کو تو ... اور مسخراپن کرتے تو آیت
نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا بیشک وہ لوگ جنھون نے شرک کیا کَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ہین ان لوگون
يَضْحَكُوْنَ صبح کہ ہنستے ہین وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ اور جب گذرتے ہین مومنون کے ساتھ يَتَغَامَزُوْنَ غمزہ کرتے ہین
آنکھون سے یعنی ہنسی کے واسطے اشارے کرتے ہین کشاف مین ہے کہ ایکدن حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ایک مسلمان کے ساتھ جاتے تھے
منافقون کا ایک گروہ ہنسا اور چشم و ابروسے اشارے کرکے ہنسی و مسخراپن کیا اور اپنے یارون کے پاس جاکر بولے کہ ہمارا مسخراپن ہمارا
رئیس آج اصلع تھا یعنی علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور اس بات پر بہت ہنسے ہنوز حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی مین نہ پہونچے تھے
کہ یہ آیتین نازل ہوئین کہ مجرم اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور چشم و ابرو سے اشارہ کرتے ہین وَاِذَا انْقَلَبُوْا اور
جب پھرتے ہین اِلٰى اَهْلِهِمُ اپنے لوگون کی طرف تو انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ پھرتے ہین خوش خرم اوس بات پر
جو کی ہے وَاِذَا رَاَوْهُمْ اور جب دیکھتے ہین کافر اور منافق مومنون کو تو قَالُوْا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ کہتے ہین ایک
دوسرے سے کہ یہ لوگ جو محمد صلعم کی متابعت کرتے ہین لَضَآلُّوْنَ البتہ گمراہ ہین وَمَآ اُرْسِلُوْا حال آنکہ نہین
بھیجے گئے ہین کافر اور منافق عَلَيْهِمْ ... حٰفِظِيْنَ ... مومنون پر نگاہبان کہ انکی ضلالت اور ہدایت پر گواہی دین
فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ... وہ لوگ جو ایمان لائے ہین مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ
کافرون کے حال سے ہنسینگے عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ جواہر کے جڑاؤ تختون پر بیٹھے ہوئے دیکھینگے
اونکو کہ دوزخ مین کسطرح اونپر عذاب ہوتا ہے اور زنجیرون طوقون مین کیونکر جکڑے ہوئے ہین صحابہ کا قول ہے
کہ بہشت کا ایک دروازہ کھول کر دوزخیون سے کہینگے کہ جنت مین چلے آؤ وہ جلدی جنت کی طرف دوڑینگے جب اوس
دروازے پر پہونچینگے بہشت کے دربان دروازہ بند کردینگے اور وہ کافر رنجیدہ اور غمگین دوزخ کی طرف پھرینگے
مومن لوگ اس حال سے ہنسینگے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ کیا جزا دیے گئے کافر مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ
جو کام کہ وہ دنیا مین کیا کرتے ہنسی اور مسخراپن یعنی مومنون کے دلون کی تسلی کے واسطے ہنسنا اونکے
دشمنون کو جنت ادمی کہ دنیا مین کافر جو مومنون پہ ہنستے تھے آج قیامت کے دن مومن کافرون کے حال پر ہنستے ہین

سورۃ الانشقاق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس وعشرون اٰیۃ
سورۃ انشقت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچیس ۲۵ آیتین ہین

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائیگا فرشتون کے اوترنے کو وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور سنے اور حکم مانے اپنے رب کا اور سزاوار رہوا ہی آسمان خدا کے حکم کی اطاعت کا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جسوقت زمین کھینچی جائے یعنی پہاڑون اور دریاؤن کو بیچ سے اوٹھالین اور اوسے چوڑان مین کھینچین وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالدے جو کچھ اوسکے اندر ہی خزانے اور مردے اور سب سے خالی ہوجائے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور فرمانبردار ہوجائے اپنے رب کے حکم کی اور لائق ہو حکم ربانی سننے کی جب ایسا ہوگا تو انسان ثواب اور عذاب دیکھیگا يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہی رنج اور کوشش کے ساتھ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا اپنے رب کی جزا کی طرف کام کرنا جد اور جہد کے ساتھ فَمُلٰقِيْهِ ۝ پس تو ملاقات کرنے والا ہی اپنے عمل کی یعنی اپنے عمل کی جزا کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ نوشتہ اوسکے اعمال کا اوسکے داہنے ہاتھ مین فَسَوْفَ يُحَاسَبُ تو قریب ہی کہ حساب کیا جائے حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ حساب آسان بے تنگی اور بے جھگڑے وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ اور پھریگا اپنے لوگون کی طرف یعنی مومنون کے گروہ کی جانب یا اپنے قبیلے کے مسلمانون کی طرف یا اپنی جوروون حورعین کی طرف مَسْرُوْرًا ۝ خوشحال اوس سبب سے جو بھلائی اور بزرگی اوسنے پائی ہو وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ اوسکا نامۂ اعمال اوسکے پیٹھ پیچھے اور دھر اوسکا نامۂ اعمال اوسکے ہاتھ مین رکھینگے ادھر شخص فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ جلدی پکاریگا یعنی تمنا کریگا ہلاکت کی یا یا ثبورا کہیگا اور یہ کلمہ بھی طلب ہلاکت کا ہی وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اور پہونچ جائیگا جلتی آگ مین اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ یقینی شخص تھا اپنے لوگون مین دنیا مین خوش اوسی زبان مال فانی اور جاہ زائل اوپر اِنَّهٗ ظَنَّ تحقیق کہ اوسنے گمان کیا ہی اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ یہ کہ نہ پھریگا خدا کی طرف یعنی اوسکا بعث اور حشر نہوگا بَلٰۤى ہان اوسکا بعث و حشر ہوگا اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بیشک اوسکا خدا ہی بِهٖ بَصِيْرًا ۝ اوسکے احوال اور اعمال کو دیکھنے والا ہی اوسے چھوڑ نہ دیگا بلکہ محشر مین لائیگا اور اوسکے اعمال کی جزا اور سزا اوسے پہونچائیگا فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پھر قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور وہ ایک سرخی ہی کہ غروب آفتاب کے بعد مغرب کے کنارے مین دیکھی جاتی ہی اور اوسکا غائب ہوجانا وقت عشا کی علامت ہی امام مالک اور امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ تعالی کے مذہب پر اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر وہ ایک سفیدی ہی کہ اوسکے بعد سرخی دکھائی دیتی ہی اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ وہ سفیدی اصلا غائب نہین ہوتی بلکہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف آتی جاتی ہی وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور قسم رات کی اور اوس چیز کی کہ رات جسے جمع کرتی ہی اور چھپا لیتی ہی یعنی قسم اوسکی جسے

رات کی تاریکی چھپا لیتی ہی وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم چاند کی جس وقت کہ پورا ہو جاتا ہی ... لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ کہ البتہ پہونچوگے اور ملوگے تم ایک حال کو بعد ایک حال کے ... بہت سخت اس سے موت اور روز قیامت کی شدتین اور اوسکے ہولون کے مقامات ... تفسیر زاہدی مین ہی کہ بنی آدم کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پہونچنا مراد ہی یعنی نطفہ سے علقہ کی طرف پھر لوتھڑا اور ہڈی اور دوسری خلقت اور پیٹ کے اندر کا بچہ اور پیدا ہوا بچہ اور دودھ پیتا بچہ اور پیرون چلتا ہوا بچہ اور جوانی کے قریب پہونچا ہوا لڑکا اور جوان ادھیڑ اور بوڑھا ہوجاتا ہی آخر احوال تک فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ پھر کیا ہی آدمیون کو کہ باوجود اس حال کے نہین ایمان لاتے خدا اور رسول اور روز جزا کا وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ نہین سجدہ کرتے اوسکی تلاوت کے واسطے بعضے علما نے یہان پر سجدہ کیا ہی اور اکثر نے سورت کے آخر پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہان پر سجدہ کرتے اور کہتے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیچھے مین نے یہان پر سجدہ کیا ہی قرآنی سجدون مین یہ تیرھوان سجدہ ہی صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو جمع کا سجدہ کہا ہی کہ قرآن سننے کے بعد ہی اور قرآن جامع ہی تنزیہ اور تقدیس کی صفتون کو اور کافرون کا سجدہ نہ کرنا دلیل کی کمی اور انقطاع حجت کے سبب سے نہین ہی بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہین يُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے ہین قرآن کی اور اوسکی آیتون مین غور اور فکر نہین کرتے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھ وہ نگاہ رکھتے ہین اپنے دل مین کفر اور مومنون کے ساتھ کینہ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ پس خبر کردے انکو عذاب دردناک کی اور بشارت کا لفظ ہنسی کے واسطے ہی اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونہون نے کام اچھے لَهُمْ اَجْرٌ اونکے واسطے اجر ہی غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ نہ گھٹایا ہوا نہ کاٹا ہوا نہ احسان لکھا ہوا

وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ بائیس ۲۲ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ بروج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم آسمان کی کہ برجون والا ہی اس سے بارہ برج مراد ہین یا قمر کی منزلین یا آسمانون کے دروازے وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور قسم دن وعدہ کیے ہوے کی یعنی روز قیامت کی وَشَاهِدٍ اور قسم گواہ کی کہ اللہ ہی سب کو دیکھتا اور جانتا ہی وَمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم اوسکی جسپر گواہی دی گئی ہی کہ وہ بندہ ہی اور بعضون کے نزدیک شاہد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور مشہود آپکی امت یا گواہ آپکی امت ہی اور مشہود اگلی امتین یا شاہد حفظہ فرشتے ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا ہین اور مشہود آدمی اور دوسرے اقوال کے موافق شاہد اور مشہود یا حجر اسود اور حاجی لوگ ہین یا عرفہ اور اوس مقام کے حضار یا قربانی کا دن اور ذبح کرنے والے یا جمعہ کا دن اور اوس روز کے نمازی یا آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت یا عیسیٰ علیہ السلام اور اونکی

امت یا دن رات اور راتوں عمل کرنے والے اور بہر تقدیر یہ قسمین کھا کر ارشاد فرمایا کہ قُتِلَ ہلاک کیے گئے اور ملعون ہوے اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ گڑھون والے اور وہ بُت پرست تھے زو نواس یمنی کے لوگ زو نواس بادشاہ تھا اوسکے زمانہ مین ایک ساحر تھا کاہن شعبدہ باز بادشاہ کی سلطنت کا مدار اوس ساحر پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے عرض کی کہ اب مین تو بوڑھا ہوا میرے قویٰ مین بالکل ضعف آگیا نظم دیدہ از ہر شعاع تیرہ شود ✤ گوش وقت سماع خیرہ شود ✤ نہ زبان را مجال گویائی ✤ نہ تن خستہ را توانائی ✤ صلاح اسی مین ہی کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کیجیے کہ جو کچھ مین جانتا ہون اوسے سکھادون اور میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہو کہ سلطنت کے امور اوسکے سبب سے منتظم رہ سکین بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اوسکے مقصود کے موافق ایک لڑکا اوسکے سپرد کیا ساحر بڑے اہتمام کے ساتھ اوسکی تعلیم مین مشغول ہوا ایک دن وہ لڑکا ایک راہب کے عبادت خانہ مین گیا اوسکے احوال سے مطلع ہوکر رہبانیت کا طریقہ پسند کیا اور راہب کے دین پر متدین ہو گیا اور خدا پرستی اختیار کی روز بہانہ کرتا کہ مین ساحر پاس تعلیم لینے جاتا ہون اور راہب پاس آکر اوس سے صحبت رکھتا یہانتک کہ مرد عاقل کامل عامل مستجاب الدعوات ہوگیا اتفاقاً کار ایک دن راہب کے پاس سے باہر نکلا اپنے گھر جاتا تھا ایک اژدہے نے سر راہ آکر لوگون پر رستہ بند کردیا تھا خلق ہر طرف سے حیران تھی جب وہ جوان آگے آیا تو اسم اعظم پڑھ کر اژدہے کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور بولا کہ ای اژدہے راہ چھوڑ دے اپنے ٹھکانے پھر جا پس اژدہا چلا گیا اس جوان کی خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایک اور وقت ایک شیر راہ پہ آیا جوان نے ایک بات اوسکے کان مین کہدی وہ بھی رستے سے دور چلا گیا اب حاجتمند لوگ اوس جوان کے پاس آنے لگے اور اوسکی دعا سے سب اپنی مرادین پانے لگے یہانتک کہ بادشاہ کا دربان جو اندھا ہوگیا تھا وہ بھی اوس جوان کے پاس آیا اور دعا کی استدعا کی جوان نے کہا کہ اگر تو میری متابعت کرا اور میرا بھید چھپیا تو تیری آنکھین روشن کردون دربان نے بسر و چشم قبول کرلیا اور عہد کیا جوان نے اوسکو کلمۂ شہادت تلقین کیا اور اوسکے حق مین دعا کی اوسکی آنکھین روشن ہوگئین دربان روشن چشم بادشاہ پاس آیا زو نواس بادشاہ نے تعجب کی راہ سے اوس سے پوچھا کہ تیری آنکھ کیونکر اچھی ہوئی وہ بولا کہ خدا نے مجکو صحت بخشی بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہی دربان نے جواب دیا کہ اَللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ بادشاہ نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ تو نے یہ تعلیم و تلقین کس سے پائی کہ مین بھی اوسکا گرویدہ ہون دربان کو بادشاہ کے اسلام قبول کرنے پر جو خوشی ہوئی تو خوشی کے مارے جوان کا تمام قصہ کہدیا بادشاہ نے جوان کو بلایا اور اوسکے عقیدے پر مطلع ہوا ہر چند لوگون نے کوشش کی مگر وہ جوان اپنے عقیدے سے نہ پھرا حکم ہوا کہ اسے دریا مین ڈبو دو لوگون کی ایک جماعت اسے دریا کے کنارے لے گئی اوسنے جو دعا کی تو یہ سب لوگ ڈوب گئے اور وہ صحیح سلامت دریا کے کنارے سے پھرا بادشاہ کو یہ خبر پہونچی ایک گروہ کو خاص کیا کہ اوسے پہاڑ پر لیجائین اور نیچے ڈھکیل دین جب پہاڑ پہ پہونچے تو جوان نے دعا کی ایک ہوا اوٹھی اور اوسنے اون لوگون کو پہاڑ پر سے نیچے گرادیا اور وہ جوان صحیح سالم رہا پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے آگ مین ڈالدو غرضکہ بادشاہ کے لوگ جلے اور اوس جوان پر آنچ نہ آئی پھر اوسے سولی پر لٹکایا اور تیر مارے کوئی تیر اوسپر کارگر نہوا تو جوان بولا کہ ای بادشاہ خدا پہ ایمان لا کہ یہ سب اوسکی قدرت کے آثار تو دیکھ چکا بیت مبدع ہر چیز کہ بود و نیست ہست ✤ مخترع ہر چہ وجود و نیست ہست ✤

بادشاہ نے عداوت اور عناد اختیار کرکے کہا کہ مین تجکو قتل ہی کرنا چاہتا ہون جوان بولا کہ اگر تیری یہی مراد ہی تو ایک تیر کمان پر رکھ اور کہہ کہ
اس غلام کے خدا کے نام کے ساتھ مین یہ تیر مارتا ہون یہ کہکر مجھکو تیر مار بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر اوسکے مقتل پر پہونچا جوان نے شربت
شہادت پیا جتنے آدمی وہان حاضر تھے سب کے سب ایکبار بولے کہ ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے پس بادشاہ غصہ مین آیا اور حکم دیا
اوسکے حکم سے کئی جگہ زمین مین گڑھے کھودے اور اونمین آگ جلائی اور پہاڑون کے کنارے پر لوگ بیٹھے اور لوگون کو گرفتار کرنا شروع کیا
جسے لاتے وہ لوگ اوس سے پوچھتے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا تو اوسے گڑھون مین ڈال کر جلا دیتے تو حق تعالی اون ظالمون کو جو مین
گڑھون والا اور پہاڑون والا فرماتا ہی النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ اوس آگ والے جو ایندھن والی تھی یعنی لکڑیان ڈالکر
جلائی تھی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھے تھے وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ اور
بادشاہ اور اوسکے لوگ جو کرتے تھے بِالْمُؤْمِنِيْنَ مومنون کے ساتھ شُهُوْدٌ ۝ حاضر اور اوسے مشاہدہ کرنے والے تھے
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور عیب نہ پکڑا اور انکار نہ کیا اصحاب اخدود نے مومنون سے کچھ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا مگر یہ کہ ایمان
لائین بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا پر جو غالب ہی کہ اوسکے عذاب سے ڈرنا چاہیے الْحَمِيْدِ ۝ تعریف کیا ہوا کہ اوسکی رحمت سے
امیدوار رہنا چاہیے الَّذِيْ لَهٗ وہ خدا جسکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور
زمینون کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اور خدا سب چیزون پر مومن اور کافر کے افعال اور اقوال پر گواہ ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ جنھون نے فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ فتنہ مین ڈالا ایمان والے
مردون اور ایمان والی عورتون کو یعنی اونپر آگ کا عذاب کیا ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا پھر نہ پھرے خدا کی طرف اور کفر سے توبہ نہ کی
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ تو اونکے واسطے ہی عذاب دوزخ کا وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اور اونکے واسطے ہی عذاب
آگ جلتی ہوئی کا لکھا ہی کہ وہی آگ جو اونھون نے موحدون کے واسطے گڑھون مین جلائی تھی وہی بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو گئی
اور اوسی نے سبکو گھیر کر جلا دیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے
اچھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے واسطے ہین جنّتین کہ جاری ہین اونکے درختون یا مکانون کے
نیچے سے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ وہ ہی بڑا چھٹکارا اور بڑی مقصدوری کہ دنیا و ما فیہا اوسکے مقابلے مین
کم اور حقیر ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ یقینی پکڑ تیرے رب کی لَشَدِيْدٌ ۝ البتہ سخت ہی اسواسطے کہ کفر کے سبب سے اوسنے
جسکو عذاب مین پکڑا اوسے ہرگز نجات نہین ہی اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ تحقیق کہ خدا وہ ظاہر کرتا ہی اپنی پکڑ دنیا مین کافرون پر
وَيُعِيْدُ ۝ اور پھیریگا اوسی کو اونپر آخرت مین اور یہ عدل کی نشانی ہی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ اور وہ بخشنے والا ہی
اوسے جو توبہ کرے اور اوسے دوست رکھتا ہی جو حکم مانے اور یہ فضل کی علامت ہی عدل کے سبب سے چھوڑتا ہی اور نابود کر دیتا ہی
اور فضل کے سبب سے نوازتا ہی اور بلند کرتا ہی بیت فضل او دلنواز غمخواران ٭ عدل وسینہ سوز جباران ٭ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝
خداوند عرش کا یا مالک ملک کا بزرگ اپنی ذات اور صفات مین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ کرنے والا وہ جو کچھ کہ چاہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ کیا آئی تیرے پاس بات یعنی ای ہمارے حبیب ہمنے تمہاری تسلّی کے واسطے کفر کے لشکرون کی بات بھیجی جنھون نے انبیا علیہم السلام پر خروج کیا تھا فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ فرعون اور اوسکی قوم اور ثمود اور قبیلہ ثمود کی تاآج باتین نازل کی گئین اور منکرون نے نہ مانین بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا بلکہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے وہ فِي تَكْذِيبٍ ۝ اور نہ رکھنے مین ہین وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ۝ اور اللہ اونکے پرے سے جانتا ہی اونکو یعنی اوسکی قدرت اونپر شامل ہی اور اوس سے فوت نہین ہوسکتی اور ایسا نہین ہی جو وہ قرآن کے حق مین گمان کرتے ہین کہ سحر اور شعر اور کہانت ہی بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ بلکہ وہ قرآن شریف اور بزرگ ہی لکھا ہوا فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝ لوح مین محفوظ ہی تغییر اور تحریف سے معالم مین ہی کہ لوح ایک سفید موتی کے دانہ کی ہی اوسکا طول آسمان سے زمین تک اور اوسکا عرض مشرق سے مغرب تک اور اوسکے کنارے یاقوت کے ہین اور وہ ایک فرشتے کی گود مین ہی عرش کے داہنے پر اور وہ فرشتہ اوسکا واقف نہین سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

سورۃ الطارق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی سبع عشرۃ آیۃ
سورہ طارق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سترہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک شب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک تارا ٹوٹا اور آگ کا ایک بڑا شعلہ اوس سے ظاہر ہوا ابوطالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارا ہی کہ شیطانون کو آسمان سے ہنکاتا ہی اور یہ قدرت الٰہی کی نشانی ہی پس اوسی وقت حضرت جبرئیل اس سورت سمیت نازل ہوے کہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ اور قسم آسمان کی اور تارون کی جو رات کو ظاہر ہونے والے ہین وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝ اور کس چیز نے تجکو جاننے والا کیا تاکہ تو جانے کہ کیا ہی طارق النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ستارہ ہی چمکنے والا روشن آگ کے شعلے کی طرح یہ قسم کھا کر فرمایا کہ إِن كُلُّ نَفْسٍ نہین ہی کوئی جی لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ مگر اوسپر ایک نگہبان ہی کہ اوسکے قول اور عمل نگاہ رکھتا ہی اور شمار کرتا ہی فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے یعنی جو کوئی بعث ونشر کا منکر ہو اوسے چاہیے کہ اصل ایجاد کو دیکھے کہ مِمَّ خُلِقَ ۝ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ۝ پیدا کیا گیا ہی ایسے پانی سے جو گرایا گیا ہی رحم مین يَخْرُجُ نکلتا ہی مِن بَيْنِ الصُّلْبِ مردون کی پیٹھ کے درمیان سے وَالتَّرَائِبِ ۝ اور عورتون کے سینون کی ہڈی سے إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ تحقیق کہ اللہ پھیرنے پر اوس پانی کے اوس صلب مین جس سے وہ نکلا ہی لَقَادِرٌ ۝ البتہ قادر ہی یعنی موت کے بعد اونکے بعث اور اعادہ پر قادر ہی يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝ جسدن کہ ظاہر ہوجائینگی چھپی باتین یعنی جو باتین دلون مین چھپی ہین وہ ظاہر کردینگے تاکہ پاکیزہ خبیث سے متمیز ہوجائے یا اوسکے فرض کام پیش کرینگے جیسے روزہ نماز غسل جنابت وضو کہ کوئی اوسپر اطلاع نہین رکھتا اور آدمی اوسکے کرنے پر قادر تھا اور نہ کیا یا اوسکے پوشیدہ کامون پر سے پردہ اوٹھا دینگے اور اس سبب سے بڑی رسوائیان ہونگی بیت گر پردہ

نورو سبے کار بابر وارند + آن کیست کہ رسوا سے دو عالم نشود + اور جسوقت چھپی باتین کھل جائینگی فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؁ تو نہین ہی انسان کو کچھ زور اپنی ذات پر کہ اپنے سے عذاب کو روک سکے اور نہ کوئی یار کہ اوسکی مددگاری سے بلا رفع دفع ہو وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ؁ اور قسم آسمان مینہ والے کی یا رجعت والے کی یعنی ہر ذرہ وہ اور بلندی سے رجوع کرتا ہی اوس مقام کی طرف جہان سے حرکت کی تھی وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ؁ اور زمین دراز والی کی کہ اوس سے اوگنے والی چیز اور پانی نکلتا ہی اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ؁ بیشک قرآن البتہ کلام ہی صحیح اور درست جدا کرنے والا حق اور باطل کے درمیان وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؁ اور نہین ہی وہ باطل و بیہودہ اور مسخراپن اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ؁ تحقیق کہ قریش کے معاند مکر کرتے ہین ارادہ کرتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ مکر کرنے کی خبر ہی یعنی حق تعالی خبر دیتا ہی کہ کفار یہ مکر کرینگے وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ؁ اور مین جزا دونگا اونکو مکر کی آہستہ آہستہ اوسکے مناسب جزا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ پس مہلت دے کافرون کو یعنی ہلاکت طلب کرنے مین جلدی نکر اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ؁ چھوڑ دے اونکو تھوڑے زمانہ تک یعنی وہ سب جلدی ہلاک ہو جائینگے حکم امہال آیت قتال سے منسوخ ہی

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ اعلیٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ انیس ۱۹ آیتین ہین

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ؁ پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی کہ برتر ہی اوس مین شریک ٹھہرا لینے سے اور غیر خدا پر بولے جانے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسم صلہ ہی اور معنی یہ ہین کہ پاکی کے ساتھ تعریف کر اپنے رب کی اور جو صفت کہ نہ چاہیے اوس سے اوسکی پاکی بیان کر یا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہ حدیث مین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اپنے سجدون مین کہو الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ؁ وہ خدا جسنے پیدا کین سب چیزین پھر درست کر دی ہر ایک کی خلقت اوس سبب سے کہ عطا فرمائی اوسے وہ چیز جو اوسے درکار تھی آدمی کو پیدا کیا اور اوسکے اعضا اور اجزا حکمت کے ساتھ درست کر دیے وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ؁ اور وہ خدا جسنے اندازہ کر دین روزیان پھر راہ بتائی اونھین حاصل کرنے کی یا اندازہ کر دین منفعتین اور ہدایت کر دیا اونکو حاصل کرنا یا اندازہ کر دیا رحم مین لڑکے کا ٹھہرنا اور راہ بتائی باہر آنے کی وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ؁ اور وہ خدا جسنے نکالی زمین سے گھاس چرائی کو یعنی چارا اوگایا کہ چارپائے چرین فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؁ پھر کر دیا اوس اوگے ہوے چارے کو اوسکے سبز ہونے کے بعد خشک پڑمردہ میلا سیاہ تحقیق لوگ اس آیت کے مضمون سے سمجھے ہین کہ فائدہ لینے والون کی چراگاہ دنیا ہی اگرچہ پہلے تو تازی اور رہری اور اچھی معلوم ہوتی ہی مگر تھوڑی مدت مین حادثون کی باد خزان چلنے سے اندھیری اور بے طراوت ہو جائیگی قطعہ اگرچہ خرم و تازہ است گلشن دنیا + ولے بہ نکبت باد خزان نے ارزد + بہ گردۂ خور و قرص قمر نہ جلے مرد + کہ خوان چرخ بیک پارہ نان نے ارزد + لکھا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیت یا سورت لیکر نازل ہوتے اور پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اوسکو پڑھنا شروع کر دیتے اور ہنوز حضرت

جبرئیل نے ختم کیا ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے اول سے تلاوت فرماتے بایں خیال کہ مبادا بھول جائیں تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہے کہ پڑھینگے ہم قرآن تجھپر یعنی جبرئیل امین اسکو ہمارے حکم سے تجھپر پڑھے فَلَا تَنْسٰٓى
پھر تو نہ بھولے اوسکو اوس یاد داشت کی قوت سے جو ہم تجھکو عطا فرمائی ہے یا یہ کہ ای ہمارے حبیب واقعی ہے تو ان سب سورتون
اور متشابہ آیتون کا یاد رکھنا اسواسطے ہے کہ تیری رسالت پر یہ دوسری نشانی ہو اس آیت مین حضرت کو اس بات کی بشارت ہے
کہ جو کچھ ہم تجھپر بھیجتے ہین اوسے تو نہ بھولیگا اسواسطے کہ جبرئیل امین ہمارے حکم سے تیرے درس مین رہینگے چنانچہ اخبار مین
آیا ہے کہ ماہ مبارک رمضان مین ہرسال حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
قرآن شریف تلاوت کرتے اخیر سال جب حضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت جبرئیل دوبارہ آئے اور آپکے ساتھ قرآن شریف کا
دور کیا حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ اب میری اجل قریب ہے اسواسطے کہ اس ماہ رمضان مین جبرئیل امین دوبار آئے اور مین نے
اونکے ساتھ دو بار قرآن ختم کیا ہرسال ایک ہی بار آتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر وہ جو خدا چاہے کہ تو اوسے بھول جائے اسطرح پر کہ اوسکی تلاوت منسوخ ہو جائے اور حق تعالیٰ صحیفون
اور قاریون اور حافظون کے سینون سے اوسے محو کر دے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے ظاہر احوال خلق کا
وَمَا يَخْفٰى اور جو کچھ پوشیدہ ہین اونکے اطوار وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى اور آسان کرینگے اور توفیق دینگے ہم تجھکو وحی
یاد رکھنے مین آسان طریقہ کی یا راہ بتائینگے ہم تجھے آسان شریعت کی فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى پس نصیحت کر قرآن کے سبب سے
تحقیق کہ فائدہ دیتا ہے مومنون کو نصیحت کرنا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فائدہ دے یا نہ دے یعنی نصیحت کرنا چھوڑ نہین کوئی نفع لے یا نہ لے
بیت من انچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى قریب ہے کہ نصیحت پکڑے وہ شخص
جو خدا سے ڈرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى اور پہلو تہی کریگا نصیحت ماننے سے بڑا بدبخت یعنی کافر جو فاسق سے بھی زیادہ شقی ہے
الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى وہ جو داخل ہوگا آگ مین جو بہت بڑی ہے یعنی اوس درکہ جہنم کی آگ مین جسکی آگ بہت تیز اور
بڑی جلانے والی ہے حدیث مین ہے کہ یہ تمھاری آگ یعنی دنیا مین جو آگ ہے یہ ایک جزو ہے جہنم کی آگ کے ستر جزو مین سے اور بعضون نے
کہا ہے کہ نار کبریٰ جہنم کے نیچے والے طبقہ مین ہے جو جگہ آل فرعون کی اور منافقون کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو مائدہ اوترا تھا
اسکے منکرون کی اور نار صغریٰ اوپر والے طبقہ مین ہے جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہگارون کی جگہ ہے ثُمَّ
لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى پھر وہ پڑا رہیگا تحت مین نہ مریگا اوس بڑی آگ مین کہ آسائش پا جائے اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی
جس سے راحت پائے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى تحقیق کہ اوس شخص نے چھٹکارا پایا جو پاک ہوا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور یاد کیا نام اپنے رب کا اپنے دل اور زبان سے پھر نماز پڑھی کہ جو اسلام کی نماز ہے تو پایا کامیاب ہوا وہ
شخص جسنے طہارت کی اور احرام کی تکبیر کہی اور پانچون وقت کی نماز ادا کی یا صدقہ فطر ادا کر کے تکبیر عید کہی اور نماز عید پڑھی بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کی بدبختون کی طرف خطاب ہے جو دنیا مین مشغول ہو کر آخرت کا

کام نہین بناتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے اور بہت رہنے والی ہی اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ تحقیق کہ یہ بات اگلون کے صحیفون مین ہی یعنی پہلی کتابون مین جو قرآن سے قبل نازل ہوئین صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۧ صحیفون مین ابراہیم علیہ السلام کے کہ بیس ہین اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفون یعنی تختیون مین

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وھی ست وعشرون اٰیۃ

سورہ غاشیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ چھبیس ۲۶ آیتین ہین

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ کیا آئی تیرے پاس خبر ڈھانپ لینے والی کی کہ قیامت ہی اور وہ ہولون مین خلق کو ڈھانپ لیگی یعنی اوسکی ہیبت سب کو گھیر لیگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ چہرے اوس دن ڈرتے ہونگے اور خوار یعنی جنکے چہرے ہین وہ ذلیل ہونگے اور بیقدار عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ عمل کرنے والے رنج کھینچنے والے اوس عمل مین یعنی دوزخی وہ کام کرینگے جس سے اونکو رنج اور محنت پہونچیگی جیسے آگ کی زنجیرین کھینچنا عذاب دوزخ مین اوپر آنا نیچے جانا یعنی غوطے کھانا تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ داخل ہونگے آگ مین جو گرمی کے نہایت درجہ پر پہونچی ہی اور بکرنے تُصْلٰى کی (تے) کو پیش یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی داخل کیے جائینگے نہایت تیز آگ مین تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ پلائے جائینگے یعنی جب پیاس غالب ہوگی تو اونکو اوس چشمے سے پلائینگے جسکا پانی نہایت گرم ہی بعضون نے کہا ہی کہ جسدن سے آگ پیدا کی ہی اس پانی کو جوش کر رہے ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہین ہی اونکے واسطے کھانا اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ مگر ضریع سے اور وہ ایک گھاس خاردار ہی جبتک تر رہتی ہی عرب اوسکو شبرق کہتے ہین اور چارپائے اوسے چرتے ہین اور جب خشک ہو جاتی ہی تو اوسکو ضریع کہتے ہین اور چرنے والا جانور بھی اوسکے پاس نہین پھٹکتا آخرت مین اوسکی صورت پر آگ کا درخت ہوگا ابو جہل نے جب یہ آیت سنی تو بولا کہ کیا ہوا ضریع ہمکو فربہ کریگی جسطرح ہمارے اونٹون کو فربہ کر دیتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ فربہ نہین کرتی دوزخ کی ضریع کسی کو اور دفع نہین کرتی بھوک کو یعنی کھانے سے بھی کوئی امر مقصود ہوتا ہی مگر ان دونون مین سے کوئی بات نہ حاصل ہوگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ چہرے اوس روز تازہ ہونگے اور نعمت کا اثر اونسے ظاہر ہوگا یعنی اون چہرون والے نازو نعمت مین تروتازہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ اپنے کام کو پسند کرنے والے یعنی جو کام اونھون نے کیا ہوا اوسے پسند کرینگے اور چونکہ اوسکا ثواب دیکھینگے تو اوس سے راضی ہونگے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ بہشت بلند قدر مین ہونگے لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ نہ سنینگے اون چہرون والے یا تو نہ سنیگا اے مخاطب اوس بہشت عالی مین بیہودہ بات جنتیون کا کلام سب ذکر اور حکمت ہوگا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ اوس بہشت مین چشمہ جاری ہوگا کہ اوسکا پانی منقطع نہوگا فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ اوس جنت مین تخت بلند اوٹھائے ہوے ہونگے اونکی اصل سونے کی زمرد یاقوت موتی سے جڑاؤ معالم مین کہا ہی کہ وہ تخت ہوا مین بلند ہونگے جب صاحب تخت چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ تخت زمین پر اوتر آئینگے اور جب

اوسپر بیٹھیگا تو وہ تخت پھر بلند ہوکر اپنی جگہ پر چلے جاینگے وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ اور اوس جنت مین آبخورے ہونگے جنتیون کے سامنے رکھے ہوے وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ اور تکیے برابر رکھے ہوے وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ اور فرش بچھے ہوے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب کافرون نے سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ کا لفظ سنا تو آپس مین کہا کہ یہ نہونا چاہیے اور اگر ہوتا ہی تو بلال اور خباب اور امثال انکے کا اور لوگون کو کام پڑا کہ اوس اونچے تخت پر چڑھنے کو بڑی دیر چاہیے اور اوسپر سے اوترنے کو بڑی فرصت چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ کیا نہین دیکھتے وہ اونٹ کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیسا پیدا کیا گیا ہی یعنی باوصف اتنے اونچے اور اتنے بڑے ہونے کے ایک تاگے سے لڑکے کا مسخر اور تابع ہو جاتا ہی کہ جہکا او سپر چڑھتا اور اوترتا ہی پھر جنت مین تخت اگر جنتی کا مسخر اور مطیع ہو تو اوس سے یہ کافر کیون تعجب کرتے ہین اور کہا ہی اونٹ کی خلقت خالق جل قدرتہ کے کمال قدرت اور حسن تدبیر اور علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہی اسواسطے کہ بڑا ہی بھاری بوجھ اوٹھاتا ہی مطیع ہی سب کا حکم بجالاتا ہی قانع ہی سب گھاس پات چرتا ہی متحمل ہی پیاس کی حالت مین بے صبری نہین کرتا ہی اسی جہت سے بے پانی کا میدان طی کرجاتا ہی اور جو کچھ حیوان سے چاہیے نسل بوجھ اوٹھانا دودھ گوشت سواری یہ سب اوس سے حاصل ہی حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہی رباعی برخوان اَفَلَا يَنْظُرُ تا قدرت ما بینی ✦ یک رہ بشتر بنگر تا صنع خدا بینی ✦ در خار خوری قانع وبار کشی راضی ✦ این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی ✦ تبیان مین ہی کہ مخاطب عرب این انمین سے اکثر بدو جنگلی ہوتے ہین اور اونکا مال اونٹ ہی اور جدھر دیکھتے ہین سوا آسمان زمین پہاڑ کے کچھ نہین دیکھتے تو اونٹ کے ذکر کے بعد فرماتا ہی کہ وَاِلَى السَّمَاۗءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے آسمان کی طرف کہ ہماری حکمت سے کیونکر اوٹھایا گیا ہی بے ستون وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے پہاڑون کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیونکر رکھے گئے زمین پر اور مستحکم ہوگئے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے زمین کی طرف کہ کیونکر چوڑی بچھی ہوئی ہی کہ خلق کے آرام کی جگہہ ہو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ پس نصیحت کر اونکو دلائل قدرت مین نظر کرنے کے بعد سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنے والا ہی ہر ایک کو لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ نہین ہی تو اونپر مسلط کہ ایمان پر اونکو اکراہ کرے آیت قتال نے اس آیت کو منسوخ کردیا ہی اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ مگر جو کوئی منھ پھیرے نصیحت سنکر اور ایمان نہ لاے اور حق کو چھپائے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ تو عذاب کریگا اللہ اوسکو بہت بڑا عذاب یعنی عذاب آخرت اسواسطے کہ دنیا مین قحط اور قید اور قتل کے عذاب مین تو مبتلا تھے اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ تحقیق کہ ہماری طرف ہی بازگشت اونکی ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ پھر بیشک ہمپر اونکا حساب ہی حشر مین

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیس آیتین ہین

وَالْفَجْرِ ۝ قسم فجر کی جو دوستون کی مناجات کا وقت اور ساعت ہی یا نماز فجر کی قسم جسکے سبب بیدلون کی جان کو آرام
اور راحت ہی اور ایک قول کے موافق فجر سے محرم کا پہلا روز مراد ہی کہ سال اوس سے شروع ہوتا ہی یا ذی الحج کا پہلا روز مراد ہی کہ
لیالی عشر اوس سے ملی ہوئی ہین یا جمعہ کی فجر ہی یا روز عرفہ کی صبح کہ اوسمین حاجیون کی دعا قبول ہوتی ہی یا عید اضحیٰ کی فجر کہ قربانی کا
روز ہی یا صبح قیامت کا اول اور تبیان مین کہا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مبارک اونگلیون سے پانی جاری
ہونے کی طرف یہ اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمون وغیرہ سے پانی جاری ہونے کی جانب اشارہ ہی یا حضرت اونٹنی جو
حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کی بدولت پیدا ہوئی تھی یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے پتھر پھٹ کر جو نہرین جاری
ہوئی تھین یا بدلی سے جو پانی برستا ہی یا گناہگارون کی آنکھ سے جو ندامت کے آنسو ٹپکتے ہین اوسکی طرف اشارہ ہی وَلَيَالٍ
عَشْرٍ ۝ اور قسم دس راتون کی یعنی ذی الحج کے پہلے عشرہ کی کہ عرفہ اوسی مین ہی یا محرم کے پہلے عشرہ کی کہ اوسمین
عاشورا ہی یا رمضان کے اخیر عشرہ کی کہ اوسمین شب قدر ہی یا شعبان کے بیچ والے عشرہ کی کہ اوسمین شب برات ہی وَالشَّفْعِ
وَالْوَتْرِ ۝ اور قسم جفت اور طاق کی جفت سے وہ تضاد اور مخالفت مراد ہی جو مخلوقون کے اوصاف مین ہوتی ہی جیسے
عزت اور ذلت قدرت اور عاجزی علم اور جہل قوت اور ضعف موت اور زندگی اور وتر سے صفات الٰہی کا انفراد مقصود ہی
عزت بے ذلت اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہی کہ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور وتر سے خالق مراد ہی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور بعض کے قول پر جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا برج
اور سیارے ہین یا ستارے یا نماز فجر اور نماز مغرب یا جنت کے درجے اور دوزخ کے درکے یا بقرعید اور عرفہ کا دن یا مکہ معظمہ
اور مدینہ منورہ کی دو مسجدین اور ایک مسجد اقصیٰ یا صفا اور مروہ دو پہاڑ اور بیت الحرام وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ اور قسم
رات کی جب وہ گذرنے لگے یعنی شب قدر کی عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ رات کو عام لین هَلْ
فِي ذٰلِكَ کیا ہی اس قسم مین جو مین نے یاد کی قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ قسم پسندیدہ عقل والون کے واسطے تاکہ عبرت لین اور
جانین کہ قسم ہی تحقیق اور تاکید کی ہوئی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ ہم تکذیب کرنے والون کو عذاب کرینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے کہ کیا کیا تیرے رب نے بِعَادٍ ۝ قوم عاد کے ساتھ اِرَمَ یعنی عاد اولی کے ساتھ کہ اسے عاد بن ارم
کہتے تھے اور ارم اونکے جد کا نام ہی اسواسطے کہ عاد عوص کا بیٹا تھا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ارم اونکے شہر کا نام ہی اور اس تقدیر پر اہل ارم مراد ہونگے پھر عادیون کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ بڑے بڑے
قد والے یا خیمون والے الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ ایسا قبیلہ کہ نہین پیدا کیا گیا مِثْلُهَا اوسکے مثل قد کی درازی اور جسم کی بڑائی مین
فِي الْبِلَادِ ۝ شہرون مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ارم عادیون کے شہر کا نام ہی اور ذات العماد اوسکی صفت ہی یعنی شہر ارم
بڑے مکان والا شہر ہی جسکے مثل تمام شہرون مین نہین اور اوس مکان کا قصہ مجملاً یہ ہی کہ عبداللہ بن قلابہ کھوئے ہوئے اونٹ کو
صحرائے عدن مین ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ ایک بیابان مین ایک شہر کے اندر پہونچے شہر پناہ بہت مستحکم اونچے محل بکثرت عبداللہ

یہ امید کر کے شہرپناہ کے دروازے پر آئے کہ کسی کو دیکھیے اور اوس سے اپنے اونٹ کو پوچھیے دروازے پر پہونچے تو دیکھا پھاٹک کی جوڑیون مین
قیمتی جواہر جڑے ہین اور کسی کو وہان نہ پایا متحیر ہوئے جب شہر کے اندر پہونچے تو اونکو اور زیادہ حیرت ہوئی اسواسطے کہ اونچے اونچے مکانات
دیکھے کہ اونمین یاقوت اور زمرد کے ستون ہین دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی تمام دیوارین [illegible]
ستونون مین اسی انداز پر فرش سنگریزون کی جگہ پر آبدار موتی پڑے ہوئے ہر محل کے گرد نہرین جاری موتی مونگے بنے درخت
اونکے تنے سونے کے پتے زمرد کے کلیان چاندی کی عبداللہ نے یہ خدا کی قدرت دیکھ کر اپنے جی مین کہا کہ هٰذِهِ الْجَنَّةُ الَّتِي وُعِدَ بِهَا
الْمُتَّقُونَ یعنی یہ وہی جنت ہی جسکا وعدہ ہی متقیون سے مصرع این چہ منزل چہ بہشت این چہ مقامست اینجا * پس تھوڑا جواہر
وہان سے اوٹھا کر پشت پر باندھا اور یمن مین پھر آئے لوگون نے وہ جواہرات اونکے ہاتھ مین دیکھے گمان کیا کہ انھین خزانہ
کہین ملگیا یہ قصہ لوگون کی زبانون پر جاری ہوا یہانتک کہ یہ حال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اظہار کیا گیا اور وہ اوس
زمانہ مین حاکم شام تھے حضرت معاویہ نے عبداللہ کو بلایا اور اول سے آخر تک تمام حکایت سنی اور اونکو اپنی مجلس مین بٹھایا پھر حضرت
کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہی جسکے مکانات سونے چاندی کے اور اوسکے درخت جواہر سے
جڑاؤ ہون حضرت کعب الاحبار نے کہا کہ ہان ایک شہر ہی جسکو حق تعالی نے قرآن شریف مین ذکر فرمایا کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ
بیت شہرے چو بہشت از نکوئی * چون قصر فلک بتازہ روئی * اور اوسے شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ بادشاہ عظیم القدر تھا
نوسو برس کی عمر ہوئی تمام عالم مین جہان کہین زر و جواہر تھا سب جمع کیا اور سو افسر ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر بھیجے کہ انھون نے
شہر ارم بنایا تین سو برس مین بنکر تیار ہوا تو شداد زاد راہ مہیا کرنے مین مشغول ہوا تمام عالم کے امرا اور سلاطین کو جمع کیا اور
اپنے دار السلطنۃ سے اوس شہر کی سیر کو چلا شداد کے لشکر اور اوس شہر مین ایک شب کی راہ باقی تھی کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ
بھیجا اور اوسنے اون لوگون پر ایک سخت آواز کی اور ایک چیخ ماری سب کے سب مر گئے اور وہ شہر لوگون کی نظر سے پوشیدہ
ہوگیا حضرت کعب الاحبار نے یہ حال بیان کر کے حضرت معاویہ سے یہ بات کہی کہ مین نے اگلی کتابون مین لکھا دیکھا ہی کہ آپکی حکومت مین
ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز آنکھ کا کہ اوسکے چہرے پر ایک تل ہوگا اور اوسکی گردن پر ایک علامت ہوگی اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا
وہان پہونچیگا اور اوس شہر کو دیکھیگا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا اور ابن قلابہ کو غور سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ هُوَ وَاللّٰهِ
ذٰلِكَ الرَّجُلُ یعنی وہ قسم اللہ کی یہی مرد ہی وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ○ اور کیا کیا تیرے خدا نے قوم ثمود کے
ساتھ وہ لوگ جو پہاڑ کاٹتے تھے وادی قری مین اپنے رہنے کو وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ○ اور کیا کیا فرعون کے ساتھ
جو قوی بادشاہی اور بہت لشکرون والا یا میخون والا تھا کہ اوسکے سامنے لوگ میخون سے کھیل کرتے تھے یا لوگون کو چومیخا
کر کے سزا دیتا تھا الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ○ وہ لوگ جو ان تینون گروہون مین جہالت اور شرارت مین
بندگی کی حد سے گذر گئے اون شہرون مین جہان حاکم تھے فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ○ تو بہت کی اون شہرون مین تباہی
کہ وہ حق سے مخالف اور خلق پر ظلم تھا فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ○ تو ڈالا اونپر تیرے رب نے

[illegible] رسول اللہ صلعم [illegible]

[illegible] آپ نے کہا [illegible] حق تعالیٰ [illegible]

[illegible] انسان [illegible] اور ہر ایک اعمال کی قباحت اور خرابی سے آگاہ ہو جائیگا وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اور کہاں ہوگا اوسکے واسطے فائدہ یاد کرنے کا یا نصیحت پکڑنے کا اسواسطے کہ یاد کرنے کا محل دنیا ہی عقبیٰ نہین اور جب بندہ دیکھیگا کہ اب نصیحت ماننا کچھ فائدہ نہین دیتا تو حسرت کی رو سے يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ کہیگا ای کاشکے قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ آگے بھیجتا مین نیک کام اپنی زندگی کے واسطے اس عالم مین فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ پس اوسدن عذاب کریگا کسی کو عَذَابَهٗ اَحَدٌ الٰہ خدا کے عذاب کے مثل کوئی لوگون مین سے وَلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ اور نہ قید کریگا زنجیرون اور طوقون مین کسی کو مثل خدا کے قید کرنے کے کوئی یعنی اوسدن کوئی نہ کسی کو عذاب کرنے پر قادر ہوگا نہ قید کرنے پر اسواسطے کہ حکم خدا ہی کے واسطے ہوگا اور حق تعالیٰ موت کے قریب مومن سے کہتا ہی کہ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ای جان آرام پکڑنے والی میرے ذکر کے ساتھ تو نعمت مین شاکر تھی اور محنت مین صابر تھی ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ پھر دنیا سے اپنے رب کی وعدہ گاہ کے جانب رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اوس حال مین کہ پسند کرنے والی ہی تو وہ جو کہ تجھکو دیا ہی پسند کی گئی ہی تو خدا کے نزدیک اور جب قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالیٰ فرمائیگا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ پس داخل ہو میرے نیک بندون مین وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ اور داخل ہو میری جنت مین اس سے جنتیں مراد ہین یعنی جنتون مین میرے مقرب اور خاص لوگون کے ساتھ داخل ہو

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ بلد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکہ معظمہ کی وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال یہ کہ تو ای ہمارے حبیب اوترا ہی اس شہر مین باوصف اسکے کہ مکہ معظمہ امن کی جگہ خلق کے ثواب حاصل کرنے کا مقام حج کا محل بیت الحرام کا مکان ہی اوسکی قسم کو اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزول کے ساتھ مقید کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مکان کا شرف مکین سے ہی قطعہ ای کعبہ را زمین قدوم تو صد شرف ✤ وی مردہ راز مقدم پاک تو صد صفا ✤ بطحا ز نور طلعت تو یافتہ فروغ ✤ یثرب ز خاک پای تو بارونق وبہا ✤ اور بعضون نے کہا ہی کہ تو حلال ہی اس شہر مکہ مین یعنی جو تو چاہے قتال یا اور جو کچھ اور ون پر حرام ہی ایک وقت تجھپر حلال ہو جائیگا اور یہ مکہ معظمہ فتح ہونے اور اوسمین بعض کے قتل ہونے کا وعدہ ہی اور یہ کہ فعل کے پہلے حکم کا نازل ہوتا ہی وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ اور قسم باپ کی یعنی حضرت آدم یا حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اور اوسکی قسم جو پیدا ہوا یعنی ذریت آدم یا حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا ہی کہ والد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ما ولد آپکی امت اور حق تعالی اپنے حبیب اور اوسکی
امت کی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ؕ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا انسان کو سختی اور رنج مین وہ
جو پیدا ہوئے اور دودھ پلانے اور معاش اور زندگی اور موت مین اوسکو رنج پہونچتا ہی یا ابو الاشدین کو کمال قوت مین
پیدا کیا اور اوسکی قوت ایسی تھی کہ ایک چمڑا پانؤن کے نیچے رکھتا اور دس پہلوان اوسے کھینچتے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اوسکے
پانؤن کے نیچے سے نہ نکلتا اور وہ دعوی کرتا کہ کسی کو مجھپر قابو نہین ہی اور ہمیشہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا پر
ظلم اور زیادتی کرتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ؕ کیا گمان کرتا ہی ابو الاشدین
یہ کہ قادر نہوگا اوسپر وہ شخص جو اوس سے ہمارے پیغمبر کا بدلا لے يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ کہتا ہی کہ ضائع کیا
مین نے پیغمبر کی عداوت مین مال بہت اسواسطے کہ لوگون کو رشوت دیتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دین أَيَحْسَبُ
أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ؕ کیا وہ گمان کرتا ہی یہ کہ نہین دیکھا ہی اوسے کسی نے خرچ کرتے وقت تاکہ اوس سے سوال کرے کہ
تو کیون ایسا کرتا ہی یعنی خدا نے اوسے دیکھا اور اوس خرچ کرنے پر اوسے جزا دیگا أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ؕ کیا نہین
دین ہمنے اوسے دو آنکھین کہ اونسے دیکھتا ہی وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ؕ اور زبان کہ اوس سے بات کہتا ہی اور دو ہونٹھ کہ اوسکے
دہن کو چھپاتے ہین اور بولنے اور کھانے پینے پر اوسکی معاونت اور مدد کرتے ہین وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ؕ اور دکھائی
ہمنے اوسکو دو پستانون کی راہ کہ پیدا ہوتے ہی اونمین لپٹ کر دودھ پینے مین مشغول ہوا یا اوسے حق اور باطل کی راہ ہمنے
دکھائی کتابین نازل کرکے اور رسول بھیج کر فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ؕ پس نہ گذرا وہ عقبہ سے یعنی نفس اور خواہش کی
مخالفت مین اوسنے رنج نہ کھینچا عقبہ یعنی گھاٹی ایک مثال ہی جو شخص نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا ہی اوسے اوس شخص سے
چلنے کے ساتھ مثال دیتے ہین جو رنج اور تکلیف کے ساتھ گھاٹی کے اوپر چڑھتا ہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو مال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عداوت مین صرف کیا وہ یہ گھاٹی طی کرنے مین کیون نہ صرف کیا اسطرح کہ اوسکو خدا کی راہ مین خرچ کرتا وَمَا أَدْرَاكَ
مَا الْعَقَبَةُ ؕ اور تو کیا جانے کہ کیا ہی عقبہ یعنی اوسپر گذر جانے کا سبب کیا ہی فَكُّ رَقَبَةٍ ؕ چھوڑا دینا ایک گردن کا
بندگی کی قید سے یعنی مکاتب کے ثمن مین مدد کرنا أَوْ إِطْعَامٌ یا کھانا کھلانا فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ؕ اوس دن مین
جو کہ بھوک کا ہو یعنی جن دنون مین خدا کے بندے دشواری سے کھانا پاتے ہون تو وہ کھلائے يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ؕ اوس
یتیم کو جو قرابت والا ہو یعنی کھانے والے سے قرابت رکھتا ہو أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ یا فقیر کو جو خاک والا ہو یعنی
فقیری اور مفلسی کے سبب سے خاک پر لیٹا ہو اور یہ محتاجی اور تنگدستی اور عاجزی سے کنایہ ہی اور ایسا آدمی یا صاحب عیال ہی
یا قرضدار یا بیمار یا مفلس یا مسافر ثُمَّ كَانَ پھر ہو یہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون مین سے
جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ سب خیرات اور نیکیان قبول ہونے مین ایمان شرط ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور
نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کی طاعت پر یا ... سے یا دین الہی کی نصرت ... انواع و اقسام کی مشقتون پر

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اور نصیحت کی ہو انھون نے باہم رحمت اور مہربانی کرنے کی خدا کے بندون پر اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وہ ایمان والے ہمارے مہربان والے طرف والے کہ عرش کی داہنی طرف سے بہشت مین جاینگے
یا برکت والے ہین وہ لوگ ہین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا اور جو لوگ نہ ایمان لائے ہماری نشانیون پر یعنی حق پر جو نشانیان
ہمیشہ قائم کی ہین کتاب اور دلیلین اور بعضے لوگ نہ ایمان لائے هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وہ بائین طرف والے ہین
کہ اونکو عرش کی بائین جانب سے دوزخ مین بھیجینگے یا وہ لوگ نحوست والے ہین عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝
اور انپر ہی دوزخ مین آگ چھپی ہو اونکی جس دوزخ مین اونکو عذاب کیا جائیگا اوسکا سر سرپوش سے بند کرکے مضبوط
کردینگے کہ نہ کبھی ہوا اوسکے اندر آئے اور نہ کچھ دھوان اوسکے باہر جائے

سورة الشمس مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهی خمس عشرة اٰية
سورۂ شمس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع ساتھ نام خدا کے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پندرہ آیتین ہین

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝ اور قسم آفتاب کی اور اوسکی دھوپ کی جسوقت وہ بلند ہوتا ہی اور چاشت کے مقام پر پہونچتا ہی وَالْقَمَرِ
اِذَا تَلٰىهَا ۝ اور قسم ماہتاب کی جب آفتاب کے پیچھے جاتا ہی یعنی چاند رات کو جب آفتاب کے پیچھے ماہتاب غروب کرتا ہی یا جس
رات کو چاند پورا ہوتا ہی تو اسکا طلوع سورج کے غروب سے ملا ہوا ہوتا ہی وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝ اور قسم دن کی جب
روشن ہوتا ہی وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ اور قسم رات کی جب چھپا لیتی ہی آفاق کو یا ماہتاب کو یعنی اوسکی روشنی کو وَالسَّمَآءِ
وَمَا بَنٰىهَا ۝ اور قسم آسمان کی اور اوسکی جسنے اوسے بنایا ہی وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ اور قسم زمین کی اور اوسکی جسنے اوسے
بچھایا ہی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ اور قسم آدمی کی جان کی اور اوسکی جسنے اوسکے اعضا درست کیے ہین فَاَلْهَمَهَا پھر
الہام کیا اور جتا دیا اوسکو فُجُوْرَهَا جھوٹ اور زنا کی اور بیباکی اوسکی وَتَقْوٰىهَا ۝ اور پرہیزگاری اور نیکوکاری اور فرمانبرداری
یعنی بیان اور ظاہر کی اور تعلیم کر دی یہ قسمین کھا کر فرماتا ہی کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ تحقیق کہ کامیاب ہوا جسنے نفس کو پاک کیا
برائیون کے میلون سے یا اوسکو نشو و نما دی نیکیون کے انواع و اقسام کے ساتھ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ اور تحقیق
کہ بے بہرہ رہا جسنے گم کیا اپنے نفس کو فسق اور جہالت کے سبب سے یا اوسکی قدر و منزلت گم کی معصیت و ضلالت کے سبب سے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس آیت کی تلاوت کے قریب ہی یہ دعا فرماتے تھے کہ اللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي
تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا محقق لوگ اس بات پر ہین کہ نفس کو پاک کرنا دل صاف ہونے کا سبب ہی
جسوقت نفس خواہش کے شائبون سے پاک ہو جاتا ہی فی الحال دل بھی تعلق ماسوی کے لوث سے صاف ہو جاتا ہی بیت تا نفس بسنا
زمنا ہی نشود جہ دل آئینہ نور الٰہی نشود كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ تکذیب کی قبیلہ ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب سے صالح
علیہ السلام کی اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ جسوقت کہ اوٹھا بڑا بدبخت اوس قبیلہ کا کہ قدار بن سالف تھا ایک گروہ کے ساتھ اونٹنی کی

کو چین کاٹنے اور اوسے ہلاک کرنے کو فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ تو کہا اونکو اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے کہ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيَاهَا ۝ قتل نکرو اللہ کی اونٹنی کو اور گرد نہ جاؤ اوسکے پانی کے یعنی اپنی باری کے دن جو وہ پانی پیتی ہی اوسکے پاس جاؤ تاکہ تمپر عذاب نہ نازل ہو فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۙ پھر تکذیب کی اونھون نے حضرت صالح کی عذاب نازل ہونے کے باب مین پھر اونھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹ ڈالین فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ پس کیا بری کی ہلاکت بھیجی وپر اونکے رب نے بِذَنْبِهِمْ اونکے گناہ کے سبب سے پھر یکسان کردیا اوس عذاب کو سب پر کہ اونکے چھوٹے بڑے سب مر گئے فَسَوَّاهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۝ اور نہین ڈرتا اللہ ہلاکت کے پیچھے کو یعنی اوسنے سب کو ہلاک کردیا اور اوسکے بد انجام سے نہ ڈرا اسواسطے کہ کسی کو اوسپر قابو نہین ہی اور بد انجامون کو اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہی

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ والیل کہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکیس آیتین ہین

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھپائے عالم کو اپنے اندھیرے مین وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہو اور رات کے اندھیرے کو زائل کردے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر مادہ یعنی حضرت آدم اور حضرت بی بی حوا کو یا سب حیوانون مین سے نر مادہ کو یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تحقیق کہ جزا کامون مین تمھاری کوشش کی البتہ پراگندہ ہی یعنی مختلف واقع ہوئی ہی کام کے مناسب بعض کو ثواب اور کرامت ہی بعض کو عذاب اور ملامت ہی پھر مختلف کامون اور اوسکی مختلف جزاؤن کو بیان فرماتا ہی کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پھر مگر جسنے دیا اپنا مال اللہ کی راہ مین وَاتَّقٰى ۝ اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہون سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور تصدیق کی بہت نیک کلمہ کی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی یا اس بدلے کے وعدہ کی کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ یہ سورت کچھ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصلت کی شان مین ہی اور کچھ امیہ بن خلف یا ابوجہل کی کیفیت مین کشف الاسرار مین ہی کہ دو آدمیون کے باب مین یہ سورت نازل ہی ایک اتقی یعنی بڑا متقی کہ صدیقون کا امام ہی اس امت مین یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین اور ایک اشقی یعنی بڑا شقی کہ زندیقون کا پیشوا اہل ضلالت مین یعنی ابوجہل اور سورت کے شروع مین جو رات دن کی قسم کھائی یہ ایک کی ظلمت اور دوسرے کی نورانیت کی طرف اشارہ ہی یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابوجہل کذاب شقی کو تھی اور روز دعوت مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر ہوا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا **مثنوی** ہمہ روشن دلان صدیق اعظم + کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم + زمہرش روز دین را روشنائی + بدو اہل الیقین را آشنائی + سیہ دل گر کند این قول باور + تفاوت ہاے دوران بین زداور + لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتا تاکہ دین اسلام سے پھر جائین اور اونکے دل مین ہر وقت محبت الٰہی کی آگ اور زیادہ بھڑکتی تھی **بیت** آنجا کہ منتہاے کمال ارادت ست + ہر چند جور بیش محبت زیادت ست + ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈالدیا ہی اور تپتے ہوئے پتھر اوسکے سینے پر رکھے ہین اور وہ اوس حال مین احد احد کہتے ہین
حضرت ابوبکر صدیق کا دل اوپر جلا فرمایا ای امیہ وائے تجپر اس خدا کے دوست پر تو کتنا عذاب کرتا ہی امیہ بولا کہ ای ابوبکر اگر تیرا دل اسپر
جلتا ہی تو اسے مجسے مول لے پوچھا کتنے کو بیچتا ہی بولا کہ اسے نسطاس رومی سے بدلتا ہون اور نسطاس رومی حضرت صدیق کا
غلام تھا اوس سے ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہدیا تھا کہ اگر تو ایمان لاتو جو مال
تیرے پاس ہی اور تو تجارت کرتا ہی سب تجکو بخشدون نسطاس ایمان نہ لاتا تھا اور حضرت صدیق کا دل اوس سے رنجیدہ تھا جب
امیہ سے یہ بات سنی تو غنیمت جانکر نسطاس کو تمام استعداد اور مقدرت سمیت امیہ کے حوالہ کیا اور حضرت بلال کو لے لیا اور
اوسی وقت ثواب آخرت حاصل کرنے کی امید پر حضرت بلال کو آزاد کر دیا حق تعالی نے یہ سورت بھیجی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی
سیرت سے خبر دی اور فرمایا کہ جسنے اپنا مال خرچ کیا اور اوسکا بدلا اور ثواب ملنے کو تصدیق کیا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ○ ط
تو قریب ہی کہ آسانی دین ہم اوسکو نیک طریقہ کے واسطے کہ آسانی اور راحت کا سبب یعنی اوس کام مین جو اوسے جنت مین پہونچا دے کہ آسانی
اور راحت وہین ہی وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ○ لا اور مگر وہ جسنے بخل کیا اپنے مال مین یا کلمہ توحید کہنے مین اور اپنے کو
ثواب الہی سے بے نیاز دیکھا اور اوس سبب سے جو کام ثواب حاصل ہونے کے موجب ہین اونکی طرف رغبت نہ کی وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰى ○ لا اور تکذیب کی اوسنے بہت نیک خصلت کی کہ دین اسلام کے ساتھ متدین ہو جانا ہی یا حق تعالی کے وعدہ کو اور
نہ رکھا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ○ ط تو ہم مہیا کر دینگے اوسکو اوس صفت کے واسطے جو اوسے دشواری اور محنت مین ڈالدے
یعنی وہ کام جو اوسے دوزخ مین لیجائے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ○ ط اور دفع نہ کریگا اوس عذاب کو اوسکا
مال جسمین اوسنے بخل کیا ہی جب کہ وہ مرجائیگا یا جب سر کے بل آئیگا یعنی قبر مین گریگا یا دوزخ کے گڑھے مین اِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰى ○ ز صلے تحقیق کہ ہمپر ہی بیان کرنا حق اور باطل اور وعدہ اور وعید کا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ○ اور تحقیق
کہ ہمارے ہی واسطے ہی وہ سرا پچھلی اور یہ پہلی جگہ کہ دنیا ہی جب کہ دونون جہان کے مالک ہم ہی ہین تو ہم جو کچھ چاہین عطا کرین
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ○ ج پس ڈراتا ہون مین تمکو ای اہل مکہ اوس آگ سے جو شعلے مارتی ہی لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ○ لا
نہ آئیگا اوسمین ہمیشہ رہنے کو مگر بڑا بدبخت یعنی امیہ یا ابوجہل اَلَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ ط وہ شخص جسنے تکذیب کی پیغمبر کی اور
مونھہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ○ لا اور قریب ہی کہ دور کر دیا جائے اوس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ اَلَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ○ ج جو کہ دیتا ہی اپنا مال ڈھونڈھتا ہی اوس سے پاکی اور نیکنامی کافر کہتے تھے کہ حضرت
بلال کا کچھ حق حضرت ابوبکر صدیق کے ذمہ پر تھا کہ حضرت صدیق نے اونکو مول لیکر آزاد کر دیا حق تعالی نے اون کافرون کی
بات رد کرنے کو فرمایا کہ وَمَا لِاَحَدٍ اور نہ تھی کسی کے واسطے عِنْدَهٗ ابوبکر کے نزدیک مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ○ لا کوئی نعمت
اور احسان کہ بدلا لیا جائے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ○ ج مگر اوسنے یہ کام کیا اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو جو بڑا
اور بہت بڑا ہی وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ○ ع اور قریب ہی کہ راضی ہو اور جو ثواب وعدہ کیا گیا ہی وہ اوسکو پہونچے

وہی احدی عشرۃ آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الضحی مکیۃ
اور وہ گیارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ ضحی مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل کئی روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہین آئے اور وحی نازل نہوئی تو کافرون نے طعن کرنا شروع کی کہ محمد کے خدا نے اوسے چھوڑ دیا اور دشمن کر لیا تو حق تعالی نے انکا قول رد کرنے کو یہ سورت بھیجی کہ وَالضُّحٰى ۙ قسم ہی چاشت کے وقت کی کہ آفتاب اوسوقت بلند ہوتا ہی اور روشنی زیادہ ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی وہ وقت تھا جسمین حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا اور فرعون کے ساحرون نے اوسی وقت سجدہ کیا اور بعضے قول پر ضحی سے وقت چاشت کا رب یا نماز چاشت مراد ہی وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ اور قسم رات کی جسوقت وہ تاریک ہو اور تاریکی چیزون کو چھپا لے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب معراج کی قسم ہی جبکہ تمام اشیا آرام مین تھین یا یہ کہ دن رات سے کنایہ ہی کشف اور حجاب سے یا یہ کہ صفا اور قہر کی نشانی ہی یا انوار جمال اور آثار جلال کی علامت ہی یا دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف اشارہ ہی اور رات آپکے موے مبارک کی سیاہی سے کنایہ ہی بیت والضحی رمزی ز روی مصطفے ست ÷ واللیل گیسوے سیاہ مصطفی ست ÷ یہ چیزین جو مذکور ہوئین حق تعالی انکی قسمین کھا کر فرماتا ہی کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ نہ چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے اور نہ دشمن کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دی اوس فتح کی جو آپکی امت کو دنیا مین ہوگی اور اکثر شہر اونکی حکومت مین آئینگے اور مسخر ہو جاوینگے حضرت اوس خوشخبری سے خوش ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْاٰخِرَةُ اور البتہ آخرت یعنی جو بزرگی آخرت مین حق تعالی تجکو عطا فرماویگا اے ہمارے حبیب اور وہ اونچے اور بڑے ہزار محل مین جنت مین موتی کے اور اوسکی خاک مشک ہی اور ہر محل مین خادم اور حورین اور سامان ہی جو اوسکے لائق ہی خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ بہتر ہی تیرے واسطے پہلی بزرگی سے کہ شہرون کا فتح ہونا ہی یا آپکے کام کی نہایت بہتر ہی ابتدا سے اسواسطے کہ آپ دمبدم بلندی کے درجے پر بلند ہونے والے اور رتبۂ کمال پر ترقی کرنے والے ہین وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ اور قریب ہی کہ عطا فرمائے تجکو تیرا رب یعنی گناہگارون کے باب مین شفاعت کا مرتبہ فَتَرْضٰى ؕ پس تو راضی ہو جائے یعنی اسقدر عطا فرمائے کہ تم کہو بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ قرآن کی سب آیتون مین بڑی امید کی آیت یہ ہی کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور ہم اہل بیت اس بات پر ہین کہ آیہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى سے اوسکی نسبت امید بہت زیادہ ہی اسواسطے کہ جب تک آپ کی امت مین سے ایک شخص بھی دوزخ مین رہیگا ہرگز آپ راضی نہونگے نظم نماند بدوزخ کسے در گرو ÷ کہ دارد چنین سید پیشرو ÷ عطاے شفاعت چنانش دہند ÷ کہ امت تمامی ز دوزخ رہند ÷ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار سے پوچھی ایک پوچھنے کی بات اور مین دوست رکھتا ہون کہ اوسے نہ پوچھتا مین نے کہا کہ الٰہی تونے سلیمان کو بڑی بادشاہی دی

اور فلان فلان کو یہ نعمت عطا کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ کیا نہین پایا تجھے تیرے رب نے
باپ کا بچہ پس جگہ دی تجھکو تیرے دادا اور چچا کی گود مین کہ انھون نے تجھکو پرورش کیا بحر الحقائق مین ہے کہ تجھکو دریتیم پایا تو ختم
نبوت کی صدف مین تجھکو جگہ دی بیت بس کہ غواص کرم در تگ دریاے قدیم ٭ غوطہ زد تا بکف آورد چنین دریتیم ٭ یا تجھکو ایک
موتی دیکھا کہ کمال قابلیت کے ساتھ تمام کائنات مین منفرد تھا اور ماسوی سے علاقہ قطع کرنے مین متوحد تھا تو تجھکو متمکن کر دیا
حضرت احدیت نے جمع مین کہ وہ خاص تیرا مقام ہے وَوَجَدَکَ ضَآلًّا اور پایا تجھکو تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا مکہ کے دروازہ
جس وقت حلیمہ جو تیری دائی تھی تیرے دادا اور تیری مان کو سپرد کرنے تجھکو لائی تھی فَھَدٰی ۝ پھر راہ دکھادی تجھکو اس طرح پر کہ
تیرے دادا کو تیرے پاس پہونچا دیا یا شام کی راہ مین جبکہ میسرہ کے ساتھ ای ہمارے حبیب تو تجارت کو گیا اور تیرا اونٹ راہ سے
بیراہ ہو گیا مین نے جبرئیل کو بھیجا کہ وہ تیرے اونٹ کی نکیل پکڑ کر راہ پر لے آیا یا ای ہمارے حبیب تو نے علم اور احکام کی راہ نپائی تھی
تیرے رب نے تجھکو راہ بتادی حقائق سلمی مین مذکور ہے کہ تیرے رب نے تجھکو دوست پایا معرفت اور محبت کے دریا مین ڈوبا ہوا تیرے اوپر
احسان یہ کیا اور تجھکو مقام قرب مین پہونچا دیا وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ اور پایا تجھکو درویش عیالدار پس مالدار کر دیا تجھکو
خدیجہ کے مال کی وجہ سے کہ تو نے تجارت کی یا غنیمتون کے سبب جو کافرون سے تو نے لین حقائق القرآن مین فرمایا ہے کہ ای
ہمارے حبیب تو فقیر تھا خلق کے مشاہدہ کی وجہ سے تجھکو غنی کر دیا اپنے انوار جمال کے کاشفہ سے فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝
پس جو یتیم ہو اوسپر قہر نہ کر اور اوسکی قدر پہچان اسواسطے کہ تو یتیمی کا مزہ چکھ چکا ہے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور جو
سائل ہو پس اوسکو نہ ڈانٹ اور محروم نہ کر اسواسطے کہ محتاجی اور تنگدستی کا درد تو کھینچ چکا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ
فَحَدِّثْ ۝ اور جو نعمت ہے تیرے رب کی کہ وہ نبوت ہے پس بیان کر یعنی اوسکے احکام خلق کو پہونچا اسواسطے کہ نعمت کا بیان کرنا نعمت
دینے والے کا شکر ہے صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ نعمت ایک چیز محبوب بالذات ہے اور نعمت دینے والا اکثر شکر کیا گیا
ہوتا ہے تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ میری نعمت بیان کر اسواسطے کہ خلق محتاج ہے اور محتاج جب نعمت دینے والے کا ذکر سنتا ہے
تو اوسکی طرف رغبت کرتا ہے اور اوسے دوست رکھتا ہے پس میری نعمت بیان کرکے خلق کو میرا دوست کردے اور مین خلق کو دوست رکھتا ہون

سورۃ الم نشرح مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ثمان آیات
سورۃ الم نشرح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتین ہین

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ کیا ہمنے کشادہ نہین کر دیا تیرے واسطے تیرا سینہ تا کہ حق کی مناجات اور خلق کی
دعوت اور ریاست کا غم اوسمین سمائے یا یہ معنی ہین کہ کیا تیرے دل کو ہمنے گنجایش نہین دی کہ وحی کے اسرار جو تجھپر وارد ہون
اونھین قبول کر سکے اور بعض نے کہا ہے کہ سینہ کا کشادہ کر دینا اوسطرف اشارہ ہے جو حدیثون مین آپکا سینہ چاک ہونا آیا ہے
اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا شق صدر کئی بار ہوا ہے ایک زمانہ طفولیت مین جب آپ قبیلۂ بنی سعد مین حضرت حلیمہ کے گھر

تشریف رکھتے تھے پہلی مرتبہ جب حضرت حلیمہ آپکو دودھ پلاتی تھین اور دوسری بار جب رودھ چھڑانے کے بعد آپ کو لیگئی تھین اور ایک قول مین ہی کہ نبوت ہونے کے چھٹے یا گیارھوین برس دوسری بار یہ صورت واقع ہوئی حدیث مین ہی کہ معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو نیند سے جگایا اور میرے سینہ کو اوپر سے ناف تک چاک کردیا اور میکائیل ایک طشت مین آب زمزم لائے میرے سینہ کے اندر اور میری رگون اور میرے حلق اوس پانی سے دھویا اور جبرئیل علیہ السلام نے میرا دل نکالکر چاک کیا آخر کو ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے اور میرے دل کو اوس سے بھرا اور پھر اپنی جگہ پر اوسے رکھدیا منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے دل پر نور کی ایک انگوٹھی سے مہر کردی چنانچہ اوسکی راحت اور لذت کا اثر اب تک اپنی رگون اور جوڑون مین پاتا ہون **بیت** دلم خزینۂ اسرار بود دست قضا ❊ درش ببست و کلیدش بدلستانے داد ❊ **وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ** اور نیچے رکھدیا تجسے تیرا بارگران **الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ** وہ بوجھ جسنے بھاری کردی تھی تیری پیٹھ کہ وہ کافرون کا غم تھا اور کفر پر اونکا اصرار اور آنحضرت کا تعرض اور بعضون نے کہا ہی کہ امت کے گناہ کا غم ہی کہ ای ہمارے حبیب تو اوس سے گرانبار تھا وہ بوجھ تجسے ہمنے اوٹھالیا اور تیری شفاعت اونکے باب مین ہمنے قبول فرمائی **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** اور بلند کیا ہمنے تیری قدر ظاہر کرنے کو تیرا ذکر نبوت اور رسالت اور خاتم ہونے کے ساتھ یا اسطور پر کہ اذان اقامت تشہد خطبہ مین تیرا نام اپنے نام سے ہمنے ملا رکھا تا کہ بندے جب مجھکو یاد کرین تو تجھکو بھی یاد کرین یا خود مین نے تجپر سلام بھیجا اور اورون کو بھی تجپر درود بھیجنے کا حکم دیا ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا کہ رفعت ذکر اسطرف اشارہ ہی کہ سب انبیا علیہم السلام عرش کے گرد پھرتے تھے اور آپکی ہمت عالی عرش کے اوپر تھی **قطعہ** سیمرغ فہم ہیچکس از انبیا نرفت ❊ آنجا کہ تو ببال کرامت پریدۂ ❊ ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند ❊ آنجا کہ جا نیست تو آنجا رسیدۂ ❊ ای محمد صبر کر **فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** پس تحقیق کہ دنیا ی دشواری کے ساتھ آخرت مین آسانی ہی **إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** یقینی اس دشواری کے ساتھ جو مکہ مین تجپر ہی مدینہ مین تیرے واسطے آسانی ہی اور موضح مین ہی کہ جو سختی اور کلفت مدینہ مین تجکو ہوتی ہی اوسکے بعد آسانی اور راحت جنت مین ہی **فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ** پس جب تو فارغ ہو چکا تبلیغ احکام سے تو رنج کھینچ عبادت مین یا جب نماز سے تو فارغ ہو تو کوشش کر دعا مین یا جب پہونچا چکا تو احکام تو امت کے گناہون کی مغفرت چاہنے مین مشغول ہو فتوحات کے نوین سفر مین لکھا ہی کہ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ نے اس آیت کی تاویل مین فرمایا کہ جب تو فارغ ہو مشاہدۂ اکوان سے تو اپنا دل جمال رحمن کے واسطے **وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب** اور اپنے رب کو ہر وقت پکارنے مین رغبت کر اور جو کچھ تو چاہتا ہی اوسی سے چاہ اسواسطے کہ حاجت اور مرادین پوری کرنے مین اوسکے سوا کوئی قادر نہین اور تیری بات درگاہ قرب مین مقبول ہی اور تیری پاکیزہ دعائین محل قبول ہین **بیت** چو مقصود کون و مکان او دوست ❊ خدا مید ہد انچہ مقصود تست ❊

سورة التين مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي ثماني آيات
سورۂ تین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ قسم انجیر کی اور زیتون کی آنوار مین ہی کہ ان دونون میوون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ انجیر پاک میوہ ہی
اور بے فضلہ لطیف غذا جلد ہضم ہو جانے والی ہی اور شریف و بہت فائدہ والی طبیعت کو نرم کرتی ہی بلغم کو تحلیل کرتی گردون کو پاک
ریگ مثانہ کو دور کرتی ہی جگر اور تلی کے سُدّون کو کھول دیتی ہی گردہ کو اور تمام بدن کو فربہ کرتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ انجیر بواسیر کو
قطع کرتا ہی اور نقرس کو فائدہ دیتا ہی اور زیتون میوہ بھی اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز بھی اور دوا بھی اوسمین روغن ہوتا ہی
بہت فائدہ والا اور بعض نے کہا ہی کہ انجیر اور زیتون سے انکے اوگنے کی جگہ مراد ہی اور زمین مقدس مین وہ دو پہاڑ ہین ایک طور زیتا دوسرا
طور تینا کہ ہر ایک انمین سے انبیا علیہم السلام مین سے ایک ایک کی عبادتگاہ تھی یا دو مسجدین مراد ہین ایک دمشق کی ایک بیت المقدس کی
بعضون نے فرمایا ہی کہ تین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون مسجد ایلیا ہی تبیان مین ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی
اونکی قسم کھاتا ہی وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ اور قسم طور سینا کی یعنی اوس زمین کی جو حضرت موسی کلیم اللہ کی مناجات کا مقام ہی
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ اور قسم اس شہر امان دینے والے یعنی مکہ معظمہ کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد
مبارک ہی یعنی آپ وہان پیدا ہوے ہین بحر الحقائق مین اہل اشارت کی زبانی یہ تفسیر لکھی ہی کہ قسم شجرہ تینیہ قلبیہ کی جو مثمر علوم دینیہ ہی
اور قسم شجرہ زیتونہ مبارکہ سریہ کی کہ مصباح دل کو روشنی بخشنے والا ہی اور طور سینین روح کی ہی کہ تجلی الہی سے روشن اور مجلی ہی اور بلد امین
خفی ہی کہ تعلقات اکوان کے ہجوم آفات سے امن و امان کا محل ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۟ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو اچھی تصویر اور ترکیب مین یعنی حیوانات مین سے قد مناسب صورت اچھی
مزاج معتدل خواص جمیع مخلوقات کو جمع کر لینے کے ساتھ اوسے ہمنے مخصوص کیا یا پیدا کیا ہمنے اوسے مظہر اتم و اکمل تجلیگاہ اعم و اشمل تاکہ
حامل امانت الہی اور منبع فیض نامتناہی ہو سکے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۙ پھر پھیرا ہمنے اوسے بہت نیچے سب نیچون سے
یعنی عالم طبیعت مین یا اوسکے سبب سے ہمنے زندہ کیا ظہور اور اظہار کے آثار اور شعور اور اشعار کے اطوار کو چونکہ اس آیت کے
دقائق اور حقائق جواہر التفسیر مین شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہین تو اونپر مطلع ہونا اوسی کے مطالعہ پر حوالہ ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ ہمنے آدمی کو بہت اچھی صورت پر پیدا کیا اور پھیر لیگئے ہم اوسکو خرف ہو جانے کے سن پر کہ ارذل عمر ہی اور
اسفل السافلین اوسی کی طرف اشارہ ہی اور اوسوقت کچھ کام نہین کر سکتے اور کسی کو اوس سن مین کچھ اجر نہین ہوتا اِلَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مگر اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے فَلَهُمْ اَجْرٌ
غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ تو اونکے واسطے اجر ہی غیر منقطع اور کم نہ کیا گیا یعنی جسطرح جوانی اور تندرستی مین اونکی عبادت کا اجر لکھتے تھے
بوڑھاپے اور ضعیفی مین بھی باوصف اسکے کہ وہ عمل نہین کرتے ہین اوسی طرح اونکا اجر ثابت ہی فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۭ پھر
کیا چیز تجھے تکذیب پر رکھتی ہی ای بعث و حشر کے منکر بیّن دلیلین ظاہر ہونے سے روز جزا اور روز حساب کا مقر کیون نہین ہوتا اَلَیْسَ
اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۟ ع کیا نہین ہی اللہ بڑا حکم کرنے والا حاکمون کا یعنی ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی الیس اللہ
باحکم الحاکمین کہے اوسے چاہیے کہ بلی و انا علی ذلک من الشاہدین بھی کہے

سورۃ العلق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع عشرۃ آیۃ
سورہ علق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ انیس آیتین ہین

جمہور علما اس بات پر ہین کہ قرآن مین پہلے جو خبر نازل ہوئی وہ اس سورت کے ابتدا کی پانچ آیتین ہین اور اس حال کا بیان مجمل یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے ہوئے تھے یا پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے کہ ناگاہ حضرت جبرئیل مین آپ پر ظاہر ہوئے اور کہا کہ ای محمد خدا نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی اور تو خدا کا رسول ہی اس امت مین پھر کہا کہ اِقْرَأْ یعنی پڑھ آپ نے فرمایا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنی مین پڑھنے والا نہین ہون پس حضرت جبرئیل نے آپسے لپٹ کر زور سے معانقہ کیا ایسا کہ آپ بے طاقت ہوگئے پھر آپکو چھوڑدیا اور کہا کہ پڑھ آپ نے وہی جواب دیا پھر حضرت جبرئیل آپ سے ملے اور زور کیا اور چھوڑدیا اور کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور ایک قول یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پر کے نیچے سے ایک نامہ حریر بہشت پر لکھا ہوا کہ اوسمین یاقوت اور موتی لگے ہوے تھے نکالا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون اور اس نامہ مین کچھ لکھا نہین دیکھتا ہون پس حضرت جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور زور کیا ایسا کہ قریب تھا کہ آپ بیہوش ہو جائین تین مرتبہ یہی صورت ہوئی پھر آپ کو چھوڑدیا اور یہ قرآن کی آیتین پڑھین اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ پڑھ قرآن شروع کر اپنے رب کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کین سب چیزین یا آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوے خون سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھ تکرار مبالغہ کے واسطے ہی اور تیرا رب بہت بزرگ ہی سب بزرگون سے اور اوسکا کرم سب کریمون کے کرم سے بڑھکر ہی الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھایا لکھنا قلم کو تاکہ علم کو خط مین مقید کرین اور دُور رون کو نامہ سے آگاہی دین تبیان مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو لکھنا تعلیم فرمایا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ پہلے جسنے لکھا وہ ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ خدا نے علم دیا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احکام شریعت تعلیم فرمائے جو آپ نہ جانتے تھے كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى حقا کہ بیشک انسان یعنی ابوجہل البتہ حد سے بڑھتا ہی اور گردن کشی کرتا ہی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى بسبب اسکے کہ دیکھتا ہی اپنے کو کہ بے نیاز ہوا ہی یعنی تونگر اور مال کے سبب سے کیون کوئی حد سے بڑھے اور حق تعالی کی عبادت مین سرکشی کرے اور چھوڑدے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق کہ تیرے رب کی طرف ہی بازگشت سب کی آخرت مین اور وہان اعمال کام آئینگے اموال نہین بیت تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال + کہ مال تالب گورست بعد ازان اعمال + لکھا ہی کہ ابوجہل نے یہ بات کہی کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین دیکھون تو اوسکی گردن پر لات مارون ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے اوسکو خبر کی جلدی سے حضرت کی طرف چلا آپ تک نہ گیا بیچ سے پھرا چہرے کا رنگ اوڑا ہوا اعضا پر لرزہ چڑھا ہوا لوگون نے پوچھا کہ تجکو کیا ہوا بولا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان آگ کی ایک خندق دیکھی اور ایک اژدہا موُنھ پھیلائے ہوے اور پرند جانور پر سے

لیے بلائے ہوئے یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو فرشتے اوسکا ایک ایک عضو اوڑا لیجاتے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی کیا دیکھا تونے اوسے جو باز رکھتا ہی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جسوقت نماز پڑھتا ہو وہ بندہ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰی کیا دیکھا تونے اگر ہو بندہ وہ نماز سے منع کیا ہوا سیدھی راہ پر اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی یا حکم کرے خلق کو پرہیزگاری کا تو اوسکو اوس حال سے باز رکھ سکتے ہین اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی تکرار تاکید کی جہت سے ہی کہ کیا دیکھا تونے اگر ابوجہل تیری تکذیب کرے یا مطلق حق بات اور ایمان سے موںھ پھیرے اور فرمانبرداری کی راہ سے پھرے تو کس قسم کے عذاب کا وہ مستحق ہوگا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی کیا نہین جانا ابوجہل نے یعنی نہین جانتا ہی یہ بات کہ بتحقیق خدا دیکھتا ہی اوسکا قصد جو حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ اوسنے کیا بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ اِنَّ اللّٰہَ یَرٰی مین وعدہ بھی ہی وعید بھی یعنی اے زاہد عبادت کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور اے فاسق توبہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی اے ریاکار اخلاص اختیار کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور اے زاہد تنہائی مین گناہ کا قصد نہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی ایک درویش نے گناہ کرکے توبہ کی تھی اور ہمیشہ رویا کرتا تھا او کون نے کہا کہ اتنا کیون روتا ہی خدا غفور رحیم ہی درویش بولا ہرچند وہ گناہ معاف کرتا ہی مگر اوسکی خجلت کہ اوسنے گناہ کرتا جانا اور دیکھ لیا ہی اپنے دل سے کیونکر دفع کرون بیت گیرم کہ تو از سر گناہم گذری ٭ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم ٭ فہ وسر خجالت درویش زان بود درپیش ٭ کہ گر گناہ ببخشند شرمساری ہست ٭ لکھا ہی کہ دوسری بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل ملعون پہونچا اور بولا کہ اے محمد مین نے تجکو نماز سے منع نہین کیا پس حضرت نے اوسے بہت تہدید فرمائی اور وعیدین سنائین ابوجہل نے کہا کہ تم مجکو ڈراتے ہو حال آنکہ میری مجلس سب بدوون کی مجلس سے بہت بڑی اور عزتدار ہی اور میری مجلس کے لوگ بہت زیادہ ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ حقا اگر ابوجہل نہ باز آئیگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے تو لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ ضرور پکڑینگے ہم اوسکو پیشانی کے بالون سے اور دوزخ مین کھینچ لیجائینگے نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ پیشانی جھوٹی خطاکار پیشانی کا وصف کذب اور خطا کے ساتھ اسناد مجازی کے طریق پر ہی اور مراد پیشانی والا ہی یعنی ابوجہل کہ جھوٹا اور خطاکار ہی فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ پس کہ پکارے ابوجہل اپنی مجلس والون کو سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ قریب ہی کہ پکارین ہم دوزخ کے فرشتون کو اوسے دوزخ مین لیجانے کے لیے کَلَّا لَا تُطِعْہُ وہ بات نہین ہی جو وہ کہتا ہی حکم نہ مان اوسکا نماز ترک کرنے مین یعنی اوسکی مخالفت پر ثابت رہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اور سجدہ کر ہمیشہ خدا کو اور قریب ہوجا حضرت احدیت کے حدیث مین ہی کہ بندہ جسوقت سجدہ مین ہوتا ہی اوسوقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہی اور قرآنی سجدون مین سے چودھوان سجدہ ہی فتوحات مین اسکو طلب قربت کا سجدہ کہا ہی

سورۃ القدر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات
سورۂ قدر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص ہزار مہینے تک ہتھیار باندھے رہا اور خدا کی راہ مین جہاد کیا
اصحاب متعجب ہوکر بولے کہ ہم ایسی چھوٹی عمر مین اتنی بڑی دولت کیونکر حاصل کر سکتے ہین تو حق تعالی نے یہ سورت نازل کی کہ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے بھیجا ہمنے قرآن بے ذکر کیے ہوئے قرآن کی طرف کنایہ فرمانا اوسکی عظمت قدر اور شہرت پر دلالت کرتا ہی یعنی
بزرگی اور شرف کے سبب اپنی تصریح سے مستغنی ہی اور دوسرے اوسے اوتارنے کو اپنی طرف اسناد فرمایا کہ اوسے ہمنے اوتارا اس برکت وقت مین
فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر مین یعنی اوسکے اوترنے کی ابتدا اس شب مین تھی یا تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر
اسی شب مین اوترا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تیئیس برس مین آیت آیت اور سورت سورت وقت کی مصلحت کے موافق دنیا مین
لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے علم دیا تجکو کہ تو جانے کہ کیا ہی شب قدر یعنی شرف اور عزت والی
رات کہ اوسمین جو کوئی عبادت کرتا ہی وہ معزز اور مشرف ہوجاتا ہی یا اوس رات کو جو نیک کام وقوع مین آتا ہی وہ خدا کے نزدیک قدر والا ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ قدر حکم کے معنی مین ہی یعنی اوس رات مین ہر ایک کام کو تقسیم کرتے ہین حکمت کے ساتھ کہ اوسمین نقص راہ نہین پاتا
یا قدر تنگی کے معنی مین ہی اسواسطے کہ اوس رات فرشتے اس کثرت سے اوترتے ہین کہ اوپر زمین تنگ ہوجاتی ہی لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۵
خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے ہزار مہینے جہاد کیا اوس شخص کے واسطے
بہتر ہی جو اوس شب کو پائے اور عبادت مین فجر کرے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر شب قدر تمام سال مین دورہ کرتی رہتی ہی
اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ مین نے اس رات کو شعبان اور ربیع الاول مین دیکھا ہی اور اکثر رمضان مین پایا ہی
اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ شب قدر ماہ رمضان مین ہی اخیر عشرہ مین غالبا طاق شبون مین اصحاب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اکیسوین
اور تیئیسوین شب کو اختیار کرتے ہین اور حنفی ستائیسوین شب کو حاصل یہ کہ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ کلمہ اس سورت مین
تین بار مکرر ہی تو نو تیے ستائیس ہوئے اور لفظ ہی جو اس سورت کے آخر مین ہی یعنی یہ تو یہ بات آخر قول کی تائید کرتی ہی پس معلوم ہوا
کہ شب قدر ستائیسوین شب ہی اور شب قدر پوشیدہ رکھنے مین حکمت یہ ہی کہ سب شبون کی تعظیم کیجائے اور اونمین بندے عبادت کرتے رہین
بیت ای خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی ÷ ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی ÷ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا
اوترتے ہین فرشتے زمین پر یا آسمان دنیا پر اور جبرئیل علیہ السلام اونکے ساتھ اس مبارک شب مین ہوتے ہین اور حدیث مین ہی کہ فرشتون کے
ساتھ ایک بڑا فرشتہ اوترتا ہی کہ روح اوسکا نام ہی یا فرشتون کی ایک قسم کہ اوسے روح کہتے ہین یا بنی آدم کی روح یا عیسی روح اللہ
علیہ السلام فرشتون کے ساتھ اوترتے ہین حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی روح اوترتی ہی قصائد مین فرمایا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اون فرشتون کے ساتھ زمین پر آتے ہین جنکو اہل زمین سے علاقہ اور
آشنائی ہی اور مومنون کے گھرون مین جاتے ہین اور جبرئیل علیہ السلام مومنون سے مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کی
علامت یہ ہی جھجک اوٹھنا بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجانا قلب کی رقت آنکھون کے آنسو اور اس رات کے شرف کے واسطے ہی
کہ ملائکہ روح سمیت زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ خدا کے حکم سے ایک بڑے کام کو جسکا خدا نے

حکم فرمایا ہو یا ہر کام خیر و برکت والے کے لیے سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ سلامتی ہی سب آفتون سے شب قدر کو
سفیدۂ صبح نمود ہونے تک عالمون اور عارفون کو اس سورت سے اسرار کھلے ہین کہ اونکا ایک شمہ جواہر التفسیر مین مذکور ہی

سورۃ البینۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان آیات
سورۂ بینہ مدینہ منورہ مین نازل ہوا	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے یعنی یہود و نصاری
وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ اور عرب کے مشرکون مین سے باز رہنے والے کفر سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝
اوسوقت تک کہ آئی اونکے پاس دلیل کھلی ہوئی رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ رسول خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ پڑھتا ہی اپنی امت پر صحیفے پاک جھوٹ اور بہتان سے یعنی قرآن اور اوسے تعظیم کے واسطے صحیفے
فرمایا اسلیے کہ سب صحیفون کے اسرار اوسمین جمع ہین فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ اون صحیفون مین نوشتے ہین صحیح اور درست یعنی احکام اور
نصیحتین ہین اس آیت سے مقصود یہ ہی کہ اہل کتاب اور مشرک اپنے قدیم دین اور آئین پر تھے یہانتک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپنے اونکو ایمان کی طرف بلایا تو بعضے توفیق الٰہی کی مدد سے دولت ایمان کو پہونچے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین متفرق ہوے یعنی نہین اختلاف کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین اون لوگون نے جو کتاب
دیے گئے ہین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ مگر بعد اسکے کہ آئے اونکے پاس پیغمبر علیہ السلام یعنی آپکے مبعوث
ہونے کے قبل سب آپکی تعریف پر متفق تھے جب آپکو پیغمبری ہوئی تو مختلف ہوگئے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوے وَمَآ اُمِرُوْٓا
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور نہین حکم کیے گئے ہین اہل کتاب مگر یہ کہ عبادت کرین اللہ کی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ خالص
پاک کرنے والے خدا کے واسطے اپنا دین یعنی شک اور الحاد سے پاک رہین حُنَفَآءَ میل کرنے والے باطل عقیدے سے دین اسلام کی طرف
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور یہ حکم کیے گئے کہ ادا کرین نماز فرض اوسکے وقتون پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ واجب اوسکے
محل پر وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور جسپر وہ مامور ہین یہ دین ملت صحیح اور درست ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو
لوگ نہ ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری مین سے وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور مشرکین
یعنی بت پرستون مین سے وہ آتش دوزخ مین ہونگے قیامت کے دن خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ہمیشہ رہنے والے اوسمین اُولٰۗىِٕكَ
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو بدتر ہین تمام مخلوقات سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اور کام کیے اونھون نے اچھے اور پاک اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو
بہتر ہین سب مخلوقات سے جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جزا اونکی جو بہترین خلائق ہین اوسکے رب پاس جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ باغ ہین قیام کرنے کے کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے درختون کے نہرین اسواسطے کہ باغ بے نہر جاری کے

نہ ہونا چاہیے **خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا** ؕ ہمیشہ رہنے والے بیچ اونکے ہمیشہ ابد! خلود کی تاکید ہے **رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** راضی ہوگا اللہ اونسے اور اونکی عبادتوں سے **وَرَضُوْا عَنْهُ** ؕ اور راضی ہونگے وہ خدا سے ثواب بے حساب پانے کے سبب اور انتہائے مرادات اور غایت غایات یعنی دولت دیدار کہ مطلب اعلی اور مقصد اقصی ہے وہ اونکو عطا فرمائینگے **بیت** دارند ہر کسی از تو مرادے و مطلبے مقصود ما ز دنیا و عقبی لقائے تست + **ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ** ۝ ع یہ جو مذکور ہوئی بہشت اور رضا مندی اوس شخص کے واسطے ہے جو ڈرے خدا کے غضب اور عذاب سے اور جو کام ثواب کے موجب ہیں اونمیں مشغول رہے +

سورۃ الزلزال مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وہی ثمانی اٰیات
سورۃ زلزال مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ لا جب ہلائی جائے زمین ہلایا جانا اپنا کہ نفخہ اولی یا ثانیہ کے قریب ہو قریب ہے کہ اوسکے سبب سے زمین ٹوٹ پھوٹ جائیگی **وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا** ۝ لا اور نکالیگی زمین اپنے بھاری بوجھ کہ مردوں کے جسم اور دفینے اور خزانے ہیں یعنی اپنے اندر سے نکالکر باہر ڈالدیگی **وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا** ۝ ج اور کہیگا انسان یعنی کافر کیا ہے زمین کو کہ اوسمیں جو کچھ پوشیدہ تھا اوسے باہر کیے دیتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان عام ہے یعنی سب آدمی یہ بات کہینگے **يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا** ۝ لا اوسدن کہیگی زمین اپنی خبریں زبان حال سے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حق تعالی زمین کو گویائی عطا فرمائیگا اور وہ خبریں بیان کریگی اپنا ہلنا اور مدفون چیزوں کا باہر پھینک دینا یا جو عمل و سیر بندگان خدا نے کیے ہیں وہ بیان کردیگی **بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا** ۝ ط بسبب اسکے کہ تیرا رب حکم کریگا اوسکو اور اجازت دیگا کہ لوگوں نے جو کچھ کام کیے ہیں اوسکی خبر دے **يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا** ۝ لا اوس روز پھرینگے اور باہر نکل آئینگے لوگ موقف حساب سے پراگندہ یعنی گروہ گروہ بعضے داہنی طرف بعضے بائیں طرف **لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ** ۝ ط تاکہ دکھائے جائیں اپنے اعمال کی جزا اسباب نزول میں لکھا ہے کہ دو آدمی تھے ایک تو سائل کو کپڑا اور نوالہ نہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تھوڑی چیز ہے بہت خیر کرنا چاہیے تاکہ اوسپر اجر ملے اور دوسرا اپنے گناہ کو کم جانتا تھا اور کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پہ مجھسے مواخذہ نہو گا بلکہ کبیرہ گناہوں پر بندے کو عذاب کرینگے حق تعالی نے ان دونوں کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی کہ **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ** ۝ ط پھر جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر نیک دیکھیگا اوسکی جزا **وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ** ۝ ع اور جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر برا پائیگا اوسکی جزا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی مومن اور کافر نہیں جو دنیا میں کچھ نیکی یا بدی کرتا ہے مگر حق تعالی اوسکا عمل قیامت کے دن اوسے دکھائیگا مگر مومن کے برے کام بخشدیگا اور اوسکے نیک کاموں کی جزا عطا کریگا اور کافر کی نیکیاں رد کردیگا اور بدیوں پر اوسکو عذاب میں مبتلا کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قرآن میں بڑی محکم آیت یہ ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو جامعہ فاذہ کہتے تھے عین المعانی میں ہے کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کہ فرزدق کے

دادا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہے میرے سامنے پڑھیے تو حضرت نے یہ آیت اونکے سامنے پڑھی وہ بولے کہ حسبی حسبی یہی بس ہے جب کسی نے یہ بات جان لی کہ اوس میدان عظیم الشان میں ذرہ ذرہ پوچھینگے اور پوچھنے کو کسی طرح کچھ نہ چھوڑینگے تو وہ ضرور آج اپنے حساب میں مشغول ہوگا اور حاسبوا قبل ان تحاسبوا کا نکتہ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیگا قطعہ حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست * بہ خیر و شر ہنگر تا چہاست حاصل تو * اگر بنقد نکوئی توانگری خوش باش * و ورنہ با خبر مبین سیاہ اسی [illegible]

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی احدی عشر اٰیۃ
سورۂ عادیات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتیں ہیں

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر صحابہ کے ساتھ قبیلہ بنی کنانہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ فلان روز صبح کے وقت چاہیے کہ اونپر پہونچو اور غارت کرو اور فلان روز پھر آؤ اونھون نے ایسا ہی کیا اور پھرنے میں ایک بڑا پانی او نکی راہ میں تھا توقف ہوا منافقون نے زبان درازی کی اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہو گیا اور کوئی نہ باقی رہا کہ او نکی خبر پہونچاوے یہ بات مسلمانون نے سنی غمگین ہوے حق تعالی نے اوس فوج کے حال سے مومنون کے خوشدل ہونے کے واسطے یہ سورۃ بھیجی [illegible] وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ قسم دوڑنے والے گھوڑون کی کہ دوڑتے وقت سانس لیتے ہیں سانس لینا ایسی آواز سے کہ وہ ہنہنانا نہیں ہے فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ پھر قسم آگ جھاڑنے والون کی پتھر سے اپنے سُمون کی ٹھوکر سے یعنی [illegible] پتھر سے آگ جھاڑتے ہیں آگ جھاڑ کر فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ پھر قسم غارت کرنے والون کی صبح کے وقت [illegible] گھوڑون کے سوار مراد ہیں فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ پس اوٹھایا اون گھوڑون نے لوٹنے کے وقت غبار [illegible] کے کنارے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ پھر اوسی وقت بیچ میں گھس گئے ایک گروہ دشمن کے اِنَّ الْاِنْسَانَ [illegible] انسان سے ابن ابی منافق اپنے گروہ سمیت مراد ہو کہ لوگون میں بد خبریان ڈالتا تھا یا عطیان [illegible] لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ اپنے رب کے واسطے ناشکر گزار ہی آخر بعضون نے کہا ہے کہ [illegible] زبان میں ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہے کہ عرب میں تین آدمی ایک وقت میں ایک ایک [illegible] میں یگانہ تھے اشعث طمع میں ابو حاجب بخل میں حاتم سخاوت میں تو حق تعالی قسم کھاتا ہے کہ ابو حاجب بخیل ہے اور کہتے ہیں اور بعضون نے کہا ہے کہ کنود وہ ہے جو رنج و محنت کو تو شمار میں لائے اور عیش و راحت کو یاد نہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث [illegible] کہ کنود وہ ہے جو تنہا کھائے و دوسرے کو نہ دے لونڈی غلام کو مارا کرے وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ اور تحقیق کہ خدا اوسکے بخل اور ناشکری پر البتہ گواہ ہے یا انسان اپنے کنود ہونے پر گواہ ہے اس جہت سے کہ کنود ہونے کا اثر اوس سے ظاہر ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۭ اور یقینی انسان مال کی محبت کے واسطے البتہ سخت ہے یعنی اوسکا بخل نہایت کو پہونچ گیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مال کو تو دوست رکھتا ہے تو دے ڈال کہ پھر تجھکو دین اور

[illegible] سخت

[illegible] أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا

بُعْثِرَ کیا نہیں جانتا ہے انسان [illegible]

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ اور حاصل کیا جائیگا جو کچھ [illegible] سینوں میں ہے [illegible]

تمیز کر دینگے تو اوس وقت [illegible] إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ [illegible] اقوال و افعال يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ

اوس روز یعنی قیامت کے دن البتہ جاننے والا ہے اور جزا دینے والا ہے

وَهِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ گیارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۃ قارعہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

الْقَارِعَةُ یعنی کھڑکھڑانے والا مَا الْقَارِعَةُ کیا ہے کھڑکھڑانے والا وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ اور کس چیز نے سمجھایا تجھے جاننے والا کیا کہ تو جانے کہ کیا ہے کھڑکھڑانے والا اس سے قیامت کا دن مراد ہے کہ دلوں کو ہول و ہیبت سے کھڑکھڑائیگا يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ جس دن ہونگے لوگ اوٹھنے اور دوڑنے کی شدت میں كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ پراگندہ پتنگوں کے مانند یا ٹڈی کی طرح کہ اکٹھا نکلتی ہیں اور پامال و پریشان حال ہو جاتی ہیں وَتَكُونُ الْجِبَالُ اور ہو جاینگے پہاڑ اوس دن کے ہول سے كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ جیسے اون رنگین دھنکی ہوئی دھنیے کی دھنکی سے یعنی اوس دن کے ہول سے پہاڑ اجزا سے متفرق ہو کر ہوا پر اوڑ جانے میں رنگین دھنکی ہوئی اون کے مثل ہونگے اسواسطے کہ رنگنے سے اون نرم اور سست ہو جاتی ہے اور پھر دھنکنے سے جلد متفرق اور منتشر ہو جاتی ہے فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ پھر اوس دن جسکے عمل کی ترازو میں بھاری ہونگی یعنی اوسکی نیکیوں کا پلہ جھکا ہوگا فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ تو وہ زندگانی پسندیدہ میں ہوگا وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ اور وہ جسکے اعمال کی ترازو میں ہلکی ہونگی اسطرح کہ وہ نیکیاں نہ رکھتا ہو یا اوسکی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ تو اوسکی جگہ ہاویہ ہے اور وہ دوزخ کے سب درکوں کے نیچے والا درکہ ہے وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ اور کس چیز نے بتایا تجھکو کہ کیا ہے ہاویہ نَارٌ حَامِيَةٌ آگ ہے دہکتی ہوئی یعنی سوزش میں نہایت کے درجہ پر پہونچی ہوئی

وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ آٹھ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۃ تکاثر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

لکھا ہے کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم نے ایک دوسرے پر قبیلے کے لوگوں کی کثرت پر تفاخر کیا ہر ایک نے اپنے قبیلے کے لوگوں کا شمار کیا تو بنی عبد مناف کے لوگ زیادہ نکلے بنی سہم بولے کہ ہمارے لوگ جاہلیت میں بہت قتل ہو گئے ہم مُردے اور زندے سب ملا کر

[illegible] عصر کی قسم [illegible] پیغمبر [illegible] عصر کی قسم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ب[illegible]
[illegible] اِنَّ الۡاِنۡسَانَ یعنی ابو الاشد بن یا ابو جہل یا سب آدمی لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ البتہ
نقصان میں [illegible] بعضے [illegible] کہ سب [illegible] زبردست [illegible] کہ کسی طرح یان کی [illegible]
سود [illegible] تو یہ مشرک سب عمر ضائع کرنے والے اور زیانکار ہیں اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کیے اونھون نے کام اچھے وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ اور وصیت کی انھون نے ایک دوسرے کو حق اور دوست کام کی [illegible] حق ہی
قائم رہنا ہی یا صحیح کام ہی کہ وہ قرآن ہی وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۪ اور وصیت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی [illegible]
یا مصیبت سے اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ لَفِیۡ خُسۡرٍ ابو جہل کے حال سے کنایہ ہی اور اٰمَنُوۡا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی [illegible] کی طرف
ایما ہی اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فعل کی طرف اشارہ ہی اور وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ عنہ کی بات سے خبر دیتا ہی اور وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ سے [illegible] علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی [illegible] سے [illegible]

سورۃ الھمزۃ مکیۃ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	و ھی تسع آیات
سورہ ہمزہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نو آیتیں ہیں

لکھا ہی کہ اخنس بن شریق رسول مقبول کا عیب آپکے حضور میں کرتا اور ولید بن مغیرہ [illegible] غیبت کرتا [illegible]
بارہ میں آیت آئی کہ وَیۡلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ واے ہر عیب کرنے والے لُّمَزَةِۣ ۙ غیبت کرنے [illegible]
اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنے والا ہو الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ وہ جسنے جمع کیا مال [illegible]
شمار کو نگاہ رکھا یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ گمان کرتا ہی کہ [illegible] جمع کیا ہوا مال وسے ہمیشہ رکھیگا [illegible]
کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَةِ ۫ۖ ایسا نہیں ہو [illegible] آدمی گمان کرتا ہی البتہ ڈالدیا جائیگا حطمہ میں اور حطمہ [illegible]
نام ہی کہ اوسمین جو کچھ پڑتا ہی فورا شکستہ اور سوختہ ہو جاتا ہی وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ اور کس چیز نے جتایا [illegible] کیا
تجکو تاکہ تو جانے کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ آگ ہی اللہ کی جلائی ہوئی [illegible] وہ آگ جلائی ہی اپنی قدرت سے
اور جو حق تعالی جلائے اوسے کوئی دوسرا نہیں بجھا سکتا بیت چراغے را کہ ایزد بر فروزد [illegible] ہر آنکس [illegible] ریشش بسوزد
الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ وہ آگ ہی کہ چڑھیگی اور غالب ہو جائیگی دلوں پر اور دلوں کے اندر سما جائیگی اور
کافرون کے دل کے ساتھ اس آگ کا خاص ہونا اس جہت سے ہی کہ کافرون کے دل عقائد ناشائستہ اور اخلاق ناشائستہ کی جگہ ہیں
اِنَّهَا عَلَیۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ تحقیق کہ وہ آگ یعنی اوس آگ کا مکان کافرون پر بند کیا گیا ہی فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۠
لمبے ستونوں سے یعنی اوس دوزخ کا دروازہ بند کیا ہی اور ستون اوسکے مضبوط کر دیا ہی کہ ہر ایک نہ کھول سکے اور یہ اشارہ ہی
آگ میں اونکے ہمیشہ رہنے کا صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ جو آگ دل میں راہ پائیگی وہ عجب طرح کی آگ ہی حسین بن منصور

قدس سرہ نے فرمایا کہ ستر برس نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ میرے باطن مین لگائی یہانتک کہ تمام سوخت ہوگیا ناگاہ ایک شرر مقدحۂ انا الحق سے نکلا اور اوس جلے ہوئے مین جا پڑا اب کوئی جلا ہوا چاہیے کہ ہماری سوزش سے خبر دے **بیت** ای شمع بیا تا من و تو راز بگوئیم + کا حوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ الفیل مکیۃ
اور وہ پانچ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ فیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

سیر کی کتابون مین معتبر نقلون کے ساتھ مذکور ہی کہ ابرہہ جو نجاشی کی طرف سے یمن کا والی تھا اوسنے حج کے موسم مین دیکھا کہ لوگ اطراف وجوانب سے مکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور معلوم کیا کہ اونکا مقصد خانہ کعبہ کی زیارت ہی نخوت اور تکبّر کی ہوا اوسکے دماغ مین سمائی داعیہ کیا کہ خانۂ خدا کے مقابلہ مین ایک گھر بنائے اور حاجیون کو اوسکی طرف متوجہ کرے صنعا مین سنگ مرمر سے ایک کلیسا منقش بنایا اور قلیس نام رکھا اور اوسکے در و دیوار زر و جواہر سے مرصع اور مزین کیے اور ملک یمن مین لوگون کے گروہ کو اوسکے طواف کی تکلیف دی یہ صورت اگرچہ قریش کو شاق تھی مگر صبر کے سوا اونکو چارہ نہ تھا بنی کنانہ مین سے ایک شخص اوس گھر کی خدمت مین مشغول ہوکر وہان کا مجاور رہا ایک شب اوس محدث یعنی نئے بنائے ہوئے گھر کو حدث سے آلودہ کرکے بھاگا یہ خبر شہرۂ آفاق ہوئی اور لوگون کی طبیعت اوس گھر کے طواف سے متنفر ہوئی ابرہہ یہ حال سُنکر بگڑا اور لشکر بڑے بڑے قوی اور مہیب ہاتھیون سمیت جمع کیا اور حرم محترم کو خراب کرنے کے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف چلا اور محمود ایک ہاتھی اتنا بڑا تھا جیسے پہاڑ کا ٹکڑا **بیت** بہ ہیکل قوی راست چون کوہ قاف + چو شیر عرین جابک اندر مصاف + اُس ہاتھی کو ابرہہ نے اپنے ساتھ لیا اور مکہ معظمہ کے گرد اگرد قریش کے مواشی لوٹ لیے مکہ معظمہ کے بڑے آدمی اور بزرگ لوگون نے پہاڑون پر آڑ پکڑی ابرہہ نے صبح سویرے سے لشکر مہیا کیا اور ہاتھیون کو اوبھارا اور لگا کر مکہ معظمہ کی طرف چلا پس محمود ہاتھی نے شہر مکہ کی دیوار کی طرف سے مونھ پھیرا اور لشکر گاہ کی طرف مونھ کیا ہرچند فیلبانون نے کوشش کی کہ مکہ معظمہ کی طرف اوسے پھیرین مگر وہ نہ پھرا اوسکے پھرنے سے اور ہاتھی بھی آگے نہ بڑھے یہ حال دیکھکر ابرہہ عاجز آیا اور گروہ قریش پہاڑون کے اوپر سے دیکھنے لگے کہ کیا حال ہوتا ہی ناگاہ دریا کے کنارے سے دیکھا کہ غول کے غول سیاہ چڑیان اونکی سبز گردنین نمودار ہوئین اور حملہ کرکے اوس لشکر پر پتھر برسائے پس ایک دم مین وہ تمام لشکر ہلاک اور تباہ ہوگیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ **اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ** کیا نہین جانا تو نے کہ کیسا کیا تیرے رب نے **بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ** ہاتھی والون کے ساتھ یعنی ابرہہ اور اوسکے لشکر کے ساتھ **اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ** کیا نہین کیا اور نہین ڈالدیا اونکے مکر کو جو کعبہ شریف خراب کرنے کے واسطے اونھون نے کیا **فِيْ تَضْلِيْلٍ** تباہی اور بطلان مین **وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ** اور بھیجا اونپر دریاے ہند کے کنارے کی طرف سے **طَيْرًا اَبَابِيْلَ** چڑیان غول غول اونکی چونچین چڑیون کی اور پنجے کتّے کے سے اور سر درندون کے مثل اور بعض نے کہا ہی کہ چڑیان سبز تھین اور اونکی چونچین زرد **تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ** ڈالتی تھین اوس لشکر پہ پتھر کنکر سے یعنی مٹی خشک ہوکر پتھر ہوگئی تھی **فَجَعَلَهُمْ**

كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ؏ تو کر دیا خدا نے اون شکریون کو اون کنکریون کے سبب سے مثل گھاس کھائی ہوئی کے یعنی وہ مردہ افسردہ نیست ونابود پڑے تھے یہ اون لوگون کی ہلاکت سے کنایہ ہی لکھا ہی کہ ہر چڑیا تین کنکریان لیے تھی ایک چونچ مین دو دونون پنجون مین کاونکے جس عضو پہ کنکری پڑتی دوسری طرف پار ہو جاتی تھی اور ہر کنکری پر اون سنگدلون سے ایک ایک کا نام لکھا تھا جنھون نے کعبہ شریف کو خراب کرنے کا ارادہ کیا تھا ابرہہ شکست کھا کر تنہا بھاگا اور نجاشی کے سامنے جا کر گر پڑا جس چڑیا کی چونچ مین ابرہہ کے نام کا پتھر تھا اوسے مارنے کو مکہ سے حبشہ تک اوسکے ساتھ تھی اور نجاشی کے دربار مین ابرہہ کے سر پر وہ چڑیا اوڑتی تھی جب ابرہہ نے کیفیت بیان کی اور نجاشی نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیسی چڑیان تھین جنھون نے اتنے لڑنے والون کو ہلاک کر ڈالا اوس حال مین ابرہہ کی نظر اوس چڑیا پر پڑی بولا کہ اے بادشاہ اونمین سے ایک چڑیا یہی ہی بس اوسی دم اوس چڑیا نے اوسکے نام کی کنکری اوسکے سر پہ چھوڑ دی بدن کے پار تھی نجاشی کے دیکھتے ہی دیکھتے ابرہہ ہلاک ہو گیا اور یہ حال دیکھ کر نجاشی کے

دل مین عبرت جم گئی بیت نوشت خامۂ تقدیر بر جریدۂ دہر بخط کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار

وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ چار آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ قریش مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ قریش تجارت کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑے مین یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف لوگ انکو اہل حرم کہتے تھے اور انکی حرمت کرتے تھے اور صحیح روایت یہ ہی کہ نضر بن کنانہ کا لقب قریش ہی عرب مین جسکا نسب نضر سے ملتا ہی وہ قریش ہی اور نسبون کے بعضے عالم اس بات پر ہین کہ فہر بن مالک کا لقب قریش ہی کہ نضر کے پوتے ہوتے ہین تو حق تعالی نے اونپر نعمت ثابت کرنے کو یہ سورت نازل کی اور کہا کہ تعجب کرو لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ اِلٰفِهِمْ واسطے ملنے قریش کے ایک دوسرے سے اونکا ملنا رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ سفر مین جاڑے اور گرمی کے اور اونکے پوجنے کے واسطے کہ بت پوجتے ہین یعنی تعجب کا محل ہی کہ مین نے تو اونکو یہ نعمت اور حرمت دی اور وہ میری عبادت چھوڑ کر بتون کی پرستش مین مشغول ہین فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ پس چاہیے کہ عبادت کرین اس گھر کے رب کی کہ یہ گھر تعظیم کیا گیا ہی اور قریش کی تعظیم بھی اسی گھر کی بدولت ہی الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ وہ رب جسنے کھانا دیا اونکو ان دو سفرون کی بدولت مِّنْ جُوْعٍ ۙ بھوک سے بچایا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ؏ اور بے خوف کر دیا اونکو اس حرم محترم کی بدولت اونکے خوف سے جو مکہ معظمہ کے گرد ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے مارتے ہین

آیۂ حجازی ۱۲

وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ سات آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ ماعون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

مفسر اس بات پر ہین کہ اس سورت مین سے نصف اول کافرون کی شان مین ہی اور نصف اخیر منافقون کے باب مین لکھا ہی کہ ابوجہل ملعون قیامت کی تکذیب کرتا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور یتیم اپنے مال مین سے کھانا کپڑا مانگتا تو یہ ظالم اوس یتیم کو مارکر نکالدیتا اور ہمیشہ لوگون کو خرچ کرنے سے باز رکھتا حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَاَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ کیا دیکھا تو نے اوس جنا او سکو جو تکذیب کرتا ہی روز جزا کی اور اوس روز کو باور نہین کرتا یعنی ابوجہل فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ پس وہ وہ شخص ہی جو ظلم اور جبر کے ساتھ دفع کرتا ہی اور ہنکا دیتا ہی یتیم کو اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان یا ولید نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اوسکے حصے کر رہا تھا ایک یتیم نے اوس سے حصہ مانگا اوسے لاٹھی سے مارا تو حق تعالی اوسکی مذمت فرماتا ہی کہ وہ کافر مارتا ہی یتیم کو وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ اور رغبت نہین دیتا اپنے لوگون کو فقیر محتاج کو کھانا دینے پر یعنی نہ خود دیتا ہی نہ دوسرے کو دینے کے واسطے کہتا ہی بلکہ نیک کام کرنے کو منع کرتا ہی نظم چون زکرم سفلہ بود بر کران ✤ منع کند از کرم دیگران ✤ سفلہ نخواہد کہ رابکام ✤ خس نگذارد کہ رسے رابجام ✤ پھر منافقون کی شان مین فرماتا ہی کہ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ پس سختی عذاب کی ریاکار نمازیون کے واسطے یعنی ابن ابی اور اوسکے یارون کے واسطے الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ وہ لوگ جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور غفلت کرنے والے یعنی نماز کو شمار مین نہین لاتے اور فقط لوگون کے سامنے ہی نماز ادا کرتے ہین مراد یہ ہی کہ منافق لوگ تنہائی مین نماز کی پروا نہین کرتے ہین اور جب مسلمانون کی صحبت مین پہونچتے ہین تو شرائط اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہین ؎ بیت کلید در دوزخ ست آن نماز ✤ کہ در چشم مردم گزاری دراز ✤ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہین اپنے کام مین لوگون کی تعریف کی امید پر وَیَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ۠ اور باز رکھتے ہین مال زکوۃ کو یعنی مستحقون کو نہین دیتے اور بعضون نے کہا ہی کہ ماعون گھر کا اسباب ہی کہ لوگ باہم اوس سے ایک دوسرے کا کام نکالتے ہین جیسے کہ کاسہ کلھاڑی بیلچہ ڈول وغیرہ اور ایک قول یہ ہی کہ ماعون تین چیزین ہین کہ اونھین روک رکھنا نہ چاہیے آگ پانی نمک

سُورَۃُ الۡکَوۡثَرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	وَہِیَ ثَلٰثُ اٰیٰتٍ
سورہ کوثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

معالم مین ہی کہ عاص بن وائل نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے باب بنی سہم کے پاس ملاقات کی تھوڑی دیر باتین ہوتی رہین پھر حضرت تو باہر تشریف لیگئے اور عاص مسجد مین آیا چند رؤسائے قریش جو مسجد مین بیٹھے تھے اونھون نے عاص سے پوچھا کہ کس سے باتین کرتے تھے وہ بولا کہ اس ابتر سے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ جس شخص کے بیٹا نہوتا اوسے ابتر کہتے تھے یعنی اوسکی نسل نہ باقی رہیگی اور اونھی ایام مین حضرت کے فرزند طاہر نام نے کہ حضرت خدیجہ سے تھے انتقال فرمایا تھا جب یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ کا دل مبارک غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکا دل مبارک خوش کرنے کو اور آپکی تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت نازل فرمائی کہ اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ ہمنے عطا کی تجکو کثرت

اور یہ لفظ فوعل کے وزن پر ہی اور کثرت سے کنایہ ہی یعنی ہمنے تجکو بہت خیر عطا کی ہو اور بہت فرزند عطا فرمائے ہین اور بہت علم و عمل عنایت کیا ہی اور تفسیر عین المعانی مین ہی کہ امت کی کثرت اور بعض نے کہا ہی کہ زمین آسمان مین تیرے ذکر کی کثرت یا کثرت معجزات یا دوستون کی کثرت اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین معراج کے احوال مین جو حدیثین ہین اونمین سے ایک حدیث مین وارد ہوا کہ ساتوین آسمان پر مین نے ایک نہر دیکھی اوس نہر کے کنارے یاقوت موتی زمرد کے خیمے تھے اور سبز چڑیان اوس نہر کے کنارے مین نے دیکھین جبرئیل امین سے مین نے پوچھا کہ یہ نہر کیا ہی کہا کہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپ کو عطا فرمائی معالم التنزیل مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین اوسکے کنارے سونے کے ہین اور اوسکے سوتے موتی اور یاقوت کے اوسکی خاک مین مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سفیدی ہی دوسری حدیث مین ہی کہ میرا حوض یعنی حوض کوثر اوسکی سیر ہمیشہ بھر راہ کی ہی اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی اوسکی بو مشک سے بہتر ہی اوسکے آبخورے اور کٹورے آسمان کے تارون کی طرح روشن ہین جو اوس حوض سے پانی پئیگا پھر کبھی پیاسا نہوگا صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ کوثر کثرت کی معرفت ہی وحدت مین اور وحدت کا شہود عین کثرت مین ہی اور یہ ایک نہر ہی بوستان معرفت کی کہ جو کوئی اوس سے سیراب ہوا وہ ہمیشہ کو جہالت کی پیاس سے بیخوف ہی اور یہ یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدی کے اولیاے کرام کا خاصہ ہی **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝** پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے خاص اوسکی رضامندی کے واسطے اور اونٹ قربانی کر اوسکے لیے بخلاف مشرکون کے کہ وہ بتون کے واسطے قربانی کرتے ہین یا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نماز مین رکھ اور اونٹ کی قربانی کرتے وقت اور قلادہ کی جگہ ہی یہ سنت ہی اور بعض نے کہا ہی کہ عید اضحی کی نماز مراد ہی اور اوسکے بعد قربانی **اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝** تحقیق کہ تیرا دشمن یعنی عاص بن وائل وہی دُم کٹا ہی اور خیر سے منقطع اور بے نسل و بے ذریت اور تیری بہت ذریت اور بہت حسن شہرت اور بزرگی آثار بے شمار قیامت تک باقی رہینگے **بیت** آثار اقتدار تو تا حشر متصل ✦ خصم سیاہ روے تو بیحاصل و خجل

سُورَةُ الْكٰفِرُونَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
سورہ کافرون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ جیسے ابوجہل عاص ولید امیہ اسود بن عبد یغوث اسود بن عبد المطلب نے عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا کہ آپ ایک سال ہمارے خداؤن کی پرستش کیجیے تو ہم بھی ایک برس آپکے خدا کی عبادت کرین جیسے ہی حضرت کے پاس یہ پیغام پہونچا اوسکے ساتھ ہی حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ سورت لائے کہ **قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝** کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اے کافرو اِنسے وہی گروہ مراد ہی جو مذکور ہوا حق تعالی جانتا تھا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائینگے طعن اور امتحان کی راہ سے یہ بات کہتے ہین تو اے ہمارے حبیب تو کہہ کہ **لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝** نہ پوجونگا مین وہ چیز جو تم پوجتے ہو یعنی

بت کہ جماد ہی وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور تم پوجنے والے ہو فی الحال اوسکو جسکی مین عبادت کرتا ہون کہ خالق عباد ہی وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ اور نہ مین ہون پوجنے والا اوس چیز کو جسکی تم پرستش کرتے ہو وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہوگے تم عبادت کرنے والے زمانہ استقبال مین اوسکی جسکی مین عبادت کرتا ہون لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ع تمھارے واسطے تمھارا دین ہی جسکے تم معتقد ہو اور اوس سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ گے اور میرے لیے میرا دین ہی جسپر مین ہون اور اوسے نہ چھوڑونگا یا تمھارے واسطے تمھارے کیے کی سزا ہی اور میرے واسطے میرے اعمال کی جزا اور دین عادت کے معنی مین بھی آتا ہی اور یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہوگئی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ قرآن مین اس سورت سے زیادہ سخت شیطان پر کوئی سورت نہین ہی اسواسطے کہ یہ سورت توحید محض ہی اور اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر ہوتا ہی

سورة النصر مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم ۝	وهي ثلث آيات
سورۂ نصر مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ جب آئے مدد اللہ کی یعنی تجھکو قریش پر نصرت اور ظفر دینا اور تیرے ہاتھ پر مکہ کی فتح اور تیری امت کو سب شہرون کی فتح وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ اللہ کے دین مین کہ اسلام ہی گروہ گروہ جس سال یہ سورت نازل ہوئی اوس سال حضرت کے تابع ہونے کا لوگون کے دلون مین جوش تھا اور بنی اسد اور رقیصہ اور بنی مرہ اور بنی البکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور بلخا اور بجیب اور دارم وغیرہ اطراف واکناف سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پس تنزیہ کر لی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یا سبحان اللہ وبحمدہ کہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ سورت نازل ہونے کے بعد مین نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو آپ یہ بھی کہتے تھے کہ سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی اور بعض نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز پڑھ حکم خدا کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اور مغفرت مانگ اوس سے یعنی انکسار نفس اور عمل کم جاننے کے واسطے اور بعض نے کہا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ مغفرت طلب کر امت کے گناہون کی اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ع بیشک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا مغفرت چاہنے والون کی اکثر علما اس بات پر ہین کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہوئی اور اس سورت مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر ہی جب حضرت نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما رو دئے آپ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو حضرت ابن عباس رض نے جواب دیا کہ یہ آپکی وفات کی آپکو خبر دی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہی جیسا تم کہتے ہو اور یہ سورت نازل ہونے کے بعد آپ دو برس زندہ رہے اور آخر سورت جو پوری نازل ہوئی وہ یہی ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ

...رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ اے میری بیٹی مجھے میری وفات کی خبر دی ہے بیت نامہ رسید از انجہان بہر مراجعت بروم ہان عزم رجوع
بیکم رخت با حرش حرم حرم ہا حضرت بی بی فاطمہ یہ خبر سنکر روئین آپنے فرمایا کہ رو نہین میرے اہل بیت مین جو میرے پاس
پہونچینگے اونمین سے اول تو ہوگی

سورۂ ابی لہب مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی خمس آیات
	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پانچ آیتین ہین

جب آیہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر ندا کی یا صباحاہ روسائے قریش آپکے پاس جمع ہوے آپنے فرمایا کہ اگر مین تمکو خبر کرون کہ اس پہاڑ کے نیچے کچھ لوگ اس داعیہ پر آئے ہین کہ پر شبخون مارین اور تمکو لوٹین مارین تو اس بات مین تم مجھے سچا جانتے ہو یا نہین سب نے کہا کہ ہم کیون نہ سچا جانین تمکو ہمارے سامنے کسی نے تمکو جھوٹ کی تہمت نہین لگائی تو حضرت نے فرمایا کہ إِنِّي نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ پس ابو لہب اوٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو جیو تیرے واسطے ہمکو اسی لیے تو نے بلایا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ دونون ہاتھ سے اوس سنگدل نے پتھر اوٹھایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھینک مارے اوسی حال مین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ ہلاک اور نیست و نابود ہو جائین دونون ہاتھ ابو لہب کے کہ پتھر اوٹھا کر اوسنے میرے حبیب کو مارنا اور ہلاک کرنا چاہا تا ابو لہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا او عبد العزی اسکا نام تھا حضرت کے ساتھ بہت عداوت رکھنے کی وجہ سے اوسپر نفرین اور پھٹکار واقع ہوئی اور بعضون نے اس آیت کے معنی اسطرح سے کہے ہین کہ ناچیز ہو دنیا اور آخرت اوسکی وَّتَبَّ اور ہلاک ہوا اور ناچیز ہوگئی اوسکی دنیا اور آخرت اس دعا کے بعد لکھا ہے کہ ابو لہب نے کہا کہ جو کچھ میرا بھتیجا کہتا ہے اگر یہ حق ہے تو مین اپنا مال اور اپنی اولاد فدا کرونگا کہ نجات پاؤن اوسکی بات رد کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ نہ دفع کریگا اوس سے اس بد دعا کی تاثیر کو اور اس پھٹکار کو اوسکا مال اور وہ جو اوسنے کمائی کی ہے یعنی اوسکا بیٹا عتبہ یا اوسکی کمائی اس سے تجارت اور معاملات کے منافع مراد ہین سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ قریب ہے کہ داخل ہو آگ شعلہ والی مین کہ شعلے مارتی ہے یعنی آتش دوزخ مین وَّامْرَأَتُهُ اور اوسکی جورو ام جمیل حرب کی بیٹی ابو سفیان کی بہن بھی اوسکے ساتھ دوزخ مین داخل ہو حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اوٹھانے والی لکڑیون کی اور لادنے والی ایندھن کی اور یہ اسطرح پر تھا کہ ام جمیل کا گھر رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پڑوس مین تھا وہ ونگ کانٹون کے گٹھے تنکون کے بوجھ جمع کرتی اور رات کو لاتی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ مین ڈالدیتی تاکہ دامن مبارک مین کانٹے لگے یا آپکے پاے نازک مین گڑے اور حضرت نماز کو باہر تشریف لاتے تو اون کانٹون اور تنکون کو اوٹھاتے اور نرمی کے ساتھ فرماتے کہ یہ کس قسم کی ہمسائگی ہے جسکا حق تم میرے ساتھ ادا کرتی ہو بیت مے نخست ند در رہ تو خار رہا ہمہ ہم چون گل شگفتہ بود رخ گلستان تو ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ لکڑیان چننا سخن چینی سے عبارت ہے کہ وہ آدمیون مین خصومت و عداوت کی آگ لگا دیتی ہے

مثنوی میان دو کس جنگ چون آتش ست ✤ سخن چین بدبخت هیزم کش ست ✤ کنند این وآن خوش دگر باره دل ✤ وی اندر میان کور بخت و خجل ✤ میان دو کس آتش افروختن ✤ نه عقل ست خود درمیان سوختن ✤ اور اسمین سخن چینی کی عادت رکھتی تھی یا جہنم کا ایندھن اوٹھانے والی تھی اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کے سبب سے بار گناہ اوٹھائی تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ حقیقت مین اپنے واسطے لکڑیان ڈھوتی تھی جیسا کہ عرب کی عورتون کا رسم ہی ایک دن لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر رکھے تھی تھک گئی لکڑیون کی رسی اوسکی گردن مین پڑی تھی لکڑی کا گٹھا تو ایک پتھر پر رکھدیا کہ سستا لے ایک فرشتے کو حکم ہوا اور اوسنے آکر اوس گٹھے کو پیٹھ کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرا دیا رسی اوسکے گلے مین رہی اور پھانسی ہوگئی اور وہ کمبخت جہنم کو چل دی اور حق تعالی نے خبر کی کہ **فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ** ع اوسکی گردن مین رسی ہی کھجور کے پوست کی کہ اوسمین لکڑیان باندھے تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ مین زنجیر مراد ہی کہ قیامت کے دن اوسکی گردن مین باندھکر کھینچینگے

سورۃ الاخلاص مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع آیات
سورۂ اخلاص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ ای محمد ہمارے سامنے اوس خدا کی صفت بیان کرو جسکی عبادت کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اور معالم مین ہی کہ یہود کے ایک گروہ نے کہا کہ ای ابو القاسم خدا کا وصف بیان کرو تا کہ تیرا ایمان لائین اسواسطے کہ ہمنے توریت مین اوسکی صفت لکھی دیکھی ہی اور ہم جانتے ہین کہو تو خدا کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کسکی میراث اوسنے لی ہی اوسکی میراث کون لیگا تو یہ سورت نازل ہوئی کہ **قُلْ** کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے جو خدا کو پوچھتا ہی **هُوَ اللَّهُ** وہ ہی خدا **أَحَدٌ** ایک ذات مین متوحد صفات مین منفرد **اللَّهُ الصَّمَدُ** ع خدا کہ بے نیاز ہی سب سے اور وہ نیازمندون کی پناہ ہی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی باقی ہی کہ ہرگز فنا اور نیست نہوگا ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ صمد وہ ہی کہ جو کچھ چاہے کرے عین المعانی مین حضرت امام علی بن موسی رضا رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ صمد وہ ہی جسکی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلین ناامید ہون **بیت** کمالش روی هر اندیشه بربست ✤ خرد را پشت ازین اندیشه بشکست ✤ **لَمْ يَلِدْ** نہ پیدا کیا اوسنے کسی کو یہ یہود کی رد ہی کہ اونھون نے کہا ہی کہ عزیر علیہ السلام اوسکے بیٹے ہین **وَلَمْ يُولَدْ** اور نہ وہ پیدا کیا گیا کسی سے یہ نصاری کی رد ہی کہ وہ کہتے ہین کہ عیسی بن مریم خدا ہین **وَلَمْ يَكُن لَّهُ** اور نہ تھا نہ ہی نہوگا اوسکے واسطے **كُفُوًا أَحَدٌ** کوئی برابری کرنے والا کوئی یہ مجوس اور عرب کے مشرکون کی رد ہی اسواسطے کہ اونھون نے اوسکا برابر اور ہمسر کہا ہی یعنی اہرمن اور بتون کو معاذ اللہ شیخ ابو علی رودباری نے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور تقلب اور علت اور معلول اور شکل اور ضد مین تو حق تعالی نے عدد اور کثرت کی نفی کی اپنی ذات سے ہو اللہ احد فرما کر اور تقلب اور تنقص کی نفی کی اللہ الصمد فرما کر اور علت و معلول کی نفی کی لم یلد ولم یولد فرما کر اور اشکال و اضداد کی نفی کی لم یکن لہ کفوا احد فرما کر اسی

سورۂ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہاہی کہ ماہیت مین دوسرے مثل کے وجود اور قوت مین برابری کرنے والے کے وجود کی نفی سے توحید متصور ہو سکتی ہی اور ماہیت مین متماثل اور قوت مین مکافی یا رتبہ مین متاخر مثل معلول کے ہوتا ہی جیسے ولد یعنی بیٹا یا رتبہ مقدم بمنزلۂ علت ہوتا ہی جیسے والد یعنی باپ یا معیت رکھتا ہی بطور مقارن جیسے کفو یعنی برابر اور ہمسر پس قاعدۂ توحید کی تمہید جو قُلْ ھُوَ اللّٰہ کے سبب سے قائم ہوئی لَمْ یَلِدْ کے سبب سے کہ قسم اول کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ یُولَدْ سے کہ دوسرے صنف کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے کہ تیسری قسم کی نفی کو مقتضی ہی تمام ہوئی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا ہی کہ معطلہ کہتے ہین کہ عالم کا کوئی صانع نہین فلاسفہ کہتے ہین کہ ہی مگر اوسکا نام اور صفت نہین ثنویہ کا مذہب ہی کہ شریک رکھتا ہی مشبہ کا اعتقاد ہی کہ خلق کے مثل ہی یہود و نصاریٰ کہتے ہین کہ اوسکے جورو لڑکے ہین معتقد مغان یہ ہی کہ کفو اور ہمسر رکھتا ہی جب بندۂ مومن نے کہا کہ ھُوَ تو معطلہ کے عقیدہ سے بیزار ہوا جب کہا اَللّٰہُ تو فلاسفہ کے قول سے تبرا ہوا جب کہا اَحَدٌ تو ثنویہ کی دوستی سے برات کی جب زبان پر لایا اَللّٰہُ الصَّمَدُ تو مشبہ کے مذہب سے دور ہوا جب پڑھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ تو یہود و نصاریٰ سے بیزاری کی جب وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہا اعتقاد مغان سے تبرا کیا اور کہا ہی کہ اس کلمہ ھُوَ سے حصہ لیتے ہین ارواح کلمہ اَللّٰہ سے راحت پاتی ہین دل نور اَحَدٌ سے محظوظ رہتے ہین عقلین اَللّٰہُ الصَّمَدُ کے بھید سے نصیبہ پاتی ہینا نفس لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ کو سمجھنے سے نفع اوٹھاتے ہین شخص وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے مراد کو پہونچتے ہین اور کہا ہی کہ کلمۂ ھُوَ والہون یعنی عاشقون کا حصہ ہی لفظ اَللّٰہ عالمون کا نام اَحَدٌ محبون کا کلام اَللّٰہُ الصَّمَدُ عارفون کے کلمات لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ عاقلون کے الفاظ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ عام مومنون کا حصہ ہی جو سر ھُوَ کو پہونچا والہ یعنی عاشق ہی اور جو اللّٰہ کو جانے عالم ہی جو اَحَدٌ کو دریافت کرے محب ہی جو صَمَدٌ کو پہچانے عارف ہی جو لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ کا اعتقاد کرے عاقل ہی اور جو کوئی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کی تصدیق کرے وہ مومن ہی اور جو کوئی ان سب معانی کو جمع کرے موحد خالص ہی اور اس سورت کے حقائق کا ایک شمہ جواہر التفسیر مین پا سکتے ہین

سورۃ الفلق مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات
سورۂ فلق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک یہودی کا لڑکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مشغول تھا لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیان اوس سے اصرار اور مبالغہ کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک مانگ لیگئین اور حضرت کا نام لیکر ایک رسّی پر جادو پھونک کے چاہ زروان مین ایک پتھر کے نیچے دبا دیا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی حضرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا وہ رسّی لے آئے اوسمین گیارہ گرہین لگی تھین تو حق تعالی نے معوذتین یعنی سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھیجین گیارہ آیتین اور جبرئیل علیہ السلام نے یہ سورتین پڑھین تو ہر آیت کے ساتھ اوس رسّی کی ایک گرہ کھل گئی عقبہ بن عامر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ مَا تَعَوَّذَ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ یعنی پناہ مانگنے والون کے واسطے ان دو سورتون کے مثل کوئی پناہ نہین قُلْ

أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ کہ پناہ لیتا ہون مین صبح پیدا کرنے والے کی اور بعض نے کہا ہی کہ فلق وہ چیز ہی جو پھٹے جیسے گٹھلی درخت اوگنے کی جہت سے پھٹ جاتی ہی اور جیسے پتھر اور زمین پانی نکلنے سے شق ہو جاتی ہی یا دوزخ مین ایک قید خانہ ہی اور پھر فقط اوسکے خدا کی پناہ مانگنا چاہیے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ برائی سے اوس چیز کی جو پیدا ہوئی ہی موذی آدمی جن درندے وحشی جانور اور سانپ بچھو وغیرہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ اور برائی سے اندھیری رات کے جب اوسکا اندھیرا آئے سب چیزون یا آفتاب کی برائی سے جب وہ غروب کرے یا چاند کی برائی سے جب نکلے اور گہن بیٹھے یا ثریا کی برائی سے جب گرے کہ وہ بیماریون کی کثرت اور شدت کا محل ہی اور اوسکا طلوع رنجون اور بیماریون کی قلت کا وقت ہی وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور شر سے پھونکنے والیون یعنی اون عورتون کی برائی سے جو جادو کے کلمے کہتی ہین اور پھونکتی ہین فِي الْعُقَدِ ۙ گرہون مین اس سے لبید بن عاصم یہودی کی بیٹیان مراد ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اور برائی سے حسد کرنے والے کے اِذَا حَسَدَ ع جب وہ اپنا حسد ظاہر کرے اور اوسکے موافق عمل کرے اسواسطے کہ اگر چھپائے تو اوسکے حسد کا ضرر اوسی پر پھر آئے اس سے یہود مراد ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد رکھتے تھے اور حق تعالی نے اس سورت کی برائیان حسد پر ختم کین جو سب سے بری صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حسد کی برائی سے زیادہ بری چیز عالم مین کوئی ہوتی تو یہ سورت اوسپر ختم ہوتی پہلی خطا جو آسمان پہ ابلیس سے ہوئی وہ حضرت آدم علیہ السلام پہ ابلیس کا حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پہ صادر ہوا وہ ہابیل پہ قابیل کا حسد تھا نظم حسد آتشے دان کہ چون برفروخت

حسود لعین را ہمان لحظہ سوخت + گرفتم بصورت ہمہ دین شوی + حسد گر گذاری کہ حق بین شوی +

سورۃ الناس مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی ست آیات
سورہ ناس مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ کہ پناہ لیتا ہون آدمیون کے رب کے ساتھ مَلِكِ النَّاسِ ۙ بادشاہ لوگون کا اِلٰهِ النَّاسِ ۙ معبود بنی آدم کا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۙ شر سے وسوسہ دینے والے چھپ بیٹھنے والے کے جسوقت یاد الہی کرتے ہین شیطان کی عادت یہ ہی کہ جب بندہ حق تعالی کو یاد کرتا ہی تو شیطان بھاگتا ہی اور جب یاد الہی سے بندہ غافل ہوتا ہی تو شیطان وسوسہ دیتا ہی اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہی لوگون سینون مین مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ع جنون اور آدمیون سے یعنی شیاطین الانس والجن سے لباب مین ہی کہ اس سورت مین لفظ ناس پانچ مقام پر واقع ہوا اور اونکے معنی ایک ہی ہین مکرر نہین ہین پہلے لفظ ناس سے لڑکے آدمی مراد ہین اور ربوبیت کے معنی یعنی پرورش اسپر دلالت کرتی ہی اور دوسرے لفظ ناس سے جوان آدمی مراد ہین اسطرف لفظ ملک اشارہ کرتا ہی کہ قہر و سیاست کی دلیل ہی اور یہ جوانون کی ہوتی ہی اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے آدمی مراد ہین اور الٰہ کا اسم کہ اونکا ذکر کرنے والا ہی طاعت و عبادت سے اسکے مناسب ہی کہ بوڑھا پا عبادت کرنے کا وقت ہی اور چوتھے لفظ ناس سے صالح آدمی مراد ہین اسواسطے کہ وسوسہ اونھی کے اغوا کے واسطے ہوتا ہی اور پانچوین لفظ ناس سے

مفسد آدمی مراد ہین اسواسطے کہ اوسکا عطف جِنّہ پر ہی کہ اوس سے پناہ مانگی گئی ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ پانچ کا عدد کہ اوسکے مراتب کلیہ کو حضرات خمس کہتے ہین اوسمین خصوصیتہائی نہایت اور تمامی پر دلالت رکھتا ہی اور اسی جہت سے اوسے دائر کہتے ہین اور دوران مضاف اشارہ ہی کہ ہر چند ادسے اوسی مین ضرب دیجیے اور حاصل ضرب کو پھر اوسی مین ضرب کیجیے الی غیر النہایہ وہی پانچ اپنی اصلی صورت پر پھر آتے ہین اور نہایت مین وہ عدد اپنے کو ظاہر کرتا ہی جیسے پچیس ایک سو پانچ اور علی ہذا القیاس پس خلاصہ مخلوقات کہ انسان ہی اوسکے جسم کی حدین پانچ عضو پر تمام ہوتی ہین ایک سر دو ہاتھ دو پانوٴن پانچ ہوے اور ان پانچ اعضا کے کنارے بھی پانچ پر تمام ہین ہاتھ پانوٴن مین پانچ پانچ اونگلیان ظاہر ہین اور سر جو بلندی سے زیادہ علاقہ رکھتا ہی اوسکا ظاہر ظاہری پانچ حواس سے اور باطن باطنی پانچ حواس سے آراستہ ہوا ہی اور اس قول کا موید ہی یہ کہ اس سورت مین جسپر قرآن کی سورتین تمام ہوتی ہین پانچ بار لفظ ناس مکرر آیا اور اس عدد مین بے نہایت اسرار مندرج ہین اوسمین سے کچھ اسرار کا بیان جواہر التفسیر مین تحریر ہوا ہی واللہ علیم قدیر کلام الٰہی کی ابتدا بسم اللہ کی بے سے اور انتہا ناس کے سین پر ہونے مین ایک بہت عمدہ نکتہ اور بھید ہی کہ ان دونون حرفون کو ملائیے تو بس ہوتا ہی اور عرب بولتے ہین بَسْکَ یعنی حَسْبُکَ تو یہ معنی ہوے کہ حَسْبُکَ مِنَ الْکَوْنَیْنِ مَا اَعْطَیْنَاکَ بَیْنَ الْحَرْفَیْنِ یعنی بس ہی تجھکو دونون جہان مین وہ جو عطا کیا ہی ہمنے تجھکو دو حرفون کے درمیان مین اور عجیب اتفاق ہی کہ یہ دو حرف یعنی بس زبان فارسی مین بھی اوسی معنی مین آتا ہی حکیم سنائی قدس سرہ نے اس معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہی **بیت** اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس مترجم ستر عیوبہ وغفر ذنوبہ کہتا ہی کہ کیا قدرت یزدانی اور کیا معجزہ قرآنی ہی کہ زبان اردو مین بھی بس کا لفظ اوسی معنی مین بولا جاتا ہی حَسْبُنَا اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ الْمُنْتَہٰی وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ اَئِمَّۃِ الْہُدٰی وَاَصْحَابِہٖ مَصَابِیْحِ اَنْوَارِ التُّقٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی اللہ بس باقی ہوس

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر قادری حرف بحرف ترجمہ تفسیر حسینی مولفہ ملا حسین واعظ کاشفی جسکو مولوی فخر الدین احمد صاحب حنفی رزاقی قادری ساکن لکھنؤ محلہ دار العلوم فرنگی محل نے حسب فرمائش و ایماے مالک مطبع ہذا کے ترجمہ کیا اور بعد تالیف ترجمہ کے مترجم موصوف نے کامل طور سے نظر ثانی کی باہتمام تمام و تصحیح مالا کلام مطبع فیض منبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین بماہ جنوری ۱۸۸۳ع مطابق ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۰ ہجری بار دوم حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر آویزہ گوش عالم ہوئی